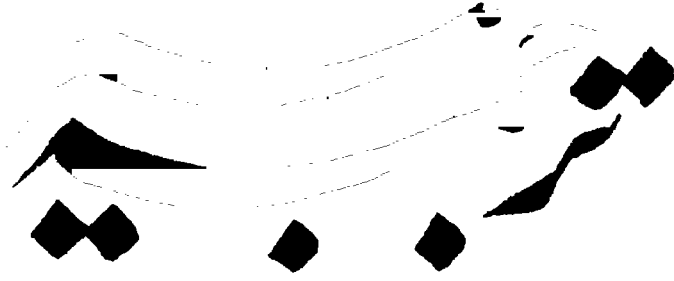


ملاحظہ فرمائیے محفوظ ہے  
هو العلیٰ الکبیر



# جلد دوم شرح اسباب کا ترجمہ

مترجمہ

حکیم محمد کبیر الدین  
شیخ جامعہ طبیہ دہلی  
طبع چارم



طبع دوم ۱۹۲۵ء

طبع اول ۱۹۱۶ء

طبع چارم ۱۹۳۵ء

طبع سوم ۱۹۳۰ء

دفتر المسیح، قمرول باغ، دہلی

قیمت چار روپیہ و نصف

تعداد طبع چارم (۱۵۰۰) مطبوعہ خواجہ برقی پریس ناظم شمس جمال لدھیانہ



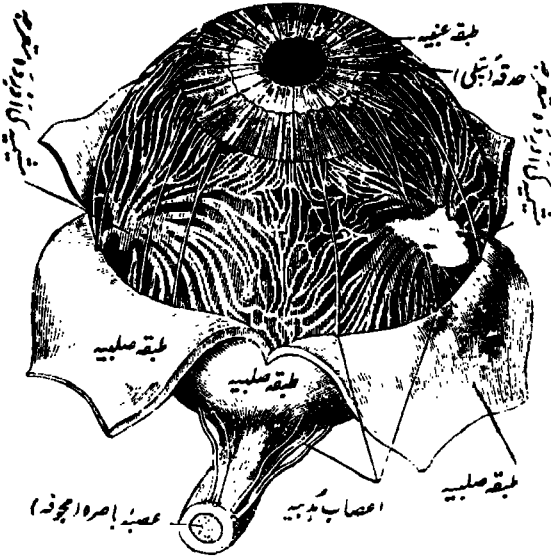
کتاب خانہ طبیب | Facebook

فہرست عنوانات		Rare	
۷۱۹	بہمنی، تخمہ	۲۹۱	امراض حنظل
۷۲۵	ہیضہ	۲۹۵	امراض طبقہ قلبیہ
۷۳۷	بھوک کی کمی	۲۹۶	امراض طبقہ شیشیہ
۷۴۹	بھوک کی زیادتی	۳۰۲	امراض طبقہ شکمیہ
۷۵۵	جرعہ ابقہ	۳۰۵	امراض طوبت زجاجیہ
۷۶۳	پیس کی زیادتی	۳۰۹	امراض طوبت طبعیہ
۷۶۴	ورم معدہ	۳۱۱	امراض طوبت غلبہ تیہ
۷۶۵	قروح معدہ	۳۱۵	امراض طوبت بیضیہ
۷۶۶	اچھارہ	۳۱۹	امراض طبقہ غلبہ
۷۶۷	ڈھکار	۳۲۲	امراض طبقہ قرنہ
۷۶۸	جھائی	۳۲۶	امراض طبقہ لقمہ
۷۶۹	انگڑائی	۳۲۷	رد (آشوب چشم)
۷۷۰	نفخہ	۳۳۲	سبیل
۷۷۱	جستار	۳۳۹	پڑبال
۷۷۲	تشاؤب	۳۵۸	بیاض (بھول)
۷۷۳	تملی	۳۶۸	گھرے (جرب)
۷۷۴	قے، بکائی	۳۷۵	شکوری (عشا)
۷۷۵	مستی	۳۷۷	ذودھی (جگر)
۷۷۶	ہجلی (خواق)	۳۸۹	نزول الماء (موتیا بنما)
۷۷۷	وجع الغواد	۴۱۳	ضعف بصر
۷۷۸	کلیجہ کا درد	۴۲۰	ڈھلک
۷۷۹	سوزش معدہ	۴۳۰	گھما بخنی
۷۸۰	حرقت معدہ	۴۵۳	امراض گوش
۷۸۱	دست (اسہال)	۴۵۴	کان کا درد
۷۸۲	ذرب و خلفہ	۴۶۶	بہرین
۷۸۳	زرق الاسار	۴۶۷	کان بجا
۷۸۴	ورم شہ	۴۶۸	بجوت صوت
۷۸۵	امراض معذرات	۴۶۹	قصبہ یہ کا مرض
۷۸۶	ورم شہ	۴۷۰	غرق (ڈوب جانا)
۷۸۷	ورم شہ	۴۷۱	بجوت صوت

( ۸ ) طبقہ مشومہ ۲

عروق و اعصاب

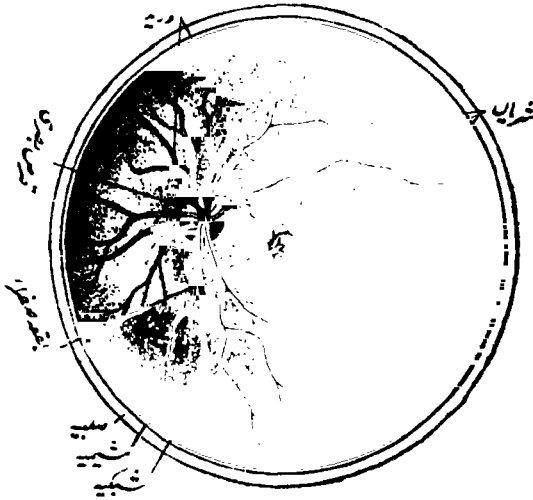
(برائے صفحہ ۲۹۵)



( ۹ ) طبقہ شبکیہ بقعہ

صفراء او قرص بصری

(برائے صفحہ ۲۹۷)



( ۱۰ ) کرۂ چشم اور

پیوٹھ سامنے سے

(برائے صفحہ ۳۳۶)







بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ  
امراض چشم  
امراض طبقہ صلیبیہ

طبقہ صلیبیہ وہ (ریشہ دار مضبوط) پردہ یا طبقہ ہے، جو دماغی موٹی مچلی سے پیدا ہوا ہے۔ یہ مچلی مینائی کے پٹے پر پٹی ہوئی یا اس سے متصل ہوتی ہے (یہ طبقہ تمام طبقات سے باہر ہوتا ہے، سامنے کی طرف اسی طبقہ سے قرنیہ بنجاتا ہے، جو تقریباً چھٹا حصہ ہوتا ہے) + بعض اطباء اس طبقہ کو طبقہ شمار نہیں کرتے، بلکہ ایک مچلی کہتے ہیں۔ اس لحاظ سے طبقات چشم چھ ہوتے ہیں (مگر اس کو طبقہ نہ کہنا غلط ہے) +

طبقات چشم کے شمار میں مشرین کا اختلاف عرصہ سے جلا آرہا ہے: بعض اطباء انہیں تین کہتے ہیں، بعض پانچ، اور بعض چھ۔ علاوہ ازیں بعض ایک، یا دو، یا چار، یا سات بھی کہتے ہیں، مگر حقیقت میں پہلے تین اقوال کی ترجیح درست ہو سکتی ہے، اور مچلی تینوں اقوال کی تاویل موجہ طور پر ہرگز نہیں ہو سکتی ہے۔ یہ بھی یاد رکھو کہ یہ اختلاف محض طرز بیان کا اختلاف ہے، ورنہ طبقات چشم میں ہر ایک مشرح نے اپنے طرز بیان سے سب کو بیان کیا ہے؛ مثلاً جو لوگ تین طبقات کہتے ہیں، وہ طبقہ صلیبیہ اور قرنیہ کو ایک سمجھتے ہیں، علیٰ ہذا وہ طبقہ مشیمیہ اور عنیبیہ کو ایک کہتے ہیں؛ کیونکہ طبقہ قرنیہ صلیبیہ کا بڑا حصہ ہے، اور طبقہ عنیبیہ، طبقہ مشیمیہ کا بڑا حصہ ہے + مگر چونکہ طبقہ قرنیہ میں بعض صفات (مثلاً شفافیت اور رگوں سے خالی ہونا) ایسے پائے جاتے ہیں جو طبقہ صلیبیہ میں نہیں ہوتے، اسی طرح طبقہ عنیبیہ کی ساخت چونکہ طبقہ مشیمیہ کی ساخت سے کسی قدر مختلف ہے، اس لئے ان لوگوں نے ان کو الگ الگ طبقات شمار کیا ہے، کیونکہ ہر شخص اپنے طرز بیان کا مالک ہے +

ترتیب طبری مؤلف فردوس الحکمت کا قول ہے: آنکھ کے طبقات تین کی طرف تین ہیں: اولیٰ نمکیہ، اسکے بعد مشیمیہ، اسکے بعد صلیبیہ، اور سامنے کی طرف بھی تین ہیں، عنیبیہ قرنیہ

اور متعدد متقدمین کے اقوال میں سب سے زیادہ مجھے یہی قول پسند آیا ہے +  
 گاہے اس طبقہ میں خاص طور پر یا دوسرے طبقات کے تعلق سے  
**ورم طبقہ صلیبیہ** ورم پیدا ہو جاتا ہے +

**علامات:** زخمیں باہر نکلی ہوتی ہیں، کیونکہ ورم کے باعث اور اسلئے کہ ورم کو ہضم کر  
 آگے کی طرف دبا جاتا ہے، کو ہضم (آنکھ کے ذریعے) کی مقدار بڑھ جاتی ہے + اور تفرق اتصال کے  
 باعث ممبرین آنکھوں کی گہرائی میں درد محسوس کرتا ہے، کیونکہ یہ طبقہ بھی اندر ہی ہے، مگر  
 اس وقت ہر سکتا ہے، جبکہ ورم خاص اسی طبقہ میں ہوگا +

اگر ورم خوشی ہو تو باوجود درد اور آنکھ باہر نکل جائیکے تمدد (تناؤ) اور غارش بھی ہوتی ہے  
 کیونکہ اس خوشی اور ورم پیدا کرنے والے مادے سے غلیظ، گندے، اور جلد نہ تحلیل ہونے والے  
 بخارات اٹھتے ہیں، جن کو غارش اور تکلیف کے باعث طبیعت کھلی کے ذریعہ دفع کرنا چاہی  
 ہے مگر مریض یہ نہیں سمجھ سکتا کہ اپنی آنکھ کے کس مقام کو کھلائے، کیونکہ وہ تو آخری طبقہ  
 میں بند ہوتا ہے۔ اس لئے حیرت ہوتی ہے کہ آنکھ کے کس مقام کو کھلائے +

**علاج:** مضمضہ قیال کریں، خفیف اور ہلکے حقنوں سے مسین دیں، جو منقشہ، نیلوفر  
 خطمی، عناب، سپستان، کوٹے ہوئے جوتے روغن کنجد اور شکر سرخ میں بکا کر تیار کئے گئے ہوں، اور  
 معمولی جوشانہ زوں سے مسل دیں، جو عناب، سپستان، آلو بخارا، نیلوفر خطمی، دھنیا خشک، زنجبین  
 کے ساتھ تیار کئے گئے ہوں، کیونکہ قوی حقن اور جوشانہ زوں سے جوش پیدا کرتے اور انہیں بھر کا  
 ہیں، نیز ان سے بخارات صعود کرتے ہیں، جس سے ورم کے زیادہ ہونے کا خوف ہوتا ہے، کیونکہ آنکھیں  
 کمزور اور مادوں کو قبول کرنے کیلئے مستعد رہتی ہیں + اور جب مادوں کے گرنے کا خوف نہ رہے  
 اور صرافت ہو جائے، تو آنکھوں میں شیان ہمیں ڈالیں، جو نشاستہ، گوند بول، کیترا، ہر ایک  
 ۱۰ ماشہ، سفید ۲۱۰ ماشہ، ایفون اماشہ سے سفیدی بیضہ میں ملا کر تیار کئے گئے ہوں، شیان مذکور کو  
 جوش دیئے ہوئے اور صاف شدہ خشک دھنیا کے پانی (سردی پیدا کرنے اور مادوں کو لوٹانے  
 کیلئے) اور گھوٹ کے پانی میں گھول لیں، پانی کو جوش اسلئے دیں کہ لیس کی وجہ سے مسامات بند نہ کرے  
 اور کو گرم اور کم کو تحلیل کرنے کے باوجود مقوی بصر ہے + مگر جب آنکھوں میں رطوبتیں اتر آئیں  
 تو اس قسم کی لیس دار اور سردے ڈالنے والی چیزوں کا استعمال جائز نہیں ہے، کیونکہ ان سے  
 سخت درد پیدا ہوتا ہے، اس وجہ سے کہ جو رطوبتیں آنکھوں کی طرف ہتی ہیں، ان سے آنکھوں کے  
 طبقات تن جاتے ہیں، اور گاہے سخت تناؤ سے پھٹ جاتے ہیں +

اگر ورم صفراوی ہو تو درد اور آنکھوں کے باہر نکلنے کے ساتھ طین اور سوزش ہوتی ہے +  
**علاج:** ممبرین سے ذریعہ بھر جوشانہ زوں کے صفراء خارج کریں، اسی غرض کے لئے جو پہلے مذکور  
 لہ تفرق اتصال، عضو کے اجزاء کا جدا ہونا +

ہو چکا ہے اور آنکھوں میں وہ پانی ڈالیں جس میں ذیل کی دواؤں جو شدی گئی ہوں: جو منقشرہ چلے  
 ہوئے اس سے سردی اور لیس پیدا ہوتا ہے بعد ازاں تیسریں بعد ازاں سے سردی اور نضح حاصل ہوتا ہے  
 اور بعد ازاں چھلا ہوتا ہو کہ کیونکہ لعاب پھٹکے ہی میں ہوتا ہے، جو نفع اور لیس پیدا کرتا ہے جو نیکو فتنہ چاکسو  
 کیونکہ چاکسو کو آنکھوں کے ساتھ خصوصیت ہے۔ اور کسی قدر انزروت کہ کیونکہ انزروت آنکھوں کے  
 درم کے لئے نافع ہے، اور آنکھوں کی طرف بہنے والی رطوبت کو کاٹ دیتا ہے، اور انزروت  
 قلیل مقدار میں اس لئے استعمال کیا جاتا ہے کہ اس کی زائد مقدار گناہ اپنی تیزی سے آنکھوں میں  
 سوراخ کر دیتی ہے جو دوسرے برتن میں جوش دیں یعنی ایک ہانڈی میں پانی ڈال کر اس پانی میں سر  
 برتن رکھیں، جوش سے دواؤں کی قوت دوسرے طور پر لعاب میں چلی آتی ہے اور اچھے طور پر جوش  
 دیں تاکہ جگر دھواں اندر نہ ہو جائے۔ اور آنکھوں پر انار کے گودے، کاسنی کی شاخ، روغن گل  
 کے ہمراہ لپیٹ لگائیں یہ تمام دواؤں سردی پہنچانے اور اخراج مادہ کے لئے استعمال کی جاتی ہیں۔  
 اور اگر گرمی ہو تو درود اور آنکھوں کے باہر نکلنے کے ساتھ پلکوں میں بوجھ اور ڈھیلا پن  
 ہوتا ہے کیونکہ پلکوں کے اعصاب اس رطوبت سے تر ہو جاتے ہیں۔

**علامہ:** حقنہ اور جوشاندوں سے رطوبت بلقی کو بدن سے خارج کریں، روغن مصطکی

مشک اور آب زوفاناگ میں ڈالیں، مر، کلونجی بریاں، زعفران کو باریک پیکر چھینکیں لائیں  
 یہ سب تدابیر رطوبات کو کھینچنے اور دماغ کو صاف کرنے کی غرض سے ہیں۔

**صلیبیہ کی خشکی** | علامہ: اس طبقہ میں خشکی پیدا ہو جاتی ہے  
 کہ گناہ اس طبقہ میں خشکی پیدا ہو جاتی ہے

ہیں اور جب سے سکرٹے ہیں وہاں تفرق و انفصال پیدا ہو جاتا ہے، طبقہ پیچھے کو کھینچتا ہوا معلوم ہو  
 ہے کیونکہ جو اعصاب اس طبقہ سے متصل ہوتے ہیں وہ سکرٹ جاتے ہیں اور پھیل نہیں سکتے ہیں۔

**علامہ:** کھانے اور پینے کی چیزوں سے مزاج میں رطوبت پیدا کریں، علی الخصوص دماغ اور

آنکھوں کے مزاج میں؛ دوسرے دودھ دہیں، دودھ اور روغن بنفشہ آنکھ میں پٹکائیں، آنکھوں کو بانڈ  
 دیں تاکہ حرکت اور بیرونی ہوا سے جو باعث تحلیل ہیں، گرمی پیدا ہو کر خشکی اور زیادہ نہ ہو جائے۔

**بیضہ چشم** | گناہ یہ طبقہ درود سر بیضہ کی بیماری میں مانجس نامی دماغ کے اندرونی پردہ  
 کا شریک ہو جاتا ہے، جو وقت مادہ مرض دماغ کے اندرونی پردہ میں ہوتا

ہے کہ دماغ کے بیرونی پردہ میں جو کھوپڑی پر محیط ہے۔

**علامہ:** آنکھ کی گھرائی میں درد کا ہونا، آنکھوں کا باہر نکل آنا کیونکہ بخارات کی  
 کثرت سے آنکھوں میں اندر سے باؤ پہنچتا ہے، آنکھوں میں گرمی کا ہونا کیونکہ اس طبقہ

میں درد قلعن اور قرب کی وجہ سے ہوتا ہے، نہ یہ کہ اس طبقہ میں مادہ ہوتا ہے۔

**علامہ:** دماغ بیضہ کا علاج کریں جو گزر چکا ہے۔

**التواء صلیبیہ** | اس طبقہ صلیبیہ کی بیماریوں میں سے التواء کسی ایک طرف کو پھرجانا بھی ہے، جس کی وجہ یا سہی ہوتا ہے اور لوٹیں ہوتی ہیں، جو آنکھوں میں لگ کر رطوبت زجاجیہ کو خشک کر دیتی ہیں جو رطوبت جلدیہ اور شبکیہ کے درمیان واقع ہے۔ اور خلا کی وجہ سے رطوبت جلدیہ طبقہ شبکیہ اور شبکیہ کے ساتھ طبقہ صلیبیہ پر پڑ جاتی ہے اس وجہ سے طبقہ صلیبیہ کسی ایک طرف کو لازمًا مڑ جاتا ہے، کیونکہ یہ طبقہ ہڈی سے متصل ہے اور اسکے بعد کوئی جوف اور وسعت نہیں ہے، جس طرف رخ کرے جس سے یہ بیماری پیدا ہو جاتی ہے یا التواء کی وجہ آنکھوں کو سخت دباؤ کے ساتھ باندھنا ہے، جس سے آنکھ اپنے سالمے طبقات اور طویات کے ساتھ طبقہ صلیبیہ پر پڑ جاتی ہے جس سے طبقہ رند کو مڑ جاتا ہے، یا کسی ایک طرف کو پھرجاتا ہے۔

**علامات:** انسان اپنی آنکھ کو اس طرح معلوم کرتا ہے گویا اس کی آنکھیں کسی ایک طرف کو پھرنے لگی ہیں، ساتھ ہی اس کے تناء کے مانند درد ہوتا ہے اور یہ تناء اس طرف کو ہوتا ہے جس طرف سے آنکھیں کھینچ جاتی ہیں۔

**علاج:** مخرج میں رطوبت پہنچائیں پہلی قسم میں رطوبت پہنچانے کی وجہ ظاہر ہے اور دوسری قسم میں رطوبت اس غرض سے پہنچانی جاتی ہے کہ وہ نرم ہو کر اصلی حالت پر برسی اور دیکر آئے نکھائے اور پیچنے کی اصلاح کریں، آہرن یعنی نطول، حمام، اور مالش وغیرہ یعنی طلاء اور نشوق ناک میں سرکنے والی دوا استعمال کریں۔

**استرخاء طبقہ صلیبیہ** | اس طبقہ صلیبیہ کے امراض میں سے اس کا ڈھیلا ہو جانا بھی ہے جس کی وجہ اس طبقہ کی رطوبت ہے۔

**علامات:** انسان کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا اس کی آنکھیں نیچے اٹنی جا رہی ہیں کیونکہ آنکھیں بوجھل اور اعصاب، روعضلات ڈھیلا اور کثرت رطوبت سے ضعیف ہو جاتے ہیں اور آنکھیں نیچے کی طرف مائل رہتی ہیں، حتیٰ کہ گاہے اعصاب کی کمزوری اور استرخاء کے باعث آنکھیں اوپر کی طرف مٹنیں سکتیں، اور چھت کی طرف نظر کرنا دشوار ہو جاتا ہے۔ اور درد بالکل نہیں ہوتا، بشرطیکہ سادہ رطوبت ہو یعنی رطوبت بغیر مادہ کے ہو، کیونکہ سورمزاج رطب سادہ لذاتی طور پر، اور نہ کسی دوسری عارضی وجہ سے درد پیدا کرتا ہے، اسلئے کہ رطوبت ایک کیفیت منفعلہ (انتر کو قبول کرنے والی) ہے، اور درد بھی ہوتا ہے، بشرطیکہ رطوبت کے ساتھ شدت (تناء) بھی ہو یعنی اگر سورمزاج مادی ہوتا ہے تو تعدد اور تفرق اتصال پیدا ہوتا ہے۔

**علاج:** نفع کے بعد گولیوں اور یا ریح سے بدن اور دماغ کو صاف کریں، غرغره اور چائے کی دوا میں شلا مصطکی، زراعتیج، صغ، تنہا، یا مونیر منقہ کے ساتھ خشک غلات میں شلا بھنے ہوئے طلاء رطوبت زجاجیہ، آنکھ کی سب سے پہلی رطوبت کا نام ہے، جس کی مقدار تینوں سے زیادہ ہوتی ہے۔

تلیے اور برندوں کے مطبق یا قورے استعمال کریں۔ اگر درد بھی ہو تو سمجھنا چاہئے کہ مادہ ضرور ہے، اس لئے فصد کر کے سہل دیں۔ مادہ دھوی ہونے کی صورت میں تو فصد ظاہر ہے، اور اگر مادہ بلغمی ہو تو بھی فصد مفید ہے، بشرطیکہ فراج، قوت، عمر، اور موسم سب موافق ہوں، کیونکہ خون تمام غلطوں سے مرکب ہوتا ہے، اس لئے فصد سے بلغم بھی خارج ہوتا ہے، جس سے بدن اور دماغ خشک ہوتے ہیں، اسی وجہ سے علماء علم طب فالج کی ابتداء میں فصد کرا دیتے ہیں اور بعض اطباء کی رائے یہ بھی ہے کہ ایسے امراض میں سہل سے پہلے فصد کرنا بہتر ہے، تاکہ رگوں میں سہل دینے کے وقت مادوں کی حرکت کے لئے وسعت پیدا ہو جائے۔

## امراض طبقہ مشیمیہ

**طبقہ مشیمیہ:** دماغ کی باریک جھلی (آم رقیق) کے ریشوں اور وید و شریان سے بنا ہوا ہے۔ اس کا نام مشیمیہ اس وجہ سے رکھا گیا ہے کہ یہ طبقہ طبقہ شبکیہ پر اس طرح حاوی ہے جس طرح جنین کا پردہ (مشیمہ) جنین کو لپیٹے ہوتا ہے۔ مگر بعض لوگوں نے یہ وجہ بیان کی ہے کہ یہ طبقہ جنین کے پردہ مشیمیہ سے ویدوں اور شریانوں کی کثرت میں مشابہ ہے (یہ پردہ صلیبیہ کے نیچے اور شبکیہ کے اوپر ہوتا ہے، آنکھ کے پچھلے پانچ سدس پر اس کا احاطہ ہوتا ہے، اور اس کے اگلے حصہ سے پردہ عنیبیہ بنتا ہے۔ یہ پردہ سیاہ رنگ سے رنگین ہوتا ہے، جو روشنی میں اعتدال پیدا کرتی ہے)۔

اس کی اندرونی سطح جو نہایت سیاہ نظر آتی ہے، طبقہ شبکیہ سے پیوستہ ہے۔ سامنے کی جانب صلیبیہ اور قرنیہ کے اتصالی مقام پر یہ طبقہ خم کھا کر اندر کو مڑ جاتا ہے۔ ان حمیدہ سلوٹوں اور چنٹوں کو کھمچل کہتے ہیں، جو تعداد میں تقریباً اسی ہوتی ہیں۔ یہ پردہ سامنے کی بہ نسبت پچھلی جانب دبیر ہوتا ہے اور پچھلی جانب عصب باصرہ کے لئے ایک سوراخ پایا جاتا ہے۔ یہ پردہ اندرونی و بیرونی دو پردوں سے مرکب ہے۔ چنانچہ اندرونی پرت، جو دراصل عروق دھویہ سے بنتا ہے، دو حصوں میں پر شق ہو جاتا ہے۔ (۱) بیرونی حصے میں بڑی بڑی رگوں کا جال ہے، جس کے اندر سیاہ رنگین مادہ پایا جاتا ہے۔ (۲) اندرونی حصے میں، جسکو گاہے درسیانی پرت بھی کہتے ہیں، ایک نہایت دبیر باریک عروق شرعیہ کا جال پایا جاتا ہے۔ اندرونی پرت نازک اور رنگین ہوتا ہے۔ مرض جبر یعنی روز کوری کے مریضوں میں یہ رنگین مادہ مفقود ہو جاتا ہے (مترجم)۔

ماہی صلیبیہ اس غلو کہتے ہیں جو دماغ میں مہولی جاتی ہے (مترجم)۔

اس پر وہ میں علی العموم خون کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں، کیونکہ وریدیں (اور شریانیں بھی) اس میں زیادہ ہیں، اسلئے کہ یہ پر وہ (آنکھ کے زیادہ چلنے کیلئے) غذا کا راستہ ہے، اور طبقہ ششبیہ اس اپنی غذا لیکر باقی حصہ زجاجیہ کی طرف بھیج دیتا، اور رطوبت زجاجیہ اپنا حصہ لیکر باقی جلیدیہ کی طرف روانہ کر دیتی ہے، اسلئے اس میں خون ہی گرا کر تاس ہے، جو اس کے مزاج کو خراب کر کے رطوبت جلیدیہ کے مزاج کو بھی بگاڑ دیتا ہے، کیونکہ رطوبت جلیدیہ کی غذا اسی طبقہ سے آتی ہے، گا، اس طبقہ میں ورم پیدا ہو جاتا ہے، جس سے غصہ مجذہ پر دباؤ پڑتا اور ضعف بینائی پیدا ہو جاتا ہے علامت: ذہ طبقہ ششبیہ کے امراض کی علامت یہ ہے کہ سرخی آنکھ کے پچھلے حصے میں ششبیہ کے کناروں کے پاس نمودار ہوتی ہے، کیونکہ ششبیہ کے باقی حصے نظر اور حس سے غائب ہیں، اور تمد کی وجہ سے (درجہ بھی وہیں یعنی ششبیہ کے پاس آنکھ کی گہرائی میں) پایا جاتا ہے، علاج: فصہ کریں، سنگھیاں کچھائیں، رنغ مقفن کریں، یہ سب تدابیر اس لئے ہیں کہ مادہ دوسری طرف کراٹل ہو جائے، اور وہ کم بھی ہو جائے، اور آنکھوں کو آب برگ اسفول، آب برگ بارتنگ، آب برگ عنسب، نعلب، انجلی طرح جوش ویکر اس میں قدرے رسوت اور قدرے شیان امین کسول کر پیجائیں، قدرے شیان مذکور اس لئے شامل کیا گیا ہے کہ خون کی تیزی کم ہو جائے، اور مادہ کو کچا نہ کرے، اور مسامات میں چپک جاسے (ورنہ شیان کی زیادتی سے دونوں باتیں ہو سکتی ہیں) اور شکوفہ خرما کو کٹ کر اسفول، قدرے سرکہ اور روغن گل ملا کر آنکھوں میں ایسپ کر دیں، کیونکہ طبع (شکوفہ خرما) مقوی اعضا ہے، اعضا میں مادہ کے گرنے کو روکتا ہے، لعاب اسفول حرارت کو بجھاتا اور گرم درموں کو نفع دیتا ہے، سرکہ مادوں کے گرنے کو روکتا اور جریان خون کو بند کرتا اور دوا کے اثر کو گہرائی تک پہنچاتا ہے، اور روغن گل حرارت بجھاتا، گرم مادوں کے گرنے کو روکتا اور درد و سوزش کو ساکن کرتا ہے۔

## امراض طبقہ ششبیہ

طبقہ ششبیہ وہ (عصبی حساس، بینائی کا) طبقہ ہے جو غصہ مجذہ کے کناروں سے پیدا ہوا ہے، اور رطوبت زجاجیہ و جلیدیہ کو پیچھے سے اس مقام تک گھیرے ہوئے اور محیط ہے جو رطوبت جلیدیہ اور رطوبت سفیدیہ کے درمیان واقع ہے، جس طرح شکار پر جال محیط ہوتا ہے، اسی وجہ سے اسکا نام ششبیہ (جال کے مانند) رکھا گیا ہے، بعض لوگوں نے اس نام کی وجہ بیان کی ہے کہ دماغ کی باریک جھلی سے اس طبقہ میں کثرت سے رگیں جا کر اس طرح بنی ہوئی ہیں، جس طرح قنبر (جال) کی بناوٹ ہوتی ہے۔

لہ شکوفہ خرما: خرما کی پیدائش کی ابتداء میں ظاہر ہوتا ہے (ترجمہ)۔

یہ خیال غلط ہے، ام رقیق کی رگیں اس میں نہیں آتی ہیں، بلکہ اس میں شریان شبکی کی شاخیں پہنچتی ہیں جو عصبہ مجموعہ کے جوہر میں نفوذ کر کے آتی ہے، اور وہ شریان امین کی شاخ ہے۔ مترجم عصبہ باصرہ (مجوفہ) سے طبقہ شبکیہ کے پیدا ہونے کی صورت یہ ہے کہ اس عصبہ کے ریشے جب صلیبہ اور مشیمیہ کو چھید کر اندر آتے ہیں، تو اس کے الیاف چاروں طرف پھیل کر ایک جھلی کی شکل میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ تمام بیرونی اشیاء کی صورتیں اور عکس اسی طبقہ پر چھپتے ہیں۔ اس کی بیرونی سطح مشیمیہ سے، اور اندرونی سطح رطوبت جلید سے پیوستہ ہوتی ہے۔ اس کی پھیلی جانب زیادہ دینر ہے، اور عصبہ باصرہ کا مدخل تقریباً اس کے وسط میں نظر آتا ہے۔ سلسلے کی جانب یہ پردہ عضلہ ہیک پھیلتا ہے، اور یہاں پر اس کے آخری ریشے اور ان کے کنارے مجالہ در اسے ہو جاتے ہیں، جنکو حافہ مُسْتَنَدَہ (دندانہ دار کنارہ) کہتے ہیں۔ یہ پردہ اصلی حالت میں نرم، ڈھیلا، اور نیم شفاف ہوتا ہے، مگر بعد میں ڈھنڈلا، تاریک، اور سُرخھی مائل ہو جاتا ہے۔ شبکیہ کے ٹھیک وسط میں یعنی عصبہ باصرہ کے مدخل کے ذریعہ بیرونی جانب ایک گول زردی مائل اُبھار (زرد نقطہ) نظر آتا ہے جو جو چشم کے مقابل ہوتا ہے، اور اس نقطہ کے پنج میں ایک نشیب ہے، جہاں طبقہ شبکیہ اس قدر رقیق ہو گیا ہے کہ طبقہ مشیمیہ انکے اندر نظر آتا ہے۔ اسکو حفہ کاہر کہتے ہیں۔

بعض اطباء اس طبقہ کو طبقات میں شمار نہیں کرتے، کیونکہ طبقہ کی تعریف اس کے نزدیک یہ ہے کہ طبقہ اس شے کی حفاظت کرے جس پر پردہ محیط ہو، اور شبکیہ میں یہ صفت موجود نہیں ہے، اسلئے انکی رائے پر طبقات چشم چھ ہوتے ہیں (مگر جمہور اطباء نے اسکو طبقات میں شمار کیا ہے، جو صحیح ہے، مترجم) تو اس کی بیماریوں کے مقابلہ میں آنکھ کی کوئی بیماری سخت نہیں ہے، کیونکہ دو اخواہ اندر سے پہنچائی جائے، یا باہر سے، اور انکی توتیں مشکل ہی سے اس مقام تک پہنچتی ہیں۔ علاوہ ازیں یہ طبقہ عصبی ہے، اس کی حس تیز ہے، ویدیں اور شریانیں اس میں بہ کثرت ہیں، جن کے ذریعہ سے مواد بہ کثرت آسکتے ہیں، اور رطوبت جلید یہ قریب ہے، عصبہ مجموعہ (عصبہ باصرہ) سے متصل ہے، جس میں روح اور نور نفوذ کرتا ہے۔

تو اس طبقہ کی مخصوص بیماریاں چار ہیں:

۱) **یرقان** جو آنکھوں میں آنسو کے ساتھ ہوتا ہے، کیونکہ یرقان جب بغیر آنسو کے ہوتا ہے

تو وہ دراصل فقط طبقہ ملحمہ کا رنگین ہو جانا ہے، نہ کہ دوسرے طبقات کا۔ (اور کہا

رنگت کی وجہ وہ غذا ہے جو صفراء سے ملکر آتی ہے جس طرح بدن کے دوسرے حصوں میں بھی

غذا جاتی ہے۔ اور یہ آنسو کے بغیر اس لئے ہوتا ہے کہ اس کی تیزی خون کے ساتھ مل جانے کی

وجہ سے ٹوٹ جاتی ہے، نیز اس کے ساتھ عفونت نہیں ہوتی ہے، اسی وجہ سے بخار بھی نہیں ہوتا ہے

اور وجہ یرقان آنسو کے ساتھ ہوتا ہے تو اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ کسی قدر صفراء طبقہ شبکیہ کی

سے بعض نسخوں میں آنکھ کی بیماریوں کی جگہ (مداغوب چشم) آیا ہے (مترجم)۔

طرف چلا آیا ہے، اور طبقہ شبکیہ نے اپنی تیزی حس اور شدت اذیت کے باعث اس صفہ رطوبت جلید یہ کی طرف دفع کر دیا ہے، جس طرح جلید یہ کی طرف غذا کو دفع کیا کرتا ہے، اس سارے طبقات میں سوزش پیدا ہو جاتی ہے، اور سارے رنگین ہو جاتے ہیں، کیونکہ رطوبت سے یہ صفہ سارے طبقات کی طرف ترشح ہو جاتا اور پھیل جاتا ہے، ایسی حالت میں اشک کا ہونا ضروری ہے، کیونکہ اس میں سوزش اور ملن ہوتی ہے +

**علاج** اگر ضرورت ہو تو قیصال کی فصد کھولیں، پھر جوشاندہ بیلید سے تمہین کریں، مادہ کے بعد عورت کے دودھ میں شیاف ابیض حل کر کے آنکھوں میں چکائیں تاکہ مادہ تیزی اور سوزش کم ہو جائے اور اسپنول، آب کاسنی، سفیدی بیضہ اور روغن گل کا لہ کریں، جالیئوس نے کہا ہے کہ سفیدی بیضہ کا رفیق یا لطیف حصہ تمام لیسارو دواؤں سے ہے، کیونکہ یہ تمام تیز رطوبتوں کو دھو دیتی اور آنکھوں کو چمکاتا دیتی ہے، علاوہ ازیں مسہ اور باریک سوناغوں میں دوسری دواؤں کی طرح چمکتی نہیں ہے، اور نہ خشکی پیدا کرتی ہے کسی صورت میں درد پیدا نہیں کرتی، اور لطافت پیدا کرنے والی اور تری لانے برتیوں کے پانی سے بپارہ لیں، کیونکہ پہلی صفت سے مادہ تحلیل ہوتا ہے، اور دوسری سے یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ مادہ کا لطیف حصہ تحلیل ہو کر غلیظ حصہ باقی نہیں رہتا، جسے بغضہ ظلی کہتے ہیں۔

**(۲) شبکیہ کا سدہ** اس کی وریدوں میں پیدا ہو جاتا ہے، جس سے رطوبت

اور جلید یہ کی غذا بند ہو جاتی ہے، کیونکہ غذا پہلے شبکیہ میں آتی ہے، پھر ہوا ان دونوں رطوبتوں میں جاتی ہے، طبقہ شبکیہ کی رگیں عصبہ مجوزہ کے اندر سے نفوذ کرتی ہیں اور عصبہ مجوزہ طبقہ صلبیہ اور شبکیہ دونوں کو چھید کر اندر آتا ہے، اور شبکیہ بناتا ہے، مترو **علامات** آنکھیں گہری اور خشک ہوتی ہیں، آنسو کم جاری ہوتے ہیں، کیونکہ غ رطوبتیں جو آنکھوں کو پُر کرتی ہیں، آنکھوں میں کم پہنچتی ہیں، آنکھوں میں قبض (سکڑنے) کے ہوتا ہے، کیونکہ طبقات سمٹے اور اکٹھے ہوتے ہیں، اور آنکھیں اندر کو گھس جاتی ہیں، کیونکہ سے خلا پیدا ہوتی ہے، اور خلا کا باقی رہنا محال ہے (اس لئے آنکھیں اندر گھستی ہیں)

**علاج** فصد کریں، قبض کھولنے والی اور سدہ زائل کرنے والی دوائیں ملائیں، سکجنین بزوری جو سدہ کھولتی ہے، جب سدہ کھل جائیں اور آنکھوں کی حالت خشکی کے ہونے سے درست ہونے لگے تو آنکھوں میں وہ دوائیں چکائیں جو اس کے مزاج میں رطوبت ہو تاکہ اون سے خشکی دور ہو جائے اور تمام بدن کے لئے بھی ایسے تدابیر عمل میں لائیں جن سے رطوبت پیدا ہو، تاکہ آنکھوں میں بھی اس کے حصہ غذا سے رطوبت پہنچے، مگر سدہ کھلنے سے پہلے رطوبت بالکل فائدہ مند نہیں ہوتی، بلکہ گاہے مرض کو بڑھا کر اس کی تکلیف کو زیادہ کر دیتی ہے،



سدہ کے مادہ سے زیادہ گیس پر ہو کر تن جاتی ہیں +

(۳) **ورونج اور یمنغ** {طبقہ شبکیہ کی تیسری بیماری بچوں میں ورسہ پنچ اور بڑوں میں یمنغ کہلاتی ہے؛ یہ طبقہ لمحمہ کا ایک بڑا ورم ہے، جو حد سے زیادہ

بڑھ جاتا ہے؛ حتیٰ کہ مریض آنکھیں کھولنے پر قادر نہیں رہتا {آنکھوں کی سفیدی بڑھ کر آنکھوں کی سیاہی کو ڈھانک لیتی ہے} اور گاہے اس کے ساتھ ہی ورم ایک پوٹیا دونوں پوٹے میں ہوتا ہے، اور مریض آنکھ کھول نہیں سکتا +

**سبب** {اس کا یہ ہوتا ہے کہ طبقہ شبکیہ کی متصلہ رگوں کا کوئی منہ کھل جاتا ہے، جس سے بہت زیادہ خون بہ جاتا ہے} اور یہ خون طبقہ لمحمہ کی طرف، یا پلوئچی طرف، یا دونوں کی طرف گرج کر ورم پیدا کر دیتا ہے، اسی وجہ سے اس مرض کو بعض لوگوں نے امراض جنین میں اور بعض نے امراض لمحمہ میں شمار کیا ہے۔ اس کو طبقہ شبکیہ میں شمار کرنے کی وجہ یہ ہے کہ سبب اس کا اسی طبقہ میں ہوتا ہے مگر یہ خالی از اعتراض نہیں + یہ مادہ طبقہ عنبیہ اور طبقہ قرنیہ کی طرف نہیں گرتا ہے، ورنہ سفیدی چشم ان دونوں کو نہ ڈھانک سکتی۔ گاہے ورونج طبقہ لمحمہ کی کسی باریک لگ کے پھٹ جانے سے پیدا ہوتا ہے، جس سے لمحمہ کی طرف مادہ گرتا ہے، اور یہ متورم ہو جاتا ہے + اور گاہے پوٹوں کی باریک لگ کے پھٹنے سے {جس سے پوٹے میں ورم ہو جاتا ہے} +

**علامات**؛ لمحمہ کے متورم ہونے کی صورت میں {آنکھوں کی سفیدی متورم معلوم ہوتی ہے} اور پوٹوں کے متورم ہونے میں پوٹے پھولے ہوئے اور باہر کی طرف اٹے ہوئے ہوتے ہیں، حتیٰ کہ مریض آنکھیں بند کرنے پر قادر کھولنے پر قادر نہیں ہوتا؛ کیونکہ ورم بڑا ہوتا ہے، نیز یہ بھی ناممکن ہے کہ آنکھیں معلوم ہو سکیں {پوٹے اندر سے پھٹ جاتے ہیں} تناؤ کی زیادتی اور اندرونی جلی کے رفیق ہونے کی وجہ سے {خون بہ کثرت خارج ہوتا ہے} گاہے اس مرض میں جبکہ مادہ تیز ہوتا ہے پوٹے میں پھنسیاں بھی نکل آتی ہیں +

{**طی العموم** یہ بیماری بچوں کو اس لئے پیدا ہوتی ہے کہ بچوں کے بدن میں سواد کی کثرت ہوتی ہے؛ کیونکہ اودن کا مزاج مرطوب ہے، کھاتے زیادہ ہیں، باطنہ ان کا خراب ہوتا ہے {آنکھیں انہی کمزور ہوتی ہیں} اسی وجہ سے آنکھوں کی طرف مادہ گرتا ہے، اور آنکھیں اس کے پھرنے پر قادر نہیں ہوتیں + {ورونج فقط گرم مادہ، مثلاً خون یا غرن صفراوی کو پیدا نہیں ہوتا؛ بلکہ بلغمی اور سوداوی مادہ سے بھی ہوتا ہے} +

**علاج**؛ اگر مناسب ہو تو {قصہ کریں} جو شانڈہ ہلیلہ، املی، اور ترنجبین {چند مرتبوں میں رفع قبض کریں} تاکہ قوتیں ضعیف نہ ہو جائیں {مادہ کو لوٹانے والے اور محل شایات اور ذرور (چھڑکنے کی دوا) آنکھ میں ڈالیں} مثلاً ذرور ملکا یا، ذرور اصغر صغیر، ذرور اغبر، اور مثلاً شایات احمرین، اور مثلاً وہ شایات جو انہیں ذرورات کے اجزاء سے تیار کئے گئے ہوں

مگر بہتر یہ ہے کہ تین چار دن تک نقطہ دودھ ٹپکائیں، پھر وہ شیان جو درور ملکا یا سے تیار کیا گیا ہو، دودھ یا لعاب اسپنول میں حل کر کے ٹپکائیں، کیونکہ اس میں باوجود مادہ کو لوٹانے کے نفع دینے کی طاقت بھی ہے، یا لعاب بہدان میں حل کر کے کیونکہ یہ زیادہ منہج ہے + درور پونے کے علاوہ آنکھوں پر ہرگز نہ چھڑکنا چاہئے { اور مندرجہ ذیل چیزوں کا لپک کریں: پوست بیرون پستہ، { کیونکہ یہ سردی پہنچانے کے باوجود مادہ کو گرنے سے روکتا ہے { مسور { کیونکہ یہ خون کی حدت کو کم کرتی ہے، خون کو غلیظ کرتی، آنکھوں کی رطوبتوں کو خشک کرتی، اس کے گرم ورموں کو مٹانے ہے اور اپنی قوت قابضہ سے مادہ کو گرنے سے باز رکھتی ہے { رسوت { کیونکہ اس میں باوجود قوت تحلیل کے کسی قدر قبض بھی ہے { انار کا گودہ { کیونکہ یہ عام اعضا خصوصاً آشوب والی آنکھوں کی طرف مادہ کو جانے سے روک دیتا ہے، اور ایسا ہی اسکا پوست بھی ہے { برگ کاسنی { یا تخم کاسنی { ان ساری دواؤں میں روغن گل ملایا گیا ہو +

(۴) صداع حد و شقیقہ لعین { طبقہ شبکیہ کی چوتھی بیماری صدر اع حدقہ { آنکھ کے دھیلے کا درد { اور شقیقہ لعین

{ آنکھ کا شقیقہ کے نام سے مشہور ہے۔ یہ ایک قسم کی ٹیس ہے، جسے انسان آنکھ کی گہرائی میں محسوس کرتا ہے { جب کہ مادہ شریانوں کے ذریعہ اس مقام پر پہنچ جاتا ہے، جیسا کہ سر کے شقیقہ میں اسکا ذکر آچکا ہے { گویا اس میں چھین ہوتی ہے { کیونکہ شبکیہ جھلیوں کی قسم سے ہے، جب اس میں کوئی مادہ اس کی چوڑائی میں تنناؤ پیدا کرنے والا اور اس کے اتصال و پیوستگی کو علحدہ کرنے والا آجاتا ہے، تو اس میں چھین جیسی حالت پیدا ہو جاتی ہے { یا دباؤ جاری ہے { کیونکہ اس کے مقام میں نگلی جیسی پیدا ہو جاتی ہے، اس لئے بیمار یہ خیال کرتا ہے کہ کوئی شے اُسے چاروں طرف سے دبا رہی ہے { کبھی ٹیس داغی اور گاسے کسی خاص وقت میں ہوتی ہے { سر کے درد شقیقہ کی طرح { یہ درد گاسے اس سُدہ سے پیدا ہوتا ہے جو شبکیہ کی متصلہ رگوں (شریان مرکزی، اور ویدر مرکزی) میں پیدا ہو جاتا ہے { جس سے خون رک کر گرم، ردی، بخارات بن جاتے ہیں، اور طبیعت ان کو دور کرنے اور روح کو ان سے صاف کرنے کے لئے شریانوں کی حرکت کو بڑا کر دیتی ہے +

علاج: اس کا علاج یہ ہے کہ حسب یاراج کے ذریعہ مادہ کا استخراج کریں اور کنپٹیوں پر چھڑکائیں { گاسے خون کی گرمی سے پیدا ہوتا ہے { جس سے گرم بخارات پیدا ہوتے ہیں۔ علاج: سردی پہنچائیں اور اگر ممکن ہو تو خون نکالیں +

{ گاسے شریانوں کے فضلات ہوتے ہیں { یہ فضلات طلب کی غذا سے پیدا ہوتے ہیں، یا وریدوں کی اُن شاخوں (عروق شریہ) سے آتے ہیں، جو وریدوں اور شریانوں کے درمیان واقع ہے صداع حدقہ: حدقہ، کرہ چشم، آنکھ کا دھیلہ +

ہیں جن میں کچھ حصہ خون کے ساتھ شریان کی شاخوں میں چلا جاتا ہے، کیونکہ شریانوں کے دوسری ہونے اور سخت ہونے کے باعث یہ فضلات تحلیل نہیں ہو سکتے، اور یہ شبکیہ میں چلے جاتے ہیں، اور شبکیہ میں جاتے سے پہلے سر میں شقیقہ اندکینٹیوں میں ٹیس پیدا کرتے ہیں +  
 { اکثر اس بیماری (یعنی صدمۂ احمقہ) کے ساتھ شقیقہ بھی ہوتا ہے، جبکہ فضلات اس قدر کثیر ہوتے ہیں کہ شریانوں کی شاخوں میں کسی قدر جانے کے باوجود بھی شریانوں میں زیادہ رہ جاتے ہیں +

**علاج** { اس مرض کا اور سر کے شقیقہ کا ایک ہی علاج ہے، بشرطیکہ شقیقہ شریانوں کے بخارات سے ہوا ہو یا آن اخلاط سے ہوا ہو، جو شریانوں کے ذریعہ چڑھتے ہیں۔ ان دونوں صورتوں میں علاج ایک ہی ہے، اسلئے مخصوص طور پر فقط بخارات کا ذکر بیجا نہ امر ہے۔ اور وہ علاج یہ ہے کہ قصہ اور اسہال کے ذریعہ مادہ کا استفراغ کریں { کنپٹی کی یا کان کے پیچھے کی شریانوں میں سے جس شریان سے مواد چڑھ رہا ہے ہوں، اسے عمل تبرکے ذریعہ کاٹ دیں { جس شریان سے مواد چڑھ رہا ہے ہوں، اس کی پہچان یہ ہے کہ جسے زیادہ تر پتی ہوئی ہوگی، اسے سمجھ لیں کہ مواد اسی سے چڑھ رہا ہے جس میں مواد کاٹنے میں دیر نہ کریں، کیونکہ آنکھوں میں مواد کے آجانے کے وقت گلاسے آنکھیں مواد کے بہرہ سے بھٹ جاتی ہیں { جس سے روح باصرہ پر انگڑی منتشر ہو جاتی اور بینائی قطعاً جاتی رہتی ہے، اور گلاسے نزول المار (موتیابند) کی، اور مرض انتشار (بیلی کا پھیل جانا) کی نوبت پہنچ جاتی ہے، جیسا کہ سر کے شقیقہ میں ذکر ہو چکا ہے، اور گلاسے رطوبت بیضیہ کے مکدر ہو جانے کی نوبت آ جاتی ہے، کیونکہ شریانوں کی شاخوں سے فاسد رطوبت بیضیہ میں آ کر مل جاتی ہیں، اسی طرف مصنف اشارہ کر رہا ہے، کہ اس بیماری کے بعد رطوبت بیضیہ کا مکدر ہو جانا اور موتیابند کا اور مرض انتشار کا پیدا ہو جانا ایسی حالتیں ہیں کہ تصور سے ہی مرعض اس سے بچے رہتے ہیں { اسی وجہ سے جلدی کرنا ضروری اور سستی کا ترک کرنا واجب ہے۔ لال ساگ کا پانی، شیاف مائیتا، رسوت، سفیدی بیضہ، اور عورت کا دودھ جوش دیکر اور ان پر روغن گل ٹپکا کر آنکھوں میں ٹپکائیں { تاکہ درد میں تسکین ہو، اگر می دفع ہو، اور مواد لوٹ جائیں۔ اور کنپٹیوں پر لڑاق الصدقین کا لیسپ کریں { تاکہ شریانوں کو ٹیس (ضمان) سے اور سر کی طرف مواد اور بخارات کے چڑھنے سے روک دے بشرطیکہ وہ سر کی طرف چڑھ بھی رہے ہوں +

**لنصفہ لڑاق الصدقین** : تخم کاسنی، تخم کاہو، ہراک، ماشہ، مردکی، ۳ ماشہ، رسوت، ۱۰ ماشہ، انیون، ۱۰ ماشہ، ہسکرا سفول کے لعاب میں ملا کر دودھ میں پر، جو در تخم قدری

لہ شریانوں کے طبقات تین ہیں، صاحب کامل کا قول یہی ہے، جو درست بھی ہے + مترجم

لہ بکتر : شریان کا لٹنا تفصیل دیکھو بیان شقیقہ سر میں + مترجم +

لہ لڑاق کے معنی چپکانے کی شے اور صدقین کے معنی کنپٹیاں +

لہ قدر دس مہم : ہتھیلی کے گڑھے کے بل جس کے اندر پانی جمع ہو جاتا ہے + مترجم +

گاہ کرکینٹیلں پر چپکا دیں، اور خشک ہونے دیں +  
 گاہے اس طبقہ میں تفرق اتصال پیدا ہو جاتا ہے، جس سے روح باصرہ، جو اس طبقہ کے  
 اندر بند ہوتی ہے، تمام آنکھ میں منتشر ہو جاتی اور رطوبتوں کے ساتھ لمبائی ہے، جس سے  
 دفعۃً بینائی جاتی رہتی ہے۔ اس بیماری کا نام ”ساری آنکھ میں روح باصرہ کا پھیل جانا“ ہے،  
 اور یہ لاعلاج ہے +

## رطوبت زجاجیہ کے امراض

رطوبت زجاجیہ ایک صاف، گاڑھی، سفید، قدسے سُرخ مائل، رنہیں بلکہ  
 شفاف، پگھلے ہوئے زجاج (شیشہ یا کانچ) کے مانند ہے، اسی وجہ سے اس کا نام زجاجیہ (زجاج  
 کانچ) رکھا گیا ہے، رطوبت زجاجیہ رطوبت جلید کے پچھلے نصف حصہ پر اس کے بڑے دائرہ تک حاوی  
 و محیط رہتی ہے، تاکہ جلید کے غذائے، اور اس کی پرورش کرتی ہے، کیونکہ جلید یہ نہایت سفید  
 اور روشن رطوبت ہے، خون کا فوراً ایسی صاف رطوبت کی طرف بدل جانا (یعنی اس رطوبت جیسا  
 ہو جانا) ناممکن ہے، اسلئے کسی ایسی درمیانی شے کی ضرورت پڑی، جو جلید اور خون کے درمیان ہوتی  
 اور ایسی درمیانی شے رطوبت زجاجیہ ہے، کیونکہ خون کی نسبت یہ زیادہ سفید اور صاف ہوتی ہے  
 صاف تو اس لئے ہے کہ وہ ایک صاف رطوبت جلید کے کو غذا پہنچاتی ہے، اور سُرخ اسلئے ہے کہ اسکی  
 پیدائش جو ہر خون سے ہوتی ہے، (زجاجیہ میں سُرخ نہیں ہوتی ہے۔ مترجم) اور گاڑھی اسلئے ہے  
 کہ وہ نہ بن جائے، اور پراگندہ نہ ہو جائے + اور جلید کے پیچھے اسلئے اسے رکھا گیا ہے کہ اس کی مدد  
 غذائی طبقہ شبکیہ کے ذریعہ دماغ ہی سے آتی ہے (جو کہ پیچھے واقع ہے) اس لئے مناسب ہی ہوا کہ  
 زجاجیہ جلید کے پیچھے ہی رہے، تاکہ یہ مرکز غذا (دماغ) سے قریب رہے +

رطوبت زجاجیہ کی مقدار تمام رطوبتوں سے زیادہ ہے، آنکھ کے جوف کے چار خمس (چوتھے) اس

بہرتے ہیں۔ یہ رطوبت جلید اور پردہ شبکیہ کے درمیان مناسب فاصلہ پیدا کرتی ہے،  
 تاکہ عکس اچھی طرح چسپ سکے (مترجم) +

رطوبت زجاجیہ کے امراض علاج کے لحاظ سے تمام امراض چشم سے منسلک ہیں، کیونکہ دوار کا  
 اثر اندر اود باہر سے اس رطوبت تک پہنچنا نہایت بعید ہے، اور اس لئے کہ ان امراض کا طو  
 کافی معلومات کے بغیر دوا ہے، اس رطوبت میں دوا مرض مخصوص طور پر پیدا ہوتے ہیں +

مرض اول: عدم غذا (اول: اس رطوبت کی غذا نہ رہنا (عدم الغذاء) اس  
 سبب (۱) یا یہ ہوتا ہے کہ غذا لانے والی ریش غذا (خون) سے

لے مثلاً پھٹ جانا۔ مترجم +

۲۔ جو چیز گند کی طرح گول ہوتی ہے، اس کا بیج کا دائرہ سب دائروں سے بڑا ہوا کرتا ہے۔ مترجم +

خالی ہو جاتی ہیں { ادران رگوں کے خالی ہونے کی وجہ یا تو عام بدن کے شدید استفراغات ہوتے ہیں، یا خاص سرکے استفراغات، یا اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ استفراغ کے بغیر مثلاً روزہ کے باعث اور ترک غذا کے سبب غذا کی رطوبت کے مانے (جن سے رطوبت غذائی تیار ہوتی ہے) بند ہو جائیں { جس سے رطوبت زجاجیہ میں خشکی زائد ہو جاتی ہے، اور (۲) یا اس مرض کا سبب یہ ہوتا ہے کہ ان رگوں میں { جو غذائی ہیں { سستے پڑ جاتے ہیں، اور اس رطوبت تک غذا نہیں پہنچ سکتی } \*۔

علامات { مریض آنکھوں کو گردش دینے پر قادر نہیں رہتا ہے { کیونکہ جب آنکھوں میں خشکی کا غلبہ ہو جاتا ہے، تو آنکھوں کے حرکت دینے والے عضلات اور اعصاب بھی خشک ہو جاتے ہیں، اسلئے یہ اعصاب وغیرہ قوت محرکہ کے موڑنے اور حرکت دینے سے نہڑتے، اور نہ حرکت کرتے ہیں { اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یا آنکھ میں کانٹا یا لٹکری پڑی ہوئی ہے { کیونکہ رطوبت زجاجیہ میں خشکی غالب ہو جاتی، اور اس سے غذا کی مدد رک جاتی ہے، تو اس کے ساتھ جلد یہ بھی خشک اور کھردری ہو جاتی ہے، کیونکہ آخر جلد یہی غذا ابھی تو زجاجیہ ہی سے آیا کرتی ہے، اور جلد یہی کی نرمی اور چمکانا پن جاتا رہتا ہے، اسلئے یہ طبقہ عنکبوتیہ سے رگڑا کھاتی ہے، جو خود بھی خشک اور سخت اور کھردرا ہو گیا ہے، اسلئے کانٹا اور کنکر سا معلوم ہوتا ہے { اور کیا محال کہ دھوپ میں آنکھیں کھول سکے { کیونکہ زجاجیہ کی غذا کی کسی کے باعث روح تو پہلے ہی کم اور رقیق ہوتی ہے، جو دھوپ کی روشنی میں پراگندہ ہو جاتی، اور اس سے تکلیف پاتی ہے { اور آنکھیں کھولنے میں چلی جاتی ہیں { کیونکہ جب زجاجیہ سے غذا رک جائیگی تو جس طرح جلد یہ خشک ہو جائے گی، رطوبت یعنی یہی خشک ہو جائیگی، کیونکہ یہی جلد یہی غذا کے فضل سے غلیظا درگاڑھی ہوتی ہے، اسلئے آنکھ کی بھرنے والی رطوبتیں کم ہو جائیں گی (اور وہ چھوٹی ہو کر گڑھے میں چلی جائے گی) { تو انہیں بستے، ہاں اگر سیدہ سے ہو تو بے ترتیبی سے گاہ بگاہ آنسو نکل پڑتے ہیں { کیونکہ کہیں جب پر ہو جاتی ہیں تو بند رطوبتیں کچھ آنکھوں کی طرف چلی جاتی ہیں، یا غیر مسدودا درکھلی رگوں سے بہ آتی ہیں، یا سیدہ والی رگوں سے ترشح کے طور پر برسرِ سکہ بہ آتی ہیں { گلے کا لوں میں پیپ جیسی کوئی شے پھوٹ پڑتی ہے، یا مریض اپنے منہ میں پھسکی پھسکی سی آتی ہوئی کوئی شے معلوم کرتا ہے { کیونکہ آنکھوں کی غذا جب رک جاتی ہے تو اس کا حصہ دماغ میں جمع رہتا اور دماغ اس سے پُر ہو جاتا ہے تو طبیعت انہی مذکورہ بالا رستوں سے دفع کرنے پر مجبور ہو جاتی ہے { اور جب یہ مرض رگوں کے خالی ہونے سے پیدا ہوتا ہے، تو آنکھوں میں خشکی اور گہرائی ہوتی ہے، اور مذکورہ بالا باتوں میں سے کوئی بات نہیں ہوتی ہے { نہ آنسو بہتے، نہ کانوں سے رطوبت پھوٹتی، اور نہ کوئی شے منہ میں کھینچ آتی ہے \*۔

علاج { اگر یہ مرض سیدہ سے ہو تو ایسا جو تازہ پلائیں جو سہل ہونیکے ساتھ سیدہ کھولنے والا بھی ملے استفراغ: بدن سے مواد کا خارج کرنا خواہ بہ صورت دست برد، یا خون، یا تے وغیرہ۔ مترجم

ہوگا اور یہ بھی سہو والے مادہ کے موافق، مثلاً اگر مادہ سرد ہو تو بادیاں، پیچ، ذخو، فسنیں، تخم کشوث کا جو شانہ ہمراہ خمریت دینا رہے اور اگر مادہ گرم ہو، جو شانہ دونا دہی سہو پیدا کر سکتا ہے، تو تخم کاخی، تھی، کوا، منقی، اور شاہترہ کا جو شانہ ہمراہ سکجنین سادہ، آنکھوں پر ضا، و برگ، خباری، برگ، خلی، ہلہ، سفید، بیضہ اور روغن بنفشہ لگائیں، اور شیا، ابیض، عورتوں کے دودھ کے ساتھ سترہ کے طور پر استعمال کریں، اور روغن بنفشہ ناک میں سترکیں، یہ ساری باتیں رطوبت پیدا کرنے کی غرض سے کی جاتی ہیں، اگر خشکی اسوجہ سے ہو کہ رگوں میں غذائہ نہ لگتی ہو، تو سر پر دودھ دوہیں، روغن بنفشہ ستر کر لیں، لطیف غذائیں خوب کھلائیں، کیونکہ ایسی غذائیں زیادہ رطب ہوتی ہیں، اسلئے جو خون ان سے پیدا ہوتا ہے، وہ زیادہ رقیق، اور اس میں زیادہ پانی ہوتا ہے۔

**مرض دوم** اس رطوبت کا دوسرا مخصوص مرض یہ ہے کہ بغیر دم کے آنکھیں باہر نکل آتی ہیں، اور مرین محسوس کرتا ہے کہ آنکھوں کی حرکت مست ہے جس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ آنکھیں مواد سے پر ہو جاتی ہیں، اور اسے ایسا خیال ہوتا ہے کہ آنکھیں اندر سے باہر کی طرف ڈھکیلی جا رہی ہیں، اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ چونکہ اس رطوبت میں پیچھے سے مواد بکثرت آ جاتے ہیں، اسلئے ان پر پیچھے دباؤ ہو جاتا ہے، یہ حالت مینائی میں اسوجہ سے مضر ہے کہ ڈھیلے میں (یا رطوبت جلید میں) چٹپٹا پن (جس کی ضرورت ہے) نہیں رہتا ہے۔

**سبب (۱)** اس مرض کا سبب یا (۱) یہ ہے کہ غذائے والی رگیں پھیل جاتی ہیں، جیسا کہ گلا گھٹنے، غصہ کرنے، چیخنے چلانے، تے کرنے اور سخت دروزہ اور ان حالتوں میں جن میں سانس بند کرنا پڑتا ہے، ہو جا یا کرتا ہے، اس لئے وہ ضرورت سے زیادہ غذائیں اس طرف لے آتی ہیں، جس سے رطوبت زجاجیہ تر ہو جاتی اور اپنی جگہ سے نکل کر باہر کی طرف آ جاتی ہے۔

**علامات** اسوجہ پھلتے ہیں، ان میں کس قدر غلظت اور لزجیت (لیس) ہوتی ہے، جسکی وجہ یہ ہے کہ مادہ آنکھوں میں بند رہتا ہے، جس سے اس کا لطیف و رقیق حصہ تو اڑ جاتا ہے، اور غلیظ حصہ باقی رہتا ہے، غلیظہ اور لیسدار ہو جاتا ہے۔ اور یا (۲) اس مرض کا سبب یہ ہے کہ کثرتِ غذا کے باعث اس رطوبت کے ارگرد کے طبقات موٹے ہو جاتے ہیں، جیسا کہ عورتوں کو بھی حمل وغیرہ کی حالت میں خون جن بنڈھنے سے پیدا ہو جاتا ہے، یہ آخری قسم کوئی شدید مرض نہیں ہے، اور اسے امراض رطوبت زجاجیہ میں شمار کرنا بھی کچھ بڑی سہو ہے۔

**علاج:** قصد کے، سنگمیاں لگا کر، مسهل دوائیں بلا کر، اور تیز حقن کر کے، استفراغ کریں، اور سر کا تنقیہ کریں، آنکھوں میں ایسی دوائیں لگائیں جو گنتی ہوں اور آسوجہ بانی ہوں، تاکہ غاڑاں نکھلنے سے وہ رطوبتیں خارج ہو جائیں، جو آنکھوں کو باہر نکالتی ہیں، مثلاً ٹر، میل، وغیرہ، جیسے پیاز کا پانی، بادیاں کا پانی، کرنس کا پانی، اور شیا، سماق، ان تدبیروں کے ساتھ غذا، بھی کم کر دینی چاہئے، تاکہ اس سے مواد نہ پیدا ہو جائیں، جو آنکھوں کی طرف اس دودھ کی وجہ سے کچھ چلے جائیں، جو ان

گئے والے سروں سے پیدا ہوا بیٹھا، اور تاکہ غذا کا حصہ آنکھوں کی طرف کم پہنچے +

## امراض رطوبت جلدیہ

رطوبت جلدیہ رطوبات چشم میں سے درمیان فی رطوبت ہے، جس کا نام جلدیہ (اولہ کے مانند) اسلئے رکھا گیا ہے کہ یہ رطوبت (اولہ کے مانند) جی ہوئی اور صاف ہوتی ہے + مکان نام بردیہ (اولہ کے مانند) بھی اسی وجہ سے رکھا گیا ہے، اس رطوبت کی شکل (مسور کی طرح) گول سی ہے، مگر اس کی اگلی سطح، جس میں کس چھپا کر تس ہے، چوٹی سی بنائی گئی ہے، تاکہ عکس ایک بڑے حصے میں چھپ سکے، اور اس کا پچھلا حصہ کسی قدر لمبا سا بنایا گیا ہے، تاکہ عصبہ مجوزہ میں مضبوطی کے ساتھ جچم بچاے۔ اس رطوبت کو وسط میں اسلئے رکھا گیا ہے کہ اجزاء چشم میں اس کا مرتبہ اشرف و اعلیٰ ہے کیونکہ بینائی اسی سے متعلق ہے، اور دوسرے اجزاء چشم اسکے خادم ہیں، جو مثلاً اسکی حفاظت کسے اور اسکو آفتوں سے بچاتے، یا اسکی طرف (غذا وغیرہ کی قسم سے) مفید چیزیں پہنچاتے ہیں + اور درمیان مقام حفاظت و نگہبانی کے لحاظ سے تمام مقابلات کے مقابلہ میں اشرف و اعلیٰ ہے +

اس رطوبت کے امراض شریکی تو بہت ہیں، مگر مرض خاص صرف ایک ہی ہے، امراض شریکی کی چار قسمیں ہیں (۱) قسم اول،

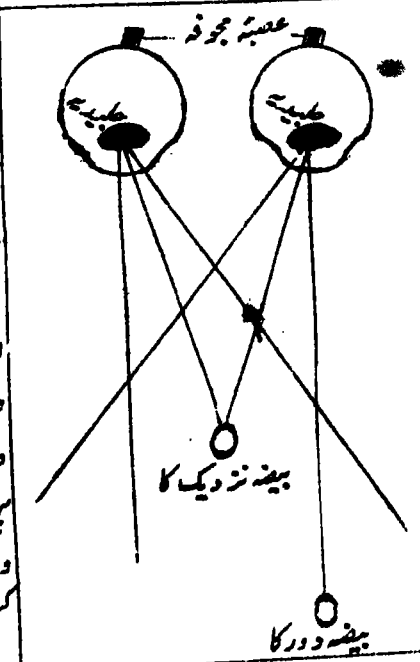
دو مرض جو اس رطوبت کے مقام میں واقع ہوتا ہے (جس سے یہ اپنے مقام سے ہٹ جاتی ہے)، اس کی پھر چھ صورتیں ہیں، کیونکہ یہ رطوبت یا پیچھے ہٹ جائیگی، یا آگے، یا دائیں، یا بائیں، یا اوپر، یا نیچے، صورت اول کی مثال اس رطوبت کا اندر دھنس جانا ہے، جیسا کہ رطوبت زجاجیہ کے کم ہونے کی صورت میں ہو سکتا ہے { اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے } یا جیسا کہ طبقہ شبکیہ نے سدوں سے غذا کے ذریعے

کے باعث ہو سکتا ہے، اس کا ذکر کوئی طبقہ شبکیہ کے مرضوں میں ہو چکا ہے + دوسری صورت کی مثال اس رطوبت کا باہر او بھرا نا ہے، جیسا کہ رطوبت زجاجیہ کے تر ہو جانے کی حالت میں ہو جاتا ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا، یا اذن عضلات کے ڈھیلے ہو جانے کی حالت میں ہو سکتا ہے، جو اس رطوبت کے علاوہ ربا طات کی حفاظت کرتے ہیں، جس سے آنکھ مقدار میں بڑی ہونے کی بغیر باہر نکل آتی ہے (شاید ان عضلات سے عضلہ ہد بیہ کے ریشے مراد ہوں - مترجم) اس کا علاج وہی ہے، جو مرض استرخار کا علاج ہے + باقی چار صورتوں کی مثال یہ ہے کہ مثلاً یہ رطوبت اپنی جگہ سے دائیں یا بائیں طرف تل جائے، اور یہ بینائی میں کوئی ضرر نہیں پہنچاتا تو یا اوپر کی طرف یا نیچے کی طرف تل جائے، اور یہ بھی بینائی میں کوئی ضرر نہیں پیدا کر سکتا، بشرطیکہ دونوں آنکھیں ایک ہی طرف کو تل گئی ہوں، اور لے عکس دراصل شبکیہ پر چیتا ہے، جس میں قوت بینائی ہے - مترجم +

اسلئے یہ مرض خطرناک ہے، کیونکہ عصبہ مجوزہ اور جلدیہ کے درمیان خاصا خاصہ تہ ہے، درمیان میں ناجاہی کی بڑی مقدار حال ہی ہو سکتی ہے، امر قابل غور ہے کہ جلدیہ اپنی جگہ سے تل جائے اور بینائی میں فترہ نہ آئے - مترجم +

اگر دونوں دوسری طرف کوٹل گئی ہوں، مثلاً ایک اوپر یا نیچے اور دوسری اس کے برخلاف نہ کوٹل گئی ہو، یا اپنی طبعی حالت پر قائم رہی ہو تو اس سے ایک چیز دو نظر آئی کرتی ہے، اسی کو بعینہ بن (داخل) کہتے ہیں، ایک سے دو نظر آنے کی وجہ یہ ہے کہ جو نور دونوں آنکھوں سے نکلتا ہے، مخروطی شکل پر نکلتا ہے، اور مخروطی شکل وہ شکل ہے جس کا زاویہ تو تنگ اور قاعدہ کشادہ اور موٹا ہوتا ہے۔ مخروطی شکل کا قاعدہ دراصل ایک دائرہ ہوتا ہے، جس کا ایک مرکز ضرور نکلتا ہے۔ پس فرضی خط رطوبت جلدیہ سے (یعنی اس مخروط کے زاویے سے) اس دائرہ کے مرکز تک جاتا ہے، وہ چھ دیر یا پانچویں نکلتا ہے، اور جو نور آنکھوں سے نکلتا ہے، اس کی زیادہ تاثیر اس مخروط کے وسط میں ہوتی ہے، جس کا نام محور ہے (یعنی مینائی وسط میں تیز ہوتی ہے، کیونکہ محور یا سم طبقہ شبکیہ کے وسط کے مقابل ہوتا ہے، جہاں شبکیہ زیادہ حساس و زائد است، اور جہاں ایک نقطہ پایا جاتا ہے جس کے مرکز میں ایک نشیب ہوتا ہے، مخروط) اور

اگر یہی دغا ہر ہے کہ ایک چیز کی طرف دیکھنے کی وقت دونوں آنکھوں سے دو مخروط اور دو محور نکلتے ہیں۔ بیرونی اشیاء کی طرف بڑھتے ہیں، جسے دیکھنے کا قصد کیا جاتا ہے۔ پس اگر وہ چیزیں ہوں ایک نزدیک اور دوسری دور اور ہم مینائی کو نزدیک والی چیز پر قائم تو دونوں سم (محور) اس نزدیک کی شے پر پڑیں گے اور مخروط کے کنارے دور کی شے پر پڑیں گے، اور جب دونوں آنکھوں میں سے کوئی ایک آنکھ ایسی جگہ سے دائیں یا بائیں طرف کوٹل جائیگی، تو اس سے لازمی طور پر چول (بھینگا پن) پیدا ہو جائیگا، اور جس طرف کو وہ آنکھ ٹٹل گئی ہے، اس کے موافق یہ بیرونی شے کسی ایک طرف کو ہٹی ہوئی معلوم ہوگی، اور جب دونوں میں سے کوئی ایک آنکھ اوپر یا نیچے اور دوسری



اس کے برخلاف کوٹل جائے، یا اپنی جگہ پر قائم رہے، تو ایک چیز دو نظر آئیں گی، کیونکہ اس حالت میں اس مخروط کے دونوں محور کسی خاص ایک شے پر نہ پڑیں گے، بلکہ ایک دوسرے سے بلند رہیں گے، ایسی حالت میں انسان کو یہ خیال گزرنا ضروری ہے کہ اوپر والی آنکھ سے جو چیز دکھائی دے رہی ہے، وہ بلند ہے، اور نیچے والی آنکھ سے جو دکھائی دے رہی ہے، وہ نیچے ہے، کیونکہ نور (اور شعاعی مخروط) برابر نہیں رستے ہیں، اسلئے انسان کو یہ دہم ہوتا ہے کہ یہ چیز دو ہے۔ اور اگر وہ شخص بکھٹ دونوں محوروں کو ایک جگہ ملا کر اس شے پر ڈال سکے تو اسے ایک ایک ہی نظر آئیگا۔ اسی کو حول (بھینگا پن) کہتے ہیں، تو اس کا

لہ شکل مخروطی: اگر کسی شکل مخروطی ہی ہوتی ہے، مثلاً یہ شکل ناویہ ہم (محور) (قاعدہ)



ذکر مع علاج اس کے بعد علیحدہ آئے گا { +

## دوسری قسم

وہ مرض ہے جو کیفیت میں واقع ہوتا ہے (جس سے اسکی کیفیت بدل جاتی ہے) اس کی صورتیں تین ہیں: (۱) اس کے رنگ کا سرخی، زردی، سفیدی، یا

سیاہی کی طرف اخلاط کے شامکے مطابق بدل جانا، جس سے ہر ایک شے اسی رنگ پر دکھائی دینے لگتی ہے

(۲) رطوبت زجاجیہ کے تعلق سے اس رطوبت پر تری یا خشکی کا غالب ہو جانا، جس کا ذکر ہو چکا { +

(۳) اس رطوبت کا کھردرا ہو جانا { جس سے مینائی کزرد ہو جاتی ہے، کیونکہ اس رطوبت میں عکس آتی

چھپ سکتا ہے، جبکہ اسکی سطح صیقل ہو، اور اوجھنی ہو، اور جب اس میں تیز آ جائیگا اور اس کے بعض

اجزاء اور بعض تلے ہو جائینگے تو اس میں عکس نہ چھپ سکیگا { اس رطوبت کے کھردرے ہونے کی

وجہ عصبہ مجوزہ کا کھردرا پن ہوتا ہے، جو اس رطوبت جلدیہ کی طرف نور بھیجتا ہے { کیونکہ یہ پتھر نرم اور

چکنا پیدا کیا گیا ہے، تاکہ روشنیاں، شکلیں، اور تمام رنگ اس میں آسانی چھپ سکیں { اور تاکہ اس میں نور

سلسل (بلار کاوٹ) اور سیدھے طور پر نکل سکے، اس کے نکلنے میں کچھ تغیر اور کچھ رگڑ نہ واقع ہو۔ رطوبت

جلدیہ اس پتھر کے کھردرے ہونے سے یوں کھردری ہو جاتی ہے کہ یہ پتھر رطوبت جلدیہ کو گھیرے

ہوئے ہے، اور اس کے نصف حصے سے لگا ہوا ہے { اور عصبہ مجوزہ کے کھردرے ہونے کی وجہ کوئی لذاع

رنگنے والی، قابض، تیز اور خشک خلط ہوتی ہے، جو دلغ کے بطون سے اس کو عصبہ مجوزہ پر آتی ہے {

اور پہلے پہل آنسو بہاتی ہے { کیونکہ یہ خلط لگتی، اور لذاع و سوزش پیدا کرتی ہے { پھر جلدیہ کو کھردرا

کر دیتی ہے { کیونکہ اس سے وہ رطوبت کم ہو جاتی ہے، جو جلدیہ کو نرم اور چکنا رکھتی ہے {

علامات { انسان آنکھ کے دھیلے میں آنکھ گھماتے وقت بہت زیادہ کھردرا پن محسوس کرتا {

کیونکہ اس وقت جلدیہ یہ طبقہ عنکبوتیہ سے رگڑ دکھاتی ہے، اور لگا ہے عنکبوتیہ اس مادہ کی تیزی سے

پھٹ بھی جاتی ہے، جس کا کوئی علاج نہیں ہے {

علاج { تشفیہ سر کے لئے اوسط درجہ کی گرم چیزیں استعمال کریں { کیونکہ زیادہ گرم چیزوں

سے مادہ کی تیزی بڑھ جاتی ہے، اور سرد چیزوں سے چشم کے اجزاء سکڑ جاتے اور روح باصرہ کثیف

وغلیظ ہو جاتی ہے۔ وہ اوسط درجہ کی چیزیں مثلاً آفستین، گل سرخ، مصطکی، اور ایلما ہیں { معتدل

غذا میں کھلائیں، روغن بنفشہ، عورت کا دودھ، اور سفیدی بیضہ سر کو آئیں، روغن گل اور گلاب

میں گدھی تر کر کے آنکھ پر رکھیں { +

ملہ یہ محض خلط اور سرسریہ بنیاد امر ہے، یہ پتھر اگر متصل ہے تو رطوبت زجاجیہ سے متصل ہے۔ کہاں عصبہ مجوزہ

اور کہاں جلدیہ؛ نقشہ چشم کو غور سے دیکھو تو اس کلام کی کزردی عیاں ہو جائے گی (مترجم) +

ملہ آنکھ جب گھومتی ہے تو اس کے سائے اجزاء، خصوصاً ڈھیلے کے اندر کی تمام رطوبتیں اور پٹے یکساں گھوم

جاتے ہیں، پھر یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ جلدیہ یہ طبقہ عنکبوتیہ سے رگڑ دکھائے، اور اس سے کم و بیش کھردرا پن کا احساس ہو۔ +

**تیسری قسم (ضعف)** وہ مرض ہے جو رطوبت جلدیہ کی ہیئت اور شکل میں دوسرے — اس پاس کے اعضاء کی شرکت کے باعث پیدا ہوتا ہے، جسکی طرح مصنف اس قول سے اشارہ کر رہا ہے، کہ ذہنیں امراض شرکی میں سے وہ مرض ہے جو ضعف اور کمزوری کے نام سے مشہور ہے، اور یہ وہ حالت ہے کہ مریض آنکھوں میں اس قسم کا درد معلوم کرتا ہے، گو اس کی آنکھیں حقیقت میں دبا دی گئی ہیں؟ +

**سبب** اس کا یہ ہوتا ہے کہ مریض کے اندر دم ہو جاتا ہے بحکمہ ایق جلاق کی جمع — جلاق پیوستہ اندرونی سطح کو کہتے ہیں یا طبقات چشم کے اندر دم ہو جاتا ہے جس سے جلدیہ جگہ تنگ ہو جاتی، اور اس طرح ہو جاتی ہے، گویا ہر طرف سے یا کسی خاص طرف سے دبا دی گئی۔ اور اس کے اجزاء سمٹ کر باہم لمبے ہوتے ہیں، جس سے دباؤ کا احساس ہوتا ہے اور اس کے ساتھ سخت درد ہوتا ہے، اور آنکھیں ادھر ادھر پھرنے لگتی ہیں کیونکہ جب کوئی ایسی فضا جو کہ عضو محیطہ دم کی وجہ سے بھر جاتی ہے، تو اس عضو کا مکان تنگ ہو جاتا ہے، اسی طرح جو کسی عضو کی مقدار دم کی وجہ سے بڑھ جاتی ہے، تو وہ فضا بھی بھر جاتی ہے، جس میں وہ عضو حرکت کیا کرتا ہے تو آنکھ میں چیر پڑ (پچ) ہوتی اور آنسو بہتے ہیں، انکا سبب یہ ہے کہ دم کا کچھ مادہ خارج ہو جاتا ہے +

**علاج** دروں کا علاج کریں جو عنقریب رد (آشوب چشم) میں آنے والا ہے + گا کہ رطوبت جلدیہ میں تفرق اتصال (مثلاً پھٹ جانا) رطوبت زجاجیہ کے تفرق اتصال سے پیدا ہو جاتا ہے، اور رطوبت زجاجیہ کا تفرق کسی تیز مادہ سے واقع ہوتا ہے +

**چوتھی قسم** وہ مرض ہے جو رطوبت جلدیہ کی کمیت یعنی مقدار میں پیدا ہوتا ہے جس سے اس مقدار بدل جاتی ہے، اسکی دو صورتیں ہیں: (۱) جلدیہ طبعی مقدار سے زجاجیہ کے امتلاء کے باعث بڑی ہو جائے، جس سے تمام چیزیں اصلی حالت سے زیادہ چھوٹی نظر آتی ہیں، کیونکہ ریح باصرہ رطوبت جلدیہ میں پھیل جاتی اور منتشر ہو جاتی اور طبعی طور پر خارج نہیں ہو سکتی ہے (۲) رطوبت جلدیہ طبعی مقدار سے چھوٹی ہو جائے، جس سے تمام چیزیں بڑی معلوم ہوتی ہیں، کیونکہ اس حالت میں روح باصرہ جلدیہ کی مقدار کے لحاظ سے زیادہ ہوتی ہے، اور وہ لطافت و تیزی سے خارج ہو سکتی ہے، لیکن جب جلدیہ بہت ہی زیادہ چھوٹی ہو جاتی ہے، تو بینائی کمزور ہو جاتی ہے +

**مرض خاص** وہ مرض جو جلدیہ کے ساتھ مخصوص ہے، وہ اسکا خشک ہو جانا ہے، جس سے اصل حالت سے زیادہ خشک ہو جاتی اور پھر کمزور ہو جاتی ہے، کیونکہ خشک ہونے سے جلدیہ غلیظ ہو جاتی، اور اس کے اجزاء سکڑ جاتے ہیں، جس سے یہ صیقل اور شفاف سطح مقام تال وغیرہ کہ زجاجیہ جیسی سیال رطوبت میں تفرق اتصال کس طرح ہو سکتا ہے، جلدیہ تو بیشک ایک جی ہوئی اور سخت رطوبت ہے، مگر زجاجیہ تو بالکل سیال صورت میں ہے (مترجم) +

نہیں رہتی ہے اور اسکے مکند ہونے سے وہ روشنی معصومہ مجوزہ تک داخل نہیں ہو سکتی، جس کے اندر چیزوں کے عکس ہوتے ہیں اور نور باصرہ بھی مکند ہو جاتا ہے؛ کیونکہ اس کی جگہ یعنی رطوبت جلید یہ بھی مکند ہو جاتی ہے، اس لئے نور باصرہ میں مقابل چیزوں کے عکس نہیں چھپتے اور جس طرح آئینہ کے مکند ہونے کی حالت میں { چیزوں کے عکس نہیں چھپتے } مگر یہ مثال کچھ زیادہ اچھی نہیں ہے۔  
**سبب (۱)** اور اس کا سبب یا یہ ہوتا ہے کہ تمام بدن میں { روزوں، فاقوں، اور سفر غراغ کی کثرت کے باعث } خشکی پیدا ہو جاتی ہے؛ +

**علاج** تمام بدن کے مزاج میں رطوبت پیدا کریں؛ جس کی صورت یہ ہے کہ کھانے اور پینے کی چیزیں کشادہ دلی سے دیں، مالش اور حمام کر لیں، حرکت و ریاضت، بھوک، فاقہ اور جاع اور دوسری محلل چیزیں چھوڑا دیں +

**سبب (۲)** یا اس کا سبب صرف آنکھوں کی (نہ کہ تمام بدن کی) خشکی ہوتی ہے، جو موسم گرما اور سخت و صوب میں سفر کرنے اور گرد و غبار گھٹنے سے پیدا ہو جاتی ہے؛ +  
**علاج** دماغ میں رطوبت پیدا کریں؛ کیونکہ رطوبت آنکھوں تک دماغ ہی سے پہنچتی ہے اور خاص آنکھوں میں بھی رطوبت پہنچائیں، ناک میں دواںیں مٹھ کر لیں، آنکھ میں نرم اور ہلکی دواںیں ڈالیں؛ مثلاً لعاب بات اور دودھ { تر چیزیں مٹھائیں } مثلاً بنفشہ اور نیلوفر { اور دوسرے تدابیر کام میں لائیں } مثلاً تریڑے، طلائیں، اور روغنوں کا استعمال کریں +

## طبقة عنكبوتیہ کے امراض

**طبقة عنكبوتیہ** تار عنكبوت (مکڑی کے جالے) کے مانند نہایت باریک جالہ ہے، اسی وجہ سے اس کا نام عنكبوتیہ (جالہ کے مانند) رکھا گیا ہے۔ یہ پردہ طبقة جلید کے اگلے نصف حصہ پر ڈھکا ہوتا ہے، اور اس کی پیدائش طبقة شبکیہ کے کناروں (کے ریشوں) سے ہوتی ہے، جس میں طبقة مشیمہ کے کچھ باریک باریک ریشے بھی جاتے ہیں + یہ پردہ رطوبت جلید اور بیضیہ کے درمیان حائل رہتا ہے، کیونکہ بیضیہ قدیم خیال کے مطابق (در اصل رطوبت جلید کی غذاؤں کا فضلہ ہے، اور فضلات سے ہر وقت ملا رہنا بلا شک و شبہ مضر ہی ہوتا ہے) + یہ پردہ باریک اسلے بنایا گیا ہے تاکہ اس روشنی کو جس کے اندر چیزوں کے عکس ہوتے ہیں، جلید تک جانے سے نروک سکے، یا اس شعاعی جسم کو نروک سکے، جو جلید سے خارج ہوا کرتا ہے + بعض لوگ اسے طبقات چشم میں اسلے شمار نہیں کرتے ہیں کہ یہ پردہ دراصل طبقة شبکیہ کا ایک جزو ہے، اور شبکیہ پردوں میں داخل نہیں ہے، لہذا یہ بھی پردہ نہونا چاہئے۔ ان لوگوں کے نزدیک طبقات اسلے یہ شمار کیے گئے ہیں، مگر یہ مثال بالکل درست ہے، اور بعض نسخوں میں شارح کی یہ عبارت ہی نہیں ہے اگر ایسا ہوتا چھاسے، جلید یہی کے مکند کا نام نروک (موتیا بند) رکھا جاتا ہے + مترجم

چشم پانچ ہی ہونگے +

## امراض شرکی (ورم)

ان امراض میں سے جو اس پردہ میں اور دوسرے پردوں میں مشترک طور پر پیدا ہو سکتے ہیں وہ ورم ہے جس کی دو صورتیں ہوا کرتی ہیں (۱) ورم خاص اسی طبقہ عنکبوتیہ ہی میں ہو (۲) اس میں بھی ہو، اور دوسری طبقات میں بھی ہوا کرتی ہے۔ علامات (۱) اس امر کی علامت کہ ورم محض طبقہ عنکبوتیہ میں ہے، دوسرے طبقات اس ورم میں شریک نہیں ہیں یہ ہے کہ بینائی نہایت باریک و ضعیف ہو جاتی ہے، کیونکہ یہ پردہ نہایت متخلخل (رپولا) اور سخت باریک ہے، جب اس میں ورم پیدا ہو جاتا ہے، تو اس کی باریکی اور متخلخل کم ہو جاتا ہے، اور یہ کثیف اور موٹا ہو جاتا، اور جلیدیہ کی طرف روشنی کو اچھی طرح جانے سے، یا شعاع کو اچھی طرح خارج ہونے سے روک دیتا ہے (۲) اور فضلات (سیل) اسی طبقہ میں جمع ہو جاتے ہیں، دوسرے طبقات میں نہیں ہوتے، اس کا علم اس طرح ہوتا ہے کہ وہ علامات نہیں ہوتے، جو ان طبقات کے درمیں ذکر کئے گئے ہیں (۳) اور اس امر کی علامت کہ ورم اس طبقہ عنکبوتیہ اور دوسرے طبقات چشم میں مشترک طور پر موجود ہے، یہ ہے کہ بینائی (یعنی آنکھ) دب جاتی ہے، کیونکہ ورم سے طبقات کی مقدار بڑھ جاتی ہے، اس لئے جگہ تنگ ہو جاتی اور آنکھ دب جاتی ہے (۴) اور مریض سامنے سے زیادہ دائیں اور بائیں طرف دیکھنے پر قادر ہوتا ہے، کیونکہ اس وقت عنکبوتیہ کی حالت ایسی ہو جاتی ہے، گویا وہ ہر چار طرف سے دبا دی گئی ہے، جس سے وہ وسط میں پتلی کے مقابل کثیف ہو کر سیدھے طور پر نور کو خارج ہونے سے روک دیتا ہے اور نور بھگنے کی کوشش کرتا ہے، اس لئے وہ سیدھے طور پر نہیں بھگتا بلکہ دائیں یا بائیں طرف سے خارج ہو جاتا ہے، (۵) اور آنکھیں نیچے کھینچی ہوئی معلوم ہوتی ہیں، کیونکہ ورم کا بوجھ ہوتا ہے، اور بالطبع نیچے کی طرف اس کا میلان ہوتا ہے +

علاج: (۱) مواد کو خارج کریں، ورم کو غلیل کریں جس کی صورت آشوب چشم میں آتی ہے +  
**مرض خاص (تشنج)** (۲) وہ مرض جو خاص اس طبقہ میں پیدا ہوتا ہے، تشنج و تقلص (اس کا تشنجانا) ہے +

علامات (۱) مریض بینائی میں کمزوری اور اختلاج (پٹرکن) محسوس کرتا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ طبقہ جس طرح رطوبت بیضیہ اور جلیدیہ کے درمیان حائل رہتا، اور طبقہ مشیمیہ اور شبکیہ سے جو غذا اس طبقہ تک آتی ہے، وہ جلیدیہ کی طرف رسا کرتی ہے، اسی طرح یہ پردہ رطوبت بیضیہ کی طرف (جو کہ جلیدیہ کا محافظ ہے)، ادا بھی کرتا ہے، تاکہ جلیدیہ پر تیز روشنیوں نہ پڑیں، کہ زیادہ تحلیل ہو کر ذیت پاسکے، بلکہ روشنیوں بتدریج اور باہستگی اس پر پڑیں، پس جب یہ پردہ اپنے مبداء و مرکز کی طرف، یعنی آنکھ کے کناروں کی طرف کھینچتا ہے، تو اس کا وسط پتلی کے مقابل باریک لہے سا بیان اول سے آخر تک قابل غور ہے (مترجم) +

بینائی  
 باریک  
 صلیبی  
 انزق  
 ہے  
 کے  
 کی  
 "ف"  
 راضون

ہو جاتا ہے، جس سے یہ پردہ پہلے کی طرح جلدیہ پردہ روشنی پڑنے سے نہیں روک سکتا، اسلئے روح  
رفیق و تحلیل ہو کر مینائی کمزور ہو جاتی ہے — اور مینائی میں اختلاج (بھڑکن) اسلئے پیدا  
ہو جاتی ہے کہ شاعی خطوط (یا شاعی تاریں) جو آنکھ سے بیرونی چیزوں تک بڑھتے ہیں، روح کی  
رقت کے باعث اور اسلئے کہ جلدیہ کی روشنی کے باعث منتشر ہو جاتی ہے، مضطرب ہوتی، اور پھر کئی  
اور بیرونی چیزوں تک سیدھے طور پر نہیں بڑھتی ہے، بلکہ روشنی اسے حرکت (دیکر پھیرا دیتی ہے،  
اور اگر رطوبت بیضیہ اپنی سلامتی کے ساتھ جلدیہ پر تیز روشنی پڑنے سے در روک سکتی تو روح باطل تحلیل  
ہو جاتی اور مینائی قطعاً زائل ہو جاتی + اور مینائی کبھی تو کم ہو جاتی ہے + مثلاً بھوک میں، صوبہ کے  
وقت، اور دوسرے زیادہ ہو جاتی ہے + مثلاً کھانیکے بعد، سایہ میں، اور صبح کے وقت (اور  
آنکھوں میں کانٹہ چبھتا ہوا معلوم ہوتا ہے + کیونکہ یہ پردہ عنکبوتیہ (جو کہ دراصل ایک جھلی ہے) اپنے  
کناروں کی طرف کو اس طرح کھینچتا ہے، گویا اسکے انصال میں تفرق آ رہا ہے + یا کوئی شئی تود (تانیہ)  
پیدا کرتی ہوئی معلوم ہوتی ہے + اس کا سبب تو یہی ہے + علاج + اگر تشنگی سے ہو تو  
تراور نرم کرنے والی چیزیں ناک میں سڑکوائیں + مثلاً لڑکی والی عورت کا دودھ، روغن بنفشہ،  
روغن کدو، اسی طرح تراور نرم کر نیوالی چیزوں کے جوشانہوں سے بھپا رہ کرائیں + مثلاً جوشانہ بنفشہ،  
برگ خطمی، برگ کدو، برگ رسم (تل)، + خلاصہ یہ ہے کہ مزاج میں تبدیلی پیدا کریں + اگر تشنگی  
مادی ہو تو ایاد جات سے مواد خارج کریں اور خشکی پہنچائیں + اور اس غرض سے غرضے  
کرائیں، اور آنسو بہانے والے سرمے لگائیں +

## رطوبت بیضیہ کے امراض

رطوبت بیضیہ ایک رطوبت ہے جو بیاض بین (سفیدی بیضہ) سے رنگت صفائی  
اور قوام میں مشابہ ہوتی ہے، اس وجہ سے اس کا نام بیضیہ رکھا گیا ہے۔ اسے جلدیہ کے سامنے اسلئے  
رکھا گیا ہے کہ تیز روشنیوں کو دفعۃً جلدیہ پر پڑنے سے روکے اور تیز روشنیاں جلدیہ پر تیز  
پڑیں، تاکہ جلدیہ زیادہ گرم ہو کر اذیت نہ پائے۔ رطوبت بیضیہ کو جلدیہ کے سامنے رکھنے کی  
دوسری وجہ یہ ہے کہ بیضیہ چونکہ جلدیہ کو تر رکھتی ہے، اسلئے بیرونی ہوا کے اثر سے رطوبت جلدیہ  
خشک بھی نہیں ہو سکتی ہے۔ نیز رطوبت بیضیہ کا یہ فائدہ بھی ہے کہ یہ جلدیہ اور طبقہ عنیبہ کے درمیان  
حائل ہے، جس کے باعث جلدیہ طبقہ مذکور کی سختی اور اس کے کھر دے بن سے اذیت نہیں پاتی جو  
(نیز رطوبت بیضیہ قرنیہ کو بلند اور محدب بنا دیتی ہے، اور قرنیہ کو عنیبہ سے الگ کر دیتی ہے مترجم)  
ملحہ یعنی مینائی میں بھڑکن تو اس وقت پیدا ہوتی ہے، جبکہ صرف پردہ عنکبوتیہ ہارک ہو جاتا ہے + بیضیہ  
سالم اور درست رہتی ہے، اگر بیضیہ بھی خلط ہو جائے، اور دونوں یک سخت اپنے کام چھوڑ دیں، اور  
تیز تیز روشنیاں جلدیہ پر پڑنے دیں تو انسان سراسر اندھا ہو جائے + مترجم

رطوبت بیضیہ کی تین بیماریاں ہیں: (۱) اس کا زیادہ ہو جانا، (۲) اس کا گھٹ جانا، (۳) اس کا مکرر اور غلیظ ہو جانا، اس کے زائد ہو جانے سے نقصان یہ پہنچتا ہے کہ اگر یہ بہت زیادہ ہوگئی ہو تو رطوبت جلیدیہ اور باہری روشنی کے درمیان مائل ہو کر آ رہی جاتی ہے جس سے بینائی جاتی رہتی ہے، اور جس طرح زیادہ گہرا پانی تاریک ہوتا ہے، اسی طرح اس سے بھی آنکھوں کے اندر تاریکی اور اندھیرا پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اگر اتنی زیادہ نہوگئی ہو تو اسکی صفائی اور شفایت میں کم از کم کمی تو ضرور آ جاتی ہے۔ اسلئے جلیدیہ پر تمام چیزوں کے عکس اچھی طرح چھپا نہیں کرتے، یا کہ شعاعیں آنکھ سے اچھی طرح خارج نہیں ہو سکتیں۔

رطوبت بیضیہ کے زیادہ ہو جانے سے قرنیہ کی تحدیب میں زیادتی ہو جاتی ہے، اسلئے اس کا تحدیب اعتدال سے زیادہ ہو کر بینائی میں خرابی پیدا کرتا ہے، جس کا علاج یہ ہے کہ مقعر شیشہ آنکھوں کے سامنے لگا یا جائے (مترجم)۔

اور رطوبت بیضیہ کے گھٹ جانے سے یہ نقصان پیدا ہوتا ہے کہ اگر یہ رطوبت بہت زیادہ گھٹ گئی ہو تو بینائی زائل ہو جاتی ہے، جس کی وجہیں چند ہیں: اول یہ کہ بینائی کی ریشہ جو دماغ سے آنکھوں کی طرف آتی ہے، وہ اس میں جمع نہیں رہتی، بلکہ ثقبہ عنیبیہ یعنی پتلی کے ریشہ جلد خارج ہو کر پر آگندہ ہو جاتی ہے۔ و ویکم یہ کہ بیضیہ کی کمی کے باعث جلیدیہ خشک ہو جاتی اور وہ چیز قائم نہیں رہتی ہے، جو جلیدیہ پر تیز روشنیوں کے پڑنے سے رد کا کرتی ہے۔ و ویکم یہ کہ بیضیہ کی کمی کے باعث جلیدیہ خشک ہو جاتی ہے، کیونکہ بیضیہ کے باعث جلیدیہ تر رہا کرتی ہے۔ اور اگر رطوبت بیضیہ بہت زیادہ نہ گھٹ ہوگئی ہو تو اسوقت اس سے نقصان یہ پہنچتا ہے کہ بینائی کمزور ہو جاتی ہے، جسکے وجہ یہی ہیں جو ابھی ذکر کئے گئے۔

اس کے مکرر اور غلیظ ہونے سے یہ ضرر پہنچتا ہے کہ اگر زیادہ مکرر نہوگئی ہو، بلکہ مکرر کم ہو تو دور کی چیزیں دکھائی نہیں دیتی ہیں، اور نزدیک کی چیزیں بھی اچھی طرح نظر نہیں آتی ہیں۔ اور اگر بہت زیادہ مکرر ہوگئی ہو، اور تکدر بھی ساری رطوبت میں ہو تو بینائی بالکل جاتی رہتی ہے۔ اور اگر تکدر ساری رطوبت میں نہ ہو، بلکہ اس کے بعض حصوں میں ہو تو اس کی چند صورتیں ہیں: (۱) اگر اس کے بیچ کے اجزاء میں ثقبہ عنیبیہ یعنی پتلی کے پاس اور اسی کے برابر ہو تو بھی بینائی جاتی رہتی ہے، اور اس کی حالت مرض نزول المار یعنی موتیا بند جیسی ہو جائے گی، بلکہ بعض لوگوں کو تو اسی کو نزول المار کہا ہے۔ (۲) اگر تکدر پتلی سے کم اور چھوٹا ہو، اور اس کے چاروں طرف یعنی ارد گرد دکھلا ہوا ہو، تو ہر جسم میں ایک گڑباز نظر آئیگا۔ (۳) اگر یہ تکدر بیچ میں نہ ہو، بلکہ وسط کے چاروں طرف (ارد گرد) ہو تو دفعۃً بہت سی چیز دیکھا دیکھنا نامکن ہو جائے گا، بلکہ ہر ایک شے کو الگ الگ دیکھنے کی ضرورت پڑیگی، کیونکہ اس قسم کے تکدر سے پتلی تنگ ہو جاتی ہے، اس لئے اسے دعویٰ قابل عور ہے (مترجم)۔

شعاعی مخروط اجزاء انگوٹوں سے خارج ہوا کرتا ہے، چھوٹا خارج ہوگا، یا بیکس کے جیسے کا راستہ تنگ ہو جائیگا، اس لئے بہت سی چیزوں کا عکس یکبارگی نہ جاسکے گا + (۴) اگر تینکدرا ایک جگہ نہ ہو، بلکہ متفرق طور پر ہو تو جیسی شکلیں ان مکدر اجزاء کی ہوں گی، اسی طرح شکلیں باہر معلوم ہوں گی، مثلاً چھربال، کھسی وغیرہ جیسی شکلیں، جس طرح نزول المار والو کو نظر آیا کرتی ہیں + فرق صرف اس قدر ہے کہ نزول المار میں مختلف رنگتیں ہوتی ہیں، اقدیم ہمیشہ سفید رہتی ہیں، اور دوسرے فرق یہ ہے کہ جو شکلیں بیضیہ کی خرابی سے نظر آتی ہیں، وہ مدت دراز تک رہتی ہیں، مگر بینائی میں کوئی بڑی آفت نہیں پیدا ہوتی، بلکہ ایک جیسی حالت پر قائم رہتی ہے، اور نزول المار میں بینائی بدتر تیرا یک اور مکدر ہوتی چلی جاتی ہے، حتیٰ کہ نزول المار پیدا ہو جاتا ہے +

(۱) رطوبت بیضیہ کی زیادتی

اس کی علامت یہ ہے کہ مرین جب اپنا سر جھکا کر دیکھتا ہے تو اپنے سامنے ایسا معلوم کرتا ہے کہ گویا ٹھہرا ہوا پانی موجود ہے، اور ایسا نظر آئیگی وجہ یہ ہے کہ رطوبت بیضیہ ایک سیال یعنی ہستی ہوتی اور حرکت کرنے والی رطوبت ہے، پس انسان جب اپنا سر زمین کی طرف جھکا کر دیکھتا ہے تو یہ رطوبت بہہ کر نیچے چلی جاتی ہے، اور طبقہ عنبیہ پر جا کر ٹھہر جاتی ہے، اسلئے اس رطوبت بیضیہ اور طبقہ عنبیہ کے درمیان کچھ خلا پیدا ہو جاتا ہے، اسلئے رشح باصرہ جب جلید سے نکلتی ہے، تو اس خلا و فضا کی وجہ سے، جو پردہ عنبیہ اور اس رطوبت کے درمیان پیدا ہو جاتی ہے، یہ رطوبت ٹھہرے ہوئے پانی کی طرح نظر آنے لگتی ہے { برخلاف اس کے اگر یہ رطوبت پردہ عنبیہ سے متصل ہوتی اور درمیان میں فضا یعنی وسعت پیدا نہ ہو جاتی، تو اس وقت اس کا دیکھنا ناممکن ہوتا، کیونکہ یہ مان لیا گیا ہے کہ جب تک روح باصرہ اور اس شے کے درمیان، جسے وہ دیکھنا چاہتی ہے، کسی قدر فاصلہ نہ ہو، اس وقت تک اس کا دکھائی دینا محال ہے +

مگر یہ خیال کہ رطوبت بیضیہ کی کثرت ہو لیگی حالت میں انسان جب سر جھکائے گا، تو بیضیہ اور عنبیہ کے درمیان خلا پیدا ہو جائے گی، قابل غور ہے، اس لئے کہ طبقہ و جلید درقرنیہ سے جو فضا بنتی ہے، وہ معمولی حالت میں بھی رطوبتوں سے پُر رہتی ہے، چہ جائیکہ رطوبت بیضیہ کی کثرت ہو، اور کثرت ہونیکے بعد وہاں خلا پیدا ہو (مترجم) +

اور وہ رطوبت ایسی معلوم ہوتی ہے، گویا زمین پر نذر ایک ہی پانی ٹھہرا ہوا ہے، اور بینائی ہر وقت ایک حال پر قائم نہیں رہتی ہے، بلکہ کھانا کھانے اور سونے کے بعد بینائی کی کمزوری بڑھ جاتی ہے، اور بھوک میں اور دوسرے قریب کسی قدر بینائی تیز ہو جاتی ہے، اور دور کی چیزیں بہ نسبت قریب کے زیادہ دکھائی دیتی ہیں { کیونکہ روح باصرہ رطوبت بیضیہ کی کثرت کے باعث غلیظ اور کثیف ہو جاتی ہے، اور اس کی صفائی میں کمی آ جاتی ہے، اس لئے جب وہ دور تک حرکت کر کے جاتی ہے تو اس کی غلظت رقت سے بدل جاتی، اور اس کا قوام

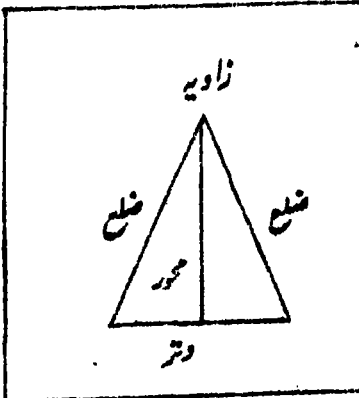
درست ہو جاتا ہے، اس لئے چیزیں اچھی طرح نظر آنے لگتی ہیں \*  
 یہ ثابت اور محقق ہے کہ آنکھوں سے شاعیں خارج نہیں ہوتی ہیں، بلکہ بیرونی اشیاء  
 کے اشباح و عکس اندر جاتے ہیں، اور رطوبت جلید یہ سے گزر کر طبقہ شبکیہ پر چھپتے ہیں،  
 اور یہ کہ دور کی چیزوں کے دیکھنے کے لئے رطوبت جلید یہ کے تحجب میں کمی آ جاتی ہے، اور  
 نزدیک کی چیزوں کو دیکھتے وقت اس کا تحجب زیادہ ہو جاتا ہے (مترجم) \*  
**علاج** { بدن سے مواد خارج کرنے کی غرض سے سادہ جو شانہ پلائیں } سادہ جو شانہ  
 سے مراد وہ جو شانہ ہے، جس پر کوئی دوا، پھر کی نہ لگی ہو، جسے مسرہ اسر و جہ کہتے ہیں، سادہ  
 جو شانہ پلانے کی وجہ یہ ہے کہ یہاں سردار و جہ کی ضرورت ہی نہیں ہے، اور جب ایاج کھلائیں  
 کا بھی کوہند و غیرہ کے ساتھ جوش دیکر غرض کریں { تداویر میں لطافت پیدا کریں (مثلاً  
 غذا میں ہلکی دیں) \* }

{ اس کی علامت یہ ہے کہ انسان جب سر جھکا کر }  
**(۲) رطوبت بیضیہ کا گھٹ جانا** ہے تو اسے اپنی آنکھوں کے سامنے کنواں یا

گرہ سادہ کھائی دیتا ہے، اس طرح دکھائی دینے کی وجہ یہ ہے کہ یہ رطوبت جب کم ہو جاتی ہے تو اسے  
 اور پردہ عنکبوتیہ کے درمیان ایک وسعت پیدا ہو جاتی ہے، اور جب انسان سر جھکا کر  
 تو اسے خلا جیسی کوئی شے نظر آتی ہے، جسے وہ کنواں یا گرہ سادہ سمجھتا ہے \* }

**اعتراض**، مصنف کی اس دلیل میں چند اعتراضات ہیں \*  
 پہلا اعتراض یہ ہے کہ مصنف کی اس دلیل سے یہ لازم آتا ہے کہ اس رطوبت کے  
 بڑھ جانے کی صورت میں پانی کسی کنوئیں یا گرہ سے کے اندر نظر آئے (حالانکہ مصنف نے اس کے  
 علامات میں یہ نہیں بتایا ہے اور نہ ایسا ہوا کرتا ہے) \* }

دوسرا اعتراض یہ ہے کہ فعل بصر خواہ عکس کے پھینے سے مانا جائے، یا آنکھوں سے  
 شعاع کا خارج ہونا تسلیم کیا جائے، بہر حال مخروطی شکل پر ہوتا ہے، جس کا زاویہ راس یا  
 سر جلیبہ کے پاس ہوتا ہے، اور اس کا قاعدہ



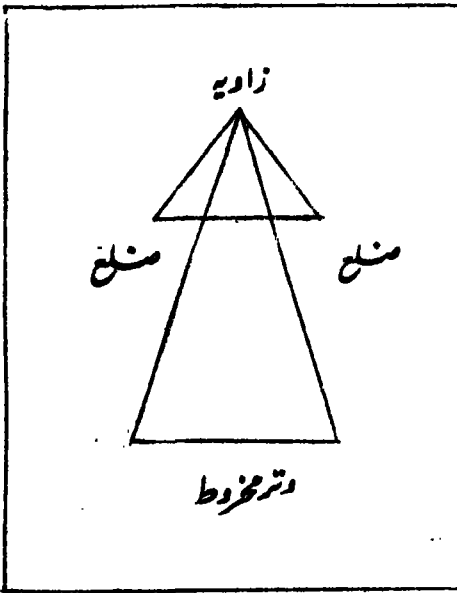
یا چوڑا حصہ بیرونی اشیاء کی سطحوں سے ملا ہوتا  
 ہے \* جو سطحیں دکھائی دیتی ہیں، وہ حقیقت میں  
 اس مخروط کا وتر ہوتی ہیں، پھر یہ سطحیں مخروط  
 کے زاویہ سے جس قدر قریب ہوتی ہیں، اسی قدر  
 اس مخروط کی ساقیں یعنی منحنی چھوٹے ہوتے  
 ہیں، اور اس کا زاویہ بڑھا ہوتا ہے، اور جس قدر  
 یہ سطحیں دور ہوتی ہیں، اسی قدر ساقیں یعنی

منحنی سطح، جگر کی سطح، جسم اور اسے (مترجم)



ضلع لمبے ہوتے ہیں، اور ذراویہ چھوٹا ہوتا ہے۔ اب غور کرو کہ یہ کس قدر واضح امر ہے کہ یہ ظلا و یا فضا جو رطوبت کے کم ہونے سے پیدا ہوگی، وہ جلدیہ سے کس قدر قریب اور پاس ہوگی (اور مخروط کا وجود کس طرح ہو سکے گا) اسلئے یہ فضا ہرگز دکھائی نہ دے گی، اور اگر نظر ہی آئیگی تو ایسی خلا کی طرح کہ جس کا کوئی قطر اور حد نہ ہو، نہ کنوئیں اور گرٹے کی شکل میں (جسکے حدود معین ہوتے ہیں)۔

تیسرا اعتراض یہ ہے کہ اس فضا کا دیکھنا سر جھکانے پر کیوں موقوف ہے۔  
 صحیح یہ ہے کہ جب رطوبت بیضیہ گھٹ جاتی ہے، تو خشکی کی وجہ سے وہ کسی ایک مقام پر



یا متفرق طور پر چند مقامات سے سمٹ جاتی، اور اکٹھی ہو جاتی ہے، اسلئے وہ صاف اور شفا نہیں رہتی، اور انسان کو ہر شے میں ایک گرٹا یا چند گرٹے نظر آتے ہیں، گناہ یہ رطوبت خشکی سے نہ صرف ایک مقام یا متفرق مقامات سے سمٹتی ہے، بلکہ اسکے سائے اجزاء اکٹھے ہو جاتے ہیں، اس صورت میں بینائی ایک سخت زائل ہو جاتی ہے۔

علاج بدن میں فرہی پیدا کرنے کی کوشش کریں، اور اس غرض سے بھی اچھی غذائیں کھلائیں، ریاضت اور زیادہ ورزش نہ کرنے دیں، حمام مرطب ہمیشہ کرائیں، اور

دوسرے مفید تدابیر کام میں لائیں۔ (مذکورہ کا دودھ اور سفیدی بیضہ ناک میں شکر کوٹنا، بنفشہ اور نیلوفر مشکائیں، روغن گل سے سر کو غرق کریں جس کی تدریج درود سر کے بیان میں گزر چکی ہے)۔ خلاصہ یہ ہے کہ دماغ کے مزاج میں رطوبت پیدا کریں۔

رطوبت بیضیہ کا مکر اور غلیظ ہو جانا (یہ دراصل نزول الماء (موتیابند) کی علامتوں میں سے ہے) یعنی موتیابند کے

واقع ہونے کی خبر دیتا ہے جیسا کہ صاحب تذکرہ نے جالینوس سے نقل کیا ہے، مگر اس میں اعتراض ہے (شاہد اعتراض کی وجہ یہ ہو کہ رطوبت بیضیہ کی کہورت سے موتیابند کو کیا تعلق ہے) (اور نزول الماء کا بیان آگیا ہے)۔

## طبقة عنیبہ کے امراض

طبقة عنیبہ کی تشریح: عنیبہ ایک دبیر پودہ ہے، جس کا بیڑنی حصہ سخت ہے،

کیونکہ یہ طبقہ قرنیہ جیسے سخت پردہ سے (اپنے کٹا روں کے قریب) ملا رہتا ہے، اور اندرونی حصہ اسٹیف جیسے گوشت کی طرح نرم ہے، جس میں چٹٹیں اور کھردرا پن پایا جاتا ہے، ان چٹٹوں کا پہلا فائدہ یہ ہے کہ عمل قدر کے وقت، جو نزول الما میں کیا جاتا ہے، اس کا پانی ان چٹٹوں کے ساتھ متعلق ہو جائے، اور پتلی کی طرف دوبارہ نہ لوٹے۔ دوسرا فائدہ یہ ہے کہ آنکھوں کی طرف جو فضلات و مواد وغیرہ جاتے ہیں، یہ چٹٹیں انہیں پتلی تک جانے سے روک دیتی ہیں۔ تیسرا فائدہ یہ ہے کہ یہ بیضیہ کو روکے تھامے رکھتی ہیں، تاکہ وہ پھیل نہ جائے۔

اس طبقہ کی (اگلی سطح کی) طبعی رنگت اسر مسطو کے نزدیک سیاہ یا سرمئی ہے کیونکہ ایسا رنگ بینائی کو اکٹھا کرتا اور قوی کرتا ہے، اور روشنیوں کو درست اور معتدل بناتا ہے، اور جالینوس کے نزدیک اس کا طبعی رنگ نیلا یا آسمانی ہے، کیونکہ سیاہ رنگ روح کو مکروہ طور پر کثیف و غلیظ کرتا اور نہایت شدت کے ساتھ اسے اکٹھا کرتا ہے، اور نیلے رنگ میں چونکہ کسی قدر سفیدی ہوتی ہے، اس لئے وہ روح کو پھیلاتا، اور اس کے مادہ میں زیادتی کرتا ہے، جس سے بینائی میں قوت آتی ہے۔ پیشینے کا قول اس مقام میں عجیب ہے، اس نے ان دونوں صحیح اور غلط باتوں کو ملا دیا ہے (جس سے کسی مذہب کے صحیح ہونے کا پتہ نہیں ملتا) وہ کہتا ہے کہ "جالینوس نے جرنیلے رنگ کی زیادہ تعریف کی ہے، اور سیاہ رنگ کی بُرائی کی ہے" اسکی وجہ محض یہ ہے کہ اسکی آنکھیں بہت نیلی تھیں، اور اسر مسطو کی آنکھیں سیاہ اور کم نیلی تھیں۔

اس طبقہ کے وسط میں رطوبت جلدیہ کے مقابل ایک سوراخ ہوتا ہے، جس کی راہ روشنی نفوذ کرتی ہے۔ چونکہ یہ سوراخ انگوڑے کے اس سوراخ سے مشابہ ہوتا ہے، جو اس کے تنکے کو الگ کرنے کے وقت پیدا ہو جاتا ہے، اس لئے اس سوراخ کا نام ثقبۃ عنبیه (انگوڑا کا سوراخ) رکھا جاتا ہے۔

طبقة عنبیه کی اگلی سطح کی رنگت مختلف اقسام اور مالک میں مختلف ہوتی ہے۔ مگر اس کی پچھلی سطح کی رنگت سیاہ ہوتی ہے۔ عنبیه کی ساخت میں کچھ ایسے متحرک ریشے ہیں کہ انکے ٹکڑے اور پھیلنے سے مختلف اوقات میں ثقبۃ عنبیه یعنی پتلی چھوٹی اور بڑی ہوتی ہے، نیز روشنی میں دیکھنے اور نزدیک کی چیزوں کے دیکھنے کے وقت پتلی چھوٹی ہوتی ہے، اور دور کی چیزوں کے دیکھنے اور تاریکی میں دیکھنے کے وقت پتلی پھیل کر بڑی ہو جاتی ہے (مترجم)۔

ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ بعض لوگ شبکیہ اور عنکبوتیہ کو طبقات چشم میں شمار نہیں کرتے ہیں، اور یہ بھی میں آگے چل کر بتاؤں گا کہ ملحقہ کو بھی یہ لوگ طبقہ نہیں شمار کرتے ہیں۔ اسی طرح یہ لوگ اس لئے یہ فائدہ بالکل لغو اور اصول بشریح سے بہت ہی دور ہے۔ کیونکہ موتیا بند کی حقیقت یہ ہے کہ رطوبت جلدیہ، جو ایک سخت رطوبت ہے، گدھ ہو جاتی ہے (مترجم)۔

طبقة عنیبہ کو بھی ان کے ساتھ طبقة نہیں سمجھتے، اور دلیل یہ پیش کرتے ہیں کہ یہ طبقة مشیمیہ سے پیدا ہوتا ہے اس لئے دونوں ملکر ایک طبقة ہونگے۔ اس لحاظ سے ان کے نزدیک طبقات چشم محض تین رہ جاتے ہیں +

یہ بالکل صحیح ہے کہ عنیبہ دراصل مشیمیہ سے پیدا ہوا ہے، اس لئے دونوں کے ملنے سے ایک طبقة بنے گا۔ اسی طرح یہ بھی ایک حد تک درست ہے کہ عنقبوتیہ اور ملتحمہ طبقة نہیں ہیں، مگر شبکیہ کو اگر طبقة شمار نہ کیا جائے، تو طبقات چشم تین بھی نہیں ہو سکتے، کیونکہ صلیبیہ اور قرنیہ ملکر ایک طبقة بناتے ہیں (مترجم) +

۱۔ اس طبقة میں مخصوص طور پر پانچ امراض پیدا ہوتے ہیں +

### (۱) زخم

۱۔ زخم جو اس طبقة عنیبہ میں پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ سیاہی کے مقابل پھنسی نمودار ہوتی ہے + سیاہی کے مقابل پھنسی اس لئے نمودار ہوتی ہے کہ یہ طبقة سیاہی سے آگے بڑھتا ہی نہیں ہے۔ یہی فرق اس کی پھنسی اور طبقة ملتحمہ کی پھنسی میں ہے۔ کیونکہ رنگت میں سرخ ہوتی ہے + برخلاف اس کے قرنیہ کی پھنسی سفیدی مائل ہوتی ہے، کیونکہ پردہ عنیبہ کا رنگ (خواہ سیاہ ہو یا نیلا) اس کے نیچے چھپ جاتا ہے + اس میں سرخ سرخ رنگیں بنی ہوئی معلوم ہوتی ہیں + کیونکہ اس طبقة میں رنگیں بکثرت ہیں، اس لئے کہ یہ طبقة دراصل طبقة مشیمیہ کا ایک حصہ ہے، اور جب یہ رنگیں گرم مواد سے پُر ہو جاتی ہیں تو قبول جاتی ہیں، اور سرخ سرخ بنی ہوئی معلوم ہوتی ہیں + گاہے پھنسی پردہ قرنیہ کو چیر دیتی ہے + اس پر پردہ عنیبہ قرنیہ سے باہر نکل آتا ہے، مگر یہ اس وقت ہوتا ہے، جبکہ دائرہ بڑا ہو کر قرنیہ میں سخت کھانچا پیدا کرے + اور گاہے نہیں بھی جرتی ہے، بلکہ جو کچھ مواد اس میں ہوتا ہے، وہ تحلیل ہو جاتے ہیں +

علاج ۱۔ زخم کا علاج الگ آتا ہے + اور گاہے یہ پردہ عنیبہ پھٹ جاتا ہے جس بحرطوبت بیضیہ اس پردہ سے باہر آ جاتی ہے، اور اس سے تین باتیں پیدا ہو جاتی ہیں: (۱) نورلینی دوح صہر آنچھوں میں نہیں ٹھرتی، بلکہ جلدی سے منتشر و پراگندہ ہو جاتی ہے، (۲) روح باصرہ متفرق ہو جاتی ہے، کیونکہ تیز روشنیوں کو روکنے والی کوئی شے باقی نہیں رہتی ہے، (۳) جلدیہ خشک ہو جاتی ہے، کیونکہ اس کی تر رکھنے والی شے جاتی رہتی ہے، جیسا کہ ہم بیضیہ کی کمی میں ذکر کر چکے ہیں + جو اس کے جوہر میں داخل ہو کر

### (۲) اس طبقة کا ایسی رطوبت سے پُر ہو جانا

۲۔ رطوبت کی صورت واقع نہ ہو + جس سے پردہ اسقدر تن جاتا ہے کہ آنکھ کی پتلی پھیلنے لگتی ہے + اور گاہے پھیل بھی جاتی ہے، جیسا کہ شیخ نے صاف کہا ہے + اور آنچھوں کی مقدار زیادہ ہونے کے باعث وہ ایسی ہو جاتی ہیں، کہ گویا ان میں دم پیدا ہو گیا ہے، جس سے بینائی کمزور ہو جاتی ہے + پتلی کے کشادہ ہونے کے وقت بینائی کا کمزور ہو جانا تو ظاہر ہے، لیکن اگر پتلی

نشادہ سنوئی ہو تو اس کی وجہ یہ ہے کہ روح باصرہ اس رطوبت کی وجہ سے، جو اس طبقہ میں بھر جاتی ہے، اور اس طبقہ کے مزاج کے خراب ہونے کی وجہ سے غلیظ اور کمزور ہو جاتی ہے، اور اس کا مزاج بدل جاتا ہے۔ اور جب انسان مریض کی آنکھوں کی طرف دیکھتا ہے تو اس کی ایک آنکھ دوسری سے بڑی معلوم ہوتی ہے، لیکن ایسا اس وقت ہوتا ہے، جبکہ ایک ہی آنکھ میں رطوبتوں کی کثرت ہو، یا جبکہ ایک آنکھ میں بقا بلود دوسری آنکھ کے رطوبت زیادہ ہو اور مریض دونوں آنکھوں میں تمدد اور تناؤ سا محسوس کرتا ہے جس کی وجہ مواد کی کثرت اور استلار ہے۔ اس مرض میں اور دم میں فرق درد اور مخرخی سے ہو سکتا ہے۔ یہ مرض موتیا بند یعنی نزول المار جداگانہ ہے، کیونکہ فی الحقیقت اس میں پتلی نہیں پھیلتی ہے، اور اگر اسکا پھیلنا مان بھی لیا جائے تو پھیلاؤ نقطہ پتلی ہی کی قدر ہوتا ہے، بینائی کے پٹھے میں بانٹل نہیں ہوتا، اور نزول المار اسی وقت ہوتا ہے جبکہ بینائی کا پٹھہ پھیل گیا ہو۔

**علاج** { بدن سے مواد خارج کریں، سہل کی گولیاں اور اباج کھلائیں } غرغره وغیرہ کریں { یہ بہتر ہمیشہ رکھیں } علی الخصوص غلیظ اور تر غذاؤں سے، مثلاً گائے کے گوشت اور زبہ بھیر کے گوشت سے، تاکہ بدن میں مواد کی کثرت نہ ہو { ایسی چیزیں سرس کے طور پر لگائیں، جو آنکھوں کی رطوبتوں کو چوس لیں، اودان میں جو مواد ہوں اور نہیں تحلیل کر دیں } مثلاً بادیان کا پانی، شہد، ہینگ، سیاہ میچ، سکیج، اشن +

{ اس کا سبب دم ہوتا ہے، جو خاص اس طبقہ میں، یا اس کے آس پاس

(۳) اس طبقہ کا اپنی جگہ سے ٹل جانا

کے طبقات میں پیدا ہو کر تمدد اور تناؤ پیدا کرتا ہے، اس لئے دم سے دباؤ پیدا ہو کر یہ طبقہ اپنی جگہ سے ٹل جاتا ہے +

**علامات** { اس کی علامات یہ ہیں کہ درد ہوتا ہے، آنسو جاری ہو جاتے ہیں } آنسو جاری ہونکی وجہ اول درد ہے، دوم قوت ماسک کا ضعف ہے (جو آنسو کو روکے رکھتی ہے) سویم فضول اور سوا کی کثرت (جو آنسو بکھر سکتے ہیں) ان باتوں کے ساتھ مریض کو بوجھ کا احساس ہوتا ہے چیزیں سیدھے طور پر نظر نہیں آتی ہیں، کیونکہ طبقہ عنیبہ یعنی پتلی اپنی جگہ سے ٹل جاتی ہے، بینائی خراب ہو جاتی ہے، کیونکہ قوت باصرہ ضعیف ہو جاتی، اور بینائی کا راستہ ٹیڑھا ہو جاتا ہے، لگاہے آنسو بہتے ہیں، کیونکہ آنسوؤں کے روکنے والی قوت درد کی وجہ سے کمزور ہو جاتی ہے۔ اعتراض: مصنف کا یہ قول پہلے قول کے مخالف ہے، کیونکہ اس قول سے معلوم ہوتا ہے کہ آنسو لگاہے بہتے ہیں، اور پہلے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ آنسو کا بننا اس مرض میں علامت کے طور پر ہمیشہ

نزدول المار میں عصبہ مجرذہ نہیں پھیلتا ہے (مترجم) +

لے یہ دونوں آخری چیزیں گوند کی قسم سے ہیں۔ اور اسی نام سے ملتی ہیں (مترجم) +

پایا جاتا ہے) دو دنوں پہلے بند نہیں ہوتے کیونکہ دم کے باعث آنکھ کا ڈھیلا ہوتا جاتا اور ابھر آتا ہے طبقہ قرنیہ دیکھنے سے اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ اس کے دو حصے ہوتے ہیں ایک حصہ تو اپنی حالت پر صاف ہے، اور دوسرا مکرر اور میل ہو گیا ہے صاف حصہ تو وہ ہے جس کے نیچے سے طبقہ غنہ نہیں ہٹا ہے، اور میلادہ حصہ جس کے نیچے سے وہ ہٹ گیا ہے مثلاً جب طبقہ غنہ دائیں طرف کو ہٹ جاتا ہے، تو میلان قرنیہ کے بائیں نصف حصہ میں ظاہر ہوتا ہے اور اسی طرح اس کے برعکس +

علاج: زیادہ دم کے موافق سہل دوائیں ملائیں، اگر مناسب سمجھیں تو فصد کریں پھر سر مرہ کے طور پر اسی چیزیں لگائیں جو آنکھوں کی رطوبت کو جو سیس اور ان سے آنسو بہائیں اس سے فائدہ یہ ہوگا کہ آنکھ کا بقیہ مادہ خارج ہو جائیگا اور آنکھوئیر گدیاں باز رہیں جس میں ایک سیسہ آنکھ کی شکل کے موافق بنا کر رکھ دیں تاکہ آنکھ کو اندر کی طرف ڈھیلے، آنکھ کی طبعی شکل کی نگہداشت کرے، اسکو زیادہ ٹیڑھا ہونے سے روک دے، اور اپنی جگہ سے زیادہ ہٹنے نہ دے یہاں یہ کہ اسے آنکھ کی شکل پر کیوں ہونا چاہئے؟ اسلئے کہ اگر وہ گول ہو، یا اس کی سطح ہموار ہو تو اپنی سختی سے آنکھوں میں رگڑ پیدا کر کے تکلیف ہو چائیگا اور اس سیسہ کے وسط میں ایک سوراخ کریں تاکہ مرین اس سوراخ سے دیکھ سکے چنانچہ جب مرین اس سوراخ سے تکلیف سیدھا دیکھنے کی کوشش کرے گا، تو آنکھ اپنی اصلی حالت پر لوٹ آئے گی، نیز اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ مختلف جات آنکھیں نہ دیکھ سکیں گی، اور حرکت نہ کر سکیں گی، اور زیادہ حرکت سے چونکہ مواد کھینچ آتے ہیں اس لئے دم زیادہ ہو جاتا ہے + گاہے قرنیہ کے ابھر جانے سے بھی طبقہ غنہ اپنی جگہ سے ٹک جاتا ہے، جس کا ذکر مرض سورج میں آئیگا +

(۴) قرانتشاسا، یعنی طبقہ غنہ کا پھیل جانا (۵) ضیق بینی پتی کا تنگ ہو جانا ان دونوں امراض کا ذکر الگ الگ آتا ہے +

## امراض طبقہ قرنیہ

طبقہ قرنیہ: ایک سخت اور شفاف پردہ ہے، جس کی حالت اس جھلے ہو سینگ کی سی ہوتی ہے جو پھیل چھل کر اور تراش تراش کر بالکل باریک کر لی گئی ہو، اسی وجہ سے اس کا نام قرنیہ رکھا گیا ہے (قرن: سینگ) + اس کی پیدائش طبقہ صلبہ کے کناروں سے ہوتی ہے، قرنیہ سے ان طبقات و رطوبات کی حفاظت ہوتی ہے، جو اس کے نیچے رکھے ہوئے ہیں اسی وجہ سے اسے سخت اور سینگ کی طرح چاروں طرف سے مرکب بنایا گیا ہے، تاکہ اگر کسی ایک پر ت میں کوئی آفت ہو جائے تو دوسرے پر ت سالم اور محفوظ رہیں + چنانچہ بعض لوگوں کا قول ہے کہ اس کا نام قرنیہ رکھنے کی وجہ یہی ہے + اس کے تمام اجزاء میں سے زیادہ سخت

حصہ وہ ہے جو سیاہی کے سامنے واقع ہے، کیونکہ یہ مقام ایسا ہے کہ اگر اس پر چوٹ لگے تو اس سے بچھے کوئی ایسی شے نہیں ہے، جیسر اس کا سہارا ہو۔ اس کو صاف شفاف اسلے بنایا گیا ہے کہ اس میں شعاعیں نفوذ کر سکیں۔ جلد کے سامنے اس کی مثال ایسی ہے، جیسے قندیل دیا فانوس کے شیشے کی مثال جلتے ہوئے چراغ کے ہے، کہ قندیل کا شیشہ چراغ کو بیرونی آفتوں سے مثلاً ہوا وغیرہ سے محفوظ رکھتا ہے، اور اس کی روشنی کو خارج ہونے سے روکتا بھی نہیں ہے، دیا اس کی ابھی مثال گھڑی کا شیشہ ہی ہے۔ بعض لوگ طبقہ عنیبہ اور دوسرے مذکورہ طبقات کے ساتھ اسے بھی طبقات چشم میں شمار نہیں کرتے اور دلیل یہ پیش کرتے ہیں کہ اس کی پیدائش طبقہ صلیبہ سے ہوتی ہے، اس لئے ان دونوں طبقات کو ایک شمار کرنا چاہئے، اور یہ بالکل درست اور صحیح ہے، صرف فرق اتنا ہے کہ اگلے حصہ کو شفاف ہونے کی وجہ سے قرنیہ کہتے ہیں، اور پچھلے حصہ کو علبہ، اس بنا پر طبقات چشم بجائے سات کے صرف دو ہی رہ جاتے ہیں۔

### (۱) خشونت قرنیہ

اس طبقہ کی مخصوص بیماری خشونت ہے، جس میں یہ طبقہ کھردرا ہو جاتا ہے، کھردرا ہونے کا سبب یا (۱) خشکی ہوتی ہے جس سے یہ پھٹ جاتا، اور اس کی سطح کیس سے بلند اور کس سے پست ہو کر مختلف ہو جاتی ہے، کیونکہ وہ رطوبت جو اس کے غلاف اور سمات کو بھرتی ہے، اور اسے چکنا رکھتی ہے، وہ خشکی سے معدوم ہو جاتی ہے، اس لئے اس طبقہ سے جھلکے سے اترتے ہیں، اور اس کی چمک اور شفافیت جاتی رہتی ہے، جس سے یہ روشنیوں اور عکس کو قبول کیا کرتا تھا (۲) اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اس پر کوئی تیر یا شور غلط کرتی ہے، جو اسے جھیل دیتی ہے، جس طرح یہ صورت بری قسم کی خارشوں میں اسی قسم کے مواد سے ہوا کرتی ہے۔ (۳) اور یا اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اس طبقہ کا اصلی مزاج تیز دواؤں کے باعث بدل جاتا ہے،

**علامات** { مریض جب آنکھیں کھولتا اور بند کرتا ہے تو کھردرا پن اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ او بالائی پوئے کسی خشک اور جھجھتی ہوئی شے پر گزرتا رہے ہیں، جس سے گاہے آنسو بہ جاتے ہیں علاوہ ازیں خشکی اور کھردرا پن آنکھوں سے نظر ہی آتا ہے، علامت { اس مرض کے تمام اقسام میں مزاج میں رطوبت اور تیزی پیدا کریں، تاکہ خشکی اور کھردرا پن زائل ہو جائے، اور سوزش و تیزی میں سکون آئے، اور اگر خشکی پیدا کر نیوالا کوئی مادہ ہو تو بنفشہ، مغز املتا، اور تربخین کے ذریعہ مواد کا استفادہ کریں، اور آنکھ میں سرمہ کے طور پر سیمہ کامیل اس طرح لگائیں کہ روغن بنفشہ کے ہمراہ سیمہ کو ہاتھ پر گھسیں، اور کچھ دیر تک گھسنے کے بعد آنکھوں میں پھیر دیں، یہ دوا اپنی خاصیت سے طبقہ قرنیہ کے گڑھوں اور پستیوں کو بھردیتی ہے، اور اسی طرح لعاب بہدانہ ہمراہ کثیر اور روغن بنفشہ یا کبوتر کے پونکا خون لگا سکتے ہیں، کبوتر کے بچے کے بازو کے کسی پر کو اڈھیریں، اس سے جو کچھ خون نکلے اسے آنکھوں میں ٹپکائیں، یا اس کے بازو کے نیچے کی رگوں میں سے کسی رگ میں فصد کر کے خون کو آنکھوں میں چپکائیں۔

(۲) نتوہ قرنیہ (اوبھر آنا) { اس طبقہ کا دوسرا مرض نتوہ ہے، جس میں طبقہ قرنیہ ملحق ہے اس قدر بلند ہو جاتا ہے کہ آنکھوں سے صاف معلوم ہوتا ہے

جس طرح مرض وندہ تینچ میں طبقہ ملحقہ قرنیہ سے اوپر ہو جاتا ہے، جیسی وجہ یہ ہے کہ اسکے نیچے غلط ریاضی داخل ہو کر باہر کی طرف ادھر آتی ہے +

علامہ { غلیظ اور لیسدار سوا سے، جن سے ریاض پیدا ہوا کرتے ہیں، بدن کو پاک کریں، عقل سرے آنکھوں میں لگائیں { مثلاً ذرورہ صغیر اور شیانہ عمر { اور گرم جوشاندہ نکا بھپارہ لیں { اور ان سے منہ دھو لیں +

{ گاہے قرنیہ کے چاروں پرت پھٹ جاتے ہیں، جس سے طبقہ غنیہ بالکل باہر نکل آتا ہے اس کا نام موسر سرجہ رکھا جاتا ہے { جس کا بیان الگ آئیگا + اور گاہے قرنیہ کے بعض بیرونی پرت پھٹ جاتے ہیں، جس سے خود قرنیہ باہر نکل آتا ہے + — فرق: جس صورت میں خود قرنیہ ادھر آتا ہے، اس میں اور قرنیہ کے دانوں میں، فرق یہ ہے کہ ادھر سے یہ صورت میں یہ مقدار سخت ہوتا ہے کہ سلائی سے نہیں دبتا، اور اگر دانہ ہو تو آنسو بہتے ہیں، ٹیس ہوتی ہے، اور سلائی سے دب جاتا ہے، اور اس کا رنگ سفیدی مائل سرخ ہوتا ہے + اور گاہے طبقہ قرنیہ میں قروح (ذغم) اور بیاض (سفیدی) پیدا ہو جاتے ہیں، جن کا ذکر آگے آتا ہے +

{ گاہے اس میں سرطان پیدا ہو جاتا ہے سرطان ایک قسم کا سخت درم ہے جو اس طبقہ میں اس سوار سے پیدا ہوتا ہے، جو صفرار کے جلنے سے بنتا ہے

علامات { در سخت ہوتا ہے { کیونکہ اس کا مادہ تیز اور ردی ہے، جو سخت تند ہوا کرتا ہے، اور اس کے آنکھ ایک نرم اور نازک عضو ہے، جس کی حس تیز ہوتی ہے، اور اس میں حرکت بکثرت ہوتی ہے، اور دماغ سے بھی قریب ہے { آنکھ کی رگیں پھولی ہوتی ہیں { کیونکہ اس درم کا کچھ مادہ تو رگوں کے اندر اور کچھ رگوں کے باہر ہوتا ہے (بہر حال رگوں میں ~~موجود ہوتا ہے~~) اور سرخی ہوتی ہے جس کا سیلان سیاہی اور نیلے پن کی طرف ہوتا ہے { سرخی کی وجہ تو یہ ہے کہ آنکھوں کی طرف درد کی وجہ سے خون کچھ آتا ہے، اور سیاہی کی وجہ یہ ہے کہ مادہ جلکر سیاہ ہو جاتا ہے { سخت چسبن ہوتی ہے { کیونکہ آنکھ ان اعضاء میں سے ہے، جو جلیلوں سے مرکب ہوتی ہیں، اور جب دم او تندہ جلی کے اعضاء میں ہوتا ہے، تو وہ عضو چوٹی میں کھنٹا ہے، اور اس کا درجہ پیل جاتا ہے، اس لئے چسبن محسوس ہوتی ہے { اور یہ چسبن کنپٹیوں تک پہنچتی ہے { کیونکہ اس طبقہ کی پیدائش و بلوغ کی سخت جلی سے ہے، جو دماغ کو گھیرنے سے تہتی ہے +

علامہ { توبہ پشایع سے صحیح ہوا ہے، حالانکہ ثمر قرنیہ (قرنیہ کے دانے) کے علامات میں مصنف نے صاف لکھا ہے کہ بعض صورتوں میں اس کا رنگ سیاہ بعض میں سفید اور بعض میں عاید ہوا ہے { کچھ کے بلال بیان گویا کہ اس کا رنگ سیاہ یا عاید ہوا ہے { مگر اس دماغی جلی کا اصل کنپٹی سے نامعلوم ہے (مترجم) +

ذی علی انحصار من سخت حرکت اور ریاضت کے وقت یہ چھین زیادہ ہوتی ہے، کیونکہ حرکت سے حرارت بڑھ جاتی ہے، مراد جوش میں آ جاتے ہیں، انسان کی مقدار پھیل جاتی ہے، جس سے اس کی تیزی اندر گرمی اور مقدار بڑھ جاتی ہے (اور چھین زیادہ ہو جاتی ہے) اس کے ساتھ درد پیدا ہو جاتا ہے، کیونکہ طبعہ قرنیہ کا تعلق اور اس کی شرکت دماغ کی موٹی اور سخت جھلی سے ہے۔ درد کی شدت سے ذہن بھوک مر جاتی ہے، جیسا کہ ذکر آچکا ہے کہ درد تو ایسی بڑی شے ہے کہ طبیعت کے (بڑے بڑے) خاص کاموں کو روک دیتی ہے، حتیٰ کہ تنفس کے اعضاء کو تنفس سے بھی روک دیتی ہے، جو تازہ سیت لابی اور ضروری ہے، جب یہ حال ہے تو بھوک آدینا کوئی بڑی بات ہے +

یہ مرض علاج ہے، چنانچہ علی ابن یسلی اس کے نہ اچھے ہونے کی وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ اس مرض سے زیادہ قوی کوئی دوا ہی موجود نہیں ہے، حالانکہ مرضوں کے علاج میں ضروری ہے کہ دوا کی قوت مرض کی قوت سے زیادہ رہے، لیکن باوجود اس کے بہر حال علاج کرنا چاہئے، تاکہ درد میں سکون اور مرض ٹھہر رہے +

**علاج** {فصد کے قوت کی برداشت کے مطابق خون نکالیں} مار بھین اور سکینین افیترون کے ذریعہ {بکے دست لائیں، اگر مادہ میں تیزی اور درد میں شدت ہو تو سرمہ کے طور پر شیاف ابھین سفیدی بیضہ کے ہمراہ لگائیں} اور تیز دواؤں سے قطعاً پرہیز کریں، ورنہ ان سے ناقابل برداشت درد پیدا ہو جائیگا، بزرگ غلطی، بزرگ خباہی، مگر کوٹا کر رومن بنفشہ کیساتھ آنکھوں پر نہا دے کے طور پر لگائیں {قرنیہ کے دانے اور چھتیاں} لگا ہے اس کے چاروں طرفوں میں مادہ جمع ہو کر دانے پیدا کر دیتا ہے، اور اس کی علامت رنگ، درد، اور دوسرے عوارض کے

### شور قرنیہ

محافظ سے مختلف ہوتی ہے، جس میں چند امور کو دخل ہے: (۱) مادہ کی کیفیت کی خرابی کے لحاظ سے، مثلاً کہ مادہ گرم اور تیز ہو، یا لیکن اور شور ہو، یا مادہ سادہ ہو، اس میں تیزی وغیرہ نہ ہو (۲) مادہ کے قوام کی خرابی کے لحاظ سے، مثلاً کہ وہ رقیق ہے، یا غلیظ (۳) مادہ کی کمی اور بیشی کے لحاظ سے، چنانچہ مادہ جب سادہ اور مقدار میں تھوڑا ہوتا ہے، تو درد کم ہوتا ہے، اور جب مادہ مقدار میں زیادہ قوام میں رقیق، اور کیفیت میں تیز ہوتا ہے تو درد سخت ہوتا ہے، اور تکلیف بڑی ہوتی ہے، کیونکہ مادہ کی کثرت تیز پیدا کرتی اور مادہ کی تیزی سوزش بڑھاتی ہے (۴) مادہ کے مقام کے لحاظ سے (جی اس کی حالتیں مختلف ہوتی ہیں)، چنانچہ اگر مادہ اس بیرونی سطح کے نیچے یعنی پہلے پرت کے نیچے ہو، تو دانہ سیاہ اور صاف نظر آتا ہے، کیونکہ اس دانہ کا مادہ اور اس کی رطوبت، جس سے یہ پیدا ہوتا ہے، چونکہ صاف ہوتی ہے اس لئے عنبیہ کو دیکھنے سے روک نہیں سکتی ہے، اور عنبیہ کی اہلی سیاہی نظر آتی ہے اور چونکہ پہلا پرت جس کے اندر دانہ کا مادہ ہے، رقیق ہوتا ہے، اسلئے بینائی اس پرت کیونکہ مادہ تک پہنچنے سے نہیں رکتی، اور یہ مادہ صاف نظر آتا ہے، اور اگر دانہ زیادہ اندر یعنی دوسرے یا تیسرے پرت کے نیچے ہو تو پھر عنبیہ دکھائی نہیں دیتا، بلکہ مادہ اس کے دیکھنے سے روک



دیتا ہے، کیونکہ اس صورت میں مادہ بیرونی شعاہوں سے دور ہوتا ہے جس طرح صاف پانی اگر کسی ایسے مقام میں ہو، جہاں آفتاب کی شعاہیں نہ پڑ سکتی ہوں (تو وہ پانی اپنے بعد کی چیزوں کو دیکھنے سے روک دیتا ہے) اس لئے وہ دانہ جو تیسرے پرت کے نیچے ہو، سفید، اور جو دوسرے پرت کے نیچے ہو، وہ سفیدی اور سیاہی کے درمیان دکھائی دیتا ہے +

کتاب تذکرہ کے مؤلف نے اس کی دوسری وجہ بتائی ہے — پہلے پرت کا دانہ سیاہ اس لئے نظر آتا ہے کہ وہ اندرونی نور سے، جو آنکھوں سے نکلتا ہے، بعید ہوتا ہے (اس لئے سیاہ نظر آتا ہے)، اور تیسرے پرت کا دانہ اس وجہ سے سفید دکھائی دیتا ہے کہ نکلنے والی روشنی سے قریب ہوتا ہے، اور دوسرے پرت کا دانہ چونکہ بیچ میں واقع ہے، اس لئے یہ سفیدی و سیاہی کے درمیان نظر آتا ہے +

وہ دانہ جو قرنیہ کے بیرونی پرت میں اور پتلی سے الگ پیدا ہوا، زیادہ بُرا نہیں ہے، کیونکہ یہ پرت مواد اور مددِ طبی کی کثرت سے تنکڑا یا مادہ کی تیزی سے محل کر اگر پھٹ جائے تو چونکہ یہ پرت دوسرے پرتوں سے سخت بنایا گیا ہے، تاکہ بیرونی صدمات اور آفات کو برداشت کر سکے، اس لئے پھٹنے وقت یہ زیادہ نہیں پھٹتا ہے۔ نیز چونکہ پتلی سے ہٹا ہوا ہوتا ہے، تو بھر نیکے بعد زخم کا اثر بینائی کو نہیں روک سکتا۔ اور وہ دانہ جو تیسرے پرت کے نیچے اور پتلی کے مقابل ہوتا ہے، وہ نہایت بُرا ہے کیونکہ یہ پرت جب پھٹتا ہے، تو چونکہ یہ زیادہ نرم بنایا گیا ہے، تاکہ اس کی نرمی پردہ غنہ کی بیرونی سطح کی نرمی سے مشابہ ہو، اس لئے پھٹنے وقت یہ بہت زیادہ پھٹ جاتا ہے۔ پردہ غنہ کی بیرونی سطح اگرچہ کسی قدر سخت ہے، مگر وہ آنکھ کی بیرونی سطح کے لاور طبقہ قرنیہ کے بیرونی پرت کے مقابل میں نہایت نرم ہے + نیز اندر رہی پرت کے دانہ میں یہ بھی خوف ہے کہ باقی پرت بھی (مادہ کی تیزی سے) پھٹ جائیں، اور اس سے پردہ غنہ او بھر کر باہر نکل آئے۔ نیز جب یہ دانہ بھرتا ہے تو زخم کے بھراؤ کا اثر پتلی کے سامنے ہو کر بینائی کو روک دیتا ہے +

علاج { درمحل اور زخموں کا سا علاج کریں } فصد اور غسل کے ذریعہ بدن کے مواد میں کمی پیدا کریں، اور نیچے کی طرف جذب کر کے لے آئیں، داخل میں مدافع یعنی مادہ کو پھیرنے والی دوائیں استعمال کریں، اور انتہا میں شایانِ ابہین، جس میں کندر بھی پڑا ہو، اور انحطاط میں (جبکہ دانے اچھے ہو چلے ہوں) شایانِ احمرین لگائیں +

{ پوشیدہ پیپ } طبقہ قرنیہ کے امراض میں سے وہ مرض بھی ہے، جس میں اس پردہ کے نیچے پیپ پوشیدہ رہتی ہے، اور اس کی پیدائش اس زخم سے

مَدَّہ کا منہ

ہوتی ہے، جو اس کے نیچے پیدا ہو کر نہ پھوٹے، جس سے پیپ نہ بے سکے، یا اس کی پیدائش سخت آشوب چشم سے ہوتی ہے، جس کے مواد تحلیل ہونے کی بجائے پیپ بنگرا اسی مقام پر ٹھہر جائے، یا اس کی پیدائش اس مادہ سے ہوتی ہے، جسے طبیعت اس طرف دفع کرے، اور مادہ

یہاں ٹھہر جائے، جیسا کہ گاسے سر کے سخت درد میں ہوتا ہے، تو اسکی شکل مرض ناخنہ سے مشابہ ہوتی ہے۔ اس مرض کی بعض قسم میں پیپ قرنیہ کی تنورڑی جگہ میں ہوتی ہے، اور بعض قسم میں پیپ زیادہ جگہ گھیر لیتی ہے، حتیٰ کہ گاسے آنکھ کی پوری سیاہی کو ڈھانک لیتی ہے اور دوسری قسم زیادہ بری ہے۔ \*

علاج: ایسی دوا میں لگائیں جو آسانی مواد کو پکا کر تحلیل کر دیں، مثلاً ذرورہ صغیرہ (ذُرُورُہ چھڑکنے کی دوا + اَصْفَر: زرد) + —

نسخہ ذرورہ صغیرہ: انزروت ایک درہم (درہم = ۳ ماشہ) ۱ بلوہ، زعفران، رسوت ہر ایک، ماشہ، مرکب ۳ ماشہ: سب کو اچھی طرح میکس کر اور ریشم کے کپڑے سے چھان کر تیار کریں، اور عورت کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں یا لعاب یسقی اور لعاب اسی کے ہمارہ لگائیں اور یسقی اور ناخنہ کے نیگرم جو شانہ سے گھنٹہ گھنٹہ کے بعد سینک کریں، تو مارفتیہ اور سوناٹھی اور چاندی کامیل (اقلیمیا سے فصد) کا ذرورہ پیپ کو خشک کر کے تحلیل کر دیتا ہے، لیکن اگر ان تدابیر سے تحلیل نہ ہو تو جراحی کے ذریعہ علاج کیا جائے، نشتر سے سیاہی چشم کے دائرہ میں چیرا دیں، مگر زیادہ گہرا نہ دیں، پھر اس میں آلہ صحت (جو کہ موتیا بند میں استعمال کیا جاتا ہے) اندر داخل کر کے پیپ نکال لیں، پھر آنکھ کے زخموں کا علاج کریں، حتیٰ کہ بھر جائے۔ \*

## امراض طبقہ ملتحمہ

طبقہ ملتحمہ: غضروف یعنی کری کے مانند ایک سخت شفاف اور دبیز پردہ ہے جو آنکھ کے حرکت لینے والے عضلات سے ملا ہوا ہوتا ہے۔ یہ پردہ سفید اور چہریدار گوشت سے چھبھتا ہے، تاکہ آنکھوں اور پوٹوں کو نرم رکھے، اور یہ کثرت حرکت اور بیرونی ہوا سے خشک نہ ہو جائیں۔ \*

طبقہ ملتحمہ غضروف کی طرح سخت ہے، نہ یہ شفاف ہے، بلکہ یہ دونوں مغفیل ایک جہت کا طبقہ قرنیہ کی ہو سکتی ہیں۔ طبقہ ملتحمہ کا ایک حصہ پوٹ کی اندرونی سطح پر ہوتا ہے، اور دوسرا حصہ آنکھ پر، یہ آنکھ کے لئے ایسی ہی جھلی ہے، جیسے منہ کے لئے منہ کی جھلی (مترجم)۔ \*

بقراط کے نزدیک اس کی پیدائش اس سخت جھلی سے ہوتی ہے جو کھوپڑی کے اوپر سر کی جلد کے نیچے واقع ہے۔ سراسر ہی کہتا ہے کہ یہی وجہ ہے کہ اس طبقہ کا درم شدت کے وقت آنکھ کے آس پاس نمک اور گاسے رخساروں تک پہنچ جاتا ہے۔ مگر ارجیجائس اور سرفس کے نزدیک اس کی پیدائش داغ کی اندرونی سخت جھلی سے ہوتی ہے، جس کی دلیل میں وہ یہ پیش کرتے ہیں کہ سخت آشوب چشم کی صورت میں (جو دراصل اس طبقہ کے درم کا نام ہے) ذہن میں تغیر آجاتا ہے (یعنی ہوش و حواس غفل و پریشان ہو جاتے ہیں)؛ اگر اس کی پیدائش دماغ کی بیرونی

جملی سے ہوتی تو ہوش و حواس اس صورت میں منت نہ ہوتے، بعض لوگ اس کا جواب یوں دیتے ہیں کہ ہوش و حواس میں تغیر ہر دنی جملی کے درد کے باعث ہوتا ہے، جس کی وجہ یہ ہے کہ یہ دماغ سے قریب ہے، جس طرح ہوش و حواس اس صورت میں متغیر ہو جاتے ہیں، جبکہ درد سر چوٹ وغیرہ سے پیدا ہوتا ہے۔ یہ پردہ طبقہ قرنیہ کے ارد گرد لٹم ہو جاتا یعنی لمجاتا، مگر قرنیہ کو پوشیدہ نہیں کرتا ہے، جس طرح یہ دوسرے طبقات کو پوشیدہ کر لیتا ہے۔ اسی وجہ سے اس کا نام ملتحمہ (لٹنے والا) رکھا گیا ہے۔

مگر قرنیہ کی اگلی سطح پر لمحمہ کا ایک نہایت باریک حصہ آ جاتا ہے، جو سبیل کی حالت میں رگوں سے بھر جاتا ہے (مترجم)۔

بعض لوگ شبکیہ اور عنکبوتیہ کے ساتھ اسے بھی طبقات چشم میں شمار نہیں کرتے ہیں، کیونکہ یہ پڑھ آنکھوں کے لئے باہر سے گویا بندش اور رباط ہے، اور جس طبقہ کے ساتھ یہ ملتا ہے اسے دوسرے طبقات کی طرح نہیں دھکا دیتا، اسلئے طبقات چشم انکے نزدیک چار ہی ہونگے، اس طبقہ کے وہ امراض جو ہیں اور دوسرے طبقات میں مشترک طور پر پیدا ہوتے ہیں، بکثرت میں، مگر اس کی خصوصیات بیماریاں چار ہیں: (۱) وہ دم جو اس طبقہ میں کھلے طور پر دکھائی دیتا ہے، اور حقیقت میں آشوب چشم (دھشتی) ہی ہے، اسلئے کہ محالاً آئندہ آنکھ کی اس سُرخی کو سبھی کبھی دیکھتے ہیں، جو بغیر دم کے گرد و غبار و صوفیں، اور دھوپ وغیرہ کی گرمی سے پیدا ہو جاتی ہے (۲) ووقمہ (جس کا ذکر آگے آتا ہے) کیونکہ یہ مرض محض اسی طبقہ میں ہوتا ہے (۳) سبیل (یعنی جالہ) ان سب امراض کا بیان علیحدہ آتا ہے۔

**۴) رگوں کا نمودار ہو جانا** { لمحمہ کی سُرخی اور دم کے بغیر اس میں پھولی ہوئی سُرخ رگوں کا نمودار ہونا، ساتھ اس کے درد کا ہونا } درد کی وجہ مادہ کی تیزی، اور رگوں کا پھولنا کہ پھول جاتا ہے { اور آشوب ہونا کیونکہ رگیں پھول جاتی ہیں } اور کانٹوں اور کنکریوں کے مانند آنکھ بند کرنے میں جھپتی ہیں { اس مرض کا سبب خون کا جوش اور اس کا غلیظ ہو جانا ہے } کیونکہ حرارت خون کے رفیق اور لطیف اجزاء کو تحلیل کر دیتی ہے، جس سے اس کا تحلیل ہونا دشوار ہو جاتا ہے { نیز خون کا تیز ہونا } پس خون پسیلکڑ بڑھ جاتا اور اس سے رگیں پھول جاتی ہیں، علی العموم یہ عارضہ گرم آشوب چشم کے بعد ہوتا ہے، جبکہ علاج میں سُرخی نہایت درجہ پہونچائی جائے، اور خون غلیظ و کثیف ہو جائے، اور مسامات بند ہو جائیں، یہ بیماری دھمل سبیل کی ایک قسم ہے جیسا کہ آگے آتا ہے۔

**علاج** { قصد کریں اور دست لائیں، شیاف امین آنکھ میں لگائیں } تاکہ تیزی اور جوش کم ہو جائے، اس کے بعد ایسی چیزیں استعمال کریں، جو غلیظ مادہ کو لطیف کریں، اور مادہ کو خارج کریں، مثلاً احرارینہ، روشنائی، اور زرد ورمادی۔

مگر طبقات چشم میں شمار نہ کرنا زیادہ مناسب ہے، کیونکہ یہ کہہ چشم کے بیرونی اجزاء میں سے ہے (مترجم)۔

درد { گاہے ملتحمہ میں بیرونی اسباب سے { مثلاً گرد و غبار و دھوپ، اور سخت روشنی کی طرف  
گہری نظر کرنے سے { گرمی پیدا ہو جاتی ہے { اور تین چار دن کے { بعد انہیں اسباب کے  
دور ہونے سے دور ہو جاتی ہے { اس لئے سوائے ازالہ سبب کے اور کچھ نہ کریں۔ یہ بیماری زائد  
مجازی (غیر اصلی) آشوب چشم کی ایک قسم ہے، اور اسی کو تنگدہ بھی کہتے ہیں +  
علامات { مذکورہ بالا اسباب یا ساتھ ہوتے ہیں، یا پیشتر گزر چکے ہوتے ہیں، آنکھ بستے ہیں {  
کیونکہ آنکھوں میں سوزش ہوتی ہے، اور آنکھوں میں آنسو والی رطوبتیں رفیق ہو کر بہتی ہیں۔ اور  
آنکھوں میں کسی قدر سرخی ہوتی ہے { کیونکہ درد سے حرارت پیدا ہو کر خون کو جذب کرتی ہے { کثیف  
سوزش ہوتی ہے { جس کا باعث خون کی تیزی اور جوش ہے +

علاج { ملتحمہ کی جو قسمی بیماری کا جو علاج ہے، وہی علاج یہاں بھی کریں { یعنی فصد کریں  
تا کہ خون آنکھوں سے دوسری طرف چلا جائے { ہلیلہ، آلہ بخار، الماس، ترنجبین سے دست لائیں  
جو کہی غرض بھی وہی ہے، اور شیان، ہیفن لگائیں { بشرطیکہ سبب کے دور ہونے کے بعد بھی یہ  
قائم رہے { +

## رمد (آشوب چشم)

رمد الرَجُل عربی مقولہ اُس وقت بولا جاتا ہے، جب کسی شخص کی آنکھ میں جوش پیدا  
ہو جاتا ہے، اس لئے رمد کا نام اپنی صفت لازمی پر رکھا گیا ہے { کیونکہ رمد میں بھی جوش آ جاتا ہے {  
{ رمد طبقہ ملتحمہ کے رمد کا نام ہے { خواہ گرم ہو، یا سرد، جیسا کہ شیخ اور اوس کے پیروں کی رائے  
ہے، مگر پُرانے حکماء ملتحمہ کے صرف گرم رمد کو رمد اور ملتحمہ کے دوسرے رمدوں کو تنگدہ کہتے  
تھے + گاہے صرف آنکھوں کے دروں کو بھی رمد کہ دیا کرتے ہیں +

{ یہ رمد گاہے خون سے پیدا ہوتا ہے {

## رمد دموی

علامات { آنکھیں سخت سرخ ہوتی ہیں، ورم اور سوجن بہت زیادہ ہوتی  
ہے، تند و سخت ہوتا ہے، میل یا کچ ہوتی ہے { کیونکہ خون ایک تہہ اور پختہ مادہ ہے، اس لئے  
اس سے میل بننا آسان ہے { رنگیں ابھری ہوئی اور کپٹی میں بیسیں ہوتی ہیں { کیونکہ کپٹی ملتحمہ  
سے اور کپٹی کی شریانیں آنکھ سے متصل ہیں، اسی وجہ سے کپٹی کی شریانیں نزول المسار  
(موتیابند) میں کاٹ دی جاتی ہیں، اس لئے جب ملتحمہ میں ورم گرم پیدا ہو جاتا ہے تو کپٹی میں درد،  
شریان کا مزاج گرم، اور خون تیز ہو جاتا ہے، اور شریانیں اس قدر تر پنے لگتی ہیں کہ کپٹیوں میں  
بیسیں لگتی ہیں { نیز غلبہ خون کی دوسری علامتیں ہوتی ہیں { +

علاج: جس طرف مرض ہو، یا جس طرف درد و سخت ہو، اسی جانب { قیخال کی فصد کریں { تاکہ  
صحت جلد ہو، اگر فصد نامکن ہو، مثلاً اگر مرین بچہ ہو تو { سنگمیاں کھائیں { ہلیلہ، آلہ بخار، الماس

شاہترہ کے جوشاندہ سے دست لائیں تاکہ مادہ کم ہو جائے اور دوسری طرف پھر جائے،  
 نشیانی بعض آنکھوں میں ڈالیں کیونکہ یہ سرد ہے، اور بغیر سخت قبض، کھردرا پن، اور سوزش  
 کے خشکی بھی پیدا کرتا ہے جسے سفیدی بیضہ میں گھول لیں کیونکہ سفیدی تیز رطوبتوں کو دھو کر  
 صاف کر دیتی ہے، اور گرم مواد سے جو کھردرا پن پیدا ہوتا ہے، اسے دور کر دیتی، اور نہ خود  
 چپکتی اور نہ مسامات بند کرتی ہے، اس وجہ سے درد بڑھنے کا کوئی خوف نہیں رہتا ہے، نیز اسکا  
 لیس دوا کو آنکھوں میں زیادہ دیر تک ٹھہراتا ہے۔ سرائی کہتا ہے کہ اگر سفیدی نہ ملتی تو  
 ہم اس کی جگہ پانی کا استعمال کرتے یا اس کے مانند کسی دوسری شے میں مثلاً لعاب بیتی  
 کیونکہ یہ باوجود چکنا کرنے اور درد کے ساکن کر فیکے معتدل طور پر محلول بھی ہے، اور مثلاً دودھ  
 کیونکہ اس میں ان باتوں کے ساتھ جلا رکی قوت بھی ہے جو کھربانی میں نہ گھولیں، کیونکہ یہ ابتداء  
 میں نقصان دہ ہے کیونکہ پانی اپنی لطافت کے باعث بہت جلد نفوذ کر کے عصب کو ضرر پہنچاتا  
 مادہ کو کچا کرتا، آنکھوں کے پردوں کو کشیف بناتا، مادوں کو بند کرتا، اور اپنی قوت قابضہ کی وجہ سے  
 پردوں کو کھردرا کر دیتا ہے، نیز پانی کی رقت کی وجہ سے دوا آنکھوں میں زیادہ دیر تک ٹھہر  
 سکتی ہے، اسلئے بار بار دوا ڈالنی پڑتی ہے، جس سے سخت درد پیدا ہو سکتا ہے، بدن اور  
 مادہ خارج کرنے سے پہلے ہرگز نشانی نہیں اور لیس دار دوائیں استعمال نہ کرنی چاہئیں، کیونکہ یہ تحلیل  
 نہیں ہونے دیتے، اور نہ ان کی قوت اس حد تک پہنچتی ہے کہ آنکھوں میں مادہ کو گرنے سے  
 روک دیں، اسلئے طبقات میں سخت تناؤ پیدا ہو کر شدید درد ہو جاتا ہے، اور گلے سخت تناؤ  
 سے طبقات میں ابھار یا پٹن ہو جاتا ہے (جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے)۔ اخراج مادہ کے بعد  
 دھندل، رسوت، افاقیا، مایشا ہمراہ آب کشینز بنزلیپ کریں تاکہ آنکھیں قوی ہوں، اور مواد  
 ان سے لوٹ جائیں ایسی غذائیں دیں جو میخوس (کھٹ میھی) ہوں تاکہ خون کی حد تک کم ہو  
 اور جو کس قدر شیریں مائل ہوں مثلاً انار، زرشک، اور املی، شکر سے شیریں کر کے کیونکہ  
 ترشی انکے لئے مضر ہے کیونکہ ترشی خشکی لاتی، اور آنکھوں کی شفافیت اور چکنا پن کو دور  
 کر دیتی ہے، جس سے آنکھیں روشنی کو قبول کر سکتی ہیں، نیز اسلئے بھی کہ پردہ ملحقہ عصبی ہے  
 اور تمام تر شیاں عصب کے لئے مضر ترین اشیاء میں سے ہیں، کیونکہ عصب میں اس سے  
 تیزی اور تکلیف لاحق ہوتی ہے۔

ڈگلسے سرمہ صفاوی ہوتا ہے۔

### رمد صفاوی

علامات درم، انتفاخ یعنی سوجن، تھوہ یعنی مناز، سرخی، ہیل (کچ)،  
 اور مسکوم ہونے میں کیونکہ صفاوی لطیف اور رقیق ہے، اس میں رطوبت کم ہوتی ہے۔ یہ معلوم  
 ہونا چاہئے کہ اشک بحالت آشوب سرد ہوتے ہیں، کیونکہ یہ پختہ نہیں ہوتے، اور بحالت صحت  
 گرم، کیونکہ بچے ہوئے ہوتے ہیں۔ ڈگر درد، چھین، اور سوزش سخت ہوتی ہے کیونکہ

صفر اور تیز اور سخت گرم خلط ہے +

**علاج** جو تیز آنکھ سے سسل دیں، سو عصاروں سے لپیٹ کریں { مثلاً عصارہ کاسنی، عصارہ خرفہ، عصارہ برگ مکہ، عصارہ کشنیز تر { آنکھوں میں لعابات چسکائیں { مثلاً لعاب بہرانہ، لعاب اسپنول { دو دو صا اور سفیدی بیضہ ڈالیں + اگر درد اور چھین سخت ہو تو شیان کا قوری اور شیان انیونی استعمال کریں { تاکہ حس کی ذکاوت مرجائے، اسلئے کہ جو مرض درد کے ساتھ ہوتا ہے، اس میں اولاً تسکین درد ضروری ہے، کیونکہ (۱) درد سے چونکہ قوتیں تحلیل ہو جاتی ہیں، اسلئے مرض کے دفعیہ سے قوت کمزور ہو جاتی ہے؛ (۲) چونکہ درد سے عضو ضعیف ہو جاتا ہے، اسلئے اس مرض کی استعداد شدید ہوتی ہے؛ (۳) چونکہ طبیعت درد کی طرف ہوتی ہے اس لئے اس کی توجہ دفع سے ہٹ جاتی ہے؛ (۴) چونکہ درد گرمی پیدا کر کے اپنے مقام کی طرف مواد کو جذب کرتا ہے، اسلئے مرض شدید ہو جاتا ہے + مگر یہ ضروری ہے کہ ذکرہ بالا دوائیں ہمیشہ استعمال نہ کریں، کیونکہ اس کے نقصانات شدید ہیں + چنانچہ جالینوس، حیلۃ البرق میں کہتا ہے: ”یہ ایک گروہ کو جانتا ہوں، جنہیں طبیعوں نے خوب محض درد دوائیں استعمال کرائیں اور انکی بصارت اوسکے بعد اصلی حالت پر نہ آسکی، بلکہ اسوقت سے اونکی بینائی تاریک ہو گئی، اور تھوڑے ہی دنوں میں نزول المار (موتیابند) ہو گیا، اور بعض لوگوں کی نگاہ کمزور ہو گئی، اور بعض کی آنکھیں خشک ہو گئیں“ +

**رد بلغمی** { گلاسے آئینہ شوبہ چشم بلغم سے ہوتا ہے +

**علامات** { آنکھیں خوب پھولی ہوتی ہیں { کیونکہ مادہ بلغم کثیر اور غلیظ ہوتا ہے { سرمی کم اور کچ زیادہ ہوتی ہے { کیونکہ بلغم میں رطوبت زیادہ ہوتی ہے، نیز جلد نفع کے قابل ہے + { آنکھ جاری ہوتے، نیند میں آنکھیں چپک جاتی ہیں { کیونکہ کچ لیسدار ہوتی ہے { بوجھ ہوتا ہے +

**علاج** { نفع کے بعد ایارج اور گولبروں سے دماغ کو صاف کریں، آنکھوں میں مغسول مٹی کا لعاب چسکائیں { یعنی مٹی پر پانی ڈال کر آدھے دن تک چھوڑ دیں، پھر چھان کر دوسرا پانی ڈالیں، پھر اگر مٹی ۳ ماشہ ہے، تو اس کا میں گنا { تقریباً پانچ تولہ پانی ڈال کر جوش دیں، جب آدھا رہ جائے { چھان لیں { علیٰ ہذا لعاب اسی ڈالیں، اور ذرور ابین چھڑکیں { جس کا نسخہ یہ ہے: نسخۃ ذرور ابین: اندر روت لیکر گدھی یا لڑکی والی عورت کے دودھ میں ملا کر جھاؤ کی کڑی پر رکھیں، یا ہلکی آنچ کے تنور میں دن بھر رہنے دیں، اور جلنے سے بچائیں۔ پھر یہ ایک حصہ اور نشاستہ چوتھائی حصہ لیکر خوب کھل کریں۔ کبھی زیادتی قندی (آنکھ مٹی) کشک، اور پلکوں کے چپکنے کے لئے ایک حصہ مصری بھی شامل کیجاتی ہے بعض لوگ اندر روت کو دودھ میں پیکر دھوپ میں دگر دو غبار سے محفوظ) سکھاتے ہیں، اسطرح طرح تین مرتبہ

کرنے کے بعد مرکب کرتے ہیں { ذرور مذکور دو تین روز کے بعد استعمال کریں } باعتبار انتہاء مرض کے کیونکہ یہ ذرور سخت محلل ہے، اور دوم میں زمانہ انتہاء کے بعد ہی محلل کا استعمال جائز ہے { پیشانی اور پلوں پر صبر ملا کریں } جالینوس کہتا ہے کہ صبر آنکھوں کے درموں کے لئے اسوجہ سے مفید ہے کہ آنے والے مادوں کو روکتا اور موجودہ مادہ کو تحلیل کر دیتا ہے { تیز رسوت اور مرطلا کریں } کیونکہ یہ آنکھوں کے مادوں کو بلا سوزش کے تحلیل کرتے، آنکھوں کے پھول اور تاریکی کو صاف کرتے ہیں { غلظہ اقا قیا اور زعفران لگائیں } کیونکہ یہ آنکھوں کی طرف رطوبتوں کے بننے کو اپنی قوت قابضہ سے روکتا اور آنکھوں کے جانے کو صاف کرتا ہے +

**رد سوداوی** { گاہے آشوب چشم سوداوی ہوتا ہے } اس کو گچا لہ رد یا بس یا آشوب چشم خشک کہتے ہیں +

علامات { بوجہ سیاہی، خشکی، اور درازی مرض ہوتی ہے } کیونکہ سوداوی ایک غلیظ خلط ہے، اسلئے دیر میں نفع پاتا ہے + { آنکھوں میں تبہن ہوتی ہے } کیونکہ مادہ سوداوی اپنی تیزی اور ترقی سے تکلیف دیتا ہے + { آنکھیں چپکٹی کم ہیں } کیونکہ سوداوی سے کچ کم بنتی ہے اور جو بنتی بھی ہے وہ لیس سے خالی ہوتی ہے + { لمٹھہ گاہے اور پوٹے ہمیشہ سرخ ہوتے ہیں } کیونکہ پوٹوں کا جو ہر ایک نرم گوشت ہے، اسلئے درد سے جب گرمی پیدا ہوتی، اور اس طرف خون جذب ہوتا ہے، تو وہ خون کو قبول کر لیتے اور سرخ ہو جاتے ہیں، مگر لمٹھہ چونکہ کمری کے مانند سخت پردہ ہے، اسلئے سوداوی کے آنے سے اور بھی سخت اور خشک ہو جاتا ہے، اس لئے اس میں خرم نفوذ نہیں کر سکتا +

یہ صحیح نہیں ہے، کیونکہ لمٹھہ کمری کے مانند سخت نہیں ہے (مترجم) +

{ یہ قسم آشوب بغیر درد سر کے کم ہی ہوتی ہے } کیونکہ اس کا مادہ رومی ہوتا اور زیادہ عرصہ تک قائم رہ کر آنکھوں کے مزاج کو خراب کر دیتا ہے، جس سے آنکھوں کی طرف آنیوالی غذا فاسد ہو جاتی ہے، اسلئے درد شدید ہو جاتا ہے، اور شرکت و تعلق کی وجہ سے دماغی جھلسیاں دردناک ہوتی ہیں، علی الخصوص ایسے لوگوں میں جن کا مزاج سوداوی اور جن کا دماغ خشک ہو، کیونکہ یہ مرض ایک عرصہ تک قائم رہتا ہے +

**علاج** { دماغ میں مرطب غذاؤں سے تری پہنچائیں } جس سے اچھے اخلاط پیدا ہوں جیسا کہ مالنخولیا میں مذکور ہوئیں { آب جو دما، الشعیرا پلائیں } + بنفشہ نیلوفر، برگ خطمی، کدو، کاجو شاندہ اور آتش جو { ملا کر سرسبز دالیں } اور اس کے بخارات سے بھارا کریں + { حمام جاری رکھیں } روغن بنفشہ اور تازہ دودھ { ناک میں ٹپکیں } لعاب ہسانہ { آنکھوں میں ٹپکائیں } یا بونہ بنفشہ، اسی، ہمراہ روغن نیلوفر ضماد کریں، اور شیاف دینا رجحان آنکھ میں لگائیں {

**لہ گچا لہ** : معالج امراض چشم +

فسرخہ شیاف دینا رجون: سفیدہ، سونا کھی، ہر ایک ۲۵ ماشہ، افیون ۵ ماشہ،  
نشاستہ ۱۰ ماشہ، کثیر ۵ ماشہ: کوٹ کر گولیاں بنائی جائیں + طسوار کی تربیب سے پہلے  
اسے بدن سے نہ خارج کریں، اور نہ تحلیل کریں، ورنہ سودا کا غلیظ حصہ خشک ہو کر رہ جائیگا +  
**رد یہ کی** {گاہے آثوب چشم سر میچ سے ہوتا ہے + یہ خیال قابل غور ہے۔ مترجم +  
**علامات** {بغیر بوجھ اور بغیر آفسو کے تناؤ ہوتا ہے، گاہے تناؤ سے درد  
ہوتا، اور اس سے سرخی پیدا ہو جاتی ہے +

**علاج** {بابونہ، ناخونہ، اور مرزنجوش کے جو شانادہ سے نطول کریں، بھوسی اور باجرہ  
سے خشک نمکید کریں، تحلیل کرنے والے (گرم، حام کریں) +

{آثوب کی ایک دوسری قسم سردینچ نامی ہے، جسکا ذکر امر من طبقہ خشکیہ میں گزر چکا +  
**رد یہ کی** {ایک اور قسم بھی ہے جو تناؤ و نا در پیدا ہوتی ہے، یہ در اہل ایک قسم  
کی خشکی ہوتی ہے، اور نا قابل برداشت ٹیس ہوتی ہے جس میں نہ دم، اور نہ  
سرخی ہوتی ہے + غلبہ حرارت اور خشکی کے باعث جس کا سبب گرم بخارات کا صعود ہے  
{سر کی جلد باریک ہو جاتی ہے، جس کے چھوٹنے سے درد ہوتا ہے، نیز کان بجتے ہیں +

{اس مرض کا سبب بدن کی سادہ خشکی اور سرکیط گرم و خشک بخارات کا چڑھنا  
ہے، جس سے کھوپڑی کے اوپر کی بیرونی جھلی گرمی و خشکی کی وجہ سے اور اسوجہ سے کم اسکے نیچے  
بخارات بند ہو کر اس میں متاؤ پیدا کرتے ہیں {درد ناک ہوتی ہے {کیونکہ سر کی جلد خشکی کے غلبے  
باعث سکڑ جاتی، اور اس کی سختی زیادہ ہو کر سمات بند ہو جاتے ہیں، اسلئے بخارات بالکل تحلیل  
نہیں ہو سکتے {اور اس درد میں طبقہ تجتمہ شریک ہو جاتا ہے {اور قرب و اتصال کی وجہ سے اس  
میں تند ہوتا ہے {اور تجتمہ گرم ہو جاتا ہے، نیز اس کی رطوبتیں خشک ہو جاتی ہیں {جس سے  
خشکی اور ٹیس پیدا ہوتی ہے +

**علاج** {بدن اور آنکھوں میں رطوبت پہنچائیں {مذکورہ تدابیر سے یعنی رطوبت پیدا  
کرنے والی چیزیں استعمال کرائیں، و ماغ سے بخارات کو روکیں + مگر مذکورہ بالا مرض کو اور  
اگلے مرض کو جس کا ذکر ذیل میں ہے، رد کی قسموں میں شمار کرنا صحیح نہیں ہے {کیونکہ رد ملتحہ  
کے ورم کا نام ہے +

**گمنہ** {سارصل کی ایک دوسری قسم بھی ہے {جسکو گمنہ کہتے ہیں، جس میں انسان  
{سوئے کے بعد بیدار ہو کر اپنی آنکھوں میں ریگ کے مانند چھن محسوس کرتا ہے +  
اور پیر صبح کے وقت یہ دور ہو جاتا ہے +

{اسکی وجہ غلیظ بخارات ہیں، جو بحالت خواب طبقات چشم میں غلیظ ہونے اور حرکت  
نہونیکے باعث (جو کہ تحلیل کیا کرتی ہے) بند ہو جاتے ہیں، اور بیداری میں آنکھ کی مختلف حرکات



دکھو لٹا بند کرنا، اور چاروں طرف دیکھنا) سے تحلیل ہو جاتے ہیں؟ نیز دن کی روشنی سے بھی تحلیل ہوتے ہیں، دن اور رات کو مخصوص کرنے کی وجہ یہ ہے کہ طبع العموم رات کو سونے اور دن کو صبح کے وقت جاگنے کی عادت ہوا کرتی ہے +

**علاج** : ایسی چیزوں سے جو مزاج مرض کے موافق ہوں، تجزیہ پیدا کرنے والے مادوں کو بدن سے خارج کریں، اشک جاری کرنے والے سرے لگائیں تاکہ اونکے بخارات تحلیل ہو جائیں، مثلاً اچرلین، امرحاد، اور باسیلقون بتدریج استعمال کریں +

**قسم دیگر مختلف رنگتوں کا نظر آنا** : فرد کی ایک اور قسم بھی ہے، جس میں تمام چیزیں

مگر صفادگی میں زرد اور سوداوی میں نیل کے مانند، اور اگر سبب بلغم اور سودا ہو تو آسانی اور اگر اخلاط مرکب ہوں تو ان کے موافق دوسرے رنگ نظر آتے ہیں؟ اور گاہے کثرت مواد سے غلظت اور کثافت پیدا ہو جاتی ہے، جس سے تمام اشیاء دھندلی اور غبار آلود معلوم ہوتی ہیں؟ اسکی وجہ یہ ہوتی ہے کہ رد بیرونی طبقات میں جلید یہ کے سامنے ہوتا ہے؟ اس کلام میں دو اعتراض ہیں: (۱) رد تمام بیرونی طبقات میں نہیں ہو کرتا؛ (۲) مقدمہ جلید یہ کے سامنے بھی نہیں ہے + بلکہ صحیح یہ ہے کہ یہ بیماری یا طبقہ قرنیہ میں ہوتی ہے، جس کی وجہ یا قرنیہ کی طرف آنیوالے مواد کی کثرت ہوتی ہے، جس سے تمام چیزیں غبار یا دھوئیں کے اندر نظر آتی ہیں یا اسکی رنگت بدل جاتی ہے، جس سے وہی رنگ تمام چیزوں میں نظر آتا ہے، یا یہ بیماری رطوبت بیضیہ میں ہوتی ہے، جس کی صورت یہ ہے کہ یا تمام رطوبت کی رنگت بدل جاتی ہے جس سے تمام چیزیں میں وہی رنگ نظر آتا ہے، یا اس کے بعض حصوں کا رنگ بدل جاتا ہے، جس سے سامنے کی چیزیں اسی رنگیں رطوبت کی رنگت اور شکل کے مانند نظر آتی ہیں، یا رطوبت بیضیہ کسی خاص وقت میں متغیر ہو جاتی ہے، جس طرح معدے سے بخارات کے چڑھنے کے وقت ہوتا ہے۔ اس سے تمام چیزیں انہیں بخارات کے مانند رنگین نظر آتی ہیں + یا یہ بیماری رطوبت جلید یہ میں ہوتی ہے جس سے اس کا رنگ چاروں خلطوں کے موافق بدل جاتا ہے، اور وہی رنگ سامنے کی چیزوں میں نظر آتا ہے؟ مگر بعض کا خیال ہے کہ یہ عارضہ دماغ کے مزاج (علی الخصوص دماغ کے اگلے حصہ) کے بدلنے سے پیدا ہوتا ہے، کیونکہ جو روح خارج ہوتی ہے، وہ اس رنگ سے رنگین ہوتی ہے؟ اور یہی رنگ چیزوں میں نظر آتا ہے +

**علاج** : اگر تیسرے مزاج مادی سے ہو تو مادہ خارج کریں، دماغ کے مزاج کو مناسب طور پر معتدل بنائیں؟ جن کے تدابیر بارہا گزر چکے ہیں؟ و آثوب چشم کا علاج اس کی نوعیت کے موافق کریں؟ +

[ماہیت روح] اس مرض میں چوٹوں کے اندر کی اور آنکھ کے ڈھیلے کے اوپر کی عابہ ارجلی

دلمتہ میں دم چار اور سرخی ہو جاتی ہے، اگر آنکھ سے پانی آنے لگتا ہے +  
**باب** مندرجہ ذیل اسباب میں سے بعض آنکھ قبول مرض کے لئے آمادہ کرتے ہیں، اور بعض مادہ مرض اور مادہ مودرمہ پہنچانے کے باعث ہوتے ہیں، اور بعض بیک وقت دونوں کام کرتے ہیں + آنکھ میں کچھ پڑ جانا، دھوپ یا شدت کی گرمی کا اثر کرنا، بچوں میں دانت کا نکلنا، سرد ہوا کا لگنا، نزلہ و زکام کا ہونا، علیٰ ہذا بعض دیگر امراض مثلاً چیچک، خسرہ، سوزاک، خناق و بائی اور ننا زیر کے بعد بھی آشوب چشم ہو جاتا ہے؛ اسی طرح یہ مرض گرمی کے موسم میں بہ نسبت جاترکے زیادہ ہوا کرتا ہے؛ نیز اکل عمر میں بچوں کو بہ نسبت جوانوں اور بوڑھوں کے زیادہ ہوا کرتا ہے +

**علامات** : آنکھ کا طبقہ ملتہ متورم ہو کر سرخ ہو جاتا ہے، پپوٹے بھی سو ج جاتے ہیں، اس سے پانی آنے لگتا ہے، اور اس میں کٹکٹ، جلن، اور درد کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے، آنکھ سے پہلے رقیق رطوبت خارج ہوتی ہے، لیکن بعد میں غلیظا ہو جاتی ہے، مریض روشنی کی طرف دیکھ نہیں سکتا، اور صبح کے وقت نیند سے بیدار ہونے کے بعد آنکھ چپکی ہوئی ہوتی ہے  
**تفصیل** اس کو دم غنہ، دم قرنیہ، اور دم صلیبہ سے تشخیص کرنا چاہئے، چنانچہ ورم غنہ میں آنکھ گرمی سرخ ہو جاتی ہے، اور قرنیہ کے اور گرد گلابی حلقہ سا معلوم ہوا کرتا ہے، اور پپوٹوں کے اندر کی جلی (ملتہ) سرخ نہیں ہوتی، اگر زیریں پپوٹے کو دبایا جائے تو خون کی باریک، باریک رگیں ملتہ کے ساتھ حرکت نہیں کرتیں، غنہ کا رنگ ہلکا پڑ جاتا ہے، جلی کی حرکت انقباضی و انبساطی میں فرق پڑ جاتا ہے، آنکھ اور سر میں درد ہوتا ہے، جرات کے وقت شدید ہوتا ہے، اور نظر کم ہو جاتی ہے۔ ورم قرنیہ میں سرخی گرمی ہوتی ہے، جو عموماً قرنیہ کے اور گرد ہوتی ہے، قرنیہ کسی قدر کم ہو جاتا ہے، آنکھ سے آنسو بہت نکلتے ہیں، اور مریض روشنی کی طرف دیکھ نہیں سکتا + ورم صلیبہ میں سرخی عموماً ملتہ کے نیچے ہوتی ہے، آنکھ میں درد بہت خفیف ہوتا ہے، اور یہ مرض بہت عرصہ تک رہتا ہے +

**امورات مطلب** اگر آنکھ میں کوئی بیرونی چیز پڑ گئی ہو تو اسے نکال دیں، اگر آنکھ میں درد اور سرخی بہت زیادہ ہو تو ماکور کرنے کے بعد مندرجہ ذیل ضادات میں سے کوئی ایک آنکھ کے چاروں طرف نیگرم دن میں دو تین بار لگائیں :

مککور : بہت خنکاش کو پانی میں گرم کر کے اس میں کپڑا جھگو کر پھوڑ لیں اور گرم گرم آنکھ کو سینگیں۔ مکور متنی دیر تک کیا جائیگا، اسی قدر زیادہ فائدہ ہوگا، مثلاً ایک گھنٹہ سے دو گھنٹہ تک +

**ضماد** : ۱۔ ملخک، لودھیٹھانی، دونوں کو گائے کے گھی میں بھونیں اور پانی میں

پیکر آنکھ کے چاروں طرف لگائیں، مگر آنکھ کے اندر نہ جانے پائے +  
**ضاد دیگر:** پشکری، بریاں، پاؤ گجراتی، افیون، زعفران: پانی میں پیکر آنکھ کے  
 اوپر لگائیں +

**دیگر:** کڑو خشک، صندل، سحج، رسوت: پانی میں پیکر بیکرم آنکھ کے چاروں طرف لگائیں +  
 مناد کے استعمال کے بعد آنکھ کے اندر ان دواؤں میں سے کسی ایک دوا کو ڈالیں +  
**نسخہ قطور:** پشکری، شکر کو باریک پیس لیں اور عرق گلاب میں ملا کر رکھ لیں، اور دن میں  
 چار باغ مرتبہ آنکھ میں لگوائیں +

**قطور دیگر:** ششیات ابیض کو لڑکی والی عورت کے دودھ میں حل کر کے آنکھ میں ڈالیں +  
**نسخہ ششیات ابیض:** نشاستہ، سفیدہ کا شغری، کثیرا، صغ عربی، سب کو محاب  
 اسپنول میں گوند کر ششیات تیار کریں +

اگر درم حار ہو تو تسکین حرارت کے لئے پینے کے لئے یہ نسخہ دیں +  
**نسخہ:** لعاب ہمدانہ، شیرہ عناب، شیرہ مغز تر بوز: پانی میں نکال کر صاف کریں اور شربت  
 نیلوفر ملا کر دو دنوں وقت پلائیں +

اگر ان تدابیر سے فائدہ نہ ہو تو پھر بیرونی طریقہ استعمال کی دوا بدستور جاری  
 رکھیں مگر پینے کے لئے یہ نسخہ بدل دیں:

**نسخہ دیگر:** گل بنفشہ، عناب، گادزباں، گل نیلوفر، برگ شاہترہ، بادیان، منڈی،  
 لات کے وقت گرم پانی میں ڈال دیں، اور صبح کے وقت مل چھا کر اگر قبض ہو تو خمیرہ  
 بنفشہ ملا کر در نہ شربت بنفشہ ملا کر پلائیں + اور شب کے وقت اطر فیل کشنیزی، یا اطر فیل  
 زمانی گرم پانی کے ساتھ دیں +

اگر نزلہ کی وجہ سے، یا سردی کی وجہ سے رد ہو تو نفور معتدل میں گل منڈی  
 کا اضافہ کر کے آٹھ دس یوم پلائیں، اور باقی تدابیر درم حار کے مانند کریں +  
 اگر سوزاک کی وجہ سے ہو تو سوزاک کی دوائیں پینے کے لئے دیں، جسکا بیان  
 سوزاک میں ہوگا، اور لگانے کے لئے اوپکی دواؤں میں سے کسی ایک دوا کا استعمال کریں  
 یا اس دوا کا لپ کر دیں:

**نسخہ:** کتھ، سفیدہ، رسوت، افیون، پشکری، بریاں، عرق بیوں کا غدی میں پیکر چنے کے  
 برابر گویاں بنائیں، اور رات کے وقت پانی میں گھسکر سمجھ گئے چاروں طرف لگائیں،  
 اور ششیات ابیض کا استعمال کریں +

اگر جیکب وغیرہ کے سبب سے ہو تو اس کا علاج جیکب میں بیان کیا جائیگا +  
**غذا:** غذائی ترکاریاں کھلائیں، مثلاً کدو، ٹنڈے، پالک، خرفہ۔ اس مرض میں غذا

سادہ، ہلکی اور زود ہضم ہونی چاہیے، مثلاً بکری کا شوربہ بغیر مرچ کے، مونگ کی دال چپاتی بھی دے سکتے ہیں۔ توری اور پلٹ بھی مضر نہیں ہے + غذاؤں میں مرچ اور گرم مصالح کی بہت ہی کمی کر دینی چاہیے۔ دہی، چھانچہ، اور جلد اقسام کی ترشیوں، اور بادی، ویر ہضم، اور نفاخ غذاؤں سے پرہیز کر لیں +

**ہدایات:** دھوپ میں پھرنے کی اور آگ کے پاس بیٹھنے کی اجازت نہ دیں، کھنا، پھرنا، دماغی اور جسمانی محنت اور حرکت جماع چھوڑا دیں، سرد ہوا میں پھرنے سے روکیں، ٹھنڈے پانی سے غسل نہ کرنے دیں۔ علی ہذا گرد و غبار میں چلنے پھرنے سے، اور دھوئیں سے پرہیز کر لیں، اور ایسے مکان میں قیام کر لیں، جو ہوا دار اور کسی قدر تاریک ہو، آنکھ کے سامنے ایک سبز کپڑہ لٹکائیں رکھیں۔ آنکھ کو صاف اور سرد پانی سے دھونے کی ہدایت کریں قبض ہو تو براہِ برنج کرتے رہیں + میلے کپڑے سے آنکھ کو ہرگز نہ پونچھیں دیں، بلکہ صاف اور ہلدی میں رنگے ہوئے کپڑے سے آنکھ کو پونچھا کریں + ہر مرتبہ آنکھ پونچھنے میں نہ می، آہستگی، اور احتیاط بہتیں، اور حتی الامکان آنکھ کو راحت و سکون بخشیں آنکھوں کو ملنا اور بار بار آنکھ کو صاف کرنا مناسب نہیں ہے +

### رمد زہری (رمد سوزاکی)

**ماہیت:** آشوب چشم کی یہ ایک متعدی قسم ہے، جس میں مرض سوزاک کا مادہ بطور تعدیہ آنکھ تک پہنچ جاتا ہے، اور تعدیہ کے ایک دور و بعد پیپ پیدا ہو جاتی ہے آنکھ میں شدید درد اور درم ہوتا ہے +

**اسباب:** سوزاک کا مادہ یعنی سوزاک کی پیپ، انگلی، رد مال، تولیہ وغیرہ کے ذریعہ آنکھ میں لگ جاتی ہے، اگر حالہ کو سوزاک ہو تو ولادت کے وقت بچہ کی آنکھوں میں سوزاک کی پیپ لگ جاتی ہے، یا دایہ کو اگر سوزاک ہو تو بچہ کی آنکھ میں اس کے مواد لگ کر آشوب چشم ہو جاتا ہے، یہ مرض بچوں اور جوانوں کو زیادہ ہوا کرتا ہے، چنانچہ جوانوں میں پہلے ایک آنکھ ماؤف ہوتی ہے، اس کے بعد دوسری آنکھ مواد کے لگ جانے سے ماؤف ہو جاتی ہے، لیکن نوزائیدہ بچوں میں شروع سے دونوں آنکھیں مبتلا ہوتی ہیں۔ بچوں کو جب یہ مرض ہوتا ہے، تو پیدائش کے چار پانچ روز کے بعد ہی ہو جاتا ہے +

**علامات:** آنکھ سرخ اور متورم ہو جاتی ہے، پانی آنے لگتا ہے، اور شدت کا درد، جلن، اور سوزش ہوتی ہے، مریض آنکھ کھول نہیں سکتا، روشنی اچھی نہیں معلوم ہوتی، دو چار روز کے بعد پیپ پڑ جاتی ہے، پورے سونچ جاتے ہیں، بالائی بیوٹا لگنے لگتا

ہے، اور آنکھ کو ملنے پر پیپ نکلنے لگتی ہے، یہ تکلیف عموماً ایک یا دو ماہ تک رہتی ہے، اس کے بعد علامات میں تخفیف ہو جاتی، اور مرض مزمن ہو جاتا ہے، لیکن اگر علاج مناسب نہ کیا جائے تو طبعی قرینہ اکثر نکل کر آنکھ بیکار ہو جاتی ہے +

**حفظ مآقہدم:** مریض سوزاک کو اس بات کی احتیاط رکھنی چاہئے کہ پیپ آنکھ میں نہ لگنے پائے۔ جب سوکر اٹھے تو پہلے ہاتھ کو دھو لیا کرے، اس کے بعد آنکھ وغیرہ کو چھو کرے، اگر حاملہ کو سوزاک ہو تو وضع حمل کے وقت نیم کے پانی سے اندام نہانی کو دھوئے، اور جس وقت بچہ پیدا ہو تو پیشگی عرق گلاب میں ملا کر تین چار روز تک دن میں چند بار بچہ کی آنکھ میں ڈالتے رہیں +

**علاج:** جب ایک آنکھ مبتلا ہو تو مریض آنکھ پر ایک صاف کپڑا یا ایک آنکھ کا چشمہ لگائیں اور اگر آنکھ میں شدید درد اور ورم ہو تو ٹکڑ کر کریں، جس کا تذکرہ آشوب چشم میں ہوا ہے اور دن میں چند بار گلاب کے پانی سے آنکھ کو دھوئیں، اور دھونے کے بعد پیشگی عرق گلاب میں ملا کر آنکھ میں بطور قطور ڈال دیں، اور صاف وغیرہ رات کو سوتے وقت لگائیں، جس کا تذکرہ آشوب چشم میں ہو چکا ہے، اور صبح کے وقت نفور شاہترہ پلائیں، جس میں برادہ آبنوس، برادہ شیشم، کا اضافہ کر دیں، شام کے وقت سمجون عشبہ یا سمجون چوب چینی اول کھلائیں، اوپر سے عرق عشبہ، عرق مرکب فساد خون، شربت غناب ملا کر دیں، اور رات کے وقت اطر فیض شاہترہ کریم پانی کے ساتھ دیں +

**نسخہ نفور شاہترہ:** شاہترہ، چر آبتہ، سر بھوک، غناب، منڈی، ہلیہ سیاہ، صندل سرخ، (اضافہ: برادہ آبنوس، برادہ شیشم) رات کے وقت گرم پانی میں ڈال دیں اور صبح کے وقت مل چھانکر شربت غناب ملا کر پلائیں، پندرہ بیس روز یہ نسخہ پلا کر سفوفنا سہل سیاہ کے دو تین جلاب دیں + اور سہلوں کے درمیان تبرید پلائیں +

**نسخہ تبرید:** خمیرہ گاؤزباں میں چاندی کا ورق لپیٹ کر اول کھلائیں، اوپر سے شربت غناب، عرق ٹھکانڈزباں، عرق شاہترہ، میں بحال کر شربت غناب ملا کر تخم ریحاں چھڑک کر پلا دیں +

اور اگر بچہ کو ہونچھ کی ماں کو مصفی خون ادویہ پلائیں، اور بچہ کی آنکھ کو اسی طریقہ سے دھوئیں اور لپیٹ لگائیں +

**غذا:** معمولی سادہ غذائیں دیں، اور سہلوں کے درمیان مونگ کی کچڑی کھلائیں +

## پپوٹے (آجھان)

(جفن: پپوٹ + آجھان: مس) پپوٹے خانہ چشم کے دروازہ پر کواڑ کے دونوں پٹ

کی طرح جلد کی دد باریک چٹتیں ہیں، جو آنکھ کے سامنے واقع ہیں۔ جب یہ دونوں بند ہوتے ہیں تو آنکھ اپنی کوٹھری کے اندر چھپ جاتی ہے، جس سے آنکھ بیرونی اذیتوں سے بچی رہتی ہے اور مزید جیسی حالتوں میں اسن اور سکون کے ساتھ سوئی رہتی ہے۔ دونوں آنکھوں میں بالائی پوٹو زیرین سے بڑا ہوتا اور زیادہ حرکت کر سکتا ہے۔ اوپر کے پوٹو میں ایک عضلہ بھی زاد ہوتا ہے جو اسے اوپر اٹھانے اور آنکھ کو نیچے کیلئے بنا یا گیا ہے۔ جب دونوں پوٹو کھلے ہوئے ہوتے ہیں یعنی جب آنکھ کھلی ہوئی ہوتی ہے تو پوٹوں کے بالائی زیرین کناروں کے امین ایک جھنڈی شکل کی کوئی دار جگہ نکل آتی ہے، جس میں آنکھ نظر آتی ہے، جس کے دونوں کنارے (زاویے) دونوں پوٹوں کے اتصال کے مقام پر اندرونی و بیرونی جانب پیدا ہو جاتے ہیں۔ اندرونی جانب یعنی ناک کے پاس کے کنارے کو اندرونی کوئیہ (ناق انسی: ناق اکبر کہتے ہیں، اور بیرونی جانب کے گوشے کو بیرونی کوئیہ (ناق وحشی)، بیرونی گوشہ چشم بمقابلہ اندرونی کے ذرا تنگ اور چھوٹا ہوتا، اور آنکھ کے ڈھیلے سے زیادہ متصل اور چپا ہوتا ہے۔ برخلاف ازیں اندرونی گوشہ چشم ناک کی طرف اس طرح بڑھتا اور لمبا ہو جاتا ہے کہ دونوں پوٹو کمرہ چشم سے بذریعہ ایک شلت غلار کے کسی قدر مہیا ہو جاتے ہیں۔ اس غلار کے آغاز کے مقابل ہر ایک پوٹو میں ایک مخروطی اعضاء (حلمۃ ومعیلہ) نظر آتے ہیں۔ اسکے اندر ایک سوراخ (نقطۃ ومعیلہ) ہوتا ہے۔ بعض لوگ ان دونوں سوراخوں کا نام بؤالتین بتاتے ہیں + آنسو کی نالی (معبرۃ دمع) کی ابتداء اسی نقطہ سے ہوتی ہے +

پوٹو کی ساخت میں مندرجہ ذیل چیزیں پائی جاتی ہیں: سب سے اوپر جلد ہے؛ اس کے نیچے ایک ڈھیلی ساخت (شیج و اصل) ہے، جو جلد کو اس کے نیچے کی ساخت سے ملاتی ہے؛ اس کے نیچے آنکھ کا بند کرنے والا گول عضلہ ہے؛ اس کے نیچے پوٹو کی کمری اور وہ ریشہ دار جھلی (غشا و لینی) ہے، جو پوٹوں کو اپنی جگہ پر قائم رکھنے کے لئے اس پاس کی پڑیوں سے باندھتی ہے۔ کمری کے نیچے باریک باریک سوئی کی لڑی کے مانند گلیاں (غلا دمع عقدہ) ہیں، جن سے ایک قسم کی روغنی رطوبت نکلتی ہے، جو پوٹوں کو چپکنے سے روکتی ہے، ان کے نیچے طبقۃ ملتحمہ کا وہ طبقہ ہے، جو پوٹو پر لٹ کر آتا ہے + نیز پوٹوں کے اجزاء میں پٹیکلوں کے بال بھی ہیں، جو ان کے کناروں پر ہوتے ہیں +

لیکن بالائی پوٹو میں مذکورہ بالا اجزاء کے علاوہ، آنکھ کا کھولنے والا عضلہ (مشیکلۃ الجفن، یا سرافۃ الجفن) بھی ہے +

## پٹیکلوں کے بال (الہذاب)

(الہذاب: ہذب کی جمع ہے) یہ موٹے موٹے ٹیڑھے بال پوٹوں کے کناروں سے







مگھتے ہیں؛ یہ بال بالائی پوٹ میں زیریں پوٹ سے تعداد اور لمبائی میں زیادہ ہوتے ہیں؛ ان  
بالوں کی صفیں دو یا تین ہوتی ہیں؛ بالائی پوٹ کے بال اوپر کی طرف مڑے ہوئے ہوتے ہیں،  
اور زیریں پوٹ کے نیچے کی طرف؛ تاکہ دونوں ملکر اکٹھے جائیں + (مترجم)

## استرخاء جن (پیوٹوں کا ڈھیلا ہوجانا)

جو گاہے آشوب چشم کے ساتھ تمام بالائی پوٹ، یا صرف اس کا پچھلا حصہ ڈھیلا ہوجاتا ہے؛  
صورت اول میں پیوٹ بالکل مڑے نہیں سکتا؛ مگر دوسری صورت میں نقطہ پچھلا حصہ بند رہتا اور  
کھل نہیں سکتا؛ اس مرض کا سبب پیوٹ کو اٹھانے والے عضلات کا، غلبہ رطوبت سے ڈھیلا  
ہوجانا ہے؛ مگر یہ صحیح نہیں ہے؛ کیونکہ آنکھ کو کھولنے کے وقت بالائی پوٹ صرف ایک بٹے عطف  
(عضلہ سرافعۃ الجفن) سے اٹھتا ہے، جو چشم خانہ کے بالائی حصہ سے شروع ہو کر پیوٹ کے  
درمیان فی حصہ تک نیچے اترتا، اور اس کا وتر پیوٹ کے کنارے پھیل کر، اس جسم سے  
مل جاتا ہے، جو گری کے مانند پلکوں کے بالوں کے نیچے واقع ہے؛ اس کے سکڑنے سے آنکھیں کھلتی ہیں اور  
ڈھیلے ہونے سے بند ہوجاتی ہیں + اس لحاظ سے ناممکن ہے کہ اس عضلہ کے ڈھیلے ہوجانے سے  
پلک کا پچھلا حصہ ڈھیلا ہوجائے، ہاں کبھی پیوٹ کے دو عضلوں میں سے، جو اون کو نیچے کھینچتے  
ہیں، کسی ایک کے سکڑ جانے سے سارا پیوٹ نہیں اٹھتا +

علاج: اگر مواد ہوں تو ان سے بدن کو صاف کریں، پھر خاص آشوب کا علاج کریں، اگر  
آشوب کے بعد بھی ڈھیلا پن باقی رہے، تو نشتوں کی دونوں رگوں کی فصد کریں؛ یہ دونوں رگیں  
نشتوں کے اندر نہایت باہر تک ہیں؛ ان کے فصد کی صورت یہ ہے کہ انسان اپنے سانس کو روک  
کر دھوپ میں کھڑا ہو جائے، اور نشتوں کو آفتاب کی طرف کرے، تاکہ یہ رگیں فصد کرنے والے کو  
دکھلائی دیں، پھر نشت کے سرے سے، یا کسی دوسرے آلہ سے، جو اس غرض کے لئے چیر دینے والے  
اوزار کے مانند بنایا گیا ہو، نشت لگائیں، تاکہ آنکھ سے خون کے ساتھ رطوبتیں خارج ہوجائیں +  
جو پیوٹ اور پیوٹ کے اوپر قابض اور کثافت پیدا کرنے والے لیپ لگائیں؛ تاکہ مادہ خشک ہو، اور  
عضو میں طاقت آئے، اور اٹھنے والے عضلات کو دھکے، مثلاً صبر، اقا قیہ، مایشا، زعفران،  
محر، آب مورد، تازہ میں ملا کر، (آنکھ بہانے والے سرے لگائیں)؛ تاکہ آنکھ کے عضلات خارج  
ہوجائیں؛ اگر اس علاج کے بعد بھی پیوٹ بند اور مینا پی ہو تو اسے اس طور پر اوتھائیں  
کہ ایک گوشہ چشم سے دوسرے گوشہ تک بالائی پیوٹ کو قہجی سے کاٹ کر ایک ٹکڑا بقدر ضرورت  
ملے عضلہ کو کا صرف ڈھیلا ہونا پیوٹ کے بند کر چلنے کا کافی نہیں ہے، بلکہ پیوٹوں کا بند کرنا ایک دوسرا گول  
عضلہ (عضلہ طبعیہ) بھی ہے، اسی کو خارج نے اس کے بعد دو عضلہ کہا ہے +  
(مترجم)

کمال لیں یعنی پیوٹ کا زیادہ حصہ ڈھیلا ہو تو بڑا ٹکڑا کاٹ کر نکال لیں پھر پیوٹ کو چند مقامات پر سی دیں تاکہ جلد کے کنارے مل جائیں، پھر ذرا صفر چھڑک کر نمک اور زیرہ کو کتان کے کپڑے میں پوٹلی باندھ کر چھائیں، اور اوس کا پانی پھونک کر آنکھ کے اندر ڈالیں، دوسرے تیسرے دن مٹانگوں کو قینچی سے کاٹ کر نکال لیں، اور مرہم لگائیں، اس طور سے پیوٹ اٹھ جائیں گے، اور آنکھ کھل جائے گی۔

۲) گاہے فاج اور لقوہ کے طور پر پیوٹ ڈھیلا ہو جاتا ہے، جس کا ڈکڑا کر چکا ہے، گاہے فصد کر نیوٹے کی غلطی سے رگب پیشانی کی فصد کے وقت اس وقت کے کنارے اور سرے کاٹ کر ڈھیلا ہو جاتے ہیں، جو پیوٹ کو اٹھاتے ہیں، چنانچہ اندر و ماخس نے ایک شاہزادی کی فصد کرنے کے وقت وترنڈ کر کے کنارے کو کاٹ ڈالا تھا، جس سے اوس کی آنکھ بند رہ گئی تھی اور بادشاہ نے اوس کے ہاتھ کو اڈا لے لیا، اور ہر ایک طبیب کی غلطی پر اوس کا یہی حکم تھا۔

## پیوٹوں کا جڑ جانا (التصاق خن)

۱) گاہے آشوب چشم سے آنکھیں سخت سخت ہو جاتی، اور پیوٹے ایسے ہو جاتے ہیں، گو یا چٹ گئے اور چھل گئے ہیں، کیونکہ درم کے بڑے ہونے کی وجہ سے، یا پیوٹوں کی جلد اور ساخت کے نرم ہونے کے باعث پیوٹے معمولی اسباب (مثلاً آنسو کی تیزی) سے چھل جاتے ہیں، اور زیادہ عرصہ تک بند رہنے کی وجہ سے دونوں پیوٹے چٹ کر اس طرح مل جاتے ہیں کہ کھولنا سخت دشوار ہوتا ہے، بشرطیکہ کسی ایک گوشہ میں چھٹے ہوں، یا کھولنا بالکل ناممکن ہوتا ہے، جبکہ سارے پاک چٹ گئے ہوں، ایسا آشوب خون کے مانند گرم غلط سے پیدا ہوتا ہے، جو اعصاب کو ڈھیلا کر کے اور رطوبتوں کو قین کر کے اور بہا کر عضلات کو ڈھیلا کر دیتی ہے، اور پیوٹوں میں پہلے زخم پیدا کرتی، ازان بعد انہیں چٹا دیتی ہے۔ یہ غلط یا داغ سے آتی ہے، یا بخیر کے ذریعہ دوسرے اعصاب سے آتی ہے۔

علامات: اگر یہ مرض دماغی مادوں سے ہو تو دوسرے سر میں شدد، اور سخت گرمی محسوس ہوتی ہے، اسی تیز مادہ کے باعث پیشانی کے پاس سوزش ہوتی ہے، کیونکہ مادہ سر کے اگلے حصہ کی طرف مائل ہوتا ہے، اور اگر دوسرے اعصاب کے مادوں سے ہو تو مریض اس عضو میں جس سے یہ بخارات اٹھکرتے ہیں، درد معلوم کرتا ہے، مثلاً معدہ، رحم، حجاب حاجز وغیرہ۔ یہ روشن ہے کہ اس مقام میں آشوب چشم کے سبب کا اور اوس کے علاج کا ذکر کرنا مناسب نہ تھا، بلکہ زیادہ بہتر یہ تھا کہ اس کا ذکر آشوب چشم میں کیا جاتا۔

علاج: فصد کریں، مادہ خارج کریں، اور اس کے بعد سر و جنموں سے سائے بدن، اور لہ کتان ایک نہایت باریک کپڑا جو تلہ رنگ پیشانی کی فصد سے عضلات فصد بخن کے ترکا کتا بہت بعید ہو جائے۔

سکے مزاج کو برائیں، نیز نالیوں کو بونا، پانی، انور، یا پانی، اور دودھ میں پکوان کے چھٹنے سے پہلے آنکھوں میں شیاف اربعین اور شیاف آبار ڈالیں، نسخہ شیاف آبار: سونا کھی، توتیا، سفید، شمرہ، قلعی سوختہ، کندر، ہر ایک، ماشہ، دم، الاخرین، ایفون ہر ایک ۳ ماشہ، انزروت ۵ ماشہ، فی علی ہذا آنکھوں میں ضرور ابھین ڈالیں، جس کے انزروت کو دودھ میں غریب کر لیا گیا تھا، یعنی انزروت میں عورتوں کا دودھ ڈال کر سایہ میں خشک ہو جانے دیں، کیونکہ انزروت میں ایک قسم کی تیزی ہے، جس کی وجہ سے آنکھوں میں چھید ہو جاتے ہیں، اور یہ آنکھوں کو جھیل ڈالتا ہے، جس سے پوٹے بھی چھٹ جاتے ہیں، اور دودھ سے دبر کر نیچے بعد یہ خوف جاتا رہتا ہے، اسلئے کہ دودھ اسے آنکھوں کے ساتھ چھٹنے سے روکتا، اور اس کی تیزی کو ساکن کر دیتا ہے۔ نسخہ ذرور ابیض: انزروت ۳۵ ماشہ، نشاستہ، ماشہ، مصری، گوند بول، ایفون ہر ایک ۳ ماشہ، باریک پسکر ریشمی کپڑے میں جھان لیں، جب آنکھوں میں دوا گھل جائے اور آنکھیں اس سے صاف ہو جائیں تو روغن گل ڈالیں، تاکہ چھٹنے سے باز رہیں، پھر آڑی مٹی باندھیں، تاکہ ایک دوسرے سے ملکر چھٹ نہ جائیں، تاکہ شوب چشم کی قسموں میں سوائے اس قسم کے کوئی اور نہیں ہے، جس میں روغن کا استعمال جائز ہو، اس لئے ہر ایک آنکھ میں روغن کی دو سلائی لگائیں، تاکہ وہ دونوں آنکھ کے پوٹے ڈھیلے سے چھٹ جاتے ہیں، ملتہ سے یا قرنیہ سے یا دونوں کے ساتھ اس کے اسباب یا آنکھ کے زخم ہوتے ہیں، جن سے دونوں پوٹے عرصہ دراز تک بند رہیں، یا کمال کی غلطی سے قرنیہ، ملتہ، یا پوٹے کی جھلی کا پھٹ جانا ہے، جیسا کہ مرض سئل میں اس کی رگوں کے اکیرنے، ناخونہ میں اس کے پھیلنے، اور رگوں میں رگڑنے کے وقت ہو جاتا ہے، بشرطیکہ ان رگوں کے بعد زیرہ اور نمک سے نہ دایں، اور نہ ضروری مواد کی رعایت آنکھوں میں کریں، یہاں تک کہ پوٹے چھٹ جائیں۔

علاج: جڑا کھی کریں، یعنی پوٹوں کے نیچے سلائی داخل کر کے اس میں تمد وید کر کے، (یا کھینچیں) یا ایک کانٹہ یا دو کانٹوں سے اوٹھا کر جنت سے، جو ایک مثلث اور سر گوشہ شکل کی سلائی ہوتی ہے، ٹڑے ہوئے مقام کو علحدہ کریں، جس طرح ناخونہ میں کیا جاتا ہے، حتیٰ کہ دوسری چٹنی ہوئی چیزوں سے علحدہ ہو جائے، اگر آلامت سے نہ ہو سکے تو قینچی سے تراشیں، اور قرنیہ کو کٹنے سے بچائیں، ورنہ طبقہ عنیبہ اندر سے اوٹھا کر آئیگا۔ پھر زیرہ اور نمک چاکر اس کا پانی نچوڑ کر آنکھ میں ٹپکائیں، اور پوٹوں کے نیچے روغن گل میں روٹی تر کر کے ڈالیں، تاکہ آنکھوں سے پھر نہ جڑ جائیں۔ اور اسی طرح آپس میں پوٹوں کے جڑ جانیکا علاج بھی ہے، یعنی اگر ممکن ہو تو سلائی نیچے داخل کریں، ورنہ بیرونی گوشہ چشم کو سلائی کے داخل ہونے کے برابر چیریں، اور سلائی داخل کر کے اوپر اوٹھائیں، اور قینچی سے تراش دیں، پھر آب زیرہ اور نمک سے دھو ڈالیں، اور پوٹوں کو کھ کھال، سبکی چشم، تھ جتا را کا (کانٹہ) + تھ یعنی اس کا سر گوشہ ہوتا ہے۔

کے نیچے روغن محل میں روئی ترکہ کے رکھیں، اور دوبارہ چمٹ جانے سے نگہبانی کریں +

## ششہ (پیوٹوں کا مڑ جانا)

ششہ کے اصلی معنی بھی چونکہ پیوٹوں کے مڑنے کے ہیں، اسلئے یہ نام اپنی ماہیت اور حقیقت کا نام کہلا سکتا ہے { مثلاً اگر پیوٹے کے سکر جانے اور باہر کھینچ کر مڑ جانے کا نام پہلے موت زیادہ تر بلائی جاتی ہے ہوتی ہے، اور دوسری موت زہین پیوٹیں { جسے دونوں چھو مناسب طور پر آپس میں نہیں ملتے ہیں { اور نہ ساری سفیدی یا کچھ اوس کے حصہ کو ڈانک کہتے ہیں، آخر گوش کے مانند آنکھیں ہو جاتی ہیں، اور ہمیشہ کے گرد و غبار سے آنکھیں کمزور ہو جاتی ہیں۔ نیز اس وجہ سے آنکھیں کمزور ہو جاتی ہیں کہ آنکھوں کے خشک جانے کے بعد وہ بند نہیں ہو سکتیں، جس سے تاریکی پیدا ہوا کرتی اور روح اکٹھی ہوا کرتی ہے، بلکہ روشنی سے اور بیرونی گرم اور خشک ہوا سے روح ہمیشہ تحلیل ہوتی رہتی ہے +

{ یہ مرض گاہے پیدا کرتی ہوتا ہے { اوس مادہ کی کمی کے باعث جن سے پیوٹوں کی پیدائش ہوتی ہے { اور یہ لاعلاج ہے + گاہے پیوٹوں کے لٹ جانے سے، جیسا کہ پیر بال کے مرض میں کیا جاتا ہے، گاہے پیوٹوں کے عدد { یا زائد گوشت { کے پیدا ہو جانے سے، گاہے پیوٹوں کے زخم کے جڑ جانے سے، اور گاہے بے قاعدہ طور پر پیوٹوں میں ٹانکے لگانے سے ہو جاتا ہے +

**علاج** { تمام قسموں میں، دستکاری کریں { جو پیوٹوں کے کٹنے، یا ٹانکے، یا پیوٹوں کے زیادہ اوٹھانے سے ہوا ہیں، تو جیسے ہوئے مقام پر جلد کو چیر کر خون بہنے دیں، پھر چیرے ہوئے مقام میں ایسے قتیلے یا بتیاں رکھ دیں، جن میں گوشت بھر نہوئے مرہم لگے ہوں، اس سے چیرے ہوئے مقام کے دونوں لب یا کنارے مل جاتے ہیں، اور اونکے بیچ میں گوشت پیدا ہو جاتا ہے + اگر یہ مرض گھٹی اور ناکہ گوشت سے ہو تو دو تین کانٹوں کی مدد سے اوٹھائیں، پھر قبضی سے کاٹ کر دوا (تیز دوا) لگا دیں، تاکہ دوبارہ گوشت پیدا نہ ہو جائے + { اور گاہے یہ مرض کھوپڑی کے اوپر کی کسی بیماری سے ہوتا ہے { کیونکہ اس سے چوٹے لے ہوئے ہیں، اور یہ سکر جاتے ہیں، مثلاً کھوپڑی کی جلی کے ضرب و زخم +

**سبب** { گاہے پیوٹوں کھینچ کرنے والے عضلات کے سکر جانے سے { یا لائی پیرٹے کو حرکت دینے والے عضلات تین ہیں، { ۱ { چشم خانہ کی اوپر سے شروع ہو کر پیوٹے کے وسط تک { اوس کو اوٹھانے کے واسطے آتا ہے، جیسا کہ پہلے بھی گزر چکا ہے { عضلہ رافقہ الجفن { ۲ { ان دونوں کے وتر چشم خانہ کے اندر سے شروع ہو کر ترچھے طور پر بیچے آتے، پھر دونوں کو چشم خانہ سے اوپر چڑھ کر پیوٹے کے ایک کنارے سے مل جاتے ہیں، یہ دونوں عضلات پیوٹے کو یکساں طور پر

نیچے جذب کر تے ہیں۔ پس جس وقت پہلا عضلہ سکڑ جاتا ہے، تو آنکھیں کھلی رہ جاتی ہیں، اور اسی طرح دوسرے دو عضلات کے ڈھیلے ہو جانے میں ہوتا ہے، ہاں اگر ان دو میں سے ایک عضلہ ٹھسلا ہو جائے، تو پپوٹ کا بھی کنارہ فقط کھلا رہ جاتا ہے، اسلئے بہتر تھا کہ اس طور پر کہتا: ”گھاس پپوٹ کے ٹھانے والے عضلہ کے سکڑ جانے سے یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے“ +

**علامات** تشخ کے علامات ظاہر ہوتے ہیں یعنی کیا رنگی پیدا ہونا، پلکوں میں بوجھ، تودا اور استلاہ کی دوسری علامتوں کا پایا جانا، بشرطیکہ تشخ کسی مادہ سے ہو، اگر تشخ میسی ہو تو مرض کا تھوڑا تھوڑا ظاہر ہونا، پلکوں کی لاغری، اور خشکی لانے والے اسباب کا بیشتر وقوع پانا +

**علاج** مادہ کا اخراج کریں، تحلیل کرنے والے روغن لگائیں، تشخ مادی میں میسی کے احباب سے (نظول کریں) اور تشخ کی دونوں قسموں میں ذیل کے تدابیر سے رطوبت پہونچائیں، کیونکہ تشخ مادی میں اگرچہ مادہ ہوتا ہے، مگر پھر بھی رطوبت کی ضرورت ہوتی ہے: کھانے اور پینے کی مرطب چیزوں، چرنے کی مرطب چیزوں، اور مرطب نطوہوں سے بدن میں رطوبت پہونچائیں، تشخ خطمی، کدو سے ہمراہ شیر عورت (لیب لگائیں) روغن بنفشہ، روغن کدو کے مانند نرمی اور نرمی پیدا کرنے والے روغنوں سے سردیوں میں مرطب پہونچائیں +

**سبب** تشخ گھاس شترہ مرض سبب کی دستکاری کے وقت پپوٹوں کی بے قاعدہ گرفت سے پیدا ہوتا ہے، جبکہ گرفت کر نیوالا پپوٹوں کو باہر موڑ دے، اور اس کا کچھ حصہ کٹ کر اسی حالت میں چھوٹ جائے جس سے وہ باہر کھلے رہ جائیں، کیونکہ اس حالت میں زخم کے ملنے سے، یا زائد گوشت کے پیدا ہونے سے تشخ پیدا ہو جاتا ہے، حالانکہ دستکاری کے بعد ان کو اندر کی طرف پھیرا دینا چاہئے تھا +

**علاج** اگر پردہ طمعہ زخم کے بھرنے کے بعد پپوٹ کے ساتھ جڑ گیا ہو، اور اسی وجہ سے پپوٹ کھنچا ہوا اور باہر کھڑا ہوا رہ گیا ہو تو اسے علحدہ کرنے کی تدبیر کریں، جیسا کہ پہلے پپوٹوں کے جڑنے میں گزر چکا ہے، اور اگر گرہ کی مانند کوئی شے پیدا ہو گئی ہو تو احباب میسی اور احباب اسی کے مانند دوسرے احبابوں، اور دوا خلیوں سے تحلیل کرنے کی کوشش کریں، اور اگر تحلیل نہ ہو تو دستکاری سے کاٹ ڈالیں +

**سبب** تشخ تشخ یہ مرض سر اور پیشانی کی ضرب سے پیدا ہوتا ہے، خصوصاً اگر کوئی ہڈی بھی اوپر جھک جائے، اس سے کھوپڑی کی مچلی اور اس کے ساتھ پپوٹے سکڑ جاتے ہیں، مگن ہے کہ یہ کلام اور پچھلا کلام ”گھاس یہ مرض کھوپڑی کے کسی مرض سے پیدا ہوتا ہے“ مگر ذکر کیا گیا ہو وہ یہ مرض لا علاج ہے + یہ صحیح نہیں ہے۔ البتہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ لا علاج اس وقت ہے جبکہ یہ پردہ طور پر ہڈی جڑی رہ گئی ہو + مگر بہر صورت نرمی پہونچائیں، یعنی نرمی پیدا کرنے والے ملے کا شریکی بیان ضرور قائل کے قابل ہے، ترجمہ ملے متقبل، عارضی دوا کا ایک پردہ ہوتا ہو جس کا کچھ لاغری ہو

روغوں سے جلد کو نرم کریں، بشرطیکہ زخم کے بھر جانے کے بعد پیدا ہوا ہو، یا نرمی ہو بچانے سے مراد خشک کو نرم کرنا (رفع بقع) ہے، تاکہ مواد نیچے جذب ہوں، اور پیارے عضو میں گر کر ورم اور نیا دق تسخ کا باعث نہ بنیں، بشرطیکہ یہ مرض ابتدائی حالت میں ہو تو اور خشک بہانے والی اشیاء سے آنکھوں کو بچائیں تاکہ آنکھوں کی طرف مواد متوجہ نہ ہوں، اور آنکھیں اپنے ضعف کے باعث انہیں قبول نہ کر لیں، جس سے مرض کے شدید ہونے، اور شترہ سے زیادہ بڑی حالت کے پیدا ہونے کا خوف ہے +

## سبل (جالہ)

سبل کے اصلی معنی جو کہ خشک ہونے کے ہیں، جو اس مرض میں لازم ہے، اسلئے اس مرض کا یہ نام اپنے لازم کے نام پر رکھا گیا ہے۔ سبل آنکھ کا ایک پردہ ہے، جو اس کی بیرونی رگوں کے پھول جانے سے ملحقہ اور قریبہ کی سطح میں پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ بیرونی رگیں یا وہ ہوتی ہیں، جو کھوپڑی کے باہر سے آتی ہیں، انکی علاصت یہ ہے کہ ابروؤں اور خساروں میں مٹھی ہوتی ہیں، کینٹیوں میں سخت ٹیس ہوتی ہے + یا یہ بیرونی رگیں وہ ہوتی ہیں جو دماغ سے آتی ہیں، اس کی علاصت یہ ہے کہ چھتکیں آتی ہیں، اور سر میں سوزش اوٹس ہوتی ہے۔ اور اوں رگوں کے درمیان دھوکوں کے مانند کچھ بناوٹ ہوتی ہے، اس مرض کی یہ تعریف پیش کرنے کی ہے جس پر مصنف اور اضافہ کرتا ہے کہ پس یہ سفید اور رقیق جھلی کے مانند ہو جاتا ہے + یہ صحیح نہیں ہے، کیونکہ سبل کی دو قسمیں ہیں: (۱) ملحقہ کی اندرونی رگوں میں ہوتی ہے، جو آنکھوں میں سفید اور باریک جھلی، اور کڑی کے جالے کے مانند نظر آتی ہے؛ (۲) ملحقہ کی بیرونی رگوں میں ہوتی ہے، جو آنکھ میں ٹھوس کے مانند سیاہ پردہ نظر آتا ہے، اور یہ بدیہی ہے کہ دھوکوں کے مانند سیاہ پردہ سفید نہیں ہو سکتا۔ یہ امر معلوم ہونا چاہئے کہ جمہور اطباء کا اتفاق ہے کہ سبل آنکھ کی اصلی رگوں کے پھول جانے کا نام ہے، جو منی کے اعضاء میں سے ہیں، مگر بعض لوگ اس کے خلاف بھی معلوم ہوتے ہیں +

فاصل علاوہ شرح کلیات میں فرماتے ہیں کہ اطباء نے اس کے متعلق جو کچھ بھی ذکر کیا ہے، اس کے صحیح ہونے کا گمان بھی نہیں ہو سکتا، چہ جائیکہ اس پر کوئی دلیل قائم ہو سکے، ہاں جو لوگ سبل کو اصلی رگیں کہتے ہیں، وہ یہ دلیل پیش کر سکتے ہیں کہ (۱) رگیں منی کے مادہ پیدا ہوتی ہیں، اسلئے ان کی پیدائش ایک مرتبہ ہو چکنے کے بعد دوبارہ پیدا ہونا ناممکن ہے؛ (۲) اگر ان رگوں کی پیدائش عارضی تسلیم کی جائے تو چاہئے تھا کہ ساری آنکھ پر ہو، حالانکہ یہ سیاہی چشم ہی کے ارد گرد اور چشم کے رگوں کی کناروں پر ہوتی ہیں +

لہ ملحقہ اور قریبہ میں رگیں دماغ ہی سے آتی ہیں (مترجم) +

”جو لوگ ان کو عارضی شمار کرتے ہیں وہ بیحجت پیش کر سکتے ہیں کہ (۱) اگر یہ اصلی ہوتیں تو کھٹنے سے انکی غذا فاسد ہو جاتی، اور یہ لاغر ہو جاتیں، حالانکہ ایسا نہیں ہوتا، (۲) جب ان کی پوری دستکاری نہیں کی جاتی تو دوبارہ ویسی ہی پیدا ہو جاتی ہیں، حالانکہ اصلی رگیں کھٹنے کے بعد دوبارہ نہیں لڑتی ہیں، (۳) یہ رگیں کھٹنے کے وقت ملتحمہ سے علیحدہ ہو کر اڑ جاتی ہیں، اگر یہ اصلی ہوتیں تو ملتحمہ بھی ان کے ساتھ اڑ جاتا۔“

علامہ مذکور پھر کہتا ہے کہ ”ہمارے نزدیک صحیح یہ ہے کہ یہ رگیں عارضی ہیں اور اصلی رگوں کے مانند ہوتی ہیں، اور آنکھ کے عارضی پردہ میں بن جاتی ہیں۔ اس جھلی کی پیدائش اس طور پر ہوتی ہے کہ ملتحمہ دراصل کثیف جسم ہے، جس کی غذا بھی کثیف ہونی چاہیے، کیونکہ غذا عضو کے مشابہ ہو کر ہوتی ہے، اور کثیف کا غرض بھی کثیف ہی ہوتا ہے، پس اگر ایسے فضلات کے دفع کرنے سے قوت عاجز ہو جاتی ہے تو تھوڑے تھوڑے جمع ہو جاتے، اور ان سے آنکھوں میں عارضی اجسام پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو فضلے رگوں کی سطح پر ہوتے ہیں، وہ رگیں بن جاتے، اور جوان سے علیحدہ ہوتے ہیں، وہ جھلی بن جاتے ہیں، جس طرح جنین کے پردہ میثمہ کا حال ہے۔“

”یہ عارضی رگیں طبعی رگوں کے مقابل ہوتی اور سیما ہی کو پوشیدہ نہیں کر لیتی ہیں، کیونکہ جو مادہ رگوں سے جدا ہوتا ہے، اور رگوں سے چٹا ہوتا ہے، وریدوں کی شکل اختیار کر چکے لئے زیادہ مستعد و تیار ہوتا ہے، اور جہاں ایسا نہیں ہوتا، وہ جھلی کی شکل اختیار کر چکے لئے مستعد ہوتا ہے، کیونکہ یہ مادہ ملتحمہ نامی جھلی سے علیحدہ ہوتا ہے، ازاں بعد امتلاہ کی وجہ سے اور عارضی جھلی کے ساتھ چٹ جانے کی وجہ سے اصلی رگیں بھی پھول جاتی ہیں، کیونکہ یہ جھلی رگوں کو گرم کرتی اور تحلیل ہونے والے بخارات اور حرارت کو روک دیتی ہے، جس سے لطیف خون اکڑان جسموں میں داخل ہو جاتا ہے، جو رگوں پر پیدا ہو جاتے ہیں، اور انہیں پکڑ دیتا ہے، جس سے یہ اجسام بظاہر رگ معلوم ہوتے ہیں، اور جو اجسام رگوں سے متصل نہیں ہوتے، ان میں یہ لطیف خون بالکل نہیں جاتا، اس لئے یہ خون سے بالکل خالی ہوتے ہیں۔“

علامہ کا یہ قول اگلے اور پچھلے حکماء کی مخالفت میں ناقابل تسلیم ہے۔ علامہ نے ان رگوں کے عارضی ہونے پر جو تین دلائل پیش کئے ہیں، ان میں سے پہلی دلیل کا جواب یہ دیا جاسکتا ہے کہ ان رگوں کا لاغر ہونا اس وقت ضروری ہے، جبکہ ان کی غذا کی تمام رگیں کاٹ دی جائیں اور ایسا ہوا نہیں کرتا، بلکہ اس کی بعض بیرونی رگیں کاٹ دی جاتی ہیں۔ دوسری دلیل کا جواب یہ ہے کہ کئی ہوتی رگوں کا اصلی حالت پر لوٹ آنا ناقابل تسلیم ہے، بلکہ جب کماحقہ کاٹی نہیں جاتیں، اور ان کی کوئی شاخ غلیظہ فضلات سے بھری ہوئی رہ جاتی ہے، تو ملتحمہ کی طرف جو اچھی غذا روزمرہ آتی رہتی ہے، تو ان مواد کے ساتھ ملکر خراب ہو جاتی ہے، اسلئے وہ غذا کے قابل نہیں رہتی، اور رگوں میں جمع رہتی ہے، جس سے بیرونی رگوں میں سے کوئی دوسری رگ جہاں تک دھڑکی تھی، پھول

جاتی ہے + تیسری دلیل کا جواب یہ ہے کہ دستکاری کیوقت ملتحمہ سے ان رگوں کے ملتحدہ ہونے کی وجہ سے  
کہ یہ رگیں بیرونی ہوتی ہیں، اور ملتحمہ گڑھی کے مانند سخت جسم ہے، اور اس کے اوپر کوئی دوسرا پردہ  
بھی نہیں ہے، جو اس کو اور ان رگوں کو پوشیدہ کرے، اور انکو ملتحدہ نہ ہونے دے۔ پس جب یہ  
رگیں کانٹوں سے اوٹھائی جاتی ہیں تو لازمی طور پر ملتحمہ سے الگ ہو جاتی ہیں، سوائے ان بارہ ایک  
ریشوں کے، جن کے ذریعہ یہ رگیں اندرونی رگوں سے اور بعض بیرونی رگوں سے تعلق رکھتی ہیں +  
سبیل کی رگیں عارضی اور مضر صحت ہونے کے باوجود اصلی رگوں کی افزائش ہیں، اور ان میں  
تمام اصلی رگوں کی مانند خون کی آمد و رفت ہوتی ہے، اس قسم کی طبعی زیادتیوں کی مثال قلب  
کے کئی ریشوں اور رحم کے ریشوں میں (بجالت محل) پائی جاتی ہے۔ یہ پردہ بھی دراصل ملتحمہ  
ہی کا ایک حصہ ہوتا ہے جو زیادہ دبیز غلیظ اور مکدر رہو جاتا ہے (مترجم) +

سبب ۱۔ ان رگوں کا خوشی مادیوں، اور غلیظ بخارات سے بھر جانا، جن کا جلد تحلیل  
ہونا دشوار ہوتا ہے +

۱۔ سبیل کی تین قسمیں ہیں: (۱) سبیل مرطب، جس کے ساتھ افشک اور پلکوں میں بکثرت رطوبت  
ہوتی ہے، کیونکہ اس خاص قسم کا مادہ رقیق اور تیز ہوتا ہے، اسی وجہ سے اس کے ساتھ خارش  
بے درجے جھینک، اور آنکھوں کے اندر میس ہوتی ہے، اور اس قسم میں ناممکن ہے کہ رگیں کانٹوں  
(بشاروں) میں چسپیں، اور کاٹی جاسکیں، کیونکہ اس میں علی العموم ملتحمہ کے اندر کی رگیں  
میر ہوتی ہیں + قصداً اس کا کہنا ہے کہ ایک آلہ ہے جس کی شکل مڑے ہوئے تھکے کے مانند  
ہوتی ہے، جس سے پھیلیوں کا شکار کیا جاتا ہے +

۲۔ سبیل یا لبس، جس میں نہ آنسو اور نہ رطوبت ہوتی ہے، کیونکہ اس کا مادہ غلیظ

ہوتا ہے اور سوائے پردہ سبیل کی موجودگی کے آنکھیں تندرست آنکھوں کے مانند ہوتی ہیں +

۳۔ سبیل مستحکم، جس میں پردہ غلیظ ہوتا، سیاہی چشم سفید ہو جاتی، اور

بصارت زائل ہو جاتی ہے +

علامات سبیل خفیف ۱۔ اگر مرض سبیل نیا اور رقیق ہو تو بصارت کو کم روکتا ہے +

کیونکہ عملی رقیق ہوتی ہے اور آنکھوں میں چھوٹی چھوٹی سرخ رگوں کی مکاری کے جانے کے مانند ایک  
بجاوٹ نظر آتی ہے، رگیں زیادہ بڑھنے کے باعث چھوٹی معلوم ہوتی ہیں +

علامت ۲۔ بقال کی نصہ کریں، یا راج وغیرہ سے مسلسل دیں + تنقیہ کے بعد بھوک

کی حالت میں پیشہ تمام کرائیں، تاکہ مادہ لطیف ہو جائے، تیز سرے لگائیں جیسے باسلیقون +

باسلیقون کے سنے بادشاہی کے ہیں + نسخہ باسلیقون: کفد ریا، رد پانمی، ہر ایک

۳۵ ماشہ، تانبہ سوختہ، نمک لاہوری، تیزبات، سفیدہ قلعی، گول مرزق، پیل، سبیل الطیب

ملے ملتحمہ معمولی ایک نرم پردہ یا پھلی ہے، اگر ہی جیسا نہیں ہے +



توتیا، ہر ایک، ماشہ، لونگ، اشند، ہر ایک ۳، ماشہ، امیران، ہلدی، ہر ایک ۱۰، ماشہ، پوست، بیلہ، سفیدہ کاشغری، نمک طحام، عصا رۂ امیشا ہر ایک ۱۰، ماشہ، مشک ۱۰، ماشہ، تر یا با سلیقون کے اشند دوسری دوائیں لگائیں { مگر یہ دوائیں بھی تنقیہ بدن کے بعد استعمال کریں، تاکہ دواؤں کی تیزی اور شدت دروسے آنکھوں کی طرف مواد متوجہ نہ ہو جائیں +

**علامات سبب مستحکم** { رگیں موٹی موٹی معلوم ہوتی ہیں، اور بینائی بہت کم ہو جاتی ہے } +

**علاج** { محل لقطا کریں (یعنی رگوں کو تراش دیں) جس کی صورت یہ ہے کہ ان رگوں میں بہت سے تانگے پرو کر اوپر اٹھائیں، پھر قنچی سے تراش ڈالیں، یا اُن کو کانٹوں سے اٹھا کر تراشیں، زان بجز نمک اور زیرہ چبا کر پانی بنجوڑ کر آنکھوں میں پٹکائیں، اور مریض سے کہیں کہ وہ برابر آنکھوں کو گھماتا رہے، تاکہ چھٹ نہ جائیں +

**اسباب** پرانے روہوں یا پڑبال کی وجہ سے قرنیہ پر متواتر خراش یا رگڑا گئے سے + رگیں بن جاتی ہیں +

**علامات** طبقہ ملتہ مرغ ہو جاتا ہے، آنکھ میں شخ رنگ کا، گولق کا جال معلوم ہوتا ہے، آنکھ چند ہی ہو جاتی ہے، جب مرض پیمانہ ہو جاتا ہے، تو خراش کم ہو جاتی ہے، قرنیہ دھندلا سا ہو جاتا ہے، اور اس کی سطح کھردری ہو جاتی ہے، اور معلوم ہونے لگتا ہے کہ قرنیہ پر ایک پردہ چھا گیا ہے، قرنیہ کی جبک زائل ہو جاتی ہے، نظر کمزور ہو جاتی ہے، آنکھ میں درد اور سوزش بہت ہوتی ہے، بالخصوص رات کے وقت پوٹے اوٹا آنکھ کے چاروں طرف شدت کا درد ہوتا ہے، اور بنی سکڑ کر بے ڈول ہو جاتی ہے + اس حالت میں گاہے قرنیہ پر زخم ہو جاتا ہے +

**معمولات مطلب** : شروع مرض میں آشوب چشم کے اصول پر علاج کریں، اور اگر مرض پیمانہ ہو جائے تو اسکا علاج روپے کے طریقہ پر کریں، جس کا بیان آگے آنے والا ہے + **ہدایات** : مریض کو صاف اور تاریک کمرے میں رکھیں، آنکھوں کے آگے سیاہ رنگ یا زرد رنگ کا کپڑہ لٹکائیں، سرد ہوائیں چلتے پھرتے سے بچائیں، دماغی محنت کرنے، ٹھنڈی پانی سے غسل کرنے، آگ کے پاس بیٹھنے، دھوپ میں چلنے سے اور ترش اشیاء کے استعمال سے پرہیز کر لیں، اگر قبض ہو تو دفع کریں +

**غذا** : سادہ اور معوی غذا کھلائیں، مثلاً بکری کا شورہ، مرغ کی دال، کدو، تری، ٹٹلا، پالک، وغیرہ چائی یا پھلکے کے ساتھ، مرغ اور مصالح کی کثرت منوع ہے، دہی، چھانچہ، املی، لیموں، وغیرہ سے اور نقاخ اور دیرہضم اشیاء سے پرہیز کر لیں +

## شرناق (بالائی پیوٹہ کی گلٹی)

فیشرناق بالائی پیوٹہ کا ایک ادبھار ہے جو چربی دار مادہ سے پیدا ہوتا ہے؛ بالائی پیوٹہ مندرجہ ذیل اعضا سے بنا ہوا ہے: اول جلد، پھر جھلی کی پٹی، محراب، پھر چرم بیدار، جھلی، پھر عضلہ، پھر دوسری محراب، پھر جلد + چربی دار جھلی دونوں محرابوں کے درمیان اس لئے رکھی گئی ہے تاکہ پیوٹے زیادہ حرکت سے خشک نہ ہو جائیں، یہی جھلی جب بڑی ہو جاتی ہے تو فیشرناق پیدا ہو جاتا ہے، اسی وجہ سے شرناق رسولیوں کے مانند حرکت نہیں کرتا +

جو جس سے پیوٹے پورے طور پر مکمل نہیں کئے، بلکہ ڈھیلے سے ہو جاتے ہیں + یہ او بھار پیوٹوں سے جٹا ہوا ہوتا ہے، اور رسولی (سلو) کے مانند عضو سے علیحدہ ہوتا اور نہ حرکت کرتا ہے؛ بلکہ اس کے جوہر میں داخل رہتا ہے + اس کی وجہ غلیظ رطوبتیں ہوتی ہیں، جو پیوٹے میں چلی جاتی ہیں، اسی وجہ سے یہ علی العموم بچوں اور مرطوب مزارجوں میں ہوتا ہے +

علامات: اگر دو انگلیوں سے شرناق کی بلندی دبا لی جائے، پھر دونوں انگلیاں علیحدہ کر لی جائیں، تو بیچ میں بلندی ظاہر ہوگی؛ کیونکہ یہ چرم بیدار اور غلیظ ہوتا ہے +

علاج: اگر ضرورت ہو تو نصد کے فیوڑیہ اخراج مواد کریں؛ اقراص بنفشہ کھلائیں

طبیعت غذا میں؛ مثلاً مصنوعی شوربے اور پرنڈوں کے گوشت کو کھلائیں، مزارج کو درست کریں؛

حمام میں داخل کریں؛ تاکہ مادہ لطیف اور تحلیل ہو جائے؛ فی ایسے پانی سے تمکید کریں، جس میں

تحلیل کرنے والی بوٹیاں جو ش دی گئی ہوں، باسلیقول اکبر آمکھوں میں لگا دیں + ان

تدابیر سے اگر تحلیل ہو جائے تو بہتر ہے؛ کوئی ایسی سختی ہے، جو پوری احتیاط کے بعد تحلیل نہ ہو سکے؛

سرطان اور خازیر بھی پوری نگہداشت سے تحلیل ہو جاتے ہیں، چنانچہ علی بن عیسیٰ کا قول ہے

کہ ”ایک شخص کو مرض شرناق پیدا ہوا تھا، جس کی شہرت کی وجہ سے اس کا علاج دستکاری

سے نہیں کیا گیا، بلکہ تحلیل کرنے والے طلا، اور ذرور اغیر سے اس کا علاج کیا گیا، جس سے

وہ بالکل اچھا ہو گیا“ + یہ علاج اس سے بہتر ہے کہ دستکاری سے شرناق کو نکال ڈالیں؛ کیونکہ

یہ چرم بیدار جھلی پیوٹوں کے بالوں کی حفاظت کرتی، اور اسی کے باعث پیوٹے باہم بھی طرح بند

ہوتے ہیں، اور نکال لینے کے بعد پیوٹے خشک ہو کر ضرورت کے وقت نہایت خوبی سے بند نہیں

ہوتے؛ فوراً دستکاری کریں؛ یعنی اس چرم بیدار مقام کے درمیان میں چوڑائی سے اس قدر کم گرا

شکاف دیں کہ فقط شحم (چربی دار جھلی) ایک بہوٹے (کیونکہ گاہے غلطی سے شکاف پیوٹہ کے اندر مٹی

حصہ اور قریب تک پہنچ جاتا ہے) جب شحم معلوم ہو تو کٹان کے کپڑے کی مدد سے اسے

پکڑیں؛ تاکہ کٹان کے باعث ہاتھ سے پھسل نہ جائے، پھر دایں بائیں اور اوپر کی طرف

لے پائٹری تولی طور پر قابل غور ہے (مترجم) +

حرکت دیں، تاکہ بالکل خارج ہو جائے، پھر سرکہ اور گلاب میں کپڑا تر کر کے اس مقام  
 عدیں۔ اگر کسی قدر اس کا بقیہ رہ جائے تو نمک پیکر اس پر چھڑک دیں، تاکہ نمک اسے  
 ڈالے، اور اس میں غفلت بالکل نہ کریں؛ کیونکہ آنکھوں کے لئے یہ شرناق سے بھی زیادہ  
 ہے، اس سے درد سخت اور دم گرم پیدا ہو جاتا، اور بے تلی سخت ہو جاتی، اور آنکھوں کو  
 اس سے روک دیتی ہے۔

## بَوَا لَتَيْن (آنسو کے دو قطرے)

{ یہ ایک بیماری ہے، جس میں تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد آنسو کے چند قطرے ٹپک کر  
 جاتے ہیں }۔ طبری کا قول ہے کہ اسی وجہ سے اس کا نام بَوَا لَتَيْن (پیشاب  
 و قطرے) رکھا گیا ہے۔

{ سبب اس کا یہ ہے کہ بالائی پیوٹے موٹے اور اس کے اندرونی حصہ میں اور بیمار ہو جاتا ہے  
 بیمار آنکھوں کے بند کرنے کے وقت جب دوسرے پیوٹے یا قطرے میں لگتا ہے تو رگڑ سے  
 ٹپک پڑتے ہیں }۔ اس مرض کی تکلیف بدن میں مواد کے جمع ہو جانے، یا معدہ کے پھر جاتے  
 و شراب پینے، اور بیداری سے بڑھ جاتی ہے؛ کیونکہ شراب سے سر کی طرف غلیظ بخارات  
 ت چڑھتے ہیں، جو سر میں اور بھی زیادہ غلیظ ہو جاتے ہیں، اسلئے پیوٹوں کی غفلت اور  
 کی بلندی اور بیمار کو بڑھا دیتے ہیں؛ اور بیداری سے رومی بخارات بدر، بمعنی یا غلبہ  
 کے باعث چڑھتے ہیں { اور جب پیوٹے ٹپکے ہوتے اور بلندی کم ہوتی ہے تو رگڑ  
 نے کچے باعث آنسو نہیں بہتے ہیں }۔

علاج { بدن سے مواد کا اخراج کریں } غلیظ اور تخیر پیدا کرنے والی غذاؤں سے  
 بیز کریں، غذا کم کریں؛ تاکہ مواد کم ہو جائیں { یا صمدہ درست کریں } تاکہ مواد اور غلیظ بخارات  
 بلا ہوں { سینک کریں، تحلیل لیب لگائیں } مثلاً آمیتا، سر، دھنن { اشک بہانے والے  
 رطوبتوں کو تحلیل کرنے والے سرے لگائیں } مثلاً بلسیقون، اور شیفاف احمر۔

## عقدہ (بالائی پیوٹہ کی گرہ)

چونکہ یہ مرض گرہ سے مشابہ ہوتا ہے، اس لئے اس کا نام عقدہ (گرہ) رکھا گیا ہے۔ بالائی  
 نہ پر جلد کے نیچے پیدا ہوتا ہے اور بالعموم چھوٹے سے معلوم ہوتا ہے۔ اس کی وجہ غلیظ بخارات  
 مت ہوتی ہے، جو سر سے پلوں میں اور تر کر سخت ہو جاتی ہے؛ کیونکہ اس کا لطیف حصہ جلد کے  
 چوٹے اور زیادہ حرکت کرنے کے باعث تحلیل ہو کر باقی حصہ سخت ہو جاتا ہے۔ اس کی تیس  
 ہیں {۔

**قسم اول شکر** حرکت کرتا اور اپنی جگہ سے دائیں، بائیں، اوپر، نیچے، با سانی ہجاتا ہے۔ کیونکہ یہ قسم رسانی کے مانند ایک جھلی میں طغون ہونے کے باعث عضو سے علیحدہ ہوتی ہے۔ علاج اگر گروہ زیادہ گہری نہ تو باہر نکال لیں، یعنی اس کے اوپر کی جلد کو چڑائی میں چکر اور شکاف کے کناروں کو کانٹوں سے کھینچ کر گروہ سے علیحدہ کر ڈالیں، پھر آہستہ کی غصہ کو جھلی سے پھینچ لیں، اور احتیاط کریں کہ اس کی جھلی نہ پھٹ جائے، ورنہ پوری دستکاری نہر کے گی، اور بعض لوگ مٹی (ب) شکاف دیتے ہیں تو اگر گروہ گہری نہ تو پیوٹہ کو اولٹ کر اور اندر سے شکاف دیکر، گروہ نکالیں، پھر چبائے ہوئے زیرہ کا پانی تھوڑی دیر کے لئے بھر دیں تاکہ پورے چمٹ نہ جائیں۔

**قسم دوم سخت** دستکر نہ کے مانند نہایت سخت ہوتی، اور اپنی جگہ سے بالکل نہیں ہلتی۔ کیونکہ یہ قسم عضو سے علیحدہ نہیں ہوتی، اور پیوٹے سے بہت مشابہ ہوتی ہے۔ دستکاری کے ذریعہ اسے نکالنے میں خطرہ ہے، کیونکہ یہ قسم عضو کے اندر داخل ہوتی، اور پہلی قسم کے مانند کسی جھلی میں طغون نہیں ہوتی ہے، اسلئے اس کے مادہ کا بالکل خارج کرنا ناممکن ہے، بلکہ اس مادہ کا خمیر یا بقیہ رہ جاتا ہے، جو مرض کو دوبارہ پیدا کر دیتا ہے، ایسی حالت میں اس علاج سے مرعین کو غلط طریقہ پر محض تکلیف و عذاب میں مبتلا کرنا ہوگا۔ علاوہ بریں گا ہے اس سے بڑا اور کم پیدا ہو جاتا ہے، بلکہ مناسب یہ ہے کہ گرم پانی اور قیر و ملی سے اس کو نرم کریں، اور نرم کرنے کے بعد داخلیوں اور لعابوں سے تحلیل کریں مثلاً مٹھی اور اسی کا لعاب تو اگر تحلیل نہ ہو سکے تو پیوٹہ دیں، اور آلات یا تیز دوائیں استعمال نہ کریں، مگر بعض لوگ بدن کی پوری صفائی اور مواد مرض کو دور کرنے کے بعد قہنی سے تراش دینے کو جائز سمجھتے ہیں، اور تراشنے کے بعد تھوڑی دیر تک خون بنے دیتے ہیں، تاکہ اس میں ورم نہ پیدا ہو جائے۔

**(۳) قسم سوم وسیع** جو پھیلا ہوا ہوتا ہے، اس کی دباؤ زیادہ نہیں ہوتی، اس کی رنگت جلد میں سرخ توت کے مانند یا نیلی ہوتی ہے، کیونکہ یہ قسم خون کے جلے ہوئے سودا سے پیدا ہوتی ہے۔ اس میں رگیں بھی ہوتی ہیں، جو عضو کے ساتھ چمٹی ہوتی ہیں، کیونکہ اس کا مادہ کسی قدر رگوں میں بھی باقی رہتا ہے۔ اس میں دستکاری ہرگز نہ کریں، کیونکہ اس کے ہر طرف خون کی رگیں ہوتی ہیں، جسکا بالکل معدوم کر دینا ممکن نہیں ہے، بلکہ بعض رگیں رہ جاتی اور دوسری گروہ پیدا کر دیتی ہیں۔ علاوہ ازیں چونکہ اس کا مادہ سرطان شحم کے مانند نہایت ردی ہوتا ہے، اس لئے پھر شکاف بھرنائیں۔

**علاج** تھوڑے دلوں کے بعد اخراج مواد کیا کریں، تاکہ مواد زیادہ جمع نہ ہو جائیں۔ غلیظ غذاؤں سے پرہیز رکھیں۔

## پڑبال (شعرزائد و شعر منقلب)

بعض لوگ شعر منقلب، اور شعرزائد کو ایک ہی سمجھتے ہیں، جیسا کہ مصنف کے کلام سے پتہ چلتا ہے، مگر صحیح یہ ہے کہ شعر منقلب وہ بال ہیں، جو پوٹوں کے کناروں پر پیدا ہو کر آنکھ کے اندر کی طرف مڑ جاتے ہیں، اور جب پوٹے حرکت کرتے ہیں تو یہ بال آنکھ کے ڈھیلے میں چبھتے، اور اس سے آنکھ رواں ہوتے ہیں۔ اس سے آنکھیں کمزور ہو کر مادوں کے قبول کرنے کے لئے آمادہ ہو جاتی ہیں، اور اس کے ساتھ مرض سبیل، روانی، اشک، غارش، چشم، اور سرخی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور شعرزائد کی پیدائش طبعی حالت کے برخلاف پوٹوں کے کناروں پر نہیں ہوتی، بلکہ آنکھوں کے قریب میں ہوتی ہے، سیدھے ہونے کی صورت میں چبھتے، اور باہر کی طرف مڑے ہوئے ہونے کی صورت میں آنکھوں میں ظاہری نقصان نہیں دیتے، بلکہ آنکھوں پر پڑے ہوئے ہوتے، اور سامنے کی چیزوں میں کالے خطوط نظر آتے ہیں۔ چنانچہ بعض اگے اہلباء کا قول ہے کہ پلک کے بال جب ضرورت سے زیادہ ہوتے ہیں، اور ان کی پیدائش اصلی جگہ میں نہیں ہوتی تو ماہتاب کی طرف دیکھنے سے ماہتاب اور چراغ کی شعاعیں (جو اس کی آنکھوں تک پہنچتی ہیں) تاگوں کے مانند پراگندہ اور منتشر نظر آتی ہیں۔

سبب دیگر مرض متعفن اور گندہ رطوبت سے پیدا ہوتا ہے۔ جو تیز اور نہ ٹھیک شور ہوئی ہے، کیونکہ ایسے اے اصلی بالوں کو بھی فاسد کر دیتے ہیں، چر جائیکہ نئے بال ان سے پیدا ہوں تو یہ رطوبت پوٹوں میں اور پوٹوں کے کناروں میں جمع ہو جاتی ہے۔

علاج { پہلے دماغ کو صاف کریں، پھر ایسے سرے لگائیں، جو تیز اور پلوں کے مراد کو پاک کر نیوالے ہوں } مثلاً باسلیقون، شیات، احمرو حاد، شیات اخضر، پھر بالوں کو اکھیر میں آدھ اس کے بعد دماغ دیں، مگر مناسب یہ ہے کہ ایک بال کو اکھیر کر سوئی سے دماغ کراچی ہوئے تک چھوڑ دیں، اس کے بعد دوسرا بال اکھیریں، اور داغنے کے وقت پوٹوں کو لٹائیں، تاکہ آنکھوں میں گرمی نہ پہنچے، مگر بعض لوگ آنکھوں کو سرد آٹے سے بھر دیتے، اور داغنے کے بعد آنکھوں میں سفیدی بیضہ ہمارہ روغن گل طلا کرتے ہیں، اور گاہے بغیر داغ کے بالوں کے اکھیرنے کے بعد ہزوریائی مینڈکوں کا خون، یا گٹوں کی جیڑی (فراکلب) کا خون، یا پیوٹی کے (نڈے) یا انجیر کا دودھ لگا دیتے ہیں { فراکلب (جیڑی) وہ جالور ہے، جو کتوں کے کان میں چمٹا رہتا ہے، اور جب خون زیادہ لپٹا ہے تو گرہ پڑتا ہے }۔ حنین نے اپنی کتاب اختیارات میں لکھا ہے کہ بالوں کے اکھیرنے کے بعد ہڈ کا پتہ لگا دینا چاہئے، کیونکہ یہ علاج نہایت کافی ہے، دوسری دوا کی ضرورت نہیں رہتی، اور اگر بال ایک، یا دو، یا پانچ تک ہوں تو گاہے

منقلب، مڑے ہوئے، لٹے ہوئے۔

سورج یا مصلیٰ، یا آئینچ کے ذریعہ دوسرے اصلی اور طبی بالوں کے ساتھ چسپاں کر دیتے ہیں، مونچھ (دبئی) جب آلاس کے مانند ایک ختم ہے، جس کے اندر نہایت لیسٹار و طوبت ہوتی ہے، انکے سوئی کے ذریعہ یہ بال پروئے جاتے ہیں، جس کی صورت یہ ہے کہ سوئی کے سوراخ میں یہ زائد بال ڈال کر پوٹوں کے باہر نکال لاتے ہیں، بشرطیکہ یہ صورت ممکن ہو، ورنہ سوئی کے ناکہ میں ایک بال یا تیشی تاگر کا ایک سرادخل کر کے دونوں سروں کو کھینچ لیں، تاکہ دونوں سروں سے ملکر اور بٹ کر ایک ہو جائیں، پھر پڑبال کو ملا کر باہر کی تھوڑا تھوڑا یہاں تک کھینچیں کہ پوٹ کے باہر نکل آئیں، اگر دوبارہ یہی عمل کرنے کی ضرورت پیش آئے تو کسی دوسرے مقام میں کریں، تاکہ سوراخ کشادہ نہ ہو جائے، جس سے بال نہ ٹھہر سکیں گے۔

**پڑبال اٹھانے کی ترکیب** اگر بال بکثرت ہوں تو پوٹ کو کاٹ ڈالتے اور اٹھاتے ہیں، اگر اسکو عمل قشعیر کہتے ہیں، کیونکہ اس صورت میں اس عمل کے سوا دوسرا علاج ناممکن ہے اس عمل کی صورت یہ ہے کہ پوٹوں کی جلد کو درمیان سے سوئی تاکے کے ذریعہ تین مقامات پر بانڈیں، پھر دوسرا دو کاٹنے سے پوٹوں کو اس قدر اٹھائے کہ پڑبال آنکھوں سے معتدل طو پر اٹھ جائیں، اور اسقدر زیادہ نہ اٹھ جائیں کہ پوٹے ٹڑکڑکھیں کھلی رہ جائیں، پھر اس جلد کو تیشی سے کاٹ ڈالیں، اور زخم کے دونوں کناروں کو ملا کر چند متفرق مقامات پر ٹانگے لگا کر گرہیں دیدیں، پھر اس پر زرد اور صفر چھڑک دیں، اور تیسرے روز ان ٹانگوں کو تیشی سے کاٹ کر نکال لیں، اور مرہموں سے علاج کریں۔

ایک دوسری صورت یہ ہے کہ پوٹے کو الٹ کر اس مقام میں شگان دیں جو حانہ کے نام سے مشہور ہے، اور یہ مقام پلک کے کنارے کے قریب ہوتا ہے، پھر زخم کو کھینچنے والی دولہ استعمال کریں، جس سے زائد گوشت پیدا ہو جاتا ہے، اس سے بال باہر کو کھڑ جائے، اور پوٹ مجھوتا ہو جاتا ہے، اس لئے یہ بال نہ آنکھوں میں جھپٹے، اور نہ جھپٹنے کی وجہ سے اشک بہتے ہیں، ہاں اس سے بینائی کمزور ہو جاتی ہے، کیونکہ مرض شترہ کے مانند آنکھ کا ڈھیلہ کسی قدر کھلا ہمارہ جاتا ہے۔

**اسباب:** پڑبال کے اسباب عموماً مندرجہ ذیل ہوتے ہیں: روہ، آنکھ کے پوٹوں کا درم مزین، پوٹوں پر چوٹ کا لگنا، آگ یا گرم پانی سے پوٹوں کا جل جانا۔ یہ مرض سرد ماک اور سرد زمانہ میں سرد مزاج اور بوڑھوں کو زیادہ ہوا کرتا ہے۔

**علاجات:** آنکھ میں بالوں کی رگڑ سے درد ہوتا ہے، آنسو بہتے ہیں، اور کچھ دنوں کے بعد طبقہ قرنیہ پر زخم یا سفیدی پیدا ہو جاتی ہے۔

**معمولات مطب:** مرین کہ کسی پڑبالی اور اس کے سر کو پیچھے کی طرف جھکائیں اور مرین کے سامنے کھڑے ہو کر مچنے سے ایک ایک بال اکھیریں، مگر اکھیرنے سے

قبل آنکھ میں جو ہر پردہ کے چند قطرے آنکھ میں ڈال دیں، تاکہ مرین کو تکلیف نہ ہو، ہاتھ کو  
اٹکھڑنے کے بعد زعفران، کافور، دودن کو پانی میں پیس کر لیب کر دیں۔ شب کے وقت  
اطریفیل کشنیزی، اطریفیل اسطوخودوس، یا اطریفیل زامانی گرم پانی کے ساتھ کھلا دیا کریں۔ او  
روزانہ صبح و شام کھل کھل کچھ کھل کافوری، یا پکنی دوا میں سے کوئی ایک پا بند ہی کے  
ساتھ لگائیں +

یا نسخہ ذیل میں سے کوئی تیار کر کے استعمال کریں:

نسخہ کحل: شوریہ قلعی، سرمہ سیاہ: دودن کو بار ایک پیکر سرمہ تیار کریں دوا  
رات کو سوتے وقت لگائیں +

نسخہ کحل دیگر: زرشاد، ایلوا، گیر، گل چیلی، منسل، لوطی سخی: سب کو سرمہ  
کی طرح بار ایک پیکر صبح و شام آنکھ میں لگائیں +

غذا و پیمین: معمولی غذا کم مرتی کی کھلائیں جن میں تیز گرم مصالح بھی نہ ہوں و دھوپ  
میں چلنے پھرنے سے، اور کھنے پڑنے سے، اور گرم غذاؤں سے پرہیز کریں +

## وَدَقَہ (آنکھوں کا دانہ)

وَدَقَہ طعنے کی بلندی (یعنی درم) ہے، جو سفید دانہ کے مانند ہوتی ہے بشرطیکہ طعنی دانہ  
سے پیدا ہوئی ہو۔ یہ سفیدی میں چربی کے مشابہ ہوتی ہے نہ کہ نرمی میں؛ کیونکہ یہ سخت ہی ہوتا  
ہے۔ اگر خونی مادہ سے اس کی پیدائش ہوتی ہے تو اس کا رنگ سرخ بھی ہوتا ہے۔ اس مرض کا  
مقام مختلف ہے: گاہ اندرونی گوشہ چشم، گاہ بیرونی، گاہ سپوں کے نیچے، اور گاہ  
سیاہی چشم کے ارد گرد، چھوٹے چھوٹے دانے پروئے ہوئے موتیوں کے مانند بکثرت ہوتے ہیں  
وَدَقَہ اور دود شرج میں فرق یہ ہے کہ دود شرج قرینہ کی بیماری، اور وَدَقَہ طعنے کی بیماری ہے  
جس سے طعنے نہیں بنتا؛ لیکن گاہ اس کے بڑھ جانے اور زیادہ نمود کے باعث شاذ و نادر بھٹ  
بھی جاتا ہے۔

سبب: اس مرض کا سبب غلیظ مواد ہوتے ہیں، جو طعنے میں جمع ہو کر او بھارا یا بلندی  
اختیار کر لیتے ہیں +

علاج: قسم خونی میں قیصال کی قصد کھولیں، اور قسم طعنی میں قیوشاندہ افیتون اور  
سبب ایاری سے تنقیہ کریں، اور مرض کے دیرینہ ہو جانیکے بعد شیا فاحمر لیں آنکھوں میں  
لگائیں؛ کیونکہ یہ تحلیل بھی کرتا ہے، اور مادوں کو خوب چھانٹتا بھی ہے +

نسخہ شیا فاحمر لیں: شادنج ۲۱ ماشہ، گوند بول، اکیترا: ہر ایک ۱۰ ماشہ  
ملہ دود شرج یا قرینہ کے پٹے سے بلندی نکل آتی ہے (مترجم) +

تانبہ سوختہ ۱۰ ماشہ، بیج مرجان، موتی، کھربار، سفید قلعی، مشکگند: ہر ایک ۱۰ ماشہ،  
 دھنم الاوین، زعفران: ہر ایک ۱۰ ماشہ، پانی کے ساتھ ملا کر تیار کریں + اگر آنکھیں سُرخ بھی  
 ہوں تو ششیات ابھیں آنکھوں میں ڈالیں + گلاب میں پیوں کو تر کر کے آنکھ پر باندھ کر  
 سٹلائیں؛ کیونکہ گاسے پیوں کے دباؤ ہی سے یہ مرض زائل ہو جاتا ہے + اگر صحت نہ ہو،  
 اور اس میں ریم جمع ہو جائے، تو پہلے ششیات ابھیں ڈالیں، اور پھر ٹ جانے کے بعد  
 ششیات آبار اور ششیات کندر ڈالیں +  
 نسخہ ششیاف کندر: اشق، اندروت، ہر ایک ۱۰ ماشہ، کندر ۳۵ ماشہ،  
 زعفران، ماشہ، میتھی کے لعاب میں ملا کر تیار کریں +

### طَرَفَہ (سُرخ نقطہ)

یہ نام اُس طرف سے بنایا گیا ہے، جس کے معنی چائے (ضرب) کے ہیں، جو آنکھ پر لگ کر  
 ملتقمہ میں سُرخ پیدا کر دیتا ہے؛ لہذا یہ نام بلحاظ سبب کے کہلا سکتا ہے؛ پھر اسکی مشابہت سے  
 ملتقمہ کی ہر ایک سُرخ کو طرفہ کہنے لگے (خواہ ضرب سے ہو یا نہ ہو) {طرفہ ملتقمہ کا سُرخ نقطہ ہے جو تازہ  
 سُرخ خون، یا دیرینہ، مردہ، سیاہ خون سے پیدا ہوتا ہے، جو آنکھ کی بعض جگہ ہونی لگوں سے  
 بہہ کر ملتقمہ میں آ جاتا ہے، اودانکے پھٹنے کی وجہ چائے یا ضرب ہوتی ہے} جو آنکھوں پر لگی ہو،  
 اور اُس کی بعض باریک رگوں کو پھاڑ دیا ہو جس سے خون نکل کر ملتقمہ کی سطح پر آ جاتا، اور اُسکے  
 نیچے ٹھہر جاتا ہے، اور لگے ضرب سے ملتقمہ بھی ساتھ ہی پھٹ جاتا ہے + یا رگوں کے پھٹنے  
 کی وجہ رگوں کا تیر ہو جانا ہے، جو تازہ پیدا کر کے ان کو پھاڑ دیتا ہے، یا اس کی وجہ جوش  
 خون اودانکھوں کی طرف اس کا بہنا ہے + اور بہنے کی وجہ خون کی تیزی، اور جوش و  
 تھقل سے خون کی مقدار کا زیادہ ہو جانا ہے + + یا وارم کے پکنے سے پہلے اس کا پھوٹ جانا  
 ہے + نیز طرفہ کے اسباب میں سے زیادہ جینا بھی ہے + چھینے کی حالت میں چونکہ سانس  
 کو روکنا پڑتا ہے، اسلئے رگیں تن جاتی ہیں، اور دماغ ٹپک ہو جاتا ہے، جس سے رگیں پھٹ جاتی  
 ہیں + اسی طرح اس سخت حرکت بھی اس کے اسباب میں سے ہے + کیونکہ حرکت سے گرمی پیدا ہوتی  
 ہے، اور گرمی اخلاط میں جوش اور پھیلاؤ پیدا کر کے اوجھی مقدار بڑھا دیتی ہے + غلی ذرا  
 سخت آجائی سے بھی گاسے رگیں پھٹ جاتی ہیں، کیونکہ اس حالت میں زور لگانا اور سانس  
 روکنا پڑتا ہے +

علاج {فیضال کی فصد کولیں، معمولی دواؤں سے مسلسل دیں} مثلاً جو شانڈہ، لبلہ، ہمراہ  
 مقوی نیلا یا راج کے بغیر، مگر مسلسل سے حقہ بہتر ہے + اور گرم گرم دودھ اور لعاب آنکھوں میں  
 چکائیں + تاکہ درد میں سکون اور ادہ میں نفع ہو کر رقیق ہو جائے، اور سفیدی و زردی ہیضہ



میں روئی تعبیر کرتے کھجور پر باندھیں، اور چیت لٹائیں، تاکہ درد میں سکون ہو۔ جب درد کم ہو جائے تو کبوتر کے بازو کا گرم گرم خون پیٹھ میں، یا ابتداء مرض میں اوس خون کے ساتھ مادہ کی لوٹانے والی دوائیں بھی گرم پانی میں گھول لیں۔ مثلاً گل ارمنی، گیر و، اور گل قبولیا اور آخر مرض یعنی زمانہ انحطاط میں خون کے تحلیل کرنے والی دوائیں مثلاً گندرائمر، اشق، زعفران جیسے کہ پرتالی مسخ یا زرد ملائیں، اور مویز سے تخم دور کر کے برگ مکھ، تازہ پیئر، اور کسی قدر نمک لاہوری ملا کر آنکھوں پر لپیٹ لگائیں، اور جو شانڈہ صغیر اور زوقائے خشک سے تمکید کریں۔ اس مرض میں غفلت سے ہرگز کام نہ لیں، کیونکہ گاہے یہ خون سخت ہو کر بالکل تحلیل نہیں ہوتا اور دیکھنے میں نہایت بُرا معلوم ہوتا ہے، اور گاہے ارد گرد کے اعضاء کو زخمی کر کے زخم پیدا کر دیتا ہے، اور دوسرے طبقات تک پھیل جاتا ہے۔

## پلکوں کا گر جانا (انتشا رائہاب)

یہ مرض آنکھوں کے لئے اس وجہ سے مضر ہے کہ اس حالت میں گرد و غبار اور سخت تیز روشنی سے حفاظت نہیں ہو سکتی، اسلئے دھوپ کی روشنی میں بینائی کمزور ہو جاتی، اور بجلی وغیرہ کے چمکنے کی صورت میں بالکل زائل ہو جاتی ہے (یعنی پلک کا کام سیاہی کی وجہ سے روشنی کو جذب کر کے معتدل بنانا ہے)۔

سبب (۱) اس کا سبب یہ ہے کہ صفراء اور سودا کے لمبانے کی وجہ سے پلکوں کی جڑوں میں ان بالوں کی غذا فاسد، شور اور تیز ہو جاتی ہے اور چونکہ یہ سبب فقط ایک خاص مقام میں ہے، اسلئے یہ ضروری نہیں ہے کہ تمام بدن کے بال گر جائیں۔ علامات صفراء یا سودا کے غلبہ کی علامتیں نمودار ہوتی ہیں ساتھ اس کے سوزش و خارش ہوتی ہے، اور بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ پوٹوں میں بالوں کے گر جانیکے علاوہ کوئی ظاہر علامت نمودار نہیں ہوتی، ایسا اس وقت ہوتا ہے جبکہ مادہ پوٹوں کے اندرونی حصہ میں ہو۔

علاج صفراء اور سودا کو خارج کریں، مزاج درست کریں، بال اگائیوالے سر سے لگائیں مثلاً لاہورد، سنگ ارمنی، تخم خرماسوختہ، دخان کندر، پوست صنوبر، سنبل۔

سبب (۲) یا اس کا باعث بالوں کی غذا کی کمی ہے اسلئے یہ گر جاتے ہیں جس طرح بوٹیاں آبپاشی نہ کرنے سے مروہ ہو جاتی ہیں، اور گرنے کے بعد دوبارہ ان کے قائم مقام نہیں آگئے۔ اور یہ قسم سخت اور تیز امراض کے بعد ہوتی ہے مثلاً سرسام، وحی محرقہ۔

علاج عمدہ غذاؤں اور حمام سے قوتوں کو قوی کریں، اور بدن میں رطوبت پہونچائیں اور استفراغ کو باطل بند کر دیں خلاصہ یہ ہے کہ رطوبت پہونچانے والی چیزیں استعمال کریں اور خشکی لانیوالی چیزوں سے پرہیز رکھیں پھر ایسے سر سے لگائیں، جو اشک جاری کریں اور نہ

دوطبوں کے نکلنے سے خشکی بڑھ جائیگی بلکہ ایسے سرمے لگائیں، جو بالوں کی جڑوں کو گرم کریں تاکہ بال اپنی غذا کو قوت کے ساتھ جذب کر سکیں، مثلاً باسلیقون اور روشنائی { +  
فسخہ روشنائی: تانبہ سوختہ، شاد بخ ہر ایک ۱۰، ماشہ، گول مرچ، پیل، زعفران،  
شم غفل، ہر ایک ۱۰، ماشہ، زنگار، صبر، بورہ ارینی، ہر ایک ۱۰، ماشہ، سونا کھنسی، ماشہ، سبکو  
غوب ہر ایک کریں +

سبب { یا اس مرض کا سبب وہ دوطبتیں ہوتی ہیں جو بالوں کی جڑوں کو ڈھیلا، اور  
سوراخوں کو کشادہ کر دیتی ہیں { جس سے بال اوس میں رُک نہیں سکتے +

علامات { غلبہ بغم کی علامتیں نمودار ہوتی ہیں { +  
علاج { یا راج اور گولیوں سے مادہ خارج کریں، خشکی لانے والے تدابیر { مثلاً سخت  
ریاضت، بیداری اور کئی غذا { عمل میں لائیں، اشک بہانے والے، اور دوطبتوں کو خشک کر نیرا  
سرمے لگائیں { تاکہ دوطبتیں خارج ہو جائیں، مثلاً شیاف صرخ تیز، شیاف سبز +

سبب { گاہے یہ مرض ایسے اسباب سے پیدا ہوتا ہے، جو بالوں تک غذا کو پہنچنے  
سے روک دیتے ہیں: یہ سبب یا غلیظ اور مسامات میں چپکنے والی خلط ہوتی ہے { جو بالوں سے  
مادہ کو فاسد کر دیتی، اور ان بخارات کو نفوذ کرنے سے روک دیتی ہے، جن سے بال بنتے ہیں  
{ یہ مرض دار الثعلب { بال خورہ { کے اقسام میں سے ہے { +

علاج { پہلے یہ معلوم کریں کہ یہ مرض کس خلط سے پیدا ہوا ہے { آیا بغم سے پیدا ہوا  
ہے، یا سودا، یا سد خون، یا صفراء { محی سے { اور یہ پلکوں کی زحمت سے معلوم ہو سکتا  
ہے { خصوصاً پوٹوں کے ملنے کے بعد { نیز اس خلط کا غلبہ اگر سائے بدن میں ہے،  
تو بھی اس کا علم ہو سکتا ہے، { پھر اسی غالب خلط کو خارج کریں، اور بال خورہ کی قسموں  
کے لحاظ سے بال خورہ کے طلا، لگائیں { جیسا کہ اس کتاب کے پچھلے حصہ میں آئیگا { پھر بال  
اوگانے والے سرمے لگائیں { +

{ گاہے پلکوں تک غذا کے نہ پہنچنے کا سبب مسامات کا معدوم اور بند ہو جانا ہوتا  
ہے، جیسا کہ چپک، زخم، اور جلتے سے ہو جاتا ہے، اور یہ قسم لا علاج ہے { کیونکہ ان زخموں  
کے بھر جانے کے بعد جو ساخت پیدا ہوتی ہے، وہ جلد کے مانند نہایت سخت ہوتی ہے  
{ سینجہ مند بنی: زخم بھرنے والی ساخت { جس میں نہ سوراخ اور نہ مسامات ہوتے  
ہیں، جن سے بال نکل سکیں +

## آنکھ کے زخم (قرح العین)

{ زخم اگرچہ آنکھ کے تمام طبقات میں پیدا ہو سکتے ہیں، مگر ملتحمہ، قرنیہ، اور عنبیہ کے

علاوہ دوسرے طبقات کے زخم بظاہر معلوم نہیں ہوتے ہاں اس سے آنکھوں میں نہایت خرابی پیدا ہو جاتی ہے، جسے طبیب آشوب خیال کرتا ہے، ازاں بعد جب خرابی اور بھی بڑھ جاتی، تو ریم زیادہ ہو جاتی ہے، تو یہ ریم طبقات کو چیر کر رطوبتوں میں نفوذ کر جاتی، اور عنبیہ و قرنیہ کو چھید کر باہر بہا کرتی ہے، اور بظاہر کوئی زخم معلوم نہیں ہوتا +

سبب { تیز اور جلے ہوئے اخلاط ہوتے ہیں } جو طبقات میں گر کر تفرق اتصال پیدا کر کے زخم ڈال دیتے ہیں +

علامات { سخت جبین ہوتی ہے } کیونکہ یہ تفرق و علیحدگی لطیف اور نہایت حس دار جھلی میں ہوتی ہے { سخت نہیں ہوتی ہے } کیونکہ اس میں شریائیں بکثرت ہیں { اور در و کے ساتھ اشک بھی بکثرت جاری ہوتے ہیں } کیونکہ مادہ کی تیزی و سوزش سے آنکھیں جلتی ہیں +

علامات زخم ملتحمہ { خاص ملتحمہ کے زخموں کی علامت یہ ہے کہ سفیدی چشم میں ایک سرخ نقطہ نظر آتا ہے، جس کی سرخی تمام آنکھ کی سرخی سے زیادہ ہے } سرانہی کا قول ہے کہ پورے جس وقت اوٹھایا جاتا ہے تو آنکھوں کے سفید حصہ میں ایک مقام سرخ نظر آتا ہے، یا ساری سفیدی سرخی سے تبدیل ہو جاتی ہے، اور ایک خاص مقام میں بہت زیادہ سرخی ہوتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ملتحمہ دوسرے طبقات کے برخلاف چونکہ گوشت کے مانند ہے، اسلئے اس میں خون بہت زیادہ ہوتا ہے + اس پر اگر کوئی شخص اعتراض کرنا چاہے کہ ملتحمہ کا گوشت تو سفید ہے، تو اس کا جواب یہ ہے کہ اگرچہ واقعی ملتحمہ ایسا ہی ہے، مگر جب زخم کے باعث خون کو اپنے مشابہ بنائیں سکتا تو خون اپنی اصلی حالت پر سرخ ہی رہتا ہے، اور سارا ملتحمہ، یا خاص زخم کا مقام سرخ ہو جاتا ہے + اس طبقہ کا زخم اگر گہرا ہوتا ہے تو اسے دبیلہ (پھوڑا) ورنہ معمولی عام زخم (قرصہ) کہتے ہیں +

علامات زخم عنبیہ { سیاہی چشم کے مقابل سرخ نقطہ نظر آتا ہے } کیونکہ اس میں خون کی کثرت ہے { جس میں سرخ رنگیں بنی ہوئی ہیں } اس میں رگوں کی اس لئے کثرت ہے کہ اس کی پیدائش طبقہ مشیمیہ ہوتی ہے { عنبیہ کا زخم گلاسے قرنیہ کو پھاڑ دیتا ہے } بشرطیکہ مادہ مقدار میں زیادہ اور کیفیت میں رزی ہو، ایسا مادہ جلد تحلیل نہیں ہوتا، بلکہ قرنیہ میں جا کر قرنیہ سے خارج ہونے کیلئے اسے کھالتا، اور اسے پھاڑ دیتا ہے { اور گلاسے قرنیہ کو نہیں پھاڑتا، بلکہ اس کا مادہ تحلیل ہو جاتا ہے } مگر ایسا اس وقت ہوتا ہے، جبکہ مادہ لطیف اور مقدار میں قلیل ہو، اور کیفیت میں فاسد اور دوی ہو +

علامات زخم قرنیہ { سیاہی چشم میں سفید نقطہ نظر آتا ہے } کیونکہ اس کا زخم عنبیہ کو دیکھنے سے روک دیتا ہے، جو اس کے نیچے ہوتا ہے { قرنیہ کا یہ زخم سات قسم کا ہوتا ہے جن میں سے چار قسم کے زخم اسکی بیرونی سطح میں پیدا ہوتے ہیں } اون کا نام جالینوس نے زخمہ اول و بعض

اگلے ٹکڑیوں نے، مثلاً کسانوفیون نے، خشونت اور جرب رکھا ہے۔ مَحْنِین ابن اسحاق نے کہا ہے کہ ان دو زوں میں معنوی اختلاں بالکل نہیں ہے؛ بلکہ نقطہ اختلاف ناموں میں ہے؛ لیونکہ خشونت اور جرب اختلاںِ فزوق کے قسموں میں سے ہیں، جس سے مراد وہ مرض ہے، جو جلد کو چیر دیتا ہے، اس لئے جن لوگوں نے اس کا نام زخم رکھا ہے، غلطی انخصوص جسکے یہ آنکھوں میں پیدا ہوتا ہے اس میں انکی غلطی بالکل نہیں ہے۔

قسم اول (۱) دھوئیں کے مانند ہوتی اور بہت سی جگہ کو گھیرے ہوتی ہے، اس کا نام قِطام (مغبار) ہے اور یونانی میں اخیلو مِس (تاریکی) کہتے ہیں (۲) یہ قسم پہلی قسم سے گہری، چھوٹی اور زیادہ سفید ہوتی ہے۔ اس کو ست حجاب (ابر) اور یونانی میں فا فالیون (ابر) کہتے ہیں (۳) سیاہی چشم کے حلقہ یا کنا سے پر پیدا ہو کر سفیدی یعنی قِطَم کے کچھ حصے کو بھی گھیر لیتا ہے اس کو اکیلی کہتے ہیں اور یونانی میں اسخیمون یعنی دو رنگتوں والا کہتے ہیں؛ کیونکہ اس زخم کا وہ حصہ جو قِطَم پر سیاہی چشم کے کنا سے باہر ہوتا ہے وہ سرخ، اور جو قرنیہ میں حلقہ سیاہی کے اندر ہوتا ہے وہ سفید نظر آتا ہے۔

(۴) یہ قسم طبقہ قرنیہ کی بیرونی سطح میں ہوتی، اور شاخوں کے مانند یا اون کے مانند ہوتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آنکھوں پر ایک چھوٹا سا اون کا ٹکڑا رکھا ہوا ہے جس کی رنگت سفید اور اس کی شاخیں اوپر اوڑھ چلی ہوئی ہوتی ہیں اس کو صوفی (اون کے مانند) کہتے ہیں نیز اسکو احتراقی اور یونانی میں ابی قوما (شاخدار) اور حقیقا و ما (احتراقی علی ہوئی) کہتے ہیں۔

قرنیہ کے گہرے زخم (۱) قرنیہ کے تین قسم کے زخم قرنیہ کی گہرائی میں ہوتے ہیں: (۱) یہ قسم گہری اور صاف ہوتی، اور اس پر کھرنڈ (خشک ریشہ) عموماً ہوتا ہے اور جاوڑی سے بہت مشابہت رکھتی ہے؛ اسے یونانی میں لوقولون (دانہ) کہتے ہیں۔

(۲) یہ قسم کم گہری اور زیادہ وسیع ہوتی ہے، اس کا نام حافرا (گہرا) اور یونانی میں قولوا (گہرا) کہتے ہیں (۳) تیسری قسم سیلی اور کھرنڈ کے ساتھ ہوتی ہے، اسے احتراقی (جلی ہوئی) کہتے ہیں اور یونانی میں ابیقوما، اور حقیقا و ما کہتے ہیں۔ یہ قسم اس چوتھی قسم کے ہنام ہوتی ہے، جو قرنیہ کی بیرونی سطح میں پیدا ہوتی ہے، اور یہی قسم جب دیرینہ ہو جاتی، اور اس سے آنکھوں میں رطوبتیں بہتی ہیں، تو جلیوں کو کھا جاتی، اور آنکھ کو خراب کر دیتی ہے، اپنی نوعیت لوگ وسیلہ کہتے ہیں۔

لہ انحلالِ فرد: عضو مفرد کی ساختوں کی علیحدگی کہتے ہیں، مثلاً بڑی گوشت و دیگر مفرد اعضاء کا کٹ بچٹ جانا۔ لہ اکیلی: کنارہ سیاہی چشم کا۔ لہ جاوڑی: باجرے کے دانے ہوتے ہیں۔

{ گاہے آنکھ میں مذکورہ بالا اقسام کے علاوہ شاذ و نادر طور پر ایکٹا وند زخم بھی پیدا ہوتا ہے، جس کا نام ذات الحروق (درگوں والا) ہے + یہ قسم خواہ آنکھ کے کسی حصہ میں ظاہر ہو، بال کے مانند اس میں شاخیں اور گریں بنی ہوئی معلوم ہوتی ہیں، اور یہ زخم اکثر طبقات کو شریک کر لیتا ہے، کیونکہ اس کا مادہ بہت زیادہ ہوتا ہے { اس کا مادہ جھلیکے سے آتا ہے، اور آنکھیں اس سے محتیاہ نہیں ہوتیں { کیونکہ یہ زخم مادوں کی کثرت، ردائت اور آنکھ کے اکثر حصہ میں منتشر ہونے کے باعث جھلیوں کو کھاتا، اور دبیلہ (پچوڑا) بن جاتا ہے { تمام زخموں میں ہتر اور بے خطر وہ زخم ہیں، جو لقمہ کی بیرونی سطح پر پیدا ہوتے ہیں { (۱) کیونکہ یہ زخم باسانی بھرجاتا ہے، اسلئے کہ طبقہ لقمہ کو سخت کے مانند ہے، اور جو اعضا گوشت کے مانند ہوتے ہیں، ان کا زخم ان سخت اعضا کی نسبت جو پٹھوں سے مشابہ ہوں جلد بھرجاتا ہے، (۲) اور یہ زخم اس لئے بھی اچھا ہے کہ پتلی سودور ہوتا ہے، (۳) اور قرنیہ و غنہ کے اوپر آنے سے محفوظ رہتا ہے { اور جن میں درد، جھپٹی، اور آنسو کم ہوتے ہیں { کیونکہ اس سے پتہ چلتا ہے کہ مادہ کی مقدار بدن میں قلیل ہے، نیز اس میں تیزی اور فساد کم ہے { اور آنکھوں کا بند ہونا ممکن ہوتا ہے { کیونکہ اس میں قرنیہ اور غنہ نہیں اور بھرتے ہیں { اور جو زخم ان اوصاف کے برخلاف ہوں، وہ زیادہ بُرے ہوتے ہیں { یعنی بدترین زخم وہ ہے، جو لقمہ کی بیرونی حصہ میں نہ ہو، بلکہ پوشیدہ ہو، یا قرنیہ پر ہو، اور درد، بے جھپٹی، اور اشک زیادہ ہوں، اور اس سے زیادہ بُرا وہ زخم ہے، جو قرنیہ پر پتلی (ناظر) کے نیچے ہو، کیونکہ اس مقام پر قرنیہ یا غنہ بہت جلد بھرتے ہیں، اور سب سے بدتر وہ زخم ہے، جو سیاہی چشم میں پتلی کے سامنے ہو، کیونکہ یہ زخم اشک بہاتا اور آنکھوں کو کھولنے نہیں دیتا، جس سے آنکھیں عرصہ تک بند رہتی ہیں، اور اسی بند رہنے، اور اشک رواں ہونے کے باعث آنکھوں پر پردہ پیدا ہوتا ہے +

**علاج:** ہر قسم کے زخموں میں { فصد کر کے بقدر طاقت خون خارج کریں { تاکہ آنکھوں کی طرف وہ مواد اور فضلات نہ جاسکیں، جو زخم کو بھرنے سے روک دیتے ہیں { بدن اور سر کو { جو شانڈہ ہلیلہ اور کسی قدر یاراج فیقر سے { صاف کریں { اور اگر زخم کے ساتھ شدید درد بھی ہو تو سفیدی بیضہ یا عورتوں کے دودھ میں { شیاف اسپن حل کر کے آنکھوں میں لگائیں { کیونکہ سفیدی اودودھ میں باوجود سردی، اور سنگین درد کے جلا کی طاقت بھی ہے { پھر عابلوں کے ذریعہ پکائیں { مثلاً عاب میتھی، لعاب اسی (جو گرد و غبار سے صاف کر لئے گئے ہوں) یہاں تک کہ پیپ ظاہر ہو جائے +

{ پھر یریم پیدا ہونے کے بعد اسے شیاف آبار اور زرد رانزروت سے صاف کریں { +

**نسخہ ذکر:** انزروت: نشاستہ ۱۰ ماشہ، انزروت مدبرہ سفیدہ قلبی، ہلکے ماشہ، سب کو خوب باریک کر کے یریم سے صاف ہونے کے بعد شیاف کندر کے ذریعہ زخم کے بھرنے کی کوشش کریں، اور جب زخم میں میل (دوخ) پیدا ہو جائے تو آب میتھی، اور شہد آنکھوں میں ڈالیں { تاکہ میل لطیف اور قیق ہو کر باسانی خارج ہو جائے + قیقیل (دوخ) فلیطہ گردنی

یا مکدر اور جمی ہوئی شے کو کہتے ہیں +

## بیاض (پھول یا سفید پردہ)

بیاض اس رفیق سفیدی کو کہتے ہیں، جو قرنیہ کی بیرونی سطح پر ہوتی ہے { اس کو اثر، غلام (ابر)، اور سحاب (بادل) کہتے ہیں یا اوس غلیظ اور گاڑھی سفیدی کو کہتے ہیں، جو قرنیہ کے اندر ہوتی ہے { اور اسے صرف بیاض (سفیدی) کہتے ہیں +

اسباب { (۱) یہ مرض گاہے نرموں کے بعد زیادہ بند رہنے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے، یا اس وجہ سے پیدا ہوتا ہے کہ نرموں سے آنکھیں کمزور ہو جائیں، اور ان میں روی مواد زیادہ کرنے ہیں اور آنکھیں اپنے ضعف کے باعث اُن مادوں کو لوٹا نہیں سکتی، جو ان میں گرتے ہیں، اسلئے آنکھوں میں مواد جمع ہو جاتے، اور حرکت نہ کرنے اور روشنی نہ پہنچنے کے باعث وہ اکٹھے ہو جاتے ہیں؛ کیونکہ حرکت سے آنکھوں کے مانے تحلیل ہوتے رہتے ہیں ذیہ قسم اگر علاج سے اچھی بھی ہو جائے تو بالکل اچھی نہیں ہوتی؛ بلکہ زخم کے بھر جانے کے بعد جو اثر اور نشان باقی رہ جاتا ہے، وہ ہر حال قائم رہتا ہے { کیونکہ قرنیہ آنکھوں کے مانند سخت ہے، اسلئے جب اُس کے اقبال میں غلیظگی پیدا ہوتی ہے، تو وہ حقیقی اور اعلیٰ طور پر نہیں ملتی؛ بلکہ زخم کے ملنے کا اثر جلد کے مانند باقی رہتا ہے { اور اس نشان کا دور ہونا ناممکن ہے؛ کیونکہ زخم پر جو شے پیدا ہو جاتی ہے، وہ نہایت سخت اور جیلی کے مانند محسوس ہوتی ہے، اور اپنی کثافت اور عدم صفائی کے باعث غیبیہ کو دیکھنے سے روک دیتی ہے، جو اس کے نیچے واقع ہے +

{ (۲) گاہے یہ مرض آشوب کے بعد پیدا ہوتا ہے { جس کے وجہ مندرجہ ذیل ہوتے ہیں: (۱) جب قاعدہ علاج کرنا { مادہ کو غلیظ کر دینا، اور تحلیل نہ ہونے دینا، { بے قاعدہ علاج کرنا { طبقات چشم میں درد و تکلیف پہنچانا { جس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ مواد آنکھوں میں بند ہو جاتے ہیں، اور اس وجہ سے یہ طبقات نہ اپنی غذاؤں کو ہضم کر سکتے، اور نہ اپنے ضعف کے باعث آئے ہوئے مادوں کو لوٹا سکتے ہیں { (۲) زیادہ عرصہ تک آنکھوں کا بند رہنا { جس سے مواد جمع ہو جاتے ہیں +

{ (۳) گاہے یہ مرض شقیقہ (آدھا سمی)، اور سخت درد کے بعد ہوتا ہے؛ کیونکہ ایسی صورتوں میں { شدت درد اور روشنی سے تکلیف ہونے کی وجہ سے { آنکھیں بند رہتی ہیں، اور کل نہیں کھلتیں، اور آنکھوں کے کھینے کی حالت میں { چونکہ زیادہ حرکت ہوتی، روشنی پہنچتی، اور مہلگتی ہے، اسلئے { آنکھوں کے مانے تحلیل ہوتے رہتے ہیں، یا اسلئے کہ ایسے دردوں میں گاہے شدت درد سے ذیہ ہودہ حرکتیں ہوتی ہیں { جس سے آنکھوں میں مواد جمع ہو جاتے ہیں +

علاج { وہ اسباب، جن سے مواد گرتے اور جمع ہوتے ہیں، جب بالکل زائل ہو جائیں

تو جلا پیدا کر نیوالے سرے لگائیں مثلاً ذرور مشک، مگر اس سے پہلے حمام کریں، اور گرم پانی کو  
 سحرات پر انکیاب (بھپارہ) کریں، اور اس کے سامنے آنکھوں کو تخی دیر تک کھول کر رکھیں کہ  
 چہرہ میں پسینہ آجائے، اور سرخ ہو جائے، سر نہ لگانے سے پہلے ایسا کر نیسے فائدہ یہ ہے کہ مواد  
 لطیف اور نرم ہو کر جلا پیدا کرنے والی دواؤں کے اثر کو قبول کرنے کے قابل ہو جائیں اور اگر  
 ضرورت ہو یعنی جبکہ مرض دیرینہ ہو، پھول نہایت غلیظ، اور مرین فریہ و تیار ہو تو حزم صغیر  
 اور حزم کبیر اور محسل (شہدی) لگائیں، حزم صغیر بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ پوست بیضہ  
 کو شیریں پانی میں بھگو کر دھوپ میں رکھیں، جب پانی میں بدبو پیدا ہو جائے تو خوب دھو کر  
 صاف کریں، اور اس کا اندرونی باریک چھلکا (غرقی) دور کر کے پھر دوسرا پانی ڈال کر  
 دھوپ میں بدبو دار ہونے تک رکھیں، پھر دھو کر یہی عمل کریں، یہاں تک کہ پانی میں بدبو نہ  
 پیدا ہو، پھر خشک کر کے باریک پیکر، پسپی ہوئی شکر کے ساتھ آنکھ میں لگائیں +

**نسخہ حزم کبیر:** مذکورہ بالا پوست بیضہ مدبر لیکر گیلانے بانس کی گریں، سیب  
 اور کوڑی کی راکھ، موتی، کفدریا، گوہ کی میٹگنی، دہنہ، روپا کھی، سونا کھی، شاد بخ، خاکستر  
 بازوی کرکس (گدھ)، بنج مرجان، ہر ایک ایک حصہ، سنگ شمشن چوتھا حصہ، شیر زق بیضہ  
 چمکاؤ کی میٹگنی نصف حصہ، سب کو خوب باریک کریں +

**نسخہ حزم معسل:** گوہ کی میٹگنی، پوست بیضہ شتر مرغ، مدبر، سیب سوختہ،  
 کوڑی سوختہ، بنج مرجان، ابابیل کی بیٹ، بورہ ارمنی، کھل کر کے گدھ، اور کلنگ کے چوں  
 میں ملا کر خشک کر کے دوبارہ پیس، اور بتلے شہد میں حل کر کے آنکھوں میں لگائیں +

**ماہیت:** طبقہ قرنیہ کے طبقات میں زخم پیدا ہونے کے بعد داغ رہ جانے کی وجہ سے  
 آنکھ میں گاہے سفیدی پڑ جاتی ہے۔ اگر یہ سفیدی بہت باریک اور صندلی سی ہو تو  
 اسکو ہندل کہتے ہیں، اور اگر یہ سفیدی گہری ہو تو اسکو پھولی یا پھول (کہتے ہیں)  
 اور اگر یہ سفیدی بہت گہری ہو تو اسکو ٹینٹ کہتے ہیں +

**اسباب:** روہے یا پڑبال کی وجہ سے طبقہ قرنیہ میں بیشہ خراش کا پہنچنا، یا اس طبقہ میں  
 درم کا ہوجانا، یا بخور وغیرہ کا پیدا ہونے کا ہوجانا، علی ہذا بچوں کو زیادہ روہے کی  
 وجہ سے بھی یہ مرض ہو جاتا ہے + لیکن مناسب علاج سے بچوں میں یہ مرض بہ آسانی زوال پزیر  
 ہو جاتا ہے، اور بچوں کی نسبت جوانوں اور بوڑھوں میں بدیر اور مشکل آرام ہوتا ہے +

**علامات:** آنکھ کے طبقہ قرنیہ پر سفید داغ وجہ، یا پردہ معلوم ہوتا ہے، مینائی میں کمی  
 محسوس ہوتی ہے، یا بالکل غائب ہو جاتی ہے۔ جب اس طبقہ کے مرکز میں (پتلی کی سیدہ  
 میں) سفیدی ہوتی ہے تو خواہ وہ دقیق ہی کیوں نہ ہو، اس سے مینائی کم ہو جاتی ہے،

**لہ دھند:** ایک قسم کا پتھر ہے، کچھ سنگ حسن: وہ پتھر ہے جس پر پاؤں وغیرہ پڑتے ہیں، ورنہ

لیکن جب اس طبقہ کے محیط میں ہو تو خواہ وہ گہری ہی کیوں نہ ہو، اس سے نظر میں کچھ کمی  
نس آتی +

**معمولات مطب :** اول خراش کو دور کریں : اس کے بعد شیاف دینا رجون کو بکری  
کے دودھ میں گھس کر آنکھ میں (دن کے وقت) لگائیں، اور شب کو سوتے وقت کھل بیاض  
لگائیں، اور جب عوارض میں کمی معلوم ہو، اور لذع و خراش ہو بچانے میں کوئی اندیشہ  
نہ ہو تو کھل صابون (یعنی دوا) دن میں دو بار لگائیں، اور شب کے وقت کھل بیاض  
یا کھل گل کنبہ یا دونوں ملا کر لگائیں + اور اطریفل کشنیر سیح و شام پانی کے ساتھ  
کھلا یا کریں +

**غذا :** ہلکی اور زود ہضم غذائیں دیں، اور قہن کا خیال رکھیں۔ خرفہ، پالک، کدو، تری  
چائی، وغیرہ دے سکتے ہیں۔ نفاق، اشبار، شلا، انجیر، لسن، پیاز، اور دودھ، علی ہذا  
نمکلی، گوشت گاو، مٹھاس کی کثرت، اور دہی چاول سے پرہیز کریں +

## مورسرج (طبقہ عنیبہ کا او بھر آنا)

اصل میں یہ لفظ فارسی مورسره (چوٹی کا سر) ہے {مورسہ سہرج وہ بیماری ہے  
جس میں طبقہ عنیبہ قرنہ کے پھٹ جانے سے باہر نکل آتا ہے، اور قرنہ زخم یا پھنسی سے پھٹ جاتا  
ہے، مگر یہ لفظ مورسرج عنیبہ کے او بھر کو اس وقت کہتے ہیں، جبکہ عنیبہ چوٹی کے سر کے مانند  
بہت کم باہر نکلے، لیکن اگر اس سے زائد خارج ہو کر انگور کے مشابہ ہو جائے تو عنیبہ (انگوری)  
کہتے ہیں، اور اگر اس قدر زیادہ نہ ہو، اور مورسرج سے بڑا ہو تو اسے ذجانی (کھمی کے مانند)  
کہتے ہیں، کیونکہ یہ قسم کھمی کے سر سے مشابہ ہوتی ہے {اگر یہ قسم عنیبہ سے بڑی  
ہو، اور پیوٹوں سے آگے بڑھ کر پیوٹوں کے کناروں میں رگڑیں یا کیسے، اور  
آنکھوں کو بند نہ ہونے دے، تو اسے تفاحی (سیب کے مانند) کہتے ہیں،  
اور جب یہ قسم تفاحی دیرینہ ہو جائے، اور قرنہ کے بجھے ہوئے مقام کے ساتھ  
لمبا ہے تو اسے منہا سری اور فلکی کہتے ہیں، کیونکہ منہا (سیخ) کے  
پیسے سے اور فلک کے فلک (دم کڑھ) سے مشابہ ہوتا ہے +

{مورسرج اور قرنہ کے دلے میں فرق یہ ہے کہ (۱) مورسرج طبقہ عنیبہ  
کے رنگ پر سیاہ، کرجی یا آسانی ہوتا ہے {یعنی شلا عنیبہ اگر سیاہ ہی تو مورسرج  
کی بلندی بھی سیاہ ہوتی ہے، و علی ہذا دوسرے رنگوں میں، اور تفاحی اگرچہ  
لہ فلک : اس کو لچٹی شے کو کہتے ہیں جو چرخے میں نکلنے کے ساتھ لگی ہوتی ہے اور  
اسکو ہندی میں دم کڑھ بھی کہتے ہیں +

مورسرج

مورسرج

مورسرج



عنبیہ کے رنگ سے مختلف ہوتا ہے، مگر اس کو کسی قسم کی مشابہت ہی نہیں ہے۔ (۱ اور ۲)  
 اس بلندی کی جڑ کے ارد گرد طراز کے مانند کوئی سفید ٹٹے معلوم ہوتی ہے، اور یہ سفیدی طبقہ قرنیہ  
 کے پچھے ہوئے حصہ کا کنارہ یا حلقہ ہوتا ہے { کیونکہ قرنیہ اس حالت میں اپنے اصلی رنگ پر نظر  
 آتا ہے + نیز (۳) سورج میں سیاہی چشم چھوٹی اور اس کی گولائی دور چلتی ہے + (۱ اور ۲)  
 قرنیہ کے حانوں میں یہ باتیں نہیں ہوتیں { بلکہ اس کی رنگت عنبیہ کے رنگ سے مخالف ہوتی  
 ہے، اور اس کی جڑ میں سفیدی کا کوئی اثر نہیں ہوتا، اور نہ سیاہی چشم کی گولائی دور ہوتی ہے  
 { گاہے ایسا بھی اتفاق ہو جاتا ہے کہ قرنیہ کے بعض اندرونی پرت پھٹ جاتے اور بیرونی  
 پرت نہیں پھٹتا؛ اس حالت میں بلندی اور اوپر والوں کے مشابہ ہوتی ہے؛ کیونکہ اس کا  
 رنگ قرنیہ کے رنگ پر ہوتا ہے { یہ صحیح نہیں ہے، کیونکہ جب قرنیہ کے اندرونی پرت پھٹ  
 جائیگے تو یہ بدیہی امر ہے کہ بلندی عنبیہ کی ہوگی اور رنگت بھی عنبیہ ہی کی معلوم ہوگی، نہ کہ دانے  
 کے مانند قرنیہ کی؛ ہاں یہ اس وقت ہو سکتا ہے، جبکہ قرنیہ کا نقطہ دوسرا یا تیسرا پرت پچھے اور چوتھا  
 پرت سالم رہے + چنانچہ متشیخ کہتا ہے کہ ”گلہ قرنیہ کے بعض اجزاء پھٹ جاتے ہیں، اور  
 اسی کا بعض حصہ بلند ہو جاتا، اور یہ اس وقت ہوتا ہے، جبکہ قرنیہ کے بعض پرت خراب ہو جاتے  
 ہیں، اور یہ قسم دانوں سے مشابہ ہوتی ہے؛ اور فرق یہ ہے کہ دانوں کی صورت میں طبقہ طعمہ کے اندر  
 سرخی ہوتی ہے؛ ساتھ ہی اس کے اشک بستے اور میس ہوتی ہے، اور سلائی کے نیچے دب جاتی ہے؛  
 اس کے برعکس یہ بلندی ایسی نہیں ہوتی ہے“ +

متشیخ کا یہ کلام صاف طور پر بتلا رہا ہے کہ طبقہ قرنیہ کا ظاہری پرت پھٹتا، اور خاص قرنیہ کے  
 زیرین تینوں پرت اوپر آتے ہیں، یا قرنیہ کا ظاہری پرت اس کے نیچے کے پرت کے ساتھ پھٹتا ہے  
 اس حالت میں نچلے دانوں پر ت ابھرتے ہیں، یا بالائی پرت کے ساتھ اس کے نیچے کے دو پرت  
 پھٹ جاتے ہیں، اس صورت میں صرف چوتھا پرت اوپر آتا ہے، اور ان تینوں صورتوں میں دانے  
 کے مانند سفید قرنیہ کا رنگ ہوتا ہے؛ کیونکہ یہ عنبیہ کو دیکھنے سے روک دیتا ہے، مگر اس کے ساتھ  
 آنکھوں کی سفیدی میں سرخی نہیں ہوتی، اور نہ میس ہوتی ہے، جس طرح دانوں میں ہوتی ہے، اور  
 سلائی سے دبتے ہیں، کیونکہ قرنیہ ایک سخت جسم ہے { اور اس خاص قرنیہ کی بلندی (نور قرنیہ)  
 اور دانوں میں فرق یہ ہے کہ دانوں کے ساتھ سفیدی چشم میں سرخی ہوتی ہے؛ کیونکہ دے کے  
 باعث خون جذب ہوتا ہے { نیز اس میں میس ہوتی ہے { جس کا باعث گرم درم ہے، ہسٹیک  
 دانے بھی دراصل دم ہی ہیں +

علامہ: اگر سورج میں پچھے ہوئے مقام کے کنارے زیادہ مرنے ہو گئے ہوں تو مرنی اور  
 گول { بیانی آنکھوں پر خوب بانڈھیں { اور جب وہ پھٹا ہوا کنارہ غلیظ ہو جاتا ہے تو اس کا  
 علاج ممکن اور بے سود ہوتا ہے + گاہے پیوں میں قلعی کا چر دینی، ۱۰۰ (۳۵۵) ماشہ مکہ یا کتے

ہیں؛ مگر بہتر یہ ہے کہ کپڑی میں باریک کئے ہوئے سرمہ کی پوٹلی رکھ دیں، کیونکہ یہ نرم بھی ہوگا، اور اپنی خاصیت سے آنکھوں کو بھی تقویت دے گا۔ آنکھوں میں اکسیریں لگائیں، اکسیر میں کے منے بعض لوگوں نے شفا بخش اور بعض نے نہ نفع بخش کے لئے ہیں۔ مگر سراسری کا قول ہے کہ اس میں تین معانی؛ نفوذ کرنا، پہنچا دینا، اور شفا بخشنا، جمع ہیں۔ نسخہ: سرمہ شادخ، ہوزن لیکر خوب کھل کر پیس {قابل چیزیں نکائیں} جن میں کھر دیا پن نہو، تاکہ یہ چیزیں اپنی قوت قبض اور قوت مکثیف کے باعث، اور آنکھوں کے اجزاء کو سکڑ کر قوی کرنے کے باعث زیادہ نہ پھٹنے دیں، اور نہ عینہ کو خارج ہونے دیں {مثلاً شادخ منقول (دھلا ہوا) روپا کھنی، شخ سوختہ، کوڑھی سوختہ}۔ اس کی قسم سراسری اور عینی اگر دیرینہ ہو جائیں، اور پیٹوں کے باندھنے سے صحت پذیر نہ ہوں، تو کات ڈالے جائیں تاکہ آنکھوں کی شکل درست ہو جائے، اور بدنامی نہ رہے۔

## ناخونہ (ظفرہ)

یہ لفظ ظفرہ ہے (اول کے دونوں حرفوں میں زبر)، مگر یہ لفظ ظفرہ (پہلے حرف کو پیش اور دوسرے کو جزم) بھی آیا ہے، اور طبیبوں میں یہی مشہور ہے؛ گویا یہ لوگ اس مرض کو ظفرہ ناخونہ کی سفیدی اور سخی سے مشابہت کر کے ظفرہ کہتے ہیں، اسی وجہ سے فارسی میں اس کا نام ناخونہ ہے۔ ظفرہ کا طبقہ طعمہ کی پٹھوں کے مشابہ ایک زیادتی ہے، جو اکثر اندرونی گوشہ چشم سے شروع ہوتی ہے اور گاہے بیرونی اور گاہے دونوں طرف سے۔ یہ مرض آنکھوں کے لئے اس وجہ سے مضر ہے کہ اس سے آنکھوں میں پوری حرکت نہیں ہو سکتی، یہ زیادتی ہمیشہ طعمہ پر ہوتی ہے اور گاہے قرنیہ پر بھی، اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ چٹلی کو ڈھانک لیتی ہے۔

سبب اس کی پیدائش اس مقام کے بعدار مادوں کی کثرت سے ہوتی ہے؛ مگر اس کے ساتھ قوت بھی جمع ہوتی ہے؛ کیونکہ اگر قوت جمع نہ ہوتی تو ردی مادوں میں ہرگز کسی قسم کا عمل نہیں کر سکتی، بلکہ اسے اپنی حالت پر چھوڑ دیتی، اور ان مادوں سے غیر طبعی حصوں کے پیدا ہونے کی وجہ یہ نہیں ہوتی ہے کہ قوت کمزور ہوتی ہے، بلکہ اس وجہ سے کہ مادہ ردی ہوتا، اور عضو اصلی کے لائق نہیں ہوتا ہے۔

قسم اول: ظفرہ کی تین قسمیں ہیں: (۱) یہ قسم جمعی کے مانند باریک اور سفید ہوتی ہے؛ بینی کو نہیں روکتی اور کمر کی کسی ایک طرف سے شروع ہوتی ہے، اور یہ ضروری نہیں ہے کہ گوشہ چشم ہی سے شروع ہو، اسی وجہ سے یہ قسم سبیل (جالا) سے بہت مشابہ ہوتی ہے؛ کیونکہ سبیل بھی ایک باریک جمعی کا نام ہے، جس کی ابتداء کسی ایک جانب سے مخصوص نہیں ہے؛ خواں دونوں میں فرق ہے کہ سبیل آنکھ کے ہر چار طرف سے قرنیہ کے گرد اگر نہ ہوتا ہے، اور ظفرہ کسی ایک طرف سے، کامر ہے، جو سبیل اور کوڑی کے مانند دریائی جالور کا خول ہے۔

میں کنکے سے شروع ہوتا ہے (دائیں، بائیں، اوپر، نیچے سے)، اسی وجہ سے معلوم ہو جائے کہ اسے کہیے اس کی جڑ ہے اور یہاں سے شروع ہو کر ادھر پھیلا ہے { خواہ کسی طرف سے شروع ہوا ہو +

علامہ: اس خاص قسم کا علاج یہ ہے کہ { فصد کریں، ایادج کا سہل دیں، شیاف وینج و شیاف دینا رجوں، اور باسلیقون البر آنکھوں میں لگائیں { مگر حجام کرنے اور ناخود کو نرم کر لینے کے بعد، تاکہ دواؤں کا فائدہ ظاہر اور جلد ظاہر ہو + نسخہ شیاف دینج جس کو شیاف اسود بھی کہتے ہیں: سرمہ، زنگار، تیز بات، ہر ایک ۵ ماشہ، سونا کھی، ماشہ، اشن، سکنج، پیل، ہر ایک ۱۰ ماشہ، پیرانی شراب میں اشن اور سکنج حل کر کے دوسری پسی ہوئی دوا ملائیں + نسخہ شیاف دینا رجوں: اس کا یہ نام اس لئے رکھا گیا ہے کہ اس کا رنگ دینار (اشرنی) یعنی سونے سے مشابہ ہوتا ہے، شکر، تانبہ سوختہ، کند، ہڑتال سٹخ، مصری، اشن، ہر ایک ۳ ماشہ، زعفران، عروق (لہدی) ہر ایک، رقی، سب کو کھل کر کے پانی میں ملا کر شیاف بنائیں +

قسم دوم: { اندرونی گوشہ چشم کے گوشہ سے، جس کا نام وقتد (بچکر) ہے، شروع ہو کر سیاہی چشم کی حد تک پہنچ کر پھر جاتی، اور غلیظ ہو جاتی، اور سیاہی کے طبقے سے تجاویز نہیں کرتی۔ اس قسم کو اگر چھوڑ دیا جائے، اور دستکاری سے کاٹا نہ جائے تو کوئی حرج نہیں ہے، کیونکہ یہ قسم بینائی کے لئے مضر نہیں ہوتی { کیونکہ یہ پتلی کر نہیں ڈھانکتی ہے، مگر آنکھوں کے لئے ایک طریقہ سے نقصان دہ ہے؛ وہ یہ کہ آنکھوں کو پوری حرکت کرنے میں دیتی؛ نیز آنکھوں میں انقلاب پیدا کرتی ہے { مگر بہتر یہ ہے کہ مذکورہ بالا سرمے لگائیں { تاکہ سیاہی چشم تک بڑھ کر بینائی میں مضر نہ دے، بلکہ اگر معلوم ہو جائے کہ سیاہی کے طبقے سے آگے نہیں بڑھے گا تو یہ سرمے بھی نہ لگائیں؛ کیونکہ یہ تیز سرمے آنکھوں میں مضر پیدا کرنے کے سوا کوئی فائدہ نہیں دیتے +

تیسری قسم: { آنکھوں کی سیاہی کو ڈھانک کر بینائی میں مضر دیتی ہے، بلکہ بینائی کو ایک دم زائل کر دیتی ہے {

علاج: { عمل کشط کریں { عمل کشط کی صورت یہ ہے کہ کانٹوں کے ذریعہ اسے اوپر اٹھائیں؛ اگر طبقے سخت چسپاں نہ ہو گا تو باسانی اوپر اٹھ آئے گا؛ پھر اس کے نیچے آمدت یا کسی تیز دھیرہ کی جڑ داخل کر کے حتی الامکان پورے طور پر کاٹ ڈالیں، کیونکہ اگر کچھ بھی باقی رہ جائیگا تو دوبارہ پیدا ہو جائیگا؛ مگر گوشہ چشم کے گوشہ کو کاٹنے کے وقت بالکل نہ چھڑیں، ورنہ آنسو کی پیاری ہو جائے گی + گاہے اس عمل کے وقت رطوبت بیضیہ بہ جاتی ہے، جس سے پتائی جاتی رہتی ہے + ناخود اور اس گوشہ میں فرق یہ ہے کہ ناخود سفید پتھوں کے مانند ہے، جبکہ قسم کی سوئی ہے، جو تھل تھل کے عمل میں کام آتی ہے +

سخت اور وہ گوشت سرخ و نرم ہوتا ہے کہ اس عمل سے پہلے بدن کو مواد سے پاک کر لیں تاکہ درد کے باعث آنکھوں کی طرف کوئی مادہ نہ آجائے اور اگر یہ لقمہ سے چسپاں ہو تو پہلے اس سے علویہ کر لیں تاکہ لقمہ نہ کٹ جائے، کیونکہ بعض مرض ناخونہ لقمہ سے چسپاں ہو کر ایک ہو جاتے ہیں، اور بعض اس سے علویہ رہتے ہیں، جو معمولی طور پر اٹھا لینے سے کٹ سکتے ہیں، اور کم و بیش میں پہلے ضرورت پڑتی ہے کہ ناخونہ کے کناروں کو کاٹ ڈالیں، تاکہ اس آلہ کے داخل ہونے کا مقام پیدا ہو جائے، جس کے ذریعہ اسے چھینا جاسکے، اور اس کے نیچے آدھمت داخل کیا جاسکے۔ اسے آسانی ایسے اوتار سے چھیلیں، جس کا سر زیادہ باریک اور تیز نہ ہو۔

**ایک اور قسم** کے لقمہ کی ایک دوسری قسم بھی ہے، جو شاذ و نادر پیدا ہوتی ہے یعنی اسکی صورت بعینہ ابرہہ اور استر کے مانند ہوتی ہے، ابرہہ طبقہ لقمہ سے پیدا ہوتا، اور اسی کے ساتھ چسپاں ہوتا ہے، اور استر طبقہ صلیبیہ سے، جو آنکھوں پر محیط ہے، پیدا ہوتا ہے، کیونکہ لقمہ کے کنارے اندر سے آنکھ کی طرف مڑ جاتے ہیں، اور اس لئے اس کے کنارے اس مقام پر یعنی جہاں سے لقمہ شروع ہوتا ہے نمایاں ہوتے ہیں۔ اس قسم میں دستکاری ہرگز نہ کرنی چاہئے، کیونکہ اس کے کٹنے سے طبقہ صلیبیہ کٹ جاتا ہے، جس میں سخت خطرہ ہے کہ کیونکہ اس کے کٹنے سے کراڑ پیدا ہو جاتا ہے، کیونکہ طبقہ صلیبیہ کی پیدائش دماغ کی موٹی جھلی سے ہے، اور جب یہ طبقہ کٹ جاتا ہے تو اذیت و تکلیف دماغی جھلی تک پہنچتی ہے، جس سے وہ متضرر ہو کر نکل دیتی ہے، اور کل دماغی اعصاب بھی اسی کے تانے ہو کر نکلتے ہیں، کیونکہ جتنے دماغی اعصاب ہیں، ان پر دو جھلیاں لپٹی ہوتی ہیں: (۱) باریک جھلی، جو دماغ سے چسپاں ہوتی ہے، (۲) موٹی جھلی جو پڈی سے ملی ہوتی ہے۔ اس کی مثال درخت کی شاخیں ہیں، جن پر وہی چھلکا ہوتا ہے، جو جڑ پر لپٹا ہوتا ہے، اور کراڑ کے پیدا ہونے پر تکلیف شدید ہو جاتی ہے، کیونکہ کراڑ اور سخت اور شدید امراض میں سے ہے، جو چوتھے روز یا دو روز ہو جاتا، یا مریض کو ہلاک کر کے خود بھی معدوم ہو جاتا ہے۔

**ماہیت:** یہ ایک خاص قسم کی کمی اور غنی ساخت ہے، جو طبقہ لقمہ میں پیدا ہوتی ہے، عموماً مثلث شکل کی اور تپتی ہوتی ہے، مگر بعض اوقات موٹی ہو کر گوشت کی طرح بھی ہوتی ہے۔ اس مثلث کی نوک طبقہ قرنیہ کی طرف بڑھ کر گاہے نصف مسیا ہی تک پہنچ جاتی ہے، اور ایک دفعہ کٹنے کے بعد پھر دوبارہ پیدا ہو جاتی ہے، اور مدتوں تک رہتی ہے۔

**اسباب:** یہ مرض ان ریگستانی مقامات میں بہت ہوتا ہے، جہاں آنہ حیاں

لے آکر وہ کپڑا ہے، جو استر کے اوپر ہوتا ہے۔ لہذا کٹنا اس ایک بڑا خطرناک عصبی مرض ہے جس میں گردن کے عضلات وغیرہ میں شدید تشنج پیدا ہو جاتا ہے (مترجم)۔

زیادہ چلا کرتی ہیں، اور آنکھ میں گرد و غبار پڑنے کی وجہ سے خارش پونچھتی رہتا ہے۔ گرم ملکوں میں آشوب چشم کی بے احتیاطی کی وجہ سے یا طبقہ قرینہ کے زخم کے بعد اکثر یہ مرض ہو جاتا ہے +

**علامات :** طبقہ ملتحہ پر ایک سرخ کمی مثلث شکل کا پردہ سا پیدا ہو جاتا ہے، جس کی جڑ ناک کی طرف اور نوک بینی کی طرف ہوتی ہے۔ یہ پردہ کبھی استدر بڑھ جاتا ہے کہ تمام قرینہ کو چھپا لیتا ہے، جس سے بینائی میں کمی آ جاتی ہے +

**معمولات مطب :** شیا ف ظفر و ن میں دوبار لگائیں : نسخہ شیا ف ظفر : تیریات، زنگار، روپا کمی، اشق میں لکھنچ، اشق اور سکین کو پرائی شرب میں کھل کر میں، اور اس کے بعد بقیہ دواؤں کو کوٹنگ چھانک کر اس میں گوند میں، اور شیا ف بنا کر آنکھ میں لگائیں +

یہ شیا ف بنا کر آنکھ میں لگائیں : شیا ف دیگر : چاکو متشر، سنگ بصری، پٹکری، نبات سفید، شورہ قلمی : سب ادویہ کو عرق لیوں میں خوب کھل کر کے شیا ف بنائیں +

**نسخہ کحل دیگر :** یہ شیا ف مذکور کی بجائے استعمال کیا جا سکتا ہے : زشاد، قلمی شورہ، تخم سرس، مرچ سیاہ، تو تیا : ان سب ادویہ کو باریک کر کے سرکہ بنائیں اور سلائی سے ناخن نہ پر لگائیں +

صبح و شام اطر فیل شاہرہ، یا اطر فیل اسطوخودوس، یا اطر فیل زانی ٹھنڈے پانی کے ساتھ کھلایا کریں +

غلانء اور پردھیز : بیاض کے مطابق جاری رکھیں +

## بھینگا (عول)

یہ مرض یا پیدا الٹی ہوتا ہے، جولا علاج ہے، یا پیدائش کے بعد پیدا ہوتا ہے، چنانچہ ہی قسم کا ہے بچوں کو پیدا ہو جاتی ہے، کیونکہ اُن کے اعصاب نرم اور آسانی ہر ایک شکل کو اختیار کر لیتے ہیں اور اس کی وجہ یا مرگی ہوتی ہے، جس کی وجہ سے دماغی جھلیاں اس تکلیف کو دور کرنے کے لئے سکڑ کر تن جاتی ہیں، اور بچوں کی آنکھوں کا طبقہ صلبیہ کچھ جاتا ہے، کیونکہ طبقہ صلبیہ دماغ کی موتی جلی سے متصل ہے، نیز طبقہ شبکیہ کچھ جاتا ہے، کیونکہ یہ دماغ کی باریک جلی سے متصل ہے، اور طبقہ شبکیہ بھی کچھ جاتا ہے، کیونکہ یہ عصب مجوزہ (عصب بینائی) سے متصل ہوتا ہے، اور عصب مجوزہ دماغ کے سکڑنے سے، اور اس لئے کہ دونوں دماغی جھلیاں اسے گھیرے ہوئی ہیں، سکڑ جاتا ہے، اور اس وقت کسی ایک طرف آنکھیں پھرتی ہیں، کیونکہ

پٹھ جس راتے میں دماغ سے نکل کر جاتا ہے، وہ سیدھا نہیں رہتا، اور مرگی کے دودھ ہونے پر آنکھیں اس شکل پر رہ جاتی ہیں، یا اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ بچہ کے پھر دیش کر نیوالے سکلانے یا دودھ پلانے میں بیقاعدگی کریں، مثلاً بچہ کو ایک ہی طرف سلا کر اسی طرف سے دودھ پلائیں، اس حالت میں بچہ گری نظر سے ماں کو دیکھتا رہیگا، اور اس کی آنکھیں اسی حالت میں رہ جائیں گی، یا اس کی وجہ کوئی دڑانے والی شے، یا کسی چیز کا گڑنا ہے، جو بچوں کو اپنی طرف متوجہ کر لیں، پس بچے اس دڑ کی طرف دیکھتے، اور کچھ عرصہ تک اسی حالت پر ڈرانے والی شے کو معلوم کرنے کے لئے قائم رہتے ہیں، جس سے انکی آنکھیں اسی طرف پھر جاتی اور اسی طرف دیکھنے سے انہیں آرام ملتا ہے، کیونکہ ان کی شکل ایسی ہی ترچھی ہو جاتی ہے، اور دوسری طرف دیکھنا دشوار ہو جاتا ہے، کیونکہ پٹھے اور جھلیاں کھینچنے اور دردناک ہوتے ہیں +

مرض حول میں آنکھ کے پھر جانے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ آنکھ کے ایک یا چند عضلات میں غیر معمولی طور پر تشنج ہوتا ہے، جس سے آنکھ کا ڈھیلا اسی جانب پھر جاتا ہے، اور دونوں آنکھوں کا تشنج ہر دو ایسا رہا، ایک نہیں رہتا، عصبہ مجوفہ کے سکڑنے کو اس میں دخل نہیں ہے (مترجم) +

**علاج** کوئی ایسی تدبیر کریں کہ بچہ کی آنکھیں جس طرف مڑ گئی ہیں اس کے برخلاف دوسری طرف دیکھے، جس کی صورت یہ ہے کہ اس کے مخالف جانب کوئی ایسی شے باندھ دیں کہ بچہ کے لئے اس کا دیکھنا فرحت بخش ہو، مثلاً اگر کسی ایک گوشہ کی طرف پھر گئیں ہوں، تو بچہ کی ناک کے نشا اندرونی گوشہ چشم کے پاس یا پینٹی یا کان کے ساتھ کوئی شے شیچ چکا دیں، یا بچہ کے چہرہ پر ایک برقعہ ڈالیں، جس میں سیاہی چشم کے مقابل ایک سوراخ کر دیں، اور اس کی آنکھوں کے سامنے چراغ رکھ دیں، تاکہ بچہ سیدھا دیکھنے کی کوشش کرے، اس زور کے ساتھ دیکھنے سے آنکھیں درست ہو جاتی ہیں، جس طرح لقوہ کے مریض کا چہرہ چینی آئینہ میں دیکھنے سے درست ہو جاتا ہے +

حول کی اس قسم میں غفلت سے ہرگز کام نہ لینا چاہئے، کیونکہ بچوں کے اعضا مرطوب ہونکی وجہ سے اس علاج کو آسانی قبول کر لیتے ہیں + اس پر مشاہدہ یہ ہے کہ دانی (قابلا) بچوں کے سر کے ارد گرد یا اس کے وسط میں پیچے رکھ کر گول سر کو لمبا اور لمبے سر کو گول بنا دیتی ہے + اور جب ہڈی اور خصوصاً کھوپڑی کی ہڈی باوجود سخت ہونے کے اس اثر کو قبول کر لیتی ہے تو نرم اعصاب اور نرم جھلیاں کیوں ایسے اثرات کو قبول نہ کر سکیں گے، اور دودھ پلانے والی عورت کو لطیف غذا دیں، تاکہ حرارت غریزی اور اصلی قوتیں قوی ہو جائیں، جس سے عضو سیدھا ہو سکتا، اور مناسب طور پر کھینچ سکتا ہے، اور اخیر پیدا کرنے والی غذائیں چھوڑا دیں، جبکہ حول کا باعث مرض صرع ہو +

**سبب** گاہے بڑوں میں بھی آنکھوں کے حرکت دینے والے عضلات کے تشنج سے مرض حول پیدا ہو جاتا ہے، اس تشنج سے آنکھ کا ڈھیلا پھر جانا اور اسی طرف کوائل ہو جاتا ہے +

{۱۱} اس تشنج کی وجہ یا خشکی ہوتی ہے، جیسا کہ شدید مرضوں کے بعد، اور مرض سرسام گرم میں پیدا ہو جاتا ہے؛ کیونکہ ان صورتوں میں تحلیل زیادہ ہو جاتی، اور اعصاب و عضلات گرمی سے سمن جاتے ہیں +

**علاج:** اُن نطو لوں (تریدوں) اور وغضوں سے، جو تشنج یا بس میں گزر چکے ہیں، ورنہ ہونچائیں؛ آنکہ میں گدھی کا دودھ اور لڑکی والی عورت کا دودھ ڈالیں +

{۱۲} اس تشنج کی وجہ رطوبت ہوتی ہے؛ جو اعصاب و عضلات میں پھیر ہو کر انہی جوڑائی میں تناؤ پیدا کرتی ہے، جیسا کہ مرگی کے بعد وقوع پذیر ہوا کرتا ہے +

**علامات:** تشنج استلانی (تشنج بلغمی) کے علامات نمودار ہوتے ہیں؛ عیلاً ہذا **علاج:** یہی تشنج استلانی کا کریں؛ یا راج کا سہل دیں، غرضے کرئیں، کھجور خد ہٹیں +

**سبب:** گاہے مرض حول اس وجہ سے پیدا ہوتا ہے کہ ان عضلات میں سے کوئی ایک عضلہ و عیلاً ہو جاتا ہے، جو آنکھوں کو حرکت دیتے ہیں؛ اور آنکھیں اس عضلہ کے دوسری طرف پھرتی ہیں +

**علاج:** استرخار کا علاج کریں؛ جیسا کہ گزر چکا ہے + **سبب:** گاہے حول اس وجہ سے پیدا ہوتا ہے کہ آنکھوں کے طبقے اور رطوبتیں اپنی جگہ سے نل جاتے ہیں، جس کا باعث غلیظ اور مشکل تحلیل ہونے والی ریاح ہوتی ہے؛ جو مختلف جتوں کی طرف زیادہ حرکت کرنے سے، آنکو اپنے مقامات سے زائل کر کے کسی ایک طرف مائل کر دیتی ہے (یہ صورت غور طلب ہے) +

**علامات:** آنکھیں پھرتی ہیں؛ کیونکہ یہ غلیظ ریاح باہر جانے کی غرض سے حرکت کرتی، اور دوسروں کو متحرک بناتی ہے؛ گاہے آسوی رداں ہوتے ہیں؛ آنکھوں کے پھرنے کی وجہ سے، اور غیر طبعی و پریشان حرکت کرنے کی وجہ سے +

**علاج:** ریاح پیدا کرنے والی رطوبتوں سے؛ دماغ کو صاف کریں؛ گرم پانی سے نمید (سینک) کر کے اور امیران ہمراہ با دیان لیپ کر کے؛ ان ریاحوں کو تحلیل کریں؛ اگر یہ ریاح معدہ سے دماغ کی طرف صعود کر رہے ہوں؛ تو تے اور دست سے؛ معدہ کو صاف کریں؛ اور گرم جوارشوں کے ذریعہ ریاح کو تحلیل کریں +

گاہے آنکھوں میں بیمگان بن اس وجہ سے پیدا ہو جاتا ہے کہ آنکھوں کے طبقے اور رطوبتیں اپنے مقامات سے غلیظ بخارات کے باعث نل جاتی ہیں + یہ بخارات رگوں میں ہوتے ہیں؛ جو طبعی شبکیہ میں پہنچتے ہیں، جس سے شبکیہ پھول جاتا، اور رطوبت زجاجیہ پر دباؤ ڈالتا ہے، اور یہ زجاجیہ رطوبت جلدیہ پیدا ہواؤ ڈال کر اسے اپنے مقام سے زائل کر دیتی ہے +

(رطوبت جلدیہ کے مل جانے کا نام قول میں ہے) (مترجم) +  
**اسباب قول** بعض لوگوں نے قول کے اسباب یکجا اس طرح لکھائے ہیں: ضعف بصر،  
 گوباجنی، بخار، کمزوری، امراض معدہ و اسعاب یا مخصوص کرم اسعاب، خوف و غصہ، بچپن کی عمر،  
 بچوں میں دانت کا ٹکنا، سر میں پانی کا جمع ہونا، قول کی نقل کرنا +

## گگرے (جرب)

گگروں کی تین قسمیں ہیں :

(۱) **جرب مختلط** {پہلے ہرے گگرے} اس قسم کا سبب شور مادہ ہوتا ہے +  
 علامات {پونے کے اندرونی حصہ میں کسی قدر کھردرا پن ہوتا ہے} کیونکہ اس کا مادہ غلیظ  
 خشک، اور تیز ہوتا ہے {سرخ اور خارش ہوتی ہے} کیونکہ مادہ تیز اور شور ہوتا ہے {اس وجہ  
 سے آنسو بہتے ہیں} یعنی اس وجہ سے کہ پیوڑوں کی اندرونی سطح کھردری ہوتی، اور ڈھیلے کو رگڑتی ہے  
 لہذا قسم گرم آشوب چشم کے بعد پیدا ہوتی ہے، جبکہ اس کے علاج میں بیقادگی کی جائے اور سرد  
 چیزیں استعمال کی جائیں {جس سے آنکھوں کے گرم مادہ کا غلیظ حصہ پلکوں کی جھلی کے نیچے، جس میں  
 تیزی اور سوزش ہوتی ہے} اس وجہ سے {باقی رہ جاتا ہے} کہ تحلیل کرنے والی دواؤں کے استعمال  
 سے تحلیل نہیں ہوتا +

**علاج** {فصد فیال کریں} خسانہ ہلکا زرد و شکر سے {دست لائیں} روشنائی ہشیانہ احمر  
 لین، اور ہشیانہ اخضر لین آنکھوں میں لگائیں + اگر گگرے غلیظ اور سخت ہوں، تو نشتر (سفن) سے  
 پچھنے لگائیں {مبضع نوہے کا ایک آلہ ہے، جس سے عروق اور جلد کاٹی جاتی ہے} پچھنے خفیف لگائیں +  
 زیادہ گگرے ہوں، کیونکہ اس کا مادہ زیادہ غلیظ اور نہایت گہرا ہوتا ہے {اور سلائی سے}  
 اس قدر {رگڑیں} کہ اس کا کھردرا پن دور ہو جائے، اور اس سے خون بہت خارج ہو، اور اصلی  
 حالت کے مانند رقیق ہو جائے {اور پھر} بھی اگر کچھ باقی رہے تو مذکورہ بالا سرے لگائیں، اور ہلکے  
 حام کر میں {تا کہ حام بھی خلط کی تحلیل پر زمین و مددگار ہو جائے، اور اس عضو کو پورے طور پر صاف چھینے  
 اور دوا کے اثر کو جلدی قبول کرنے کے لئے آمادہ و مستعد کر دے} +

(۲) **حصفی** {حصفی (بچی کے مانند): یہ قسم آشوب چشم کے بغیر اور گگرے اس کے بعد بھی ہوتی  
 ہے، جس وقت آشوب کے بغیر ہوتی ہے، اس وقت اس کا سبب یہ ہوتا ہے کہ تیز اور متغیر اخلاط کے  
 بخارات پلکوں کی جھلی کے نیچے جمع ہو جاتے ہیں {کیونکہ یہ جھلی موٹی ہوتی ہے، ان بخارات کے بند ہونے  
 سے ان میں شوریت اور تیزی پیدا ہو جاتی ہے} جس سے گگروں کی یہ خاص قسم پیدا ہوتی ہے +  
 اس کی صورت بچی کے مانند ہوتی ہے، جس کے دانے چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں {کیونکہ یہ بخارات میں  
 وقت جھلی کے نیچے بند ہو جاتے ہیں تو وہاں تیز اور رقیق رطوبتوں کی شکل میں تبدیل ہو جاتے ہیں}



جس سے اس مقام کی جلد میں باریک پٹنیاں پیدا ہو جاتی ہیں تو ان کے سرسید ہوتے ہیں؛ کیونکہ یہ مواد بہت جلد پختہ پیپ بن جاتے ہیں تو ان دانوں سے خفیف اور باریک چھلکے اترتے ہیں؛ کیونکہ ان رطوبتوں کی شوربیت، تیزی، اور شدت حرارت سے جلد فاسد ہو کر خشک ہو جاتی، اور جلد چھلکے کے طور پر اترتی ہے؛ اگر اس کے علاج میں غفلت کی جائے تو آئسو جاری ہو جاتے ہیں؛ کیونکہ ان بخارات کی تیزی و سوزش زیادہ ہوتی ہے، اور طبقہ ملتئم میں ان کھردرے دانوں کی رگڑا اور چسبن زیادہ ہو جاتی ہے؛ اور آئٹھوں پر پھول آجاتا ہے؛ کیونکہ ایسی حالت میں آنکھوں کی طرف مواد زیادہ بہتے ہیں، اور یہ اپنی کمزوری کے باعث دفع نہیں کر سکتیں، اس لئے آنکھوں ہی میں بند ہو کر اکٹھے ہو جاتے ہیں؛ نیز گاسے مرض سبل (جالا) پیدا ہو جاتا ہے؛ کیونکہ اس حالت میں آنکھ کی رگیں پر پھول اچھول جاتیں اور ان کے درمیان سبل کی جھلی پیدا ہو جاتی ہے، اسی وجہ سے ابن تلمین نے کہا ہے کہ گرے اور سبل آپس میں لازم و ملزوم ہیں \*

**علاج فیخال کی فصد کریں، جو شانہ افتون سے دست لائیں، اور حتی الامکان نہایت لطیف غذا میں کھلائیں، اور اس قسم کو ہرگز نہ چھلیں، کیونکہ یہ قسم جھلی کی سطح میں ہوتی ہے، پپڑوں کے اندر نہیں ہوتی؛ اس لئے کہ یہ قسم گرم بخارات سے پیدا ہوتی ہے، اور گرم بخارات غلیظ مادوں کے مانند عضوی گہرائی میں نہیں چلے جاتے، اسی وجہ سے اس قسم میں پپڑے موٹے نہیں ہوتے؛ اگر اسے چھلکے تو جھلی پھٹ جائے گی، اور پپڑے خراب ہو جائیں گے؛ نیز پپڑوں کو ہرگز اس وقت تک نہیں چھلینا چاہئے، جب تک کہ کوئی خاص ضرورت پیش نہ آئے؛ اور دواؤں کی تاثیر سے ناسیدی ہو جائے؛ کیونکہ چھلینے سے سخت درد پیدا ہوتا، اور آنکھوں میں مواد بکثرت چلے آتے ہیں؛ نیز اس خاص قسم میں سخت تیز شایات نہ لگائیں؛ علی الخصوص استفراغ مواد سے پہلے؛ کیونکہ یہ قسم تیز اور گندہ اخلاط سے پیدا ہوتی ہے، اور یہ شایات اپنی تیزی کے باعث در دیں اضافہ کر دیتے، اور آنکھوں کی طرف مود کو کھینچ لیتے ہیں، جس سے سخت آشوب اور زخم پیدا ہو جاتا ہے، اور ایسی حالت میں علاج دشوار ہو جاتا ہے؛ اور جب کہ کوئی تیز شایات استعمال کریں تو اس کے بعد بروہنہنجی استعمال کریں؛ تاکہ تیز دواؤں سے جو گرمی پیدا ہو جاتی ہے، وہ دور ہو جائے، اور مزاج چشم درست ہو جائے \***

**نسخہ بروہنہنجی:** گل بنفشہ، دھنیا سوختہ، کیترا، ہر ایک ۱۰ ماشہ، سب کو کھل کر کے سرکہ میں پانچ مرتبہ مدبر کریں، پھر کھل کر لیں \*

(۳۱) **تینی** اس قسم کو قینی کہتے ہیں، جو انجیر کے دانوں کے مانند آپس میں چٹے ہوئے ہوتے ہیں، ان کا پچلا حصہ گول، اور سرے تیز ہوتے ہیں؛ اسی وجہ سے اس کا نام قینی (انجیر کے مشابہ) اور یونانی میں اس کا نام سوقو میس (انجیر کے مانند) رکھا گیا ہے؛ کیونکہ سوئی یونانی زبان میں انجیر کہتے ہیں \*

ابن مسرافیون کہتا ہے کہ اس کا نام قینی (انجیر کے مانند) اس لئے رکھا گیا ہے کہ اس قسم میں

پوٹوں کے اندر دنی سے اس طرح بھٹ جاتے ہیں، جس طرح، اور جس شکل کے انجیر کے اندر بٹے ہوئے ہوتے ہیں، مگر بعض رنگ کہتے ہیں کہ پوٹے انجیر کے پھلکے کے مانند بھٹ جاتے ہیں، سرائی نے اپنی کتاب "فاخر" میں سرائیون سے یہ نقل کیا ہے کہ گلوں کی اس خاص قسم میں پوٹوں کے اندر ایسے سوراخ پیدا ہو جاتے ہیں، جس طرح تین رگیوں وغیرہ کے مانند گھاس کے تنکوں اور شاخوں کے نیچے حصوں میں ہوتے ہیں، اور اسی وجہ سے اس کا یہ نام قبضی (گھاس کے مانند) رکھا گیا ہے، اس کلام سے معلوم ہوا کہ یہ لفظ قبضی (ب کے ساتھ) ہے، جس کے معنی گھاس کے مانند ہیں، مگر یونانی نام اس کلام کی مخالفت کرتا ہے (کیونکہ اس میں انجیر سے تشبیہ دی گئی ہے)۔

**سبب:** یہ قسم اس وقت پیدا ہوتی ہے، جبکہ خون میں فساد پیدا ہو جائے، اور کسی طرح جگر تیز ہو جائے، یہ قسم تمام قسموں سے خراب ہے، کیونکہ اس قسم میں کھردرا پن، سختی، اور غلط زیادہ ہوتی ہے، عرصہ دراز تک قائم رہتی، اور اس کا مادہ بدن میں بکثرت موجود ہوتا ہے +

**علاج:** یہ قسم کربس، جو شانڈہ افترون سے چند بار پے در پے سہل دیں، کیونکہ اس کا مادہ مقدار میں زیادہ اور غلیظ ہوتا ہے، اسلئے ایک ہی دفعہ میں اسکے مادہ کو مکالنا نامکن ہے + اور

صفائی کے بعد شیان، احمہ جادہیشہ آنکھوں میں لگاتے رہیں، اسی طرح مصری، اور درہ نامی لہ سے آسانی رکڑیں، تاکہ پیٹے صحت کی حالت کے مانند رقیق ہو جائیں + ورنہ ایک شتر بڑ جس کا سرائی کے مانند ہوتا ہے، پھر شیان، شیان آبار، اور شیان ویزن آنکھوں میں لگائیں، تاکہ حرارت بجھ جائے اور پھیلنے سے جو زخم پیدا ہو جاتا ہے، وہ بھر جائے +

(۴) **جرب اسود** گلوں کی ایک چوتھی قسم بھی ہے، جو سیاہ ہوتا ہے، اس پر کھرد ہوتا ہے، اور یہ قسم تینوں سے شدید اور سخت ہے، اس کا یونانی نام "طول خیس" یعنی غبیش ہے، یہ قسم غلیظ اور زیادہ ہونے کی وجہ سے جلدی دور نہیں ہوتی، علی الخصوص جبکہ دیرینہ ہو جائے اس کا سبب سوداوی گندہ مادہ ہوتا ہے +

**علاج:** سہل سودا سے بدن کو صاف کریں، پھر گولیوں اور یارج سے دماغ کا تنقیہ کریں، غذا میں ہلکی کھلائیں، برگ انجیر یا لوسہ کے آبلے سے خوب رکڑیں +

**ماہریت:** پلوں کی اندر دنی سطح پر چھوٹے چھوٹے دانے پیدا ہو کر خراش پیدا کر سکتے رہتے ہیں، جس سے برابر غلیظ و طوبت خارج ہوتی رہتی ہے، اور انھیں سنچ رہتی ہیں +

**اسباب:** گرد و غبار، دھواں، خراب غذاؤں کا استعمال، کثیف ہوا، اور لذائق ادویہ کا استعمال، اور سیلا کچلا دھنا، آشوب چشم کے بعد اکثر یہ مرض ہوتا ہے + یہ ایک

متعدی مرض ہے، یعنی اگر تندرست آنکھ میں اس کا مادہ چلا جائے تو وہ بھی مبتلا ہو جاتی ہے +

**علامات:** دونوں پوٹوں کی اندر دنی سطح پر علحدہ علحدہ چھوٹے چھوٹے گول سفیدی مائل دانے پیدا ہو جاتے ہیں، اس کے چاروں طرف درم بھی ہوتا ہے، آنکھ

سُرخ ہو جاتی ہے، اور ہر وقت پانی مہرارتسا ہے، اور طبقہ طبعہ میں ہر وقت کی لذت و تنہا سے پہلے موٹے ہو جاتے ہیں، اور ان میں سختی اور کڑھکی آ جاتی ہے، سختی کی وجہ سے پہلے گرسے ہوئے رہتے ہیں، اور مریض سویا ہوا سا معلوم ہوتا ہے، آنکھ میں ہمیشہ کھٹک، گرانی، اور جھک محسوس ہوتی ہے، مریض کو روشنی بُری معلوم ہوتی ہے، رات کے وقت آنکھ سے رطوبت ٹھکر ٹھکر پلکوں کو چپکا دیتی ہے۔ طبقہ قرنیہ میں ہمیشہ رگڑا ہونے کی وجہ سے دھندلا ہو جاتا ہے، اور زخمی ہو کر اس پر جالابن جاتا ہے، اور کبھی آنکھوں میں غارش بھی ہوتی ہے + جب مرض مزمن صورت اختیار کر لیتا ہے تو علامات میں شدت کی بجائے خفت ہوتی ہے + یہ عموماً اس وقت ہوتا ہے جبکہ روسے زیادہ دنوں تک قائم رہیں +

**معمولاتِ مطب:** اگر ورم کی زیادتی اور درد کی شدت ہو، اور آنکھیں مسخ ہوں تو ٹھکر کر کے، جس کا تذکرہ آشوب چشم میں ہو چکا ہے۔ اسکے بعد پوستِ بلیہ زرد، پوستِ آملہ، پوستِ بلیہ، برگِ نیم، کوشب کے وقت پانی یا عرقِ گلاب میں میگو دیں، اور صبح کے وقت اس کا زال لیکر دن میں چند بار آنکھوں کو دھوئیں۔ اس کے بعد کھل گئی کنبہ، یا کھل برد کا فوری، یا کھل کا فور لگائیں۔ علیٰ ہذا یہ اکمالِ شب کو سوتے وقت بھی لگایا کریں +

پینے کے لئے یہ نسخہ دیں :

طرِ بفل شامہ کھلا کر اوپر سے عرقِ مرکب مصفی خون، عرقِ شامہ ترہ، شربتِ عناب ملا کر صبح و شام پلائیں +

**غذا:** معمولی غذا میں کھلائیں، جن میں ترشی، مصالح اور مرچ نہ ہو، مثلاً سبز یوں کے ساتھ بکری کا گوشت، مرغ کا گوشت، ترئی، پاک، مٹھا، خرفہ، لال ساگ، دال مونگ وغیرہ چپاتی کے ساتھ، اور گرم چیزوں سے پرہیز کریں +

**ہدایات:** آنکھوں کو اگر دو غبار، دھوئیں، اور تیز روشنی سے محفوظ رکھیں جس جگہ آندھی بہت چلا کرتی ہو، وہاں مریض کو آندھی کے وقت مکان سے نکلنے نہ دیں +

## برودہ (پلکوں کا اولہ)

جو بردہ کا ایک لمبی رطوبت ہے، جو بالائی پونے کے اندر غلیظ اور سخت ہو جاتی ہے + اور اکثر پونے کے باہر ہی پیدا ہوتی ہے + سفیدی مائل ہوتی، اور صورت اور سختی میں بردہ (اولہ) سے مشابہ ہوتی ہے + اسی وجہ سے اس کا نام بھی بردہ (اولہ) رکھا گیا ہے + اس میں تیزی بھی ہوتی ہے، اسی وجہ سے گاہے درد ہوتا ہے + اور گاہے غارش ہوتی ہے، جبکہ اندرونی، یا بیرونی اسباب سے اس کی تیزی زیادہ ہو جاتی ہے + حتیٰ کہ مریض کو اس کے کھلانے میں

لذت ملتی ہے { کیونکہ کھانے سے یہ مادے لطیف و رقیق ہو کر تحلیل و پیرا گندہ ہو جاتے ہیں +  
**علاج** { نسخ کی غرض سے لعاب مٹھی، لعاب اسی اور اس کے مانند دوسری دوائیں  
 آنکھ میں ٹپکائیں { اشق، گندہ، ہر روز، راتینج، گوند، بلم، سرکہ، روغن زیتون کا میل پیس کر  
 { پلوں پر سیپ لگائیں + اگر زیادہ سخت ہوئے کے باعث تحلیل نہ ہو سکے تو چیر کر نکال ڈالیں {  
 جس کی صورت یہ ہے کہ پوٹے کو چوڑائی میں چیر کر سلائی کے چوڑے سرے سے برہ (اول) کو  
 نکال ڈالیں، کیونکہ یہ پیوٹوں سے چسپاں نہیں ہوتا، بلکہ اس سے الگ ہوتا ہے { پھر { ذرور  
 اصغر کے ذریعہ { اس تکاف کو بھردیں { اور اگر یہ رطوبت پلوں کے اندر ہو تو پیوٹوں کو اٹھ کر  
 چوڑائی میں چیر دیں +

## پیوٹوں کا موٹا اور سخت ہو جانا

پیوٹوں کے سخت ہونے کا مطلب یہ ہے کہ نہ وہ آسانی مکمل سکے اور نہ بند ہو سکتے ہیں +  
 یہ بالعموم ایک ہی پوٹے میں اور گاہے دونوں میں ہوتا ہے، اسکے ساتھ درد اور سُرخی بھی ہوتی ہے {  
 پیوٹوں کے موٹے ہو جانے سے مراد یہ ہے کہ اوپر کا پیوٹ موٹا ہو جاتا ہے، جس  
 سے گمان ہوتا ہے کہ شاید اس میں لکڑے پیدا ہو گئے ہیں، مگر جب پوٹے اٹھ کر دیکھے جاتے  
 ہیں تو لکڑوں سے بالکل صاف ہوتے ہیں +

**سبب** { اس کا سبب غلیظ اور خشک بخارات ہوتے ہیں { یہ بخارات ملا بہت خشکی  
 میں بہت بانیں اور غلظت میں مائل بہ رطوبت ہوتے ہیں { ان بخارات میں تیزی بالکل نہیں  
 ہوتی { ورنہ اس سے شقاق پیدا ہو سکتا تھا { یہ دونوں مرض اس وقت پیدا ہوتے ہیں،  
 جبکہ مریض کو چلنے پھرنے کا اتفاق ہو، اور پسینہ خارج ہو جائے، پھر پیوٹوں میں سرد ہوا لگ  
 جائے { کیونکہ چلنے پھرنے اور پسینہ آنے سے جو مواد رقیق اور لطیف ہو جاتے ہیں، سرد ہوا سے  
 پھر غلیظ ہو کر جلد کے ظاہری حصوں میں پونچھ کر بند ہو جاتے، اور بننے اور تحلیل ہونے سے رک  
 جاتے ہیں، خصوصاً جس وقت سرد ہوا سے جلد بھی کثیف ہو جاتی، اور اسکے سامات بند ہو جاتے  
 ہیں { یا یہ دونوں مرض نیند سے بیدار ہونے کے بعد پیدا ہوتے ہیں { کیونکہ نیند کی حالت میں سر کی  
 طرف بخارات بکثرت صعود کرتے، اور سر میں اس وجہ سے بند ہو جاتے ہیں کہ نیند کی حالت میں  
 بیداری کے حرکات اور شعاع و روشنی نہیں رہتے ہیں، جن کا کام تحلیل کرنا ہے { علی الخصوص  
 موسم سرما کی باتوں میں { کیونکہ اس موسم میں ہوا کی سردی سے بخارات زیادہ غلیظ، جلد کثیف،  
 اور سامات بند ہوتے ہیں، نیز چونکہ اس موسم کی راتیں لمبی ہوتی ہیں، اور مضمین اچھا ہوتا ہے {  
 لہٰذا یہ جملہ قابل غور ہے +

لہٰذا شقاق: پیوٹوں کا ایک مرض ہے، جس میں خارش ہوتی اور بال گر جاتے ہیں { باطنی، دھڑم، +

اس لئے بخارات بھی زیادہ صعود کو کرتے ہیں کہ گلاسہ یہ امراض گروں کے بعد بھی پیدا ہوتے ہیں جبکہ گروں کے مادہ سے لطیف، شور، اور تیز اجزا تحلیل ہو جائیں، اور وہ کیفیت اجزاء باقی رہ جائیں جس میں تیزی نہ ہو اور گلاسہ مرض آشوب میں پگلوں پر سرد طلاؤں کے استعمال سے پیدا ہو جاتے ہیں کیونکہ ان طلاؤں سے مواد غلیظ اور مسامات بند ہو جاتے ہیں۔

**علاج**۔۔۔ اضمیون اور ہیلہ کابی کے جو شانہ کا { سہل دیں، مگر اس سے پہلے { نفع دینے والے جو شانہوں سے { مادہ کو نکلنے کے قابل بنالیں، گرم بوتلیوں کے جو شانہ سے بھارہ (اکباب) کریں { تاکہ مادہ لطیف اور رقیق ہو کر بننے کے قابل ہو جائے، عضویں نرمی آئے، اور مسامات کشادہ ہو جائیں، مثلاً بابونہ، ناخونہ، بنفشہ، برگ خطمی، تنقیہ مواد کے بعد ہاتھ سے { آنکھوں کو ملیں { تاکہ اور مادہ اس طرف نہ متوجہ ہو جائے { ملنے سے چونکہ گرمی پیدا ہوتی ہے، اسلئے مسامات کشادہ، اور پگلوں کے مواد اور غلیظ بخارات تحلیل ہو جاتے ہیں۔

## سلاق (بامنی)

{ مرض سلاق میں پپوٹے تیز اور شور مادہ سے موٹے ہو جاتے، اور انہیں مادوں سے سُرخ بھی ہو جاتی ہے { کیونکہ مادہ کی تیزی کے باعث پپوٹوں میں خون چلا آتا ہے { پپوٹوں کے بال گر جاتے ہیں { کیونکہ اس مادہ کی تیزی اور خرابی کے باعث ان بالوں کی غذا اور انکے اگنے کے مقامات فاسد ہو جاتے ہیں { حتیٰ کہ آخر میں بالوں کے اگنے کے مقامات (اشخار) بھی زخمی ہو جاتے ہیں { کیونکہ یہ تیز مادہ انکو کھا جاتا ہے { ازاں بعد جبکہ یہ مرض دیرینہ ہو جاتا ہے تو آنکھیں بھی خواب ہو جاتی ہیں { کیونکہ اس کا مادہ نہایت ردی ہوتا، اور آخر میں ڈھیلے کو کھاتا لگتا ہے { اور بسا اوقات آشوب کے بعد { جبکہ بے قاعدگی سے نہایت سرد و دوائیں استعمال کی جائیں { یہ مرض پیدا ہوتا ہے { کیونکہ اس سے مادہ غلیظ ہو کر بند ہو جاتا، اور گندہ ہو کر اس میں تیزی آ جاتی، اور فساد پیدا ہو جاتا ہے۔

{ سلاق کی دو قسمیں ہیں: (۱) ابتدائی اور تازہ (۲) دیرینہ اور غلیظ۔

**پہلی قسم ابتدائی سلاق** یہ قسم خفیف ہوتی ہے۔

**علامات** { گوشہ چشم اور پپوٹوں میں بغیر سخت سُرخی کے خارش ہوتی ہے۔

**علاج** { معمولی دواؤں سے سہل ہیں { مثلاً آب میوہ جات (مار فواک) کیونکہ اس کا مادہ ایسا زیادہ غلیظ نہیں ہوتا کہ اس کے سہل میں اس سے تیز دواؤں کی ضرورت پیش آئے { گلاب میں ساق بنگہ کر آنکھوں میں ڈالیں { تاکہ مادہ زائل اور اس کی تیزی دور ہو جائے { شب کے وقت غورہ، برگ کاسنی، ہمراہ روغن گل خام، یا سفیدی بیضہ ہمراہ روغن گل پگلوں کے

کسی کپڑے کے ساتھ لپکے طور پر لگائیں اور صبح کو حمام کریں، تاکہ حمام دواؤں کی تیزی اور تحلیل اور  
دفع سوزش پر مددگار ہو جائے +

(۲) دوسری قسم سلاقِ مزمن { جو دیرینہ اور غلیظ ہو + علامات: پیپٹے سُرخ  
اور پھولے ہوتے ہیں، نیز خارش ہوتی ہے +

علاج: رنگ قیصال، یارگ پیشانی کی { قلعہ کھولیں { پنڈلی، یادوؤں سوزدھونکے دریا  
{ سنگیاں کچھائیں، ہلیہ اور غاریقون کا جو شانہ پلائیں، ششیاتِ احمر لیتن آنکھوں میں لگائیں،  
گرم پانی سے نمکید کریں، اسکے بخارات کا انکباب کریں { ان کی غرضوں کو پہلے بیان کر چکا ہوں  
{ چھلی سورا در انار کے گودہ کا لپک کریں { تاکہ عضویں کثافت اور قبض پیدا ہو، اور مادہ  
مادہ غلیظ ہو جائے، ایسا ہونے سے مادہ رنگوں میں جاری نہ ہو سکے گا، اور نہ جلد کے بیرونی  
حصوں میں جائے گا + اور تاکہ درد ساکن ہو جائے { ہمراہ شرابِ سفیج { تاکہ عضویں جس قدر  
مادہ گر چکا ہے، وہ تحلیل ہو جائے، اور مواد سے پاک صاف ہو جائے { اگر یہ مرض اس آخری  
قسم سے بھی زیادہ غلیظ ہو { اور سخت تیزی اور خارش کے باعث { خشک جاری ہوں { اور  
مادہ کی خرابی سے { ایک بھی جھڑنے لگیں، تو تنقیہ اور برہیز کے بعد ششیاتِ دیزج، ششیاتِ  
احمر لیتن، اور ششیاتِ ابیض ملا کر آبِ بادیان کے ساتھ آنکھوں میں لگائیں { سب دوائیں ملانے  
کی غرض یہ ہے کہ تیز دواؤں کے استعمال سے مادہ میں تیزی اور خرابی زیادہ نہ بڑھ جائے  
اس لئے کچھ سرد دوائیں بھی اضافہ کر دیا کرتے ہیں، تاکہ ادس کی تعدیل ہو جائے +

## کُنہ

یہ لفظ مشترک طور پر تین معنوں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے: (۱) پوٹوں کا بوجھ، جو غلیظ  
ریاح سے پیدا ہوتا ہے، اور مریض جب نیند سے بیدار ہوتا ہے تو اپنی آنکھوں میں ریگ اور  
خاک کے مانند چھبچھب محسوس کرتا ہے: یہ مرض پوٹوں کے امراض میں سے ہے +

(۲) طبقہ قرنیہ کے نیچے ریم کا جمع ہو جانا: یہ مرض امراضِ قرنیہ میں سے ہے، جس کا ذکر ہو چکا ہے +

(۳) تیسرا مرض امراضِ طبقہ، ملتحمہ میں سے ہے، جسکو مصنف اس طرح بیان کرتا ہے کہ { کُنہ ایک  
حالت ہے، جو آنکھوں میں خشک آفتاب کے مانند پیدا ہوتی ہے، اور اس میں بینائی کمزور ہو جاتی  
ہے { کیونکہ سوداوی بخارات، جو طبقات میں بند ہوتے ہیں، بینائی کی روح کے ساتھ مل جاتے ہیں،  
اسلئے تمام چیزیں اس طرح دھندلی معلوم ہوتی ہیں جس طرح رملہ میں باد صہبوں کے اندھ ہوں {  
{ طبقاتِ چشم کی رنگیں سُرخ، اور میلہ پن کی طرف بدل جاتی ہیں، اور آنکھیں طبی حرکت اور سست  
ہو جاتی ہیں { جس کا باعث غلیظ اور کثیف بخارات ہوتے ہیں { مریض کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اوکی  
لہ صیفِ حقیقہ { ایک قسم کی شراب ہے، جسکو شرابِ ثلث بھی کہتے ہیں +

آنکھیں مقدار میں پہلے سے زیادہ بڑی ہو گئی ہیں؛ کیونکہ اس حالت میں آنکھیں غلیظ بخارات سے بھر کر پھول جاتی ہیں؛ نیز اس کے ساتھ خارش پیدا ہوتی ہے؛ کیونکہ سوداوی بخارات میں حرارت کے باعث تیزی پیدا ہو جاتی ہے؛ اس خارش میں سوائے گرم پانی کے کسی شے سے آرام نہیں آتا؛ کیونکہ گرم پانی عضو کو نرم، تر، سرد، اور ڈھیلا کر دیتا، مسامات کو کھول دیتا، اور بخارات کی تیزی کو زائل کر دیتا ہے۔

**سبب** اس مرض کا باعث سوداوی اور روی بخارات ہیں، جو طبقات چشم میں اپنی غلظت کے باعث بند ہو جاتے ہیں، ان میں اتنی زیادہ تیزی نہیں ہوتی کہ آنکھوں میں درد پیدا کریں اور آنسو بہائیں؛ بلکہ صرف اس قدر تیزی ہوتی ہے، کہ خارش پیدا کر سکتے ہیں۔ بخارات کی بجائے اگر سودا کس تو زیادہ مناسب ہے (مترجم)۔

**علاج** بخارات اور جو شاندہ افسیون سے ان مادیوں کو نکالیں جن سے بخارات اُٹھتے ہیں؛ غرغرے کرائیں، ذرور گنتہ آنکھوں پر چھڑکیں؛ نسخہ ذرور و سرکمندہ پہلے ماشہ، ہلیلہ زردہ، ۳ ماشہ، کفدریا، ۳ ماشہ، مامیران، ماشہ، صبرستقویٰ، ۲ رتی، رسوت، ۱ مر، ہر ایک ۳ ماشہ، کوٹ چھان کر ذرور کے طور پر آنکھوں میں استعمال کریں؛ گاہے اسے آب بادیان میں ملا کر گولیاں بنالیا کرتے ہیں؛ لطیف اور تحلیل کرنے والے جو شاندہ سے تکمید کریں؛ مثلاً میتھی، ناغونہ، بابونہ وغیرہ کا جو شاندہ۔

## شبکوری (رتوندھی؛ عشا)

یہ ایک مرض ہے، جس میں مرین رات کے وقت دیکھ نہیں سکتا؛ حتیٰ کہ تارے بھی نظر نہیں آتے؛ اور دن کے وقت دیکھ سکتا ہے، لیکن دن کے آخری حصہ میں سورج چھینے کے وقت بینائی کمزور ہو جاتی ہے؛ مگر بعض لوگوں نے یہ خیال کیا ہے کہ عشا رتوندھی رات کو نظر آنے کا نام ہے، اور جب یہ مرض نہایت شدید ہو جاتا ہے تو ابر کے دن بھی بینائی جاتی رہتی ہے۔

**سبب** اس مرض کی وجہ غلیظ بخارات ہوتے ہیں، جو روح کو کدر، غلیظ، اور کثیف کر دیتے ہیں؛ یہ بخارات دن میں آفتاب کی گرمی، روشنی، اور بیداری کے حرکات سے تحلیل ہو جاتے ہیں؛ اور روح لطیف اور کدورتوں سے صاف ہو جاتی ہے؛ اسلئے دن میں بینائی تیز ہوتی ہے، اور مرین رات کو دیکھ نہیں سکتا، جس کے اسباب سابق کے برخلاف ہیں؛ یعنی رات میں ہوا سرد، تر، اور غلیظ ہوتی ہے؛ نیز تاریکی اور سکون ہوتا ہے، اسلئے یہ بخارات غلیظ ہو جاتے ہیں؛ یہ بخارات یا خاص دماغ میں پیدا ہوتے ہیں، یا معدہ سے صعود کرتے ہیں؛ ان دونوں صورتوں میں فرق یہ ہے کہ جو مرض خاص دماغی بخارات سے پیدا ہوتا ہے، وہ ایک حالت میں قائم رہتا ہے؛ کسی وقت اس میں تغیر و تبدل نہیں ہوتا؛ اور جو معدہ کے بخارات سے

پیدا ہوتا ہے، وہ معدہ کے صاف ہونے کے وقت خفیف اور بھر ہونے کے وقت شدید ہو جاتا ہے۔ کلاسے روح زیادہ عرصہ تک آفتاب کی روشنی پہنچنے سے بھی غلیظ ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اس سے روح کا لطیف حصہ تحلیل ہو کر اس کا غلیظ حصہ باقی رہ جاتا ہے، جو شب کے وقت اور بھی کثیف ہو جاتا ہے، اور یہ بالعموم ایسے اشخاص کو پیدا ہوتا ہے، جن کی آنکھیں زیادہ کھلی ہوئی اور سرسری ہوں، کیونکہ ایسی آنکھیں زیادہ تر پھرتی ہیں +

دوسرا خیال اس مرض کے متعلق یہ ہے کہ یہ آنکھ کے اُن امراض میں سے ہے، جن میں آنکھ کے اندر کوئی نایاں آفت نہیں پائی جاتی ہے (مترجم) +

**علاج:** دریا رجات اور غرغروں سے اُن مادوں کو خارج کر دیں جن سے یہ بخارات پیدا ہوتے ہیں: جملہ مروج، کھجکئی، جندبیدستر، اور صبرے { جھینگیں لائیں } کیونکہ جھینک سے بخارات اور رطوبتیں لطیف دیرگندہ ہو جاتی ہیں { تحلیل کر نیوالے جوشاندوں سے انکباب کر دیں } مثلاً جوشاندہ بادیان، سویا، بابونہ، قیسوم، مرزنجوش، پودینہ، سداب + اگر تیل کے جگر کو کسی ہانڈی میں کسی قدر بادیان اور پیل کے ساتھ جوش دیکر اس سے بھارہ لیں تو نہایت نافع ہے۔ مٹی ہذا بھینے ہوئے جگر کا بھارہ لینا بھی ایسا ہی مفید ہے { تیز غذا میں کھلائیں } یعنی اُن میں بینگ، پودینہ، رائی، صغتر، پنخ، انجدان (ہینگ کے درخت کی جڑ) شامل کر دیں، کیونکہ یہ بلغم کو کاٹتی، اور لطیف کرتی ہیں { پیل کو بادیان کے ساتھ باریک کر کے پھاڑی بکرے کے جگر، یا بیل کے جگر پر بھوننے کی حالت میں چھڑک دیں } تاکہ اس حالت میں جگر سے جو رطوبتیں اور بانی خارج ہوتا ہے، اُسے چوس لے اور پی جائے { ازاں بعد اُسے کھل کر کے آنکھوں میں لگائیں } اور اگر پیل اور وچ کو پھاڑی بکرے کے جگر میں چھو کر بھونیں، اور اس سے جو رطوبت خارج ہو وہ آنکھوں میں لگائیں، شب کو رسی کا دافع ہے + یہ علاج عجیب اور حد تعریف و توصیف سے بیرون ہے (غذا میں مقویات کھلائیں) +

**اسباب:** کبھی یہ موروثی ہوتا ہے، اور کبھی عام جسمانی کمزوری، آنکھوں پر تیز دھوپ کی شعاعوں کا پڑنا، مرطوب اور ٹھنڈی چیزوں کا بکثرت استعمال کرنا، معدہ اور امعاء کا خراب ہونا، مکان، وغیرہ سے لاحق ہوتا ہے۔ کبھی یہ مرض دبا کے طور پر بھی واقع ہوا کرتا ہے +

**علامات:** مریض دن کے وقت تو دیکھ سکتا ہے، مگر جیسے جیسے مغرب کا وقت آتا جاتا ہے، آنکھوں کی بنیائی کم ہوتی جاتی ہے۔ سردیوں میں یہ مرض زیادہ ہو کر پڑتا ہے +

**معمولات مطلب:** عام بدنی تقویت کے لئے خیرہ گاوزباں جو افسد والا یا لہ قینس: پھاڑی بکرا +



دوا المہک مستدل ہما ہر دالی، یا خمیرہ مردار پیدا دل کھلائیں، اوپر سے عرق پید ہو گیا  
عرق بکلا ب، شربت ابار ملا کر صبح کے وقت کھلائیں، اور شب کے وقت اطر فیض کبیر یا اطر فیض  
صغیر گرم پانی کے ساتھ کھلائیں + علی ہذا رات کو سوتے وقت اور دن کے وقت تر کھیل کو عرق  
بادیان میں گھسکر آنکھوں میں لگائیں، یا گائے کے پتہ کو شیشی میں ڈال کر دو روز دھوپ  
میں رکھیں، اسکے بعد آنکھوں میں لگائیں +

دیابیل، گائے کے پتہ میں تین دفعہ تراور خشک کیا ہوا، آئندہ ہلدی، آب لیموں میں تین مرتبہ  
تر کر کے خشک کیا ہوا، سنگ بصری، آگ میں چار مرتبہ سرخ کر کے آب لیموں میں بھایا ہوا  
مغز تخم کھرنی، محل حبلی: ان سب کو آب بادیان میں سرسہ کی طرح خوب باریک کر کے  
آنکھوں میں لگائیں +

اگر معدہ خراب ہو تو جوارش جالینوس اول کھلائیں، اوپر سے شیرہ بادیان، شیرہ موزہ  
منقہ، شیرہ تخم کنوٹ، عرق بادیان میں پیسکر کلغند ملا کر دونوں وقت کھلائیں، کھانے والے  
بعد جب کید نہ شادری کھلائیں + اور رات کے وقت اطر فیض کبیر یا اطر فیض شیری کھلائیں  
غذا: لطیف، زود ہضم، اور مقوی غذائیں، مثلاً مرغ کا شوربہ، بکری کا شوربہ، تیز،  
بٹیر، انڈا، دودھ، مکھن، مونگ کی دال، چپاتی کے ساتھ دیں + بادی، مجھڑ، نقاخ،  
اور نقیل چیزوں سے، مثلاً لہسن، پیاز، مسور کی دال، باقلا، لوبیا، گوبھی، بیگن، مرغ  
کے سر وغیرہ سے پرہیز کرائیں +

## دودھی (روز کوری: جہر)

{ ایک مرض ہے، جس میں دن کے وقت دکھائی نہیں دیتا، اور شب کو، اور ابر کے روز  
دکھائی دیتا ہے، یہ مرض شکوری کے برعکس ہے +

سبب { اس مرض کا سبب روح کی رقت اور قلت ہے، جو آفتاب کی روشنی اور گرمی سے  
تحلیل ہو جاتی ہے، اور تاریکی اور سردی ہو اس میں تحلیل نہ ہونے کے باعث اکٹھی ہو جاتی ہے، بعض حکماء  
نے اس کی وجہ تیز اخلاط بتلائی ہے، جو دماغ میں جمع ہو کر اپنی تیزی سے روح نفسانی کو خراب  
کر دیتے ہیں، جس سے بصارت قائم ہے +

اور تیسرا گروہ اس مرض کی وجہ یہ بتلاتا ہے کہ بلقہ شیمیہ کے اندرونی پرت کی قدرتی سیاہی اس  
مرض میں کم ہو جاتی ہے، جس کا کام روشنی کو جذب کرنا ہے، اسلئے دن کی تیز روشنی میں چکا چوند  
ہو جاتی ہے (مترجم) +

علاج { دماغ میں تری پہونچائیں { اس غرض کے لئے دودھ، روغن بنفشہ، روغن کدواک  
میں ٹپکائیں، سر و قسم کے احایات، آب ریہاش، ہملہ شربت بنفشہ، شربت نیلوفر، پلائیں، سرد

طعمہ ریہاش ایک قسم کی بوٹی ہے، جو ترش ہوئی ہے (مترجم) +

پانی میں غوطے دلا کر اس میں آنکھوں کو کھولنے کے لئے کہیں تو خون کو گاڑھا کریں؟ اس غرض کے لئے طیم، سری، تو سے کی روٹیاں، بھیر کے بچوں کے گوشت کھلائیں، کیونکہ جو روح غلیظ خون سے پیدا ہوتی ہے، وہ بھی لازمی طور پر غلیظ ہوتی ہے، جو آفتاب کی روشنی اور دیگر معمولی تحلیل کرنے والی چیزوں سے نہیں ہوتی ہے۔

**اسباب:** روزگاری کے اسباب عموماً یہ ہوتے ہیں: باریک خطوط کی کتابوں کا تاریکی میں پڑھنا، آفتاب کی شعاع کو دیر تک دیکھنا، کثرت مباشرت، صنعت، داغ۔ یہ مرض خشک مزاج اور بڑبڑوں کو اور خشک ملک کے اشخاص کو زیادہ تر ہوا کرتا ہے۔

**علامات:** آنکھوں سے دن میں دکھائی نہیں دیتا، لیکن جیسے جیسے شام کا وقت قریب آتا جاتا ہے دکھائی دینے لگتا ہے اور صبح ہوتے ہی دکھائی نہیں دیتا۔ سردیوں کے موسم میں یہ مرض زیادہ ہوا کرتا ہے۔

**معمولات مطلب:** باریک خطوط کی کتابوں کا پڑھنا چھوڑ دیں، آفتاب اور چمکیلی چیزوں سے نظر نہ ملائیں، جارج باکل چھوڑ دیں تو بہت ہی بہتر ہے، ورنہ اعتدال مد نظر کریں۔ اگر ضعف دماغ ہو تو ضعف دماغ کا علاج کریں، جس کا بیان صداغ صغفی میں ہو چکا ہے۔ آنکھوں میں ہرودکانوری صبح اور شب کے وقت لگائیں۔

**غذا و چیرہیز:** معمولی غذا میں کھلائیں، مثلاً بکری کے سری پائے، بکری کا شوربہ، انڈا، ماش کی دال، روٹی، چاول، دودھ، کھن، بالائی وغیرہ۔ ترش، تیز نیکین، شراب، خوری، کثرت مباشرت، غصہ، فکر، غم، لال مرچ، گڑ، تیل، وغیرہ سے پرہیز کریں۔

## اندرونی گوشہ چشم کا ناصور (غرب)

غرب جب کے سے آنسو بننے کے ہیں، چنانچہ جب آنکھوں سے اشک جاری ہو جاتے اور تھمتے نہیں ہیں تو یہ جملہ "عینہ غرب" (اوس کی آنکھ میں غرب ہے) بولا جاتا ہے۔ اس مرض میں چونکہ آنسو بننا لازم ہے، اسلئے اس مرض کا یہ نام لازم کے نام پر رکھا گیا ہے تو غرب اندرونی گوشہ چشم کے ناصور کو کہتے ہیں۔

**اسباب:** اس کی وجہ یا اخراج (پھوڑا) یا بٹڑہ (پنسی) ہوتی ہے، اخراج دوم گرم ورم ہے، جس کا مادہ کسی اندرونی حصہ بدن میں جمع ہو جاتا اعداد اس میں ریم پیدا ہو جاتی ہے۔ بٹڑہ (پنسی) چھوٹے ورم کا نام ہے جو مذکورہ بالا مقام میں ان گرم اعداد کی مادوں سے پیدا ہوتے ہیں جو دماغ سے آئے ہوں، پھر اس کے مادے اکٹھا ہو جاتے ہیں اور ان میں ریم پیدا ہو جاتی ہے جو پھر پھوٹ جاتے ہیں۔ گوشہ چشم کے بیرونی جانب سے پھوٹتے ہیں، گاہے ایک پورے کی جلد کے نیچے، گاہے دونوں پوٹوں کی جلد کے نیچے، اور گاہے ناک کے

اس سوراخ (مجرے انف) میں پھوٹتے ہیں، جو ناک اور آنکھ کے درمیان واقع ہے اور ان کا بھرنا دشوار ہو جاتا ہے، کیونکہ یہ عضو تر، رقیق، اور ضعیف ہے اس لئے زخم ہمیشہ تراورڈھیلا ہوتا رہتا ہے، اور اس میں گوشت پیدا نہیں ہوتا اور باوجود رطوبت دار ہونے کے ہمیشہ متحرک رہتا ہے اس لئے زخم کے دونوں لب ایک دوسرے سے الگ ہو جاتے ہیں اور زخم کا بھرنا دشوار ہوتا ہے جس سے ماحول پیدا ہو جاتا ہے نیز اس مقام کے زخموں میں تیز اور کاوی (داغ دینے والی) دوائیں بھی استعمال نہیں کر سکتے، کیونکہ ان سے آنکھوں میں دہشت پھونچتی ہے، اور اونکا درم زیادہ ہو جاتا ہے \*

**علامات** آنکھیں چپکتی نہیں ہیں کیونکہ اگر یہ زخم پپوٹوں کے اندر پھوٹتے ہیں، تو ہمیشہ گزشتہ چشم سے زردابی رطوبت اور ریم خارج ہوتی رہتی ہے، اسلئے آنکھیں چپکتی نہیں ہیں، اور اگر پپوٹوں کے باہر سے پھوٹتے ہیں تو مواد باہر سے خارج ہو جاتے ہیں، اور آنکھیں خشک ہو جاتی ہیں، اور اگر اندر سے پھوٹیں تو آنکھوں سے ریم کے مانند سفید، کھنی اور متدل انگوام ڈیج نکلتی ہے، جب زیرین پپوٹ دبایا جاتا ہے تو اس سے ریم اور زرداب خارج ہوتا ہے یہ بھی اسی وقت ہو سکتا ہے، جبکہ زخم اندر کی طرف پھوٹیں، اور آنکھوں میں ریم جمع ہو جائے جو دبانے سے، یا بغیر دبائے خاص اس مقام سے، جہاں ریم جمع ہوتی ہے، خارج ہو جائے۔ جس وقت یہ ماحول ریم سے پُر ہوتا ہے تو معمولی درم کے مانند نظر آتا ہے، گاہے یہ ماحول ناک کی طرف پھوٹتا ہے، چنانچہ نکلنے، یا منہ سے ریم خارج ہوتی ہے اور زخم کے زرداب کی تیزی سے ہڈی فاسد اور سیاہ ہو جاتی ہے گاہے ریم پپوٹوں کے نیچے خارج ہوتی ہے جس سے پپوٹوں کی گڑیاں فاسد اور سیاہ ہو جاتی ہیں اور ریم آنکھیں کھاجاتی ہے۔ علیٰ ہذا گاہے ریم سے پُر رہنے کے باعث آنکھیں بھی فاسد ہو جاتی ہیں \*

**علاج** بدن کا شقیہ کریں، قیصال کی فصد کھولیں، غذا ہلکی کھلائیں جیسا کہ زخموں کا اصول علاج ہے، تاکہ بدن میں مواد اور رطوبتیں کم ہو جائیں، جس سے زخم کا بھرنا آسان ہو اور آنکھوں میں شیان غریب ڈالیں، نسخہ شیان غریب: صبر، کندر، انزروت، دم الاخوین، گنار، شرمہ، پشکری، ہر ایک ایک حصہ، زنگار چوتھائی حصہ شیان بنا کر پانی میں حل کر کے گزشتہ چشم میں عین قطرے ڈالیں، اور ان قطروں کے درمیان کچھ فاصلہ ڈالیں مگر پہلے میل ٹیبل سے زخم کو صاف کر لیں جس کی صورت یہ ہے کہ برانی روئی سے رگڑیں، نیز پہلے گلے ہوئے گوشت کو دور کریں، جس کی صورت یہ ہے کہ مرہم زنگار استعمال کریں، بشرطیکہ پپوٹوں کے قریب ہو اور گہرا ہو، اور اگر ماحول پپوٹوں سے دور ہو، اور گہرا نہ ہو تو نوٹو سے اس کے آلات سے گوشت کو کاٹ ڈالیں اس علاج میں بسا اوقات صحت ہو جاتی، اور درست آنکھوں کے مانند چند ماہ تک ماحول خشک رہتا ہے اگر یہ علامات مذکورہ بالا کافی ہوں تو خیر ورنہ داغ

جس کی صورت یہ ہے کہ چھوٹے داغنے کے آلات (مکاوہی صغیرہ) جن کے سرے گول ہوں ہلکے کی طرح گرم اندھنرخ کر کے ناصور پر چند دفعہ رکھیں، حتیٰ کہ گندہ گوشت دور ہو جائے، اور رطوبتیں خشک ہو جائیں + اس عمل کی حالت میں برف سے سرد کیا ہوا آٹا، یا سرد کئے ہوئے کپڑوں کے ٹکڑے آنکھوں پر رکھیں + داغنے کی دوسری صورت یہ ہے کہ ایک قیف جس کا پخلا سوا کسی قدر پتلا ہو، لیکر اس پخلا حصہ ناصور کے مقام پر رکھیں، اور اس نلکی میں سیسہ بھلا کر ڈال دیں، اور مرین اتنی دیر تک صبر کرے، کہ داغ کے پورے اثر کا یقین ہو جائے، پھر نلکی کو علیحدہ کر لیں؛ اس طریقے سے داغ کا اثر ناصور کے مقام سے ادھر ادھر بجا ورنہ نہیں کرتا ہے { پھر ہم سفید لگائیں }

## انتشار و اتساع پتلی اور عصبہ باصرہ کا پھیل جانا

انتشار { وہ مرض ہے جس میں پتلی اصلی حالت سے زیادہ کشادہ ہو جاتی ہے } یہاں تک کہ گلاب سیاہی چشم کے حلقہ تک پھیل جاتی ہے { جس سے زور پر آگندہ اور منتشر ہو جاتا، اور خلا کی وجہ سے پھیل جاتا ہے } اسی وجہ سے اس کا نام "انتشار" رکھا گیا ہے { نیز برونی اشبار کی طرف یہ لورسیدھا نہیں جاتا بلکہ } پتلی سے نکلنے کے بعد { بلقات چشم کے دائیں بائیں، اوپر، یا نیچے کی طرف چلا جاتا، اور پر آگندہ ہو جاتا ہے } اس کا وہ قوام دور ہو جاتا ہے، جس کی وجہ سے سکلیں اس پر چھپ سکتی تھیں { اور ہوا کے مانند ہو جاتا ہے } اس لئے مینائی تقریباً معدوم ہو جاتی ہے؛ اور اگر اس درجہ کشادگی نہ ہو، اور روح میں مقدار پر آگندگی پیدا نہ ہو جائے تو روح ایسی نہیں ہو جاتی کہ اس میں سکلیں نہ چھپ سکیں۔ پس جب اس روح پر شکل چھتی ہے تو وہ روح مینائی کی قوت کے مقابل دونوں پٹھوں کے مقام تقاطع میں چلی جاتی ہے، اور اس مقام میں عارضی اسباب کے دور ہو جانے کے باعث روح اپنی اصلی مقدار پر لوٹ آتی، اور کم ہو جاتی ہے؛ اور اس کے کم ہونے سے اسکی چھپی ہوئی شکل بھی چھوٹی ہو جاتی ہے، اسوجہ سے اس حالت میں چیزیں اصلی حالت سے چھوٹی معلوم ہوتی ہیں + مگر اس گفتگو میں اعتراض ہے +

انتساع { وہ مرض ہے جس میں عصبہ مجوزہ پھیل جاتا ہے، اور اس کے ساتھ ہی پتلی (صدقہ) بھی پھیل جاتی ہے } یہ اصطلاح محض مصنف کی گڑھی ہوئی ہے، اور ہر ایک لہ انتشار سے: پر آگندہ ہو جانا +

لہ اعتراض یہ ہے کہ روح پھیلنے کے بعد جب اپنی اصلی حالت پر لوٹ آتی ہے تو پھر کیوں چیزیں اصلی حالت پر معلوم نہیں ہوتیں، چھوٹی کیوں معلوم ہوتی ہیں (مترجم) +  
لہ عصبہ مجوزہ: مینائی کا پٹھہ +

شخص کو اختیار ہے کہ وہ گواہ کوئی اصطلاح بنالے + صاحب قنن کسرا کا قول ہے کہ نئے حکماء انتشار کو عصبہ مجوفہ کی طرف منسوب کرتے ہیں، پتلی (صدقہ) کی طرف منسوب نہیں کرتے، اور اس سے اون کی غرض یہ بتانا ہے کہ انتشار کا علاج (جس میں پتھہ پھیل جاتا ہے) اقسام کے علاج سے (جس میں پتلی پھیل جاتی ہے) جداگانہ ہے، اور نہ حقیقتاً ان دونوں (انتشار و اقسام) میں فرق یہ ہے کہ اقسام پتلی میں پیدا ہوتا ہے، اور انتشار نور اور روح میں پیدا ہوتا ہے، اسلئے اقسام ایک مرض ہے، اور انتشار ایک عرض ہے (جو دوسرے مرض میں پایا جاتا ہے)۔ حکماء کے اقوال کو تلاش کر نیکے بعد صاحب قنن کسرا کی بات صحیح معلوم ہوتی ہے، مگر قدیم حکماء دونوں لفظوں کو مترادف اور ہم معنی ہونے کی حیثیت سے استعمال کرتے تھے +

پتھہ کے کشادہ ہونے، اور پتلی کے کشادہ ہونے میں فرق یہ ہے کہ پتھہ کے کشادہ ہونے کی حالت میں نور (روح) تمام اجزاء ختم میں پراگندہ ہوتا ہے، اور دوسری قسم میں آنکھوں کے اندر نور کا کوئی اثر نہیں ہوتا، بلکہ جن لوگوں کو علم نہیں ہوتا وہ خیال کرتے ہیں کہ آنکھیں سیاہ ہو گئی ہیں، اس لئے کہ نور پتلی کے پھیل جانے کے باعث سیدھا نکل جاتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھہرتا نہیں ہے + (یہ مسئلہ غور طلب ہے) +

**سبب** اس کا سبب گا ہے بیرونی ہوتا ہے، جو آنکھوں پر واقع ہوتا ہے مثلاً چوٹ اور طاسچہ + یہ قسم علاج پذیر ہو سکتی ہے، کیونکہ اس کا اثر عصبہ مجوفہ میں نہیں پہنچتا، اور نہ وہ پھیلتا ہے، بلکہ طبقہ عنبیہ کو چاروں طرف کھینچ کر کشادہ کر دیتا ہے، جس سے پتلی پھیل جاتی ہے مثلاً جس طرح اگر ایک بیگی ہوئی کھال، جس میں سوراخ کر دیا گیا ہو، لیکر سوراخ کے مقام میں تھرا، یا کوئی دوسری سخت چیز زور سے پھینکیں تو یہ سوراخ خواہ مخواہ کشادہ ہو جائیگا۔

**علاج** فی الحال کی فصد کھولیں، پنڈلیوں پر شکمیاں کھجوائیں، گلے صفی کریں، کیونکہ تیز جتنے اخلاط میں جوش پیدا کر دیتے ہیں، جس سے اخلاط اوپر کو صعود کرتے ہیں، حالانکہ حقنوں کی غرض یہ ہے کہ مواد اور اخلاط بیمار عضو سے دوسری جانب متوجہ ہو جائیں، تاکہ اس طرف متوجہ ہو کر درم اور درد نہ پیدا کر دیں (اور پھر کوئی دوا نہ بلائیں) مصنف کے ایسا کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اسنے بقراط کے کلام "ادب سے بذریعہ دوا مادہ خارج نہ کریں" سے یہ سمجھا ہے کہ اوپر سے (نہ سے) کوئی دوا نہ بلائیں، حالانکہ بقراط کا مدعا اس کلام سے ہے (یعنی اس حالت میں تے کو کرائیں)، ورنہ اس مقام میں اوپر سے دوا کھلانے میں کوئی حرج نہیں ہے، ہاں اس وجہ سے کہنے کی صورت میں سر کی طرف مواد بہ کثرت صعود کرتے ہیں، اور تے کی حالت میں سانس بند کرنا پڑتا ہے، اور اقسام میں زیادتی ہو جاتی ہے، اس لئے اس حالت میں تے کرنا ممنوع ہے فی غلیظ غذاؤں سے پرہیز کریں، تاکہ ان سے بدن کے مواد زیادہ نہ ہو جائیں، اور مکروری

کے باعث آنکھوں میں نہ چلے جائیں؛ کیونکہ آنکھیں اپنی کمزوری کے باعث نہ انہیں، اور نہ اپنی غذا کے فضلات کو دفع کرنے کے قابل ہوتی ہیں، بلکہ اپنے حصہ کی غذا کو بھی ہضم نہیں کر سکتیں، اس لئے سارے مواد فضلات بنجاتے ہیں تو نیز جماع سے بچائیں؛ کیونکہ جماع سے اخلاط میں حرکت، حرارت غریزی میں جوش، اور تمام حواس، علی الخصوص بینائی اور سننے کی قوتوں میں اسلئے ضعف پیدا ہو جاتا ہے کہ جماع کے باعث روح، اور حرارت غریزی تحلیل ہوتی، اور قوت کمزور ہو جاتی ہے؛ چہرے سے لے کر دہانے تک اس حالت میں مواد دماغ کے اندر بند ہو جاتے ہیں، جس کی وجہ سے جماع کے اس حالت میں دماغی مواد ان راستوں کے برخلاف، جو آگے واقع ہیں، اور جن سے دماغی مواد دفع ہوا کرتے ہیں، مثلاً نچھے اور تالو دوسری جانب مائل رہتے ہیں، اور اسوقت یہ ممکن ہے کہ آنکھوں کی کمزوری کے باعث ان مادوں میں سے کچھ حصہ آنکھوں میں جا پڑے تو روشنی کی طرف نظر نہ کرنے دیں؛ کیونکہ روشنی روح کو براگندہ، اور بینائی کو کمزور کرتی ہے؛ آنکھ میں ایسی عورت کا دودھ ڈالیں، جسکے لڑکا پیدا ہوا ہو؛ کیونکہ ایسا دودھ قوام میں معتدل، اور نہایت نچھتا ہوتا ہے، اس میں فضلات کم ہوتے ہیں؛ نیز مادوں کو آنے سے روکتا، درد میں تسکین بخشتا، اور اپنی جلا و صفائی کے باعث ردی خلطوں سے اعضا کو پاک کرتا ہے؛ نیز اعضا کے ساتھ چسپاں بھی ہو جاتا ہے، اس لئے تیز اخلاط کی تیزی کو اعضا تک پہنچنے سے روک دیتا ہے؛ اور باقلا، بنفشہ، خطمی، سمراہ زردی بیضہ آنکھوں پر لپیٹ کر لیں؛ تاکہ درد میں تسکین ہو، اور آگے ہوئے مانے تحلیل ہو جائیں؛ جب مرض کم ہونے لگے، اور درد جاتا رہے تو زبادی اور قیر ملی بھی اصفافہ کر دیں؛ تاکہ تحلیل کی قوت بڑھ جائے؛ درم کے زائل ہونے کے بعد روشنائی اور باسلیقون آنکھوں میں لگائیں؛ تاکہ باقی مادہ لطیف، اور تحلیل ہو جائے +

**سیدہ پتی** کا ہے اس مرض کے اسباب اندرونی ہوتے ہیں یعنی غلیظ خلط، یا تیز اور غلیظ بخارات ہیں، جو خالص بینائی کے پتے میں ہوتے، اور اسے چوڑائی میں پھیلا کر وسیع کر دیتے ہیں، یا پردہ عنینہ کی رگوں میں ہوتے ہیں، جو طبقہ خبکیہ سے بنا ہوا ہے، اور ان رگوں کو پھیلا کر ان میں آناؤ پیدا کر دیتے ہیں؛ جس سے پتلی کشادہ ہو جاتی ہے تو یہ قسم شدید درد سر، یا سرسام، یا مامترا کے بعد پیدا ہوتی ہے؛ جبکہ فضلات اور مواد شریانیوں میں ہوتے، اور انکے دوہرے اور سخت ہونے کے باعث تحلیل نہیں ہوتے، بلکہ شریان میں روح کے ساتھ چکر لگاتے ہیں، حتیٰ کہ ان شاخوں میں چلے جاتے ہیں، جو آنکھوں میں پھیلی ہوئی ہیں، اور آنکھوں میں دباؤ ڈالتے اور ان کے طبقات میں تناؤ پیدا کرتے ہیں، جس سے پتلی پھیل جاتی، اور روح پراگندہ ہو جاتی ہے، اور گاہے موت یا بند ہو جاتا ہے، جیسا کہ شقیہ میں بیان کیا جا چکا ہے + یہ مرض ان امراض کے بعد اس لئے پیدا ہوتا ہے کہ فضلات دماغ کی عارضی گرمی کے باعث تیز اور زیادہ گرم ہو جاتے ہیں، جس سے ان میں جوش آتا، اور دماغی مقدار بڑھ جاتی ہے، اس لئے

اچانک کچھ حصہ آنکھوں کی طرف ان کی کمزوری کے باعث چلا جاتا، اور آنکھوں کی رگیں پھول اور تن جاتیں، اور ان کے تن جانے سے طبقات بھی کچھ جاتے، اور پتلی کشادہ ہو جاتی ہے۔ +  
 قسم ۲ علاج ہے؛ کیونکہ ان بیماریوں سے جو انتشار پیدا ہوتا ہے، اکثر اس کے ساتھ انشاع (عصبہ مجوفہ کا پھیل جانا) بھی ہوتا ہے؛ کیونکہ مواد کی جب اس قدر کثرت ہو جاتی ہے کہ شریا نوں کی شاخوں میں جمع ہو جاتے، اور طبقات چشم میں تناؤ پیدا کر کے، پتلی کو کشادہ کر دیتے ہیں، تو اس حالت میں علی العموم تمام رگوں اور تمام مجاری میں یہ اخلاط جمع ہوتے، اور انکو کشادہ کر دیتے ہیں، جس میں عصبہ مجوفہ بھی کشادہ ہو جاتا ہے؛ جس کے دور ہونے کی کوئی صورت نہیں؛ کیونکہ اس میں نہ دستکاری کی جاسکتی ہے، نہ دواؤں کا اثر یہاں تک پہنچتا ہے۔  
 علاج ۳ پہلے ان بیماریوں کا علاج کریں، تیز کھسک سے بدن اور دماغ کو پاک کریں؛ تاکہ دماغ سے مواد دور ہو جائیں، اور آنکھوں کی شریانی شاخوں اور عصبہ مجوفہ میں نہ چلے جائیں؛ نباتات مرآت لگائیں؛ +

نسخہ ۱۔ کلنگ، شبنم، پھاڑی بکرا، باز، چکور، عقاب، ہر ایک کے خشک ٹوڑے پتے ایک ایک عدد، یا زیادہ، اگر بچے وزن میں ۳۵ ماشہ ہوں تو نیم حنظل ۳ ماشہ، بکینج ۳ ماشہ، فریون ۳ ماشہ، سب کو پیسکر آب بادیان میں ملا کر نبات بنائیں۔ + علاوہ ازیں ہر قسم کے بتوں میں اس مرض کے لئے نہایت مانف خاصیتیں ہوتی ہیں؛ بشرطیکہ مینائی کی مقدار باقی ہو، تاکہ بالکل ہی نہ زائل ہو جائے؛ اور مینائی اسی وقت باقی رہتی ہے، جبکہ مینائی کا عصب صحیح ہو، اور پتلی حلقہ سیاہی تک نہ پھیل گئی ہو؛ کیونکہ پٹھہ جب کشادہ ہو جاتا ہے تو نور پر آگندہ اور منتشر ہو جاتا، اور مینائی ایک دم دور ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اس وقت بھی ہوتا ہے، جبکہ پتلی حلقہ سیاہی تک پھیل جاتی ہے، مگر جب پتلی وہاں تک نہیں پھیلتی تو نور (روح) کم پھیلتا، اور مینائی بالکل زائل نہیں ہو جاتی ہے۔ +

سبب ۲۔ گاہے پتلی رطوبت بیضیہ کے زیادہ ہونے، اور طبقہ عنیبہ پر دباؤ ڈالنے اور اسے کشادہ کرنے کے باعث پھیل جاتی ہے؛ کیونکہ یہ رطوبت عنیبہ کو اٹھاتی، اور اس میں تناؤ پیدا کرتی ہے۔ + یہ قسم علی العموم عورتوں اور بچوں میں وقوع پذیر ہوتی ہے۔ +  
 سبب ۳۔ گاہے طبقہ عنیبہ کے دم اور تناؤ کے باعث یہ مرض ہوتا ہے، جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے۔ +

علامات ۴۔ امراض طبقات میں گزر چکے ہیں؛ +  
 سبب ۵۔ گاہے یہ مرض عنیبہ کی خشکی، اور تناؤ کے باعث پیدا ہوتا ہے؛ کیونکہ اس سے اس کے اجزاء خشک ہوتے، اور پتلی کے ارد گرد کے اجزاء مرکز سے دور ہو جاتے ہیں، مگر یہ طبع انتشار؛ پتلی کا پھیل جانا۔ + علا مشبوط؛ بام پھلی +

اُس وقت ہوتا ہے، جبکہ خشکی طبقہ عنبیہ کے کناروں میں ہو تو جس طرح سوراخ کی ہوئی گھائیں خشکی کے وقت تن جائیں، اور اودن کے سوراخ کشادہ ہو جاتے ہیں؟ +

علامات اس کی علامتیں وہی ہیں، جو خشکی کے ضعفِ بینائی میں پائی جاتی ہیں یعنی فاقہ تحلیل کرنے والی ریاضت، اور ہتھوڑا کے بعد مرض میں شدت کا ہونا، آنکھوں کا لاغر ہو جانا، وغیرہ جیسا کہ آگے آتا ہے +

علاج تو کلی ہذا علاج بھی وہی ہے مگر یہ قسم دوسری قسموں کی نسبت شکل سے اچھی ہو سکتی ہے + چنانچہ جالینوس کا قول ہے کہ ”عنبیہ میں درم وغیرہ کے مانند جتنے امراض پیدا ہوتے ہیں، وہ اس کی خشکی کی نسبت آسانی سے دور ہو سکتے ہیں؛ کیونکہ ہر ایک عضو کو تیز کرنے کی نسبت خشک کرنا سہل ہے“ +

## پتلی کا تنگ ہو جانا (ضیق)

ضیق وہ مرض ہے، جس میں ثقبہ عنبیہ (پتلی) اصلی حالت سے زیادہ تنگ ہو جاتا ہے

جس سے اور بصر اکٹھا ہو کر کیفیت ہو جاتا ہے، بینائی تیز ہو جاتی ہے، اور اس میں ضعف آ جاتا ہے + مصنف کے اس کلام میں حکم کھلاتا نقص و اختلاط ہے؛ کیونکہ بینائی کی تیزی اسی وقت کہی جاتی ہے، جبکہ بینائی کی قوت کامل، اور بصارت کی حس وافر ہو، اس لئے یہ کیونکہ ممکن ہے کہ ضعفِ بصارت کے ساتھ بصارت کی تیزی پائی جائے +

پتلی کی تنگی بینائی میں مضرت نہیں؟ یہ معلوم ہونا چاہئے کہ جالینوس نے کتاب منافع الاعضاء میں صاف لکھا ہے کہ بینائی کی روح کا اکٹھا اور جمع ہونا بینائی کی خوبی و فضیلت کیلئے مفید ہے اور اسی روح کا پراگندہ اور متفرق ہو جانا بینائی کی کمزوری کا سبب ہوتا ہے + جالینوس کے اس کلام کی تائید اس امر سے ہوتی ہے کہ انسان جب بینائی کو تیز کرنی چاہتا ہے تو دم دیکھا کرتے ہیں کہ وہ اپنی آنکھ کو اکٹھی کرتا، اور آنکھ کے ڈھیلے کو دیا پتلی کو تنگ کرتا ہے جس سے بینائی تیز ہو جاتی ہے؛ اس لحاظ سے ضیق یعنی پتلی کا تنگ ہو جانا خواہ کسی قسم کا ہو بہتر ہی ہونا چاہئے، خواہ طبعی طور پر تنگ ہو، یا عارضی طور پر تنگ ہو گئی ہو +

مگر بعض لوگ کہتے ہیں کہ ضیق یعنی پتلی کی تنگی، جو بعد کے عارضی طور پر پیدا ہوئی ہو، بینائی کو کمزور کر دیتی ہے؛ کیونکہ بغیر مرض کے پتلی کا تنگ ہونا ناممکن ہے، اور تمام امراض بلا شک و شبہ افعال میں نقص ضرور پیدا کرتے ہیں +

حکیم حنین نے بھی اس کے جواب میں انہیں دگوں کی پیروی کی ہے، اور اپنے رسالہ میں، جو آنکھوں کی ترکیب و ساخت کے بارہ میں لکھا ہے کہ ”اگر پتلی کی تنگی طبعی اور پیدائشی طور پر ہو تو وہ بہتر ہے، کیونکہ اس کی تنگی سے بینائی کی روح اکٹھی اور محفوظ رہتی ہے، اور



اگر وہ عارضی طور پر تنگ ہو گئی ہو، تو وہ ردی اور برہی ہے، لیکن وہ تنگی کے لحاظ سے بری نہیں ہے، بلکہ ان اسباب کی وجہ سے ردی ہے، جن سے پتلی تنگ ہو جاتی ہے؛ علی الخصوص اس حالت میں جبکہ تنگی رطوبت بیضیہ کی کمی سے آگئی ہو۔ +

ارجیائس اور جالینوس کا منظرہ طبری نے ذکر کیا ہے کہ اطباء کے ایک گروہ نے جن میں ارسطو جیجائس بھی ہیں، جالینوس سے اس مسئلہ میں منظرہ کیا ہے کہ پتلی کی طبعی تنگی اور عارضی تنگی میں بیانی کے کاظ سے کوئی فرق نہیں ہے، جس کے جالینوس نے دو جواب دیئے ہیں +

اول یہ کہ ہر ایک عضو میں کوئی نہ کوئی فعل ضرور ہوتا ہے، اور یہ فعل اسی وقت تک قوی رہتا ہے، جب تک وہ عضو صحت و سالم ہو، اور جس قدر عضو میں نقصان و خرابی آتی ہے، اسی قدر اس فعل میں بھی نقصان آتا ہے۔ چنانچہ عارضی طور پر پتلی کا تنگ ہو جانا ہی حقیقت عضو کے لئے ایک قسم کا نقصان ہے، اس لئے یہ اس حالت کے قائم مقام نہیں ہو سکتا جس میں پتلی طبعی طور پر، اور بحالت صحت تنگ ہو گئی ہو +

دویم یہ کہ پتلی کی عارضی تنگی دوروی مرضوں سے پیدا ہوتی ہے، رطوبت بیضیہ کی کمی سے، اور پردہ غیبیہ کے تر ہو جانے سے + چنانچہ پردہ غیبیہ جب تر ہو جاتا ہے تو وہ وسط کی طرف پھیلتا ہے، اور پتلی تنگ ہو جاتی ہے۔ اس قسم کا منظرہ اس طرح سے بیان کیا جاسکتا ہے، جس میں سورخ کر کے دھوپ میں رکھ دیا جائے، جس سے سورخ فراخ ہو جاتا ہے، اور وہ چمڑہ تر کر دیا جائے تو وہ پھیل جاتا، اور سورخ تنگ ہو جاتا ہے + اور رطوبت بیضیہ کی کمی سے دو آفتیں پیدا ہوتی ہیں: (الف) رطوبت جلیدیہ خشک ہو جاتی ہے + (ب) وہ مسافت کم ہو جاتی ہے، جو رطوبت جلیدیہ اور بیرونی روشن ہوا کے درمیان ہوتی ہے جس سے جلیدیہ تھوڑی ہی دیر میں اس طرح خشک جاتی ہے جس طرح اس شخص کی آنکھ خشک جاتی ہے، جس نے اپنی آنکھ دھوپ میں رکھی ہو۔ پس رطوبت بیضیہ کی کمی اس امر کا سبب ہوتی ہے کہ جلیدیہ روشن ہوا اور تیز روشنی سے قریب ہو جائے، اسی طرح رطوبت بیضیہ کی کثرت اس امر کا سبب ہوتی ہے کہ رطوبت جلیدیہ اور روشنی کے درمیان حاجب بن جائے، اور رطوبت جلیدیہ اور ہوا کی درمیانی مسافت کو زیادہ کر دے + اس سے معلوم ہوا کہ یہ مسافت خاص پتلی کے تنگ ہو جانے سے نہیں پیدا ہوتی، بلکہ رطوبت بیضیہ کی کمی سے پیدا ہوتی ہے + پردہ غیبیہ کی تری، جس سے پتلی کی تنگی پیدا ہوتی ہے، کم ردی ہے؛ کیونکہ کسی تر عضو کو خشک کرنا، تر کرنے کی نسبت آسان ہوتا ہے +

سراسر ہی نے "علل واعراض" کے چوتھے مقالہ کی تلخیص میں کہا ہے کہ رطوبت غیبیہ کے تر ہو جانے کی حالت میں بیانی کی کمزوری کی وجہ جالینوس نے

اس مقام میں ہیں کوئی نہیں بتائی ہے، اگر غنیہ کے تر ہو جانے سے فقط یہ ہوتا ہے کہ پتلی تنگ ہو جاتی ہے، جس کی تنگی در حقیقت مینائی کی تیزی کا باعث ہے، نہ کہ مینائی کی کمی کا، پس مینائی کی کمزوری کی آخوند جہ کیا ہے؟ اس کے بعد اس اسری پھر کہتا ہے کہ "میرا گمان ہے کہ اس مقام میں مترجم سے غلط فہمی ہو گئی ہے: پردہ غنیہ کا تر ہو جانا، اور اس میں تناؤ کا پیدا ہونا، پتلی کی تنگی کا سبب نہیں ہو سکتا ہے، بلکہ یہ اس کے فراخ ہونے کا باعث ہوتا ہے + علیٰ ہذا اسی طبقہ کی خشکی بھی اسی کا سبب ہوتی ہے (اگرچہ جالینوس نے صاف کہہ دیا ہے کہ پتلی کبھی اُس وقت بھی تنگ ہو جاتی ہے، جبکہ خاص پردہ غنیہ میں خشکی آ جاتی ہے) کیونکہ یہ ممکن ہے کہ طبقہ مذکور کے تناؤ سے پتلی میں تنگی آئے، خواہ یہ تناؤ رطوبت سے ہو، یا خشکی سے + اگر ہم یہ تسلیم بھی کر لیں (کہ اس سے تنگی آ سکتی ہے) تو بھی یہ مطالبہ اور سوال قائم رہتا ہے کہ پردہ غنیہ کی خشکی کی حالت میں مینائی کی کمزوری کی وجہ کیا ہے؟ کیونکہ اب تک اس کا سبب نہیں معلوم ہوا ہے + بعض لوگوں نے پتلی کی اس عارضی تنگی کے معر ہونے کی وجہ یہ بتائی ہے کہ اس سے روح باصرہ کے قوام میں تغیر آ جاتا ہے، اور روح کا وہ قوام دور ہو جاتا ہے، جس کی وجہ سے یہ روح اس قابل ہوتی ہے کہ اس میں چیزیں چھپیں (یعنی ان کا مکس پڑے)۔ مگر اس قول میں اعتراض ملے +

بعض لوگوں کا قول ہے کہ پتلی کی تنگی اس وجہ سے ضرر پہنچاتی ہے کہ مینائی کی روح اس حالت میں پتلی کے پاس کثیف و غلیظ ہو جاتی ہے، اور جب اس میں شکل چھپتی ہے، پھر منتقل ہو کر اس مقام پر پہنچتی ہے، جہاں مینائی کے دونوں پٹھے آپس میں ملے ہوئے ہیں (تقاطع صلیبی) تو یہ مقام چونکہ وسیع اور فراخ ہوتا ہے، اس لئے روح اپنی طبعی مقدار پر آ جاتی ہے، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ شکل، جو اس روح میں ہوتی ہے، بڑی ہو جاتی ہے، اور وہ شے اصلی حالت سے زیادہ بڑی نظر آتی ہے، مگر اس قول میں بھی اعتراض ملے +

مگر مشیخ ابو علی سینانے ان تمام باتوں سے روگرداں ہو کر کہا ہے کہ اس مرض (ضعیف) کا سبب یا طبقہ قرنیہ کی خشکی ہوتی ہے، جو اُسے اکٹھا کر دیتی ہے، جس سے پتلی سکڑ جاتی ہے، اور اس میں یا تنگی آ جاتی ہے، یا بالکل بند ہو جاتی ہے، یا اس مرض کا سبب رطوبت ہوتی ہے، جو طبقہ قرنیہ کے ہر طرف سے بڑھا کر وسط کی طرف لے آتی ہے، جس سے پتلی تنگ

ملے اعتراض یہ ہے کہ اس قول کے بموجب پتلی کی اصلی اور پیدائشی تنگی بھی قدام کے تغیر کا موجب ہو سکتی ہے مترجم، ملے اس میں اعتراض یہ ہے کہ یہی صورت اُس صورت میں بھی ہونی چاہئے، جبکہ پتلی پیدائشی طور پر تنگ ہوہ دوسرا یہ بھی اعتراض ہے کہ جب روح اس خاص مقام پر اصلی حالت پر لوٹ آتی ہے تو چاہئے کہ کوئی شے بڑی نظر دے، بلکہ وہ طبعی طور پر اپنی اصلی مقدار میں نظر آئے +

ملے جہ قرنیہ کے بجائے اگر طبقہ غنیہ ہوتا تو مشیخ کا قول درست ہوتا (مترجم) +

ہو جاتی ہے، جس طرح چھلنی جب تر اور ڈھیلی ہو جاتی ہے، اور ہر طرف پھیلتی، تو اس کے سوراخ تنگ ہو جاتے ہیں، یا اس سبب رطوبت بیضیہ کی شدید خشکی ہوتی ہے، جس سے رطوبت مذکور کی مقدار کم ہو جاتی، اور طبیعت اسے سمیٹ کر لاغر کر دیتی ہے۔ یہ حالت اس حالت کے برخلاف ہے، جبکہ آنکھ کا ڈھیلا باہر کو نکل آتا ہے۔ (یعنی آنکھ کے باہر نکل آنے کی حالت میں رطوبت بیضیہ اکٹھی نہیں ہوتی، بلکہ پھیل جاتی ہے) +

میں کہتا ہوں کہ شیخ کے ذکر کئے ہوئے وجوہ کی بنا پر بینائی کی کمزوری کی وجہ سے ہے۔ چنانچہ رطوبت بیضیہ کی خشکی اور کمی کی حالت میں ضعف بصیر کیوں ہوتا ہے؟ اسکی وجہ تیز گزر چکی ہے، لیکن جبکہ طبقہ قرنیہ میں خشکی یا رطوبت ہو تو ضعف بصیر کی وجہ سے ہوتی ہے کہ طبقہ مذکور خلطہ شفاف پیدا کیا گیا ہے، تاکہ بینائی سے مانع نہ ہو، اس لئے جب یہ پردہ اس قدر مسکڑتا اور لکھتا ہوتا ہے کہ اس کے مسکڑنے سے طبقہ غنہ مسکڑ جاتا، اور اس میں تناؤ آ جاتا ہے، اور بتلی تنگ ہو جاتی ہے، کیونکہ بتلی کے چاروں طرف پردہ غنہ ہی محیط ہوتا ہے، تو طبقہ قرنیہ میں پٹھیں پیدا ہو جاتی ہیں، اور وہ کثیف اور میلا ہو جاتا ہے (جیسا کہ بوڑھوں کو عمر کے آخری حصوں میں ہو جاتا ہے)، جس سے طبقہ قرنیہ میں بینائی نفوذ نہیں کر سکتی، اور نہ رطوبت جلدیہ پر صورتیں چھپ سکتی ہیں، اس لئے مریض تمام چیزوں کو ایسا دیکھتا ہے، گویا وہ چیزیں اس کے اندر، یا دھوئیں میں ہیں + چنانچہ جالیمنوس کا قول ہے کہ ”طبقہ قرنیہ جو بتلی کے بالمقابل واقع ہے، اس کی ساری آفتیں بینائی کے لئے مضر ہیں“ +

(۱) جدید خیال اس مذہب کا طرز اس ہے، جو روح باصرہ کے خارج ہونے کا قائل نہیں ہے، بلکہ وہ بیرونی چیزوں کے عکس چھنے کا قائل ہے + یہ عکس رطوبت جلدیہ سے گزر کر طبقہ غنہ پر چھتا ہے +

(۲) طبقہ غنہ کے یلقات میں مسکڑنے اور پھیلنے کی طاقت ہے، جس سے بتلی مختلف حالات میں کم و بیش، تنگ، اور فراخ ہوا کرتی ہے، مثلاً تیز روشنی کی طرف دیکھنے اور نزدیک کی چیزوں کے دیکھنے کے وقت بتلی تنگ ہو جا کر کرتی ہے، اور ان کے مقابل صورتوں میں پس جایا کرتی ہے + اگر اس کے اس قدر قی فعل میں کمی، یا زیادتی واقع ہوگی تو یقیناً بینائی میں تڑپ آئے گا، کیونکہ آنکھ کے اندر روشنی بعض اوقات ضرورت سے زیادہ ہو جائے گی، اور بعض اوقات کم (زیادہ تفصیل منافع الاعضاء میں دیکھو) (مترجم) +

سبب (۱) اس مرض کا سبب گا ہے یہ ہوتا ہے کہ طبقہ غنہ اپنی جگہ سے ٹل جاتا ہے، اس کے ٹلنے کی وجہ اس طبقہ کا یا دوسرے طبقات کا ورم ہوتا ہے + اس لئے ان طبقات میں تناؤ پیدا ہوتا ہے، یہ دب جاتے ہیں، اور اپنی جگہ سے کسی ایک طرف کو ٹل جاتے ہیں، تو جبنا پور طبقہ غنہ اپنی جگہ سے جس قدر ٹل جاتا ہے، اسی قدر بتلی رطوبت جلدیہ کے مقابلہ سے، اور اس کے سامنے لہ چھنی سے رہے، یا بین کی چھلنی مراد میں ہے، بلکہ جلی و غیرہ کی (مترجم) +

سے ہٹ جاتی ہے۔ مصنف کے اس قول میں اعتراض ہے، کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ پردہ غیبیہ ٹل جانے سے تپلی میں تنگی ہرگز نہیں آ سکتی ہے، البتہ جس وقت پردہ مذکور اور تپلی رطوبت جلد کے سامنے سے ٹل جائیگے تو بینائی سیدھے طور پر تپلی میں نفوذ نہیں کر سکے گی، بلکہ تپلی کے کچرہ میں، جو رطوبت مذکور کے بالمقابل باقی رہ گیا ہے، بینائی سیدھے طور پر نفوذ کر سکے اسلئے ایسی حالت میں بینائی کو یا تنگ راہ سے منکھ گی، اور بصارت میں فرق آ جائے گا +

**علامات و علاج** اس کی علامت اور اس کا علاج طبقات کے امراض میں گ

چکے ہیں +

**سبب (۲)** گاہے اس مرض کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ رطوبت بیضیہ کی مقدار کم ہو جائے، اور وہ جگہ خالی ہو جاتی ہے، جو پردہ غیبیہ اور رطوبت جلیدیہ کے مابین واقع ہے، اور پردہ غیبیہ اپنی طرف کھڑا ہوتا ہے، اور اس کے اجزاء باہم مل جاتے ہیں + کیونکہ رطوبت بیضیہ کی کمی میں وہ رطوبتیں معدوم ہو جاتی ہیں، جو پردہ غیبیہ کے اجزاء کو پر کر سکتی ہیں، اور اوٹیں سہا ویے رہتی ہیں، جس سے لازمی طور پر تپلی منکھ جاتی ہے + یا یہ کہ پردہ غیبیہ جلیدیہ کی طرف کھلا آتا ہے، اور جلیدیہ پر آ کر پڑ جاتا ہے، جس سے جلیدیہ تپلی کے سامنے سے کسی ایک طرف کھڑا جاتی ہے، یا یہ کہ پردہ غیبیہ کسی ایک طرف کو کھڑا جاتا ہے، اسلئے تپلی جلیدیہ کے سامنے ہٹ جاتی ہے، اور اسی وجہ سے تنگ ہو جاتی ہے + اس قول میں بھی وہی پچھلا اعتراض۔

**علامات** بینائی تیز نہیں رہتی ہے + کیونکہ جلیدیہ روشنی کی زیادتی کے باعث ٹھک جاتا + اور نہ بینائی سیدھی رہتی ہے + چنانچہ بسا اوقات مریض سامنے دیکھنے کی نسبت اس طرف کو آنکھیں موڑ کر اچھے طور پر دیکھ سکتا ہے، جو پردہ غیبیہ کھڑا ہوتا ہے +

**علاج** رطوبت بیضیہ کی کمی کا علاج کریں + رطوبت پیدا کرنے والے قطور، سحوط، نطول استعمال کریں، تراورجینی غذائیں کافی طور پر کھلائیں + مریض سانس روکا کر سانس روکنے کے معنی، جیسا کہ ابن ابی صادق نے کہا ہے، یہ ہے کہ سینے اور شکم عضلات کو تناکر اس شخص کے مانند، جو یا خانہ کے وقت زور لگاتا ہے، جہاں تک ہو سکے سانس روکا جائے، اور اندکی طرف زور سے دفع کیا جائے + جب ایسا کیا جاتا تو وہ ہوا، جو سانس سے خارج ہوا کرتی ہے، رگوں میں جا کر تمام اعضاء کی طرف لوٹ ہے، اور اپنے ساتھ ان بخارات اور مواد کو بھی لے لیتی ہے، جو رگوں میں ہوتے ہیں، جبر دماغ، اور دماغ کی رگیں پر ہو جاتی، اور تن جاتی ہیں، اسلئے بینائی کا پٹھہ اور تپلی پسپا جاتے ہیں +

لہ روشنی کی زیادتی کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ رطوبت بیضیہ سامنے سے کم ہو جاتی ہے، جزو یادہ، روشنی آئینے روکا کر + قطور، آنکھ میں پٹکانے کی دوا + سحوط، سونگھنے کی دوا + نطول، ترابڑا +

مگر اس قول میں اعتراض ہے، کیونکہ مصنف کے بیان کے مطابق مذکورہ بالا سبب کی دونوں صورتوں میں سے دوسری حالت میں پتلی تنگ ہی نہیں ہوتی ہے، جو سانس روکنے سے پھیل سکے، بلکہ مصنف کی رائے کے مطابق پتلی جلیدیہ کے سامنے سے ٹل جاتی ہے، جس میں سانس کا روکنا کسی صورت سے مفید پڑ ہی نہیں سکتا ہے۔

## نزول الماء (موتیابند)

۱) یہ ایک مرض ہے، جو رتہ کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے، یعنی یہ ایک مرض ہے، جس کی وجہ سے بینائی کا راستہ (ثقبہ عنبیہ، یا پتلی) بند ہو جاتا ہے، پتلی کو راستہ کیوں کہا گیا ہے؟ اس لئے کہ پتلی فی الحقیقت بینائی کی روح کے لئے، یا چیزوں کے عکس کیلئے راستہ ہی کے مانند ہے، یعنی پتلی ہی سے آنکھوں کا نور خارج ہوتا ہے، یا چیزوں کے عکس آنکھوں کے اندر چھتے ہیں (موتیابند) دراصل ایک عارضی رطوبت (پانی) ہوتی ہے، مصنف کا یہ قول جالینوس کے مذہب سے بچنے کے لئے ہے، کیونکہ جالینوس نے کہا ہے کہ آنکھ کی رطوبت بیضیہ جب نہایت درجہ غلیظ ہو جاتی ہے (جس حالت کا نام نزول الماء اور موتیابند ہے) تو بینائی بالکل زائل کر دیتی ہے۔ جالینوس کا یہ قول "امام سرانہ" نے کتاب علل و اعراض کے چوتھے مقالہ کی تلخیص (خلاصہ) میں نقل کیا ہے، اور اس پر چند اعتراضات کئے ہیں۔ کہ اگر ایسا ہی ہے تو (۱) پھر عمل قدح کی (جس میں موتیابند کے پانی کو ہٹانے کی کوشش کی جاتی ہے) کیا صورت ہو سکتی ہے؟ کیونکہ طبقہ عنبیہ کی پوری وسعت اسی رطوبت بیضیہ سے پُر ہوتی ہے (۱) اس لئے اس مقام سے اس کا ہٹانا ناممکن ہے۔

اور (۲) اس عمل سے یہ رطوبت کس طرف کو ہٹ جاتی ہے؟ اور (۳) تندرستی کی حالت میں یہ رطوبت بیضیہ پتلی کے سوراخ سے کیوں نہیں منظر آیا کرتی ہے؟ اور رطوبت جلیدیہ اور باہر کی چیزوں کے درمیان یہ رطوبت بینائی کے لئے کیوں حائل نہیں ہوتی ہے؟

اگر اس آخری سوال کا یہ جواب دیا جائے کہ اسکی وجہ یہ ہے کہ یہ رطوبت نہایت صاف ہے تو اس جواب کی تردید اس طرح کیجائے گی کہ اس رطوبت کا نام "بیضیہ" محض اسی وجہ سے رکھا ہے کہ یہ بیضیہ (انڈے) کی سفیدی کے مانند ہوتی ہے، حالانکہ ہم پتلی کے رتہ موتیابند کے پانی کو انڈے کی سفیدی کے رنگ اور اس کے قوام میں دیکھتے ہیں، بلکہ اس سے بھی زیادہ صاف و شفاف پاتے ہیں، اور وہ ہمیشہ بینائی کو روک دیا کرتا ہے، (تو اسی طرح

۱) یہ بالکل غلط ہے کہ موتیابند انڈے کی سفیدی سے زیادہ شفاف ہوتا ہے، اور بینائی کو باطل کر دیتا ہے، کیونکہ اگر وہ اس قدر شفاف ہو تو بینائی ہرگز باطل نہ ہوتی، بالکل صحیح ہے کہ رطوبت بیضیہ شفاف ہوگی مگر نظر نہیں آتی۔

رطوبت مذکورہ بھی مینائی کو باطل کر دیا کرے، حالانکہ ایسا نہیں ہوتا ہے) +  
 (۴) اور چونکہ سوال یہ ہے کہ (اگر موتیا بند رطوبت بیضیہ کے گاڑھے ہو جانیکا نام  
 ہے تو) یہ کیونکر ممکن ہے کہ وہ دفعہ ہو جائے، جیسا کہ بکریوں میں سنگھ کی چوٹ سے دفعہ  
 ہو جاتا ہے، (حالانکہ اس کے غلیظ ہونے کے لئے کچھ عرصہ چاہئے) +  
 ”کتاب قلندر“ کے مولف نے جالینوس کی طرف سے یہ عذر کیا ہے کہ  
 جالینوس نے کتاب علل و اعراض کے چوتھے مقام میں یہ کہا ہے کہ  
 رطوبت بیضیہ جب غلیظ ہو جاتی ہے تو اس سے موتیا بند پیدا ہوتا ہے، اس نے یہ نہیں  
 کہا ہے کہ رطوبت مذکورہ کا غلیظ ہونا ہی موتیا بند ہے + جالینوس کی غرض یہ ہے کہ رطوبت  
 بیضیہ کے مزاج میں جب کسی ترکیف کا یعنی کسی رطوبت کا غلبہ ہو جاتا ہے، اور اسوجہ سے  
 یہ غلیظ ہو جاتی ہے تو یہ رطوبت بیضیہ اس سورخ (پتلی) میں راسخ ہو جاتی ہے (یعنی نہایت  
 پائداری سے گھر کر لیتی ہے)، جو سورخ پردہ قرنبہ سے پیچھے واقع ہے، اور پھر اس سے مینائی  
 جاتی رہتی ہے، لیکن حکیم حنین کا یہ بیان ہے کہ ”رطوبت بیضیہ کا غلیظ ہو جانا ہی  
 موتیا بند ہے، اس کے علاوہ اور کوئی چیز موتیا بند نہیں ہے“ + یہ دراصل حنین کی غلطی اور  
 بھول ہے + اور ابن ابی صادق کا قول مسائل حنین کی بڑی شرح (شرح کبیر)  
 میں اس مقام پر جہاں اس نے مرض زیادتی عدد کا ذکر کیا ہے، یہ ہے کہ جب زیادتی کا یعنی عدد  
 زیادہ کا بدن سے زائل کرنا ناممکن ہو، جیسا کہ مرض خنازیر کو بدن سے گرانا ناممکن ہے، مگر ساتھ ہی  
 یہ ممکن ہو کہ اسے اپنی جگہ سے دوسری ایسی جگہ میں منتقل کر دیں، جو پہلی جگہ جیسی شریف نہ ہو تو  
 اسے منتقل کر دیا جائے، جیسا کہ اس پانی کے ساتھ کیا جاتا ہے، جو آنکھ میں اکٹھا ہو جاتا ہے،  
 کیونکہ رطوبت بیضیہ جب اس قدر غلیظ، یا مکر ہو جاتی ہے کہ اس کی شفافیت زائل ہو جاتی  
 ہے تو وہ تمام چیزوں کے عکس کو رطوبت جلدیہ پر چھینے سے روک دیتی ہے، ایسی صورت  
 میں اسے چیر کر آنکھ سے باہر نکالنے کا کوئی ذریعہ نہیں ہوتا ہے، اور اگر ایسا ہی کیا جائے  
 (اور رطوبت مذکور کو نکال دیا جائے) تو ڈسید، یا آنکھ کی سیاہی ملے گی اور چھوٹی ہو  
 جائے، اور پردہ غنہ خشک ہو جائے، اور مینائی بالکل جاتی رہے، اسی وجہ سے نہایت  
 ہوشیاری اور داناتی کے ساتھ رطوبت مذکور کو پتلی کے مقابلہ سے ہٹا دیتے ہیں + یہ رطوبت  
 چونکہ لیسار ہوتی ہے، اور پردہ غنہ اندر سے کھردرا ہوتا ہے، اس لئے رطوبت مذکورہ  
 پردہ غنہ کے کسی ایک طرف چپک جاتی ہے، اور مینائی اصلی حالت پر لوٹ آتی ہے +  
 ابن ابی صادق کا یہ کلام صاف بتا رہا ہے کہ رطوبت بیضیہ کا گاڑھا ہو جانا ہی موتیا بند  
 ہے حالانکہ غلطی ہے، کیونکہ (۱) موتیا بند اطباء کے نزدیک مرض زیادتی عدد میں سے ہے، اور اس  
 طبع مرض زیادتی عدد وہ چیز جس میں بدن کے اندر تعداد میں کچھ زیادتی ہو جاتی ہے، مثلاً انجلیوں کا چھ ہونا (مترجم) +

مقام میں، جس میں رطوبت بیضیہ کی غلظت کو موتیا بند کھا گیا ہے، کوئی ایسی رطوبت نامد نہیں پیدا ہوئی ہے، جو بحالت صحت (نور) بھر زیادتی عدد کہاں سے ثابت ہوگی (۲) نیز اس پر وہی اعتراض پیدا ہوتا ہے، جو جالینوس پر سراسری نے کیا ہے +

(۱) جو پتلی میں رطوبت بیضیہ اور پردہ قرنیہ کے درمیان ٹھہر جاتی ہے { اور مری (دکانجی) اور آب انگو جس طرح متعفن ہو کر غلیظ سے بن جاتے ہیں، اسی طرح یہ رطوبت بھی گاڑھی بن جاتی ہے + رطوبت بیضیہ اور پردہ قرنیہ کے درمیان اس رطوبت کا ٹھہرنا شیخ کی اور ان لوگوں کی رائے ہے، جو پچھلوں میں سے شیخ کے پیروکار ہیں +

**مگر ابن سہرا فینون** اور اکثر اگلے اور پچھلے حکماء کا قول ہے کہ رطوبت مذکورہ کا مقام طبقہ عنیبہ اور رطوبت جلیدیہ کے درمیان اس سوراخ میں ہے، جو آنکھ کے اندر ہوتا ہے (یعنی رطوبت مذکورہ عنیبہ اور جلیدیہ کے درمیان ثقبہ عنیبہ، یا پتلی میں رہتی ہے) اس خیال پر یہ لوگ دو دلیلیں پیش کرتے ہیں +

(۱) اول یہ کہ اگر پانی یعنی رطوبت مذکورہ طبقہ قرنیہ اور رطوبت جلیدیہ کے درمیان ثقبہ عنیبہ سے باہر ہوتی تو پردہ عنیبہ کی چٹنوں، اور اسکی خستہ نٹ کے ساتھ ہرگز چسپاں اور متعلق نہ ہو جاتی (جیسا کہ عمل قدرح میں اس کے ساتھ چسپاں ہو جاتی ہے، کیونکہ عنیبہ کی چٹنیں اس کے اندر ہوتی ہیں) اور یہ رطوبت اس سے باہر تسلیم کی گئی ہے +

تہ وید: اس دلیل کی تردید اس طرح کی گئی ہے کہ (عمل قدرح کے وقت) جب طبقہ عنیبہ آہستہ سے دبا یا جاتا ہے تو ثقبہ عنیبہ (پتلی) کشادہ ہو جاتا ہے، اور رطوبت مذکورہ طبقہ عنیبہ کے باہر سے، جو کہ چکنا ہوتا ہے اندر کی طرف چلی جاتی ہے، جو کہ کھردری ہے، اور اندر جا کر لوہی چٹنوں کے ساتھ جٹ جاتی ہے، اور جب چٹنیں اس رطوبت کو اپنے آپ میں جذب کر لیتی ہیں آہستہ سے آہستہ ہی دور ہو جاتا ہے، تو آنکھ کا ڈھیلہ اپنی پہلی حالت پر لوٹ آتا ہے (اور ثقبہ عنیبہ فرخ ہونیکے بعد بہر تنگ ہو جاتا ہے) جس طرح رحم کا منہ بچ پیدا ہونے کے وقت دباؤ کی وجہ سے پھیل جاتا، اور بچ نکل جانے کے بعد اپنی پہلی حالت پر لوٹ آتا ہے +

(۲) دوم یہ کہ اگر رطوبت مذکورہ طبقہ قرنیہ اور رطوبت جلیدیہ کے درمیان ہوتی، تو ضروری تھا کہ عمل قدرح کے وقت آہستہ قرنیہ کے نیچے نظر آتا، کیونکہ قرنیہ ایک خفاثت پردہ ہے، اور اس سے زیادہ دور محنت کو جانے کی ضرورت ہی نہیں (کیونکہ پانی کا وجود میں مانا گیا ہے)، حالانکہ ہم آہستہ کو ثقبہ عنیبہ ہی کے پاس دیکھتے ہیں (اور اس سے آگے وہ نظر نہیں آتا ہے) جس سے ثابت ہوتا ہے کہ پانی بھی ثقبہ مذکور کے بعد ہی ہوتا ہے، جب ہی آہ کو زیادہ دور تک داخل کرنا پڑتا ہے +

**تر وید:** اس کی تردید شاہدہ سے کی گئی ہے، کیونکہ لوہا (حمت کا آلہ) قرنیہ کے نیچے معلوم

ہوا کرتا ہے + دوسرے حکماء کا قول ہے کہ رطوبت مذکورہ کی جگہ طبقہ قرنیہ اور طبقہ غنہیہ کے درمیان وہی مقام ہے، جہاں طبقہ قرنیہ کے نیچے پیپٹ پوشیدہ رہا کرتی ہے + اسی وجہ سے بعض لوگوں کا گمان ہے، اگرچہ محض گمان ہی گمان ہے کہ اس کا پانی عمل قدح کے وقت چٹوٹوں کے ساتھ متعلق نہیں ہوتا ہے، بلکہ یہ پانی بھی اسی مقام میں گھس جاتا ہے (اور غائب ہو جاتا ہے) جہاں کہ آنکھ کی پیپٹ (مدہ کا منہ) گھس جاتی ہے +

اس خیال کو کتاب تذکرہ اولے نے اختیار کیا ہے، اور اس پر چند دلیلیں پیش کی ہیں: (۱) دلیل اول یہ کہ ہم بعض آنکھوں میں اس مرض کے پانی کو اس قدر وسیع اور پھیلا ہوا دیکھتے ہیں کہ پانی کے گرد طبقہ غنہیہ محض ذرا سا نمودار رہتا ہے (جس سے ثابت ہوتا ہے کہ رطوبت مذکورہ پر وہ کے سامنے ہوتی ہے، اس لئے پردہ چھپ جاتا ہے، اور ارد گرد کسی قدر نمودار رہتا ہے)؛ اور جب عمل قدح سے پانی زائل کر دیا جاتا ہے، تو طبقہ اصلی حالت پر فوراً لوٹ آتا اور نمایاں ہو جاتا ہے (کیونکہ وہ اب ڈھانکنے والی رطوبت سے آزاد ہو جاتا ہے) +

اس دلیل کا خلاصہ یہ ہے کہ بعض آنکھوں میں جو فراخی نظر آتی ہے، اسکی وجہ یہ ہے کہ پانی طبقہ غنہیہ کو ڈھانک لیتا ہے، اور وہ اس کے نیچے چھپ جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ پتلی یعنی نقبہ غنہیہ پھیلا ہوا معلوم ہوتا ہے، کیونکہ نقبہ غنہیہ اس قدر فراخ نہیں ہوتا ہے، اور نہ یہ ممکن ہے، کہ وہ اس درجہ فراخ ہو سکے، اور پھر اپنی اصلی حالت پر قدح کے بعد فوراً لوٹ آئے۔ حالانکہ یہ خیال قطعاً غلط ہے، کیونکہ پتلی ہوئی پتلی کے سکر جانے میں کچھ زیادہ دیر نہیں ہوتی ہے، اور اس میں کچھ استعاج نہیں ہے +

یہی اعتراض مشیخ کے مذہب پر بھی آتا ہے (کیونکہ مشیخ بھی اس رطوبت کو پردہ غنہیہ کے سامنے نہیں مانتے، بلکہ نقبہ غنہیہ کے اندر تسلیم کرتا ہے، پھر اس کا اس قدر فراخی کا نظر آنا اس کے خیال کے موجب کس طرح ممکن ہے) +

**جواب (۱)** اس کا جواب اس طرح ممکن ہے کہ اس مرض کی رطوبت پتلی میں جس مقام پر ٹھہرتی ہے، وہ رطوبت اپنی تشرت، زیادتی اور غلظت کے باعث اس مقام کو ہر جہاں طرف پھیلا دیتی ہے، اور جب قدح کے وقت آگہ ہوتے سے پردہ غنہیہ یا نقبہ غنہیہ دبایا جاتا ہے، اور رطوبت مذکورہ بہہ کر اس کے اندر چلی جاتی، اور چٹوٹوں کے ساتھ متعلق اور چسپاں ہو جاتی ہے، تو پتلی اپنی اصلی حالت پر فوراً لوٹ آتی ہے، کیونکہ اس وقت اس کا پھیلائے والا سبب دور ہو جاتا ہے، جس طرح بچہ خارج ہونے کے بعد فوراً ہی رحم اپنی اصلی حالت پر لوٹ آتا ہے +



(۲) دوسرا جواب یہ ہے کہ کبھی اس مرض کا پانی کثرت کی وجہ سے بہت زیادہ مقدار میں پٹلی سے باہر نکل آتا ہے، حالانکہ اس کی اصلی جگہ پٹلی کے اندر ہی ہوتی ہے (اس لئے وہ غنہ اور قرنہ کے درمیان آکر اس طرح نظر جاتا ہے کہ طبقہ غنہ (کو سامنے سے پوشیدہ کر لیتا ہے اور وہ) سوائے کناروں کے بالکل نہیں ظاہر ہوتا ہے، اس لئے گمان ہوتا ہے کہ اس مرض کا پانی سارے کا سارا بیس ہوتا ہے، (جیسا کہ اس مذہب والے کا گمان ہے، حالانکہ اس کی اصلی جگہ غنہ سے پیچھے ہوتی ہے) +

(۲) دلیل دوم یہ کہ پردہ غنہ پردہ مشیمہ ہی سے پیدا ہوا ہے، اور اسی کے ساتھ چسپاں ہے (پھر اگر پانی غنہ کے اندر ہوتا تو غل قدح کے وقت آلودہ ہوتا اس کو بھی چھیدتا) حالانکہ آلودہ ہونے کے داخل کرنے کے وقت طبقہ طعنے کے علاوہ کسی پردہ کو چھیدتا ہوا معلوم نہیں ہوتا +

(۳) دلیل سوم: اگر گمان لیا جائے کہ آلودہ ہونے کے پردہ غنہ کو چھید کر رطوبت بیضیہ تک پہنچ جاتا ہے، تاکہ پانی اس سے اتر کر خارج ہو سکے، تو ضروری ہے کہ آلودہ ہونے کو سوراخ سے نکالنے کے بعد، بلکہ اسکے نکالنے سے پہلے پہلے رطوبت بیضیہ اس سوراخ میں سے بہہ کر خارج ہو جائے (حالانکہ ایسا نہیں ہوتا ہے، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ پردہ غنہ نہیں چھیدا جاتا ہے) +

تردید: اس دلیل کی تردید اس طرح کی گئی ہے کہ رطوبت بیضیہ ایک باریک جھلی کے اندر محفوظ ہوتی ہے، جو اسے بننے سے روکتی ہے، اسی وجہ سے آلودہ ہونے کا سرگول رکھا جاتا ہے تاکہ اس جھلی کو نہ بھاڑ دے +

اعتراض: اس تردید میں یہ اعتراض لازم آتا ہے کہ اگر اس جھلی کو مان لیا جائے تو آنکھ کے طبقات آنکھ یا نوہو جائیں، حالانکہ یہ علم تشریح کے خلاف ہے، بلکہ آلودہ ہونے کے سرگول کھنے کی غرض یہ ہے کہ وہ غنہ کو نہ چیر بھاڑ سکے + اور اگر مان لیا جائے کہ پانی پردہ غنہ اور جلید کے درمیان ہوتا ہے، تو آلودہ ہونے کے سرگول تیز بنایا جاتا، تاکہ اس کا داخل کرنا آسان ہوتا +

(۴) چہارم: جالینوس نے کتاب منافع الاعضاء کے دسویں حصہ میں کہا کہ اس مرض کا پانی ان مقامات میں ہوتا ہے، جو پردہ قرنہ اور رطوبت جلید کے درمیان ہیں جواب :- اس کا جواب اس طرح دیا گیا ہے کہ جالینوس کا یہ کلام بتلا رہا ہے کہ اس کا اعتقاد اور یقین تھا کہ اس پانی کا پردہ قرنہ اور غنہ کے درمیان ہونا بھی ممکن ہے، اور پردہ غنہ اور رطوبت جلید کے درمیان ہونا بھی ممکن ہے، کیونکہ یہ دونوں مقامات قرنہ اور جلید کے درمیان ہی ہیں، اور اگر اس کا یقین ان دونوں قسموں میں سے کسی ایک قسم کے ساتھ ہوتا، تو اسے صاف صاف ظاہر کر دیتا + اس سے معلوم ہوا کہ پانی کا دونوں مقامات

میں ہونا ممکن ہے + مگر اس قول کی کمزوری کسی عقل مند پر پوشیدہ نہیں رہ سکتی (کیونکہ اگر دونوں مقامات میں پانی کا ہونا ممکن بھی تسلیم کر لیا جائے تو بھی ایک مخصوص دعویٰ ثابت نہیں ہوتا ہے جس سے اس مذہب والے کا جواب دیا جاسکے) +

**حق مذاہب**، جس میں کسی طرح بھی غلطی نہیں، متشیخ کا اختیار کیا ہوا مذہب ہے کہ وہ پانی ثقبہ کے اندر رطوبت بیضیہ اور طبقہ قرنیہ کے درمیان ہوتا ہے + اگر یہ پانی پردہ عنیبہ اور قرنیہ کے درمیان ٹھہرا ہوا ہوتا، جیسا کہ کتاب تلک لکھنے والے نے اختیار کیا ہے، تو چاہئے تھا کہ یہ پانی پردہ لمعہ کے چیرنے کے وقت گوشہ چشم سے بہ نکلتا (کیونکہ اگر گوشہ چشم کے پاس سیاہی چشم کے قریب چیرا جائے تو لمعہ کے ساتھ ساتھ قرنیہ بھی چر جاتا ہے) بلکہ اس پانی کا اس طرح سے خارج کرنا اُس صورت سے کہیں بہتر تھا کہ اُسے پردہ عنیبہ کے نیچے اُتار دیا جائے، اور اُسے اور دگر متفرق کر دیا جائے، جس میں نہایت سختی سے کام لینا پڑتا ہے، مریض کو گویا عذاب میں مبتلا کرنا ہوتا ہے کہ وہ پشت پر چیت لیٹا ہوا ایک عرصہ تک مردہ کی طرح بے حرکت اور خاموش پڑا رہے، نہ کھائے، اور نہ چھینکے + لیکن اُس صورت میں جبکہ کچھ پانی پتلی سے باہر آ جاتا ہے، تو بعض ماہر معالج چشم خولدار رحمت سے علاج کرتے ہیں + یہ خولدار رحمت ایک خولدار سلائی رحمت ہی کی شکل کی ہوتی ہے، جس کے بیچ میں ایک اور خولدار سلائی عمود (ستون) کے مانند نصب ہوتی ہے + اس سلائی کا سر آگے کے اندر داخل کیا جاتا ہے، یہاں تک کہ یہ پانی تک پہنچا ہوا نظر آنے لگتا ہے، پھر اُس کھڑے عمود کا ایک سرمعاج اپنے منہ میں رکھ کر چوستا ہے، یہاں تک کہ یہ سارا پانی جو پتلی سے باہر ہوتا ہے، سلائی کے خول کے اندر کھنچ آتا ہے، پھر باقی پانی کو جو پتلی کے اندر ٹھہرا ہوا ہوتا ہے، اس سلائی سے دبا یا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ عنیبہ کے اندر اُتر جاتا، اور چشموں سے متعلق اور چہچہاں ہو جاتا ہے +

{ جو چیزوں کی شکلوں اور صورتوں کو مینائی تک پہنچنے سے روک دیتی ہے } یہ مکمل علم طبی کے مذہب کی بنا پر ہے، جو اس امر کے قائل ہیں کہ مینائی کا فعل اس طرح پکڑا ہوتا ہے کہ بیرونی چیزوں کی تصویریں اور شکلیں قوت مینائی تک آتی ہیں (باہر سے اندر کی طرف آتی ہیں، اور یہاں آ کر چھپ جاتی ہیں) یہ دراصل انطباع کا قائل ہونا ہے (یعنی اس امر کا قائل ہونا ہے کہ چیزوں کی تصویریں آنکھ کے اندر چھپتی ہیں، آنکھوں سے شعاع خارج نہیں ہوتی ہے) { یا مینائی کے قدر کو باہر کی چیزوں تک جانے سے روک دیتی ہے } یہ مندرجہ ذیل دو مذہبوں میں سے ایک مذہب پر مبنی ہے: (۱) مذہب حکماء ریاضی کا، (۲) مذہب اکثر اطباق کا، یہ لوگ اس امر کے قائل ہیں کہ سلع حق مذہب یہ بھی نہیں ہے، بلکہ دوسرے مذاہب کی طرح یہ بھی کمزور مذہب ہے، حق مذہب یہ ہے، کہ رطوبت جلیہ یہ یا اس کے خلاف کے مکہ رہ جانے کا نام نزول المار ہے، جو عمل قدر سے بالکل خارج کر دیا جاتا ہے، اور اُنکی جگہ بظہرین سینک لگائی جاتی ہے، اس کی سچائی مشاہدہ اور تجربہ عمل سے ثابت ہے (ترجمہ)

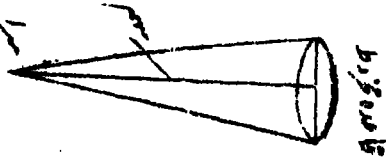
بنیائی کی صورت یہ ہے کہ آنکھوں سے مخروطی شکل ( ) کا نور خارج ہوتا ہے، جس کا سرا آنکھ سے متصل ہوتا ہے، اور اس کا قاعدہ باہر کی چیز سے ملا ہوا ہوتا ہے۔ پوری اور صاف بنیائی اسی مقام میں ہوتی ہے، جہاں اس مخروط کا سہم پڑتا ہے +

اس مرض کی رطوبت، جو شکلوں کو چھینے سے، یا نور کے خارج ہونے سے، روکا کرتی ہے، یا پورے طور پر روک دے گی، بشرطیکہ یہ رطوبت اس قدر تھوڑی ہو کہ وہ ایک طرف بند کر دے، اور باقی حصہ کھلا رہے۔ اس صورت میں جس طرف کھلا رہے گا، اُس طرف کی مقابل چیزیں دکھلائی دینگے دوسری نہ دکھلائی دینگے، ہاں آنکھ کے ڈھیلے کو پھرنے سے دوسری چیزیں بھی دکھلائی دے سکیں گی +

اگر اس رطوبت کا سہہ پورے طور پر نہ ہو، بلکہ ناقص ہو، اور پتلی کے وسط میں اس طور پر واقع ہو کہ اس سہہ کے ارد گرد پتلی کے کنارے کھلے ہوئے ہوں، تو ہر شے کے وسط میں ایک گڑھا سا معلوم ہوگا +

سبب اس مرض کا سبب گاسہ بیرونی ہوتا ہے، گاسہ اندرونی + بیرونی سبب کی مثال چوٹ ہے، جو سر پر گے، اس چوٹ سے دماغ ہل جاتا ہے، اور دماغ کے بطون کے اندر جو رطوبتیں بند ہوتی ہیں، ان کا کچھ حصہ تہہ کمر بنیائی کے پٹھے میں چلا جاتا ہے، جس کا نام عصبہ مخروطیہ ہے، اور وہی رطوبت آنکھ میں آدتر جاتی ہے، اور وہیں پتلی میں طبقہ قرنیہ اور رطوبت بیضیہ کے درمیان فاصلہ جاتی ہے، اور پتلی تک جانے سے پہلے بنیائی کے پٹھے کے راستے کو بند کر دیتی ہے، جس سے بنیائی کا نور اس پٹھے میں جانے سے رک جاتا ہے + حقیقت میں یہ حالت نزول المار کی نہیں ہے (بلکہ یہ حالت عصب کا سہہ کھلاتی ہے) + اس حالت کی علامت یہ ہے کہ آنکھ کے سالم اور درست ہونے کے باوجود بنیائی ہا کل زائل ہو جاتی ہے، اور جب تندرست، یا بیمار آنکھ بند کی جاتی ہے، تو دوسری آنکھ کی پتلی نہیں پھیلتی ہے (برخلاف اسکے موتمنا بند میں پھیل جاتی ہے) + اور مرین آنکھوں کی گرائی میں نہ درموس کرتا ہے، نہ بوجھ، اور نہ امتلاز، جیسا کہ درم کی حالت میں ہوا کرتا ہے + گاسہ اس مرض کا سبب اندرونی ہوتا ہے، یعنی بدن رطوبتوں سے بھر ہوتا ہے، جس سے غلیظ بخارات اور کھرا آنکھوں کا سہہ متھم، مخروط وغیرہ کے وسط میں جو خط کھینچا جاتا ہے، اسکو اصطلاح ہندسہ میں سہم (تیر) کہا جاتا ہے +

سہہ دماغی بطون کے اندر جو رطوبت ہوتی ہے، اسکو رطوبت دماغیہ نخاعیہ کہا جاتا ہے، کیونکہ نخاعی بطون کے ساتھ اس کا سلسلہ ملا رہتا ہے +



تک پہنچتے ہیں اور جب یہ سرد ہو جاتے اور ان سے آگ کے اجزاء الگ ہو جاتے  
 ہیں تو بخارات غلیظہ رطوبت بن جاتے ہیں اور گاہے اس مرض کا سبب سخت دوسرے  
 ہوتا ہے، کیونکہ ورود کی شدت اس مقام میں یعنی آنکھ میں ہلکے تمام مقامات میں تو اخلا  
 ہلکے آتی ہے، کیونکہ طبیعت در کے مقام کی طرف مقابلہ کی غرض سے متوجہ ہوتی ہے  
 ساتھ ساتھ خون اور روح بھی ہوتے ہیں، اس لئے اس عضو میں گرمی پیدا ہو جاتی ہے۔  
 گرمی سے اخلاطیں جو خشک آنا، اور انکا متحرک ہو جانا لازمی ہے تو اور اخلاط کے جو  
 سے رطوبتیں گدلی ہو جاتی ہیں اور اس وجہ سے بھی گدلی ہو جاتی ہیں کہ اس وقت زائے  
 ہضم کی خرابی کی وجہ سے، جو در کی وجہ سے ضروری ہے، پیدا ہو جاتی ہیں، اور یہ زائے  
 آنکھ کی اصلی رطوبتوں سے ملکر مکدر کر دیتی ہیں تو گاہے یہی اخلاط آنکھ کے مجاری میں  
 پیدا کیے انہیں پھیلا دیتے ہیں، تناؤ پیدا کرنے کی وجہ سے کہ ان غلطوں کی مقد  
 کی وجہ سے، اور اس وجہ سے کہ ان کے ساتھ گاہے زائد رطوبتیں شامل ہو جاتی  
 جاتی ہے، کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اسی مقام پر خرابی ہضم کی وجہ سے، جو در کو لاز  
 تناؤ پیدا کرنے والی ریا ج پیدا ہو جاتی ہے، جس سے راستے فراخ ہو سکتے ہیں تو اگر  
 رطوبتیں، شریانوں کے ذریعہ، یا عصبہ جو ذریعہ، آنکھوں کی طرف ان کی سا  
 کمزوری کی وجہ سے تو آؤٹ آتی ہیں اور اس وجہ سے بھی آؤٹ آتی ہیں کہ ان کی طرد  
 فراخ ہو جاتے ہیں، اور اس وجہ سے بھی کہ در کے باعث روہیں تحلیل ہو جاتی ہیں  
 تحلیل سے آنکھوں میں ضعف آ جاتا ہے، اس لئے ان رطوبات کو آنکھیں قبول کر لیتی ہیں  
 علامات نزدول المار کے ابتداء کی علامت یہ ہے کہ انسان کو آنکھوں کے  
 کمی، اور بال جیسی شکلیں نظر آتی ہیں اور یہ مختلف چیزیں اس مرض کی رطوبت کی غم  
 کی وجہ سے نظر آتی ہیں تو اور ان چیزوں کے نظر آنے کی وجہ سے کہ رطوبت جلیقہ اور  
 چیزوں کے درمیان کوئی غیر تشاف چیز (یعنی اس مرض کا پانی) حائل ہو جاتی ہے  
 انسان اور اک کر تلبہ، اور سیاہی سی (یا تاریکی سی) کہے دکھائی دیتی ہے، جسے  
 ہے کہ یہ آنکھ کے اندر نہیں ہے، بلکہ آنکھ سے باہر موجود ہے۔ (اس تاریکی کی مقدار  
 چھوٹائی اور بڑائی اسی نسبت پر ہوتی ہے، جو نسبت اس کو دوسری چیزوں  
 ساتھ ہوتی ہے، اور جو آنکھوں میں چھپا کر تلبہ) تو لیکن گاہے یہی (کمی، چھری  
 ان بخارات سے بھی پیدا ہو جاتی ہیں، جو معدہ سے) داغ کی طرف تو چڑھا کرتے ہیں  
 لہذا آنکھ کے اندر جہاں مٹ چھپتا ہے اسے صوفیہ کہتے ہیں، اگر مٹتے ہوئے بڑے توجیز طبع  
 اگر چھوٹے توجیز طبع تو نظر آتی ہے، اسی طرح اگر یہ حائل ہو نہ پانی (یا) اس موقع شمع کے آگے زیا  
 تو تاریکی بڑی نظر آتی ہے، درجہ چھوٹی، جس طرح سیاں چھوٹے چھوٹے چھراور کمی نظر آتے ہیں درجہ

پھر آنکھوں کی طرف ویدوں اور شریانوں میں گھسکے (اس مرض کے) پانی کی طرح قوت باصرہ اور بیرونی اشیاء کے درمیان حائل ہو جاتے ہیں (اور اسی طرح کبھی اور پھر نظر آتے ہیں) حالانکہ یہ نزول المار کی علامت نہیں ہیں؛ کیونکہ اس کی وجہ تو محض یہ ہوتی ہے کہ بنیائی کی قوت نہایت تیز ہو جاتی ہے، اسلئے وہ غذا کے بخارات کو بھی جس سے کوئی بدن بھی خالی نہیں ہے، معلوم کر لیتی ہے +

**فرق** ان دونوں صورتوں میں یہ ہے کہ جو معدہ کی وجہ سے شکلیں نظر آتی ہیں (۱) یا ایک آنکھ کے ساتھ خاص نہیں ہوتی ہیں، بلکہ یہ دونوں آنکھوں میں یکساں نظر آتی ہیں؛ یعنی ایک ہی وقت میں دونوں آنکھوں کے اندر نظر آنے لگتی ہیں؛ ایسا نہیں ہوتا کہ ایک آنکھ میں پہلے نظر آئے اور دوسری آنکھ میں بعد کو؛ اور دونوں آنکھوں میں ایک ہی جیسی کثرت بھی ہوتی ہے؛ ایسا نہیں ہوتا ہے کہ ایک آنکھ میں زائد نظر آئے، اور دوسری میں کم (۲) یہ شکلیں ہمیشہ نہیں نظر آتی ہیں، بلکہ استلاء اور بدھنی کے بعد زیادہ ہو جاتی ہیں؛ کیونکہ ان حالتوں میں بخارات بکثرت چڑھتے اور بھوک کے وقت کم ہو جاتی ہیں؛ اور (۳) آنکھوں میں کدورت بالکل نہیں آتی؛ بلکہ وہ تندرست اور صحیح رہتی ہیں؛ خواہ اس مرض تحیل کے پیدا ہونے سے تین چار ماہ کا عرصہ کیوں نہ گزر جائے؛ اور (۴) ان شکلوں کا نظر آنا یا رنج کھانسی (جو کہ معدہ اور دماغ کو پاک و صاف بنا دیتا ہے) اور قے کرنے سے ہوتا رہتا ہے + جو شکلیں مرض نزول المار کی وجہ سے نظر آتی ہیں، ان میں مذکورہ بالا علامتیں بالکل ملتی ہوتی ہیں؛ چنانچہ (۱) زیادہ تر ایک ہی آنکھ میں شکلیں نظر آ کر تی ہیں؛ کیونکہ طبیعت (اپنے دستور کے مطابق) ایک طرف کی حفاظت کرتی ہے، اور دوسرے کمزور جانب کی طرف مواد کو دفع کر دیتی ہے، اور اگر ان دونوں آنکھوں میں شکلیں نظر آتی ہیں تو یہ شکلیں مندرجہ ذیل باتوں میں مختلف ہوتی ہیں:

(الف) زمانہ میں (چنانچہ کسی ایک آنکھ میں پہلے نظر آتی ہیں، بعد کو دوسری میں) +  
(ب) رنگت میں (کسی ایک آنکھ میں شکلوں کی رنگت کچھ ہوتی ہے، تو دوسری میں کچھ اور) +  
(ج) قوام میں (چنانچہ کسی ایک آنکھ کی تصویر موٹی اور بڑی ہوتی ہے، تو دوسری میں باریک اور چھوٹی) +  
(د) شکل میں (ایک آنکھ میں اور شکل ہوتی ہے، تو دوسری میں کچھ اور) کیونکہ ایسا کم ہی اتفاق ہوتا ہے کہ دونوں آنکھوں میں یہ شکلیں مندرجہ بالا ساری باتوں میں برابر ہوں +

سہ غذا سے استلاء ہو، یا مواد سے ہو + سہ جس میں مختلف فرعی شکلیں نظر آتی ہیں +

(۲) یہ خلیکس مختلف اوقات میں (مثلاً بدھ منی، امتلاء، اور خلا میں) کم و بیش نہیں ہر  
 (جیسا کہ معدہ میں کم و بیش ہوا کرتی ہیں)، بلکہ ہمیشہ ایک ہی حالت پر قائم رہتی ہیں۔  
 (۳) کچھ زیادہ عرصہ نہیں گزرنے پاتا کہ پانی آنکھوں میں اُتر آتا ہے +  
 (۴) آنکھوں میں کدورت بڑھتی ہی چلی جاتی ہے، یہاں تک کہ مینائی بالکل ز  
 ہو جاتی ہے +

(۵) معدہ (اور دماغ) کا تنقیہ کرنے کے بعد اس مرض میں سکون نہیں ہوتا۔  
 (بلکہ خلیکس بدستور دکھائی دیتی ہیں) +

گا ہے یہ خلیکس اس وجہ سے بھی نظر آتی ہیں کہ طبقہ قرنیہ میں زخم پیدا ہو کر مندر  
 ہیں، اس لئے اندمال زخم کی جگہ غلیظ اور کثیف ہو جانے کی وجہ سے غیر شفاف ہو  
 ہے۔ یہ حالت نزول المار کی خبر نہیں دیتی ہے۔ اس حالت کی علامت یہ ہے کہ اس  
 میں جو خلیکس نظر آتی ہیں، وہ بدلتی نہیں رہتی ہیں، بلکہ وہ ایک حالت پر قائم رہتی ہیں  
 علاج: نزول المار کے شروع کا علاج یہ ہے کہ منصفی کے بعد ایارجات اور  
 گریوں سے دماغ کا تنقیہ کریں، اور آنکھوں میں ایسے سرے لگائیں جن سے

لطف ہو کر منتشر ویراگندہ ہو جائے (یعنی تحلیل ہو جائے)، جیسے کہ شیا ف مرا  
 (پتوں کا شیا ف) اور باسلیقون { پتوں کی ساری اقسام میں (جو اس شیا ف  
 پڑتے ہیں) پانی کے زائل کرنے کی خاصیت ہوتی ہے + (یہ تو ابتدا، نزول المار کا  
 تھا) { لیکن شکم پانی { (یعنی وہ نزول المار جس میں پانی پورے طور پر اتر چکا ہو)  
 کا علاج عمل قدح ہے } +

**عمل قدح** | سبب جن امراض چشم کے نزدیک عمل قدح سے مراد یہ ہے کہ اس مرض

پانی کو دبا کر ایک مقام سے دوسرے مقام کی طرف ہٹا دیا جائے { بشرطیکہ وہ عمل قدح کے  
 ہو، اور عمل قدح کے قابل وہ پانی ہوتا ہے جو (۱) سفید، صاف، اور پتلا ہو { مگر بہت زیادہ نہ  
 ہو۔ اس پانی کے علاوہ دوسری قسموں میں عمل قدح مفید نہیں پڑتا ہے، جس کی وجہ یا اس  
 غلطت ہوتی ہے، غلطت کی وجہ سے وہ اپنی جگہ سے ٹل کر طبقہ غنہ کے اندر جاتا ہی نہ  
 یا اس کی وجہ ہوتی ہے کہ وہ پانی رقیق ہوتا ہے، رقت کی وجہ سے وہ غنہ کے اندر ٹھہرتا  
 نہیں اور اس کی جنٹوں کے ساتھ چٹتا نہیں، بلکہ پتلی کی طرف جلدوٹ آتا ہے + { ۲  
 ایسا پتلا ہو کہ اٹھل سے دبانے کے وقت وہ متفرق اور ویراگندہ ہو جائے { کیونکہ یہ زیادہ  
 غلیظ نہیں ہوتا ہے { کہ دبا نیسے پھیل نہ سکے { پھر اکٹھا ہو جائے { کیونکہ یہ اس قدر زیادہ  
 نہیں ہوتا ہے { کہ پھر اکٹھا نہ ہو سکے { (۳) مریض آفتاب اور چراغ کی روشنی محسوس  
 کیونکہ پانی صاف ہوتا ہے، اس لئے وہ تیز روشن چیزوں کے احساس میں روح کو نہیں ر

(اور مائل نہیں ہو جاتا ہے) (۳) مریض چھینک کے وقت لمبی شعاع کے مانند آنکھوں سے روشنی نکلتی ہوئی محسوس کرتا ہوا ایسا معلوم ہونے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ چھینک کی حرکت اور اسکے ہلنے سے پانی متفرق اور پراگندہ ہو جاتا ہے، کیونکہ اسکا قوام بھی رقیق ہی ہوتا ہے، اس لئے اس مقام سے، جہاں سے پانی متفرق اور پراگندہ ہو کر ہٹ جاتا ہے، وہاں سے لمبی شعاع کے مانند آنکھوں سے نور خارج ہوتا ہے، پھر پانی لوٹ کر اکٹھا ہو جاتا ہے۔

**عمل قدح کی صورت** یہ ہے کہ مریض کو تم اپنے سامنے کسی بٹے تکئے پر روشن مقام میں اُسران بٹھاؤ جس روزنشانی ہوا چل رہی ہو اور اسکے دونوں گھٹنوں کو سینے پر اکٹھا کر کے اس کے دونوں ہاتھوں کو اسکی پنڈلیوں پر لا کر باندھ دو، اور تم کسی کرسی پر بیٹھ جاؤ، تاکہ تم اس سے مناسب طور پر بلند رہو، اسکی تندرست آنکھ کو چٹائی سے باندھ دو، تاکہ یہ پھر نہ سکے، ورنہ اس کے ساتھ ساتھ بیمار آنکھ بھی پھرے گی، اور اس لئے کہ وہ آنکھ جس میں عمل قلع کیا جائیگا، اس علاج اور عمل کے مفید ہونے کی صورت میں جب کچھ دیکھنے لگے گی، تو (بٹی کے بند سے ہونے کی وجہ سے) یہ کہنے کی گنجائش نہ رہے گی کہ وہ شخص تندرست آنکھ سے دیکھ رہا ہے (غرض عمل ٹھیک ہونے کے بعد اگر کچھ اسے نظر آئیگا تو اسی مریض آنکھ سے نظر آئیگا)، پھر تم مریض سے کہو کہ وہ اپنی نظر کو اندرونی گوشہ چشم کی طرف پھیرے، اور ساتھ ہی اسکی نظر تھوڑی طرف اس طرح ہو جس طرح ترجمہی نظروں سے دیکھا کرتے ہیں، اور اسی شکل پر وہ قائم رہیں۔ پھر تم سیاہی کے مقابل یعنی کنارے کے قریب بیرونی گوشہ چشم کی طرف اس مقام پر، جو قدرے اوپر کی طرف مائل ہوا، آلہ حس کے دوسرے، یعنی اس کے پچھلے حصہ سے، نشان کرو (یعنی وہاں آبہنگی دباؤ اور اس سے چھو) تاکہ مریض صبر و برداشت کا عادی ہو جائے، اور تاکہ آلہ حس کے سر سے، جو تیز ہوتا ہے، ایک جگہ اور ٹھکانا بن جائے، جس میں وہ چھیدنے وقت قائم ہو سکے، اور اس سے پس نہ جائے۔ پھر تم اس نشان کردہ مقام پر آلہ حس کا تیز سرا جو محکود ہوتا ہے، رکھ کر ذرا سے دباؤ کہ پر وہ ملحقہ کو پھاڑ دے (اور اس میں چھید کر دے)۔ اگر ملحقہ ڈھیلا ہو، اور اس میں آلہ حس داخل نہ ہو سکے، تو اس سے پہلے گول سروالا ایک نشتر داخل کرنا چاہئے، اسکے بعد آلہ حس داخل کرنا چاہئے، پھر اس حس کو پتلی کے مقابل بجا نہیں۔ جب تم کو معلوم ہو کہ حس پتلی کے مقام میں قرینہ کے نیچے اور پانی کے اوپر پہنچ گیا ہے، تو اسے آبہنگی دباؤ تاکہ پانی نیچے اتر جائے، اور عنبیہ کی چٹنوں کے ساتھ وابستہ اور چپاں ہر جائے۔ پھر تم آلہ حس کو اسی مقام پر ایک عرصہ تک قائم رکھو، پھر وہاں سے اٹھا لو، اور دیکھو کہ پانی دوبارہ لوٹ تو نہیں آیا، اگر لوٹ آئے تو دوبارہ اور سہ بارہ دباؤ، یہاں تک کہ پانی (چٹنوں میں پورے طور پر) ٹھہر جائے۔ کیونکہ گلاسے ایسا ہوتا ہے کہ چٹنیں پانی کو نہایت دشواری سے قبول کرتی ہیں، پھر آلہ حس کو گھماتے ہوئے تھوڑا تھوڑا کہہ کے باہر نکالو، اور انڈے کی زردی روغن گل میں پھینٹ کر آنکھوں پر

ضماد لگاؤ اور آنکھوں کے اندر چائے ہوئے نمک اور زیرے کا پانی ڈالو، اور دونوں آنکھوں کو مضبوطی سے باندھ دو، اور مرین کو تاریک کمرہ میں جت سلاؤ، اور اس سے کہو کہ مردہ کی طرح بے حرکت تیسرے دن تک پڑا رہے، اور چھینک، کھانسی اور اس قسم کی دیگر حرکتوں سے بچتا رہے، تاکہ ایسا نہ ہو کہ جینٹوں سے پانی لوٹا کر پتلی میں پھیرا جائے۔

### نزدول الماء کے اعمال

رطوبت جلیدیہ اور اس کا خلاف (غشا عنکبوتی) مکدر اور غلیظ ہوتا ہے، اس لئے مذکورہ بالا عمل کے علاوہ اور بھی چند اعمال اس حالت میں کئے جاتے ہیں، مذکورہ بالا عمل پر رطوبت جلیدیہ اپنی جگہ سے ہٹ جاتی ہے، اور پتلی کے راستہ کو صاف کر دیتی ہے، جس سے بینائی از سر نو قائم ہو جاتی ہے، لیکن بعض اعمال سے رطوبت جلیدیہ بالکل باہر نکال لی جاتی ہے، اور بعض اعمال سے یہ جذب ہو کر معدوم ہو جاتی ہے۔

**عمل اول:** آنکھوں کو درد اتر خدر سے بیس کریں، آلہ مفتاح لگائیں، تاکہ آنکھیں کھلی رہیں (مفتاح: کھولنے کا آلہ) اور دنی جانب قرنیہ کے نزدیک طبقہ لمعہ کو چھٹی (جفت الشیب) سے پکڑیں، پھر مائل چاقو کی نوک کو (جو مخصوص قسم کا پشکل مثلث ہوتا ہے) قرنیہ کے برونی کنارے سے اندر داخل کرے، اور آنکھ کے خزانہ مقدمہ میں (قرنیہ کے پیچھے اور غنیہ کے سامنے) پہنچائے، جہاں رطوبت بیضیہ کا اگلا حصہ ہوتا ہے، چاقو جب اندر داخل ہوگا، تو وہ طبقہ غنیہ کے سامنے بالکل مجازات میں ہوگا، پھر قرنیہ کے اس شگاف کو ذرا بڑھا کر چاقو کو نہایت نرمی اور آہستگی سے باہر نکال لیں، اور باہر نکالتے وقت شگاف کو کسی قدر اور بھی بڑھا دیں، اس کے بعد آلہ مشقۃ العنکبوتیہ (طبقہ عنکبوتیہ کو کاٹنے والا آلہ) کو اسی شگاف کی راہ آنکھ کے اندر داخل کریں، اور داخل کرتے وقت خیال رکھیں کہ اس آلہ کی نوک شگاف میں، یا طبقہ بیضیہ میں نہ پھنس جائے، پھر اس آلہ کے سرے کو رطوبت جلیدیہ کے سامنے کی جھلی یعنی غشا عنکبوتی پر لگائیں، اور زخم کی طرف کھینچ کر اسے پھاڑ دیں، اس کے بعد اس آلہ کو اسی احتیاط کے ساتھ باہر نکال لیں، اس کے بعد ملعقہ نام آلہ (ملعقہ: چمچ) کے ذریعہ شگاف کو کھولیں، اس کے بعد اگر رطوبت جلیدیہ خود بخود نکل آئے تو شگاف سے اوپر کی طرف طبقہ صلیبیہ کو آلہ ملعقہ سے ہلکے طور پر دبائیں، دباؤ کا رخ نیچے کی طرف اور قرنیہ کے نیچے سے اوپر کی طرف ہو۔ رطوبت جلیدیہ عموماً آسانی

لے آجکل تخذیر کے لئے آنکھ کے اندر کوئین کا سیال آنکھ میں ڈالا جاتا ہے۔

ملعقہ العنکبوتیہ: طبقہ عنکبوتیہ کو کاٹنے والا آلہ، ایک لمبی سی سلائی ہوتی ہے، جس کا اگلا سرا نوکدار اور خمیدہ ہوتا ہے۔



مکمل جا پا کر تی ہے، ورنہ خشکان کے اندر کوئی کانٹہ (ششقی) داخل کر کے رطوبت جلیبہ یہ کو پکڑ لیں، اور باہر کھینچ لیں + اگر اس عمل سے طبقہ عنیبہ کا کچھ حصہ بھی خارج ہو جائے تو دونوں پوٹوں کو بند کر کے پکے سے انکو ملنا (دک کرنا) چاہئے، تاکہ عنیبہ میں اس سے تنبیہ و تحریک پیدا ہو، اور وہ سکڑ جائے، یا عنیبہ کے اس خارج شدہ جز کو ملحقہ (بچھی) سے اندر داخل کر دینا چاہئے + اگر یہ تدبیریں مفید نہ ہوں تو قہری (مقصود) سے کاٹ دینا چاہئے +

اگر اصلی خشکان دیتے وقت طبقہ عنیبہ چاقو کی نوک کے سامنے آ جائے، تو دستکاری کو دوسرے وقت کے لئے اوشکار کھنا چاہئے + اگر قرنیہ میں خشکان اتنا بڑا نہ ہو کہ جلیبہ یہ اس سے باہر نکل سکے، تو دوسرے چاقو سے، جسکا سر اکند ہو، یا دوسری قہنجی سے جس کی سطح منحنی (خمیدہ) ہو، سوراخ کو زیادہ کثادہ کر لینا چاہئے + یہ بھی ضروری ہے کہ رطوبت جلیبہ یہ کے پورے پوست کو نکال لینا چاہئے، کیونکہ اگر یہ اندر رہ جاتا ہے تو بعض اوقات حلقہ قسم کا درم آنکھ کے اندر پیدا کر دیتا ہے +

**عمل دوم:** دستکاری سے پہلے تلیں دیکھ آنتوں کو صاف کر لیں، ہر فیض کا تیرہ گرم پانی اور صابون سے دھو ڈالیں، تاکہ عفونت سے منہ صاف ہو جائے، پتلیوں کو، جو ہر تبرقع آنکھ کے اندر ڈال کر کثادہ کریں، آنکھوں کو دافع عفونت ادویہ سے دھو ڈالیں اس کے بعد آنکھ کی حس کو دوا رخدر سے زائل کر لیں، اسکے بعد اصلی عملیات مطلع شروع کریں آگے متتابعہ اربعین دونوں پوٹوں میں لگا کر آنکھ کو کھلا رکھیں، اور طبقہ ملحقہ کے زیریں حصہ کو مخصوص میٹھی (جفت) التثبیت کے ذریعہ عامل اپنے بائیں ہاتھ سے پکڑ کر نیچے کی طرف آنکھ کے ڈھیلے کو قائم رکھے، اور دائیں ہاتھ سے مخصوص باریک چاقو (جسکا بھل نہایت باریک لمبا اور سیدھا ہوتا ہے) کی نوک طبقہ قرنیہ کے کنارے میں داخل کرے، اور نشتر کاٹنی نیچے کی طرف پھرا دے، تاکہ اس کی نوک آنکھ کے خزانہ مقدسہ میں داخل ہو جائے، جہاں رطوبت بیضیہ کا اگلا حصہ ہوتا ہے + اب عنیبہ کی سطح کے محاذی چاقو کو آگے بڑھائیں، اور انکی نوک کو داخل کر کے پہلے ہورائخ کے مقابل قرنیہ سے باہر نکالیں + اس کے بعد یہ کرنا چاہئے کہ نشتر کے بھل کا رخ طبقہ صلیبہ سے اوپر کی طرف اس طرح کریں، اور بتدریج حرکت دیکر کاٹیں کہ قرنیہ، صلیبہ سے جدا ہو جائے (بعض لوگ صلیبہ کی بجائے قرنیہ کو کاٹتے ہیں) + اس کاٹنے سے طبقہ عنیبہ بخوبی نمایاں ہو جائیگا + اب عامل کو چاہئے کہ اپنے بائیں ہاتھ سے جفت التثبیت کو کسی مردگار کے حوالہ کرے، تاکہ وہ آنکھ کو اپنی جگہ قائم رکھے اور خود ایک میٹر سے جفت العنبیہ (عنیبہ کے پکڑنے کی میٹھی) سے طبقہ عنیبہ کو پکڑ کر باہر کی طرف کھینچ لے + اس کے بعد مقصود العنبیہ (عنیبہ کے کاٹنے کی قہنجی) کے ذریعہ عنیبہ کا کافی حصہ کاٹ کر الگ کر لے + پھر

لمعقہ نامی آدکے نوکدار سرے کو تنگانی کی راہ سے اندر داخل کر کے رطوبت جلیدیہ کو جھلیوں سے الگ کرے، پھر طعقہ مذکور کے چھوٹے سرے کے ذریعہ ڈھیلے کو نیچے سے نرمی کے ساتھ دبا کر رطوبت جلیدیہ تنگانی کی راہ سے خود بخود باہر نکل آئے۔ اس وقت اس امر کی سخت احتیاط رکھنی چاہئے کہ رطوبت زجاجیہ نہ نکل آئے، ورنہ اس کے نکلنے سے بڑی قباحت ہوگی۔ پھر لمعقہ مذکور کی محذب سطح سے آنکھ کے ڈھیلے کو تنگانی کے نیچے سے آہستہ آہستہ دبا کر ہما ہوا خون اور رطوبت بیضیہ خزانہ مقدسہ سے بالکل باہر نکل آئے، اور زخم کے کنارے آپس میں مل جائیں، اگر مذکورہ بالا تدبیر سے جلیدیہ باہر نہ نکلے، تو ذریعہ مخصوص طعقہ کے رطوبت جلیدیہ کو بکڑ کر نکال لیں + رطوبت جلیدیہ کے نکل آنے کے بعد مرلیں کی آنکھوں کے سامنے آنکھی رکھ کر مرلیں سے دریافت کریں کہ وہ آنکھی کو دیکھ سکتا ہے، یا نہیں + اس کے بعد نسالہ کا ٹکڑا یا پاک روئی وغیرہ آنکھ پر رکھ کر مناسب طریقے سے پٹی باندھ دیں +

(۳۳) عمل سوم: یہ عمل بھی دوسرے عمل کے مانند ہے، فرق صرف اس قدر ہے کہ اس میں صلیبیہ کی بجائے طبقہ قرنیہ میں تنگانی کئے ہیں، اور غنیہ کو اس میں نہیں کاٹا جاتا ہے۔ آنتائے عمل میں اگر غنیہ باہر نکل آئے تو مجبوراً اسے کاٹنا پڑتا ہے +

(۳۴) عمل چہارم: پتلیوں کو جو ہر پردہ سے کشادہ کریں، اور دستکاری سے پیشتر دوار مخدر (کوئین) سے آنکھوں کو چس کریں۔ عامل مرلیں کے پیچھے کی طرف کھڑا ہو کر سیدی یا میٹھی سوئی کو طبقہ قرنیہ کے کنارے (راکھیل الحین) سے چھید کر اندر داخل کرے، اور پتلی کی راہ سے اسے اندر پہونچا کر رطوبت جلیدیہ کی جھلی میں چھید کرے۔ اس عمل میں رطوبت جلیدیہ اس چھید سے باہر نکل پڑتی ہے، پھر سوئی کو احتیاطاً تمام باہر نکال لے، اور جو ہر پردہ آنکھوں میں ڈالے، اور حسب دستور پٹی باندھ کر ایک روز مرلیں کو اندھیرے میں رکھے، اور پندرہ بیس روز کے بعد آنکھوں کا معائنہ کرے، اگر بقا یا موجود ہو تو مذکورہ بالا تدبیر دوبارہ کریں۔ اس عمل سے رطوبت جلیدیہ خوب تحلیل ہو کر بصارت از سر نو درست ہو جاتی ہے +

(۳۵) عمل پنجم: رطوبت جلیدیہ کا جو سنا۔ یہ عمل تقریباً دس بجے، جسے صاحب کتاب نے خود بھی لکھا ہے +

(۳۶) عمل ششم: عمل نکلیں، یعنی رطوبت جلیدیہ کو اپنی جگہ سے ہٹا کر نیچے ڈال دینا + اس کے متعلق شارح نے غلطی سے یہ سمجھا ہے کہ ایسا کرنے سے سویتا بند کا پانی طبقہ غنیہ کے نکل میں، معلق اور منجذب ہو جاتا ہے۔ یہ عمل اگرچہ پہلے رائج تھا اور اب بھی بعض کمال کرتے ہیں، مگر اب بتدریج اس وجہ سے متروک ہو جاتا ہے کہ گاہے دو بارہ رطوبت جلیدیہ پتلی کے سامنے

نسالہ: ایک ظلم روئیں، اگر کپڑا ہے، جو زخموں پر اکثر باندھا جاتا ہے +

جلی آیا کرتی ہے، جس سے از سر نو آنکھ کی بنیائی جاتی رہتی ہے۔ اس کا طریقہ شایع کے بیان کئے ہوئے طریقے سے مختلف بھی ہے، یعنی طبقہ صلیبیہ میں اکلیل العین کے قریب قریب کے کنارے سدس قیراط (پاقیراط) فاصلہ پر ایک خمیدہ سوئی، جو اوسط درجہ کی چوڑی چنانچہ داخل کی جائے، اور رطوبت جلدیہ کی پچھلی جلی کو اس سے بھاڑ دیا جائے، پھر سوئی کو اوپر اور سامنے کی طرف اٹھا کر طبقہ غنبیہ کے پیچھے اور رطوبت جلدیہ کے سامنے لے آئیں، اور رطوبت جلدیہ کو نیچے کی طرف دبا دیں، اور کچھ دیر تک دبائے ہوئے رہیں، تاکہ رطوبت جلدیہ ہاں قائم ہو جائے۔ اگر کچھ دیر کے بعد رطوبت جلدیہ پھر اوپر چڑھ آئے، تو دوبارہ اسی طرح اسے دبا دیں، اس کے بعد سوئی کو باہر نکال لیں۔

**ضروری ہدایات** (۱) جب تک سوتیا بند خام ہو، اسے نہ نکالنا چاہئے؛ ہاں اگر کوئی سبب مہج اور لا ذع موجود ہو تو مجبوری ہے۔

(۲) جب تک دوسری آنکھ تندرست ہو، یہ عمل نہیں کرنا چاہئے؛ ہاں اگر سوتیا بند سے دوسری خرابیوں، اور آنکھ کے فاسد ہونے کا اندیشہ ہو تو نکال لینا چاہئے۔

(۳) اگر رطوبت جلدیہ کس کس سے گتہ رہی ہو تو جو ہر بروج سے پتلی کو پھیلا دیں، یہاں تک کہ وہ پورے طور پر پختہ ہو جائے، اور پھر دستکاری کی جائے۔

(۴) اگر آنکھ میں کمرے ہوں، قرنیہ میں درم ہو، یا اور کوئی بیماری ہو تو عمل قلعہ کرنا چاہئے، ورنہ نتیجہ خراب ہوگا، اور نہ ضعیف الزاجوں میں یہ عمل کرنا جائز ہے۔

(۵) عمل کے بعد مرلیں کو ایسے کمرے میں رکھنا چاہئے، جس میں صاف ہوا کی آمد و رفت ہو، لیکن یہ جائز نہیں کہ خود مرلیں کو براہ راست ہوا کے جھوکے لگیں۔

(۶) مرلیں کو اوسط درجہ کے نرم فرش پر سٹلانا چاہئے، اور چند ماہر تیار دار اس کی خدمت میں رہیں، مرلیں حاج ضروریہ (بول و براز) کے لئے بستر سے نہ اٹے۔

خلاصہ یہ کہ تمام مفید تدابیر جمع کی جائیں، جو دستکاری کو کامیاب بنانے میں مددگار ہوتی ہیں۔

(۷) موسم کے لحاظ سے یہ عمل موسم سرما (شدت سرما کے سوا) رجب اور خریف میں کرنا بہتر ہے؛ اگر بھی کا موسم مناسب نہیں۔

(۸) جبکہ وہ بانی امراض اور غافلانائے مستثنیٰ کا زور ہو تو اس اثناء میں یہ عمل نہ کرنا چاہئے۔

(۹) دستکاری کرنے سے ایک دن پہلے مہل کے ذریعہ آنتوں کا صاف کر لینا بہتر ہے۔

(۱۰) کم از کم عمل سے ایک گھنٹہ قبل جو ہر بروج (یا جو ہر نواح) سے پتلی کو پھیلا دینا چاہئے۔

اس دوا کا عمل مخصوص طور پر طبقہ غنبیہ کے ریشوں پر یہ ہے کہ پتلی کشا دھو جاتی ہے۔

(۱۱) اس عمل کے لئے صبح کا وقت زیادہ بہتر ہے۔

(۱۲) عمل قدح کے لئے مریض کو بے ہوش کرنا بہتر نہیں ہے؛ چنانچہ اگر مریض کو دارہے بہوش نہ دیا گیا ہو تو عمل سے قبل کوئی کھلی غذا رکھنا دینا بہتر ہے؛ ہاں اگر کچھ ہو، یا دل کا کمزور ہو، اس وجہ سے اندیشہ ہو کہ مریض عمل کے وقت کچھ اضطراب حرکتیں کرے گا، تو ایسی حالت میں بہوش کر لینا مناسب ہے +

(۱۳) چونکہ اکثر اوقات یہ عمل مریض کو ناکر کئے جاتے ہیں، اور مریض کو اس کے بعد بھی چیت لیٹنا پڑتا ہے، اس لئے بہتر ہے کہ یہ عمل بھی ایسے ڈھیلے ڈھالے کپڑے پہنا کر کیا جائے، جدلات کو سہوتے وقت پہنے جاتے ہیں +

(۱۴) دونوں پوٹے آزاد مفتاح العین سے کھلے رکھے جائیں، یا کوئی مددگار اپنی انگلیوں سے انہیں کھلا رکھے؛ لیکن بہر صورت یہ احتیاط رکھنی چاہئے کہ ڈھیلے کپڑے قسم کا دباؤ نہ پڑے +

(۱۵) عمل کے بعد پکدار پٹی آنکھ پر باندھی جائے، یا لازوق سرشیم ماہی کے ٹکڑوں سے پوٹے بند کر دیئے جائیں (لازوق؛ چپکنے والی چیز) یا کسی دوسری چپکنے والی چیز اس مقصد کے لئے کام میں لائی جائے +

(۱۶) عمل کے بعد دو دن تک مریض اپنے بستر پر بلا حرکت پڑا رہے، جیسا کہ شارح نے بھی بتایا ہے +

(۱۷) بات چیت کرنے سے بھی حتی الامکان پرہیز کرے +

(۱۸) کوئی ایسی غذا نہ کھائے، جس کے چبانے کی ضرورت پڑے +

(۱۹) مریض اپنے بستر پر اٹھ کر نہ بیٹھے، بلکہ پاٹھانہ بھی کسی سطح طرف میں کرے، تاکہ اس سے زیادہ اٹھنا نہ پڑے +

(۲۰) عمل سے چھ گھنٹے کے بعد پٹی بدلنی چاہئے، لیکن اس وقت جو ہر بیروج داخل کرنے کے لئے پوٹے نہ کھولنے چاہئیں، جب تک کہ عمارض سے یہ نہ معلوم ہو جائے کہ بلغم غنیہ میں دم کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہے +

(۲۱) عمل کے بعد ۲ گھنٹے میں ایک بار جو ہر مذکور کا ایک قطرہ دس روزہ یا اس سے زیادہ دنوں تک ڈال دیا کریں +

(۲۲) تیسرے دن کے بعد دوسرے مددگاروں کی مدد سے مریض کو اٹھایا جائے اور اس کی پشت پر تنگیوں کا سہارا لگایا جائے +

(۲۳) اگر تکلیف دہ عوارض نہ پیدا ہوں تو کھانے کی مقدار بتدریج بڑھائی جائے، اور اونچی تنیں بدلی جائیں +

(۲۴) تیسرے دن محض ہلکی روشنی میں معالج یہ دیکھے کہ زخم جڑ گیا ہے، یا نہیں،

لیکن اس کی پوری تحقیق چھ روز سے پہلے نہ کرے +  
(۲۵) دسویں روز سے پہلے پٹی کا باندھنا ترک نہ کرے ، بلکہ اگر  
ورم کے اعراض پیدا ہو جائیں تو اس سے زیادہ عرصہ تک پٹی کا  
سلسلہ جاری رکھا جائے ، یا یہ کہ ورم کے علاج کے لئے پٹی ہٹادی  
جائے +

(۲۶) مریض روشنی کی برداشت بتدریج پیدا کرے +  
(۲۷) بہت جلد آنکھوں سے باریک کام نہ شروع کرے ، اور جب بغیر کھٹکے کے  
میں دن گزر جائیں ، تو عادت کے مطابق آنکھوں سے کام لے سکتے ہیں +  
(۲۸) لیکن مدت دراز تک آنکھوں سے سخت کام نہ لے +  
(۲۹) عینک کا استعمال دو ماہ کے بعد کرے +

(۳۰) ورم کے علامات پیدا ہو جائیں ، تو عام اور ام کے مطابق تدابیر عمل میں لائیں +  
**فرق فی عصبہ ہاروہ کے اندر سڑہ پیدا ہو جانے ، اور آنکھ کے اندر پانی اوتر آنے میں**  
نہ یہ ہے کہ پانی اوتر آنے کی حالت میں جب کوئی آنکھ دونوں آنکھوں میں سے بند کی جاتی ہو  
دوسری آنکھ کی پتلی پھیل جاتی ہے ، بشرطیکہ اس کے ساتھ سڑہ نہ ہو (کیونکہ سڑہ کی وجہ سے  
متوں کے بند ہونے کی حالت میں ایسا نہ ہوگا)۔ دوسری آنکھ کی پتلی پھیل جانے کی وجہ یہ ہوتی  
ہے کہ جو روح اُس آنکھ سے ، جو ابھی بند کر لی گئی ہے ، خارج ہو رہی تھی ، وہ لوٹ کر دوسری  
کی طرف چلی جاتی ہے ، اسلئے دوسری آنکھ کی پتلی پھیل جاتی ہے ۔ ہاں اگر پانی اس قدر  
ت غلیظ ہو کہ روح کو باہر نکلنے سے روک دے (تو اس صورت میں پتلی نہ پھیل سکے گی) ، یا  
بکے پھیلاؤ کو دیکھنے سے روک دے ، تو ان دونوں صورتوں میں یہ دلیل پوری نہیں آتے گی +  
درجہ کے سڑہ میں (ایسا نہیں ہوتا ہے ، یعنی) دوسری کھلی ہوئی آنکھ کی پتلی نہیں پھیلتی ہے ،  
پتلی کا یہ پھیلاؤ اسلئے ہوتا ہے کہ اُس آنکھ کی روح ، جو بند کر لی جاتی ہے ، دوسری آنکھ کی  
نہ زور سے چلی جاتی ہے ، کیونکہ (۱) جب بند کی ہوئی آنکھ کی روح اُس سے خارج نہیں ہو سکتی  
تو اس روح سے یہی بند آنکھ اور اس کا پٹھ بھر جاتا ہے (اور جب یہ بھر جاتے ہیں ، اور  
ن جگہ نہیں رہتی ہے ، تو باقی روح ، جو ہر وقت آتی رہتی ہے ، کھلی ہوئی آنکھ کی طرف  
جاتی ہے) (۲) یا اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ جب بند آنکھ کی روح اُس سے بیکار رہتی ہے  
تو بند ہونے کی وجہ سے وہ کام نہیں لیتی ہے (تو کھلی آنکھ اُسے اپنی طرف لے لیتی ہے) (۳) یا  
لئے کہ بند آنکھ کی روح وہاں کی تاریکی کی وجہ سے بھاگ کر کھلی آنکھ کی طرف چلی آتی ہے +  
یہ امر قابل غور و ملاحظہ ہے کہ نزول المار میں ایک آنکھ کے بند کرنے سے دوسری آنکھ کی پتلی پھیل جاتی  
ہے (۳۱) اور جو شارح نے بتا دیا ہے ، وہ اور بھی زائد و مشکوک ہے +

تو پس جب وہ (زور سے جانے والی) روح سامنے بندش، یا سٹدہ پاتی ہے؟ (جیسا کہ پٹھے کے سٹدہ میں ہوتا ہے) تو وہ اس کے اندر گھس نہیں سکتی ہے؟ اسی وجہ سے سٹدہ کی حالت میں مٹی ہوئی آنکھ کی پتلی نہیں پھیلا کرتی ہے) مثلاً جبکہ دائیں طرف سٹدہ ہو، اور بائیں آنکھ بند کی جائے تو روت بائیں آنکھ سے دماغ ہوگی اور دائیں طرف جانا چاہے گی۔ پس جب وہ سامنے سٹدہ (بندش) پاسے کی تو دائیں آنکھ کی طرف نہ جاسکے گی، اور اوس کی پتلی بھی نہ پھیل سکے گی۔ اسی طرح اگر دائیں آنکھ بند کی جائے تو بائیں آنکھ کی پتلی نہ پھیل سکے گی، کیونکہ (دائیں آنکھ کا رتہ چونکہ بند ہو جاتا ہے، اسلئے اس کی طرف روح کچھ حصہ آتا ہی نہیں، جو بائیں طرف لوٹ کر جائے، اور وہاں اوسکی کثرت سے اس کی پتلی پھیل سکے۔

اسی سے اس امر کا بھی پتہ چلتا ہے کہ آنکھوں کی طرف نفوذ کرنے والی شئی خاص روح کا جوہر (اور جسم) ہے، نہ کہ روح کی قوت (جیسا کہ بعض کا خیال ہے کہ آنکھوں کی طرف کوئی جسم نہیں نفوذ کرتا ہے، بلکہ روح کی قوت جاتی ہے، جو جسم نہیں ہے، پس جب کوئی آنکھ بند کر لی جاتی ہے تو روح دوسری آنکھ کی طرف چلی جاتی ہے، اور وہ جگہ بھر جاتی، اور پھیل جاتی ہے، جو اس کے پھیلنے حصہ میں واقع ہے) اور اب اس روح کا دباؤ سامنے کے حصوں پر پڑتا ہے) اسلئے پتلی پھیل جاتی ہے، پھر جب وہی آنکھ کھول دی جاتی ہے تو پتلی اپنی اصلی مقدار پر لوٹ آتی ہے۔ (یہ کوئی شخص نہ خیال کرے کہ پتلی کا یہ پھیلاؤ کسی رطوبت سے ہو سکتا ہے، چنانچہ شارح اس خیال کی تردید اس طرح کرتا ہے) اس قدر جلد پتلی کا بھر جانا، اور فوراً اٹھکانا ہو جانا، ناممکن ہے کہ کسی ایسی رطوبت سے ہو، جو اس طرف چلی جاتی ہو، اور فوراً لوٹ آتی ہو، بلکہ یہ سرعت اور تیزی) فقط روح ہی کے جوہر سے ہو سکتا ہے۔

یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ یہ فرق رجوا پر ذکر کیا گیا ہے، یا پانی اوتر آنے، اور پٹھے کے اندر نفوذ پیدا ہوجانے میں ہے، کیونکہ ان دونوں میں کچھ مشابہت ہی نہیں ہے، جس کے لئے فرق بیان کرنے کی ضرورت پیش آئے، بلکہ یہ فرق نزول المار کے درمیان ہے، جن میں سے ایک کے ساتھ سٹدہ ہو، اور دوسرے کے ساتھ سٹدہ نہ ہو، کیونکہ جس نزول المار کے ساتھ سٹدہ ہوتا ہے، اس میں عمل قدح اسی وقت نفع دیتا ہے، جبکہ پہلے سٹدہ کھول لیا جائے، اسلئے کہ اگر قدح کے ذریعہ پانی ہٹا ہی لیا جائے تو مینائی کا روکنے والا سٹدہ موجود رہتا ہے، اور مریمین کو دق کرنے کے علاوہ اس سے کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا ہے۔

**علاج** اس نزول المار کا علاج، جو عصبہ جو ذہن مینائی کے پٹھے کے سٹدہ سے پیدا ہوتا

ہے، یہ ہے کہ دماغ کو پاک و صاف کریں، اور سٹدہ کو زائل کریں، اور اس غرض کیلئے (دست آور)

لے کر کچھ پتلی کا لکڑی کا مکان کا پھیلنا اس پر متوتق ہے کہ کوئی جسم اس کے اندر داخل ہو (مترجم)۔

تھہ یہ دماغ خال بھی نہیں ہے (مترجم)۔

گو لیاں اور یارجات استعمال کرائیں، اور آنکھ کے دونوں گوشوں سے (بذریعہ قصد) خون خارج کریں، اور دونوں (طرف کی) کپٹیوں پر چونک لگائیں +

(مصنف کا یہ قول کہ اس نزول الماء کا علاج، جو عصبہ مجوفہ کے سدھ سے پیدا ہوتا ہے، صحیح نہیں ہے، بلکہ یہ کناصح تھا کہ "اس نزول الماء کا علاج، جو عصبہ مجوفہ کے سدھوں کے ساتھ پیدا ہوتا ہے" (کیونکہ سدھ ساتھ ہی ہوا کرتا ہے، سبب نہیں ہوتا ہے) (اذا عمل قدح اس میں مفید نہیں ہوا کرتا ہے) جس کی وجہ (بچنے) بیان کر چکے ہیں +

(۱) وہ نزول الماء، جو عمل قدح کے قابل نہیں ہوتا ہے، اس کی پانچ قسمیں ہیں (۱) غمائی (ابہ کے مانند) یہ سیاہ ابہ کے مانند ایک رطوبت ہوتی ہے، جو آنکھ میں ٹھہر جاتی ہے، نہ بصلتی ہے، نہ حرکت کرتی ہے، اور نہ دھوپ میں مرلیں کے ٹھہرنے کے وقت ہلتی ہے +

(۲) (مناہیچی (پارہ کے مانند) یہ ایک گول سیاہ رطوبت ہوتی ہے، جو پارہ سے مشابہ ہوتی ہے، اور دھوپ کے سامنے (ٹھہرنے سے) ہلتی ہے +

(۳) (جھتی (دھوپ یا چڑھتی) یہ اس طرح دکھائی دیتی ہے کہ گایاں کا ایک ٹکڑا ہے، جس سے بتلی بند کر دی گئی ہے، نہ ہلتی ہے، نہ حرکت کرتی ہے، اور نہ دوسری آنکھ کے بند کرنے اور کھلنے سے اس میں کچھ فرق آتا ہے +

(۴) (آسمان جونی (آسانی) وہ ہوتی ہے، جس کا رنگ بھری یعنی فضاء آسانی کے رنگ سے، جس کو آسان کا رنگ خیال کیا جاتا ہے (اور جو نیلا نظر آتا ہے) مشابہ ہوتا ہے، یہ بعض اوقات حرکت نہیں کرتی ہے، اور نہ اس میں قدح مفید پڑتا ہے، کیونکہ یہ رطوبت اپنی تیزی اور جلن کی وجہ سے رطوبت بیضہ کو فاسد کر دیتی ہے +

(۵) (منتشر یعنی پھیلا ہوا رقیق پانی، جو اب تک کامل اور مستحکم نہ ہوا ہو) اور اس کا وسعت دل طور پر بگاڑا نہ ہو گیا ہو، مرلیں کو کچھ دکھائی دیتا ہو، اور اس کا دکھائی دینا گھٹا ہوتا رہتا ہو، یہ قسم عمل قدح کو اس لئے قبول نہیں کرتی ہے کہ (رقت کی وجہ سے) (الرحمت سے متعلق اور) چسپاں ہی نہیں ہوتی ہے، رحمت وہی آہ ہے، جس سے قدح کیا جاتا ہے +

**اعتراض :-** مصنف کے اس قول میں اعتراض ہے، کیونکہ مصنف گو یا یہ گمان کر رہا ہے کہ نزول الماء کا پانی آہ رحمت سے گھٹا اس کے ساتھ ساتھ باہر نکل آتا ہے، جس طرح وہ پیپا نکل آتی ہے، جو طبقہ قرنیہ کے پیچھے پوشیدہ ہوا کرتی ہے، حالانکہ ایسا نہیں ہے، بلکہ نزول الماء کا پانی تو رحمت سے دبا نیچے وقت طبقہ عنیبہ کے اندر چلا جاتا، اور اس طبقہ کے چاروں طرف اس کی چٹوں کے ساتھ چسپاں ہو جاتا ہے، اور بتلی کے سامنے سے ہٹ جاتا ہے، اس لئے

ملہ جس طرح زہنی ہلا کرتی ہے (مترجم) +

نکھ جوی: آسان اور زمین کے درمیان کی فضاء، جو نیلا نظر آتا ہے (مترجم) +

بینائی اپنی حالت پر لوٹ آتی ہے، جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں +

**نزول المار** کا پانی اگر زیادہ غلیظ اور سخت جا ہوا ہوتا ہے، تو آلہ قدرح سے اُس کا ہٹنا ناممکن ہوتا ہے، اور اگر زیادہ رقیق ہوتا ہے، تو وہ چٹوٹوں کے ساتھ متعلق نہیں ہوتا، اور دوبارہ لوٹ آتا ہے۔ نزول المار کی اور بھی قسمیں ہیں، جس میں عل قدرح مفید نہیں پڑتا ہے، مثلاً زجاجی (زجاج یا کالج کے مانند)، یہ صُنْ بُر دِی (سفید اولہ کی مانند)، سبز، زرد، مشرق، شہر، (اُرقِ دنیلا) اور شہیاد +

ممکن ہے کہ یہ ساری قسمیں عل قدرح کے قابل ہو جائیں، جس کا ذریعہ یہ ہے کہ (غذا وغیرہ کی) تدابیر و تصرفات میں عمدگی برتیں {لطیف غذائیں تھوڑی مقدار میں دیں، رات کا کھانا، اور غلیظ غذائیں مثلاً گائے کا گوشت، پنیر، اور مسور (کی دال وغیرہ) بند کر دیں، شراب کا استعمال جماع اور بقول لُکْساگ پات مثلاً پیاز گندنا، اور بادروج (بابر سی یا جنگلی تلسی) اور علی الخصوص مچھلی ترک کر دیں۔ مچھلی خصوصیت کے ساتھ نزول المار کی پیدائش پہا اور اُسکے پانی کے غلیظ ہو جانے پر مددگار ہوتی ہے، اسی وجہ سے تم دیکھتے ہو کہ اطباء جب چاہتے ہیں کہ اس مرض کا پانی جلد اکٹھا ہو جائے، تو وہ مریض کو مچھلی کھانے کا حکم دیتے ہیں اور پانی کو لطیف و رقیق بنائیوالے سرے استعمال کر لیں {مثلاً شیاف مرارات + اس قسم کے سرے تمام اقسام میں استعمال کئے جاسکتے ہیں، سوائے پانچویں قسم کے، جو رقیق اور پھیلا ہوا پانی ہوتا ہے؛ کیونکہ اس میں مچھلی جیسی چیزیں کھلا کر غلیظ اور گاڑھا کرنے کی ضرورت ہوا کرتی ہے +

**اسباب:** نزول المار کے اسباب سابقہ، معده اور بحر کے علی العموم مندرجہ ذیل ہوتے ہیں:

بڑھاپے کی عمر، گردہ کے امراض، آنکھ پر چٹ کا لگنا، کسی چیز کا آنکھ کے اندر چلا جانا، مرض آتشک، صرع، قنچ، ذیابیطس، نزول زکام کی کثرت، باریک خطوط کا خاصکر شب کے وقت زیادہ پڑھنا، کثرت مطالعہ، بعض مخصوص ادویہ (مثلاً شہلیم) کا استعمال۔ اس مرض کی استعداد گاہے وراثتاً بھی حاصل ہوتی ہے +

**علامات:** اگر غور سے آنکھ کا معائنہ کیا جائے، تو پتلی کے پیچھے خاکی سی، یا نیلگوں نغیری مائل، یا عنبری رنگ کی چیز دکھائی دیتی ہے۔ بینائی میں رنہ رنہ کی ہوتی چلی جاتی ہے ہر ایک چیز جم میں بڑی دکھائی دیتی ہے، آنکھوں کے سامنے چھوٹے چھوٹے بانور، مثلاً کھمی، چھوٹے گنگے اڑتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں، دھوپ اور تیز روشنی کی طرف دیکھنے سے تکلیف ہوتی ہے۔ اور جو چیزیں بہت روشن اور چمکیلی ہیں، مثلاً آفتاب اور چاند، وہ دوسری سی نظر آتی ہیں +

لے بقول: سنریاں دنیا مات۔ (مترجم) +



معمولات مطب : کشتہ مرغان ، کشتہ حبث اکھیدہ ، اطر فیل ، اسطہ خودس میں  
دا کر می و شام کھائیں +

جب مرض ابتدائی حالت میں ہو تو تخم نیل کو باریک پیکر شہد میں ملا کر آنکھوں میں  
لگائیں ؛ یا دغان کندر صبح و شام آنکھوں میں لگائیں ؛ یا کھل چکنی دوا پانی میں گھسکر  
صبح و شام لگائیں ؛ یا یہ سرمہ تیار کر کے صبح و شام سلائی سے لگائیں ؛

نسخہ کحل : زعفران ، انیون ، پشگری ، کف دریا ، نوشادر ، نیلا قوتقا ، زنگار

من مری +  
نسخہ کحل دیگر : سرمہ سیاہ ، تخم نیل سوختہ ، پشگری بریاں ، مرادہ پختہ  
کشتہ حبث ، ورق نفرو ، آب حنا میں پانچ روز کھرئی کریں ، اور عرق گلاب میں تین  
روز کھرئی کر کے استعمال کریں +

غلنا و پڑھیل : معمولی غذائیں کھائیں ، ترش ، بادی ، اور ثقیل چیزوں سے بلی نہ  
تیل ، گڑ ، شراب ، اور چائے وغیرہ سے پرہیز کر انیں +

## ماء اخضر (سبز موتیا بند)

ماہیت : اس مرض میں کرۂ چشم کے اندر معمول سے زیادہ رطوبت پیدا ہوتی اور  
جذب کم ہوتی ہے ، اسلئے آنکھ کا ڈھیلا سخت ہو جاتا اور اس کا تناؤ بڑھ جاتا ہے ، جس سے  
نتیجہ میدان بصارت تنگ اور بینائی کم ہوتی چلی جاتی ہے +

اسباب : یہ مرض زیادہ تر مسمر لوگوں میں پیدا ہوتا ہے ، اور طبی اخصوس ان لوگوں  
میں جن کا کرۂ چشم چھوٹا ہو . خیال ہے کہ زیادہ تر یہ مرض سخت رخی و غم اور صدموں کے  
بعد لاحق ہوا کرتا ہے . اس کے پیدا ہونے کی صورت اس طرح بیان کی جاتی ہے کہ طبقہ  
قرنیہ اور غشیہ کے مقام اتصال پر چاروں طرف بصورت دائرہ ایک ذراویہ حاوہ بنتا ہے ؛  
آنکھ کی رطوبات طبخا اس ذراویہ میں ، اور ان عروق میں ترشح ہوا کرتی ہیں ، جو عضلہ  
ہریدہ کے قریب وجوار میں واقع ہیں . لیکن بعض اوقات بڑھاپے میں رطوبت جلدیہ  
کی مقدار کے بڑھ جانے سے ، یا آنکھ کے درمی یا انتہائی تیزی کی وجہ سے ، طبقہ غشیہ دیگر  
سائے کو مٹ جاتا اور قرنیہ کو با دیتا ہے ، جس سے ذراویہ مذکور بند ہو جاتا ہے ، جہاں  
رطوبات کا ترشح ہوا کرتا تھا . اس لئے اب یہ رطوبات کرۂ چشم کے پچھلے حصے میں جمع  
ہو کر طبقات چشم میں تناؤ کا باعث بن جاتی ہیں ، اور ورم (انتہاب) شروع ہو جاتا ہے +  
علامات : آنکھوں کے آگے کبھی کبھی اندھیرا ہوتا ہے ، چراغ یا فانوس کے گرد  
دھنکین یا نظر آتا ہے ، نظر روز بروز کم ہوتی جاتی ہے ، میدان بصارت چھٹا ہوتا جاتا

ہے، اور دھیلہ کی سختی بڑھتی جاتی ہے +

اس کی چار قسمیں ہیں: حاد، مزمن، نوبتی، ثانوی + چنانچہ شدید ماء اخضر میں کرہ چشم سرخ اور سخت ہو جاتا ہے، درد بہت شدید ہوتا ہے، نظر بہت جلد جاتی رہتی ہے، طبقہ قرنیہ کے گرد سرخ حلقہ نظر آتا ہے، پتلی پتیلی ہوئی اور سست یا سبے حرکت ہوتی ہے، بصارت گاہے گھٹنوں میں غائب ہو جاتی ہے، اور گاہے دو تین یوم میں +

ماء اخضر مزمن میں ابتدائی علامات دیر تک رہتی ہیں، کرہ چشم کی سختی، نظر کی کمی، میدان بصارت کی تنگی وغیرہ بتدریج ترقی کرتی ہیں۔ درد کم ہوتا ہے، اور کبھی نہیں بھی ہوتا ہے +

ماء اخضر نوبتی میں نوبت بہ نوبت مرض کا دورہ ہوا کرتا ہے، جو بالآخر شدید یا مزمن صورت میں بدل کر مینائی کو زائل کر دیتا ہے +

ماء اخضر ثانوی میں قرنیہ کے ماسد یا تنقب (چھدنے) وغیرہ سے یہ مرض ہو جایا کرتا ہے +

**علاج:** اس کا کامیاب علاج محض دستکاری ہے، جس میں آنکھ کے تناؤ کو دور کرنے کے لئے طبقہ عنبیہ کو کاٹ کر تھوڑا سا علیحدہ کر لیا جاتا ہے۔ اس مقصد کے لئے قرنیہ اور صلبیہ کے مقام اتصال پر نشتر لگایا جاتا ہے۔ اس عمل سے ترشح رطوبات قائم ہو جاتا ہے۔ اس کا دوسرا عمل بھی ہے جس میں نشتر اس مقام پر لگایا جاتا ہے لیکن عنبیہ کا کوئی ٹکڑا علیحدہ نہیں کیا جاتا، بلکہ بڑا شگاف لگا کر طبقہ صلبیہ کا چھوٹا سا ایک گول ٹکڑا علیحدہ کر لیا جاتا ہے، اس سے رطوبات کا ترشح اس مقام میں جاری ہو جاتا ہے، اور کرہ چشم کا تناؤ کم ہو جاتا ہے، اگر کسی وجہ سے دستکاری ممکن نہ ہو، اور مرض کی رفتار سست ہو، تو حسب اصول تنقیہ و داغ کے لئے حسب ایادج اور اطریفات کا استعمال کریں، اور آنکھ میں آنسو بہانے والے سرے اور قطورات استعمال کریں +

یہ علاج مہینوں اور برسوں میں مفید ثابت ہوتا ہے +

## نُزْوَۃُ (گرہ چشمی)

اسکی دو قسمیں ہیں: (الف) اصلی (ب) عارضی +

اصلی کے سات اسباب ہیں: (۱) روح باصرہ کی کثرت (آنکھوں کے اندر) کیونکہ روح باصرہ تمام روحوں میں زیادہ لطیف، زیادہ شفاف، زیادہ روشن، اور زیادہ چمکدار ہوتی ہے

اس لئے جب اسکی کثرت ہو جاتی ہے۔ تو سر میں رنگ کے طبقہ کی رنگت کا مقابلہ کرتی ہے یعنی سر  
 رنگت کو چھپا لیتی ہے، اور آنکھ کے رنگ کو چمک اور گرہ چشمی کی طرف مائل کر دیتی ہے؛ (۱۲) ریش  
 باصرہ کا (زیادہ) صاف اور روشن ہونا، جس سے وہ طبقہ عنیبہ کے (سیاہ) رنگ کا مقابلہ کرتی  
 (اور اسے کم کر دیتی ہے)؛ (۱۳) رطوبت جلیدیہ کا بڑا ہونا، اسلئے کہ جلیدیہ خود ایک سفید اور  
 صاف رطوبت ہے، اور اس کے ساتھ ہی یہ روح باصرہ کا تحلیل بھی ہے، جو کہ روشن ہوتی ہے  
 اس لئے اس رطوبت کے زیادہ ہونے کے وقت آنکھ روشن اور چمکدار ہو جاتی ہے۔ بس (اسی وجہ سے)  
 عنیبہ کا سیاہ رنگ کسی قدر چھپ جاتا ہے؛ (۱۴) رطوبت جلیدیہ کا باہر کی طرف او بھرا ہوا ہونا،  
 کیونکہ اس کے باہر کی طرف قریب ہونے سے وہی بات پیدا ہوتی ہے، جو اسکے بڑے ہونے کی  
 صورت میں ہوتی ہے؛ (۱۵) رطوبت بیضیہ کا کم ہونا؛ جب یہ کم ہوگی تو رطوبت جلیدیہ اور روح کے  
 درمیان، اور طبقہ عنیبہ کے درمیان وہ حائل نہوگی، اور نہ شفاف روح کو باہر کی طرف آنے سے، اور  
 طبقہ عنیبہ کے (رنگ) سے مقابلہ کرنے کو روک سکیگی (اسلئے عنیبہ کا سیاہ رنگ روح کی وجہ سے گھٹ  
 جائیگا)؛ (۱۶) رطوبت بیضیہ کا زیادہ صاف ہونا؛ جب وہ زیادہ صاف ہوگی تو روح کے (طبقہ)  
 عنیبہ کے سیاہ رنگ سے مقابلہ کو روک سکے گی؛ (۱۷) عنیبہ کی سیاہی کا کم ہونا، جس کی وجہ سے  
 روح اور رطوبت جلیدیہ کی صفائی اور شفافیت اس کی سیاہی پر غالب آجائے گی، اور آنکھ گرہ  
 چشم ہو جائے گی + (۱۸) عارضی گرہ چشمی، جو بعد کو پیدا ہو جاتی ہے، اس کی وجہ گاہے (۱۹) رطوبت  
 جلیدیہ کا باہر کو او بھرا نا ہے، اور اس کے او بھرنے کی وجہ یا رطوبت زجاجیہ کی کثرت ہوتی ہے؛  
 جس سے رطوبت جلیدیہ باہر کی طرف دب جاتی ہے تو گاہے اسکے او بھرنے کی وجہ طبقات چشم  
 (صلبیہ، شبکیہ، اور شبکیہ) کا درم ہو تسیم { درم کی وجہ سے ان طبقات کی مقدار بڑھ جاتی  
 ہے، اور وہ اپنے مقام سے ٹل جاتے ہیں، اسلئے جلیدیہ (ان طبقات کے) دباؤ کی وجہ سے  
 او بھرتی ہے تو ان اسباب کی علامتیں، اور اسی طرح ان کے علاج طبقات کے امراض میں  
 مذکور ہیں + نیز جلیدیہ کے او بھار میں { جبکہ وہ رطوبت زجاجیہ کی کثرت کی وجہ سے او بھر  
 آئی ہو تو گرم روغٹوں کا ناک میں سڑکنا سفید پڑتا ہے { مثلاً روغن بادام تلخ، روغن ہیدہ، بنجیر  
 اور روغن غار، روغن خاویج، پیل، سونٹھ، گندریا، ہرذرد، سی چیزیں بطور سرمہ کے استعمال کریں  
 بشرطیکہ مرین کا مزاج سرد ہو، یا بھول کا گند، سرمہ، توتیا، اور بشلوین جیسی سرد چیزیں بطور  
 سرمہ لگائیں، بشرطیکہ مزاج گرم ہو { یہ ساری چیزیں رطوبتوں کو سکھا دیتی، اور خشک کر دیتی  
 لہٰذا یعنی سیاہ رنگ کا طبقہ، جو طبقہ عنیبہ ہے (مترجم) اسلئے فرض یہ ہے کہ روح کی شفافیت کی وجہ سے  
 عنیبہ کی سیاہی کم ہو جاتی ہے، اور یہی صودت و یجر ہے اسباب میں بھی ہے (مترجم) +  
 اسلئے غامس ایک درخت ہے، اس کے مانند کہا جاتا ہے کہ یہ درخت ہزار سال تک رہتا ہے (مترجم)،  
 اسلئے شاید غیر سور کی شکل جیسا ایک درم پتھر ہے (مترجم) +

ہیں اس طرح روح نکل کا ناگ میں چھکانا سرد اور گرم دونوں مزاجوں میں فائدہ مند ہوتا ہے۔  
 (۲) سلیب کو گاسے گرہ چٹھی کا سبب یہ ہوتا ہے کہ طبع حسیہ کا مزاج نہایت غلیظ اور کثیف  
 کی طرف مائل ہو جاتا ہے (یعنی نہایت غلیظ وطوبت پیدا ہو جاتی ہے) اسلئے اس طبع کی سیاہی  
 ظاہر نہیں ہوتی، جیسا کہ بچے کھڑے ہونے سے پہلے (نہایت بچپن میں) گرہ بہ چشم ہونے میں،  
 کیونکہ ان میں رطوبتوں کا غلبہ ہوتا ہے، اور یہ رطوبتیں کچے پن کی طرف مائل ہوتی ہیں، پھر جب  
 انکی بدنی حرارت قوی ہو جاتی ہے، اور یہ رطوبتیں تحلیل ہو جاتی ہیں، اور جو ان میں سے (بچے)  
 کے اندر باقی رہ جاتی ہیں، وہ دفعی پاکر اور قابل غذا ہو جاتی ہیں (یعنی پرورش بدنی کے  
 قابل ہو جاتی ہیں) تو ان کی آنکھیں سیاہ ہو جاتی ہیں۔ یہی حال بزرگ کا بھی ہے، جب یہ اول اول  
 آگے ہیں تو انکا رنگ زیادہ ظاہر نہیں ہوتا ہے، بلکہ سفیدی مائل ہوتا ہے، پھر جب قوی ہو جاتے  
 ہیں اور (بڑوں سے) جو غذا ان تک پہنچتی ہے، اسے چلایتے ہیں تو سبز ہو جاتے ہیں (اس قسم  
 کا نام) جیسا کہ اسکندرانے اپنی کتاب کناش میں ذکر کیا ہے، (بعض العینوں کی آنکھ کا  
 کابریں ہوتے ہیں) اور طبرہ نے عام گرہ چٹھی (نیلی آنکھوں) کو اسی نام سے پکارا ہے۔  
 فرق اس گرہ چٹھی میں اور اس میں، جو نیلے پانی کے ترنے سے (دو تول الما اور ذوق)  
 پیدا ہوتی ہے، فرق یہ ہے کہ اس پانی سے مینائی جاتی رہتی ہے، اور عمل قدر سے یہ پانی زائل  
 ہو جاتا ہے، اور انکی ابتداء میں آنکھوں کے سامنے (پھر وغیرہ جیسی) خشکیں دکھائی دیتی (اور  
 دوسری صورت میں یہ باتیں بالکل نہیں ہوتی ہیں)۔

**علامات** اس کی علامتیں یہ ہیں کہ پہلی قسم کے (یعنی رطوبت طبعیہ کے) اوپر آنے  
 کے (علامات ثلثوں کے)۔

**علاج** تو قوی اور تیز ایارات کے ذریعہ مواد کا استفادہ کر کے (مثلاً ایاریج جالینوس،  
 اور ایاریج و غافریا رکھ کر مسلسل دیں) اور گرم چیزوں سے غرضے کرائیں، چھٹکیں لائیں، ہجر  
 سمون سے مزاج میں تبدیلی پیدا کریں، اور زعفران بطور سرمد لگائیں۔ روح زعفران ان دو دواؤں  
 میں سے ہے، جو آنکھوں کو سیاہ کرتی ہیں (خواہ گرہ چٹھی کسی سبب سے ہو) اسی طرح اگر ترقی  
 اندر اس میں (جسے غفلت کہتے ہیں) اسلامی گھیر کر آنکھوں میں پھیریں، اس سلامتی کے متعلق بعض لوگوں  
 کا ہاں تک قول ہے کہ یہ جی کی آنکھ کو بھی سیاہ کر دیتی ہے۔

گاسے گرہ چٹھی اس وجہ سے پیدا ہو جاتی ہے کہ دفعی یا فتنہ پختہ رطوبتیں تحلیل ہو جاتی ہیں  
 جسے رنگ آ کر تاسے، چنانچہ نباتات کی رطوبتیں جب تحلیل ہو جاتی ہیں، اور سوکھے لگتی ہیں تو سفید  
 ہو جاتی ہیں، اسی وجہ سے ریضوں اور بڑوں کی آنکھیں اصلی رطوبتوں کی تحلیل ہو جانے کی وجہ سے  
 نیلی سی ہو جاتی ہیں۔ گرہ چٹھی کی یہ قسم جو کثرت تول الما کے ساتھ دوباروں میں مشاہدہ ہے،  
 شہ رحم کے سفید اور کوبھوں کے (مترجم)۔

۱۱، بینائی کے زائل ہونے میں (۲) طبقہ قرنیہ کے رنگ بدل جاتے ہیں، اس لئے اسکو نزول المار کی ایک قسم شمار کرتے ہیں؛ اگرچہ حقیقت میں یہاں (پانی کے بجائے) خشکی ہوتی ہے، جیسا کہ استقار طبعی میں (جس میں پیٹ کے اندر بجائے پانی کے محض ہوا ہوتی ہے) پیٹ کا پھر لٹا استقار شمار کیا جاتا ہے (جس کے معنی پیٹ کے اندر پانی جمع ہو جانے کے ہیں)، حالانکہ وہاں پانی بالکل نہیں ہوتا ہے +

**فرق:** اس قسم میں اور اس گہرے چشمی میں، جو (پیلے) نزول المار سے ہوتا ہے، یہ ہے کہ نزول المار میں آنکھوں کے سامنے (مجھ و غیرہ کی سی) شکلیں نظر آتی ہیں، اور قدح سے فائدہ ہوتا ہے، اور یہ کہ اس گہرے چشمی میں، جو خشکی سے پیدا ہوتی ہے، آنکھوں کی سل (لاغری) ضروری ہے، اور اس کا علاج رطوبت پیدا کرنا ہے +

## بصارت کی کمزوری (ضعف بصر)

یہ وہ مرض ہے، جس کی وجہ سے چیزیں اچھی طرح نہیں نظر آتی ہیں، یا دور سے بالکل ہی نظر نہیں آتی ہیں، یا دکھلائی دیتی ہیں، مگر غلط دکھلائی دیتی ہیں، جس طرح گلابے بڑی چیزیں چھوٹی، اور چھوٹی چیزیں بڑی معلوم ہوتی ہیں، یا گلابے چیزوں میں ایسی رنگت اور شکل معلوم ہوتی ہے، جو دراصل امن میں نہیں ہوتی +

**سبب (۱)**، تم اس مرض کا سبب گاہے (۱) شہ مزاج سرد تر ہے، جبکہ ساتھ مادہ بھی ہوتا ہے۔ یہ مادہ دماغ کو متحرک دیتا ہے، بینائی کی روح کو غلیظ کر دیتا ہے؛ کیونکہ یہ مادہ اخلاط کو غلیظ بنا دیتا ہے، اور لگایا نہیں جا دیتا ہے، اور اسلئے کہ تر مادہ سے جو غلیظ بخارات اُٹھتے ہیں وہ روح باصرہ کے ساتھ مل جاتے ہیں، اسلئے روح باصرہ کے نارنجی، لطیف، اور شفاف اجزاء پر ان بخارات کے مانی اور غلیظ اجزاء غالب ہو جاتے ہیں تم اور بینائی کے آلات (اجزاء) کو بگاڑ دیتا ہے؛ کیونکہ یہ مادہ سرد ہونے کی وجہ سے انکے مزاج کو فاسد کر دیتا، اور انہیں تن کر دیتا (یعنی انکے حرکات کو مست کر دیتا ہے) اور تر ہونے کی وجہ سے ان آلات چشم کو مست اور ڈھیلا کر دیتا ہے +

**علامات**، آنکھوں سے آنسو بہتے ہیں، اور تھوڑی تھوڑی کچ چھتی رہتی ہے؛ کچ کے تھوڑی بہنے کی وجہ سے کہ اس مرض کا مادہ گاڑھا، لیسدار، اور شکل سے کچ کے قابل ہوتا ہے تم آنکھوں میں درد اور سرخی بالکل نہیں ہوتی ہے، اور آنکھیں صحت کی حالت سے زیادہ بڑی معلوم ہوتی ہیں؛ کیونکہ مادہ سے بھر جانے کے باعث آنکھوں کی مقدار بڑھ جاتی ہے؛ لہذا اسلئے ساتھ بینائی میں ضرور فتور ہوتا ہے؛ کیونکہ آنکھیں چیزوں کی حقیقت کو پوری طرح نہیں معلوم لے سکتی اجزاء؛ آگ کے اجزاء یا آگ جیسے لطیف اجزاء (ترجمہ)

کر سکتیں، اس لئے کہ روح کدہ رہ جاتی ہے، اور بینائی کے آلات بگڑ جاتے ہیں اور کدورت ہوتی ہے جو باہر سے بلطہ قرینہ اور رطوبت بیضیہ میں دکھلائی دیتی ہے جس سے آنکھوں کا انسان یعنی دیکھنے والے کی شکل (جو پتلی کے اندر دکھلائی دیا کرتی ہے) کو دکھلائی نہیں دیتا ہے جس طرح گدے آئینہ میں صورتیں اور ٹکلیں دکھلائی نہیں دیا کرتی ہیں۔ بس اگر کدورت صرف پتلی کے سامنے نظر آئے تو سمجھو کہ کدورت صرف رطوبت بیضیہ میں ہے، اور اگر سامنے پردہ قرینہ میں نظر آئے تو سمجھو کہ یہ کدورت صرف اسی پردہ میں ہے، یا اس میں اور رطوبت بیضیہ دونوں میں ہے، اور کھانا کھانے، اور سونے کے بعد، اور بدستغنی کے وقت بینائی میں کمزوری زیادہ آ جاتی ہے کیونکہ ان حالات میں رطوبتیں زیادہ ہو جاتی ہیں، اور بخالات زیادہ کاڑھے اور کثیف ہو جاتے ہیں +

**علاج** دماغ کو صاف کرنے کی غرض سے دست آور گولیاں کھلائیں، غرغریے کر لیں، دماغ اور مصطلکی جیسی چیزیں چھوڑیں (بالطریقون مستشک) (مشک والا باسلیقون) اور روشنائی کبیر بطور سرمہ لگائیں +

**سبب** جو کہ اس مرض کا سبب سور مزاج سرد بلا مادہ ہوتا ہے علامتات جو صحت کے دنوں سے آنکھیں چھوٹی معلوم ہوتی ہیں کیونکہ سردی (جو اس مرض کا سبب ہے) آنکھوں کی رطوبتوں کو جادیتی، اور کثیف کر دیتی ہے، اور آنکھ کے تمام اجزاء کو سکیر کر اکٹھا کر دیتی ہے، اس لئے آنکھیں چھوٹی ہو جاتی ہیں جو ساتھ ہی آنکھیں خشک ہوتی ہیں کیونکہ کوئی ایسا مادہ ہی نہیں ہوتا ہے، جو تری پیدا کرے جو آنکھوں کی حرکت سست پڑ جاتی ہے کیونکہ تمہیں معلوم ہی ہے کہ حرارت ہی تمام قوائے محرکہ کے لئے سبب اور ذریعہ ہے (اور یہاں سردی ہوتی ہے)، اور اس لئے کہ آنکھوں کے اعصاب محرکہ میں تشنج سا پیدا ہو جاتا ہے اور بینائی میں تنور آ جاتا ہے جس کی وجہ گزر چکی ہے +

**علاج** دماغ کے مزاج کو بدلنے کی غرض سے (خاص قسم کی) غذائیں کھلائیں مثلاً تہو اور مرغیوں کا گوشت، جو روغن میں بھنا ہوا ہو، یا چنے اور دار چینی کے ساتھ پکایا گیا ہو + بان کے تیل اور چنبیلی کے تیل جیسی دواؤں میں ناک میں سڑکوائیں، اور گرم بویوں کے پانی سے سہارا کر لیں، اور ششیاف اصفر اور ششیاف اخضر بطور سرمہ لگائیں نسخہ ششیاف اصفر: ہلیلہ زرد، توتیا ہندی، ہر ایک تین، یا پانچ درم (درم = ۳ ماشہ)، سفید گول، مرتج، اور گند بول ہر ایک تین درم، اور زعفران ایک درم لیکر بادیان کے پانی میں پیکر گولیاں بنائیں نسخہ ششیاف اخضر: زنگار ۱۰ ماشہ جلا یا ہوا قلعہ ۲ ماشہ، بوردہ ارمنی، کفدریا، ہڑتال سرخ، ہر ایک ۳ ماشہ، نور شاد ۱۰ ماشہ، اشراق ۱۰ ماشہ نسخہ پہلا گزر چکے ہیں (مترجم) +

ہم، ماشیکر سداب کے پانی میں حل کریں، اور گولیاں بنالیں +

**سبب** { گاہے اس مرض کا سبب سوء مزاج گرم ہوتا ہے، جس کے ساتھ مادہ بھی ہوتا ہے، جو بینائی کے اعضاء کو بھلا دیتا ہے { یعنی مقدار میں زیادہ کر دیتا ہے { اور ان میں تناؤ پیدا کر دیتا ہے { جس کی وجہ اس گرم مادہ کی کثرت ہوتی ہے، اور (۲) اسلئے کہ کسی عضو کے گرم ہو جانے سے اسکی رطوبتیں پوش کھا کر تھنخل ہو جاتی اور پھیل جاتی ہیں، اور ان کی مقدار بڑھ جاتی ہے { اور ان اعضاء کو مواد سے بھر دیتا ہے { کیونکہ ان کی طرف ضعف کی وجہ سے مواد گرتے رہتے ہیں، اور (۲) اس وجہ سے کہ حرارت مواد کو اپنی طرف خود جذب کیا کرتی ہے (جو یہاں ناکد ہوتی ہے) +

**علامات** { آنکھیں سرخ اور سوچی ہوئی ہوتی ہیں، اور ان میں گرمی محسوس ہوتی ہے {  
**علاج** { فصد کھولیں { بشرطیکہ بدن میں خون کا غلبہ ہو، ہر کے جو شانہ سے { سسلیاں اور خشکین، تیز اور بخارات پیدا کر نیوالی چیزوں سے، مثلاً گندنا، پیاز، اور جنگلی تلسی سے { ہر چیز کھیں { اور بطور سرمہ کے سرد اور تھوہلنے والی چیزیں لگائیں { تاکہ آنسو کے ساتھ مادہ خارج ہو +  
{ مثلاً حصری جیسی چیزیں { حصوی، پسی ہوئی تو تیا ہے، جو جصرم (کچے انگور) کے پانی میں پڑ کر کھانے کی جاتی ہے (یعنی اس میں مدبج کی جاتی ہے) +

**سبب** { یا اس مرض کا سبب سخت گرم سوء مزاج بلا مادہ ہوتا ہے { جس کا کام رطوبت کو تحلیل کرنا ہے { اور جو تیزی حرارت کے باعث بینائی کے اعضاء کو گرم کرتا ہے { اور زیادہ تحلیل کرنے کی وجہ سے { ان کی رطوبتوں کو خشک کر دیتا ہے { اسلئے بینائی کی روح کم ہو جاتی ہے، اور وہ دور سے دیکھ نہیں سکتی +

**علامات** { آنکھیں لاغر ہو جاتی، اور اندر گھس جاتی ہیں، اور آنکھ اور ناک سے رطوبتیں کم ہوتی ہیں { کیونکہ دماغ کا اگلا حصہ (جس سے رطوبتیں خارج ہوا کرتی ہیں) آنکھوں کے ساتھ تعلق رکھنے کی وجہ سے خشک ہو جاتا ہے { اور بھوک میں بینائی کی کمزوری یا وہ ہو جاتی ہے { کیونکہ اس وقت گرمی اور خشکی، دونوں بدن میں زیادہ ہو جاتی ہیں { اسی طرح وہ پہر میں { کیونکہ اسوقت بھی حرارت سخت ہوتی ہے { اور دستوں کے بعد { کیونکہ دستوں سے خشکی بڑھ جا یا کرتی ہے { اور کھانا کھانے، اور سونے کے بعد، ضعف بصارت کم ہو جاتا ہے { کیونکہ ان حالتوں میں تری پیدا ہو جاتی ہے +

**علاج** { رطوبت پیدا کر ٹھکی تدبیر کریں { کیونکہ رطوبت کی زیادتی سے حرارت بچھ بھی جاتی ہے، کیونکہ رطوبت اسے دہالتی ہے { سرد روغن کی اش کریں، اور سرد و تر روغن { مثلاً روغن بنفشہ، اور روغن نیلوفر { ناک میں گھس کر لیں، اور آنکھوں میں روغن بادام شیریں لگائیں { اور لڑکی (والی صدف) کا وہ دوہ دوہیں، اور زیادہ پانی می ہوتی شراب پلائیں { تاکہ پانی

سے اس کی تری بڑھ جائے، اور گرمی کم ہو جائے +  
**سبب** { گھاسے اس مرض کے سبب کا لعلق معدے سے ہوتا ہے، اور آنکھ میں کوئی  
 بیماری نہیں ہوتی ہے }

یاد رکھو کہ اگر کسی شخص کو اس مرض سے متاثر ہو جائے تو اس کے وقت اس کو کھانا پکانا  
 زیادہ دھتے ہیں، اس لئے اس کی شکایت بڑھ جاتی ہے، اور بھوک کے وقت { چرکے بخارات  
 نہیں آتے ہیں، اس لئے یہ شکایت باطل نہیں ہوتی }  
**علاج** { معدہ سے مواد خارج کریں } بشرطیکہ وہ مواد سے پر ہو { اور مناسب جراثیم  
 سے اسے قوی کریں }

**سبب** { گھاسے یہ مرض بڑھوں میں پیدا ہوتا ہے، اس لئے کہ انکی رطوبتیں فاسد ہوتی ہیں،  
 انکی وجہ یہ ہے کہ انکی حرارت اصل مواد اور رطوبتوں میں عمل کرنے، اصلاح کرنے، اور ادھتے  
 پکانے سے عاجز ہوتی ہے، اس لئے وہ فاسد ہو جاتی ہیں، اور عارضی حرارت { غریبی حرارت } کے عمل  
 سے بگڑ جاتی ہیں { اور اس لئے کہ انکی رطوبتیں غلیظ ہو کر گرہ دارسی ہو جاتی ہیں جس طرح کانچی اور  
 آب انگو رہو جاتے ہیں { اور اس لئے کہ ان میں ردی بخارات کی کثرت ہوتی ہے } کیونکہ ان میں زائد  
 رطوبتیں بکثرت ہوتی ہیں، اور حرارت غریبی کمزور ہوتی ہے { اور اس لئے کہ انکے دماغ کا  
 مزاج ادا داک کی قوتیں کمزور ہوتی ہیں } کیونکہ ان کا مزاج سرد و خشک ہوتا ہے، جو اعتدال  
 سے ایسی طرف ہٹا ہوا ہے، جو زندگی کے مخالف ہے { کیونکہ یہ مسلم ہے کہ زندگی اور حیات، حرارت  
 و رطوبت سے قائم ہے } +

**علاج** { یہ لاعلاج ہے } کیونکہ معدوم شئی کا لوٹانا محال ہے { مگر اس غرض سے کہ اس بڑھ  
 نہ جائے علاج کرتے رہیں } غلیظ اور زائد رطوبتوں سے { دماغ کو پاک کرنے رہیں، اور بطور سرس  
 کے گھاسے ایسی چیزیں لگائیں، جو آنکھوں کو صاف { روشن } کرتی ہو، مثلاً شاد بخ و کفہر یا زرد پٹری  
 تاکہ یہ چیزیں رطوبات کو چھانٹ کر دماغ سے پاک کر دیں { اور گھاسے ایسی چیزیں لگائیں، جو آنکھوں  
 کو قوی کر دیں ہوں، مثلاً شمرہ، قوتیا، اور ان کے مانند }

**سبب** { گھاسے ضعف بصارت، رطوبت بیضیہ کے مقرر ہونے، اور انکی شفافیت کے کم  
 ہو جانے سے پیدا ہوتا ہے } کیونکہ اس حالت میں رطوبت بیضیہ، نور بصر کو جلید یہ سے باہر کی  
 طرف جانے میں، یا جلید یہ کے اندر عکسوں کے چھپنے میں محزاج اور مانع ہوتی ہے +  
**علامات** { مریمیں آنکھوں کے سامنے سیاہ پردہ محسوس کرتا ہے } اس لئے کہ جب وہ  
 لمحہ یعنی بڑھاپے میں چونکہ اصلی رطوبت اور حرارت غریبی دونوں فنا ہو جاتی ہیں، اسی وجہ سے یہ ساری  
 کمزوریاں ان میں لازمی طور پر پیدا ہو جاتی ہیں، دوبارہ ان رطوبتوں اور حرارت غریبی کو لوٹانا محال ہے  
 اس لئے اس ضعف بصارت کا زائل ہونا بھی محال ہے { مترجم } +



چیزوں کی اصلی حالت دیکھ نہیں سکتا ہے تو خیال کرتا ہے کہ اُن پر سیاہ پردہ پڑا ہوا ہے اور اسکی بصارت زمین کی نسبت آسان کی طرف زیادہ صاف ہوتی ہے، کیونکہ بیضیہ میں کدورت جب جی آتی ہے کہ غلیظ اور خاکی اجزاء اسکے ساتھ لمبائیں، اور ایسے اجزاء اپنی طبیعت سے نیچے کی طرف میلان رکھتے ہیں، اسلئے آنکھ کے اوپر کے حصے کی بہ نسبت نچلے حصے میں کدورت زیادہ ہوتی ہے، اسی وجہ سے آسان کی طرف اس کی بینائی زیادہ صاف ہوتی ہے اور یہ رطوبت یا (۱) اس وجہ سے مکدر ہو جاتی ہے، کہ بدن میں سوداوی اخلاط کی کثرت ہوتی ہے جس سے دماغ کی طرف غلیظ، سوداوی، اور سیاہی رات چڑھتے ہیں، اور پھر یہی بخارات دماغ کی طرف چڑھ کر اصلی حالت کی طرف لوٹ آتے اور سوداوی اخلاط بچھلتے ہیں، اور پھر دماغ سے آنکھوں کی طرف اُن رگوں کے ذریعہ چلے آتے ہیں، جو دماغ سے آنکھوں کی طرف آتی ہیں، اور رطوبت بیضیہ کو اپنی غلظت اور سیاہی کی وجہ سے مکتدہ کر دیتی ہیں (۲) اسکی وجہ کثرت جماع ہوتی ہے، کیونکہ جماع سے آخری غذا کا جو ہر تمام بدن سے، اور خاص کر دماغ سے خارج ہوتا ہے، کیونکہ اس کا اخراج دماغ سے بکثرت ہوتا ہے، اسی وجہ سے اکثر اگلے حکماء کا قول ہے کہ منی کا اکثر حصہ دماغ ہی سے آتا ہے، اور شیشخ کا قول ہے کہ منی کا خیر دماغ سے آتا ہے۔

بہر حال کثرت جماع دماغ کو بہت زیادہ خشک کر دیتی ہے، جس کے ساتھ آنکھیں بھی خشک ہو جاتی ہیں، کیونکہ آنکھ کی رطوبتیں دماغ ہی کی رطوبتوں سے، اور آنکھوں کی غذا، دماغ ہی کی غذا سے آتی ہے، اسلئے رطوبت بیضیہ خشک ہو کر کٹھمی اور کثیف ہو جاتی ہے، اور اس سے جبک اور شفافیت دور ہو جاتی ہے، اس وجہ سے مرین کسی شئی کو بالکل نہیں دیکھ سکتا، بشرطیکہ خشکی زیادہ ہو، یا م سے اس طرح محسوس کرتا ہے کہ اُس پر سیاہ پردہ پڑا ہوا ہے، بشرطیکہ خشکی کم ہو، یا کثرت جماع دماغ کو (خشک کرنے کے ساتھ) زیادہ سرد بھی کر دیتی ہے، کیونکہ سرد حرارت غریزی تحلیل و دفا ہو جاتی ہے، اسلئے دماغ میں ہضم کی قوت ناقص ہو جاتی ہے، اور اس میں غلیظ مواد اکٹھے ہو جاتے ہیں، اور رطوبت بیضیہ مکدر ہو جاتی ہے۔ علاوہ بریں کثرت جماع ضعف بصارت کئی وجہ سے پیدا کرتی ہے، (۱) رطوبت طبعیہ کو خشک کر دیتی ہے (۲) روح کے جوہر کو خصوصاً روح انسانی کے جوہر کو لذت کی وجہ سے، اور حرارت غریزیہ کو تحلیل کرنے کی وجہ سے بہت زیادہ خارج کرتی ہے (۳) قوتوں کو کمزور کرتی ہے (۴) دماغی غذا خارجی بخارات پیدا کرتی ہے (۵) یا رطوبت مذکور کے مکدر ہونے کی وجہ کھالے پیچنے کی

سبب یہ امر قابل غور و تامل ہے (مترجم)۔

۱۔ آخری غذا سے مراد وہ ہے، جو پرورش اعضا میں صرف ہونے کے قریب ہوتا ہے، یہ گویا

ہضم شدہ خون ہوتا ہے (مترجم)۔

۲۔ دماغی غذا، دماغ سے غلوہ خامات (مترجم)۔

بدعنوانیاں، اور ہمیشہ رات کو کھانا ہوتا ہے جس سے بدن میں قوت باضمہ کی خرابی اور غذا کے کچے رہنے کے باعث غلیظ رطوبتیں پیدا ہو جاتی ہیں، اور ان رطوبتوں سے بیضیہ مکرر ہو جاتی ہے +

**علاج** کثرت مواد کے وقت؛ افتیمون اور غاریقون کے جوشاندہ سے فی مادہ خارج کریں، اور مذکورہ بالا ساری قسموں میں مزاج کی رعایت رکھیں، اور اسے خشکی، یا تری سے بدل دیں {

**سبب** { گاہے ضعف بصارت رطوبت جلیدیہ کے مکرر ہونے سے پیدا ہوتا ہے { اور اس کے مکرر ہونے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ متعفن سودا دی اور سیال رطوبت (دماغ میں) اکٹھی ہو جاتی ہے جو (سیال ہونے کی وجہ سے) کچھ آنکھوں کی طرف بھی بہ کر چلی جاتی ہے + علامات { اس کے مکرر ہونے سے آنکھ ایک دم تاریک ہو جاتی ہے { کیونکہ کدورت کی وجہ سے اس میں چیزوں کا عکس چھتا ہی نہیں { مگر موشیابند اور مرض انتشار کی کوئی علامت ظاہر نہیں ہوتی ہے۔ جب وہ اخلاط دماغ سے زائل ہو جاتے ہیں تو اس کی زائد رطوبتیں (جراخا ط سے پیدا ہو جاتی ہیں) تحلیل ہو جاتی ہیں، اور تاریکی چشم جاتی رہتی ہے {

**علاج** { سودا، بدن و دماغ سے خارج کریں، اور ٹپکی غذا دیں { تاکہ سودا دی مواد نہ پیدا ہوں +

**اسباب** : بالعموم مندرجہ ذیل امور ضعف بصر کا سبب بن جاتے ہیں : دماغی یا عصبی کمزوری کا ہونا، کثرت مطالعہ یا اور کئی دماغی کام عرصہ تک کرتے رہنا، بلع میں زیادتی کرنا، نزلہ زکام میں زیادہ مبتلا رہنا، غلیظ، اور سرد اشیاء کا بکثرت استعمال کرنا، تباکو نوشی، شراب خوری، سر پہ چوٹ کا لگ جانا +

**علامات** : بینائی کے کمزور ہونے کی علامتیں یہ ہیں : تھوڑی دیر گھنے یا پٹھنے سے یا کوئی اور نظر کا کام کرنے سے آنکھیں تنک جا یا کرتی ہیں، آنکھوں کے سامنے اندھیرا آ جاتا ہے، کتاب کے حروف صاف نظر نہیں آتے، سر میں خفیف دھڑکی شکایت ہمیشہ رہتی ہے، آنکھوں سے پانی آتا رہتا ہے، اور چیزیں دھندلی نظر آتی ہیں +

**معمولات مطب** : سب سے پہلے ضروری ہے کہ اصل سبب کو معلوم کر کے اسے رفع کیا جائے۔ اسکے بعد دماغ کی تقویت کے لئے حریرہ مغزیہ، دام دالا جیکا، ذکرہ صلیح، ضعف میں ہو چکا ہے، چند روز استعمال کرائیں + تباکو نوشی، شراب خوری کی عادت ترک کرائیں۔ اگر قبض ہو تو اخریقل زبانی یا اطر فیل کشنیزی، یا اطر فیل کبیرہ رات کے وقت گرم پانی کے ساتھ کھلادیا کریں، نیز شب کو سونے وقت کھل ابجوا ہر یا کوئی اور سرد سلائی سے لگاتے رہیں +

لے موشیابند، ان جگہ ایچر رطوبت جلیدیہ کا مکرر، جیسا کہ گزر چکا، ملے جس میں پٹی تحلیل جاتی ہے +

غذا و سپر مینر: غذا میں ایسی چیزیں مریض کو دیجائیں جو کثیر الغذا، ہلکی، اور زود ہضم ہوں۔ ہضم کی اصلاح کی جائے، قبض کو کھولا جائے، آنتیں برابر صاف ہوتی رہیں۔ بیداری ہرگز رمانہ رکھی جائے۔ دماغی محنت کم کرنے اور کتب بینی کو بند کر دینے کی ہدایت کریں، تہش، باوی، نفاخ چیزوں سے، نیرلال مرقع، تیل، لسن، پیاز، پھولی وغیرہ کھانے، اور مباشرت کرنے سے پرہیز کرائیں۔ بینائی کو آرام دیا جائے آنکھوں کو صاف رکھا جائے، اور صبح و شام ان پر پانی کی چھینٹیں ماری جائیں۔ مریض کو ہدایت کر دیں کہ وہ صبح و شام پر فضا مقالات یا کسی سبز و نازکی طرٹ سیر کو نکل جایا کرے۔ اور روزانہ پابندی سے یہ عمل کرتا رہے۔

## تخیلات (جھوٹی شکلوں کا دکھائی دینا)

تخیلات شاخوہ کے سنے وہ جھوٹی اور غلط کلیں ہیں، جو نا در طور پر (بحالت مرض) آنکھوں کے

سامنے دکھائی دیتی ہیں +

(۱) ستون نظر آنا: گاہے انسان کو ایسا نظر آتا ہے، گویا آنکھوں کے سامنے دھوئیں کا ستون ہے، جو اوپر چلا رہا ہے، یہاں تک کہ یہ ستون جب بلند ہو جاتا ہے تو کئی شاخوں میں بھٹ جاتا ہے۔ یہ اس امر کو بتاتا ہے کہ شریانوں میں سوداوی خلط پیدا ہو گئی ہے جس سے دماغ کی طرف بخارات چلا کر روح سے مل جاتے ہیں، اور پھر اوپر کو چڑھ کر شاخوں میں بھٹ جاتے ہیں، اسلئے مریض انہیں سوداوی بخارات جیسی شکل اور رنگت میں دیکھتا ہے۔ بعض لوگوں نے ان سوداوی بخارات سے اس ستون کے نظر آنے کے متعلق یہ کہا ہے کہ یہ بخارات غلظت اور کدورت کے باعث مقابل کی چیزوں کے کچھ حصہ کو پوشیدہ کر لیتے ہیں، اس لئے یہ پوشیدہ حصہ یہ شکل ستون سیاہ معلوم ہوتا ہے +

علاج: جہاں ممکن ہو شریان کو کاٹ دیں، اور دماغ دیں تاکہ ان بخارات کے لئے دماغ کی طرف کا راستہ بند ہو جائے۔ یہ عمل، یا دونوں کینیٹوں میں، یا کانوں کے صحیح کیا جانے

(۲) چنگاریاں دکھائی دینا: گاہے ایسی حالت پیدا ہو جاتی ہے، گویا آگ کے

شعلے (چنگاریاں) مختلف وقتوں میں دونوں آنکھوں سے نکل رہے ہیں، مشط یا شعلے کی طرح

ہے۔ شعلہ اس چیز کو کہتے ہیں، جو کسی چیز سے متفرق و ہوا گندہ ہوتی ہے تو یہ اس امر کو بتلاتا ہے،

کہ سر کی کڑوری کے ساتھ ساتھ شریانیں خون سے بھر جائیکے باعث دب رہی ہیں۔ نیز بخارات

پیدا ہو جاتی ہے کہ شریانوں کے خون کے باعث مریض کا دم گھٹنے کے قریب ہو جاتا ہے اور

بالفاظ دیگر خناق ہو جاتا ہے اور اس وقت ہوتا ہے، جبکہ خون شریانوں سے زیادہ دھوکے

باعث خالی جگہوں میں مثلاً قلب اور دماغ کی دستوں (بطون) میں گرتا ہے، چنانچہ جب قلب

میں گر تاسے تو پہلے غشی (بیہوشی) پیدا ہوتی ہے پھر خناق (دوم گھٹنا) اور پھر موت آتی ہے۔ اگر خون دماغ میں گر تاسے تو سکتے ہو جاتے ہیں، چنانچہ خناق کا ہے سکتے کو بھی کہتے ہیں؛ کیونکہ (خناق کے معنی گھٹنے کے ہیں، ایسا سکتے میں بھی روح ٹھکت جاتی ہے + خون کی کثرت ایسی جموٹی شکلیں (جنگاریاں) اسلئے پیدا کرتی ہے کہ خون سے سُرخ بخارات اسی رنگ کے پیدا ہو کر روح کے ساتھ جھانے ہیں، ساتھ ہی اسلئے روح بھی کثرت خون کے وقت خون کے رنگ (سُرخ) سے رنگ جاتی ہے، اسلئے جب یہ آنکھوں سے باہر خارج ہوتی ہے تو انسان کو ایسا معلوم ہوتا ہے، گویا یہ آگ کی جنگاریاں ہیں، خصوصاً اس وقت میں جبکہ خون کے اندر جلادینے والی سخت حرارت پیدا ہو جائے، جس کی وجہ سے خون (جگہ) ایسا ہو جائے جیسے روغن زیتون کا دھواں (قائم آگ سے جھانے کے بعد ہوتا ہے۔ پس جب یہ قتلہ دھواں دماغ سے) آنکھ کی طرف اُن رگوں کے ذریعہ، جو آنکھ سے متصل ہیں، جاتا ہے، تو ان جموٹی شکلوں کو پیدا کرتا ہے +

**علاج** : نقصہ کریں، اور نقصہ کے بعد استقراغ کریں؛ کیونکہ نقصہ سے پہلے استفراغ کرنے میں یہ خوف ہوتا ہے کہ مواد متحرک ہو جانے کے باعث مخانی پُر نہ کر پڑیں، نقصہ اور استفراغ بشرط امکان کریں؛ کثیر الغذا چیزوں سے مثلاً حلویے اور گرسٹوں سے (پرہیز لازمی رکھیں) +

(۳) سفید چیز دیکھنا : (۱) انسان؛ چھینک، یا آنکھوں کے ملنے کی وقت (آنکھوں کے سامنے کچھ سفید سفید، خماری چیزیں اور پُراگھی ہوئی، یا نیچے آتی ہوئی دیکھتا ہے، اور یہ اس امر کو بتاتا ہے کہ معدہ، یا آنکھوں کا آس پاس، یا دماغ کا اکلا حصہ بلغمی رطوبت سے بھرا ہوا ہے، مگر یہ رطوبت (مکدر اور شوریں ہوتی ہے، بلکہ) شیریں اور صاف ہوتی ہے؛ جس سے سفید یا رنگ کے بخارات اُٹھتے ہیں؛ کیونکہ ہم بتا چکے ہیں کہ بخارات اپنے ہی مادہ کے رنگ پر ہوتے ہیں، جن سے جڑا ہوتے ہیں + جب یہ بخارات زیادہ غلیظ اور بھاری ہوتے ہیں تو انسان کو نیچے آتا ہوا معلوم کرتا ہے، اور جب ان میں لطافت آ جاتی ہے، تو اوپر چڑھتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں + چھینک اور آنکھوں کے ملنے ہی کے وقت یہ جموٹی چیزیں معلوم ہوتی ہیں؛ کیونکہ یہ بخارات سرد اور ساکن رہتے ہیں؛ جب ان میں چھینک اور ملنے سے حرکت اور حرارت پیدا ہو جاتی ہے تو لطیف (ہلکے) اور متحرک ہو جاتے ہیں + اس پر دلیل کہ اکلا مادہ شہیوں اور صاف ہوتا ہے، یہ ہے کہ اگر ایسے نہوتے تو ان کے بخارات بھی مکدر ہوتے، اور ان چیزیں لے قتلہ : روغن زیتون کا جلایا ہوا دھواں، جو آگ کے شعلہ جیسا کہ ہوتا ہے۔ نیز اس بھوار دھواں کو بھی کہتے ہیں، جو چراغ کی جتنی سے اس کے گل ہو جانے پر نکلتا ہے۔ اسی طرح گوشت کے جلنے کی بو کو بھی کہتے ہیں۔ جتنی کا دھواں آگ سے روشن ہو جاتا ہے (مترجم) + ملے قلب و دماغ ۱۲ (مترجم)

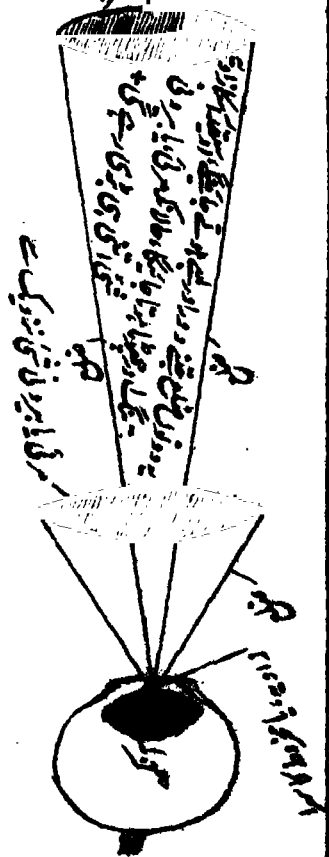
بصارت سے چھاپتے، جو انکے سامنے ہوتی ہیں، اور وہ سیاہ نظر آتے۔

**علاج** (۳) نے کہائیں، ایارجات اور غروں کے ذریعہ (دماغ اور معدہ کو صاف کریں، ابھی غذائیں دیں) شفا پئے اور وارچینی کے ساتھ پکائی ہوئی مرغیاں۔

(۴) بڑی چیزوں کا چھوٹا نظر آنا (۵) کبھی بڑی چیزوں کو انسان چھوٹی دیکھتا ہے، حالانکہ انسان اور اس بڑی شے کے درمیان کا فاصلہ قریب ہی ہوتا ہے، کیونکہ اگر فاصلہ زیادہ ہوتا تو بڑی شے کا چھوٹا نظر آنا ایک بے اثر ہوتا، کیونکہ بصارت کی صورت یہ ہے کہ آنکھوں کو گول مخروطی شکل کی شعاع نکلتی ہے، جس کا سراپتلی کے پاس اور قاعدہ (چوڑا حصہ) بیرونی اشیاء کی سطح پر ہوتا ہے، اور ان اشیاء کا چھوٹا یا بڑا نظر آنا مخروط کے زاویہ (سرے) کے چھوٹے یا بڑے ہونے پر موقوف ہے۔ چنانچہ جب اس شعاعی مخروط کے ضلع

لبے ہوتے ہیں تو وہ چھوٹا زاویہ چھوڑتا ہے، اسلئے چیزیں پہلے کی بہ نسبت چھوٹی معلوم ہوتی ہیں، یہاں تک کہ چیزوں کے دور ہونے کی صورت میں (شعاع کے مخروط یعنی مخروط کے ضلعے باہم اس قدر قریب ہو جاتے ہیں کہ گویا یہ دونوں ایک دوسرے سے باہم مل کر ایک ہو جاتے ہیں، اور) ایک خطا دوسرے خط پر آ ملتا ہے۔ چنانچہ وہ شے ساری کی ساری ایک نقطہ (جیسی نظر آنے لگتی ہے، جس طرح ستارے باوجود بڑے ہونے کے دور سے ایک نقطہ سے معلوم ہوتے ہیں، یا نظر سے غائب ہی ہو جاتے ہیں) تو اور یہ اس امر کو بتاتا ہے

کہ روح باصرہ (کا قوام) دقیق ہے، یا روح باصرہ دقیق و باریک ہے، اور اسکی مقدار کم ہے، اسلئے جو عکس اس میں چھپتا ہے، وہ چھوٹا چھپتا ہے، اور وہ چیز پہلی حالت سے چھوٹی معلوم ہوتی ہے۔ ہر صنف ضعیف (بے قوت) کی نگاہ میں بھی روح دقیق ہوتی ہے، پھر وہاں چیزیں بڑی کیوں معلوم ہوتی ہیں؟ اسلئے کہ روح کی وہ باریکی (دقت)، جو پتلی کے تنگ ہو جانے سے پیدا ہوتی ہے، وہ اس باریکی کے



مختلہ اور اسے سنیے پیچھے کے ہیں، مگر عاودہ کی رعایت سے سامنے کھا گیا ہے، کیونکہ بیرونی چیزیں بلکہ تمام کے سامنے ہوتی ہیں، انہی کو ایک لحاظ سے پیچھے بھی کہہ سکتے ہیں (مترجم)۔

اسلئے کہ وہ دور ہو جانے سے ہمیشہ چھوٹی ہی دکھائی دیتی ہیں (مترجم)۔

اسلئے چنانچہ نام جتنا بڑا ہوتا ہے، اتنی ہی چیزیں بڑی نظر آتی ہیں اور اس طرح اس کا نام (مترجم)۔

برخلاف ہے، کیونکہ مرض ضیق میں روح جب مقام تقاطع صلیبی پر پہنچتی ہے تو وہاں داسکی باریکی و دقیقیت باقی رہتی ہے) اور اپنی طبعی مقدار پر لوٹ آتی ہے، اسلئے وہ عکس ہوا کے باریک و دقیق ہونے کی حالت میں چھپا تھا، وہ وہاں ہو چکر بڑا ہوا جاتا ہے، اور وہ خفے اعلیٰ حالت سے زیادہ بڑی نظر آتی ہے اور اس امر کو بتاتا ہے کہ جو مخروطی شعاعیں دونوں آنکھوں سے نکلا کرتی ہیں، ان کے دونوں خطاری یعنی دونوں ضلعے سیدھے نہیں نکل رہے ہیں، بلکہ (جبری طرح نکل رہے ہیں، اور وہ دونوں بڑی طرح آپس میں ملکر گویا ایک خط بن جاتے ہیں) اسلئے مخروط، تنگ، اور چھوٹا ہو جاتا ہے، اور مخروط کے تنگ اور چھوٹے ہونے سے زاویہ کا تنگ ہونا لازمی ہے، جس سے چیزیں چھوٹی معلوم ہوتی ہیں، جیسا کہ اوپر ذکر کیا جا چکا ہے) (مترجم) +

**اعتراض :-** مصنف کے کلام میں اعتراض ہے، کیونکہ پٹھ کے دباؤ سے شعاع مخروطی کے دونوں خطوں کا بڑی طرح ملنا لازم نہیں آتا ہے، جیسا کہ مصنف نے ذیل میں کہا ہے، کیونکہ یہ اسی وقت ہو سکتا ہے، جبکہ پٹھے اپنی جگہ سے ٹل کر سیدھے، اور طبعی وضع پر نہ رہیں (حالانکہ اس کا دباؤ سے پیدا ہونا غیر ضروری ہے) اور اگر مان بھی لیا جائے تو اس سے یہ کب لازم آتا ہے کہ بڑی چیزیں چھوٹی معلوم ہوں، بلکہ اس سے تو یہ لازم آتا ہے کہ آنکھوں میں جینگنا بن پیدا ہو جائے، کیونکہ اس میں شعاعیں سیدھی نہیں نکلتی ہیں +

**سبب :-** اس حالت کا سبب عصبہ جو ذہن (بنیائی کا پٹھ) کا دباؤ اور اس کی تنگی ہے، خواہ اس دباؤ اور تنگی کا سبب ورم ہو، یا اس کا سُدہ، یا اس کی خشکی + اسلئے روح باصرہ اس سے طبعی مقدار پر خارج نہیں ہوتی ہے، بلکہ اس کے راستے کی تنگی کے موافق روح باصرہ بھی باریک اور دقیق (چھوٹا کر خارج) ہوتی ہے +

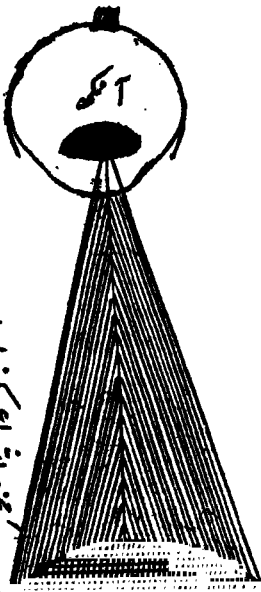
**علاج :-** اس کا علاج رطوبت پیدا کرنا ہے، بشرطیکہ پٹھ کا دباؤ خشکی سے پیدا ہوا ہو، خشکی سے پٹھ سکڑ جاتا، تنگ ہو جاتا، اور اس کا رستہ ناقص طور پر بند ہو جاتا ہے اور اس کا علاج خشکی پیدا کرنا اور رطوبت کو جذب کرنا ہے، بشرطیکہ پٹھ کا دباؤ رطوبت کے باعث ہو، اس رطوبت نے ورم پیدا کر دیا ہو، یا کہ اس سے پٹھ ڈھیلا پڑ جاتا ہے، اور اس کے اجزاء باہم اوپر تلے اس طور پر آ جاتے ہیں کہ پٹھ کا رستہ تو بند ہو جاتا ہے، مگر پورے طور پر بند نہیں ہوتا ہے (ورنہ انسان اندھا ہو جاتا ہے) +

(۵) **بڑا دکھائی دینا :-** کسی آنکھوں میں ایسی حالت پیدا ہو جاتی ہے کہ انسان چھوٹی چیزوں کو بڑی دیکھتا ہے، خواہ درمیانی فاصلہ دور ہو، یا قریب ہو، مگر بہت زیادہ قریب بھی لے کر مصنف کا مطلب وہی ہے، جو میں نے اس کے کلام کی شرح میں ظاہر کر دیا ہے، اور وہ مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے، کیونکہ دباؤ کے باعث پٹھ کا ٹل جانا ممکن ہے (مترجم) +

نہ ہو؛ کیونکہ اگر درمیانی فاصلہ بہت زیادہ قریب ہو تو (چھوٹی چیز کا بڑا نظر آنا طبعی امر ہے) کیونکہ اس صورت میں شعاعی مخروط کے ضلع نہایت چھوٹے ہوتے ہیں، اسلئے اس کا زاویہ نہایت فراخ پیدا ہوتا ہے، اور چیز بڑی معلوم ہوتی ہے (جس کی مثال اور نقشہ پہلے گزر چکا ہے) جس طرح انگوٹھی (کا جھلکا) آنکھوں کے پاس لیجانے سے کنگن (جتنا بڑا) معلوم ہوتی ہے۔

**سبب** ۱۱: اسکی وجہ یہ ہوتی ہے کہ قوت باصرہ اور بیرونی چیزوں کے درمیان پانی، بلور، اور صاف شیشے جیسا کوئی ترجمہ نہیں، بلکہ غلیظ اور شفاف جسم حائل ہو جاتا ہے، اسلئے نور یا راج باصرہ اس امر کی محتاج ہوتی ہے کہ اس نور کے شعاعی مخروط مڑ جائیں { اور مخروط میں حائل جسم کے دباز ٹیٹ (کے وسط) میں آجائیں (اور یہاں آکر

اکٹے ہو جائیں، تاکہ روح کے اندر بینائی کی طاقت زیادہ حاصل ہو جائے، اور اس جسم کے حائل ہونے سے اس میں کمزوری نہ آئے) { اسلئے چھوٹی شے بڑی معلوم ہوتی ہے { اس قول کی شرح یہ ہے کہ شعاع کے مخروط، جو شعاعی مخروط کی سطح پر (چاؤں طرف) ہوتے ہیں، اور جو بیرونی چیزوں تک (آنکھ سے خارج ہو کر) پہنچتے ہیں، جب یہ مخروط اس غلیظ (اور حائل) جسم تک پہنچتے ہیں تو پہلے (اس حائل جسم کے اندر) مڑ جاتے ہیں (جس کی صورت تم پہلے دیکھ چکے ہو)۔ پھر وہ بیرونی چیزوں تک پہنچتے ہیں اور یہ مسلم امر ہے کہ مخروط کا قاعدہ

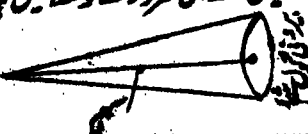


جسم حائل کے وسط میں شعاع ایک نقطہ پر  
موجبات شعاع کے مخروط

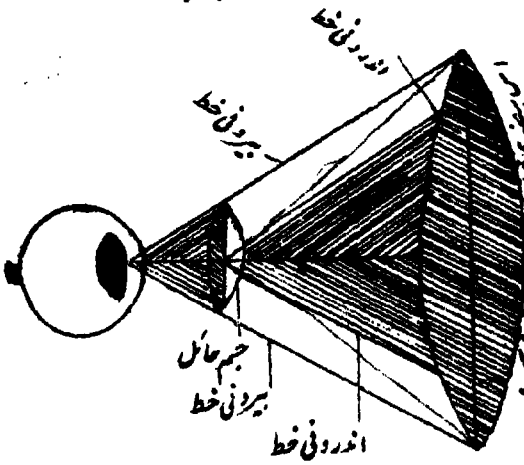
یا چوڑا (جس بیرونی اشیاء کے اندازہ ہی کے موافق یہ محدب ہو جیسا کہ مابعد ہے)۔ پس اس صورت میں، جبکہ کوئی غلیظ جسم حائل ہو، اگر شعاعی مخروط اتنا ہی بڑا خارج ہو، جتنا کہ وہ صاف ہوا میں (کسی غلیظ جسم کے حائل ہونے کی صورت میں) نفوذ کیا کرتا ہے، اس کے بعد اس کی سطح (کے مخروط شعاعی) سم کے طرف (یعنی وسط کی طرف) حسب بیان بالا مڑ جائیں، تو ظاہر ہے کہ اس صورت میں اس کا قاعدہ (مڑنے کی وجہ سے

لے مبصرات، بیرونی چیز میں جو گہائی دیتی ہیں ۱۲ (مترجم) ۱۱: سہ سوائی یا غفن ۱۲

سے چنانچہ چھوٹی چیزوں میں مخروط کا چڑھا حصہ اسی کے برابر چھوڑا ہوتا ہے، اور بڑی میں اس کے برابر بڑا ہوتا ہے۔ ۱۱: سہ سہم: مخروط یا شلت شکل کا درمیانی خط بھی مخروط کے وسط میں ہوگا، اور یہی خط اس بیرونی شے کے وسط میں بھی ہوگا، شلت سہم



بیرونی شے سے چھوٹا ہو جائیگا۔ اس وجہ سے لازمی طور پر غلیظ جسم کے حامل ہونے کی صورت میں مخروط شعاعی اس مخروط شعاعی سے بڑا خارج ہوگا، جو صاف ہوا میں خارج ہوا کرتا ہے، تاکہ سم کی طرف مڑنے کی وجہ سے چھوٹا ہونے کے بعد بھی یہ مخروط بیرونی شے کے برابر رہے؛ الغرض یہاں (جب مخروط ہی بڑا خارج ہوگا، جس کی خارج کرنے والی طبیعت ہے) مخروط کے سرے کا زاویہ بھی اس صورت سے بڑا ہوگا، جس میں قوت باصرہ اور بیرونی شے کے درمیان حامل ہونے والی شے (کوئی غلیظ جسم نہ ہو، بلکہ ہوا جیسی) کوئی ایسی چیز ہو، جو حرکت میں ہمارا ہوا (یعنی غلیظ نہ ہو، بلکہ صاف اور رقیق جسم ہو) حالانکہ بیرونی شے دونوں صورتوں میں (خواہ کوئی جسم حامل ہو، یا نہ ہو) ایک ہی مقدار کی رسمے گی۔ پس (زاویہ کے بڑے ہونے سے) یہ فنی بڑی نظر آئے گی، جیسا کہ اس شکل سے ظاہر ہو جائیگا۔ چنانچہ اس شکل میں دو بیرونی خطوط ہیں، وہ انگو ر تک اس حالت میں پہنچتے ہیں، جبکہ وہ ہوا میں



رکھا ہوا ہو، (اور کوئی جسم غلیظ حامل نہ ہو) اور دائرونی خطوط ہیں، جو کہ انگو ر تک اس حالت میں پہنچتے ہیں جبکہ انگو ر پانی کے اندر ہو (اور پانی، جو ایک غلیظ جسم ہے، یہاں حامل ہوا) قول بعض: بعض لوگوں نے اس کی وجہ بتائی ہے کہ پانی کی سطح کا پتہ رہتی

(اور حرکت کرتی رہتی ہے) اسلئے جب شعاع باصرہ اس پر پڑتی ہے تو پانی سے وہ بھی کانپنے لگتی ہے، اسلئے انگو ر (ایک ہی بار نظر نہیں آتا ہے، بلکہ) پے درپے کئی بار دکھائی دیتا ہے، لیکن دو اور اکوں کے درمیان، یا دومرتبہ کے دیکھنے میں، چونکہ بہت ہی تھوڑا سا زمانہ ملے کہ جو جسم کا چھوٹا، یا بڑا نظر آتا زاویہ مخروط ہی کے چھوٹے اور بڑے ہونے پر موقوف ہے، جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔ اسلئے نظراں انگو ر بطور مثال کے بیرونی شے کے لئے لایا گیا ہے، ورنہ بیرونی شے کوئی بھی ہوتی تو اسلئے پانی، جسم حامل کی مثال ہے، جیسا کہ اس مرض میں، نکمہ کے اندر پانی جیسی ایک رطوبت حامل ہو جاتی ہے، تم نے بھی دیکھا ہوگا کہ پانی کے اندر اگر کوئی چیز ڈال دی جائے تو وہ شے نسبتاً بڑی دکھائی دیتی ہے، اگر تم نے نہ دیکھا ہو تو اب تم ایسا کر کے مشاہدہ کر سکتے ہو؛ اسی فلسفہ پر صاحب کتاب بحث کر رہا ہے۔



ہوتا ہے، اس لئے دیکھنے والی قوت دونوں مرتبہ کے دیکھنے میں فرق و تیز نہیں کر سکتی ہے (اسلئے انکو رتبا نظر آتا ہے) دیکھ کر ادراک کرنے والی قوت اس کو بڑا دیکھتی ہے، لیکن یہ تقریباً بلور اور صاف شیشے سے ٹوٹ جاتی ہے (کیونکہ شیشہ اور بلور کی سطح کا پتلی رہتی ہے، پھر اس میں جو چیزیں بڑی نظر آتی ہیں اس کی وجہ کیا ہے؟) نیز اس کی وجہ یہ بھی نہیں ہے کہ نور منکس ہو جاتا ہے، جیسا کہ مصنف کہتا ہے کہ نور بڑی معلوم ہونے کی وجہ یہ ہے کہ نور باصرہ (اس مائل جسم سے اس شے کی طرف) منکس ہو جاتا ہے { کیونکہ یہ تو فاش غلطی ہے، اسلئے کہ مستقل سطح سے عکس بھی طرف دیا کرتا ہے، جو اس مستقل سطح کے محاذی اور مقابل ہونے کے

اس کے سامنے، اور اس کے اندر ہیں، جس طرح آسمان پر چڑھا ہوا چاند پانی کے اندر دکھائی دیتا ہے، اس لئے کہ بصیر کی شعاعیں پانی کی سطح سے چاند کی طرف لوٹ جایا کرتی ہیں۔ پھر یہ کیونکہ ممکن ہے کہ جو چیز، مثلاً انگور، پانی کے اندر اور آنکھوں کے سامنے ہو، اس کی طرف آنکھوں کی شعاعیں پانی سے لوٹ کر جائیں (لوٹنا تو اس وقت ممکن تھا جب وہ فنی سامنے ہوتی) { جس طرح تو موسم سرما کی راتوں میں ستاروں کو بڑا دیکھا کرتا ہے، کیونکہ اس موسم کی ہوا غلیظ اور تہ ہوا کرتی ہے { اسلئے شعاعی خطوط پہلے (اس ہوا کے اندر) مڑ جاتے ہیں، پھر ستاروں تک پہنچتے ہیں۔ اسی طرح درہم پانی کے قعر میں، اور خطوط و حروف صاف بلور کے نیچے بڑے معلوم ہوا کرتے ہیں؛ اسی وجہ سے جس شخص کی بینائی باریک خطوط کے پڑھنے سے عاجز ہو جاتی ہے تو وہ صاف شیشوں (عینکوں) کی مدد سے، جنہیں وہ آنکھ پر لگاتے ہیں، اور جس سے بینائی اچھی ہو جاتی ہے، باریک حروف پڑھ لیا کرتے ہیں۔

علاج۔ ایار جات سے { مادہ کا اخراج کریں، معدہ کو رطوبت سے پاک کریں } تاکہ اس دماغ کی طرف تہ اور غلیظ بخارات نہ پڑیں، جو قوت باصرہ اور بیرونی چیزوں کے درمیان حائل ہو جاتے ہیں { اور سر کو بھی پاک کریں، اور آنسو بہانے والے سرموں سے { مثلاً باطلین سے { آنکھوں کے طبقات کو صاف کریں }۔

(۶) ایک کا چند نظر آنا { کبھی آنکھوں میں ایسی حالت پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ ایک سے کچھ چیزیں دیکھتی ہیں، بشرطیکہ درمیانی فاصلہ دور ہو۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ کچھ رطوبت کے ذرات { آنکھوں کے اندر پیدا ہو کر } باصرہ اور بیرونی چیزوں کے درمیان حائل ہو جاتے ہیں، اور رطوبت کا ہر ذرہ بیرونی چیزوں میں سے اپنے مقابل اور محاذی حصہ کو ڈھانپ لیتا ہے، حالانکہ قوت باصرہ اسے قطر ہی دیکھتی ہے، مگر چونکہ وہ بار بار بلکہ جب کبہ گزرتا رہتا ہے، دکھائی دیتا رہتا ہے، اس لئے چند قطرے عکس ایک خط سے معلوم ہوتے ہیں۔ بہر حال دونوں کا فلسفہ میں فرق ہے، کیونکہ ایک ہی ہے (مترجم)۔ اسلئے درہم ساڑھے تین ماشہ چاندی کا ایک تگہ ہے۔

ہے، اور جو حصان ذرات کے درمیان ہوتا ہے، وہ پوشیدہ نہیں ہوتا ہے، اس کے ایک جسم چند اجسام نظر آتے ہیں، اس دلیل میں اعتراض ہے، کیونکہ یہ ذرات بیرونی اشیاء سے اپنے مقابل کے حصوں کو جس طرح اس صورت میں پوشیدہ کر سکتے ہیں، جیکہ فاصلہ دور ہو، اسی طرح اس صورت میں بھی پوشیدہ کر سکتے ہیں، جبکہ فاصلہ تنہا ہو۔

**علاج** { معدہ اور دماغ کو صاف کریں، پر ہیز خوب کرائیں، دلت کا کھانا بند کر دیں { تاکہ غلیظ مواد نہ پیدا ہوں { جماع اور بیداری بھی ترک کر دیں { تاکہ ایسا ہو کہ مذکورہ رطوبت خشک ہو کر زیادہ غلیظ اور کثیف ہو جائے، کیونکہ اس سے اسکے رقیق اجزاء تحلیل ہو جائیں گے۔

(د) کھڑا ہوا آدمی کو کھائی دینا { کبھی آنکھوں میں ایسی حالت پیدا ہو جاتی ہے کہ انسان معلوم کرتا ہے، گویا کوئی شخص اس کے دائیں، یا بائیں طرف کھڑا ہوا ہے، یا تنگ کردہ اپنے گمان میں اسے واقعی امر خیال کر کے اس کی طرف اپنی نگاہ بھی پھیر دیتا ہے، اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ رطوبت بیضیہ کے کسی حصہ میں کدورت پیدا ہو جاتی ہے { اور اس کدورت کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اسکے اس حصہ میں سرد مزاج سرد تر پیدا ہو جاتا ہے، جس کا کام رطوبات کا غلیظ کرنا ہے، یا سرد مزاج سرد و خشک پیدا ہو جاتا ہے، جس کا کام رطوبات کا کثیف بنادینا ہے، اس لئے اس کی صفائی اور شفافیت جاتی رہتی ہے، یا یہ کہ رطوبت بیضیہ میں حرارت کی وجہ سے جوش پیدا ہو جاتا ہے، جس کی وجہ سے ہوائی بخارات پیدا ہو جاتے ہیں، جو اس رطوبت سے لیس اور لزوجت کے باعث جدا بھی نہیں ہو سکتے، اس لئے بخارات رطوبت مذکور کے ساتھ بل جلتے ہیں، اور اس کے کسی حصہ میں جھاگ پیدا ہو جاتا ہے، جو صفائی اور شفافیت کو نائل کر دیتا ہے { اور یہ مکرر حصہ سط میں نہیں ہوتا، بلکہ کسی ایک طرف کو ہوتا ہے {

**علاج** - اگر کسی مادہ کی وجہ سے ہوا ہو تو { مادہ کو خارج کریں، غذا کی اصلاح کریں، ایسے سرے لگائیں، جو رطوبات چشم کو صاف کرتے ہوں { مثلاً شیان مرارات۔

(د) کوئی شے گرمی ہوئی کو کھائی دینا { کبھی آنکھوں میں ایسی حالت پیدا ہو جاتی ہے کہ انسان معلوم کرتا ہے، گویا کوئی شے بلند مقام سے اس کی آنکھوں کے سامنے گر رہی ہے، حتیٰ کہ وہ اس سے ڈبکا ہے {

**سبب** { اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ کوئی شے (یعنی نولہ) سر سے لمبات چشم پر وقتاً فوقتاً گرتی رہتی ہے { جسے وہ شخص سمجھتا ہے کہ کوئی شے باہر ہے اور اس سے ڈبکا جاتا ہے { اور اسی شے کی رنگت سے فیصلہ کیا جاسکتا ہے { کہ یہ کون سی غلطی ہے۔

**علاج** - غلطی کے موافق { معدہ و استفراغ کریں، شربت ختمش پائیں { تاکہ یہ مادہ کو غلیظ کرنے، اور آنکھوں کی طرف گرنے سے روک دے { اور ذراک ہمیشہ چھنکے اسے



شے کا بھی طرح نہیں دیکھ سکتی +  
 ظلاً صلاً کلام یہ ہے کہ روح جب مقدار میں کثیر ہوتی ہے تو بعبادت دور تک جا سکتی ہے، اور جب کم ہوتی ہے تو دور تک بنیائی نہیں پہنچ سکتی، بلکہ طول مسافت کے باعث ریشی اور معدوم ہو جاتی ہے، اور محض قریب کی چیزوں کو دیکھ سکتی ہے، اور جب لطیف و رقیق ہوتی ہے تو چیزوں کی ماہیت پورے طور پر نظر آتی ہے، اور جب غلیظ ہوتی ہے تو چیزوں کی حقیقت پورے طور پر نہیں دیکھ سکتی + ان چاروں صورتوں کو مرکب کرنے سے یہ صورت بنتی ہے :

	(۱) روح لطیف و کثیر	(۲) روح لطیف و قلیل
(۶) روح قلیل و کثیر	نزدیک و دور پورے طور پر دیکھ سکتی ہے	نزدیک کو پورے طور پر دیکھ سکتی ہے نہ کہ دور کو
(دو دنوں کا اکٹھا ہونا نا ممکن ہے	دور پورے طور پر دیکھ سکتی ہے	پورے طور پر نہ نزدیک اور نہ دور دیکھ سکتی ہے
	(۳) روح غلیظ و کثیر	(۴) روح غلیظ و قلیل

علاج :- دوسری قسم کا علاج یہ ہے کہ ایسا روح سے مادہ خارج کریں، تہ چیزیں جھڑا دیں، روشنائی وغیرہ بطور سرمد کے لگائیں، اور توندھی میں جو باتیں ذکر ہو چکی ہیں، وہ برہنیں + مصنف نے اس کلام کو طبری کے اُس کلام سے بعینہ نقل کیا ہے، جو اُس نے معالجات بقراطیہ میں لکھا ہے، اور حسن اعتقاد کی وجہ سے اس پر ایسا اعتماد کر لیا ہے کہ اس میں فراہمی کم و بیش کرنے کی جرأت نہیں کی +

## خفش (آنکھوں کا چنڈھیانا)

خفش ایک بیماری ہے، جو انسان کے ساتھ پھیلا لیتی ہوتی ہے، اور اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ طبقہ قرنیہ و عنیبہ دونوں باریک و رقیق ہوتے ہیں، جن میں شعاع آفتاب اور روشنی گزر جاتی ہے یا یہ کہ رطوبت بیضیہ پیدائش ہی سے مقدار میں تنورڑی ہوتی ہے (اسلئے انسان دن کی روشنی میں پورے طور پر دیکھ نہیں سکتا) کیونکہ (روشنی کی کثرت سے) رطوبت جلدیہ خشک جاتی، اور انھیں چنڈھیانا جاتیں، اور روح متفرق اور پراگندہ ہو جاتی ہے لہذا ایک قسم کا سرمد ہے، جس کا نسخہ گورچکاسے (مترجم) +

اس میں خفش پیدائشی چنڈھیانا ہوتا ہی کو کہتے ہیں، اور نہ آنکھوں کا چنڈھیانا بعد کو بھی ہو سکتا ہے (مترجم)

اور جب دن بچنے کا وقت، یا ابر کا دن ہوتا ہے تو وہ اچھے طور پر دیکھ سکتا ہے، کیونکہ اس وقت مانع (یعنی روشنی) دور ہو جاتا ہے، گا۔ اس مرض کا سبب کمزور ہوتا ہے اور انسان دن میں بھی سایہ کے اندر دیکھ سکتا ہے، اور شعلہ اور روشنی میں بینائی کمزور ہو جاتی ہے اس لئے وہ آنکھوں کو اکٹھا کرتا، اور تنگ کر لیتا ہے، اسی وجہ سے اس مرض کا نام غش رکھا گیا ہے، کیونکہ غش میں غش کے معنی آنکھوں کے چھوٹی ہو چکے ہیں، یہ مرض علاج بخیر

مردمب اطباء و دیگر [لیکن اکثر اطباء غش ضعف بصارت کو کہتے ہیں، جس کے ساتھ پیڑوں میں رطوبت بھی ہو۔ پس اگر واقعہ انہی کے گمان کے مطابق ہو تو اسکا علاج یہ ہے کہ بدن اور سر سے مواد کا استفراغ کریں، کیونکہ پیڑوں کی رطوبت بتلاتی ہے کہ ضعف بصارت رطوبت ہی سے پیدا ہوا ہے، اس لئے علاج میں پہلے بدن کے مواد کو، پھر سر کے مواد کو خارج کرنا چاہئے] پھر تو تیل سے ہندی، سرسہ، اصفہانی، برگ آس کی راکھ، اور گلتار کی راکھ بطور سرسہ لگائیں، یہ ساری چیزیں آنکھ کو قوت دیتیں، رطوبات کو خشک کرتیں، طبقات کو ٹھوس بناتیں، اور رطوبت کو زائل کر دیتی ہیں، کبھی اس بیماری میں، یعنی غش سے پہلے اول میں دروغ بنفشہ کا کاجل لگاتے ہیں، تاکہ پگیں اور طبقات سیاہ ہو جائیں، کیونکہ سیاہی کی وجہ سے نور باصرہ اکٹھا ہو جاتا، اور آنکھیں روشنی دیکھنے پر قادر ہو جاتی ہیں، کاجل بنانے کے لئے روغن بنفشہ کی تھیں کی وجہ سے کہ یہ سرد و تر ہوتا ہے، اس لئے اسکا دھواں (کاجل) بھی نہایت لطیف، حدت اور ناریت سے خالی اور آنکھ کے مزاج کے مناسب ہوتا ہے۔

## آنسو کے آلات (اعضاء و مع)

آنسو کے متعلق ایک تو گنتی ہے، جو آنسو پیدا کرتی ہے، جس کو غلغلاہ مع کہتے ہیں۔ دوم وہ نالیاں اور راستے ہیں، جن کی راہ آنسو اس گنتی سے سطح چشم تک پہنچتا ہے۔ سوم وہ نالیاں (مجرائے مع) اور بھی ہیں، جن کی راہ آنسو آنکھ کی بیرونی سطح سے آنسو کی قلی (کیس دسمی) میں جاتا ہے، اور آنسو کی قلی ایک نالی (مجرای انفت) کے ذریعہ ناک کے اندر پہنچاتی ہے (دیکھو تصویر)۔ چنانچہ بارہا دیکھا گیا ہے کہ آنکھوں کا سر مواد آنسو ناک کے بغیر سے مل جاتا ہے۔

**آنسو کی گنتی: غدہ و مع** یہ گنتی چشم غلغلاہ کے بیرونی کرد کے نشیب میں اوپر بکھرتی ہے، جس کے بیرونی حصے کے قریب واقع ہے۔ یہ ایک باہمی شکل کی گنتی ہے، جس کی مقادیر اور وزن باہم ہی کے برابر تقریباً ہے، اس کی بالائی سطح صمد غلغلاہ چشم کی ہڈی سے متصل ہے، اور زیرین مقرر سطح کرہ چشم پر رکھی ہوتی ہے، رگیں اور پٹے اس کو چید کر اندر داخل

لہذا میں طبقات مذکورہ بہت زیادہ زمین نہیں ہوتے ہیں (ترجمہ)۔

ہوتے ہیں۔ اس گٹھ کی ساخت عموماً کی گٹھوں کی ساخت سے مشابہ ہے۔ اس گٹھ کا کام آنسو پیدا کرنا ہے، جو سات آنسو نالیوں کے ذریعہ آنکھ کی سطح تک پہنچتا ہے +  
 آنسو کی نالی: مجرای دومع یہ دونائیاں ہیں، ہر ایک نالی پیدہ سے آنسو والے نقطہ (نقطہ وسیع) سے شروع ہوتی ہے، اور کس اہت میں جا کر کھلتی ہے، جس سے آنکھوں کی سطح سے آنسو تیلی تک پہنچ جاتا ہے +  
 آنسو کی تیلی: کس اہت مع یہ وہ تیلی ہے، جس کے اندر آنکھ کا آنسو دونوں مذکورہ بالائیاں کے ذریعہ آتا ہے۔ یہ تیلی اوپر سے بند ہے، اور نیچے کی طرف اس سے وہ نالی شروع ہوتی ہے، جو ناک کی طرف جاتی ہے (مجرائی الف) اور جس سے آنسو اس تیلی سے ناک میں چلا جاتا ہے +

ناک والی نالی: مجرائی الف وہ نالی ہے، جو آنسو کی تیلی سے شروع ہو کر ناک کے زیرین حصے میں کھلتی ہے۔ اس نالی کے منہ پر ایک چٹ (اکڑی) لگی ہوتی ہے، جس سے یہ نالی اس طرح بند ہوتی ہے کہ اوپر سے آنسو وغیرہ گزر سکے، مگر ناک کی کوئی چیز اس نالی کے اندر داخل نہیں اس نالی کی لمبائی تقریباً پون قیراط (پون قیراط) ہے +

## وعلک، آنسو ہنا (ومعہ)

اس بیماری میں آنکھیں پانی جیسی رطوبت سے ہمیشہ تر ہا کرتی ہیں حالانکہ اندام میں کوئی پٹنسی ہوتی ہے، نہ روئے ہے، نہ پلکوں میں خشونت (کھرو را پین) ہوتی ہے، اور نہ پڑ بال کی چٹھیں ہوتی ہے۔ چنانچہ گاہے یہ رطوبت بڑھ جاتی اور تری کی حد سے گزر کر فی آنسو بننے لگتی ہیں + پھر یہی مرض جب اندام ہی بڑھ جاتا ہے تو آنکھوں میں پھول (بیاض) پیدا کر دیتا ہے، کیونکہ اس سے طبقہ مخنیفہ کی رطوبت تحلیل ہو جاتی ہے، اسلئے وہ سفید ہو جاتا ہے، جس طرح کھیتی سوکھنے وقت سفید ہو جاتی ہے + بعض لوگوں نے اس سے پھول پیدا ہونے کی وجہ یہ بتائی ہے کہ اس سے آنکھوں پر فاسد مادے گرتے ہیں، جن کے دفع کرنے سے آنکھیں عاجز ہوتی ہیں، اسلئے وہ آنکھوں ہی کے اندر بند رہ کر پھول وغیرہ جیسے بُرے امراض پیدا کر دیتے ہیں + گاہے اسی کثرت اشک سے مرض سُلَاق پیدا ہو جاتا ہے، کیونکہ اس مرض میں پھول کو حرکت زیادہ کرنی پڑتی ہے، اور وہ مواد کو قبول کرنے کے لئے آمادہ ہو جاتے ہیں، اسی وجہ سے رونے کے بعد پھولے مرنے ہو جایا کرتے ہیں + گاہے پھولوں کی کثرت حرکت سے اکن مواد کا مزاج، جو آنکھوں پر گرا کرتے ہیں، تیز ہو جاتا، اور شوربیت کی طرف مائل ہو جاتا ہے، اسلئے

لے جواب: گلہ، روہ (متروم) +

لے سُلَاق: پلکوں کا موٹا ہونا، اس کا بیان گزر چکا ہے (متروم) +

ان مادوں سے تیار ہو جاتا، اور پکیوں کے بال جڑ جاتے ہیں +

**سبب (۱۱)** اسکی وجہ پیدائش کما ہے یہ ہوتی ہے کہ مرغن ناخونہ کو کانٹے کے بعد گوشت کا گوشت (دھس) بھی مقدار سے کم ہو جاتا ہے اور یہ اس وقت ہوتا ہے جبکہ معالج چشم، عمل کشطہ کے وقت ناخونہ کے اوکھڑنے میں بال غذا اور زیادتی کرتا ہے، چنانچہ جب کہ یہ کا گوشت کم ہو جاتا ہے تو وہ سرور اخ کھل جاتا ہے، جتنا کہ اور نفع کے درمیان ہے (مجرائے نفع جس سے آنسو بہا کرتا ہے) جس سے وہ آنکھ کی طرف رطوبتوں کے بہنے کو روک نہیں سکے گا، جس طرح یہ گوشت جب بڑا ہو جاتا ہے تو (آنکھ سے) نفعوں کی طرف مواد کو جانے سے روک دیتا ہے، جن سے غرب (ناصور چشم) پیدا ہو جاتا ہے +

**علاج** زردور اصفر اور شیان زعفران استعمال کریں

نسبہ شیان زعفران: زعفران، بال پتھر، ہر ایک، ماش، پہل، گول ہج سفید، ہر ایک ڈیڑھ دانگ، تو تیا نصف دانگ، لوشاد زعفران، ماش، مازو، ماش، کافور نصف دانگ، لوشاد (بلوہ) کندراور دامینا وغیرہ جیسی چیزیں زردور سرس کے لگائیں جو گوشت پیدا کرنے والی عضو میں قبض پیدا کرنے والی، اور رطوبت کو خشک کرنے والی ہیں + یہ علاج اسوقت کیلئے ہے، جبکہ وہ گوشت معدوم نہ ہو گیا ہو۔ اگر وہ معدوم ہو گیا ہو تو ان دواؤں سے وہ قطعاً نہ پیدا ہو سکے گا +

**سبب (۱۲)** کما ہے اس کی وجہ یہ نہیں ہوتی ہے کہ یہ کا گوشت کٹ جاتا ہے، بلکہ سرور آنکھیں مادہ سے پر ہوتی ہیں، اور قوت ماسک { ان مادوں کو روکنے سے } عاجز ہوتی ہے، نیز قوت ہاضمہ اور قوت منقبضہ بھی اس امر سے عاجز ہوتی ہیں کہ اس مادہ میں ایسا قوام و مزاج پیدا کریں، جس سے یہ مادہ غذا اور پرورش بدنی میں صرف ہونے کے قابل ہو جائے، اسلئے یہ مادہ خود بخود دماغ سے آنکھوں کی طرف کھو پڑے گی، باہر کی رگوں کی راہ، یا کھو پڑے گی اندر کی رگوں کی راہ بہ آسانی، اور جو مواد بہہ کر آتے ہیں، آنکھیں نہ ان مادوں کے روکنے پر قادر ہوتی ہیں، اور نہ ان میں ہضم کرنے، اور نفع دینے ہی پر قادر ہوتی ہیں، کیونکہ دماغ کے ساتھ آنکھیں بھی کمزور ہو جاتی ہیں، اس لئے یہ مادہ آنکھوں سے آنسو کی شکل میں ٹپک پڑتا ہے، جیسا کہ دماغی ورموں میں نمایاں ہوا کرتا ہے +

**علاج** اگر مناسب راستے ہو تو دماغ کو پاک کرنے کی غرض سے زہاں اور زعفران

کریہ اور تو تیا ہندی مسفرل بطور سرس کے لگائیں، نیز وہ سرس لگائیں، جو اس بیماری کے

معالجہ کے لئے کما ہے (مترجم) +

کشیطہ: ناخونہ کو کاٹنا (مترجم) +

کشیطہ دانگ: پانچ دانگ چار رقی کے برابر ہوتا ہے (مترجم) +

نے اچھے ہیں! شفاء سرور ہے! ابن تلمیذ نے رسالہ لکھی میں بیان کیا ہے، جو  
سیلان رطوبات کو روکنا، آنکھوں کی صحت کی حفاظت کرتا، اور آشوب سے محفوظ رکھتا ہے  
منسوخہ دمعہ، آرتیاہندی، برادہ ہڑ، دونوں برابر، کچے انگوڑے پانی، یا ساقی کے  
پانی میں کھل کر کے خشک کر لیں۔

پانی میں کھل کر کے خلک کریں +  
کبھی آنسو اس وجہ سے جتے ہیں کہ جب آنکھوں میں سردی پونجی ہے تو بھگت چشم کی  
دھوئیں (ان کے سکڑنے کی وجہ سے) بخر جاتی ہیں، جیسا کہ اکثر موسم سرما میں صبح کے وقت ہوا  
کرتا ہے + اسی قبیلے سے وہ آنسو بھی ہیں، جو کسی شخص کے ہنسنے وقت نکلتا ہے، کیونکہ آنسو  
میں سرد اور سینے کی فضائیں وسیع ہو جاتیں، اور ان کے اعصاب تن جاتے ہیں، اس لئے  
دباؤ کے باعث دھوئیں بخر کر آنسو کی شکل میں پونجی ہیں + اسی وجہ سے ہنسی کے آنسو  
سرد ہوا کرتے ہیں، اور دولا کی آنسو (جو روتے وقت نکلتے ہیں) گرم ہوا کرتے ہیں، کیونکہ انکی  
پیدایش اس طور سے ہوتی ہے کہ روتے وقت قلب کی گرمی کے باعث بدن میں ایک عارضی  
گرمی پیدا ہو جاتی ہے، جو دھوئیں کو گھلا دیتی ہے (جو آنسو بنکر پونجی ہیں) +  
طبری نے ابی ماہر کا قول نقل کیا ہے کہ "سرد ہوا میں آنسو بہے کیوجہ آنکھ کے مزاج  
کی گرمی ہی ہوتی ہے، چنانچہ جب سرد ہوا آنکھ میں لگتی ہے تو یہی ہوا آنکھ کی گرمی کا وجہ ہے پانی  
بن جاتی ہے، کیونکہ موسم سرما کی ہوا غلیظ ہوا کرتی ہے + اس حالت میں اس کا علاج یہ ہونا چاہئے  
کہ حرارت چشم کو خفیف کیا جائے" + پھر طبری کہتا ہے کہ میں نے اس بارہ میں ابی ماہر سے  
سناؤ کہ کیا کہ پانی گرم ہونے کی حالت میں ہوا ہو جائے کہ اس سے، اور ہوا گرم ہونے کی حالت میں  
آگ ہو جائے کہ پانی گرم ہوا کا آنسو بن جائے کیونکہ ممکن ہے + اس پر ابو ماہر نے  
کہا کہ غلیظ بخارات جب گرم ہو جاتے ہیں تو پہلے پانی بن جاتے ہیں، پھر اس کے بعد اگر وہی پانی  
ایک عرصہ تک تحلیل بر قائم رہے (یعنی گرم رہے) تو ہوا بن جاتا ہے + اس جواب کو طبری نے  
اگرچہ ابو ماہر سے نقل کیا ہے، لیکن یہ جواب اس قابل نہیں ہے کہ اسے تسلیم کیا جائے +

مکرمی پیدا ہو جاتی ہے، جو ریو بوس کو چھل دین سے پہلے اس کی طرف سے ہوا میں آنسو بہنے کی وجہ آئیکہ کے نزلج  
طبری نے ابی ماھر کا قول نقل کیا ہے کہ "سرد ہوا میں آنسو بہنے کی وجہ آئیکہ کی گرمی کا درجہ سے پانی  
کی گرمی ہی ہوتی ہے۔ چنانچہ جب سرد ہوا آئیکہ میں لگتی ہے تو یہی ہوا آئیکہ کی گرمی کا درجہ سے پانی  
بخاتی ہے، کیونکہ موسم سرما کی ہوا غلیظ ہوا کرتی ہے + اس حالت میں اس کا علاج یہ ہونا چاہئے  
کہ حرارت چشم کو خنٹا کیا جائے"۔ پھر طبری کہتا ہے کہ میں نے اس بارہ میں ابی ماھر سے  
سنا فرمایا کہ پانی گرم ہونے کی حالت میں ہوا ہو جایا کر تا ہے، اور ہوا گرم ہونے کی حالت میں  
آگ ہو جایا کرتی ہے، پھر اس مقام میں ہوا کا آنسو بخانا کیونکر ممکن ہے؟ + اسپر ابو ماھر نے  
کہا کہ غلیظ بخارات جب گرم ہو جاتے ہیں تو پہلے پانی بجاتے ہیں، پھر اس کے بعد اگر وہی پانی  
ایک عرصہ تک تحلیل بر قائم رہے (یعنی گرم رہے) تو ہوا ر بجاتا ہے + اس جواب کو طبری نے  
اگرچہ ابو ماھر سے نقل کیا ہے، لیکن یہ جواب اس قابل نہیں ہے کہ اسے تسلیم کیا جائے +

## آنکھ کی کھٹک (قذمی)

۱۰۰ قذی (دہائی جرّاکم میں پڑ جاتی ہے) اور اس حیوان کا بیان ہر جرّاکم میں پڑ جاتا ہے۔

علامت جب گردوغبار، اور ہوا چلنے کے بعد آنسو جاری ہوں، اور پہلے سے نہ

**لکھ کر:** بعضے استین۔ یہ چھوٹا رسالہ آستین کے اندر رکھ لیا جاسکتا ہے (مزموم) +

۱۷ کیرنگہ گرمی کی وجہ سے ہوا کا پانی بن جاتا، یا بخارات کا پانی بن جاتا، غیر ممکن اور خوف قیاس امر ہے

محاورت کا کام زیادہ لطیف بنانا ہے، نہ کہ ہوا کو پانی جیسے غلیظ جسم کی طرف بدل دینا (مترجم) ♦

• سلاہ اردو میں کھلک اس حالت کو کہتے ہیں، جو آکھ میں کسی شے کے پڑ جانے سے پیدا ہوتی ہے (مترجم)۔



آتش ہو، اور نہ مادوں کا جوش جس سے آنسوؤں کی توقع ہو سکے، تو سمجھ لو کہ یہ آنسو اس لئے  
یہ وجہ سے ہے جو آنکھ میں پڑ گئی ہے، آنکھ کی طرف سے ہی ہے، اور تکلیف پہنچا رہی ہے۔ علی الخصوص  
آنکھ بند کرنے، اور رگڑنے کے وقت زیادہ کشاکش اور تکلیف ہوتی ہے، اس لئے آنسو نکل پڑتے ہیں  
اور ایسی حالت میں مناسب یہ ہے کہ آنکھوں کو گرم پانی سے دھو ڈالیں، تاکہ آنکھیں نرم اور ڈھیلی  
پڑ جائیں، جس سے قذی کے نکلنے میں سہولت ہو جاتی ہے، پھر دونوں پوٹوں کو لوٹ دیں، کیونکہ  
قذی جس طرح بالائی پوٹ میں چٹ جاتا ہے، اسی طرح گاہے زیرین پوٹ میں بھی جا گتا ہے، اس کے  
بعد سطح چشم اور پوٹوں کے اندر بھی طرح اد کی تلاش کریں۔ پس اگر آنکھ کے اندر لمبا سے تولیے  
رونی سے اس ترکیب سے پکڑ لیں کہ پہلے روئی آنکھ میں (قذی یا تنک کے اوپر) رکھیں، اور کچھ  
دیر ٹھہر جائیں، تاکہ قذی روئی کے ساتھ لگ جائے، پھر جلدی سے روئی اوپر اٹھالیں، یا یہ  
کہ آنکھوں میں کوئی اچھا ذرہ (چھڑکنے کی دھار) جس میں نشاستہ بہت زیادہ ہو، چھڑک دیں،  
تاکہ اس کی لیس کی وجہ سے قذی اس سے چپک جائے، پھر اس کے حل ہونے کے بعد، یعنی  
اس کی لزوجیت اور لیس کے ظاہر ہو جانے کے بعد، روئی سے پکڑ کر اٹھالیں، جس سے آنکھ  
میں پڑی ہوئی شے اس وقت فوراً اس آنسو کے ساتھ لگ کر چلی آئے گی، جو اس میں (ذروں  
کی وجہ سے) بہت جلد پیدا ہو جاتے ہیں، اگر آنکھ کے اندر وہ شے نظر نہ آئے تو انجلی پرستان  
کے کپڑے (یا مل جیسے باریک کپڑے) کو لپیٹ کر پوٹوں کے اندر چھوئیں، تاکہ وہ شے اس سے  
لگ جائے۔

۱) چھڑکنا آنکھوں کے اندر پڑ جایا کرتا ہے، وہ چھڑ سے مشابہ، چھوٹی چوٹی جیسا نہایت چھوٹا  
کیڑا ہوتا ہے، جسکے چھوٹے چھوٹے پردے بھی ہوتے ہیں۔ یہ کیڑا سیاہی چشم کے ساتھ چمٹ جاتا، اور  
آنکھ کو کاٹتا، اور چمٹتا ہے (یعنی ڈسٹا ہے) اور اس میں سخت سوزش کا درد پیدا کرتا ہے  
اور اسی وجہ سے آنکھیں سرخ بھی ہو جاتی ہیں، اس کی گرفت کے دو طریقے ہیں: (۱) غار کی ایسی  
کوئی چکنی مٹی، آنکھ میں چھڑکیں، گل خاں، مٹی، دھنسی، جس سے سرد ہو یا جالتا ہے۔ بعض  
سفید، بعض بنری مائل، اور بعض سُرخ مائل ہوتی ہے، اور سُرخ مائل ہی بہتر ہے، اس مٹی میں  
لزوجیت اور لیس زیادہ ہوتی ہے، اور ذرا دیر کے لئے آنکھوں کو بند کر دیں، کہ وہ حرکت نہ کریں  
اس ترکیب سے کیڑا مٹی کے ساتھ لگ جاتا، اور چمٹ جاتا ہے، چنانچہ مٹی اپنے لیس کی وجہ سے اسے پکڑ لیتی  
ہے، پھر اس مٹی کے ساتھ کپڑے کی گرفت کریں، (۲) یا یہ کہ گرم پانی سے آنکھوں کا ٹکڑا کر دیں،  
تاکہ آنکھیں نرم اور ڈھیلی پڑ جائیں، پھر ایک سو داغدار ملا لیں، جس کے کئی سرے ہوں،  
اور اس ملائی سے آنکھ میں ذرہ سے بھونک ماریں، اور اس کپڑے کو اپنی جگہ سے ہٹا دیں، اور  
سیا ہی چشم کو اس کے کسی سرے کے ساتھ آہستہ آہستہ رگڑیں، تاکہ آنکھ سے وہ خارجی  
ہو جائے۔

## چکا چوندہ (مقور)

{ قعوس در اصل بنائی کی شکل ہے، جو ایک عرصہ تک برف کی طرف دیکھنے سے پیدا ہوتی ہے؛ کیونکہ آفتاب کی شعاعیں (برف سے) آنکھوں کی طرف لوٹ کر آتی ہیں، اور روح باصرہ کو متفرق و پراگندہ اور ضعیف کر دیتی ہیں؛ اس کلام میں چند وجوہ سے اعتراض ہے: (۱) قعوس اس وجہ سے پیدا ہوتا ہے کہ روشنی اور نہایت سفید چیزوں کی طرف عرصہ تک دیکھنے سے، روح باصرہ متفرق و پراگندہ ہو جاتی ہے؛ خواہ آفتاب نکلا ہوا ہو، یا نہ نکلا ہو۔ (۲) شعاع سطح صیقل ہی سے لوٹ سکتی ہے، اور برف کی سطح صیقل نہیں ہوتی، کیونکہ وہ کہیں سے بلند اور کہیں سے پست ہوتی ہے۔

(۳) ہر سطح صیقل سے اسی طرح کی طرف لوٹا کرتا ہے، جو اس کے مقابل ہو؛ اور لوٹتا بھی اسی زاویہ پر جو اس زاویہ کے برابر ہو، لہذا جو آبیروالی شعاع اور سطح صیقل کے درمیان پیدا ہوتا ہے جب ایسا ہے تو اگر وہ شخص مقابلہ سے محض اس قدر ہی ہٹ جائے کہ دونوں زاویوں کی سادات اور برابری باقی رہے تو چاہئے کہ اُس شخص کو قعوس نہ ہو؛ خواہ اس کی نظر برف ہی کی طرف جمی ہے؛ حالانکہ ایسا نہیں ہے (اور ہٹ جانے پر بھی قعوس ہوتا ہے)۔

(۴) یہ مرض خصوصیت کے ساتھ برف ہی کی طرف نظر کرنے سے نہیں ہوتا ہے، بلکہ تمام تیز روشنیوں، اور سخت سفیدیوں سے بھی ہو جاتا ہے، جیسا کہ شیخ نے تصریح کی ہے؛ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ سفید چیزوں اور تیز روشنیوں کی غایت لطافت کے باعث روح باصرہ جاتی ہے کہ ایسے اجزاء کی طرف چلی جائے، جو اس کے جیسی لطیف ہوں، اس لئے (روح باصرہ ان روشنیوں کی طرف چلی جاتی ہے، اور اسی وجہ سے) یہ روشنیاں روح باصرہ کو پراگندہ اور متفرق کر دیتی ہیں، جس طرح آفتاب کی روشنی چراغ کی روشنی کو پراگندہ کر دیتی ہے، اس لئے وہ مرعین چیزوں کو بالکل دیکھ نہیں سکتا، یا روح کے ضعیف ہو جانے کی وجہ سے وہ قریب سے تو دیکھ سکتا ہے، مگر دور سے نہیں دیکھ سکتا۔ اور جب وہ مختلف رنگوں کی طرف نظر دوڑاتا ہے

۳ اور آئینہ کے درمیان پیدا ہوا ہے

اور زاویہ قیام آئینہ اور لوٹ کر جانے والی شعاع کے درمیان پیدا ہوا ہے۔ ان دونوں زاویوں کو اگر نظر سے دیکھو گے تو برابر معلوم ہوں گے (مترجم)۔

۱) اس کو چراغ فرض کرو، اور (۲) کہ

آئینہ اور (۳) کو چھت (۴) آئینہ والی

شعاع (۵) لوٹنے والی شعاع

چراغ سے روشنی آئینہ پر پڑتی ہے، اور

اس سے لوٹ کر چھت پر جاتی ہے۔ اب

غور کرو کہ آفتاب اور آئینہ دو زاویے پیدا

ہوئے ہیں۔ زاویہ الف چراغ کی شعاع



تو اسے خیال ہو تا ہے کہ تمام رنگوں پر سفیدی پڑی ہوئی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ عرصہ تک سفیدی کی طرف دیکھتے رہنے سے قوت خیالیہ میں سفیدی کا خیال جم جاتا ہے۔

**علاج** { سیاہ پٹا چہرہ پر لٹکائیں } سیاہ کپڑے پہنیں، آنکھوں کے نیچے، جہاں نظر پڑ سکتی ہو، سیاہ بٹی باز میں، اور ان سے بہتر تو یہ ہے کہ آنکھ پر وہ چیز باندھیں، جو ترک لوگ اپنے سفر کی حالت میں استعمال کیا کرتے ہیں؛ اور وہ جہایوں کے دم کے سیاہ بالوں کی بھی ہوئی ایک شئی ہوتی ہے، کیونکہ یہ سیاہی کی وجہ سے فوراً باصرہ کو اکٹھا رکھتی، اور پراگندہ ہونے سے بچاتی ہے؛ اور چونکہ اس کے اندر (جالی کی طرح) سودا خچوتے ہیں، اس لئے چیزوں کے دیکھنے میں بھی رُکاوٹ پیدا نہیں کرتی { آنکھوں میں دودھ دوہیں } کیونکہ دودھ روح کو غلیظ کرتا، طبقات چشم کو نرم اور ڈھیلہ کرتا، اور ان سے اُس کثافت کو زائل کر دیتا ہے، جو برف کی برودت سے ان میں پیدا ہو سکتی ہے، بشرطیکہ یہ مرض برف کی وجہ سے پیدا ہوا ہو۔ اور آنکھوں پر کوٹے ہوئے بادام، اور علی الخصوص کڑوے بادام کا صاف لگا لیں؛ کیونکہ یہ صاف دہنیائی کو قوت دیتا، روح باصرہ کو غلیظ کرتا، اور اُس سے کثافت زائل کرتا ہے { گرم پانی سے فکور کریں } تاکہ آنکھ اور روح باصرہ میں رطوبت حاصل ہو، طبقات نرم ہو جائیں، ان سے کثافت دور ہو جائے، اور ان کے مسامات کھل جائیں۔

{ اگر برف کی طرف دیکھنے سے آشوب چشم پیدا ہو جائے تو اس کی وجہ یہ ہو ا کرتی ہے کہ } طبقات چشم کثیف ہو جاتے ہیں، اور سردی کے باعث ان کے مسامات بند ہو جاتے ہیں، اسلئے { بخارات اندر ہی بند ہو جاتے ہیں } اور یہی بند بخارات ان میں اُن ردی اور فاسد مواد میں تبدیل ہو جاتے ہیں، جو باعث دم بن جاتے ہیں { اسلئے علاج اُن چیزوں سے ہونا چاہئے } جو اُن بخارات کو تحلیل کرنے والی ہوں { یعنی مسامات کو کھولنے والی، بخارات اور نو پیدا مواد کو لطیف و رقیق بنانے والی ہوں } مثلاً ایسے جراثیموں سے بھیا رہ لیں، جو لطافت پیدا کرنے والے ہوں، اور جن میں خلیج، اسن کے پتے، اسن کے خشک چھلکے، زوفا کے خشک { ناخورد اور پاؤں } جو ش دینے گئے ہوں، اور شراب کے بخارات سے بھیا رہ لیں، جو بھکی کے گرم پاٹ پر قطرے قطرے گرائی گئی ہو؛ بھکی کا پاٹ چونکہ متخاضل ہوتا ہے، اس لئے اُس کے مسامات اور کثافت میں ہوائی اجزاء پوشیدہ ہوتے ہیں؛ اور جب شراب اپنی لطافت و رقت کے باعث اُن مسامات میں گھسکتی ہے تو یہ ہوائی اجزاء پاٹ سے نکل کر اوپر اُٹھتے ہیں، اور چونکہ یہ ہوائی اجزاء شراب کی وجہ سے اور گرم ہونے کی وجہ سے زیادہ گرم اور زیادہ لطیف ہو جاتے ہیں، اسلئے آنکھ کے مسامات کو کھول دیتے ہیں، اور ان کے اندر کے بند مواد کو تحلیل کر دیتے ہیں { یا گرم کئے ہوئے تانبہ پر گرائی گئی ہو } کیونکہ تانبہ اپنی خاصیت سے تاریکی چشم کو جلا بخشتا، روشن کرتا، بینائی کو تیز اور قوی کرتا ہے، اور جب گرم ہو جائے گا، اور اس پر شراب ڈالی جائیگی،

تھوس سے گرم بخارات اُٹھیں گے، جو آنکھ کے مسات کو کھول دیجئے، مواد کو تحلیل کر بیگئے، اور تانبہ کی خاصیت حاصل کر لینے کی وجہ سے آنکھ کو قوی کر دیجئے +

## پیلکوں کی جوں

جوں کا مادہ ایک گندہ بلغمی، اور نفع پائی ہوئی رطوبت ہوتی ہے جسکی گندگی اور غنٹ کیوجہ سے، اور اسوجہ سے کہ اس کے ساتھ ایک اور میلی رطوبت مخلوط ہوتی ہے جو طبیعت اسے جلد کی طرف اور بالوں کی جڑ کی طرف پھینک دیتی ہے کیونکہ یہ مقامات اسی لئے بنائے گئے ہیں کہ جن مواد سے بالوں کی پیدائش ہوا کرتی ہے، ان مواد کو قبول کر لیا کریں + صفراء سے انکی پیدائش ناممکن ہے کیونکہ صفراء ایک سخت گرم، کڑوے مزے کا، اور جوں کے مزاج کے بالکل مخالف مادہ ہے۔ اسی وجہ سے کڑوی چیزیں جوں کو مار دیتی ہیں + علیٰ ہذا سودا سے بھی یہ نہیں پیدا ہو سکتی ہیں کیونکہ سودا کا مزاج متانی حیات اور دشمن زندگی ہے + اور نہ خون سے پیدا ہو سکتی ہیں کیونکہ طبیعت (خون کو ایک قیمتی شے جان کر) اس سے بخل کرتی ہے (اور کہیں دفع نہیں کرتی) اور وہ قوت، جو اس کی پیدائش کے لئے آمادگی و استعداد پیدا کرتی ہے، وہ غیر طبعی یعنی غریبی و عارضی (حرارت ہے) جو ان رطوبتوں کو اس وجہ سے متعفن کر دیتی ہے کہ ان رطوبتوں کے ساتھ کسی لایح اور طبع کے وابستہ نہ ہونے کی وجہ سے طبیعت اس سے اعراض کر لیتی ہے، اسلئے اس عفونت سے ان میں ایک ایسا مزاج پیدا ہو جاتا ہے، جس کی وجہ سے یہ رطوبتیں جوں کی زندگی کے لائق ہو سکتی ہیں کیونکہ رطوبت، خواہ از قسم فضلات ردیہ ہو، یا اچھی ہو جب اس میں حرارت اثر کرتی ہے، خواہ حرارت غریزی ہو، یا عارضی، تو وہ رطوبت حیات و زندگی کا سبب بن جاتی ہے، اور جب ان رطوبتوں میں زندگی کی قابلیت آ جاتی ہے تو وہ اس زندگی سے محروم بھی نہیں رہتی جاتی کیونکہ مبادیاض (قدرت) کی طرف سے کوئی بخل نہیں ہے +

علاج: مواد الاصول پلانے کے بعد اور مادہ کو لطیف کرنے اور نفع دینے کے بعد

جو قویا کے ذریعہ مہل دیں اور بدن اور سر کا اُس متعفن رطوبت سے تنقیہ کریں اور غرغره اُن

چیزوں سے کریں، جو دماغ کا تنقیہ کرتی ہوں مثلاً یارنج فیکرا، یا شہد کے ہمراہ کا بجی اور انہیں

لے مل کتاب میں ہے بدن کے میل کی کیفیت رکھنے والی، مثلاً خواہ انسانی زندگی ہو یا حیوانی (مترجم) +

مثلاً یعنی یہ رطوبتیں چونکہ از قسم مواد ردیہ ہوتی ہیں، اسلئے طبیعت کے نزدیک بیکار شئی ہو جاتی ہیں، اور

حرارت غریزی کے تعلق کو ان سے ہٹا لیتی ہے، جس سے یہ بڑ جاتی ہیں (مترجم) +

مثلاً یعنی ان رطوبتوں میں یہ قابلیت پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ جوں بن کر زندہ رہے، اور جوں کی زندگی

ان میں آ جائے (مترجم) +

مثلاً بکریقل شاعرہ نسبت کیا برابر ایک کو تمام ازل نے جو شخص کہ جس چیز کے قابل نظر آیا (مترجم) +

رطوبتوں سے پلکوں کو پاک کریں، اور کھار دی پانی اور سوئے کے پانی سے انہیں دھوئیں، اور ایسے سر سے لگائیں، جو جلا پیداکر نیوالے، اور ان جوڑوں کو مار نیوالے ہوں مثلاً پشتکری اور اسکا نصف مونیزج، اسی طرح بورہ ارمنی، ان کو پیس کر سلائی سے پلکوں پر بھیریں۔ یہ چیزیں جو کس جھاڑی ہیں دوار اور علاج کی قوت کو مادہ کی غلطت اور لطافت کے اعتبار سے کم و بیش کر لیں، اور مادہ کی غلطت و لطافت ان جوڑوں کی حرکت کی سستی اور تیزی سے معلوم ہو سکتی ہے۔ اگر کوئی سلائی لیکر پارہ کے اندر دبائیں، یہاں تک کہ پارہ کی بواس کے اندر آجائے، اس کے بعد یہ سلائی آہستہ آہستہ پھیریں، اور آنکھوں میں بغیر کسی دوار کے سرمہ لگانے کے طور پر لگائیں، تو یہ جو نہیں مار دیتی اور انہیں جھاڑ دیتی ہے، کیونکہ پارہ کی بویں چھوٹے چھوٹے تمام کیڑوں کے مارنے کی خاصیت ہے، اور اس کے برابر اس پارہ میں کوئی شئی نہیں ہے (یعنی پارہ زبردست قاتل جراثیم اور مانع عفونت ہے)۔

## شعیرہ (گہا بنجی)

۱) شعیرہ کا ایک لمبا سا درم ہے، جو پیوٹ کے کنارے پر، بالوں کی جڑ میں، نمایاں ہوتا ہے اور اپنی شکل میں شعیرہ (جو) سے مشابہ ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے اس کا نام بھی شعیرہ (جو) ہی رکھا گیا ہے۔ بعض لوگوں نے وجہ تسمیہ یہ بیان کی ہے کہ اس کا نام شعیرہ اسوجہ سے رکھا گیا ہے کہ یہ اپنی شکل میں "شعیرۃ السکاکین" سے مشابہ ہوتا ہے، اور شعیرۃ السکاکین وہ لوہا ہے، جو تلوار اور چھری کے دستہ میں، جہاں تلوار اور چھری گھسٹی ہے، وہیں پر یہ بھی گھسا رہتا ہے، تاکہ تلوار اور چھری کے پھل کو دستہ سے نکلنے نہ دے۔ یہ لوہا بھی اپنی شکل میں جوہی سے مشابہ ہوتا ہے۔ ۲) یہ درم سخت ہوتا ہے، اور اس کا رنگ پونے ہی کے رنگ سا ہوتا ہے۔ اور اس درم کا مادہ غلیظ، جلا ہوا، اور دسوی فضلہ ہے۔ اسی کی ایک قسم سرخ اور نرم ہوتی ہے، جس کا نام عراوس (دھن) ہے، اور اس کا مادہ اکثر خون ہی ہوتا ہے۔



علاج ۱) فصق کریں، دماغ کا تنقیہ کریں، بھوکا رکھیں، غذا کم کر دیں، رات کا کھانا بند کر دیں، اور ادواکلی میں ایلار، روت، مامینا، گل ارمنی، آب کاسنی کے ساتھ، طلا کریں۔ پھر گرم موم اور مرہم داخیون ۲) طلا کریں۔ یہ علاج اس کی دونوں قسموں کے

لئے تیز حرکت ہوں تو سمجھا جائے کہ مادہ لطیف ہے، اور سست حرکت ہوں تو سمجھا جائے کہ مادہ غلیظ ہے، جس سے یہ پیدا ہوتی ہیں (مرہم)۔

لئے عام ہے۔ مگر پہلی قسم اگر اس علاج سے دور نہ ہو تو دستکاری کے بدون چارہ نہیں، جسکی صورت یہ ہے کہ اس کی جڑ کو ناخون سے دبا کر کاٹ لیں، یا قینچی سے کاٹ لیں، اور خون کو کچھ دیر تک بنے دیں۔ پھر اس پر زور اور اسفر چھڑک دیں (ناک ناخون بند ہو جائے) +

## لاغری چشم رسل لعین

یہ بیماری علی العموم بڑھوں میں پیدا ہوتی ہے، کیونکہ ان کی اصلی رطوبتیں، جو ان کے اعضا کے جوہر میں جاگزیں ہوتی ہیں، کم ہو جاتی ہیں مگر لگا ہے جو انوں کے اندر بھی کسی ایک ایک میں ہو جاتی ہے کسی ایک آنکھ میں پیدا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ مرض جو انوں میں رطوبات اصلہ کے کم ہونے کی وجہ سے تو پیدا ہوتا نہیں دکھ دوڑوں آنکھ کی رطوبتیں ایک ساتھ خشک ہوں، بلکہ عارضی طویر پر دوسرے امراض کی طرح یہ بھی کئی مرضی سبب سے پیدا ہو کر تاسے جو شاذ و نادر ہی دونوں آنکھوں میں عام ہو سکتا ہے، کیونکہ طبیعت قدرت کے حکم سے جس طرح خیس اعضا کو مبتلا ہے، بلکہ کے شریف اعضا کی حمایت کیا کرتی ہے، اسی طرح حتی المقدور دوسرا وی درجے کے اعضا میں سے بھی ایک کو مبتلا مرض کر کے دوسرے کو بچا لیتی ہے +

وہ اسباب جن سے یہ مرض جو انوں میں ہوتا ہے، یا رطوبت زجاجیہ کا، یا جلیڈیہ کا، یا بقیہ کا خشک ہو جانا ہے، اور ان میں خشکی کثرت استفرغ سے آتی ہے، یا کئی غذا رستے، جیسا کہ مرض سے اُسے جوئے لوگوں ہیں، یا طبقہ مشیمہ، یا شبکیہ کی رگوں کے بند ہو جانے کی وجہ سے، جس سے ان رطوبتوں کی طرف غذا مترشح نہیں ہو سکتی ہے، یا اس وجہ سے کہ آنکھوں کی قوتیں غذا حاصل کرنے سے عاجز اور کمزور ہو جاتی ہے، جیسا کہ مخدّر و داؤوں کے استعمال کیوقت اس وجہ سے پیدا ہو جاتی ہے کہ بردت مجذّمہ آنکھوں کی قوت غذا ذیہ کو مار ڈالتی ہے، جیسا کہ ہم نے جالینوس سے نقل کیا ہے کہ کتاب حیلۃ البرء کے کسی مقام میں اس نے کہا ہے کہ بہت سے لوگوں کا طبّا نے در چشم میں انیون وغیرہ جسی مخدّر پینوں سے علاج کیا، جس سے کچھ دیر کے بعد بعض لوگوں کی بینائیاں کمزور ہو گئیں، اور بعض لوگوں کو "رسل لعین" (لاغری چشم) ہو گیا، کیونکہ غذا کی کمی کے باعث رطوبتیں خشک ہو جاتی ہیں +

یہ مرض کیا ہے؟ دراصل رطوبات چشم کا کم ہو جانا، اور طبقات کا چھوٹا ہو جانا ہے، یہ چھوٹے اسلئے ہوتے ہیں کہ انکا سارا جن رطوبتوں پر ہوتا ہے، وہ جاتی رہتی ہیں مگر اور رطوبت بیضیہ کا فنا ہو جانا، یا بہت ہی کم ہو جانا ہے، خواہ اس کا سبب وہی مذکورہ بالا

لے مرضی سبب وہ سبب ہے، جس سے امراض پیدا ہوتے ہیں۔ یہ اسباب عارضی ہیں، برخلاف ازلی رطوبات کا خشک ہونا برعکس میں ایک طبی اور لازمی امر ہے، جس سے چھٹکارہ نہیں (مرہم)

لے بردت مجذّمہ کا: سردی، جس کا کام مواد کو جادینا ہے +

اسباب ہوں، یا اس سبب سے کہ عنبیہ اندے سے باہر تک اس طرح پھٹ جائے کہ رطوبت  
یعنیہ اس سے بہ نکلے اور نور باصرہ کا کم ہو جاتا ہے، جو آنکھ کی دستوں کو بھر کر تا ہے، کیونکہ  
نور یعنی روح ایک نہایت ہی ترجمہ ہے اور تقریباً پونے آٹھ گھنٹوں پر ملکہ بند ہو جاتا ہے جس  
جس کی وجہ سے آنکھ کے ڈھیلے کی لاغری ہے اور گاہے مینائی جاتی رہتی ہے، جبکہ خشکی کا  
غلبہ ہو جاتا ہے، اور رطوبتوں سے، اور خاص کر رطوبت جلیدیہ سے صفائی اور شفافیت جاتی  
رہتی ہے، اس لئے ان کے اندر عکس نہیں چھپا کرتا، یہی بصارت کی کمزوری، تو بہر حال اس  
مرض میں ضرور ہی ہوتی ہے۔

**علاج** جب یہ مرض جوانوں میں ہو تو بدن سے مواد خارج کریں، اگر اس کا سبب  
افسردہ عروق ہو تو سڈ سے کھولیں، پھر تمام بدن اور سر کے مزاج میں رطوبت پیدا کریں،  
اور اگر اس کا سبب سڈ نہ ہو تو اس کا علاج فقط اچھی طرح رطوبت پیدا کرنا ہی ہے اور  
اگر بوڑھوں میں ہو تو یہ مرض کم اچھا ہوا کرتا ہے، کیونکہ بوڑھوں کے اعضاء میں پوست  
خشکی کا غلبہ ہوتا ہے، اور ان رطوبتوں کا کسی اور رطوبت کو قائم مقام بنادینا، جو ان کے  
اعضاء میں پہلے جاگزیں تھیں، دشوار ہے، مگر علاج بہر حال کریں، اور رطوبت پیدا  
کریں تاکہ مرض نہ بڑھ جائے۔

## تاریکی میں بند ہونے سے اندھا ہو جانا

**ذَهَابُ الْبَصَرِ فِي الْمَطَامِيرِ** (مطامیر (کشتیوں) اور تاریک قید خانوں  
میں (بند ہونے کی وجہ سے) مینائی کا جاتا رہنا) **مطامیر** (کشتیاں) زمین کا وہ گڑھا ہے  
جس میں غلے وغیرہ چھپائے جاتے ہیں۔

**سبب** یہ بیماری دو وجوہ سے پیدا ہوتی ہے  
(۱) اول زیادہ عرصہ تک تاریکی میں رہنے سے، زیادہ عرصہ تک رہنے کی قید اسلئے لگائی  
گئی ہے کہ تاریکی بھی اگرچہ تیز روشنی کی طرح مینائی کے لئے مضر ہے، لیکن اسکا یہ اثر اور مضر جلد  
نہیں ہوا کرتا ہے، اسلئے کہ تاریکی کو سرد اور غلیظ مانا گیا ہے، برخلاف اس کے روشنی کا فعل  
زیادہ قوی اور اسکا اثر جلد ہوتا ہے، کیونکہ روشنی گرم اور لطیف مانی گئی ہے اور روشنی کی  
لئے کئی زمین کے گوشے کہتے ہیں، جس کے اندر غلہ وغیرہ کا ذخیرہ جمع کیا جاتا ہے، اس کے اندر باہر سے اتنا  
جس سردی ہو تا ہے کہ وہی اس کے اندر چلا جاسکتا ہے، اور بند کرنے سے تاریک ہو جاتا ہے (مترجم)  
لئے تاریکی نہ فی قصبہ سرد ہے، اور نہ غلیظ، بلکہ اپنے افعال کے لحاظ سے سرد مانی گئی ہے، اور جب یہ سردی  
اور سردی چیزوں کو غلیظ بن کر سکتی ہے، کیونکہ سردی کا کام غلیظ کرنا ہے، اسی وجہ سے اسے غلیظ بھی  
کہتے ہیں۔ یہی حال روشنی کا بھی ہے (مترجم)۔

طرف کم دیکھنے سے، جو روح کو پھیلائی، اور پھیلا کر اور تحلیل پیدا کر کے اسکے مادہ میں زیادتی پیدا کرتی ہے، مگر روشنی سے یہ فائدہ اسی وقت حاصل ہوتے ہیں، جبکہ وہ اتنی زیادہ ہو کہ روح کو بہت زیادہ پرانگندہ کر کے اس میں کمی اور رقت پیدا کرے، اور جو روح کے بخارات غلیظہ اور رطوبات (زائدہ) کو تحلیل کرتی ہے، اور جب انسان تاریکی میں بند رہنے کے باعث روشنی کے ان فوائد سے محروم رہتا ہے، تو بینائی کی روح کیفیت ہو جاتی اور نور باصرہ غلیظ ہو جاتا ہے، کیونکہ وہ سبب قائم ہی نہیں رہتا جو اسے لطیف کرنے والا اور تحلیل کرنے والا تھا، اور بینائی کے راستے بند ہو جاتے ہیں، کیونکہ غلیظہ رطوبتیں یہاں اکٹھی ہو جاتیں، اصلی رطوبتیں غلیظ ہو جاتیں، اور طبقات چشم کیفیت ہو جاتے ہیں۔ علاوہ بریں خود تاریکی بھی سخت سیاہی کی طرح بینائی کو نہایت سختی کے ساتھ مکروہ طور پر اکٹھا کرتی، اور غایت درجہ غلیظہ کرتی ہے، لگاتار اس وجہ سے کہ رطوبت بیضیہ میں مواد اکٹھے ہو جاتے ہیں، رطوبت بیضیہ غلیظہ، مکدرہ اور سیاہ ہو جاتی ہے، اور بینائی کو زائل کر دیتی ہے۔

(۲) بیماری تاریکی میں زیادہ عرصہ تک ٹھہرنے کے بعد دفعۃً باہر نکل آنے سے پیدا ہوتی ہے (کیونکہ ایسی حالت میں) نور باصرہ بیرونی روشنی سے ملنے کیلئے زور سے باہر چلی آتی ہے، اور چونکہ پتلی میں اس کی کثرت ہو جاتی ہے، اس لئے پتلی پھیل جاتی ہے، اور اس کے پھیلنے کے وقت نور باصرہ منتشر ہو جاتا، یا اسے آفتاب کی روشنی سلب و معدوم کر لیتی ہے، جس طرح چراغ کی روشنی کو آفتاب کی روشنی سلب کر لیا کرتی ہے، کیونکہ تاریکی میں رہنے سے روح باصرہ کم اور ضعیف ہو جاتی ہے، کیونکہ روح باصرہ کے شدید اجتماع سے روح یہاں تک گھٹتی ہے کہ وہ تحلیل ہونے لگتی ہے، جیسا کہ شیخ نے لکھا ہے، کیونکہ روح ایک گرم جسم ہے، جب اندر گھٹ جاتی، اور اکٹھی ہو جاتی ہے تو اس کی حرارت و جدت بڑھ جاتی، اور تحلیل ہونے لگتی ہے، اسلئے پہلے روح غلیظہ ہو جاتی ہے، پھر آخر میں رقیق ہو جاتی ہے، ان باتوں سے روح کم اور ضعیف ہو جاتی، اور زیادہ روشنی میں، یا زیادہ روشنی کی وجہ سے، تحلیل و منتشر ہونے کے لئے مستعد بن جاتی ہے۔

**علاج** اگر یہ مرض نور باصرہ کے مکدر ہونے، یا راستوں کے بند ہو جانے، یا رطوبت بیضیہ کے سیاہ ہو جانے سے ہو تو لطیف و رقیق کرنے والی چیزیں استعمال کریں، جو از قسم سرد ہوں، مثلاً باسلیقون اور شیاف مرارات، یا دوسری چیزیں ہوں، مثلاً لطیف غذائیں، اور معجونیں، اور اگر یہ مرض تاریکی سے روشنی کی طرف فوراً نکل آنے سے پیدا ہوا ہو تو اس کا علاج یہ ہے کہ دھوپ کی طرف نہ دیکھیں اور چہرہ پر آسمانی رنگ کا برقع لٹکائیں، کیونکہ آسمانی رنگ سفید اور روشن رنگ کی طرح نور باصرہ کو پرانگندہ نہیں کرتا، اور نہ سخت سیاہ رنگ کے مانند اسے مکروہ طور پر اکٹھا کرتا ہے، اور لوہے کے ساتھ رگڑے ہوئے سیمہ کی طرف



نظر رکھیں؛ کیونکہ رگڑنے سے اس میں سفیدی اور چمک پیدا ہو جاتی ہے، جس کا کام روح کو متوقف کرنا ہے، اور یہ سفیدی انکی اصلی سیاہی کے ساتھ لجا جاتی ہے، جس کا کام روح کو جمع کرنا ہے (غرض اس طرح ایک درمیانی حالت پیدا ہو جاتی ہے) (اور اچھی غذا میں کھائیں رات کا کھانا بند کر دیں) کیونکہ رات کے کھانے سے دماغ غلیظ بخارات سے بھر جاتا ہے، اسلئے روح کم اور ضعیف ہو جاتی ہے اور دوزے اور جماع بھی روک دیں؛ کیونکہ ان دونوں باتوں سے روح نفسانی تحلیل ہوتی ہے، جس سے روح باصرہ ضعیف ہو جاتی ہے؛ کیونکہ روح باصرہ دراصل روح نفسانی ہی کا ایک حصہ ہے +

## آنکھ کی چوٹ (مَہِ تَبِہِ الْعَيْنِ)

آنکھ کی چوٹ کا علاج یہ ہے کہ نصہ کریں، اسہال لائیں، اور ٹہکی، ٹہکی سنگھیاں کھیں؛ یہ ساری باتیں اس لئے کی جاتی ہیں کہ عضو ماؤن سے (آنکھ سے) مادہ پھر جائے، تاکہ اس میں درم نہ پیدا ہو؛ اور مناسب ہے کہ اسہال خیساندوں سے، اور میوہ جات کے پانی سے لائیں؛ تیز مسلمات نہ دیں، کیونکہ تیز مسلمات سے حیات لاحق ہو جاتے ہیں، اور اخلاط ہیجان و جوش میں آ جاتے ہیں؛ پھر زردی سمیت سفیدی، روغن گل کے ساتھ پر رکھیں؛ یہ چیزیں سردی اور خشکی پیدا کرتی ہیں، لیکن نہ ایسی خشکی کہ اس کے ساتھ لذع (شوزش) ہو، اور اعضا جہنم کو سخت کرتی ہیں، انکی طرف مواد گرنے کو روکتیں، گرم درموں کو نفع دیتیں، اور تحلیل کرتی ہیں، اور انکے درد کو تسکین دیتی ہیں +؛ اگر درم کی سرخی زائل ہونے کے بعد، اور مادہ کے لپٹنے کے بعد، آنکھوں کے اندر سبزی باقی رہے؛ یہ سبزی اُس خون کی وجہ سے باقی رہا کرتی ہے جو رابیک رگوں کے پھٹنے، یا ان کے منہ کھل جانے سے نکل پڑتا ہے، اور بالائی جلد کے نیچے رابجلہ کی دو پرتوں میں سے بالائی پرت کے نیچے، ایسی جگہ اکٹھا ہو جاتا ہے کہ خون کا رنگ باہر معلوم ہوتا ہے، اور وہاں جم جاتا ہے؛ نوک شیر، پودینہ، حجر لفظل، اور پتر نال کا ملا لگائیں؛ دھتے کے اندر ایک قسم کی گرم قوت ہوتی ہے، جس کی وجہ سے غلیظ، اور بچے ہوئے مواد کو رقیق کرتا، اور تحلیل کرتا ہے + اور پودینہ لطافت پیدا کرتا، اور مواد کو چھٹاتا ہے + حجر لفظل وہ پتھر ہے، جو گول مرتج میں ملا کرتا ہے +

## جُسْأَتُ (پلکوں کی سختی)

جُسْأَتُ سے مراد پرتوں کی سختی ہے، جسے مصنف پہلے ذکر ہی کر چکا ہے؛ لیکن دوسرے فوائد کے ساتھ اسے دوبارہ ذکر کر رہا ہے۔ اسے پردہ الخمہ کی جہات پر معمول نہیں کیا جاتا یعنی مصنف ٹہکی، ٹہکی جو سفید ہے + (مترجم) +

جاسکتا، کیونکہ وہ ایک ایسی مٹی ہے جو ساری آنکھ میں اس طرح پیدا ہوتی ہے کہ اس کے ساتھ آنکھ کی حرکت دشوار ہو جاتی ہے، اور زیادہ خشکی سے آنکھ میں تناؤ پیدا ہو جاتا ہے جس سے ایک مرض ہے، جس سے آنکھوں کو بند کرنے اور کھولنے کے لئے پوٹوں کی حرکت دشوار ہو جاتی ہے، کیونکہ پوٹوں میں کسی غلیظ اور خشک خلط کی وجہ سے، یا سادہ خشکی کی وجہ سے تناؤ سا پیدا ہو جاتا ہے جس سے آنکھ ہی درد اور بلا کسی رطوبت کے سُرخ ہو جاتی ہے، درد تو تناؤ کی وجہ سے ہوتا ہے ہوتا ہے، اور سُرخی اس وجہ سے ہوتی ہے کہ درد کے باعث پلکوں کی طرف خون جذب ہو کر چلا آتا ہے، مگر اکثر حالات میں آنکھ کے اندر خشک اور سخت چیز (جسے) خارج ہوتی رہتی ہے، اور یہ دلم ہوتا ہے، جہاں مرغن (ساذج نہو، بلکہ) مادی ہو، نیکین جب پلکوں میں بلا کسی مادہ کے، یعنی بلا کسی نیکین اور شور رطوبت کے، خارج ہو تو اس کا نام آنکھ کی خشکی (یعنی مستہ العین) رکھا جاتا ہے، اور اس کا سبب گرم اور غلیظ بخارات ہوتے ہیں، جو ان کی طرف چڑھ جاتے ہیں اس کا سبب مادہ، یا رطوبت نہیں ہوتی) +

**علاج** رطوبت پیدا کرنے کی غرض سے گرم پانی کا فلور کریں، بنفشہ، خلی، بابونہ، اسی، اور جو کے جو شاندرے سے، نطول کریں، حمام کریں، تردوغنوں میں سر کو غرق کریں، مثلاً روغن بنفشہ، روغن کدو، روغن نیلوفر، اگر مادہ ہو تو ایارجات سے تنقیہ و ماخ کریں، سفیدی بیضہ اور روغن گل، یا مرغیوں کی جربی، العاب اسپنول ہمراہ موم و روغن گل آنکھوں پر رکھا کریں، اگر مرغن مادی ہو تو آنسو بہانے والے سرمے استعمال کریں، کیونکہ یہ مواد کو تحلیل کرتے اور انہیں آنسو کے ساتھ دفع کر دیتے ہیں، اور آنکھوں کی طرف ایسی رفیق اور معتدل رطوبتوں کو پہنچ لاتے ہیں، جو ان کو نرم کر دیتیں، اور ان کی خشکی نازل کر دیتی ہیں +

## کویا وریپوٹوں کی خارش (حالتہ الاماق والاجفان)

اس کا سبب نیکین اور شور رطوبتیں ہوتی ہیں، جو ان کی طرف گرتی ہیں، اسی وجہ سے خارش کے ساتھ نیکین اور شور آنسو بہتے رہتے ہیں، پلکوں میں سُرخی اور سوزش ہوتی ہے، گھا ہے اس نیکین آنسو سے، اور زیادہ کھانے سے، پلکوں میں زخم پڑ جاتے ہیں +

**علاج** کاسنی پیکر اور روغن گل ملا کر آنکھ پر صاف کریں، اور حقیری یعنی برود حصرم، یا حصرم میں پردوش کی ہوئی تو نیا سرمہ کے طور پر لگائیں، تاکہ یہ آنکھ کی رطوبت کو جو س نے اور آنسو بہائے، جس سے بُری رطوبتیں خارج ہو جائیں، اگر یہ علاج کافی ہو تو خیر، ورنہ ملہ حصرم ہی کے نفوی سنی حصرم یعنی کچے انگو ر دالی دوا کے ہیں۔ برود حصرم کا نسخہ گن جگاسہ (دوسرا)

مناسب یہ ہے کہ غذائی تدابیر کو معتدل و درست بنایا جائے، یعنی لطیف غذائیں کھلائی جائیں مثلاً بکری کے پھون اور بھیڑ کے بچوں کا گوشت، اور خالص روٹی کھائیں، اور میوؤں میں سے انجیر اور مٹی دیں، مزاج میں رطوبت پیدا کریں، برابر حمام کرائیں، روغنوں کی ماش کرہیں، نطول (ترہے) اور رطوبت پیدا کرنے والی غذائیں استعمال کرائیں، تاکہ ان تہ بیروں سے مادہ خارج ہونیکے قابل ہو جائے، اور اس کی گرمی و تیزی میں سکون آجائے، پھر قصد کریں، بشرطیکہ یہ شور رطوبت دہوی ہو، اور اگر یہ شور رطوبت کسی دوسری خلط سے ہو تو اس رومی خلط کو خارج کریں، اور آئسو بہانے والے، اور آنکھ کو صاف کرنے والے سرمے لگائیں، مثلاً باسلیقون، اور غریبہ، ایسے سرموں کے استعمال کا فائدہ ہم بیان کر چکے ہیں۔

## آنکھوں کا باہر نکل آنا (حجوظ)

سبب (۱) اس کی وجہ کا ہے یہ ہوتی ہے کہ آنکھ کا ڈھیلہ زیادہ پھول جاتا، اور زیادہ بجاری ہو جاتا ہے، اور کسی ریاحی مادہ سے، یا کسی غلطی مادہ سے، بھر جاتا ہے، علامات (۲) آنکھوں کے باہر نکل آنے، اور ڈھیلے کے اوپر بھرنے کے ساتھ آنکھوں کی مقدار بھی بڑی ہوتی ہے، علاج (۳) تیز حقنوں، سہلوں، فصد اور سنگھیوں کے ذریعہ مادہ کو خارج کریں، ان تدابیر و علاج میں سے وہی کریں، جو مادہ کے موافق ہو، شیان ساق سرمہ کے طور پر لگائیں، کیونکہ اس میں آنسو بہانے کے ساتھ قبض کی، اور عضد کو قوی کرنے کی قوت بھی ہوتی ہے، جس کی وجہ سے شیان آنکھوں کو روک سکتا، اور اوپر بھرنے سے اور مادوں کے قبول کرنے سے منع کرتا ہے۔

نسخہ شیان ساق: ساق کو پانی میں جوش دیکر چھان لیں، پھر پکا کر اس کا قوام کریں، اور سفید قلعی مفصول ایک حصہ، کافور جو قحانی حصہ، کیترا چھ حصہ، ایک ساق کے قوام میں ملا کر شیان بنالیں۔

سبب (۲) گھسے اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ آنکھ کا ڈھیلہ اندر سے دب کر باہر کی طرف چلا آتا ہے، جیسا کہ گھاسنے کے وقت ہوتا ہے، کیونکہ گھاسنے کے وقت خود دماغ اور دماغ کے سارے عروق و مجاری، بلکہ سارے سر کے عروق و مجاری، اور سر کے بلون اس ہوا بخار آدھانیہ سے بھر جاتی ہیں، جو سانس سے نکلا کرتی ہے، کیونکہ گھاسنے اور سانس دکنے کے وقت یہی ہوا و شریازوں اور دماغ کی افضاؤں میں لوٹ جاتی ہے، اور اپنے ساتھ ان مواد اور بخارات کو بھی لے جاتی ہے، جو رگوں میں ہوتے ہیں، اور جیسا کہ سر کے سخت درد میں ہو جاتا ہے، کیونکہ (۱) اس میں درد کی شدت کی وجہ سے حرارت (دماغی حرارت) تیز لے خونیز ایک حکیم کا نام ہے، اسی کے نام پر اس کے سرمہ کے نسخہ کا نام رکھا گیا ہے، دستور

ہو جاتی ہے، اور بہت سے مواد کو سر کی طرف کھینچ لاتی، ان مواد کو پھیلا دیتی، اور ان کی مقدار میں زیادتی پیدا کر دیتی ہے، جس سے سر کی نغنائیں اور کشائیں بھر جاتی ہیں، اور (۲) اس وجہ سے کہ دوسری حالت میں دردناک عضو دوسری طرف اسے شفا بخشنے کی غرض سے طبیعت خون کو روانہ کرتی ہے، اور اس خون سے سر کی نگیں اور وسعتیں بھر جاتی ہیں اور آنکھوں کو اندر سے باہر کی طرف دھکیلتی ہیں، اور جیسا کہ تھے کی حالت میں ہو جاتا ہے، کیونکہ تھی مٹی مواد کو حرکت دیکر سر کی طرف دھک دیتی ہے، اور اسلئے کہتے ہیں سانس کو روکنا پڑتا ہے اور جیسا کہ چھیننے کے وقت، اور عورتوں کو زیادہ زور لگانے اور اٹھانے کے بعد ہو جایا کرتا ہے، جبکہ وہ پیٹ کے بچہ اور پیٹ کے بوجھ کو خارج کرنے کے لئے اسکی کوشش کرتی ہیں، کیونکہ ان حالات میں سانس بند ہو جاتا، اور سر بھر جاتا ہے۔

**علامات** یہ اسباب مذکورہ بالا مرض کے ساتھ موجود ہوتے ہیں، یا انکا وقوع پہلے ہو چکا ہوتا ہے، اور مریض کو ایسا تناؤ معلوم ہوتا ہے، کہ آنکھوں کو پیچھے سے باہر کی طرف دھکیل رہا ہے، اور اکثر اوقات ان حالتوں میں آنکھ کی مقدار بھی بڑی ہو جاتی ہے، مگر یہ اس وقت ہوتا ہے، جبکہ سر کے مادوں نے کچھ باہر کی طرف دھکیلنے میں امداد کی ہو (یعنی سر سے کچھ مواد آنکھوں میں بھی آگئے ہوں)۔

**علاج** آنکھوں پر گدی رکھ کر ہاتھ دینے اور اس گدی میں سبسہ کا ایک ٹکڑا، یا سر کی ایک پتیلی بھی رکھ دیں مریض کو پشت پر سٹلائیں، اور آنکھوں پر قابض طلاء لگائیں، مثلاً پوست انار، افاقیا، علیق، عصا رہ لختہ انیس، سخت ٹھنڈے گلاب سے، جس میں قابض دوائیں جوش دی گئی ہوں، منہ دھلائیں، کیونکہ گلاب آنکھوں کو قوی کرتا، انیس اکٹھا کرتا، اور ان میں قبض پیدا کرتا ہے، اور قابض دوائیں مثلاً گلنار، برگ زیتون، پوست خنشاں، گلاب میں اسلئے جوش دیجاتی ہیں، تاکہ ان کی وجہ سے گلاب میں قبض اور کشائفت کی قوت زیادہ ہو جائے، جس سے آنکھیں زیادہ مضبوط اور قوی ہو جاتی ہیں اور درد و زخم کے وقت عورتوں کی آنکھیں، جھاو بھرتی ہیں، اس میں بچہ کا خارج کرنا اور حین کا جاری کرنا مفید پڑتا ہے، کیونکہ بچہ کے خارج ہو جانے کے بعد زور لگانے کی ضرورت ہی نہیں رہتی، اور حین کا جاری کرنا اسوقت مفید ہے، جبکہ (نفاس کم خارج ہو رہا ہو اور) اس مرض کی امداد خون نفاس کے کم خارج ہونے سے ہو رہی ہو۔ اگر یہ مرض محض زور لگانے کی وجہ سے اور محض دباؤ کے باعث ہو رہا ہو جو سانس بند کرنے کی حالت میں پڑتا ہے تو اس کا علاج محض قابض دواؤں کا استعمال کرنا ہے۔

**سبب** گلاب آنکھوں کے اوپر آنے کی وجہ، آنکھوں کے رباطات کا اور آنکھوں کے عضلات علیق، گلاب کے اندر ایک خاص دار پودہ ہے۔ ملے برگ کی دالھی، یا اس جیسی کوئی اور دوا اسے مترجم ہے۔

کا ڈھیلا ہو جانا ہے، جو آنکھوں کے علاقوں اور رباطات کی حفاظت کرتے ہیں { عضلات چشم، جالینوس کے کھنے کے مطابق، تین ہیں، جو بینائی کے پٹے کو سہارا دیتے، اس کو قوی رکھتے، اور اس کے پھیلنے اور ڈھیلے ہونے سے، جس سے آنکھیں باہر نکل پڑتی ہیں، روکتے ہیں۔ نیز یہی عضلات آنکھ کے ڈھیلے کو ادبھرنے سے روکتے ہیں، اور انہیں زیادہ تیز دیکھنے کے وقت مضبوط پکڑے رکھتے ہیں، جیسا کہ نہایت چھوٹی چھوٹی چیزوں کو دور سے بہ تکلف دیکھتے وقت زیادہ گھومنا پڑتا ہے۔ ایسی حالتوں میں یہ عضلات آنکھ کو سہارا دے دیے دیر تک پکڑے رہتے ہیں }۔

**علامات** { اس صورت میں آنکھ کی مقدار بڑھ نہیں جاتی { کیونکہ یہاں کوئی ایسا مادہ ہی نہیں ہوتا، جو آنکھ کو بھرنے (اور اس کی مقدار بڑھانے) { اور نہ اندر سے کوئی سخت تناؤ اور دباؤ ہوتا ہے { کیونکہ یہاں اندر سے کوئی ایسا دبانے والا ہی نہیں ہوتا، جو آنکھوں کو اندر سے باہر ڈھکیلے { اور آنکھ کا ڈھیلا ہوتا رہتا ہے { کیونکہ اس کے وہ رباطات ہی ڈھیلا پڑ جاتے ہیں، جو اسے سہارا دیے رکھتے، مضبوط رکھتے رہتے، اور انہیں ہلنے بھٹنے سے محفوظ رکھتے ہیں }۔

**علاج** { بڑے بڑے ابارجات استعمال کریں { تاکہ وہ رطوبتیں خارج ہو جائیں، جو رباطات کو ڈھیلا کرتی ہیں { غرغریے، شہوم اور دھونی استعمال کریں { جو امراض سر میں معلوم ہو چکے ہیں { تنقیہ مواد کے بعد آنکھ پر { سخت قابض دوائیں رکھیں { مثلاً چھوہار کی جلائی ہوئی گٹھلی، گل سرخ، گلنار، کندر، اور سنبل }۔

## توشہ (آنکھ کا توت)

{ توشہ سرخ سیاہی مائل نرم اور ڈھیلا سا گوشت ہے { جسکی شکل توت جیسی ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے اس کا نام بھی توشہ (توت) رکھا گیا ہے { جو اکثر بچے پوٹ کے اندر لٹکا ہوتا ہے اور گلے بالائی پوٹ میں بھی ہوتا ہے؛ اور گاسے طبقہ، لقمہ میں اندرونی گوشہ چشم کی طرف مرض ناخونہ کی طرح بھی ہوتا ہے۔ گلے یہ خونی ہوتا ہے، جس سے سرخ، یا سیاہ خون بتا بلہ عضلات چشم کا تین ہونا بالکل غلط ہے۔ حقیقت میں عضلات چشم چھ ہیں۔ ایک اوپر سیدھا (مستقیم علیا)، ایک نیچے سیدھا (مستقیم سفلی)، ایک باہر کی طرف سیدھا (مستقیم وحشیہ)، ایک اندر کی طرف سیدھا (مستقیم انسیہ)، ایک اوپر ترچھا (مؤربہ علیا)، ایک نیچے ترچھا (مؤربہ سفلی)، شاید جالینوس نے اپنی کتاب میں بجائے چھ کے تین جوڑے لکھے ہونگے، جو غلطی سے فقط تین رو گئے }۔

لکھ تصدیق: ہے اردو میں گھونٹا کہتے ہیں (مترجم)۔

توشہ جو کہ وہ دم توت کی شکل کا ہوتا ہے، اسے اسے توت ہی کے نام سے پکارا جاتا ہے (مترجم)۔

بہتا ہے، اور گاسے اندھا ہوتا ہے (یعنی خون نہیں بہتا) +

**سبب** { اس کی پیدائش بچے ہوئے اور خراب خون سے ہوتی ہے }

**علاج** { فصد کریں، اور آنکھ کا تنقیہ ایسی دواؤں سے کریں، جو خشک کرنے والی، اور

گٹنے والی ہیں } مثلاً زرد وند طویل، زنگار، پٹکری، مردار سنگ، کندہ، اور نوشادر اور تیز شیاف

استعمال کریں } مثلاً شیاف اخضر، اور روشنائی { اور اس کوٹ کو مصری، یا لوہے (کے اوزار) سے

رگڑیں۔ ذر و ذر صفر گرم، اور شیاف احمر اس پر رکھیں } مگر اس کا بہترین علاج دستکاری ہے،

کیونکہ ان تیز دواؤں کی نسبت اس سے شفا حاصل ہونا زیادہ آسان ہے۔ جسکی صورت یہ ہے

کہ توت کو چٹا رہ (خفید، کانٹا) سے اوتھائیں، اور اسے کاٹیں، اور جڑے کاٹیں، کیونکہ اگر کچھ بھی

باقی رہ جائیگا تو دوبارہ لوٹ آئیگا۔ پھر اس میں نمک اور زیرہ کا پانی چسکائیں گے، اگر جڑے کاٹنا

نا ممکن ہو تو مناسب یہ ہے کہ پیوڑ کو باہر کھینچیں، اور آنکھ کو آٹے سے بھر دیں، تاکہ آنکھ میں تیز

دوا نہ لگے؛ پھر اس بقیہ توت پر مذکورہ بالا تیز دوائیں چھڑک دیں، اور دو گھنٹے تک چھوڑ دیا

یہاں تک کہ وہ سیاہ ہو جائے؛ پھر دو دھ سے کئی دفعہ دھو ڈالیں، تاکہ آنکھیں گرم

نہ ہو جائیں +

## گلی (غده)

{ غده (گلی) اندرونی گوشہ چشم کے گوشت کا طبی مقدار سے زیادہ بڑھ جانے کا

نام ہے } اور جب یہ بڑھ جاتا ہے تو آنکھوں کے فضلات کو تنھوں کی طرف دفع ہونے سے

اور چپڑ (ریج) اور آنسو کی شکل میں تبدیل ہونے سے روک دیتا ہے، اس لئے فضلات آنکھوں

ہی میں بند رہ کر متعفن ہو جاتے ہیں، اور غرب (ناصور چشم) پیدا ہو جاتا ہے۔ گاسے یہ اس قدر

بڑھ جاتا ہے کہ مریض کو اندھا کر دیتا ہے +

**علاج** { جو غلط بدن میں زائد ہوا، سکا تنقیہ کریں؛ مرہم زنگار، یا شیاف زنگار گلی پر

لگائیں } نسخہ شیاپ زنگار: گوئد بول، سفیدہ قلعی، زنگار، ہر ایک، ماش،

سداب کے پانی میں پیسکر شیاف بنائیں { اگر گلی جاتی رہے تو خیر، ورنہ دستکاری سے

علاج کریں } جس طرح مرض ناخن کا علاج کیا جاتا ہے، مگر جڑے نہ کاٹیں، ورنہ مرض

دفعہ (لا حک) پیدا ہو جائیگا، بلکہ اسے طبی مقدار پر لا کر چھوڑ دیں { پھر کاٹنے کے بعد

اس مقام پر ذر و ذر صفر چھڑک دیں، اور روغن گل کے ساتھ زردی بیضہ بطور صفا دے

لگائیں } تاکہ مواد کے اس طرف کھینچ آنے کا خوف نہ رہے +

لے زرد وند طویل: زرد وند مباہی ہوتا ہے، اور درجہ (گول بھی) درجہ اولہ انکے لئے گزر چکے (مترجم) +

لے نمک اور زیرہ چبانے سے جو پانی نکلتا ہے، وہی یہاں مراد ہے (مترجم) +

## نمبر (پتھر اجانا)

تحقیق ایک غلیظ فضلہ ہے جو مرض بردہ کے فضلہ سے زیادہ غلیظ اور سٹواوی ہوتا ہے جو ہم کرپوٹوں میں سخت ہو کر پتھر جاتا ہے۔ کیونکہ جو قوی جلد نرم اور ڈھیلی ہوتی ہے اسلئے اس فضلہ کا قیقہ تحلیل ہو جاتا ہے جس طرح خنازیری دم اور سخت اور دم گردن، بفلوں، اور کچھ دان میں پیدا ہو جاتا ہے، اسلئے کہ ان مقامات کی ساخت نرم اور ڈھیلی ہوتی ہے، اسلئے رفیق مائے تحلیل ہو جاتے، اور غلیظ مادہ باقی رہ کر سخت ہو جاتے ہیں۔

**علامہ** حسب ایاراج کے ذریعہ استفراغ کریں، بچھڑے (دو سالہ) کی ٹوٹیوں کا گودہ، موم، اور روغن بنفشہ کا ملا لگائیں تاکہ غلیظ مادہ نرم ہو کر جلد تحلیل ہو جائے یا مرہم داخلوں کا ملا لگائیں حتیٰ کہ تحلیل ہو جائے۔ اگر تحلیل نہ ہو تو پوٹوں کو الٹ کر گول سردالے نشتر سے اس مقام کو چیر ڈالیں، اور ناخنوں سے یہاں تک جوڑیں کہ سارے فضلات خارج ہو جائیں۔ اگر مرض کے ٹوٹنے کا خطرہ ہو تو زخم کے لبوں کو قہقی سے تراش دیں، تاکہ زخم کے اندام میں تاخیر نہ ہو اور دودھ پر سے طور پر خارج ہو جائے۔

## پوٹوں کے زخم (فروح الجفن)

ان کی پیدائش یا بڑونی اسباب سے ہوتی ہے، یا گرم ورم سے، جبکہ اندر پیپ ٹریاتی ہے، اور زخم بجا آتا ہے۔ پوٹوں کے زخموں پر مسورہ پوست انار، پوست پیرون پستہ، سرکہ میں جوش دیکر صاف لگائیں۔ سرکہ میں جوش دینے سے زخم خشک کرنے کی، اور اس رطوبت کو زائل کرنے کی طاقت بڑھ جاتی ہے، جو گوشت بھرنے میں دیتی ہے اور کھڑا اور تر جانے کے بعد زخم کو بھرنے کے لئے زردی بیضہ ہمراہ زعفران، یا ہمراہ شیا ف کندر، یا شیا ف اصطفیقان، استعمال کریں۔

**نسخہ شیا ف اصطفیقان**: سورنے کا میل، گول مرچ، ایون، زعفران، ہر ایک، ماشہ، نمک، بوری، بورہ، ارمنی، بڑتال، سرخ، ہر ایک ۳ ماشہ، گوند بول، شیا ف مامیشا، انزروت، ہر ایک ۳ ماشہ، بادیان کے پانی میں گوند بکر شیا ف بنائیں۔

## استفاح (پھولنا)

فوبہ ایک سرد ورم ہے، جو آنکھ میں، یعنی بقیہ رملقمہ میں، اکثر مع خارش کے پیدا ہوتا ہے (اور اس کی بہت سی قسمیں ہیں)۔

(۱) ورم ریجی یعنی ریا ج کی وجہ سے آنکھ کا پھول جانا، علامات (آنکھیں فوراً پھول جاتی ہیں) برخلاف ازیم وہ ورم، جو غلط کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے، وہ (فوراً نہیں ہوتا، بلکہ) لٹہ شلہ چوٹ وغیرہ ۱۲ (مترجم)۔

آہستگی ہوا کرتا ہے، کیونکہ ریاچ چونکہ ایک ہلکی چیز ہے، اس لئے وہ حرکت کر کے اعضا میں بہت نفوذ کر سکتی ہے اور یہ دم اندر دینی گوشہ چشم کی طرف مائل رہتا ہے، کیونکہ یہ مقام زیادہ نرم و نازک ہے اور پھوٹنے سے پہلے کہ یہ میں کھنی اور مچھر کے کاٹنے کی سی حالت معلوم ہوتی ہے، یعنی کسی قدر سوزش اور خارش ہوتی ہے، اس وجہ سے کہ یہ ریاچ تیز ہوتی ہے، نیز اس کے ساتھ گرم اور تیز بخارات ملجاتے ہیں اور یہ دم موسم گرما میں پیدا ہوتا ہے، کیونکہ گرمیوں میں مواد بدن کے تحلیل ہونے کے ساتھ ساتھ روح اور حرارت غریزی بھی ضعیف ہو جاتی ہے اس لئے قوی بھی ضعیف ہو جاتے ہیں، اور اس وجہ سے بھی قوی ضعیف ہو جاتے ہیں کہ موسم گرما میں بدن کی حرارت غریزی اندر ادباً ہر دونوں طرف پھیلتی رہتی ہے، اس لئے گرمیوں میں ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے، اور ریاچ لے ہوئے بخارات زیادہ پیدا ہوتے ہیں، یہ مواد تیزی اور ملن سے اس وجہ سے خالی نہیں ہوتے کہ ان میں حرارت غریبہ کا عمل ہوتا ہے اور بڑھوں میں ہوتا ہے، کیونکہ ان کے بدن میں فاسد اور شور و طوبتیں زیادہ ہوتی ہیں، ساتھ ہی حرارت غریزی بھی ان میں کمزور اور کم ہوتی ہے، اور ان رطوبتوں میں حرارت غریبہ کا عمل ہوتا ہے، اس لئے ریاچ کی پیدائش ان میں زیادہ ہوتی ہے اور دم کا رنگ، بلغمی درموں کی طرح سفید ہوتا ہے، کیونکہ یہ دھکی دم، ایسے مادہ سے خالی ہوتا ہے، جو کوئی دوسرا رنگ پیدا کر سکے اور بوجہ بالکل نہیں ہوتا، کیونکہ یہ دم ارضی اجزاء سے خالی ہوتا ہے، علاج اور دوا میں اس میں ایفون کے بغیر شیاہ، ایفون استعمال کریں، تاکہ سوزش اور خارش میں تسکین پیدا ہو جائے، بغیر اس کے کہ مادہ میں غلظت حاصل ہوا اور زیادہ سردی ہوئے (جیسا کہ ایفون ملانے سے ہو جاتا ہے) اور دوا صفر کا استعمال کریں، اور ایفون شیاہ، مامینا، ناخونہ، صندل، چھالیا، وغیرہ صبی رادع دواؤں کا طلا لگائیں +

اور اگر مرض میں ذرور اصغر صغیر ہمراہ احمر لین استعمال کریں، اور ایفون، رسوت، اور ذرور عفوان، گور کے پانی کے ساتھ طلا لگائیں، ریاچ پیدا کر نیوالی غذائیں (وغیرہ) چھوڑ دیں، خشک غذائیں کھلائیں، اور اطفال کا استعمال کریں +

(۳) دم بلغمی اور دم بلغمی کی علامتیں یہ ہیں کہ دم دھکی سے زیادہ سرد اور بھاری ہوتا ہے اور دبانے کا نشان کچھ دیر تک دم پر قائم رہتا ہے، کیونکہ اس دم کا مادہ (بلغم) نرم ہوتا، اور حرکت میں شست ہوتا ہے، اس لئے جب وہ اپنے مقام سے ہٹ جاتا ہے، تو طبع اپنی جگہ نہیں لٹتا +

علاج درم بلغم مثلاً یا راج سے دست لائیں، بکجبین اور گرم پانی سے، یا سینج، املتان، اور جو شاذہ بادیان سے غرغری کریں + پہلے احمر لین، پھر ذرور اصغر، ہمراہ احمر صا لہ معرب سے پختہ ایک قسم کی شراب ہے ۱۲ (مترجم) +



سرمد کے طور پر نگہوں میں لگائیں

نسخہ شیان احمر حاد: شاذخ، بھائی ہوتی پشگری، ہر ایک ۳۰ اشتر منج  
(۲۱) سوختہ، زعفران، گول مرتج، ہر ایک ۱۰ ماشہ، سلاب کے پانی میں دیکر شیان بنائیں  
(۲۲) ورم مائی: پانی صبی رطوبت سے پیدا ہونے والا درم، علامت { دبانے کا  
نشان اس میں دیر تک قائم نہیں رہتا } کیونکہ اس کا مادہ (پانی) رقیق ہوتا، اور اس کی حرکت  
تیز ہوتی ہے، اس لئے اسی مقام کی طرف جلد لوٹ آتا ہے، جہاں سے ہوتا ہے { اور نہ اس  
میں درد ہوتا ہے } نہ غارش ہوتی، اور دھیں ہوتی ہے، کیونکہ اس کا مادہ (پانی) شیریں ہوتا  
ہے، یعنی وہ ردی کیفیتوں سے خالی ہوتا ہے { اور اس کا رنگ بدن کے رنگ جیسا ہوتا ہے }  
علامت { اس جو شانہ سے دست لائیں، جس کی طاقت یا راج کے خدیجہ برصانی گئی  
ہو، پھر مذکورہ بالا سرے اسی ترتیب سے استعمال کریں، اور اس خاص قسم میں شیان دینار  
جوں لگانا اور محل دواؤں سے نپول کرنا مفید ہے } محل دوائیں مثلاً جو شانہ بابونہ، ناخوڑ  
صنتر، اور مرزنجوش { مٹر کا آٹا، جو کا آٹا، ایلوہ، بابونہ، ناخوڑ لیکر آب بادیان میں ملا کر  
خانا لگائیں }

(۲۳) ورم سوداوی: { کی علامت یہ ہے کہ ورم میں سختی ہوتی ہے } انگلیوں کے نیچے  
نہیں دبتا، اس لئے کہ مادہ غلیظ ہوتا ہے، اور اس میں ارضی اجزاء کی کثرت ہوتی ہے،  
{ سختیت تباہ ہوتا ہے، ورم بھوکوں اور رخساروں تک پہنچ جاتا ہے، اور درد کچھ ایسا  
زیادہ نہیں ہوتا ہے } کیونکہ اس ورم کے مادہ یعنی سودا کا مزاج سرد ہے، اور سردی  
سے سخت درد پیدا ہوا نہیں کرتا، کیونکہ سردی کا کام سن کرنا، اور جس کو باطل کر دینا ہے،  
بلکہ اس میں جو درد ہوتا ہے، وہ تباہ کے اندازہ پر ہوتا ہے { ورم کا رنگ سودا کے رنگ  
پر نیلہ ہوتا ہے، اور اکثر یہ ورم اس قدر بڑھ جاتا ہے کہ پیرنے اور آنکھیں میں جھنڈا  
میں عام ہو جاتا ہے، اور یہ اکثر بچانے آئوب چشم کے بعد، اور جبکہ کے بعد ہوا کرتا ہے }  
جبکہ مادہ کا رقیق حصہ اڑ جاتا اور غلیظ حصہ باقی رہ جاتا ہے، جو آئوب چشم کی گرمی یا  
دھچک کے بخار کی گرمی کے باعث جل جاتا ہے (اور سودا بن جاتا ہے) +

علامت { مادہ کو تلخ دینے، اور تر کرنے کے بعد خارج کریں، مذکورہ بالا دوائیں  
بظور سرمد کے استعمال کریں } مثلاً شیان احمر میں، و صفر { اسی طرح مذکورہ صفا اور  
نپول بھی استعمال کریں، اور تنقیہ سے پہلے، اور اس کے بعد عام خصوصیت سے لگائیں }  
کیونکہ تمام مادوں کو نرم و تحلیل کرتا ہے +

۱۰۔ احمر، سفید، حاد: شیان، یا تاجی لہجہ تیز ہوتی ہے، اس کا مقابلہ شیان احمر میں  
۱۱۔ (۲۴) +

## روشنی سے آنکھوں کی نفرت (کفص العین)

۱۔ اس امر کو بتاتی ہے کہ روح کے اندر گرمی، رقت، اور اشتعال زیادہ ہے جس کی گرمی، اشتعال شعاع اور روشنی کی گرمی سے اور بھی بڑھ جاتی ہے، اسلئے روح روشنی وغیرہ سے نفرت اور کفص رکھتی ہے ۲۔ اور یہ حالت اکثر اوقات فریٹس (درم دماغ گرم) کی خبر دیتی ہے ۳۔ کیونکہ اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ کوئی سخت گرم مادہ دماغ میں موجود ہے، جس کی گرمی سے روح گرم ہو گئی ہے، اور ایسی حالت میں اس مادہ سے دماغ کے اندر درم کا پیدا ہو جانا کوئی بعید امر نہیں ہے ۴۔ ہاں اگر یہ حالت آنکھ کی کسی بیماری کی وجہ سے ۵۔ مثلاً آشوب، موٹا جالہ ۶۔ یا روہوں (لکڑوں) کی وجہ سے ہو تو درم دماغ کا ڈر نہیں ہوتا ۷۔

علاج ۱۔ سردی اور رطوبت پیدا کریں ۲۔ جس کی صورت بارہا گزر چکی ہے ۳۔

## پیلوں کی بھر بھراہٹ (تہجُّجُ الْأَجْفَانِ)

تہجُّج یعنی بھر بھراہٹ دراصل ریاحی درم ہوتا ہے، جس میں ریاح اعضا کے جوہر میں پیوست ہوتی ہے ۱۔ اس مرض کا وقوع رقیق مواد کی وجہ سے ہوتا ہے ۲۔ جن سے غلیظ ریاحیں پیدا ہو کر پیلوں کے اندر، ساخت کے تداخل اور نرم ہونیکے باعث نفوذ کر جاتی، اور اس کے جوہر میں پیوست ہو جاتی ہیں ۳۔ اور اس مرض کا سبب غلیظ بخارات ہوتے ہیں ۴۔ جو سر میں اٹکے ہو جاتے ہیں، جن سے گرم اجزاء ناریہ علیحدہ ہو جاتے ہیں، اور یہی بخارات ریاح بن جاتے ہیں ۵۔ اور ہاضمہ کا ضعف اور اس کی خرابی ہوتی ہے ۶۔ جس سے غلیظ ریاح اور رقیق مواد کی پیدائش زیادہ ہو جاتی ہے، جیسا کہ مرض سوء القنیہ میں ہوتا ہے ۷۔

علاج ۱۔ سبب مرض کو زائل کریں، گرم کی ہوئی ہوس سے ٹکرو کریں ۲۔

## فہرست امراض چشم

دانش ہو کہ اگرچہ مصنف نے ہر طبقہ اور ہر ہر رطوبت کے امراض کا ذکر کیا ہے، مگر اس نے پورے طور سے ذکر نہیں کیا ہے، بلکہ ناقص طور پر ضبط و بے ربط لکھا ہے۔ ان امراض میں اس نے امراض مخصوصہ اور امراض شریکہ دونوں لکھے ہیں، مگر ان الفاظ کو نہ اس اصطلاحی معنی پر محمول کر سکتے ہیں۔ جو امراض چشم کے لئے مخصوص ہے، اور نہ لغوی معنی پر لئے سوء القنیہ: وہ مرض ہے، جس میں بکر نہایت درجہ کمزور ہو جاتا ہے، اور تقریباً استقامت کی حالت پر چلنے لگتی ہے۔ خون خاصہ پیدا ہوتا ہے، اور بدن میں رطوبات اور ریاح کی کثرت ہو جاتی ہے، اور کچھ لکھ جانچ مصنف نے پردہ صلیبہ کے امراض خاصہ میں درج کرنا یا ہے، حالانکہ وہ ان میں ہرگز نہیں ہو سکتا اور نہ

عمول کر سکتے ہیں۔ امراض چشم کے لئے جو مخصوص اصطلاح ہے اسے نحین نے کتاب ترکیب العین میں یوں ظاہر کیا ہے کہ امراض چشم میں سے مرض خاص وہ کہلاتا ہے، جسکا ایک خاص نام ہو، ایک مخصوص علامت ہو، اور اس کا ایک مخصوص علاج ہو، مثلاً سرطان جب آنکھ میں پیدا ہوتا ہے، اور خاص علامتیں پیدا ہوتی ہیں، تو یہ علامتیں اس وقت ہرگز نہیں پائی جاتیں، جب یہی سرطان دوسرے اعضا میں پیدا ہوتا ہے، مثلاً درو، رگوں میں تودہ، سرخی، بچھن، دوسرے اور بھوک کا چلا جانا۔ مرض خاص کے لغوی یہ معنی ہیں کہ وہ مرض ایک ہی عضو میں مخصوص طور پر پیدا ہوتا ہو، دوسرے اعضا میں وہ نہ پیدا ہوتا ہو، مثلاً امراض چشم میں سے انساع اور منیق طبقہ غیبیہ ہی کے ساتھ مخصوص ہیں۔ اور مرض شہرکی کو لغوی معنی یہ ہیں کہ وہ مرض اس عضو اور دوسرے اعضا میں مشترک طور پر پایا جاتا ہو، مثلاً ورم، مگر مصنف نے بقاء کی اور بے ترتیبی سے امراض چشم کو مخلوط طور پر ذکر کر دیا ہے، لہذا میں مناسب سمجھتا ہوں کہ ترتیب وار اور پورے طور پر تمام امراض کو شمار کر دوں۔

**پہلے کے امراض خاصہ** (یعنی وہ امراض جو مخصوص طور پر اسی میں ہوتے ہیں) جرب (گرے)۔ رہا یہ امر کہ جرب (خارش) دوسرے اعضا میں بھی پیدا ہوتا ہے؟ (پھر اسے مخصوص امراض میں کس طرح شمار کیا جاسکتا ہے) اس کا جواب یہ ہے کہ اس جرب میں اور دوسرے اعضا کے جرب میں محض لفظاً اشتراک و تعلق ہے (معنی کچھ بھی فیما بین مناسبت نہیں ہے)۔  
تجربہ، التصاق (پلوں کا جڑ جانا)، شترہ، شغیرہ، شعرزادہ، شتر شقلب (پٹریال)، سلاق، شرتاق، امراض شہرکیہ یعنی پیوٹوں کے وہ امراض جو دوسرے اعضا میں بھی پیدا ہوتے ہیں، وہ چند ہیں۔ (۱) وہ امراض جو مشترک طور پر پیوٹ، سر، اور بھوٹوں وغیرہ میں پیدا ہوتے ہیں، مثلاً لاول کا جھڑ جانا، انکا سفید ہو جانا، ان میں جوٹیں پڑ جانا، (۲) وہ امراض جو محض پیوٹ اور برودہ ملحقہ ہی میں مشترک طور پر پیدا ہوتے ہیں، مثلاً ورتوخ، جسارت رختی، کتہ، اختلاج (پھول جانا)، (۳) وہ امراض جو پیوٹ، ملحقہ، اور ان کے علاوہ بعض دوسرے اعضا میں بھی مشترک طور پر پائے جاتے ہیں، مثلاً جک (خارش)، شترخار (ڈومیل ہو جانا)، غلط (موٹا ہو جانا)، موت الدم (خون جم جانا)، توتہ (توت)، (۴) وہ امراض جو پیوٹ، برودہ ملحقہ، اور تمام بدن میں مشترک طور پر پائے جاتے ہیں، مثلاً وٹل، شرتی (دپٹی)، شغیرہ (نک)، ٹول (رستہ)، تا کل (رکل جانا)، شلت (رسولی)، تیج (بھر بھرا ہٹ)، اور نقل (روجم) کو یہ چشم راق کے امراض تین ہیں: ایک مرض مشترک ہے، اور وہ سیلان (رد طبع) ہے، اور دوسرے اس کے ساتھ مخصوص ہیں، غذہ (گٹھی)، اور غرب (نا صبر)۔

انساع، چلی کا پھیلنا اور ضیق: اس کا تنگ ہو جانا (مرجم)۔ مگر چنانچہ مصنف نے کچھ امراض ملحقہ کے بعد پیوٹ کے کچھ امراض کا ذکر کر دیا ہے، پھر دوسرے طبقات کا، پھر ملحقہ پیوٹ کے امراض کا ذکر کیا ہے۔

بہر حال، مرد + امراض شرکیہ: استغاث (بھونا)، جگر خارش، جھارت (سخی)، و منہ (آئینہ بنا)، توند (توت)، و تیل (دل)، زائید گوشت، تفرق اتصال، کٹ، استرخار و حیلہ ہو جانا، غلط (موٹا ہو جانا)، شتر، برقان (اس کا رنگین ہو جانا) +

طبقہ قریب کے امراض خاصہ: بیاض (پھول)، سرطان، مدہ کا تھ (دو سبب جو اس کے نیچے پوشیدہ ہوتے ہیں) بخلا (چھلکے اور تپنا)، خف + امراض شرکیہ: قروح (زخم) بڑھ (پھنسی)، دبیل (دل)، کنگ (نگ بدل جانا، تنج، استرخار، غلط، ورم، خرق (پھٹ جانا)، نوز (اوجھڑنا)، رطوبت (اس کی تری)، بیہوش (اس کی خشکی) +

طبقہ غلبہ کے امراض خاصہ: استغاث (پتلی کا کٹنا، دو ہو جانا)، بیض (پتلی کا کنگ ہو جانا)، زرد (گر پھنسی)، زوال (امار (موتی بند) + امراض شرکیہ: نوز (اوجھڑنا، خرق (پھٹ جانا)، ورم، غلط، تمد، استرخار، زوال (جگہ سے مل جانا) + رطوبت بریضیہ کے امراض محض شرکیہ ہوتے ہیں: اس کے کنگ کا بدل جانا، کنگا چھڑا ہو جانا، اس کا تپا ہو جانا، اس کا تپا ہو جانا، اس کا خشک ہو جانا، اس کا غلیظ ہو جانا +

طبقہ عنکبوتیہ کے امراض تین ہیں: (۱) تشنج، یہ امراض خاصہ میں سے ہے، (۲) دو امراض ورم اور تفرق اتصال، امراض عامہ (شرکیہ) میں سے ہیں + رطوبت جلیدیہ کے امراض خاصہ: خول (بھینگا بن)، غودر (اندر گھس جانا) +

محوطہ (باز نکل آنا) + امراض شرکیہ: رنگ کا سیاہی، یا سفیدی، یا سُرخ، یا زردی کی طرف بدل جانا، چھڑا ہو جانا، بڑا ہو جانا، تر ہو جانا، خشک ہو جانا، جم جانا، متفرق ہو جانا + رطوبت زجاجیہ کے سارے امراض شرکیہ ہی ہیں: رنگ کا بدل جانا، تر ہو جانا، خشک ہو جانا، چھڑا ہو جانا، بڑا ہو جانا، یا متفرق ہو جانا +

طبقہ شبکیہ کے امراض محض شرکیہ ہیں: سور مزاج مفرد اور مرکب، سادہ اور مادی، سندہ رگوں کے منہ کا کھل جانا، ورم، اور اس کا پھٹ جانا جس سے روح باصرہ ساری آنکھ میں پیل جاتی ہے +

طبقہ میشمیہ کے سارے امراض بھی شرکیہ ہی ہیں: سور مزاج کی ساری قسمیں، ورم، اتھار (جگہ سے مل جانا)، تفرق اتصال، سندہ، اور اس کا موٹا ہو جانا +

طبقہ صلیبیہ کے سارے امراض شرکیہ ہی ہیں: سور مزاج کی ساری قسمیں، ورم، اتھار (جگہ سے مل جانا)، تفرق (مثلاً کٹ پھٹ جانا)، اور اس کا وسیلہ ہو جانا +

# کان کے امراض (امراض الاذن)

## کان کی تشریح

کان کے متعلق کئی مسائل ہیں، سماعت، اسے کان کے تین حصے ہیں: ایک حصہ تو بالا میں کھڑے کے دونوں پہلو پر نظر آتا ہے، جو کڑی (غضروف) کا بنا ہوا ہے۔ اس میں مختلف قسم کے غلیب و فراز ہیں۔ اس کے درمیان میں لوک سوراخ اندر جاتا ہوا معلوم ہوتا ہے (کان کا سوراخ) اسی نالی کے ذریعہ دھڑکی لڑی دوسرے حصے تک پہنچتی ہیں، یہ نالی ایک پردہ پر ختم ہوتی ہے، جس کو کان کا پردہ (غشاء غروف، غشاء صماخی) کہتے ہیں۔ یہی پردہ کان کے پہلے حصے کو دوسرے حصے سے جدا کرتا ہے۔ اس پردہ سے اندر کی طرف ایک غلاف ہے جسکو کان کا دوسرا حصہ، یا درمیان کا حصہ کہا جاتا ہے۔ اس غلاف کو عرونی میں جو باطلہ (ذوول) کہتے ہیں۔ اس غلاف کی اندر کی طرف کان کا تیسرا حصہ، یا اندکونی حصہ واقع ہے۔ کان کا پہلا حصہ جس کو کان کا پردہ کہتے ہیں، اس کے بنانے میں ایک ناہمواری کی ایک نالی شامل ہے (جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا)؛ چنانچہ کڑی کو حصہ فہ الاذن (کان کی سیب) اور کان کی نالی کو صماخ کہتے ہیں۔

**کان کی کڑی: صدقۃ الاذن** کان کی کڑی کا فائدہ مستننے کے متعلق یہ ہے کہ بیرونی ہوا کی موجوں اور لہروں کو جتا دے اور اس ہوا میں پیدا ہوتی ہیں، اکٹھا کر کے کان کے سوراخ کی راہ کان کے پردہ تک پہنچا دیتی ہے۔ یہ کڑی یکساں اور برابر نہیں ہے بلکہ اس کے اندر چند بلندیاں اور پستیاں پائی جاتی ہیں (غضون)۔ ان بلندیوں اور پستیوں کے الگ الگ نام تشریح میں آئے گئے ہیں، چنانچہ سب سے بیرونی کو نکاسے کو، جو کڑی کے محیط میں واقع ہے، اور جو اندر کی طرف مڑا ہوا ہے، اور اوپر کی طرف زیادہ نمایاں ہے، اس کو عرف محیط کہتے ہیں (عرف: بلند کنارہ، محیط، گھیرنے والا)۔ اس سے نیچے اور اندر کی طرف جوا ہوا خط ہے، اس کو عرف متوسط (درمیان کی نکاسی) کہتے ہیں۔ ان دونوں لکیروں کے درمیان جو جگہ پائی جاتی ہے، اس کو حفرة الزمریہ کہتے ہیں (حفرة: نشیب، زورق، کشتی)۔ درمیان کی کنارہ یعنی عرف متوسط اوپر کی طرف دو شاخوں، یا دو لکیروں میں تقسیم ہو کر ایک شلت جگہ بنا لیتا ہے۔ اس شلت جگہ کو حفرة مثلثہ کہتے ہیں (مثلثہ: ٹکڑا)۔ عرف متوسط کے وسط میں یعنی اندر کی طرف ایک ٹپا اور کشادہ جگہ ہے، جس کے اندر کان کا سوراخ واقع ہے، اس جگہ کو جوف مہر کہتی (درمیان کی غار) کہتے ہیں۔ اس غار کے سامنے کی طرف ایک چھوٹا سا کڑی کا بھروسہ ہے، جو کان کے سوراخ کے سامنے ہوتا ہے۔ اس کو جوف مقلدہ (اگلی بندھی) کہتے ہیں۔ اس پر بال پائے جاتے ہیں، جو بعض لوگوں میں

بکثرت ہوتے ہیں + اس اگلی بندی کے مقابل پیچھے کی طرف کان کے سوراخ کے برابر ایک اور بندی ہوتی ہے + اس کو برومن مؤخر (پچھلی بندی) کہتے ہیں + پچھلی بندی درمیانی ٹیکور کے اوپر جانے سے پیدا ہوتی ہے + اسی بندی سے نیچے کی طرف کان کی ٹوہ ہے جس کو شحمۃ الاذن کہتے ہیں + اس کے اندر کمری نہیں ہے + صرف چربی جلد اور غانہ دار ساخت ہے +

کان کی کمری ارد رنگ کی ہے جس کے ساتھ چند چھوٹے چھوٹے عضلات بھی لگے ہوتے ہیں + اور چند بندشیں (رباطات) بھی ہیں + جو کمری کو اس پاس کے اعضا کے ساتھ پا کر کمری کے اجزاء کو باہمی باندھتے ہیں + گویا یہ عضلات بھی رباطات کا کام دیتے ہیں + کان کی جلد بہت باریک ہوتی ہے + اور کمری سے اچھی طرح چسپاں اور تنی ہوتی رہتی ہے +

**کان کا سوراخ و صماخ** | اس کی لمبائی جوانوں میں تقریباً سوا قطر اقلیرا (اچ) یعنی تقریباً دو انگشت ہوتی ہے + اس نالی کا درمیانی حصہ + اندرونی و بیرونی حصوں کی نسبت قدرے اونچا ہے + اس نالی کا باہر والا حصہ کمری کا ہے (بیرونی) + اور اندرونی حصہ ہڈی سے بنتا ہے (عظمی) + کمری والا حصہ تقریباً نصف قطر اقلیرا ہے اور ہڈی والا حصہ تقریباً پانچ قطر + نالی کے اندر باریک جلد کا استر ہے جس پر کچھ بال پائے جاتے ہیں + کمری والے حصے میں جلد کے نیچے خاص قسم کی گتیاں پائی جاتی ہیں جن کی روغنی یا مومی رطوبت سے کان کا مہل بنتا ہے + کان کا پردہ نیم شفاف اور باریک ہوتا ہے + اس کی ساخت میں تین پرت ہوتے ہیں + باہر کا پرت جلد کا ہے درمیانی پرت ریشہ دار ہے + اور اندرونی پرت غشاء مخاطی (لمبھی جلی) کا ہے + جو کان کے درمیانی جوف میں استر کرتی ہوئی آتی ہے +

**کان کا درمیانی حصہ** | جس کو جوہ یا طبلہ کہتے ہیں + یہ ایک بے ڈول سا جوف ہے + جو گتیتی کی ہڈی کے تیسرے حصے (عظم جبری) کے اندر واقع ہے + اس جوف کے حدود یہ ہیں :-

- (۱) سامنے + شریان سباتی کی نالی +
- (۲) پیچھے + گتیتی کی ہڈی کے دوسرے حصے کے خانے (خلا عظمیہ) +
- (۳) نیچے + درید و دایک کانشیب (حفرة دواجیہ) +
- (۴) اوپر + وہ ہڈی کا باریک پرت + جو اس جوف کو کمپڑی کے جوف سے جدا کرتا ہے +

اس کو مہرنا بھی کہتے ہیں +

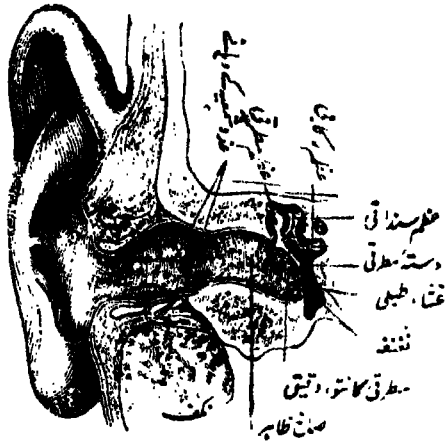
( ۱۵ ) گوشِ آدمی (مقطع الذی : کان کی گوی)



( ۱۶ ) کان کے عضلات



( ۱۷ ) مدلقہ، مداح ظاہر اور چوبہ (سامانہ کی طرف سے)



( ۱۸ ) قضاہ چوبہ، قضاہ





(۵) اندر کی طرف، کان کا اندرونی حصہ +

(۶) باہر کی طرف، کان کا پردہ (غشاء صافھی) +

کان کا یہ جوف (جوہ) ہوا سے بھرا رہتا ہے، جس کے اندر نہایت چھوٹی چھوٹی تین ڈیاں ہوتی ہیں۔ اس جوف سے ایک نالی حلق کی طرف جاتی ہے، جس کو نَفْثَہ (نَفْثَہ) کہتے ہیں۔ اس نالی کے ذریعہ اس جوف کی ہوا، اور منہ و حلق کی ہوا سے تعلق پیدا ہو جاتا ہے +

یہ جوف (جوہ) ڈھول کے جوف سے نہایت مشابہ ہے۔ ڈھول کی جھلی یا کھال کی طرح اس کی بیرونی جانب کان کا پردہ منڈھا ہوا ہے، اور بعض ڈھولوں میں پیچھے کی طرف ایک سوراخ ہوتا ہے، وہ سوراخ اس جوف میں وہی مذکورہ بالا حلق کا سوراخ ہے، جس طرح ڈھول پر چوٹ گرنے سے ڈھول کے چمڑے میں لرزش پیدا ہوتی ہے، اور چمڑے کی لرزش سے اندر کی ہوا میں موجیں اور لہریں اٹھتی ہیں، اور کچھ ہوا پیچھے سوراخ سے باہر نکل جاتی ہے، جس سے ڈھول کا چمڑا ہلچلنے سے بچ جاتا ہے۔ اسی طرح کان کے اس ڈھول (جوہ) میں آواز کی ضربوں سے کان کے پردے میں لرزش پیدا ہوتی ہے، اور اس سے اندر کی ہوا میں موجیں اٹھتی ہیں۔ اس حالت میں اس کی کچھ ہوا حلق کی طرف چلی جاتی ہے +

اس جوف کی لمبائی (سائے سے پیچھے) پانچ خط، چوڑائی بیرونی جانب سے

اندر دنی جانب تک ڈھائی خط، اور اونچائی تقریباً تین خط ہوتی ہے +

ایک قیراط (انچ) میں دس خط ہوتے ہیں۔ اس سے اندازہ بہ سانی ہو سکتا ہے

کان کے درمیان حصے (جوہ) اور اندرونی حصے کے درمیان دو کھڑکیاں

لگی ہوئی ہیں۔ ایک کھڑکی گول سی ہے (گوتہ مستدیرہ)، جس پر جھلی منڈھی رہتی

ہے، اور دوسری کھڑکی بیضوی شکل کی ہے (گوتہ بیضیہ) + اس پر بھی ایک جھلی

منڈھی رہتی ہے، اور جھلی پر کان کی آخری تیسری ڈھی (عظم رکابی) کا چوڑا حصہ

لگا رہتا ہے + ان دونوں کھڑکیوں کے ذریعہ آواز کی لہریں کان کے درمیان

حصے سے اندرونی حصے تک پہنچتی ہیں، کیونکہ اصل میں سننے کی قوت اندرونی حصے

ہی کے اندر تکھی گئی ہے +

کان کی ڈیاں ایسی جوہ کی تین ڈیاں، جن کا ذکر پہلے ہی آیا ہے، ان میں سے

پہلی ہڈی چھوٹی سی ہتھوڑی کے مانند ہے۔ اسی وجہ سے اس کو عربی میں جھڑی

کہا جاتا ہے (مطرثہ: ہتھوڑی) جس کا دستہ کان کے چوٹے لگا رہتا ہے، اور دوسرا

دوسری ڈھی سے +

دوسری ہڈی لڑا رکے اُس سے (اہرن) کے مانند ہے، جس پر رکھو کر  
لوہوں کو گرم کر کے پٹا جاتے۔ اسی وجہ سے اس کو عزلی میں سندا انی کہتے ہیں  
(سندان، اہرن، یا ناہن) یہ پہلی اور دوسری ہڈی کے درمیان واقع ہے +  
تیسری ہڈی نہایت خوبصورت سا کاج کے مانند ہے۔ یہ سب میں  
چھوٹی اور نازک ہے۔ اس کو عزلی میں سا کاجی کہا جاتے ہے +  
رکابی کا ایک حصہ سندان سے ملا ہوا ہے، اور اس کا دوسرا چوڑا حصہ  
اندرونی کان کی بیضوی کھڑکی سے لگا ہوا ہے +

الغرض اگر کان کا پردہ آواز کی لہروں سے جنبش میں آتا ہے، تو یہ تمام ہڈیاں  
مسلل کھڑکھڑاتے لگتی ہیں، یعنی کان کے پردے کے ہلنے سے سب سے پہلے مطرقی  
ہڈی متحرک ہوتی ہے، اور مطرقی کی حرکت سے دوسری ہڈی یعنی سندان ہلتی ہے،  
اور سندان کے ہلنے سے تیسری ہڈی یعنی رکابی جنبش میں آتی ہے، اور رکابی کی  
جنبش کا اثر کان کے اندرونی حصے پر پڑتا ہے، جہاں سننے والے اعصاب کے  
رہنے ایک خاص ترتیب سے پھیلے ہوئے ہیں +

**کان کا اندرونی حصہ** قوت سامعہ کے پٹے (اعصاب سامعہ) میں سے پھیلے  
ہوئے ہیں۔ سننے کی قوت اصل میں یہیں ہے۔ اس سے پہلے کے دونوں حصے (کان  
کی کروی، سورخ، اور جوبہ) اس لئے بنائے گئے ہیں کہ آواز کو اندرونی حصے تک  
پہنچا دیں +

کان کا اندرونی حصہ بھول بھلیاں (تیرہ) کی طرح سخت پیچیدہ ہے، یعنی عجیب  
قسم کی بچ و بچ تیرہ می تیرہ می نالیاں، اور فصائیں ہیں، جو کان کی ہڈی (عظم جھری)  
میں قدرت نے کھود کھود کر بنا دی ہیں۔ عظم جھری پتھر جیسی سخت ہڈی کے اندر  
گو یا قدرت نے سرنگیں کھود دی ہیں +

ان پیچیدہ نالیوں میں سے ایک نالی گھونگھ کی طرح ڈھائی چکر کھا گئی ہے۔ اسکو  
قو قعہ کہتے ہیں۔ یہ حصہ باقی دو حصوں کے سامنے ہوتا ہے۔ انہی پیچیدہ نالیوں  
میں سے چھوٹی تیرہ می نالیاں ہلائی شکل کی یعنی نیم دائرہ سی ہیں، جنکو ہجاسری  
ہلا لیدہ کہا جاتا ہے (ہجاری: نالیاں) یہ تینوں ہلائی نالیاں ایک درمیان  
نصائر میں لگتی ہیں، جس کا نام دھلیڑ ہے۔ دھلیڑ اس طرح درمیان میں واقع  
ہے کہ اس سے اوپر اور نیچے کی طرف وہی تیس ہلائی نالیاں ہوتی ہیں، اور سامنے کی  
طرف تو قونامی ڈھائی چکر والی نالی +

دھلیڑ اور کان کے ٹوہوں (جوبہ) کے درمیان بیضوی کھڑکی کے ذریعہ تعلق ہے، اور



وقوع میں حصول کے درمیان گول کمر کی گئی ہوئی ہے۔ غرض کان کا اندرونی حصہ یعنی دونوں کمر کیپ کے ذریعہ کنکھن حصول سے تعلق رکھتا ہے۔ انیس دونوں کمر کیپوں کے ذریعہ اس حصول میں گزرنے والا نواز ہو جاتی ہے، اور کان کے اندرونی حصے انیس کمر کیپ ہیں۔ کان کے اندرونی حصے میں یعنی دہیز، وقوع، اور ہلالی نالیوں کے اندر ایک نہایت نازک جھلی کا استر ہوتا ہے، مگر ان نالیوں اور اس جھلی کے درمیان ایک قسم کی رطوبت پائی جاتی ہے جس سے جھلی الگ رہتی ہے۔ اس جھلی کے اندر بھی اسی قسم کی ایک اور رطوبت پائی جاتی ہے۔ غرض اس جھلی کے اندر باہر دونوں طرف ایک ایک رطوبت پائی جاتی ہے، اور یہ جھلی رطوبت ہی کے اندر معلق رہتی ہے۔ یہ جھلی جس نالی میں، یا جس فضا میں ہوتی ہے، اس کی شکل اسی نالی اور اسی فضا کے مانند ہو جاتی ہے؛ اسلئے اس کو جھلی کی بھول بھلیاں (تیرہ غشاؤں) کہتے ہیں، اور پہلے کی بھول بھلیاں پڑی کی ہے (تیرہ غشاؤں) (تیرہ بھول بھلیاں)۔ اس جھلی کی اندرونی سطح پر کچھ نازک نازک ابھار، روٹنگوں کے مانند ہوتے ہیں۔ یہ روٹیں دار ابھار غل کے روٹوں کی طرح اندرونی رطوبت میں ابھرے رہتے ہیں، تاکہ اندرونی رطوبت کی خفیف سی جنبش بھی ان ابھاروں کو متحرک کر سکے۔ انہی بلندوں، یا روٹیں دار ابھاروں میں، اسٹھنے والے پٹے کے آخری ریشے پھیلے ہوئے ہیں، جن کی وجہ سے یہ نازک ابھار بڑے ذکی اکس ہو جاتے ہیں۔

یہ جو شہور ہے کہ قوت سامعہ کان کے پردے میں ہے، اور یہی پردہ سات (سٹھ) والا ہے، بالکل غلط ہے، بلکہ کان کا پردہ صرف آواز کی لہروں کو اندر تک پہنچانے کا ذریعہ ہے (از سترم)۔

## کان کا درد (وَجَعُ الْأَذُن)

(الف) گرم ریاچ {یہ درد گاہے اُن گرم، تیز، اور دیرپا بخاری سے پیدا ہوتا ہے جن سے اجزاء نار تیرہ پورے طور پر الگ نہ ہوئے ہوں} اور کان میں اکٹھے ہو کر تناؤ پیدا کر رہے ہوں}۔

علامات درد وجع کے ساتھ ہوتا ہے {کیونکہ تناؤ جب عضو غشائی (جھلی کے حصہ) میں ہوتا ہے تو وہ اس کے اتصال میں تفرق و علیحدگی پیدا کر دیتا ہے} کان کے مقام میں گرمی ہوتی ہے {کیونکہ خفت درد کی وجہ سے اس طرف خون کمپنک جلا آتا ہے، اسلئے کہ کان کی حس تیز ہوتی ہے} اور وہ داغ سے بھی قریب ہے، انہی وجوہ سے {انہیں بھی تشخیص ہوتی ہیں}۔

لحمہ صلیت ظاہر کا: باہر کی رطوبت۔ لحمہ صلیت باطنیہ: اندر کی رطوبت۔

کانوں سے سر کی طرف سوزش چڑھتی ہوئی محسوس ہوتی ہے؟ کیونکہ کان سے کچھ گرم بخارات سر کی طرف چڑھ کر پہلے جاتے ہیں اور مریض کے لمبات (گوٹے) خشک ہو جاتے ہیں؟ کیونکہ قریب کی وجہ سے اس کی رطوبتیں خشک ہو جاتی ہیں +

(۱) **ریاح معدی** { اگر یہ ریاہ معدہ سے اسوجہ سے چڑھ رہے ہوں کہ اس میں گندہ مواد موجود ہوں تو اس کی علامت یہ ہے کہ قم معدہ کے مقام میں سوزش محسوس ہوتی ہے، اور شدت حرارت کے باعث دست پیاں لگتی ہے، سرد پانی پینے سے راحت ملتی ہے اور آنکھوں سے آنسو بہتے ہیں؟ کیونکہ ان بخارات والے ریاہ کی تیزی کے باعث، اور اس وجہ سے آنکھوں میں سوزش اور رجن پیدا ہوتی ہے کہ کان کے درد کے باعث باہمی تعلقات سے آنکھوں کی طرف گرم مواد کھینچ آتے ہیں +

**علاج**:- اگر ضرورت ہو تو قصد باسلیق کر کے { بقدر ضرورت خون نکالیں، جو شائد ہلکا سا مسهل پلائیں، معدہ کو سرد کرنے کی غرض سے { سرد غذائیں، اور شربت استعمال کریں } جو خشک تخم کا ہو، اور خشک دھنیے سے بنائے گئے ہوں، تاکہ بخارات غلیظہ ہو کر چڑھنے سے رک جائیں، اور سردی ہو جانے اور بخارات روکنے کی غرض سے { کانوں میں روغن گل (ایک حصہ)، تین حصے سرکہ میں جو ش دیکر لپکائیں } اور جو ش { سقدردیں کہ سرکہ جل کر صرف روغن رہ جائے، اور جب درد سقدرد ہو کہ تشنج، بے عقلی، یا غشی کا خوف ہو تو { دودھ کے ساتھ ایون دھسکا لپکائیں روغن کے ساتھ ایون استعمال نہ کریں } کیونکہ دودھ بمقابلہ روغن کے درد میں زیادہ سکون پیدا کرتا ہے، اس لئے کہ اس میں ڈھیلا کرنے کی طاقت زیادہ ہے، نیز اس میں ایک قسم کا پانی ہوتا ہے، جس کا فعل جلا کر نا اور دھونا ہے، نیز اس میں روغن کی طرح نہیں ہوتا ہے، اور نہ گاڑھا پن ہوتا ہے، جس سے ایون چپک جائے، اور ایک عرصہ تک عضویں پڑا رہے، ایون کا دیر تک استعمال کرنا ناجائز نہیں ہے، کیونکہ اس سے نقل سیم پیدا ہو جاتا ہے { اور باہر سے کانوں پر سرد ملائیں لگائیں } مثلاً صندل، امیتا، گلاب، آب کشنیز، آب کا ہو +

(۲) **وصوب** { گاسے یہ گرم و تیز ریاہ تو کسے دونوں میں وصوب میں چلنے سے پیدا ہو جاتی ہیں؟ کیونکہ گرمی و مرغ کی رطوبتوں میں اثر کرتی ہے، جس سے بخارات پیدا ہو جاتے ہیں، اور جب ان سے اجزاء ناریہ الگ ہو جاتے ہیں تو ریاہ بجاتے ہیں +

**علامات** { مریض کانوں میں، جبرہ میں، اور آنکھوں میں سوزش، اور نغضوں میں خشکی طبعیت میں بیچینی اور پیاس محسوس کرتا ہے، جو سرد پانی کی محض کٹی ہی سے جاتی رہتی ہے؟ کیونکہ موجودہ صحت میں گرمی فقط سر ہی کے اعضاء میں ہے، ہاں اگر پیاس معدہ کے سبب سے ہوتی تو بلا سرد پانی سے ہرگز نہ جاتی +

**علاج** { روغن گل سرکہ میں تذبذب کر کے یعنی سرکہ میں جو ش دیکر (جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا)

چمکائیں، کانوں پر پکڑوں کے ٹھنڈے کئے ہوئے ٹکڑے رکھیں، دماغ میں سردی اور تری  
پہنچائیں، یعنی ملائیں، تربیٹے، اور پچڑنے کی دوائیں، جیسا کہ دوسری گزر چکا، ہتھالی کریں۔

(۳) گرم پانی ڈگاسے وہ گرم و تیز ریاہ معمولی گرم پانی، یا گرم چشموں کے پانی،  
کان (اور سر) پر ڈالنے سے، یا ان میں غوطہ لگانے سے پیدا ہو جاتے ہیں، اور ان چیزوں سے  
ریاہ اچھی طرح پیدا ہو جاتے ہیں، جس طرح دھوپ میں چلنے سے پیدا ہو جاتے ہیں، علاوہ برقی گرم  
چشموں کے پانی معدنیات کے اثر سے، مثلاً گندھک، نظروں (جو اکھاڑا، اور نیک کے اثر  
سے ہرگز خالی نہیں ہوتے ہیں، جو دماغ میں گرمی پیدا کرتا ہے۔ نیز ان گرم چشموں کی موجود  
گرمی ریاہ پیدا کرنے میں مددگار ہوتی ہے۔

علامات (۱) سر میں بوجھ محسوس نہیں ہوتا ہے، کیونکہ یہ مادہ سے خالی ہوتا ہے، مگر یہ  
علامت مشترک طبع سرد کی ان تمام قسموں میں پائی جاتی ہے، جو ریاہ سے پیدا ہوتی ہیں، سرد  
کانوں میں سخت گرمی ہوتی ہے، سر کے پچھلے یا پیچھے کے حصہ میں کانوں کے تعلق سے درد ہوتا  
ہے، کیونکہ قوت سامعہ کے پٹھے کی پیدائش تقریباً دماغ کے اگلے اور پچھلے حصوں کے درمیانی  
مقام سے ہے، کیونکہ پہلے بھی بیان کیا گیا ہے کہ دماغ کے دو حصے ہیں، جن کے درمیان ایک  
حد مشترک (درمیانی مقام) واقع ہے۔ پس جب ریاہ دماغی جھلی کے نیچے کانوں کے پاس  
یا اس عصبہ سامعہ کے پاس، جو کان کے اندر بچھا ہوا ہے، یا اس عصبی شاخ کے پاس، جو کہ  
قوت سامعہ کا اصلی ذریعہ اور حقیقی آلہ ہے، بند ہو جاتے ہیں تو اس جھلی میں اور اس کے آس  
پاس تعداد اور تناؤ پیدا ہو جاتا ہے، جو باعث درد ہوتا ہے۔

علاج (۱) اگر ضرورت ہو تو فصد کریں، تاکہ مواد نیچے کی طرف متوجہ ہو جائیں جس سے  
بخارات بھی لوٹ جائیں گے، اور اسی غرض سے (پینڈلیوں کو باز رکھیں، اور دونوں قدم کی مالش  
کریں، اور سرد روغن کانوں میں ڈالیں، مثلاً روغن بنفشہ، روغن نیلوفر، روغن بیدارہ، روغن  
کدو، یا اسی طرح ان روغنوں کو ناک میں چمکائیں، تاکہ دماغ میں رطوبت پہنچے اور گرمی کم ہو۔

(۳) گرم ادویہ ڈگاسے گرم ریاہ کانوں پر (یا سر پر) گرم دواؤں کے رکھنے سے  
پیدا ہوتے ہیں۔

علامات (۱) اس کی علامت یہی ہے کہ گرم دواؤں کے رکھنے کا پہلے اتفاق ہو چکا ہو،  
علاج (۱) فصد کریں، بعض کھولیں، اور دواؤں کے مقابل دوسری (سرد) دواؤں  
کانوں پر رکھیں۔

(ب) سرد ریاہ (۱) یا کانوں کا درد ان سرد اور غلیظ ریاہ سے ہوتا ہے، جو کانوں کے اندر  
سوداخ میں اکٹھے ہو جاتے ہیں، اور باہر نکلنے کا راستہ نہیں پاتے۔

(۱) ریاہ معدی (۱) سرد ریاہ گاسے معدی سے آتے ہیں، جس کی علامت یہ ہے۔

کہ سہلی آتی ہے۔ کیونکہ ان غلیظ اخلاط سے، جن سے ریاغ اُٹھتے ہیں، معدہ کو تکلیف پہنچتی۔  
اور وہ انکے خارج کرنے کی حرکت کرتا ہے۔ (سند میں پانی بھرتا ہے) اسکی وجہ معدہ کی ریا  
کی کثرت ہے۔ سردی میں درد ہوتا ہے، مگر اس درد سے ہلکا ہوتا ہے۔ جو گرم ریاغ سے پیدا  
ہے، کیونکہ گرمی کو بمقابلہ سردی کے زیادہ قوی تسلیم کیا گیا ہے۔ نیز یہ درد سردی پر گرم پانی  
سے ساکن ہو جاتا ہے۔ کیونکہ گرم پانی جلد کو ڈھیلہ کرتا، مسامات کھولتا، ریاغ کو لطیف و  
بناتا، اور انکی تحلیل پر امداد کرتا ہے۔

**علاج** (بدن سے مواد خارج کریں) معدہ کی صفائی کریں۔ کانونوں میں گرم ر  
ٹپکائیں۔ مثلاً روغن فادر، روغن سداب، روغن رینڈی، ان روغنوں کو پیاز اور سداب  
پانی میں مدبر کریں (یعنی جوش سے لیں)، یا ان میں چند بیدستر اور فریون حل کر لیں۔  
گرمی میں اصناف ہو جائے، اور ریاغ کے تحلیل کرنے کی قوت بڑھ جائے۔

(۲) **ریاغ و داغ** (گاہے یہ سرد ریاغ و داغ کے سرد فضول سے پیدا ہو کر کانون  
ظرف آتی ہے) اور اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ ان مواد میں کمزور حرارت اثر کرتی  
علامات (اس کی یہ ہیں کہ مریض جس طرح کانونوں میں بوجھ اور دوی دین (کان  
محسوس کرے گا، اسی طرح اس کا احساس داغ میں بھی ہوگا) کان بننے کی وجہ تو یہ سہ  
کے اندر جو ریاغ حرکت کرے گی، اس کا احساس کانونوں میں ہوگا، مگر مصنف کا یہ قول دو  
سے غلط ہے (۱) اس صورت میں کانونوں میں بوجھ نہ ہونا چاہئے (بلکہ فقط سردی میں ہونا چاہئے)  
اگر یہ مان بھی لیا جائے تو دوی کا احساس فقط کانونوں میں ہو سکتا ہے (نہ کہ سر میں بھی) تو  
ہی درد سر بھی ہوتا ہے) جو نہیں سرد مواد سے پیدا ہوتا ہے۔

**علاج** (ایا ریاغ اور غزروں کے ذریعہ داغ کا تفتیح کریں، کانونوں میں دو دو  
ٹپکائیں) جن کا ذکر پہلی قسم (معدی) میں ہو چکا ہے۔

(۳) **سرد ہوا میں چلنا پھرنا** (گاہے وہ ریاغ سردی کے دن سرد ہوا  
سے پیدا ہوتی ہے) یہ قول غلط ہے، اور اسی طرح اگلا قول بھی غلط ہے کہ تو گاہے وہ  
سر پر سرد پانی ڈالنے سے پیدا ہوتی ہے، اس قول کے غلط ہونے کی وجہ یہ ہے کہ سرد  
سے ریاغ نہیں پیدا ہو سکتی ہے۔ ہاں اگر یہ کہا جائے تو کسی قدر صحیح ہو سکتا ہے کہ ٹھنڈ  
یا ٹھنڈا پانی چونکہ مسامات کو بند اور جلد کو کثیف کر دیتا ہے، اس لئے وہ بخارات، جو  
سے ہمیشہ تحلیل ہو کر آتے ہیں، بند ہو کر داغ میں اکٹھے ہو جاتے، اور سرد ہو جاتے  
انے گرم اجزاء (اجزاء ناریہ) الگ ہو جاتے ہیں، اور سرد ریاغ بجاتے ہیں، خصوصاً  
یہ بخارات بھی بذات خود سرد ہوں، جیسا کہ سرد و تر مزاج دالوں کے بخارات ہوتے  
**علامات** (کانونوں میں ریاغ کی سی (ضعیف) حرکت محسوس ہوتی ہے) کیونکہ یہ

چونکہ غلیظ اور سرد ہوتی ہے، اس لئے اس کی حرکت مست ہوجاتی ہے، اور حرکت کے وقت اس کے بیشتر اجزاء ساکن رہتے ہیں، جیسا کہ صبح اور راتوں کے وقت ٹھہرے ہوئے پانی کی حالت ہوتی ہے، جو اپنی جگہ میں قائم ہوا کیونکہ صبح اور رات کی حرکت فقط اوپر اور ہوتی ہے، اور پانی ساکن ہوتا ہے + اور درد درد اور تناؤ کے ساتھ نہیں ہوتا ہے، جس میں حضور کنارہ کی طرف سخت گھٹنا ہوا معلوم ہوتا ہے جیسا کہ آن گرم اور لطیف ریا سے ہوا کرتا ہے، جبکی مقدار عضو کی وسعت سے زیادہ ہو، اور اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ ریا چونکہ غلیظ اور سرد ہوتی ہے، اس لئے یہ ساکن اور غیر متحرک رہتی ہے بلکہ درد ایسا ہوتا ہے، جگہ یا کوئی شے کان میں سختی سے گڑائی جا رہی ہو جس سے کسی قدر ضرورت نا پیدا ہوتا ہے، کیونکہ یہ ریا چونکہ بند ہوتی ہے، اور اپنی جگہ سے نہیں ہلتی، اس لئے زیادہ سختی سے تفرق نہیں ہوا کر سکتی ہے

**علاج** کان کو باہر سے بذریعہ گرم روغنوں کے گرم کریں، اور اس پر تریسے ڈالیں جو سونا، اسپت، بابونہ، ناغونہ، برگ غار، فزنجوش، نام، اور قیصوم کے جو شانہ سے بنائے گئے ہوں اور حمام کے اندر گرم توے کے مقابل کانوں کو رکھیں تاکہ توے کے گرم بخارات کانوں تک پہنچیں یا قلعہ کے جو شانہ کے مقابل رکھیں، اور رائی کے ذریعہ کانوں میں گرمی پہنچائیں جس کی صورت یہ ہے کہ اسے کوٹ کر گرم روغنوں میں عکرا کر اسکی بتی کان میں رکھیں تو یا مذکورہ بالائیوں سے سنگ کریں، یا نیم گرم سیسے روغن زیتون میں روئی تر کر کے کانوں میں رکھیں

**(۴) سرد پانی** اگر وہ ریا سرد پانی کے ڈالنے، یا اس میں غوطہ لگانے سے پیدا ہوتی ہے { علامات } کان کے درد کے ساتھ سر کے پچھلے حصہ میں بھی درد ہوتا ہے { کیونکہ یہ حصہ دماغ کے تمام حصوں سے سرد ہے، اور اس لئے کہ یہ حصہ بذریعہ عصبہ سامعہ کے کانوں سے تعلق رکھتا ہے } اور اس قدر شدید درد ہوتا ہے کہ مریض سر کو بھی جھکا نہیں سکتا اس لئے کہ قبض اور کثافت کے باعث جو سردی کے لوازم سے ہے، سر کے پچھلے حصے کے اعصاب تن جاتے ہیں، جس سے سر نہ اونڈھا ہو سکتا ہے، اور نہ ٹٹر سکتا ہے +

**علاج** سر میں، اور خاص کر پچھلے حصے میں، گرم روغن لگائیں، اور انیس کانوں میں

چسکائیں

**(۵) سرد دوائیں** اگر وہ ریا کانوں میں سرد دواؤں کے ڈالنے سے پیدا

ہوتی ہے + علاج : ان سرد دواؤں کے مخالف دوائیں استعمال کریں +

**(۶) درد خونی** اگر وہ کانوں کا درد خون کی کثرت سے ہوتا ہے + علامات :

چہرہ میں سرخی ہوتی ہے، اور سجدہ کی حالت میں سر اور پیشانی کے اندر بوجھ محسوس ہوتا ہے { کیونکہ مادہ (خون) کا میلان اس طرف ہوجاتا ہے } اور سخت نہیں ہوتی ہے { کیونکہ طبیعت سرد ہوا کے جذب کرنے کی شتاق ہوتی ہے اس لئے وہ ٹٹرا



کی تڑپ کو تیز کر دیتی ہے، اور اسی تڑپ کا نام میس ہے، علاج { یتقال کی فصد کریں }  
تڑپوں کے پانی سے رت قبض کریں، روغن گل کان میں چپکائیں، جسے سرکہ میں دب کر لیا  
گیا ہو { جس کی صورت پہلے گزری } +

{ گاسے کان کا درد سو مزاج گرم }  
(د) سو مزاج گرم سادہ و صفراوی سادہ یا سو مزاج صفراوی سے

پیدا ہوتا ہے +

علامات { چہرہ اور سر گرم محسوس ہوتا ہے، درد سر ہوتا ہے، بوجھ بالکل نہیں ہوتا،  
میس ہوتی ہے، سرد ہوا سے راحت ملتی ہے، علاج: ششیاف ابیض اور سرد روغن کان  
میں چپکائیں، سر ولپ لگائیں { مثلاً میٹھا، جو کا آٹا، صندل، اور کانور پہلہ آب کشنیر و آب  
کاہر { رت قبض کریں } درد صفراوی میں رت قبض اس لئے کرتے ہیں کہ مادہ کا نیچے کی طرف  
میلان ہو، اور پھر خارج ہو جائے، اور سو مزاج سادہ میں اسلئے کرتے ہیں کہ درد کی وجہ سے  
مواد سر کی طرف متوجہ نہ ہو جائیں، اور وہاں جا کر دم نہ پیدا کر دیں +

{ گاسے کان کا درد سو مزاج سرد سے پیدا  
(کا) سو مزاج سرد سادہ و بلغمی ہوتا ہے { خواہ سادہ ہو یا بلغمی + علامات:

درد کے ساتھ نہ سوزش ہوتی ہے، نہ کانوں میں سرخی، اور گرم چیزوں سے فائدہ ہوتا ہے {  
خواہ وہ چیزیں بالفعل گرم ہوں، یا اونچی تاثیر گرم ہو، مگر ان چیزوں سے، جو بالفعل گرم ہوں  
فائدہ جلد اور نمایاں طور پر حاصل ہوتا ہے { وقوع مرض سے پہلے سردی کا پیر کا اتفاق ہوتا ہے  
علامت: اگر بلغم کی علامتیں، مثلاً بوجھ، نیند کا غلبہ، اور تنھنوں کی تری، نمایاں ہوں تو گویں  
اور یا رت سے تنقیہ دماغ کریں، پھر کانوں میں گرم روغن چپکائیں، مثلاً مولی کا روغن،  
قسط کا روغن، سنبل کا روغن، زنبق کا روغن { زنبق کا روغن اس طرح تیار کیا جاتا ہے  
کہ تلوں کو سفید چھیلی کے ساتھ کچھ دنوں تک رکھ کر روغن نکالتے ہیں { تحلیل کرنے والے حکیم  
مثلاً بابوند، سویہ، مرزنجوش، اور عاقر قرقح کا جو شانہ کانوں پر استعمال کریں { + اور اگر  
بلغم کی علامتیں نہ ہوں، بلکہ سو مزاج سادہ ہو تو بھی یہی علاج ہے، ہاں تنقیہ نہ کریں، اور  
ذمعات کا استعمال کریں +

{ گاسے یہ درد کانوں کے دم سے پیدا ہوتا ہے؛ اور یہ دم (د)  
(و) کان کا دم گاسے گرم ہوتا ہے، جس کی علامت یہ ہے کہ درد سخت اور میس

ہوتی ہے، سر اور پیشانی میں بوجھ ہوتا ہے، درد یعنی تناؤ اور کچا دھڑ، اور سوزش محسوس  
ہوتی ہے، اور چہرہ میں سرخی نمایاں ہوتی ہے، چنانچہ اگر یہ دم کان کے سو مزاج میں یا  
اوس سے باہر ہوگا، تو صاف نظر آئیگا، اور درد بھی شدید نہ ہوگا { کیونکہ یہ مقامات دماغ اور

خونگی انہیں اعصاب سے دور ہیں، اور اسی وجہ سے اس میں زیادہ خطرہ بھی نہیں ہے، اور اس وجہ سے بھی خطرہ کم ہے کہ درم کے چھوٹنے کے وقت سامعہ کے پیچھے کے پچھنے کا غوت نہیں ہوتا ہے۔  
**علاج** { درم کی طرف مواد کے جذب کرنے کی کوشش کریں } خواہ اس مرض کیلئے سنگیاں لگانی پڑیں۔ دو روز کے بعد گرم کلا کا پتہ مہلانے لگیں جو ش دیکر ضاد کے طور پر لگائیں۔  
 اگر یہ درم سوراخ کے اندر گہرائی میں ہو گا تو قرب کی وجہ سے عصب سامعہ بھی درم میں شریک ہو گا۔ یہ حالت نہایت سخت ہوگی، سخت درد ہوگا، اور سخت خطرہ کی صورت ہوگی، اور پیپ پڑنے تک مہلت نہ دے گی، کیونکہ یہ عضو کثیرا کمس ہے، اور شدت درد سے غشی پیدا ہو جاتی، اور تشنج ہو جاتا ہے، اس لئے کہ یہ عضو عصبانی ہے، اور دماغ سے قریب ہے، اور بالآخر اختلاط عقل لاحق ہو جاتا ہے، اور اکثر اوقات سر سام تک نوبت پہنچتی ہے، اور بعض اوقات یہ ساتویں روز ہلاک کر دیتا ہے، کیونکہ دماغ قرب کی وجہ سے اس مرض کی سختیوں کو سات دنوں سے زیادہ برداشت نہیں کر سکتا ہے، اور خامکے جوانوں میں، کیونکہ ان کا مزاج زیادہ گرم اور اگلے اور دم کے مواد زیادہ تیز ہوتے ہیں، جو سخت ایذا پہنچاتے ہیں، اور پیپ پڑنے تک مہلت نہیں دیتے ہیں۔

**علامات** { ثقل سامعہ (بہرین) ہو جاتا ہے } کیونکہ سامعہ کا پتہ چونکہ مریض ہوتا ہے، اس لئے وہ قوت سامعہ کو کانوں تک نہیں پہنچاتا ہے، یا وہ اس قوت کو دماغ سے اچھی طرح قبول ہی نہیں کرتا ہے، (جسے وہ پہنچا سکے)۔ درم چونکہ گہرائی میں ہوتا ہے، اس لئے { درد کی شدت بھی کان کی گہرائی میں ہوتی ہے۔ کانوں میں ایک آواز معلوم ہوتی ہے، جو تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد رک جاتی ہے } کیونکہ درم کے مادہ گرم و لطیف بخارات اُٹھتے ہیں، جن کی حرکت سے کانوں میں ایک آواز پیدا ہوتی ہے، اور جب طبیعت انیس تحلیل و فنا کر دیتی ہے تو یکے والا بند ہو جاتی ہے، پھر دوبارہ جمع ہو جاتے اور تحلیل ہو جاتے ہیں، اور درم کے زوال تک یہی سلسلہ جاری رہتا ہے۔ آواز کیوں رک جاتی ہے، متصل اور مسلسل کیوں نہیں رہتی؟ اس لئے کہ یکاوازا بخارات کی کثرت سے پیدا ہوتی ہے، اور جب بخارات کثیر ہو جاتے ہیں تو طبیعت انیس دفع کو قیہ چلا دے، اور آواز اس وقت تک بالکل بند ہو جاتی ہے جب تک کہ دوبارہ اکٹھے ہو جاتے ہیں تو گلے آنکھوں سے آنسو پڑتے ہیں، اور آنکھوں سے رطوبت رسی ہے، کیونکہ شدت درد سے خود دماغ اور سر کے دوسرے اعضاء اس قدر ضعیف ہو جاتے ہیں کہ رطوبات کو روک سکتے ہیں، ننان رطوبات میں اور اپنے حصہ کی غذاؤں میں بد اعل کر سکتے ہیں، اس لئے یہ سر پر بوجھ ہو جاتے ہیں، اور دوسرے فضول کے مانند ہٹکتے ہیں، اور دماغی بخار رہتا ہے، کیونکہ دماغ کے اتصال سے گندے بخارات قلب تک پہنچتے رہتے ہیں، اور اس درم میں، جو سوراخ سے باہر ہوتا ہے، بعض گچی یوم ہوتا ہے (جو ایک دو روزہ گہرا رکھ کر زائل ہو جاتا ہے، مرنی نہیں ہوتا ہے)۔

**علامہ** {فصد اور نہ قبض کریں، شیاف ابین کا نوں میں چٹکائیں، دھنیاء کو، اوسکاخی کے پانی کے ساتھ ملا، نزد لگائیں {اطلاء نرد: حکیمہ حنین بن اعنی کا تجربہ کیا ہوا علاج جس کا نسخہ یہ ہے۔}

**نسخہ طلاء نرد:** مندل سرخ، مندل سفید، مایشا، گل ارغی، رسوت، سفیدہ، بوش، تخم کاسنی، طباشیر، کافور، سب کو کوٹ کر بعض سرد عصاروں میں گوندھ کر اس قسم کی لمبی لمبی گولیاں، یا تباہیاں بنائیں، جو نوک کی طرف باریک، اور جڑ کی طرف موٹی، اور نرد یعنی پارس کی طرح خش پہل ہوں، تاکہ پتھر بران کا گھنسا آسان ہو {کانوں میں عجایتوں سے دودھ کی دھار ناریں۔ اگر ان تدابیر سے درد میں سکون نہ ہو تو کانوں میں لعاب چٹکائیں {وجہ دم کو پکانے والے ہوں، مثلاً اسی کا لعاب تو تاکہ دم پک کر درد میں سکون آجائے اور سبب پتھر جائے} +

**دوم یعنی سرد** {گا ہے کان کا درد، سرد اور یعنی دم سے ہوتا ہے {علامات {میں کے بغیر نقل اور گھٹا وٹ ہوتی ہے {اس لئے کہ ٹیس تو گرم درمیں ہوا کرتی ہے {اور درد میں شدت نہیں ہوتی ہے، اور نہ اس کے ساتھ درد سر ہوتا ہے {کیونکہ اس مادہ میں حرارت تو ہوتی نہیں، جس سے اتنا سخت درد پیدا ہو کہ سر کے سارے اعضاء میں شل کر جائے {اور درمیں کے مزاج میں غصہ اور چڑچڑاہٹ آتا ہے {کیونکہ ایسے دم کے مریض کا مزاج سرد ہوتا ہے، اس لئے اس کا خون بھی سرد اور غلیظ ہوتا ہے، جو نہ جلدی بڑک سکتا ہے، اور نہ حرکت کر سکتا ہے، اور مزاج میں بڑچڑاہٹ اپنی اسی وقت پیدا ہوتا ہے جبکہ خون میں تیزی، اور بڑکنے اور مشتعل ہونے کی طاقت ہو، اس میں شدت جوش و ہیجان اور فزاج کی طرف حرکت کر چکی قوت ہو۔ چنانچہ جب دم صفراوی ہوتا ہے تو اس قسم کے برعکس مریض غصہ اور چڑچڑاہٹ سے ہرگز غالی نہیں ہوتا، کیونکہ صفراوی میں خلل رقیق، تیز، اور سخت اشتعال پذیر ہوتا ہے {یہ دم یعنی گا ہے کان کے برونی حصہ میں ہوتا ہے، گا ہے سوراخ میں، اور گا ہے ان دونوں مقامات میں، مگر قوت سامعہ کے پٹے میں ہرگز نہیں ہو سکتا {کیونکہ وہ نہایت سخت پیدا کیا گیا ہے {اگرچہ وہ جہرے کے پٹے، عصب و جہی، سے نرم ہے، جو جہرے کے عضلات میں پسیر کر حرکت بخشتا ہے تاکہ وہ اس ہوا کی ضرب اور لہر سے متاثر نہ ہو سکے، جس میں آواز رہتی ہے، اور وہ آواز کے لئے سولہی کے مانند ہے، اور اس لئے کہ سختی آواز کے لئے مددگار بھی ہوتی ہے {یعنی سخت چیز سے آواز زیادہ پیدا ہوتی ہے} + اس پٹے کی سختی کے علاوہ دماغ کی دونوں جھلیاں باریک اور موٹی اس پر استر کئے ہوتی ہیں، اور بھم چونکہ گاڑھا

لے بومش ایک غیر معون نبات کی پتیاں یا شیاف ہیں +

علا خون کے بڑکنے یا اس کے مشتعل ہونے سے مراد اس کا گرم اور تیز ہونا ہے +

ہوتا ہے، اس لئے وہ اس سخت پٹھے میں نفوذ نہیں کر سکتا؛ کیونکہ اول تو اس کا جوہری سخت ہے دوسرے اس کی جھلیاں بھی سخت ہیں، اس لئے اس میں بلبی ورم نہیں ہو سکتا۔

**علاج** ڈگریوں ادویات رجات کا سہل دیں، غرغره کرائیں، ورم کی تحلیل کے لئے کانوں میں گرم روغن ٹپکائیں، مثلاً سوسہ کا تیل، مولی کا تیل، تحلیل کر نیوالے ضا دنگائیں؛ مثلاً مٹی کا آٹا، پاؤنہ، اور راقی ہر اہ موم و روغن زیتون +

(ن) پھوڑے پھنسی ڈکاپے کان کا درد پھوڑے پھنسیوں سے ہوتا ہے؛ علامات

پیپ نکلتی ہے، پٹھے ورم ہوتا ہے؛ جو پک جاتا ہے اور پھر اس میں پیپ پڑ جاتی ہے۔ علاج ڈزخم اگر نیا ہو تو مرہم سفید روغن گل میں چلا کر کے کانوں میں ٹپکائیں؛ نسخہ مرہم سفید؛ سفید قلعی، موم، دونوں ہموزن، روغن دونوں ہموزن، موم کو روغن کے ساتھ ہلکی آغ پر بچھلائیں، پھر سفیدہ کے ساتھ کھل میں قصوڑا غوراً ڈال کر ملائیں۔ اسی طرح روغن اور موم ملائے؛ اور دستہ سے چلاتے جائیں، حتیٰ کہ چلائے جلاتے سرد

ہو کر جم جائے، ورنہ موم کی تہ میں سفیدہ بیٹھ جائیگا؛ اب شہد اور پیرانی روٹی سے زخم کی ریم اور سیل تحلیل کو صاف کریں، جو زخم کے بھرنے سے مانع ہوتی ہے؛ شہد کا پانی جلا اور تنقیہ کرتا، اور پیرانی روٹی بھی رطوبتوں کو خشک کر کے تنقیہ کرتی ہے؛ پھر زخموں کے بھر نیوالے مرہم، مثلاً

مرہم سفیدہ اور مرہم راقی قتیلہ میں لتیخ کر کان میں ڈالیں، اور زخموں کے خشک کر نیوالی دوا میں جھڑکیں؛ جو انہر دوت، دم الاخوان، کندرا، اور کحیۃ التیس کے عصارہ سے تیار کی گئی ہوں؛ اور

اگر زخم پیرانا اور میلا ہو؛ یعنی گوشت کو گلارہا ہو؛ تو مرہم مصری، مرہم باسلیقون کبیر، مرہم مسخ اور خبث السحید کا سرکہ سفید ہوتا ہے؛ نسخہ مرہم مصری؛ زنگار، شہد، سرکہ اور کندرا پانی میں ملا کر اس قدر جوش دیں کہ اس کا قوام شہد کی طرح ہو جائے، پھر اس میں موم اور روغن ملا دیں +

مرہم باسلیقون کبیر؛ موم پاؤ سیر، زفت، تولہ، مڑکی، راتیخ (گو زندھو بر)، ملک الانباط (جو ایک گوند کی قسم ہے)، ہر ایک ۵ تولہ، روغن زیتون ایک سیر (حسب دستور مرہم بنائیں) +

مرہم مسخ خ؛ مردار سنگ، روغن زیتون، ہر ایک دو حصے، سرکہ دس حصے، سب کو ملا کر اس قدر مل کر لی کہ گاڑھا ہو جائے، پھر اس میں ایک حصہ کے برابر ہلدی شامل کریں +

خبث السحید یا سحید کا سرکہ؛ خبث السحید یعنی لہجہ کا میل لیکر سرکہ میں ایک حبہ، یا اس سے زیادہ بھگوئیں، پھر کان میں ڈالیں + یا لہجہ کے میل کو کوٹ کر سرکہ میں سات مرتبہ بھگوئیں، اور خشک کریں؛ پھر تیز سرکہ میں اس قدر جوش دیں کہ شہد کی طرح گاڑھا ہو جائے؛ پھر کانوں میں ٹپکائیں؛ اگر کانوں سے مرن پانی بتا ہو، پیپ نہ بنتی ہو تو گاہے پیرانی خرابیاں

پسا جو ماز و مفید پڑتا ہے { کیونکہ یہ رطوبت کو خشک کر لیتا ہے، اور اگر پیپ بہتی ہے تو علاج میں اس امر کی ضرورت ہوتی ہے کہ خشک کرنے والی دواؤں کے ساتھ ایسی دوائیں بھی ہوں جو زخم کو پاک صاف کر دیں، اور پیپ کو رقیق کر کے بہا دیں { اور افیون کی راکھ قدرے جلد بیدستر کے ساتھ کان کے درد کو تسکین دیتی ہے { اور زخم میں بھی فائدہ بخشی ہے، کیونکہ افیون کی راکھ مخدر ہے، اور افیون سے زیادہ رطوبات کو جذب کرتی ہے، اور جلد بیدستر سے افیون کی مصلحت ہو جاتی ہے +

(۳) کیڑے { کبھی کان کا درد کان کے کیڑے سے ہوتا ہے، جو کان کے اندر گندے مواد سے پیدا ہو جاتا ہے، اور گاہے کان کے پڑانے زخم سے پیدا ہو جاتا ہے { جبکہ ایک عرصہ گزر جانے کے باعث زخم میں گندگی آ جاتی ہے۔ علی الخصوص اُس زمانہ میں جبکہ ہوا گرم و تر ہو (مثلاً برسات کے موسم میں) +

علامات: ان کیڑوں کی حرکت اور ان کے کاٹنے سے { کانوں میں دغدغہ اور خارش معلوم ہوتی ہے، اور کم و بیش ان کے رینگنے کا احساس ہوتا ہے، گاہے باہر نکل آتے ہیں جو گاہے سفید رنگ کے ہوتے ہیں، جن کے سر سیاہ ہوتے ہیں، اور تڑپتے رہتے ہیں، اور گاہے خاکی رنگ کے کنوں کی چھڑکی کے مانند ہوتے ہیں { یہ اختلاف اُس مادہ کے اختلاف سے ہوتا ہے جس سے ان کی پیدائش ہوتی ہے +

علاج { ان کے مارنے کے لئے سرکہ اور بورہ اور مٹی کان میں ڈالیں، یا ایلوہ بیکر تازہ فستق کے پانی کے ہمراہ، یا زخم خفیل یعنی اندرائن کے پانی کے ہمراہ، یا تفتار کے پتوں کے ہمراہ یا ان کے جوشاندے کے پانی میں ملا کر کان میں ڈالیں۔ جب کیڑے مر جائیں تو انکے کھالنے کی کوشش کریں، مثلاً صوف یعنی اون (یا روئی) کی تہی بنا کر دھن، یا سریش میں تھیر کر کان میں ڈالیں، اور حرکت دیکر باہر نکال لیں، یا مثلاً گندش (نچکھنی) کے ذریعہ چھینک لائیں { اور چھینک کے وقت منہ اور ناک کو بند کر لیں +

(ط) باہر کے کیڑے { کبھی کان کا درد ان کیڑوں سے پیدا ہوتا ہے، جو باہر سے کان میں داخل ہو جاتے ہیں + علامات: ان کیڑوں کی حرکت انہی مقدار کے مطابق محسوس ہوتی ہے، درد گاہے بڑھتا ہے { یعنی جس وقت حرکت کرتے ہیں { اور گاہے ساکن ہو جاتا ہے + علاج وہی ہے، جو اوپر کے کیڑوں میں بیان کیا گیا ہے { یعنی مار کر باہر نکالنا +

(ی) پانی { کبھی کان کا درد اُس پانی سے ہوتا ہے، جو کان میں گس جاتا ہے { اور کان کے اندر درد اور تکلیف پہنچتا ہے + گاہے یہ پانی کے میل سے ٹھکرا جاتا ہے، جوش کھانے لگتا ہے، اور کان کو زخمی کر دیتا ہے، خاصکر اس وقت

لہذا بقیہ ایک دانہ بچے سے چھوڑا، جس کے اندر ایک لیسہ پیچیدہ رطوبت ہوتی ہے +

جبکہ تیرے قسم کا پانی ہو، اور اس میں کسی دھار کا کچھ اثر ہو، جیسا کہ اکثر گرم چشموں کے پانی میں گندھک وغیرہ کا اثر ہوا کرتا ہے +

**علامات** درد پانی میں تیرنے کے بعد، یا غسل و حمام کے ایک دو دن کے بعد ظاہر ہوتا ہے، اور اس کے ساتھ ہر این بھی ہوتا ہے +

**علاج** کان کے پانی کو نکالنے کی تدبیر کریں، مثلاً تمغیلی کان پر رکھو اور ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر کودیں، اور سر کو اسی کان کی طرف جھکائیں، یہاں تک کہ پانی نکل پڑے، یا کسی ٹنگی کے ذریعہ، یا بغیر ٹنگی کے منہ سے چریں، یا اسے اندر ہی اندر تمغیل و خشک کر دینے کی کوشش کریں، جس کی صورت یہ ہے کہ بادیاں کی، یا سویا کی، یا بردی کی لکڑی، جو گھوس ہو، بلکہ پوٹی ہو، کان کے سوراخ میں داخل کریں، اور لکڑی کے ارد گرد کان کے سوراخ میں روئی بھر دیں، تاکہ اندر ہوا دھاکے کی پھراس لکڑی کے باہر والے سرے پر روئی لپیٹ کر، اور روغن چینی، یا روغن زیتون سے تر کئے رکھیں، یہاں تک کہ کان کے اندر حرارت پہنچے، اور پانی کو باہر جذب کر کے فنا کر دے، جس طرح چراغ میں تیل جذب ہو کر فنا ہو جاتا ہے + لکڑی کی روئی کو تیل سے تر کرنے کی غرض یہ ہے کہ وہ جل سکے + کان کے پانی کے نکالنے کی ایک تدبیر یہ بھی ہے کہ اسٹخ کی ایک تہی بنا کر کان کے اندر داخل کریں، اور اسی کرڈٹ سو جائیں، پھر تہی نکال میں کان کا پانی تہی میں جذب ہو جائے گا +

**اسباب** : مندرجہ ذیل اسباب سے بالعموم کان میں درد ہو جاتا ہے :  
نزہ زکام کا بکثرت عارض ہونا، اتفاقیہ طور پر سردی کا لگ جانا، کسی دانت کا خراب ہو جانا، نہاتے وقت کان میں پانی کا چھلا جانا، کسی دھار دار چیز سے کان کا گریدنا، کسی چیز کا کان میں پڑ جانا، وجہ مفاصل کا ہونا، زخم یا دانوں کا کان میں موجود ہونا، کان میں کپڑے کا پیدا ہو جانا، کان میں سیل کا ہونا +

**علامات** : کان میں سخت درد ہوتا ہے، درد کی ٹیسیں چہرہ اور چشمانی تک پہنچتی ہیں، سوزش اور جلن ہوتی ہے، کان کے اندر علاماتِ درم و سرخی وغیرہ موجود ہوتی ہیں +  
**معمولاتِ مطب** : سب سے پہلے اصل سبب معلوم کر کے، اسکو دفع کریں، اور درملگی تکسین کے لئے آب برگ سکھرشن، یا آب پیاز سفید، یا روغن ترب، یا روغن بادام تلخ، جو بھی وقت پر ملجائے، نیگرم کان میں ٹپکائیں، اگر اس سے افادہ نہ تو برگ جھنگ تھوڑا سا لیکر پانی میں پیسکر، اورافیون ملا کر، نیگرم کان میں ٹپکائیں۔ نیز مندرجہ ذیل دواؤں کو پانی میں جوش دیکر پیارہ دیں، اور اسی پانی میں کھائے کا کپڑا تر کر کے، اسکو بخور میں اوندھنے آوندھنے تک گرم گرم تکبیر کرتے رہیں :

**نسخہ بھپارہ:** گل بابونہ، پوست خنشاخ، پانی میں جو شدیکہ کام میں لائیں۔  
**نسخہ دیگر:** قیصوم، برنجاسٹ، گل بابونہ، تخم سویا، کورنیشک +  
 اگر مریض نزلہ زکام سے درد ہوا ہو تو مقوی داغ آدوہ کا استعمال کریں جنکا تذکرہ صفت  
 داغ میں ہو چکا ہے، اگر دانت خراب ہو چکا ہو اور اسکی وجہ سے درد پیدا ہوا ہو تو اس  
 دانت کو نکھرا دیں۔ اگر زخم یا دانے ہیں، اور اسکی وجہ سے جن اور سوزش اور درم ہو تو شیاف  
 بعض عورت کے دودھ میں گھسکر چکائیں، یا ہمالیہ کو شیر دختران میں، یا بکری کے دودھ  
 میں گھسکر نیگم چکائیں، — یا روغن گل اور سرکہ کو گرم کر کے کان میں چکائیں —  
 یا کدو کا پانی، کھیرے کا پانی ملحدہ علیحدہ دواؤں کو ملا کر کان میں قطور کریں — یا  
 آب گوہر، آب برگ خردہ، آب کدوئے تلخ، سرکہ، روغن گل، سب کو ملا کر گرم  
 کریں، جب صرف روغن رہ جائے تو صاف کر کے افیون ملا کر کان میں ڈالیں +  
 اور پیسے کیلے ذیل کا نسخہ دیں :

لعاب ہمدانہ، شیرہ عناب، شیرہ مغز تخم کدوئے شیریں، پانی میں پیس کر چھان لیں  
 اور شربت نیلوفر ملا کر بلائیں؛ اور اگر اس کے ساتھ اگر چاہیں تو سدرہ جہ ذیل ضاد  
 کا کوئی نسخہ استعمال کریں +

**نسخہ ضاد:** افیون، زعفران، گبر، گل بابونہ، تخم خطمی، آب کوہ سبز میں  
 پیسکر ضاد کریں +

**نسخہ دیگر:** صندل سفید، صندل سرخ، تخم کاہر، آب کوہ سبز میں پیسکر  
 ضاد کریں +

اگر درم پھوٹ جائے اور پیپ بکھنے لگے تو صفائی کے لئے بادبان، عمل خالص  
 دونوں کو پانی میں جو شدیکہ چھان لیں، اور کان کو اس پانی سے دھو لیں اور پھر پانی  
 روئی کی جتنی بنا کر، شہد میں آلودہ کر لیں، اوپر سے انزردیت، برگ نیم خشک، باریک  
 پیس کر چھڑک دیں، اور اس جتنی کو کان میں رکھیں +

اگر کان میں کیڑے پڑ گئے ہوں تو آب برگ شفتاؤ کے چند قطرے کان میں چکادیا  
 کریں — یا عصارہ آفستین سرکہ میں ملا کر بطور قطور کر کے استعمال کریں؛ جب کیڑے  
 مریں تو مچھنے سے پکڑ کر انکو نکال دیں +

اگر کان کے اندر پانی کے چلے جانے سے درد ہو گیا ہو تو ہتھیلی کو کان پر رکھ کر  
 ایک پاؤں پر کودنا شروع کریں، یا تھوڑی سی روئی لیکر اور جتنی بنا کر کان میں پھیریں

لے ہاؤر: لاکہ کا رنگ، بیری وغیرہ کے درخت سے جب کچی لاکہ توڑی جاتی ہے، تو  
 اس سے سرخ رنگ نکلتا ہے +

تاکہ تہی میں پانی جذب ہو جائے +

اگر وجع مفاصل کی وجہ سے درد پیدا ہوا ہو تو وجع مفاصل کے علاج کے ساتھ ساتھ  
تھکید و قطور وغیرہ بھی استعمال کراتے رہیں، جس کے نسخے پہلے مذکور ہو چکے ہیں +  
اگر کان میں سیل کے جمع ہونے کا شہد ہو تو روغن گل، یا روغن بادام تلخ نیم گرم  
کان میں ٹپکائیں +

غذا و دوا پر ہنیر: اگر مریض کھانے کی خواہش ظاہر کرے تو ابتداً مریض میں  
لطیف غذاؤں کھلائیں، مثلاً دودھ، بکری کا شوربہ (جس میں تھکری اور گوشت  
ساتھ پکائے گئے ہوں)؛ تھکاریاں اور ساگ وغیرہ بھی رفع قبض کرنے کی وجہ  
سے اس حالت میں اچھی غذاؤں ہیں۔ اس کے بعد غذا میں تدریجاً ترقی کرتے رہیں  
اور معمولی غذاؤں تک پہنچائیں۔ ایسی غذاؤں سے پرہیز کرائیں، جو قابض قہیل  
اور بادی ہوں، چلنے پھرنے سے منع کر دیں، اور ساگ کے سامنے بیٹھنے سے بھی  
روکیں +

## بہرا پن اور اونچا سننا (طرش، وقوشم)

طرش: کم سننا، وقوش: بالکل نہ سننا، اور صمغ: کان کے سوراخ کا  
بالکل نہ ہونا۔ گاہے مجاز کے طور پر ان الفاظ کا استعمال ایک دوسرے کی جگہ پر ہوتا یا  
کرتا ہے، اور بعض لوگ مخصوص طور پر انہیں (بہرے پن) کو دقرا ورنے کو طرش کہتے ہیں +

(۱) پیدا ہونے کا بہرا پن: اگر پیدا ہونے والی ہوتو اس کا کوئی علاج نہیں ہے {کیونکہ  
اس کی دو ہی دہیں ہوتی ہیں: یا قوت سامعہ کا بالکل نہ ہونا، یا پیدا ہونے والی ہوتو اس کا بند  
ہونا۔ یہ دونوں باتیں علاج سے نہیں جاسکتی ہیں + ایسا شخص لازمی طور پر گونجا بھی ہوتا ہے  
کیونکہ وہ نہ حروف کو سمجھ سکتا ہے نہ کہ کسی طرح ادا ہوتے ہیں، اور نہ وہ اس امر کو جان سکتا ہے  
کہ آواز کس طرح نکلتی ہے۔ پھر وہ ایسے حروف اپنی زبان سے کس طرح ادا کر سکتا ہے +  
بعض کا قول ہے کہ گونگے کی زبان اس قدر بڑی ہوتی ہے کہ وہ اچھی طرح گھوم نہیں سکتی  
اور چونکہ زبان بڑی ہوتی ہے، اس لئے وہ مادہ، جس سے کان ادا کان کے پٹھے پیدا ہوتے  
ہیں، کم ہو جاتا ہے، اس لئے وہ بہرا ہوتا ہے + (مگر یہ قول ضعیف ہے، اور پہلا قول ترین  
قیاس ہے) + (مترجم) +

(۲) بڑھاپے کا بہرا پن: اسی طرح اس بہرے پن کا بھی کوئی علاج نہیں ہے، جو  
بڑھاپے میں ضعف قوی سے پیدا ہو جاتا ہے {کیونکہ اس عمر میں سارے اعضا راضیہ پر  
سردی اور خشکی کا غلبہ ہو جاتا ہے +



(۳) چوٹ لگنا ہے بہرین، چوٹ سے پیدا ہو جاتا ہے؛ کیونکہ چوٹ سے کان کا پٹھ پھٹ جاتا ہے؛ یہ بھی علامت ہے؛ کیونکہ پٹھے ہوئے مقام کا جڑنا تو اسی وقت ممکن ہے، جبکہ اس کے دونوں کنارے مل جائیں، اور اس کے بھرنے تک اسی طرح لے رہیں؛ اور ایسا ہونا بالکل ناممکن ہے۔

(۴) صفراوی امراض لگنے بہرین تیز صفراوی امراض کے زائر انتہاء میں اس وجہ سے ہوتا ہے کہ صفراوی مادہ بھران کے طور پر دماغ کی طرف چڑھ جاتا ہے؛ جیسا کہ تیز بخاروں میں ہو جاتا ہے کہ اس کی علامت یہ ہے کہ صفراء کے غلبہ کی علامتیں ظاہر ہوتی ہیں۔

علاج صفراء کا تنقیہ کریں، اور اس کو نیچے کی طرف منتقل کریں، ترش انار کا پانی، جو بخور کر اسی انار کے چٹکے میں سرکہ، روغن گل، اور کندر کے ساتھ جوش دیا گیا ہو، کان میں پچائیں؛ اسکی صورت یہ ہے کہ ترش انار کے دانوں اور مغز کو اندر سے نکال لیں، اور دانوں کو مغز سے الگ کر کے بخوریں، اور اس کا پانی اسی انار کے پوست میں پھر ڈالیں، اور ساتھ ہی سرکہ، روغن گل، اور کندر ڈال کر آگ پر آتنا پچائیں کہ قوام آجائے۔ یہ عضو میں ٹھنڈک پہنچاتا، اور عضو کے مسامات کو اس قدر سکڑ دیتا ہے کہ اس میں کوئی مادہ نفوذ نہیں کر سکتا۔ نیز صفراء کی تیزی توڑتا، اور اس کی مضرت دور کرتا ہے۔

(۵) مزاج کی تبدیلی لگنے بہرین اس لئے پیدا ہو جاتا ہے کہ قوت سامعہ کے اعضاء کے مزاج بگڑ جاتے ہیں؛ اور یہ تغیر مزاجی مادی نہیں ہوتا ہے، بلکہ سادہ ہوتا ہے؛ چنانچہ سرد مزاج گرم یعنی ان اعضاء کی گرمی سے سامعہ کا پٹھ خشک ہو جاتا ہے، اور گویا وہ جل جھن جاتا ہے، حتیٰ کہ کھینے کی قوت اس میں ابھی طرح نفوذ نہیں کر سکتی ہے۔ اور سردی سے چونکہ جسم سکڑتا اور کیفیت ہو جاتا ہے، اس لئے پٹھ بھی سخت ہو جاتا ہے۔ اور تری سے پٹھ ٹوٹتا ہو جاتا ہے، اس لئے اس کے اجزاء ایک دوسرے پر پڑ جاتے ہیں، اور روح کے راستے بند ہو جاتے ہیں۔ اور خشکی سے پٹھ سوکھ جاتا ہے، اور وہی خرابی پیدا ہو جاتی ہے جو گرمی سے ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں یہ ساری کیفیتیں قوت سامعہ کے مخالف بھی ہیں، اور عضو کے اعتدال کو جس سے صحت و تندرستی قائم، قوتیں درست، اور سارے کام ٹھیک رہتے ہیں، بدل دیتی ہیں۔

علامات درد کان کے اندر گرائی میں کان کے پٹھے کے پاس بلاوجہ اور کچھاوٹ کے، محسوس ہوتا ہے؛ ہاں تری کی صورت میں درد بالکل نہیں ہوتا؛ چنانچہ اگر سردی سبب ہوئی ہے تو سرد چیزوں سے تکلیف ہوتی ہے، اور مرض کی شدت دن کے سرد اوقات میں ہوتی ہے۔ اگر گرمی سبب ہوئی ہے تو اس کے برخلاف گرم چیزوں سے تکلیف پہنچتی، اور دوپہر میں

شدت ہوتی ہے، اور کان کے اندر اور آس پاس سوزش و ملن محسوس ہوتی ہے + اگر مریض کی سبب ہوتی ہے تو اس کی علامت یہ ہے کہ خشکی پیدا کرنے والے اسباب کے بعد، مثلاً ریاضت کیلئے روزے رکھنے، اور بیداری وغیرہ کے بعد مرض کا وقوع ہوتا ہے، اور خشکی کے باعث چہرہ اور منہ میں لاغر ہوتی ہیں + اور اگر تھری سبب ہوتی ہے تو تر چیزوں سے تکلیف پہنچتی، اور خشک چیزوں سے مائدہ پہنچتا ہے۔ چونکہ یہ آخری قسم شاذ و نادر ہی پائی جاتی ہے، اس لئے ضمیمہ بوعلی سینا نے اس کا ذکر نہیں کیا ہے اور مصنف نے بھی اس میں شیخ کی پیروی کی ہے +

**علاج** { اس برہمن کا علاج، جو مزاج کے تغیر سے پیدا ہوتا ہے، یہ ہے کہ دواؤں، غذاؤں، تربیوں سے نیز ٹپکانے کی، اور سرٹکنے کی دواؤں کے ذریعہ اس مزاج کو بدل دیں + }  
**(۶) مواد غلیظ** { کسی بہر بن کچے اور غلیظ اخلاط کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے جو کان کے چبھے پر گر جاتا ہے جس طرح مریض قد میں دوسرے اعضاء پر گر کر کرتے ہیں، جس سے روح نفسانی ان میں نفوذ نہیں کرتی، اور ان کی حس لازمی طور زائل ہو جاتی ہے +

**علامات** { وہی ہیں، جو کان کے سرد و در میں پائی جاتی ہیں + یعنی گرم چیزوں سے فائدہ پانا، کسی سردی پہنچانے والی تدبیر کا پہلے ہونا، سوزش اور سُرخی کا ذرا پایا جانا + مریض کسی قدر بوجھ ہوتا ہے، اور خاص کر سجدہ کی صورت میں زیادہ معلوم ہوتا ہے + سر میں بوجھ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ مادہ سر ہی سے آتا ہے، اور سجدہ کی صورت میں زیادہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ بدن سر کے بوجھ کا عادی ہو گیا ہے، اور بلا کسی تکلیف و اذیت اسے اٹھائے رہتا ہے، لیکن جب سر میں کوئی مادہ جمع ہو جاتا ہے، اور مریض کھڑا رہتا ہے تو ہی حسب عادت زیادہ بوجھ نہیں معلوم ہوتا، مگر جب سر آگے کو جھکتا ہے، اور سر کا مادہ آگے کو آ کر اپنا بوجھ ڈالتا ہے تو اس بوجھ کا پورا احساس ہوتا ہے۔ اس لئے کہ یہ حالت طبیعت اور حادثہ دونوں خلاف ہے۔ نیز جب انسان کھڑا ہوتا ہے تو مادہ کا بوجھ سر کے تلے کی چڑی (دڑی) پر رہتا ہے، اس لئے اس کا چندان احساس نہیں ہوتا، اور سجدہ کی صورت میں اس کا وزن خاص دماغ اور اس کی جھلیوں پر پڑتا ہے، اس لئے زیادہ بوجھ معلوم ہوتا ہے +

**علاج** { ایاریجات اور غریغے وغیرہ سے دماغ کا تنقیہ کریں، کانوں میں گرم تیل، مثلاً سودا کا تیل، اور سداب کا تیل ڈالیں۔ لطافت و رقت پیدا کرنے والی دواؤں سے (یعنی ان کے پر شانہ سے) نکھر کریں + اور وہ دوائیں یہ ہیں: مقدوقی، برگ فار، مرز بنوش، پودینہ، برنجاسف، صعتر، بابونہ + بعض نسخوں میں ادھر کی عبارت اس طرح ہے کہ "لطافت و رقت پیدا کرنے والی دواؤں کی بجائے

نصف جگہ ہندی ناگھی سنگھ کا پورنا بتلایا ہے +

سے ٹکرو کریں۔ اس کی صورت یہ ہوگی کہ سرداب، صعتر، انسنتین، کو لیکر روغن زیتون، سرکہ، اور پانی میں جوش دیں اور کسی روٹے میں ڈال کر اس پر قیغ رکھ دیں، اور قیغ کو کان میں رکھیں (تا کہ اوس کی بجاب ہوئے)۔

(۴) کان کا بند ہونا { کبھی ہر اپن کان کے سوراخ کے بند ہونے سے پیدا ہوتا ہے } کیونکہ وہ ہوا، جس میں آواز ہوتی ہے، بچے تک پہنچنے نہیں پاتی ہے۔ اگر سوراخ زیادہ میل کے جمع ہونے سے بند ہو گیا ہو تو آفتاب کی روشنی میں صاف دکھائی دینگا۔

علاج { کسی آدمے سے میل بکھولیں، یا تیل سے اور گرم پانی کی بجاب سے میل کو نرم کریں } تاکہ میل پھل کر خود بہ جائے، یا کسی آدمے سے نکال لی جائے۔ اگر کان کا سوراخ کنکر، بالو، گھٹلی، یا کسی دوسری چیز کے پڑ جانے سے بند ہو گیا ہو تو علاج یہ ہے کہ اس میں تیل ڈالیں، تاکہ سوراخ نرم ہو کر کشا دہ ہو جائے۔ پھر چند بیدستر کے مانند کسی دوار سے چھینک لائیں { اور چھینک کے وقت ہاک اور منہ بند کر لیں، اور سر کو اس کان کی طرف جھکائیں، جس میں کنکری پڑ گئی ہے } اور رات نامی نکی کے ذریعہ جذب کر کے نکال لیں { ستر ستر اقلہ : ایک تنگ رستے کی نکی ہے، جس کے اندر ایک اور سلائی اس کے سوراخ کے برابر موٹی ہوتی ہے۔ اس نکی کا ایک سراکان میں داخل کر کے اور دیگر دوئی سے بھر دیں، تاکہ ہوا، یگس کے، پھر بیج کی سلائی کو آہستہ آہستہ کیچیں۔ غلا کی وجہ سے کنکری بھی ساتھ باہر کیچی چلی آئے گی، مگر مریض کو کسی تخت (یا کرسی) پر بٹھا کر اوس کے سر کو ٹکا لینا چاہئے، اور طبیب کو اوس کے نیچے بیٹھا چاہئے { یا اس طرح نکالیں کہ اون (یا روئی) کی سلائی بنا کر اوس پر دبن یا سریش لپیٹ کر اسی طرح عمل کریں } جس طرح اوپر نکی کا عمل بتایا گیا ہے۔ مناسب یہ ہے کہ اس کے نکالنے میں کچھ ہی سستی نہ کریں، ورنہ کبھی تشنج تک نوبت ہو سکتی ہے۔

{ اگر کان کا سوراخ کسی زخم کے بھرنے کے بعد زائد گوشت کے پیدا ہونے سے، یا سسے سے بند ہو گیا ہو تو اوس کا علاج یہ ہے کہ اگر ممکن ہو (یعنی باہر ہو) تو نشتر سے، یا سکین شری سے، یعنی خارجی چھری سے کاٹ ڈالیں { اور اگر اندر گہرائی میں ہو تو کسی باریک آدے کاٹ کر، اس میں بتی داخل کریں، اور بتی پر قلعہ دار (ہیرا کیس) جیسی کوئی دوا چھڑک دینی چاہئے، جو زخم کو بھرنے سے باز رکھے { اور اگر کاٹنا ممکن ہو تو اکال یعنی تیسز، اور عضو کو کھا جانے والی دوا میں لگائیں } مثلاً بڑا ل سرخ سرکہ میں پیس کر لگائیں، حتیٰ کہ زائد گوشت عمل جائے۔ پھر

زخم کے بھرنے والی دواؤں سے علاج کریں ۔

**اسباب :** ثقل ساعت کے اسباب مندرجہ ذیل ہیں :

کان کے اندر میل کا زیادہ جمع ہو جانا، کان میں درم خرمین کا موجود ہونا، اعصاب میں کمزوری اور خشکی کا پایا جانا، دماغ کا ضعیف ہونا، غشاء صماخی کی خرابی، یا اسکا سد بخار ہو جانا، کان کے پردے پر تیز اور بلند آواز کا صدمہ پہنچنا، زیادہ سردی کا پوریغ جانا، خون کی مقدار کا جسم میں کم ہونا، اور اس کا خراب ہو جانا۔ گاسے کنپٹی، درم نوزتین، نقرس، آتشک، گتھیا، محی قرمز، جیسے امراض کی وجہ سے بھی براہین ہو جایا کرتا ہے۔ اسی طرح بڑھاپے میں بالعموم کثرتِ رطوبات کی وجہ سے ثقل ساعت کی شکایت ہو جایا کرتی ہے ۔

**علامات :** کانوں میں مختلف قسم کی آوازیں سنائی دیتی ہیں، گاسے ساعت ناقص، اور گاسے بالکل زائل ہو جاتی ہے ۔

**معمولاتِ مطب :** اول اصل سبب کے معلوم کرنے کی کوشش کریں، جب اصل وجہ معلوم ہو جائے تو اس کا مناسب تدارک کیا جائے۔ چنانچہ اگر کان میں میل ہو تو شب کے وقت روغن بادام ڈال دیں، تاکہ میل نرم پڑ جائے، اور صبح کے وقت گرم پانی میں سہاگڑا لکڑی کا کچھ کڑی سے دھو ڈالیں۔ اگر کان میں درم کا ہونا باعث ہو، تو درم کا علاج کریں، اگر اعصاب کمزور ہوں تو مقوی اعصاب ادویہ کا استعمال کرنا چاہئے۔ اگر اعصاب میں خشکی ہو تو روغن بادام یا روغن کدو یا روغن کا پردہ نوزتین یا رکان میں ڈالیں۔ اگر کان کا پردہ خراب ہو گیا ہو تو ماہر فن سے مل کر جراحی کر اگر مصنوعی پردہ کان میں لگائیں۔ اسی طرح اگر اس پردہ میں سد رخن ہو گیا ہو، تو روغن بادام، روغن کدو، روغن مینو بر روغن تارپن باہم ملا کر صبح اور شام کان میں ڈالیں۔ اگر دماغ کی کمزوری کی وجہ سے مرض لاحق ہوا ہو تو صداع صغریٰ کے اصول پر علاج کریں، اور کان میں روغن بادام روغن کاہو، روغن کدو باہم ملا کر صبح اور شب کو ڈالیں، اگر قبض بھی ہو تو اطرین زانی، یا اطرین کشنیزی، یا اطرین اسطوخودوس گرم پانی کے ساتھ کھلائیں۔ اگر مرض کی وجہ خون کی کمی ہو تو ذیل کا نسخہ استعمال کریں :

**نسخہ :** کشتہ جث اسعدیہ، کشتہ مرجان، جوارش جالینوس میں ملا کر صبح کے وقت کھلائیں، اور کھانے کے بعد نو لائینسیال دو گھنٹہ پانی میں ملا کر دیا کریں، اور رات کو سوتے وقت اطرین کشنیزی گرم پانی کے ساتھ کھائے جائیں۔

نسخہ: میمون چوب چینی اول کھلائیں اوپر سے عرق شیر، عرق مارچیں،  
عرق حبشہ، شربت عناب، ملا کر صبح کے وقت کھلائیں، اور شام کے وقت میمون  
عشبہ اول کھلا کر اوپر سے عرق شاہترہ، عرق چوب چینی، شربت عناب، ملا کر  
استعمال کرائیں۔ کھانے کے بعد گندمک سیال، دو گھونٹ پانی میں ملا کر پائیں،  
اور رات کو اطریش شاہترہ گرم پانی کے ساتھ کھلا دیا کریں۔ اور ذیل کا روغن  
تیار کر کے کان میں صبح شام ڈالتے رہیں۔

نسخہ سروغن: آب کدو، آب کھوپے سبز، آب کدو، روغن گل،  
روغن بادام، قطر تلخ، گل بابونہ، ان سب دو اؤٹھو ملا کر چھان لیں اور کام میں  
لا لیں۔ اگر بخار کی وجہ سے مرض پیدا ہوا ہو تو برودت پیدا کرنے والی، اور  
بخار کی شدت کو توڑنے والی دوائیں استعمال کرائیں۔ اس کے بعد باقاعدہ،  
بخار کا لحاظ کرتے ہوئے، منہج بلا کر مادہ کا تنقید کریں، اور مذکورہ بالا روغن کان  
میں صبح و شام ڈالتے رہیں۔

اگر مرض کا سبب درم لوزین، نفرس، آتشک، وغیرہ ہوں تو ان امراض کا  
علاج کریں، تاکہ اصل سبب زائل ہو کر مرض رفع ہو جائے۔ بوڑھے میں جو  
نقل ساعت کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے، اس کا علاج ممکن نہیں۔ اسی طرح  
اگر پیدائشی طبع پر نقل ساعت کی شکایت ہو تو یہ بھی لا علاج ہے۔

غذا و سپرہینیر: ایسی غذا لیں دیجائیں، جو لطیف، اور زود ہضم ہوں،  
مثلاً دودھ، انڈا، بکری کا شوربہ، مرغ کا شوربہ، تورئی، مٹنڈا، پاک،  
خرفہ، چپاتی، چاول وغیرہ۔

## انصباب نزلہ

گاسے انصباب نزلہ سے کان میں مختلف عوارض لاحق ہو جاتے ہیں، مثلاً درد  
گوش، نقل ساعت، درم اذن، مینین دودی، وغیرہ۔

گاسے نزلہ کی وجہ سے وہ نالی بند ہو جاتی ہے، جو کان اور ملق کے درمیان واقع  
ہے، اور جبکہ تشریحی اصطلاح میں نعت غلہ کہا جاتا ہے۔ یہ نالی فضاء جو بہ سے  
شروع ہوتی اور ملق میں آکر کھلتی ہے۔ یہ لہجوں اور بچوں میں نسبتاً کثیراً وقوع  
ہے۔ اس کے بند ہو جانے سے قوت سامعہ میں نمایاں فرق آ جاتا ہے۔

دیگر مقامات کی طرح فضاء جو بہ کی نالی رطوبت بھی گاسے رقیق، گاسے غلیظہ، اور  
گاسے ریم آئیز (متحج) ہوتی ہے۔ چنانچہ اس اخیر صورت میں درم نالی اور قیچی

وجہ سے کان کا پردہ گل کر سوراخدار ہو جاتا ہے +

**علاج :** حسب دستور و اصول نزد کا علاج کریں، جس کا تفصیلی تذکرہ امراض  
راس میں ہو چکا ہے۔ اطریفلات اور یارجات استعمال کریں۔ تلمسین  
اسعار کا خیال رکھیں، اور مسکنات معافیہ (مانعات نزد) اور قابض غرغریہ  
استعمال کریں +

**معمولات مطلب :** اگر نزد رقیق ہو تو بیدانہ، عناب، سپٹاں : پانی  
میں جوش دیکر اور خمیرہ بنفشہ، یا شربت بنفشہ ملا کر صبح و شام پائیں +  
علی ہذا : بطرغریہ "نشہ غرغریہ گنار، کوکنار" دن میں تیس چار بار  
استعمال کریں :

غرغریہ گلکناس، کوکناس : گنار، کوکنار، عدس مسلم، کشنیر خشک،  
کداریج، برگ قوت، پشکری، تین پاؤ پانی میں جوش دیں۔ اور کجب  
ڈیٹھ پاؤ پانی باقی رہے، تو اس سے غرغریہ کریں +  
یہ دوا نسخہ بھی اس حالت میں مفید ہے :

دیگر : نمک لاہوری، پشکری، برگ قوت : حسب دستور بالا تین پاؤ پانی  
میں جوش دیکر غرغریہ کریں +

رات کو سوتے وقت اطریفل پلین، یا اطریفل نزد پانی، یا اطریفل کشنیری  
کھلا دیا کریں +

اگر نزد کی رطوبت غلیظ ہو تو نسخہ "بیدانہ عناب" کی بجائے پینے کے لئے  
ذیل کا نسخہ استعمال کریں :

گاوزبان، گل گاوزبان، اصل السوس مقشر، اسطوخودوس : حسب دستور  
پانی میں جوش دیکر اور شربت بنفشہ حل کر کے استعمال کریں۔ باقی تدابیر  
و اصول وہی مذکورہ بالا کافی ہیں +

**ہدایات و تنبیہات :** نفثہ کی نالی جب بند ہو جاتی ہے، تو گاہے اسکو  
حل سے زیر سلائی دقا تا طیرا کھولا جاتا ہے، اور اس میں قابض دوا میں  
بطور پیکاری کے پہنچائی جاتی ہیں، جس کو ایک ماہر جراح انجام دے سکتا +  
ہے +

اگر جوف جوہر میں پیپ ہو، تو اس کا علاج یہ ہے کہ پچکا دوا سے کان کو  
براہر صاف رکھا جائے، یعنی نیم کے دو تولہ پتوں کو دو تولہ شہد میں جوش دیکر  
نیچریم پیکاری کریں۔ علاوہ ازیں نفثہ کو قاتا طیر سے براہر کھوتے رہیں +

غذا اور سپرہیز : نزد کے اصول پر غذا اور سپرہیز کا خیال رکھا جائے +

## کان بجنار طنین و دوی

طنین لغت میں ملشت کی کنکنا ہٹ کر کہتے ہیں، مگر طبی اصطلاح میں طنین اس آواز کو کہتے ہیں، جو انسان کے کان میں معلوم ہوتی ہے، حالانکہ باہر اس کا کوئی وجود نہیں ہوتا ہے۔  
طنین و دوی کا فرق : طنین کی آواز تیز اور باریک ہوتی ہے، اور دوی کی آواز نرم اور بڑی ہوتی ہے +

آواز اس کیفیت کا نام ہے، جو ہوا کی موجوں اور لہروں سے پیدا ہوتی ہے، اور ہوا کی یہ موجیں یا لہریں دو طور پر پیدا ہوتی ہیں : اول دو جسموں کی سخت رگڑ سے، جسے اصطلاح میں قترع کہتے ہیں؛ دوم دو جسموں کے سخت پٹنے اور ان کے اجزاء کے متفرق ہونے سے، جسے اصطلاح میں قلع (او کھڑنا) کہتے ہیں (جیسا کہ برتن ٹٹنے میں ہوتا ہے)۔ یاد رکھنے کی بات ہے کہ رگڑ ہو، یا پھٹنا، دونوں سخت ہونے چاہئیں، کیونکہ اگر آہستگی سے ہونگے تو کسی قسم کی آواز نہ پیدا ہوگی + ہوا کی موجیں یا لہریں کیا ہیں؟ وہی ہوا کے مسلسل اور پے درپے صدمے ہیں، اور ان صدموں اور ٹھوکروں کے درمیان پے درپے سکون ہوتے ہیں (غرض ہوا کی موجوں کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہی ہوا، دوڑتی ہوئی چلی آتی ہے، جس میں آواز پیدا ہوتی ہے، بلکہ وہ ہوا اپنی جگہ رہتی ہے، اور اس کی ٹھوکریں اور صدمے مسلسل دوسری اس پاس کی ہوا میں پہنچتے رہتے ہیں، اور اسی طرح دودھک سرایت کرتے ہوئے چلے جاتے ہیں) + ہوا میں جب آواز کے نغموں، اور اس کی ٹھوکروں سے حرکت اور لہر پیدا ہوتی ہے، تو یہ آواز اسی صورت پر اسی ترتیب سے کانوں تک پہنچتی ہے، اس لئے اس آواز کا احساس ہو جاتا ہے؛ اور اس مرض طنین میں چونکہ ہوا کی لہریں باہر کی ہوا سے نہیں ہوتی ہیں، اس لئے وہ اندرونی ہوا کی موجیں ہوتی ہیں، یعنی اندرونی دستوں کے بخانات ہوتے ہیں، اور اندرونی ہوا ہوتی ہے۔  
قلع قترع کے معنی ٹھوک مارنے کے ہیں (منزوم) +

بلکہ آواز کے نغموں سے مراد آواز کی حرکت، اور اس کی لہریں ہیں (منزوم) +

جوکان کے اندر چھپیں، ٹھہری رہتی ہے، جن میں کسی طور پر لہریں پیدا ہو جاتی ہیں دیکھو کہ عصب سامع کی اندرونی تحریکات ہوتی ہیں، جاندری مواد سے پیدا ہوتی ہیں) +

**سبب (۱)** { اس مرض کا سبب کبھی وہ غلیظ ریح ہوتے ہیں جو سر کے مواد سے پیدا ہو کر خود حرکت کرتے ہیں، اور دوسری چیزوں میں حرکت پیدا کرتے ہیں، یا وہ فضلات ہوتے ہیں، جوکان کی طرف گرتے ہیں، اور کان کی اندرونی ہوا کی جگہ کو (جو ہمیشہ کان کے اندر رہتی ہے) تنگ کر کے اسے متحرک و پریشان کرتے ہیں، جیسا کہ کان کے دم سے ہو جاتا ہے +

**علامات** { ریح کی علامت یہ ہے کہ بلا بوجھ کے تناؤ محسوس ہوتا ہے { یہ صحیح نہیں ہے، کیونکہ جب یہ ریح سر کے مواد سے پیدا ہوتے ہیں تو بوجھ کیونکر نہ ہوگا { اور گاہ بگاہ کان بجتے ہیں، اور گاہ سکون رہتا ہے { یعنی جب بدنی، یا نفسانی تحریکات سے ریح متحرک ہوتی ہے تو کان بجتے ہیں، اور جب سکون رہتا ہے تو نہیں بجتے { اور مواد کی علامت یہ ہے کہ سر اور کان میں بوجھ اور تناؤ دونوں محسوس ہوتے ہیں { اور چونکہ یہ مواد ہمیشہ رہتے ہیں، اس لئے کان بھی ہر وقت بجتے رہتے ہیں، نیز مرض کے وقوع سے پہلے ایسے اسباب بھی گزر چکے ہونگے، جن سے مواد پیدا ہوئے ہوں +

**علاج** { دماغ کا تنقیہ کریں، بشرطیکہ امثالہ مواد سے مرض کا وقوع ہو { مجھے نہیں پتہ چلتا کہ مصنف کو یہ شک کیوں اور کہاں سے پیدا ہوا (مواد تو بہر صورت ہونگے) { اور تنقیہ کے بعد لطافت پیدا کرنے والی دواؤں کے جو شانہ سے کانوں میں بھاپ پہنچائیں { مثلاً افسنتین، مرزنجوش،

شیخ، پودینہ، اور صغریٰ گرم روغن، مثلاً روغن سوسن اور روغن خیری کان میں ڈالیں، اور ہمیشہ حام کر لیں { تاکہ تنقیہ کے بعد جو کچھ ریح اور مواد رہ گئے ہوں، وہ تحلیل ہو جائیں، مگر تنقیہ دماغ سے پہلے جس طرح مذکورہ تدابیر بھپارہ لینے، کان میں روغن ڈالنے، اور حام کرنے) سے پرہیز ضروری ہے، اسی طرح سخت حرکت کرنی، دھوپ میں بیٹھنا، اور آگ کے پاس جانا بھی قابل پرہیز ہے، کیونکہ اس سے سر کے مواد گرم ہو جاتے ہیں، اور ان سے غلیظ ریح پیدا ہو جاتے ہیں +

**(۲) غلبہ خشکی اور بھوک** { کبھی اس مرض کی وجہ غلبہ خشکی اور بھوک ہوتی ہے، کیونکہ بھوک کے وقت طبیعت ان رطوبات کی طرف متوجہ ہوتی ہے، جو تمام بدن میں ضئیم کی طرح پھیلی ہوئی ہیں (رطوبات طلیہ) اور بھوک کی وجہ سے انہیں تحلیل کرتی، اور حرکت دیتی ہے، جس سے ان رطوبات میں سخت حرکت و اضطراب پیدا ہو جاتا ہے { اور ان رطوبات کی حرکت سے، اور ان بخارات کی حرکت سے، جو ان رطوبات سے پیدا ہو جاتے ہیں، دماغ کے بخارات بھی حرکت میں آ جاتے ہیں + (طوبات طلیہ) (ضئیم جیسی رطوبت) وہ رطوبت ہے، جو تمام بدن میں اس لئے پھیلی رہتی ہے کہ بھوک کے، اور غذا نہ ہونے کے وقت، وہ غذا بنجائے { اور بھوک کی حالت میں ان بخارات کا احساس زیادہ ہوتا ہے، کیونکہ اس وقت اول تو سر ہکا ہوتا ہے، دویم وقت سامعہ اس وقت تیز ہوتی ہے { اس لئے کہ اس وقت دماغ رطوبات اور گندے بخارات سے،

لئے نفسانی تحریکات سے غصہ کے وقت خون جوش میں آ جاتا ہے رستہ چم +



جو ذہن کو کندہ اور حواس کو کند کرتے ہیں، پاک و صاف ہوتا ہے +

علامات { غلاد اور بھوک کے وقت مرض کا اشتداد ہوتا ہے } +

علامہ { روغن گل سرکہ میں متبرکہ کے جس کی ترکیب پہلے گندی اکان میں ڈالیں } یہ درست نہیں ہے؛ کیونکہ سرکہ رطوبتوں کو چھانٹتا، اور اعضا میں خشکی پیدا کرتا ہے، سرد اور تر روغن، اندھ بھی پیدا کرتے والی چیزیں، مثلاً روغن بنفشہ، کان میں ڈالیں، تاکہ قوت سامعہ طہین کی آواز نہ محسوس کر سکے +

سبب { ۱۳ } { کبھی یہ مرض قوت سامعہ کے ضعف سے پیدا ہوتا ہے؛ کیونکہ ضعف کے باعث

قوت سامعہ اس قدر نازک بھجاتی ہے کہ معمولی اور خفیف سے خفیف موجوں سے، جن سے کوئی بدن بھی

خالی نہیں ہو سکتا، متاثر ہوتی رہتی ہے، مثلاً وہ مریض جو کان کی غدار کی آمد و رفت سے پیدا ہوتی ہیں،

یادہ مریض جو لطیف بخارات کی حرکت سے، جو ہمیشہ ہضم قدار کے وقت اٹھا کرتے ہیں، پیدا ہوتی ہیں،

{ جیسا کہ مرض سے اونٹھے ہوئے لوگوں میں ہوتا ہے } +

علامہ { روغن بادغداؤں اور خوشبوؤں سے، جو زیادہ تیز نبضوں { داغ کو قوی کریں، اور کان میں

روغن گل سرکہ میں متبرکہ کے اور روغن بادام ڈالیں، تاکہ کانوں کو تقویت ہو } +

اسباب: مرض طہین و دوی کے اسباب ہو گا مندرجہ ذیل ہوتے ہیں:

بہمنی، بالفصوص، فنج، جسانی کزوری، قلت خون، رقت خون، ضعف دماغ، رنج و غم، کان میں کسی قسم کا زخم ہونا، بعض فصوص سی ادویہ کے داخلی استعمال سے کان بچنے لگتے ہیں +

علامات: کان میں سائیں سائیں، ٹپ ٹپ، یا ٹپ ٹپ کی آواز معلوم ہوتی ہے، یا کوئی دوسری قسم کی

آواز سنائی دیتی ہے، اور قوت سماعت میں بھی کسی قدر فرق معلوم ہوتا ہے +

معمولات مطب: اگر یہ بہمنی ہو تو صبح کے وقت یہ نسخہ استعمال کرائیں:

نسخہ: جوارش جالینوس آدل کھلائیں، اوپر سے شیرہ بادبان، شیرہ موزینقہ، شیرہ تم کھوٹ،

عز بادبان میں پیسٹر مقبض ملا کر کھلائیں، اور کھانے کے بعد دونوں وقت جوارش کو فی معمولی پانی کے

ساتھ، یا حب پیسٹہ کھلائیں +

اور ان ادویہ کو پانی میں جوش دیگر بھپارہ دیں:

نسخہ: پوست خشکاش، برغاسف، مرزنجوش، تخم سویا، گل بالونہ +

اگر جسانی کزوری سبب مرض ہو تو مقوی غذا کی کھلائیں، مثلاً آٹکا، دودھ، مکھن، چوڑا مرغ وغیرہ

اور کان میں روغن گل صبح شام چھپکاتیں +

اگر غرض کی کمی یا قلت خون سبب مرض ہو تو یہ نسخہ استعمال کرائیں:

کشتہ فولاد، جوارش جالینوس میں ملا کر صبح و شام کھلائیں، اور کھانے کے بعد فولاد سیال چند گھنٹہ

پانی میں ملا کر پیئیں +

اگر کزوری داغ کی وجہ سے ہو تو مقوی داغ ادویہ استعمال کرائیں، جس کا بیان ضعف دماغ میں

ہو چکا ہے، اندکان میں روغن بادام تلخ ڈالیں +  
اور اگر کان میں زخم ہو تو اس کا علاج پہلے گندھ چکا ہے +  
اگر کسی بھی دوا کے استعمال سے یہ تکلیف لاحق ہوئی ہو تو اس مخصوص دوا کی سمیت کا تدارک  
کریں، بعض اوقات ذیل کی مبررات و مرطبات کے استعمال سے اس قسم کی صورتوں میں تسکین حاصل ہوتا  
کرتی ہے:

عاب بہداء، شیرہ عناب، شیرہ مغز تخم کدو، شیریں، وغیرہ جیسی چیزیں اندرونی ہستقال کے طور پر  
اور روغن بادام، روغن گل دونوں بیرونی طور پر (کان میں ڈالنے کے لئے) +  
غذا و سرسبز: لطیف، زرد مغز، اور مقوی غذائیں، مثلاً دودھ، دہ (معیط)، انڈا، مکھن،  
بھائی، بکری کا شہد، ہمرغ کا شہد، مکہ، دھڑی، پالک، خرفہ، لال ساگ، چائی، خشک وغیرہ، قبض ہونے  
دیں، اور ثقیل، فلاح، غذاؤں سے پرہیز کریں +

## کان سے خون بہنا (انفجار الدم من الاذن)

سبب (۱) کبھی کان سے خون کسی خونی مرض میں بخوان کے طور پر نکسیر کی طرح بہتا ہے؛ اس خون کی  
بند کرنا مناسب نہیں ہے، تا وقتیکہ مریض کمزور نہ ہو جائے اور غشی نہ آجائے + (۲) اگر گاہے گاہے کان سے  
خون اس وجہ سے آتا ہے کہ کثرت خون سے کوئی رگ ٹھک جاتی، یا پھٹ جاتی ہے + (۳) کبھی کسی  
صدے یا چوٹ سے خون بہتا ہے، جس سے کوئی رگ کٹ پھٹ گئی ہو + (۴) کبھی کیڑے کوئڈوں  
کے ڈسنے سے خون بہتا ہے + جیسا کہ ذیل آفہ نامی سانپ کے کاٹنے سے بدن کے روتیں روئیں سے اور  
بدن کے سارے سوراخوں سے خون بہنے لگتا ہے +

علاج { اگر بخانا اور گرمی ہو تو سر میں ماز و جوش دیکر قدرے کافور ملا کر کان میں ٹپکائیں + کیونکہ یہ سرد  
ہونے کے باعث خون کو جاکر بند کر دیتا ہے + یا ماز و کا جو شانہ اور بازنگ کا پانی + یا خرفہ کا پانی + یا میتا اور  
افاقیا کے ہمراہ کان میں ٹپکائیں، یا پھٹ ٹھکے انار کو تسلیم لیکر سر میں جوش دیں، جب تک کہ اس کا  
پانی بخور کر کان میں چمکائیں، اور جب بخار نہ ہو، بلکہ مزاج معتدل ہو تو گندہ کا پانی سر کے ساتھ جوش دیکر  
قدرے کافور ملا کر کان میں ڈالیں + کیونکہ گندہ نے کا پانی چونکہ داغنے والی دواؤں (کاوایات) کی قسم سے  
ہے، اس لئے اس سے خون بند ہو جاتا ہے، اسی طرح اس کا استعمال اس وقت بھی کیا جاتا ہے، جبکہ کان میں  
خون کے جھج جانے اور اس کے بستہ ہو جانے کا خوف ہوتا ہے +

## کان کا ٹوٹنا (انکسار الاذن)

{ یعنی کان کی کڑی کا اس طرح ٹوٹ جانا کہ بظاہر کس پر یا بہ باطل مع نہیں ہے، کیونکہ کڑی کے  
لے ذرا آفہ: یہ عجم کا سانپ ہے، جس کی آنکھیں بند ہوتی ہیں +

تفرق اتصال کو اصطلاح طب میں انفکسٹاس نہیں کہتے ہیں، یہی کاتول ہے کہ یہ امر بالکل ظاہر ہے کہ کریوں کا جو ہر زہم اور مرنے کے قابل ہے، اس لئے یہ ٹوٹا نہیں کرتی ہے؛ کیونکہ ٹوٹی تو وہ چیز ہو جو مرنے سے مکتی ہو، مثلاً ہڈیاں، اور شیخ نے بھی اسی طرح ظاہر کیا ہے کہ ہاک اوپر سے ہڈی اور نیچے سے کری ہے اور کری ٹوٹا نہیں کرتی ہے، اس کیل جا کرتی ہے، نیز شیخ نے کان کے تفرق اتصال کو کسر ٹوٹنا، نہیں کہا ہے؛ بلکہ کیل جانا کہا ہے؛ لیکن بعض اطباء کری کو ہڈی جیسی چیز سمجھتے ہیں، اور اس کے لئے بھی ٹوٹنا کہہ دیتے ہیں؛ یہ بات اصطلاح پر جائز ہے جس کا ہر شخص کو اختیار ہے۔

**سبب** { اس کا سبب کان پر کوئی و باد پڑ جانا، یا سخت رگڑ کھا جانا، یا اس کی چوٹ ہے جس سے کان ٹوٹ جاتا ہے }۔

**علاج** { قصد اور تین روزہ قبض رہنے کریں } تاکہ مواد رو کے مقام سے مڑ کر نیچے چلے آئیں۔  
 { پھر بلوہ، مرئی، امیدہ لکڑی، افاقیا، راتینج، اور مہندی کا ضاد کریں، اگر کان ٹوٹ کر اندر سے باہر نکل آیا ہو تو ضاد باہر سے نکالیں، حتیٰ کہ ضاد خشک ہو کر جلد کو توری کر کے اسے اندر کی طرف لوٹا دے، اور اگر باہر سے اندر کی طرف ٹوٹا ہو تو اندر سے ضاد کریں، اور اگر کان اس طرح ٹوٹے ہوں کہ اس کے ٹکڑے بھی ظاہر ہوتے ہوں تو اندر باہر دونوں طرف سے ضاد کریں، اور اگر خون ٹپک رہا ہو تو اسپریم لگائیں جو ٹیٹم کے گوند، گندہ بہرہ، زفت (رومی)، سوم، اور بٹ کی چربی سے بنا یا گیا ہو، یہاں تک کہ زخم بھر جائے، اور یہ مرہم خاص طور پر کریوں والے اعضا کے لئے ہے، اس لئے کہ وہاں چونکہ سخت خشک اعضاء ہیں، اس وجہ سے ضرورت ہے کہ ان کے زخموں کے بھرنے والے مرہم بھی نہایت خشک ہوں، تاکہ انہیں سختی کی پہلی حالت پر لوٹا لائیں۔

## کان کا اکھڑ جانا (انفلاق الاذن)

{ کان کے اکھڑنے کی وجہ یہ ہے کہ زور سے کھینچے گئے ہوں، یا درم دریا کے مانند کوئی اور آفت ہوئی ہے } جو کانوں پر زبردگی طرف سے، و باد ڈالتی ہے، اور اسے اپنی جگہ سے ہٹا دیتی ہے۔

**علاج** { قصد اور اسہال کریں } تاکہ مواد کان سے ہٹ جائیں، اور ان میں درو کے باعث درم کے پیدا ہونے کا اندیشہ نہ رہے، { پھر کانوں کو اپنی جگہ لوٹا کر تین دن تک باندھیں } حتیٰ کہ اپنی جگہ جم کر مضبوط ہو جائیں، { اگر اپنی جگہ لوٹ آنے کے بعد بھی درو قائم رہے تو قیر ملی نکالیں، بدلتی چربی سے بنائی گئی ہو، اور اس میں برگ خطمی کا پانی، برگ خبازی کا پانی، برگ اسپنجل کا پانی، اور کدو کے پھلکوں کا پانی ملا لیا ہو } یہ چیزیں حرارت کو تسکین دیتی، اور عضو کو نرم اور ٹھیک کرتی ہیں، جس سے درو جاتا رہتا ہے۔

سلہ ریا کی وجہ سے کان کا اکھڑ جانا ایک امر مستبعد ہے (مترجم)۔

## کن پھیر کان کی جڑ کا درم (درم ضل الاذن)

یہ درم کان کے سوراخ سے باہر ہوتا ہے {یہ اور ام نہایت بڑے اور خطرناک ہوتے ہیں} کیونکہ جس عضو میں یہ پیدا ہوتے ہیں، وہ ایک نرم گٹھی ہے، جو فساد کو جلد قبول کر لیتی ہے، اور دماغ سے قریب ہونے کے باوجود اس کی جڑ تیز ہے، اسی وجہ سے یہ اور ام کا ہے دماغ کے تعلق سے سر ہام اور اختلاط عقل (بے عقلی) تک پیدا کر دیتے ہیں، اور گاہے شدت در سے موت واقع ہو جاتی ہے۔ اس گٹھی کا نام اصل الاذن اور غلہ تکف ہے؛ یہ گٹھی اپنی رطوبت پیدا کر کے منہ میں ڈال دیتی ہے، جو تھوک کی دوسری رطوبتوں سے بجاتی ہے؛ یہ گٹھی کان کی نوک کے پاس ہوتی ہے؛ اس کی نالی دوسری بڑی مادہ کے مقابل گال کی اندرونی سطح میں کھلتی ہے۔ در بھی اسی مقام میں کان کی نوک کے پاس ہوتا ہے، اور یہ مقام بھول جاتا ہے (مترجم)۔

{اسی طرح وہ خراجات (پھوڑے) بھی خطرناک ہوتے ہیں، جہاں پیدا ہو جاتے ہیں} خراجات ان گرم درموں کو کہتے ہیں جن میں پیپ پڑ جاتی ہے {اور ان میں سے کم خطرناک وہ ہوتے ہیں جو بحران حسن (اچھے بحران) کے بعد پیدا ہوتے ہوں} بحران حسن وہ ہے جس کے ساتھ اچھی علامتیں ہوں۔ علامات {اگر یہ درم خونی ہوگا (کان کی نوک کے پاس) سرخی ہوگی، بوجھ ہوگا اور خون کی کثرت اور فطرت کے باعث} آتا تناؤ ہوگا کہ ہاتھ سے چھونے کی برداشت نہ ہوگی اور خون کی یہ کثرت اور اس کا گاڑھا پن روز بروز بڑھتا جائے گا۔ خون میں روز بروز کثرت ہونے کی وجہ تو یہ ہے کہ مقام مرض کی طرف طبیعت متوجہ ہوگی (جس کے ساتھ دوسرے مواد بھی متوجہ ہوں گے)؛ دویم یہ کہ اس کی جو غذا آئے گی وہ اس کی کمزوری کے باعث اس کے لئے ایک بوجھ ہو جائے گی، اور درم کے مادہ میں اضافہ کر دے گی خون کے روز بروز زیادہ گاڑھا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس کے رقیق و لطیف اجزاء اس کی ذاتی حرارت سے، اور نیز اس ماضی حرارت سے جو عفونت سے پیدا ہو جاتی ہے، تحلیل ہوتے رہتے ہیں اور درم کے بڑے ہونے کی وجہ سے اس پاس کی رگیں (وریدیں اور شریانیں) دب جائیں گی، اور ان کے رستے تنگ ہو جائیں گے {کیونکہ خونی درم علی العموم بہت بڑا ہوتا ہے}۔

{اگر درم صفر اوی ہوگا تو اس کی علامت یہ ہے کہ درد و سوزش کے ساتھ ہوگا، بوجھ ہوگا، بالکل نہ ہوگا} کیونکہ صفرانہ تمام اخلاط سے خفیف ہے {اور اس پاس کی رگوں کا راستہ تنگ نہیں ہوگا} کیونکہ صفر اوی درم طلب صفر کی وجہ سے چھوٹا ہوتا ہے، اور اس لئے کہ صفر، چونکہ ایک تیز اور لطیف مادہ ہے، اس لئے وہ باہر کی طرف رطل کی طرف اچلا آتا ہے، اور اکثر رگیں (وریدیں اور شریانیں) باہر سے عضوی گہرائی میں جلد سے دیر ہوتی ہیں، اس لئے ان میں تنگی نہیں پیدا ہوتی۔

{اگر درم گٹھی ہے تو اس کی علامت یہ ہے کہ درم پھیلا ہوا، ڈھیلا اور نرم سا ہوگا} کیونکہ یہ رطوبت کی کثرت ہوتی ہے، جذبہ ایلارویتی ہے {اور سرخی ہوتی ہے}۔

{ اگر ورم سوداوی ہے تو اس کی علامت یہ ہے کہ درد کم ہوگا { کیونکہ بدن میں سب اغلاط سے کم سودا کی مقدار ہے، اس لئے اس سے خون اور بطن کی طرح زیادہ سخت متاؤ نہیں پیدا ہوتا ہے؛ نیز سودا میں ہضار کی طرح زیادہ تیزی بھی نہیں ہے، جس سے سخت درد پیدا ہو سکے؛ بلکہ سودا قوت احساس کا مخالف اور دشمن ہے، اسے ہمیں اور سست کر دیتا ہے، عضو کو غلیظ اور کثیف کر دیتا ہے، جس سے اچھی طرح اُس میں روح نفوذ نہیں کر سکتی ہے { ورم میں سختی ہوگی { کیونکہ اس کا ادہ (سودا) غلیظ ہے، اور اس میں خشکی زیادہ ہوتی ہے۔

کن پھیر کا ہے ایک طرف، اور گا ہے دونوں طرف ہوتا ہے، بعض اوقات درد کی وجہ سے مریض کو منہ کھولنے میں تکلیف ہوتی ہے، بخار ہو جاتا ہے، گٹا دکھتا ہے، بھوک مر جاتی ہے، سات آٹھ روز کے بعد ورم اور بخار میں کمی آجاتی ہے، مگر یہ ورم کم جاتا ہے، اور اس کی پیپ باہر پاخانہ کی طرف پھوٹ پڑتی ہے، اس گٹلی کا ورم گا ہے دوسرے متعدی تماموں میں بطور عرض کے ہو جاتا ہے، اور گا ہے مستقل طور پر یہ مرض نمودار ہوتا ہے جو متعدی قسم کا ہوتا ہے (مترجم)۔

۵ المراج { ان تمام اورام کا علاج یہ ہے کہ اگر ضرورت ہو تو فصد واسہال کریں، پھر ان اورام پر، خواہ یہ نانا ابتدا میں ہوں، ایسے ضناد لگائیں، جو ورم کو نرم کرنے والے، اور درد کو تسکین دینے والے ہوں، تاکہ ایسا نہ ہو کہ دود کے باعث مواد کھنکھ کر ورم میں زیادتی پیدا کر دیں { نیز وہ ضناد گرم دتر ہوں { مثلاً سوہ کا آٹا، بابونہ، السی، ہمراد و غن گل و موم (یہ ضناد نیگرم لگائیں)، یا مثلاً برگ کرم کلمہ گمی میں جوش دیکر { ان اورام پر دوسرے اورام کی طرح سرد اور ادہ کے لوٹانے والے ضناد لگائیں { کیونکہ اس ورم کا ادہ دماغ جیسے عضو ریش سے گرتا ہے، اور ورم سے مواد کے لوٹانے وقت خوف یہ ہوتا ہے کہ کہیں دماغ کی طرف ادہ نہ لوٹ جائے۔

ماہیت: کن پھیر متعدی قسم کا ہوتا ہے، جس میں مخصوص ادہ سے غدہ اصل الاذن متورم ہو جاتا ہے؛ اور کبھی اس کے ساتھ دیگر غدہ لعا یہ بھی متورم ہو جاتے ہیں، یہ مرض اکثر باریک پھیلا کرتا ہے۔ اسباب: یہ مرض زیادہ تر چھوٹے بچوں اور جوانوں کو ہوا کرتا ہے، لڑکیوں کی نسبت لڑکے اس میں زیادہ مبتلا ہوا کرتے ہیں، یہ موسم خزاں یا موسم بہار میں پھیلتا ہے، اس مرض میں ماریس کے لڑکے اور کچھ بچے کے لوگ زیادہ تر مبتلا ہوتے ہیں، مگر یہ زندگی میں ایک تھا بار ہوتا ہے۔

علامات: مادہ مرض داخل جسم ہونے کے بعد آٹھ یوم سے تین ہفتہ تک یہ مرض نمودار ہوتا، اس عرصہ میں خفیف علامات مختلف طور پر ظاہر ہوتی ہیں، مثلاً عام ضعف، تھکان، بخاری، بد ہضمی، نفخ، اور متلی وغیرہ، ایک دفعہ کان کے پیچھے ورم نمودار ہو جاتا ہے، عموماً پہلے بائیں کان کے پیچھے درد کے ساتھ ورم ہوتا ہے، اس کے بعد ورم بڑھ کر کان کے پیچھے اور پیچھے گردن تک پھیلا جاتا ہے، ایک دور درد کے بعد دوسری جانب کی گٹلی متورم ہو جاتی ہے، خضارے اور گردن سوج جاتے ہیں، تنفس سے بربانی ہو زبان بلی ہوتی ہے، اس کے بعد بخار، ہلکا ہونا اور دفعہ ورم میں زیادتی ہو جاتی ہے، جس کی وجہ سے

چھاننا لگنا اور جانی لینا حال ہو جاتا ہے گا ہے تھوک کے اخراج و ترشح میں زیادتی ہو جاتی ہے اور  
 کچھ ہے من خشک ہو جاتا ہے، دیکھتے ہیں بعد بخار میں زیادتی ہو جاتی ہے، غیابان لاحق ہو جاتا ہے، اور سر میں  
 شدید درد ہوتا ہے، چوتھے پانچویں روز بخار کم ہو جاتا ہے، اور اس کے بعد درم میں بھی کمی شروع ہو جاتی ہے  
 عوارض: (۱) اس مرض کے عوارض میں درم خضیبہ اور عددوں میں درم خضیبہ الرحم اور درم پستان  
 سب کے کثیر الوقوع ہے، چونکہ یہ سے تین تین صدی مریضوں میں لاحق ہوتا ہے۔ اگرچہ گاہے درم خضیبہ مقدم  
 بھی ہو جاتا ہے۔ اس کے دوسرے عوارض مندرجہ ذیل ہیں: درم بانفراس — درم غدة و معیہ —  
 درم غدة و رقیہ — نیان — لقوہ و فالج — خراجات و داغ — سرسام — بہر اپ —  
 عصہ جوفہ کا درم — زوال بصر — نکیر — ذات الریہ — سل — درم گردہ — وغیرہ  
 معمولات مطلب: یہ لقوہ دونوں وقت پلاتیں، گل بنفشہ، عناب، گاؤزبان، اسطوخودوس،  
 شاترہ، کوہ خشک، رات کو گرم پانی میں ڈالیں اور صبح کے وقت مل جہاں کر شر بت عناب ملا کر پلائیں۔  
 قبض ہو کر شر بت عناب کی پیاسے کھینچنا شروع کریں +  
 مقامی طور پر تسکین دہاؤں و تحلیل درم کے لئے یہ مناد لگائیں:

نسخہ ضماؤ و جدوار لیکر کوئی سبز کے پانی میں پیکر گرم کر کے لگائیں — یا کوئی خشک، گل بنفشہ، رسوت،  
 مندل سرخ، برگ قطعی، منزالناس، ان سب کو آب کروی سبز میں پیکر نیم گرم مناد لگائیں — یا  
 رسوت، سفیدہ کاشغری، کافور، افیون، گلاب میں پیکر کان کے ارد گرد لگائیں — یا کافور، افیون،  
 عورت کے دودھ میں پیکر دودھ گھنٹہ کے بعد لگائیں +

اور کان میں ان دعاؤں میں سے کوئی ایک دوا ڈالیں:

نسخہ: روغن گل، سفیدی بقیہ مرغ، ہوزن ٹیگر، کان میں ڈالیں +

نسخہ دیگر: مشیات امیض عورت کے دودھ میں حل کر کے کان میں ڈالیں +

نسخہ دیگر: مشیات امیض عورت کے دودھ میں حل کر کے پکائیں +

اسی طرح مندرجہ ذیل ادویہ کو پانی میں جوش دیکر بھارہ دیں، اور اسی کے پانی میں کپڑہ بٹک کر ٹپڑ لیں اور  
 گرم گرم تھکد کریں:

بنفشہ، کوہ خشک، گل قطعی، پوست خشتاش، گل بابونہ +

تولہ تولہ تولہ تولہ تولہ تولہ

غذا اور پرہیز: لطیف، نود، ہضم اور مقوی غذائیں کھلائیں، اور ثقیل، قحاح، اور گرم غذائیں  
 سے پرہیز کرائیں، غذا بھوک سے کم دیں +

ہدایات: مریض کو سردی سے محفوظ اور دوسروں سے علحدہ ایک ہوا دار کمرے میں رکھیں،  
 زیادہ چلنے پھرنے کی اجازت نہ دیں، اور آٹھ دس دن تک بستر پر رکھیں +

## کان میں کسی چیز کا پڑ جانا

{ اگر کوئی چیز کان میں داخل ہو جائے تو اس کے نکالنے کا طریقہ وہی ہے جو پانی کے نکالنے کا ہے (جو گدلا) لیکن اگر کان میں پارہ گر پڑے، تو وہ نکالے ہوئے سر کو جھکالے سے اپنے وزن کے باعث خود بخود فوراً نکل پڑتا ہے اور نکالے جانے کے اندر پہنچ جاتا ہے جس سے بُری علامتیں پیدا ہو جاتی ہیں { خلا لشیخ اودھب، نیز اس کان میں سخت بوجھ ہوتا ہے اور نکالے ہوئے سر کی اور سکتہ ہو جاتا ہے، سلازی کہتا ہے کہ ایک طبیب نے مجھ سے اپنا شاہد بیان کیا ہے، کہ اس نے ایک ایسے شخص کو دیکھا ہے جو ایسی وجہ سے پہلے مرگے میں مبتلا ہوا پھر سکتہ میں، شیخ اسکی وجہ یہ بیان کرتا ہے کہ دماغ پارہ کی سردی، اس کی تڑپ، اور اس کے ذرے سے درد ناک ہوتا ہے { سخت درد ہوتا ہے کیونکہ پارہ اپنے پورے وزن کے ساتھ اس شخص پر پڑ جاتا ہے جو کان میں بچھا ہوا ہے اور اس میں اس قدر سخت تناؤ پیدا کر دیتا ہے کہ کوئی غریب وہ پھٹ جائیگا، علاوہ ان میں اس شخص کی جس بھی تیز ہے، اور دماغ سے بھی قریب ہے { ایسی حالت میں چاہئے کہ کان میں نیم گرم تیل ڈالیں { تاکہ نرمی پیدا ہونے سے راستہ کشادہ ہو جائے { اور سر کو اسی طرف جھکا کر چھینکیں، اور جبید سر سے چھینک لائیں { اور چھینک کے وقت منہ اور ناک بند کر دیں { پھر کان میں رانگ کی یا سوئے کی سلائی ڈال کر کچھ دیر تک چھو دیں { کیونکہ پارہ اپنی خاصیت سے ان کے ساتھ چپٹ جاتا ہے { مگر سلائی کو پہلے سر سے صاف کر لیں { تاکہ اسکا میل صاف ہو جائے، جس سے یہ اچھی طرح چھینکا { پھر سلائی نکال کر کچھ پارہ لگا دیا ہو صاف کر کے چند بار اسی طرح کریں { یہاں تک کہ اس میں کچھ بھی باقی نہ رہے + شیخ کا قول ہے کہ جو شخص کان کے پارہ کو رانگ کی سلائی سے نکالنا چاہتے ہیں، وہ غلطی کرتے ہیں، کیونکہ پارہ اگر اس جگہ یا اس کے آس پاس ہو تو اس میں سوائے حرکت دینے کے اور ایک پاؤں پر کودانے کے، کسی اور چیز کی ضرورت ہی نہیں پڑتی { اور پارہ خود بخود باہر نکل آتا ہے، اور اگر پارہ زیادہ گہرائی میں ہو تو سلائی سے کچھ بھی فائدہ نہ ہوگا، اور سلائی وہاں تک پہنچے گی، کیونکہ اس کا راستہ یہ حاقو ہے نہیں، بلکہ پیچھا رہے اور بل کھانا ہو گیا ہے جہاں سلائی کا داخل ہونا ناممکن ہے +

## کان کی خارش (حکۃ الاذن)

{ اس کی وجہ نمکین خمیر مطبوت ہوتی ہے، افسنتین کا پانی لیکر کسی روغن میں ملا کر کان میں ڈالیں { خلا لشیخ (روغانی) کی گٹھلیوں کا تیل، اور کڑوے بادام کا تیل { یا افسنتین کا پانی لے کر کسی روغن میں ملا کر کان میں ڈالیں { افسنتین دماغ میں چلا اور مضیق کرتا، تخفیل کرتا، قوت بخشتا، اور سر کی رگوں کو خشک کرتا ہے، اور سر کے افسنتین کی مدد کرتا ہے، کیونکہ اس کے اندر مواد کے عجائبات ملے ہیں کی بجائے اگر وہ ہمارے تو یہ ہے، کیونکہ کان کا پچھلا کان کے سرخ سے بہت دور ہے، اور پارہ پر وہ تک پہنچتا ہے، رستہ چارہ

اور نفوذ کرنے کی تاثیر ہے، اور روغن بھی اسکی امداد کرتا ہے، کیونکہ روغن سے نرمی آتی ہے، اور مواد تر ہو جاتے ہیں جس سے وہ آسانی خارج ہونے کے قابل ہو جاتے ہیں، +

## کانوں کی نزالت (سُحْرُ الْأُذُنِ)

{یعنی بڑی آوازوں کو برداشت نہ کرنا، اسکی وجہ یہ ہوتی ہے کہ دماغ کی ساری قوت نفسانیت یا فقط قوت سامعہ ضعیف ہو جاتی ہے { جس سے بڑی اور تیز آوازیں تکلیف پہنچانے لگتی ہیں، کیونکہ ہوا کی تیز موجوں سے (جو بڑی آوازوں سے پیدا ہوتی ہیں) قوت سامعہ کے شعروں میں تفرق و اتصال پیدا ہوتا ہے، کانوں کا یہ مرض ایسا ہی ہے، جیسا کہ آنکھوں کا مرض قشور (چکاچوند) ہے۔  
علاج:- مذکورہ تدابیر سے یعنی غذاؤں، خوشبودن اور چھڑنے وغیرہ کی چیزوں سے { دماغ میں تقویت بخشیں }

## قَلَاعُ الْأُذُنِ (کان پکنا)

{ وہ مرض ہے جس میں کان کی جڑیں پھٹ جاتی ہیں، اور ان سے پیپ اور زرد پانی بہتا رہتا ہے، جس طرح دوسرے زخموں سے بہتا ہے، اکثر یہ مرض بچوں ہی میں ہوا کرتا ہے { کیونکہ اُن کی جلد ڈھیلی اور اُن کا بشیرہ نہایت نرم ہوتا ہے } اس کا سبب کوئی تیز اور کاٹنے والی غلط یا شور غلط ہوتی ہے، علاج:- دونوں شانوں کے درمیان سنگھیاں کھجوائیں، کان کی جڑوں کو تازے دودھ سے دھوئیں { کیونکہ دودھ اپنی اسیت یعنی پانی کی وجہ سے جس میں جلا رکی خاصیت ہوتی ہے، پیپ اور زرد پانی (زرد پانی) کو صاف کرتا ہے، علاوہ ازیں دودھ سے مادہ کی حدت اور تیزی میں بھی تسکین آ جاتی ہے { اس کے بعد اس پر مر و سنگ اور کیلہ وغیرہ جیسی دوائیں، جو عضوی تقویٰ ہوں، اور اس کی رطوبت کو خشک کرنے والی ہوں چھڑک دیں } +

## ناک کی بیماریاں (امراضُ الْأَنْفِ)

### ناک کی تشریح

ناک کے متعلق قدرت نے ہر قسم کی ہڈوں کا سوگھنا سپرد کیا ہے، ناک کے دھچکتے ہیں:

(۱) بیرونی حصہ (ناک) جو باہر آنکھوں سے چہرہ پر نظر آتا ہے +

(۲) اندرونی حصہ (دون انف) جس کی راہ سانس کی ہوا، نھنوں سے گذر کر حلق تک پہنچتی ہے +

ناک کا بیرونی حصہ | یہ چہرہ کے وسط میں بالائی لب کے اوپرثلث شکل کا بھرا ہوا حصہ ہے، اس

ثلث کا زاویہ (سر) اوپر کی طرف دونوں بھڑوں کے درمیان پیشانی سے ملا ہوا ہے، اور اس کا قاعہ

لہ کبشہ: جلد کا بیرونی طبقہ۔



(چڑا جتہ) بالائی جبکہ اوپر ہے، جس میں دوسرا رخ پائے جاتے ہیں؛ ان دونوں سوراخوں کو تختے (مخفون) کہتے ہیں (منخر: تختہ)۔ نھنوں کے اندر بال ہوتے ہیں، جتنا فائدہ یہ ہے کہ گرد و غبار کو اندر جانے سے ایک حد تک روکتے ہیں؛ دونوں نھنوں کے درمیان کی دیوار کو قاسم الکائف کہتے ہیں۔ ناک کی دونوں پہلوی سطحیں باہم مل کر ناک کی پشت بناتی ہیں، جو بعض لوگوں میں زیادہ بلند ہوتی ہے، اور بعض میں بہت کم؛ ناک کے نوک دار اُبھار کو اَسْمُ ثَبْتُہُ الْاَنْفِ کہتے ہیں، جو جانی میں اکثر درمیان سے بزرگ ایک لمبوترے نشیب کے پھٹا ہوا ہوتا ہے +

رگوں اور ٹھوں کے علاوہ ناک کے بیرونی حصہ کی ساخت میں چند ہڈیاں اور کچھ کھریاں داخل ہیں جو عضلات اور ہلہ سے ڈھکے رہتے ہیں +

**[کھریاں]** ناک کی دونوں ہڈیاں، اور بالائی جبڑے کے دونوں اوجھار (زائٹس) (نفیہ) +  
**[کھریاں]** بعد ازیں پانچ ہیں، دو اوپر کے حصہ میں دونوں طرف، اور دو نیچے کے حصہ میں دونوں طرف، اور ایک درمیان میں +

**[اوپر کی دونوں پہلوی کھریاں]** (غضروف مُثَلَّث) جو مثلث شکل کی ہیں، اور ناک کی ہڈی کے زیریں کنارے سے ملی رہتی ہیں؛ ان کا اگلا کوننا رخ درمیانی کھری سے ملتا رہتا ہے؛ پچھلا کوننا ناک کی ہڈی اور بالائی جبڑے کے اوجھار سے متصل ہے؛ زیریں کوننا بزرگ ایک ریشہ دار ساخت کے زیریں پہلوی کری سے چسپاں ہے +

**[زیریں پہلوی کھریاں]** (غضروف سراعفی) باریک اور لمکدار ہیں، جو اس طور پر جڑی ہوئی ہیں کہ ہر ایک کھری کا کچھ حصہ تختے کی بیرونی دیوار (ناک کا پہلو، ناک کا بازو) بناتا، اور کچھ حصہ تختے کی اندرونی دیوار بناتا ہے جو دونوں نھنوں کے درمیان میں واقع ہے، اور جس کو قاسم الکائف کہتے ہیں؛ اسی درمیانی دیوار کی وجہ سے ناک کے دو تختے ہو جاتے ہیں؛ اس کری کا بیرونی حصہ پھلی جانب بڑی ایک ریشہ دار جھلی کے بالائی جبڑے سے ملتا رہا ہے + اس مقام اتصال میں چند چوٹی چوٹی کھریاں پائی جاتی ہیں جن کو غضبہ سالیف سمسما ثنیہ کہتے ہیں (سسم: تل) +

**[درمیانی کھری]** (غضروف فاصل الکائف) جو دونوں نھنوں کے بیچ میں واقع ہے، یعنی جس کی وجہ سے ناک کا رخ دو حصوں میں تقسیم ہو جاتا ہے + یہ ایک مربع رچو کوہ شکل کی کھری ہے؛ اسکا اگلا دبیز کوننا ناک کی ہڈیوں، اور بالائی زیریں کریوں سے، پچھلا کوننا مصفات کے کھڑے حصے سے، زیریں کوننا عظم قاسم الکائف اور بالائی جبڑے کے ایک اُبھار (زائٹس) (حنکیہ) سے چسپاں رہتا ہے +

ذکورہ بالا تمام کھریاں ایک مضبوط ریشہ دار جھلی (غشاء غضروفی) کے ذریعہ سے ایک دوسرے سے

ملی رہتی ہیں +

اس قاسم تقسیم کرنے والا، دو حصوں میں بانٹ دینے والا، اَسْمُ ثَبْتُہُہ: خرگوش +

( ۲۲ ) ناک کی گویاں  
(دیکھو منظر)



( ۲۳ ) اعصاب شامہ کی شاخوں  
(دیکھو قاصم الانف پر)



( ۲۳ ) ناک کی گویاں  
(دیکھو منظر)



**جسد** چنانک کو ڈھانکتی ہے، بہ نسبت اور جھٹوں کے ناک کی نوک (اسرنبہ) اور ناک کے پہلو (سرا علف) پر نہایت موٹی اور زیادہ چسپاں ہوتی ہے۔ اس میں روغن پیدا کرنے والی گلیاں بکثرت ہوتی ہیں، جن کے منہ جلد میں کھلے ہوتے ہیں۔ اسی روغن سے سینے والے سوئی کی نوک چلتی کر لیا کرتے ہیں، ناک کے اندر کی بلغم یا ریشہ پیدا کرنے والی جھلی (غشاع مخاطی) باہر کی طرف نکلنے کے پاس بیرونی جلد سے ملی رہتی ہے اور اندر کی طرف ناک کے جوف کی جھلی سے ملی رہتی ہے۔ نزلہ اور زکام کی حالت میں اسی جھلی سے بلغم (ریشہ) کی پیدائش اعتدال سے زیادہ ہوتی ہے۔

**جوف اٹن** (ناک کا غار) ناک کے غار کے اندر جو جھلی استر کرتی ہے، یہ از قمر غشائے مخاطی ہے۔ مخاط ریشہ یا بلغم کو کہتے ہیں جو اسی جھلی سے کم و بیش پیدا ہوتا رہتا ہے۔ نزلہ اور زکام کی حالت میں اس کی پیدائش غیر معمولی طور پر زیادہ ہو جاتی ہے، اس جوف کے اندر دیگر اعصاب کے علاوہ عصبہ شامہ کے ریشے پھیلے ہیں، جو زیادہ تر ناک کی بالائی اور آخری حصے میں پھیلے ہیں، اسی واسطے جب کسی چیز کو اچھے طور پر سونگھنے کی خواہش ہوتی ہے، تو زور سے بار بار سانس اندر کھینچتے ہیں تاکہ ہوا بکوبیکز ناک کی گہرائی میں اوپر اور اندر دوتک پہنچے (ترجمہ)۔

## خشم (سونگھائی نہ دنیا)

{یعنی قوت شامہ کا معدوم ہو جانا، یہ گاہے پیدائشی ہوتا ہے، جو محض لاعلاج ہے}

سبب (ا) ناک بند ہونا {اور گاہے ناک کے بند ہونے (سدہ) کے باعث ہوتا ہے} کیونکہ ناک جب بند ہو جاتی ہے تو وہ ہوا جس میں بو ہوتی ہے (یا بو کی کیفیت ہوتی ہے) ان دونوں چٹھوں تک نہیں پہنچ سکتی، جو سر پستان جیسے دو اُبھار ہوتے ہیں (یعنی یہ دونوں اعصاب چھاتیوں کی بھٹیوں کی مانند دو اُبھار ہوتے ہیں، جن کا کام بو سونگھنا ہے)۔

(الف) بواسیر (الف) {پھر یہ سدہ گاہے اس وجہ سے ہوتا ہے کہ ناک کے اندر گوشت پیدا ہو جاتا ہے، جس کو ناک کی بواسیر (واسیرا الف) کہتے ہیں۔ یہ دراصل کھٹی سا سفید گوشت ہوتا ہے۔ اس کا علاج دشوار ہے} اور اس کے ساتھ درد کم ہوتا ہے، اور کبھی یہ گوشت سرخ یا نیلا ہوتا ہے، جس کا علاج دشوار ہے، اور درد شدید ہوتا ہے، خصوصاً اگر اس سے بدلہ دار زرد پانی بہہ رہا ہو {جو سانس اور ہمارے کھتے کو تنگ کر دیتا ہے۔ دراصل یہ درد نہیں ہوتا} بلکہ حقیقت میں بڑا ہوا گوشت ہوتا ہے، مگر بعض لوگ اسے اُلو بھی شار کرتے ہیں {اور اس کی وجہ سے ناک کا بانسہ رنختے (سداخ) بھر جاتا ہے} حتیٰ کہ بڑا ہوا گوشت ناک میں دکھائی دیتا ہے، اور گاہے وہ بڑھ کر اتنا لمبا ہو جاتا ہے کہ ناک سے، یا ناک سے باہر آ جاتا ہے، اس وقت یہ اصطلاح میں غلٹی کہلاتا ہے۔

علاج {پہلے فصد کھولیں، سنگھیاں کھجوائیں، حسب ایاج کھلاتیں، اور تغذیہ کے بعد زنگار

۱۵ عصبہ شامہ: سونگھنے والا عصبہ ۱۵ علق: جو کم +

استنان (جسے ہندی میں کنول کہتے ہیں) اور اس سے کپڑے دھوئے جاتے ہیں) اور مر (کئی) ہونڈن  
لیکھڑہ خور مریم باگر قیلہ میں لختیہ کرناک میں داخل کریں { مگر تغتہ سے پہلے ایسی تیز دواؤں کے  
استعمال سے مرض کے زیادہ ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے؛ کیونکہ شدت دروسے اس طرف مواد کھنچ  
آتے ہیں { اگر اس دوا سے گوشت کٹ جائے، اور بالکل صاف ہو جائے تو غیر در نہ غایت درجہ کی  
تیز دواؤں سے علاج کریں { مثلاً تانبہ کامیل، زرد سفیدی مائل ہیرا کیس، ہڑتال، سرخ، ہمارہ  
سرکہ، لی یا اسے ریت کر کاٹ دیں { جس کی صورت یہ ہے کہ توٹی دار ریتی (یعنی خولدار ریتی) سے ریت کر  
کاٹ دیں توٹی کا نام نہ یہ ہے کہ اس کے سوراخ میں گوشت چلا جائے گا، پھر اسے گھمائیں گے،  
یا اس کی صورت یہ ہے کہ ایک بال لیکھڑا میں اتنی گرہیں ڈالیں کہ آری کے دندانوں کی طرح ہوجائے،  
پھر اس بال کو ایک سیسہ کی سلائی سے جو خاص اسی غرض کے لئے ہوتی ہے، ناک میں داخل کر کے  
تالو میں لیجا کر بائیں نکالیں کیونکہ ناک کا سوراخ تالو میں طق کے پاس کھلتا ہے؛ پھر اس بال کے دونوں  
سرے پکڑ کر آری کی طرح بائیں، حتیٰ کہ یہ سارا گوشت زخمی ہو جائے، پھر مذکورہ بالا زنگار کے مریم  
سے علاج کریں، یا ناک کے سارا گوشت کٹ جائے، پھر سفیدہ کا مریم اس کے بھرنے کے لئے  
دگائیں (یا اوستا) سے آگے سے کاٹ دیں { اس کی صورت یہ ہے کہ مریض کو کسی کرسی پر آفتاب  
کے سامنے بٹھائیں، اور جڑا یعنی دستکاری کرنے والا اپنے بائیں ہاتھ سے مریض کے تھکے کو  
کھولے اور بائیں باقو یعنی پتلا شتر ناک میں داخل کر کے ناک کے سارے گوشت کو اس طرح  
کاٹ دیں کہ کچھ بھی باقی نہ رہے۔ اور اگر ناک کی گہرائی میں کچھ باقی رہ جائے تو مذکورہ بالا ریتی  
سے، جو بال کے دھماگے میں گرہیں ڈال کر بنائی جاتی ہے، ریت کر کاٹ دیں؛ پھر انگ کی کسی  
نکی پر ایسی پرکی جڑے جس میں نالی کی طرح سوراخ ہوتا ہے، کوئی کپڑا لپیٹ کر کاٹنے والی اور  
خٹک کرنے والی دوائیں لگا کر ناک میں داخل کریں، تاکہ سانس کا راستہ نالی کی وجہ سے کھلا رہے۔

## سبب (۳)

{ گھاسے یہ مرض اس درم کی وجہ سے ہوتا ہے جس کا ایک نام ورم کثیرا کا دخیل  
یعنی بھیتری ناموں والا درم اور دوسرا نام شفق ہے۔ اس کا یہ نام ماہی رویاں یعنی جھینگا  
پھلی سے تشبیہ دیکر رکھا گیا ہے، کیونکہ یہ ورم جھینگا پھلی سے چند باتوں میں مشابہ ہوتا ہے {  
یعنی جس طرح یہ پھلی نرم اور پلنی سی ہوتی ہے، اس میں نہ ہی اور نہ کاٹا ہوتا ہے، اس کی  
ٹانگیں پیاز کی جڑ کی طرح بہت سی اور پتلی پتلی ہوتی ہیں؛ اسی طرح یہ ورم بھی چھونے میں نرم اور  
پتلا سا ہوتا ہے، اور اس میں رنگیں بہت سی ہوتی ہیں، صاحب کامل کا قول ہے کہ جس طرح  
اس پھلی کی خاصیت یہ ہے کہ جب کوئی شخص اس پھلی کا شکار کرنا چاہتا ہے، تو یہ اپنی ٹانگوں  
سے اپنے تھنہ بند کر لیتی ہے، اسی طرح اس مرض میں یہ گوشت بھی ناک کو بند کر دیتا ہے  
{ اس ورم میں ناک کے اندر اور باہر سرخ و سبز رنگیں خون کی کثرت اور اس کے جمود کی وجہ سے  
سبب (۳) ایک جڑ ہے جس میں بھیتری، ریلے اور شاخیں ہوتی ہیں، ہندی میں اسے کھنگالی کہتے ہیں، یہ لفظ

ظاہر ہوتی ہیں، جو پورا درجہ پھل کی ٹانگوں کی طرح باریک باریک ہوتی ہیں + گا ہے یہ درم قرعہ (یعنی زخم) بن جاتا ہے اور اس سے پیپ اور رطوبت بہتی ہے + ایسا اس وقت ہوتا ہے جبکہ اس میں عارضی حرارت اپنا اعلیٰ کرتی ہے، جس کا کام سٹرانا ہے، اس لئے اس میں ایسی تیزی پیدا ہو جاتی ہے، جو درم کو زخم بنا دیتی ہے { اور گا ہے یہ درم سلطان بنجا ہے { یا ناک کی شکل بگاڑ دیتا ہے + یہ اس وقت ہوتا ہے جبکہ عارضی حرارت کا اعلیٰ اس میں زیادہ ہو جاتا ہے، جس سے ادہ کے لطیف و رقیق اجزاء تحلیل ہو جاتے ہیں، اور اس کے کثیف و غلیظ اجزاء جلد اور خال بن کر باقی رہ جاتے ہیں { سرطان بننے کی علامت یہ ہے کہ درم پہلے سے سخت ہو جاتا ہے، اور آخر میں درد بھی کم ہو جاتا ہے { کیونکہ آخر میں اس کے لطیف و گرم اجزاء تحلیل ہو جاتے اور باقی سرد و غلیظ اجزاء رہ جاتے ہیں جو عضو کو مار دیتے اور اس کی جس کو باطل کر دیتے ہیں، لیکن اوائل مرض میں ادہ کی تیزی کی وجہ سے نہایت شدید درد ہوتا ہے { اور خون کے جل جانے کے باعث رگیں سبز پڑ جاتی ہیں، اور ادہ کے غلیظ و کثیف ہونے، اور اجزاء ررضیہ کے غلبہ کے باعث رگیں تھیں رہتی ہیں، اور ان باتوں کے ساتھ مریض پلوں کے اندر تاناؤ اور کچھاؤ محسوس کرتا ہے { کیونکہ وہ مقام جہاں مرض ہے، احتراق اور خشکی کے غلبہ کی وجہ سے مسکرتا اور اکٹھا ہوتا ہے، جس سے اس پاس کے اعضاء کچھے آتے ہیں، اور درم کی زیادتی اور بھی اس کچھاؤ پر معین ہو جاتی ہے +

علاج: گولیوں اور یاراجوں کے ذریعہ { دماغ کا تنقیہ کریں { تاکہ مواد دماغ سے مقام درم میں دگر بن { اور درم پر رسوت اور مردکی، لگائیں، یا مری کی زونفا سی رطب، روغن زیتون کا پلچٹ { اور مردار سنگ بعض قسم کے لعابوں کے ساتھ مثلاً میتھی کا لعاب اور السی کا لعاب لگائیں { تاکہ درم نرم ہو جائے { پھر شستر سے پچھنے لگائیں، یا اس پر جوئیں لگائیں { +

جوبک کا بیان جوبک عضو کے مواد کو بمقابلہ سنگیوں کے زیادہ گہرائی سے جذب کرتی ہے، کیونکہ اول تو جوبک میں جذب کرنے کی طاقت زیادہ ہے، دویم یہ کہ جوبک گوشت کے اندر گھس جاتی ہے، سویم یہ کہ جوبک کا منہ گاہے رگوں کے منہ پر پڑ جاتا ہے، اس لئے رگوں کا خون بھی چوس لیتی ہے + علاوہ ازیں سنگیوں کا اس مقام میں خاص عضو پر یعنی ناک پر رکھنا بھی دشوار ہے، مگر ان جوبکوں سے بچنا چاہئے، جو تجربہ سے زہریلی ثابت ہوئی ہیں، مثلاً وہ جوبک، جس کا سر پڑا ہو، رنگ سہریلی سیاہ، یا سبز ہو، یا اس پر دہن اور باریک باریک بال ہوں، یا وہ اس درمیانی پھلی سے مشابہ ہو، جسے ماسا ماہیجہ (یعنی بام یا کچیا پھلی) کہتے ہیں، یا اس پر مور کے پر کا سا رنگ ہو، یا اس پر لاجورد کے سے خطوط اور دھاریاں ہوں + اس قسم کی جوبکیں درم، غشی، سیلان خون، بخار، استرخار

۱۔ سلطان، خبیث درم کی ایک قسم ہے، جس میں پھلی ہوئی جڑیں ہوتی ہیں (مترجم) +

۲۔ زونفا سے رطب: بقول بعض ایک دھت کی خاص قسم کی مشہور ہے (مترجم) +

۳۔ لاجورج: نیچے رنگ کا پتھر ہے، جس پر نہر یا مریخ یا سبز رنگ کے نقطے ہوتے ہیں (مترجم) +

اعضاد اور بڑے قسم کے زخم پیدا کرتی ہیں۔ بلکہ وہ جو کبھی بہترین ہیں، جن کے پیٹ سرخ اور اور پیچھے سبز ہو، اور جلتے ہوئے پانی کی ہوں، اس کے بعد بہتر وہ جو کبھی ہیں، جو اس پانی کی ہوں، جن میں کافی ہوتی ہے، یا جس میں مینڈکوں کی کثرت ہوتی ہے، یا وہ جو کبھی بہتر ہیں جن کا رنگ موگ کا سا ہو، اور ان کے اوپر سبزی ہو، اور ان کی پشت پر دو دھاریاں، ہڑال کے رنگ کی ہوں، یا وہ جو کبھی بہتر ہیں، جو سرخ اور زرد کے درمیان ہوں، اور ان کے پہلو گول ہوں، یا وہ بہتر ہیں جن کا رنگ جگر (یعنی کبھی) کا سا ہو، یا وہ بہتر ہیں، جو چھوٹی چھوٹی ٹڈی جیسی، یا چوبے کی دم جیسی ہوں، یا پتلی پتلی اور چھوٹے سر کی ہوں، یہ بھی ضروری ہے کہ چونک لگانے سے ایک دن پہلے شکار کجائیں، یعنی پانی سے پکڑ دی جائیں، اور انھیں اوندھا کر کے یعنی اٹھا کر کے تھے کرائی جائے تاکہ ان کے پیٹ میں جو کچھ میل کچیل اور گندہ رطوبتیں ہوں، وہ سب بھل جائیں، اور ان کی بھوک بڑھ جائے، جس سے یہ عضو سے فوراً چٹ جاتی، اور خون چوسنے لگتی ہیں، پھر لگانے سے پہلے ان پر تھوڑا سا بھیر کے بچہ کا خون، یا کسی دوسرے اچھے جانور کا خون (جس کا خون اچھا ہوتا ہو) ڈال دیں، تاکہ جو کبھی کچھ خون پی لیں، اور ان کا مزاج بھوک سے بگڑ نہ جائے، اور تاکہ یہ خون پینے کی عادی ہو جائیں، اور تاکہ خون چوسنے کی تیزی کم ہو جائے، کیونکہ بھوک جتنی زیادہ ہوتی ہے، اُسی قدر خون زیادہ تیزی سے جوتی ہے، پھر ان کو میل کچیل اور لیسدار رطوبتوں سے اسفنج کے ذریعہ، جس سے جو نکوں کا لگانا اور پکڑنا سہل ہے، پاک و صاف کر دیں، پھر عضو کو بورہ ارٹھی سے دھو کر اور عضو کو اتنا مل کر کہ وہ سرخ ہو جائے، چونک لگائیں، جب گرا نا چاہیں تو اس پر کسی قدر نمک، یا راکھ یا کتان کے کپڑے کو جلا کر، یا اسفنج جلا کر، یا اُون جلا کر اُس پر چھڑک دیں، چونک کے گولانے کے بعد اس مقام کو ٹھنکی کے ذریعہ چوسیں، تاکہ اس مقام کا خون کسی قدر جذب ہو جائے، جس سے چونک کے کاٹنے کا اثر، اور اس کا ضرر دور ہو جائے، اگر چونک گر جانے کے بعد خون بند نہ ہوتا ہو تو اس پر خون بند کرنے والی کوئی دوا چھڑک دیں۔

{ہاں اگر ورم از قسم سرطان ہو تو نہ دسکاری کرنی چاہئے اور نہ اُس پر تیز دوا لگانی چاہئے} تاکہ اُن سے وہ زخم نہ بن جائے، کیونکہ وہ جب زخم بن جائے تو پھر اس کا اچھا ہونا اور بھرنانا ممکن ہو جاتا ہے، کیونکہ اس کا مادہ نہایت خبیث ہوتا ہے، اور اس میں ارضیت یعنی خاکی اجزاء زیادہ ہوتے ہیں، اور گاہے یہ درد کی شدت سے دماغی پردوں میں ورم پیدا کر دیتا ہے، جس سے مرعشہ ہلاک ہو جاتا ہے {بلکہ اس پر گاہ بگاہ قیروطی لگا دیا کریں، تاکہ اس کی سختی اور اس کا قند و کم ہو جائے} اور بہن کو ہمیشہ جوشاندہ انقیون اور معجون بنجاح کے ذریعہ سودا اور غلیظ مواد سے پاک کرتے نہیں۔

سبب (۳) {گاہے یہ مرض غلیظ اور لیسدار مواد سے پیدا ہوتا ہے، چونکہ اس کے راستہ کو اس طرح بند کر دیتے ہیں کہ سوکھنے والے ٹھنڈے ہوا، جانے سے رک جاتی ہے، اور وہاں یہ مواد جم کر لے کھاتے، ایک قسم کا باریک کپڑا ہے، چونکہ اس کی ٹہنیوں کے ریشوں سے بننا جاتا ہے (مترجم)۔

ایسے غلیظ اور سخت ہو جاتے ہیں کہ گویا یہ گوشت یا گلٹی ہو گئے ہیں + اس کی پیدائش اُن غلیظ مواد سے ہوتی ہے جو دماغ کے لبطون میں اکٹھے ہو کر اور ناک میں گر کر گاڑھے ہو جاتے ہیں اور گاڑھے ہونے کی وجہ خاص دماغ کے مزاج کی سخت گرمی ہوتی ہے، یا اُن بخارات کی گرمی ہوتی ہے جو بدن سے دماغ کی طرف چڑھتے ہیں { اور اُن مواد کو خشک کر کے اُن کے گاڑھے پن اور غلظت کو اور بھی زیادہ کر دیتے ہیں، جس سے یہ مواد بستہ ہو جاتے اور جم جاتے ہیں اور اُن سے نتھنے بند ہو جاتے ہیں +

**علامات { مریض سر کے اگلے حصے میں نتھنوں کے پاس بوجھ محسوس کرتا ہے، کیونکہ مواد بھی اسی مقام پر ہوتے ہیں } +**

**علاج {** مطبوخ اصول کے ذریعہ، جس کا نسخہ گذر چکا، مواد کو لطیف و رقیق کریں، پھر ان کو خارج کرنے کے لئے دست اور گولیاں کھلائیں { مثلاً خب ایاج اور خب توقایا { اور غرغریے کرائیں { یعنی مثلاً انجیر کو شہد اور مڑی (کاجی) کے ساتھ جو شش دیکر غرغریے کرائیں { اور جب راستہ کھل جائے اور مواد نہ نکلیں تو چند رکابانی، مرزنجوش کا پانی، اور سداب کا پانی ناک میں مڑ کر دیا اور ایسے جو شانہوں کا بھپارہ لیں، جو مواد کو لطیف و رقیق کرنے والے ہوں { مثلاً بابونہ، مرزنجوش، اور شیخ ارمنی، کا جو شانہ +

**سبب (۴) {** اس کا ہے ناک کا راستہ غلیظ اور لیسدار مواد سے بند نہیں ہوتا ہے، بلکہ پیدائشی طور پر یہ راستہ تنگ ہوتا ہے، اس لئے وہ ہمیشہ اُن معمولی رطوبتوں سے بھی بند رہا کرتا ہے، جو دماغ سے گرا کرتی ہیں { +

**علاج {** دماغ کا تنقیہ کریں، اور اطفالوں کے دوائی استعمال سے اُس کے مزاج کو قیام رکھیں کہ زیادہ مواد پیدا ہو کر اُس کا مزاج زیادہ مرطوب ہو جائے { ورنہ نتھنوں کی طرف کچھ نہ بچھ رطوبتیں ضرور گرا کریں گی +

**سبب (۵) {** اس کا ہے مصنفات نامی ہڈی میں غلیظ لیسدار مواد کی وجہ سے، جو اُس کے سوراخوں میں چٹ جاتے ہیں، سدہ پیدا ہو جاتا ہے { مصنفات وہ مسامدار اور پولی ہڈی ہے، جو سوکھنے والے دونوں پٹھوں کے سامنے رکھی ہوتی ہے، اور اس میں اسفنج کی طرح آڑے ترچے سوراخ ہوتے ہیں، ان سوراخوں کا فائدہ یہ ہے کہ ہوا اس مقام تک پہنچ سکے جہاں بو کا احساس ہوتا ہے، اور تاکہ لمبی مواد ان سوراخوں سے نکل سکیں + یہ سوراخ آڑے ترچے کیوں بنائے گئے ہیں، حالانکہ سیدھے سوراخوں میں کسی چیز کا داخل اور خارج ہونا زیادہ آسان ہوتا ہے؛ تاکہ ہوا، جو ناک میں کھینچی جاتی ہے کچھ عرصہ تک اُن فیڑھے سوراخوں میں قایم رہے، اور گرم و معتدل ہو جائے، دماغ تک فوراً ہی سر ہونے کی حالت میں نہ پہنچے، ورنہ دماغ کو سردی کی وجہ سے خراب لے سامنے کی بجائے اگر نیچے کہا جائے تو زیادہ بہتر ہوتا، کیونکہ ہڈی نیچے ہی ہوتی ہے (مترجم) +

کر دے گی +

علامات { دونوں شخصے مسدود نہیں ہوتے، بلکہ کھلے رہتے ہیں، مگر باوجود اس کے آواز رطوبتیں اور مواد خارج نہیں ہوتے ہیں { اس لئے کہ سُدہ جو مواد کو اپنے سے روکتا ہے، وہ تھنوں سے اوپر ہوتا ہے { مریض کی آواز خراب ہو جاتی ہے، گویا وہ ناک سے بولتا ہے { یعنی اُس کی آواز میں غتہ (منناہٹ) اور طینین ہوتی ہے + شیخ فرماتے ہیں کہ "لوگ کہا کرتے ہیں کہ فلاں شخص ناک سے بولتا ہے، یا فلاں شخص تھنوں سے بولتا ہے، حالانکہ واقعہ اس کے خلاف ہوتا ہے، کیونکہ عام لوگ جس شخص کے متعلق اس طرح کہا کرتے ہیں، حقیقت میں اُس کی ناک اور اُس کے نچھے بند ہوتے ہیں۔"

اخصراً: عظم مصفات کے سُدے سے آواز میں خلل واقع ہونا غلط ہے، کیونکہ ناک کے دونوں نچھے یا دونوں سوراخ اور ہر کی طرف جا کر دو حصوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں، ایک حصہ یعنی ایک سوراخ ترجیحے طور پر رواں ہو کر منہ کے آخر میں (حلق کے پاس) ختم ہوتا ہے، اور دوسرا سوراخ عظم مصفات کی طرف جاتا ہے، جس سے چیزیں سونگھی جاتی ہیں + پہلے سوراخ سے، جو ناک سے حلق میں کھلتا ہے، سانس کی آمد و رفت ہوتی ہے، اور اس سے آواز صاف اور اچھی ہوتی ہو، کیونکہ اس کے ذریعہ آواز پیدا کرنے والی ہوا، کچھ حصہ خارج ہوا کرتا ہے، جس سے دو باتوں میں امداد ملتی ہے: اول: حروف کے ادا کرنے میں، اور ثن: الفاظ کے صاف تلفظ میں جن میں کسی قدر منناہٹ ہوتی ہے (جیسے لفظ منہ، ہندی، منہ وغیرہ کے تلفظ میں)، + د ویم: اس کی امداد سے ان حروف کو ادا کرنا آسان ہوتا ہے، کیونکہ ہوا، کچھ حصہ دونوں راستوں سے، یعنی ناک سے اور منہ سے اگر نہ خارج ہو، تو اس مقام میں ہوا کی کثرت ہو جاتے، جہاں سے بولنے والا اس حرف کو ہوا کی ایک معین مقدار سے ادا کرنا چاہتا ہے، اس لئے یہ ہوا بسہولت خارج نہ ہو سکیگی (اور اس کی کثرت خارج ہونے سے کسی قدر مانع ہوگی) اس کو سمجھنے کے لئے تم اس سوراخ میں غور کرو، جو مریض یا بفسری کے پیچھے علاوہ ان چند سوراخوں کے بنایا جاتا ہے، جو سامنے ہوتے ہیں، اور یہ پچھلا سوراخ ہمیشہ کھلا رہتا ہے، اسے بالکل بند نہیں کیا جاتا + اب سوچو کہ اگر عظم مصفات کے سوراخ بند ہو جائیں، اور ناک کا یہ ترجیحاً سوراخ، جو حلق میں کھلتا ہے، کھلا رہے، اور اس سے ہوا خارج ہوتی رہے، تو گفتگو اور آواز میں کس طرح خلل آسکتا ہے + گفتگو اور بول چال میں خرابی تو جب ہی آسکتی ہے کہ یہ راستہ بند ہو جائے + چنانچہ ہمارے اس حکام کی تائید ابن سترافین کی کتاب گنتاش سے ہوتی ہے، جس میں لکھا ہے کہ جب قوت خاتمہ جاتی رہے تو یہ دیکھو کہ مریض ناک سے تو نہیں بولتا، اگر وہ ناک سے بولتا ہو، تو سمجھو کہ اسکا سبب و مانع میں نہیں ہے، بلکہ ناک کے سوراخ میں ہے، اور اگر اسکی آواز اور گفتگو میں کوئی لہ طنین کے معنی نہ لکھا ہٹ کے ہیں، مگر یہاں اس سے مراد وہی آواز کی منناہٹ ہے (مترجم)



خرابی نہ ہو تو سمجھو کہ اس کا سبب عظم مصفات میں ہے، یا اس کا سبب دماغ میں ہے۔  
 عظم مصفات کے تین حصے ہیں: ایک بالائی حصہ، جو آٹے طور پر عصہ شامہ کے نیچے ہوتا ہے، اس میں چھلی  
 کے سے بہت سے سوراخ ہوتے ہیں، دوسرا کھڑا حصہ، جو ناک کے درمیان کی دیوار کے بنائے ہیں  
 شامل ہے، تیسرا پہلوی حصہ، یہ دو حصوں میں منقسم ہے، اسی کے اندر بہت سے آٹے ترچے سوراخ  
 نالیوں اور بیچ و خم ہوتے ہیں، یہ ناک کے غار کی پہلوی دیواروں کے بنائے ہیں شامل ہیں، اس کے بیچ  
 و خم میں لمبی دغاٹی، چھلی کا استر ہوتا ہے، ان حصوں کے خانوں کے بند ہونے، اور ان میں ٹنم کے جمع ہونے  
 سے، آواز کی صفائی میں یقیناً خلل آسکتا ہے، کیونکہ ناک کے جن جوف کو یہ مکمل کرتے ہیں، اس کی رگ ماس  
 کی ہوا، حلق کی طرف جاتی ہے، یہی وہ پہلا سوراخ ہے، جو حلق کی طرف جاتا ہے، ہاں اگر مصفات کے پہلے  
 حصے میں سدہ ہو، جو چھلی کے مانند سوراخ دار ہے، اور جو دراصل اعصاب شامہ کے راستے ہیں، تو  
 اس سے آواز کی صفائی میں کوئی خرابی نہیں آسکتی (مترجم)۔

**علاج:** { پہلے مواد کو لطیف و رقیق کریں، اور دماغ کا تنقیہ کریں، پھر اسی دوائیں ناک میں  
 سرگیں جو مواد کو چھانٹنے والی اور رقیق و لطیف بنانے والی ہوں } مثلاً چھلکنی، پودینہ،  
 شحم حنظل (اندر ان کا مغز)، اور اونٹ کا پیشاب: یہ دوائیں الگ الگ استعمال کریں، یا ملا کر  
 مگر بہتر صورت یہ ہے کہ پہلے مرین منہ کو پانی سے بھر لے، پھر جہاں تک ہو سکے سر کو پیچھے کی طرف  
 جھکائے، اور پھر زور سے سانس کھینچے، تاکہ دوا اوپر چڑھ جائے { اسی طرح اسی قسم کی دوا  
 تریڑہ کے طور پر استعمال کریں }۔

**سبب (۴):** { گاہے فقط نچھنے بند ہو جاتے ہیں { عظم مصفات کے سوراخ بند نہیں ہوتے  
 کیونکہ اس کی جو علامتیں ذیل میں ذکر کی گئی ہیں، وہ عظم مصفات کے بند ہونے میں ہرگز نہیں  
 پائی جاسکتی ہیں } جس کا سبب ریح غلیظ ہوتی ہے { جو مٹھنوں کو بند کر دیتی ہے }۔

**علامات:** { مریض جب مٹھنوں سے سانس خارج کرے گا تو ریح رکاوٹ کے بعد دفعہ  
 خارج ہو جائے گی } جس طرح بند ٹنگی میں پھونک مارنے سے وہ دفعہ ٹھک جاتی ہے، کیونکہ یہ غلیظ  
 ریح اس ہوا کو لہولہا خارج ہونے سے روکے گی، چونکہ اسے خارج ہوتی ہے، اور چونکہ اس  
 غلیظ ریح میں اتنی قدرت نہیں ہوتی کہ وہ غلیظ اخلاط کی طرح ہوا کو خارج ہونے سے بالکل روک  
 دے، (اں لے ہوا دفعہ خارج ہو جاتی ہے)، { اور ایک نفعنا ہمیشہ بند رہے گا } کیونکہ طبیعت  
 سانس کی ضرورت کے لئے کوشش کرتی ہے کہ ایک نفعنا نکلا رہے، اس لئے غلیظ ریح کو ایک ٹنگ  
 بنانا کہ ضروری طرف کر دیتی ہے، کیونکہ یہ ریح اخلاط جیسی تو غلیظ ہوتی نہیں مگر طبیعت کہہ رہی  
 ہے کہ یہ ضروری ہوتا ہے کہ طبیعت اسے پورے طور پر دفع کر لے۔

**علاج:** { پہلے تو غلیظ مواد سے جن سے یہ غلیظ ریح پیدا ہوتی ہے اس کا تنقیہ کریں  
 لے مگر ہم نہیں ہو سکتے، لہذا یہی غلیظ ریح، جو مٹھنوں کو بند کر سکتی، اور اس کا علم بالاصواب دہرہ ہم۔

پھر سیاہ مہرچ اور چند بیدستر کے ذریعہ { پھٹکیں لانے کی کوشش کریں، اور تحلیل کرنے والے  
جوشاندوں کے بخارات کا بھارہ لیں } جن میں کرفس، رائی، ذیرہ، شیخ، نعام، اور پودینہ  
جیسی دوائیں جوش دی گئی ہوں { اور کڑوے بادام کا تیل، اسپند اور سفید گول مہرچ کے ساتھ  
ناک میں ٹپکائیں }

**سلب (۷)** { گاہے یہ مرض خشم دماغ کے اگلے حصہ کے سورمزاج سے پیدا ہوتا ہے { دماغ  
کے اگلے حصہ کو بطن مقدم کہتے ہیں، جس کے دائیں اور بائیں دو حصے ہوتے ہیں { اور گاہے  
اُن پتھوں کے سورمزاج سے ہوتا ہے، جو فی الحقیقت دوا بھار ہیں، جن میں سونگھنے کی طاقت حاصل  
ہوتی ہے } رازی کا قول ہے کہ بچا اور حقیقی خشم یہی ہے،

**علامات** { اس قسم کی علامت یہ ہے کہ سر میں بوجھ بالکل نہیں ہوتا ہے { بشرطیکہ سورمزاج  
سادہ ہو، اس کے ساتھ مادہ بالکل نہ ہو } اور آواز د آفتابوں میں بھی خلل بالکل نہیں آتا ہے،  
ہاں اگر سوء مزاج گرم ہو تو اس کی علامت یہ ہے کہ پچھلے تدا بیر گرمی پیدا کرنے والے گذر  
جگے ہوں گے، اور تھیل سر کے اگلے حصے اور پیشانی میں گرمی محسوس کرے گا، اور دماغ سے بذریعہ  
ناک یا حلق کے، بگی ہوئی رطوبتیں خارج ہوں گی { بشرطیکہ سورمزاج مادی ہو یا بنی سواد بھی موجود  
ہوں، کیونکہ یہ عارضی گرمی، جو سورمزاج کے باعث پیدا ہو جاتی ہے، وہ اصلی حرارت کو مواد کے  
پکھانے اور تھج دینے سے نہیں دکتی ہے، ہاں اس عارضی گرمی سے اُن رطوبتوں میں بدلواور غوث  
آجاتی ہے،

**اعتراف** { سورمزاج گرم سے مرض خشم کا پیدا ہونا صحیح نہیں ہے، کیونکہ اس مرض میں سونگھنے  
کا فعل باطل ہو جاتا ہے، اور یہ طباء مان چکے ہیں کہ کسی فعل کا بطلان سردی سے اور روح  
کی غلیظت سے ہوتا ہے، حرارت اور گرمی تو افعال میں پریشانی اور خاص قسم کا تغیر پیدا  
کرتی ہے، ذک افعال کو باطل یا ضعیف کرتی ہے { اور سوء مزاج سرد اگر ہو { جو اکثر الوقوع  
ہے { تو ناک سے شہہ کم نکلتی ہے { کیونکہ دماغ اپنی کمزوری کی وجہ سے نہ غذا کے جذب کرنے  
پر اور نہ فضلات کے دفع کرنے پر پوری طرح قادر ہوگا { اور جو کچھ ناک سے خارج ہوگی،  
وہ خام ہوگی، نفع پائی ہوئی نہ ہوگی { کیونکہ سردی قوتوں کو ماردیتی ہے { اور مرضی گاہے سر  
کے اگلے حصے میں بوجھ محسوس کرتا ہے، بشرطیکہ سورمزاج کے ساتھ مواد کی کثرت بھی ہو، اور اگر  
سوء مزاج خشاٹ ہو تو اس کی علامت یہ ہے کہ مرض کا وقوع تیز اور خشک امراض کے بعد  
مثلاً سر سام جیسے گرم امراض کے بعد ہوتا ہے }

**اعتراف** { خشکی سے مرض کا پیدا ہونا بھی صحیح نہیں ہے، کیونکہ خشکی افعال میں پریشانی پیدا کرتی  
ہے، نہ کہ افعال کو باطل یا ضعیف کرتی ہے؛

لہٰذا شیخ اور نعام ہونے کی طرح غرضبہ دار نباتات میں دستر جم، سے جیسا کہ دسٹم میں ہوتا ہے، دیکھنا ہم سہجہ

مُصَنَّف نے اس مقام پر سور مزاج رطب سادہ کا بالکل ذکر نہیں کیا ہے، کیونکہ اس کا وجود شاؤنا و ناہی ہوتا ہے، رہی سور مزاج ترماوی کی علامتیں، اس کا پتہ مصنف کے مذکورہ کلام سے مل جاتا ہے مثلاً سر کے اگلے حصہ میں بوجھ کا ہونا، ناک سے ریشہ کا بہنا،  
**علاج** {مزاج میں تبدیلی پیدا کریں} اور اس غرض کے لئے سر کے اگلے حصہ میں نطول استعمال کریں، طلا میں لگائیں، اور دوا میں سنگھائیں، اور اگر سور مزاج سادہ ہو تو تنقیۃ دماغ کی ضرورت نہیں، یاں اگر مادے کے ساتھ ہو تو مزاج کی تبدیلی تنقیۃ دماغ کے بعد کریں {علاوہ انہیں اس قسم میں صحت کی بالکل امید نہ رکھیں، جو کہ سور مزاج خشک سے پیدا ہوتی ہے، اور اس تشنج کے نجات پانے کی بھی امید نہ رکھیں جو اعصاب میں تیز اور خشک امر سے پیدا ہو جاتا ہے، یاں اگر مریض بچہ ہو تو گاہے وہ تندرست ہو جاتا، یا کسی قدر افاقہ ہو جاتا ہے} کیونکہ بچوں کے بدن میں اصلی اور طبعی رطوبت وافر ہوتی ہے +

## فسادِ ششم

اس سے مراد قوتِ شامہ کا اصلی حالت سے پھر جانا ہے، اور اس کا پریشان ہونا نہ کہ ناقص یا باطل ہونا +

**قسم اول** {گاہے قوتِ شامہ میں ایسی خرابی آجاتی ہے کہ ہر قسم کی بوایں ہی بو معلوم ہوتی ہے، اور اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ دماغ کے اگلے حصہ کا مزاج خراب ہو جاتا ہے} **سبب اول** چنانچہ اگر اس میں گرمی یا خشکی پیدا ہو جاتی ہے، تو چونکہ ان سے قوتِ شامہ کے افعال میں تغیر پیدا ہو جاتا ہے، اور ان میں تشویش و پریشانی آجاتی ہے، اس لئے اچھی یا بُری بوئیں معلوم ہوتی ہیں، جو حقیقت میں موجود نہیں ہوتی ہیں، یا یہ کہ بُری بوئیں اچھی یا اچھی بوئیں معلوم ہوتی ہیں + اور اگر اس میں سردی یا ترسی پیدا ہو جاتی ہے، تو اس کی دو صورتیں ہیں: اول یہ کہ یہ دونوں قوی اور سخت ہوں، اس صورت میں قوتِ شامہ خوشبو یا بدبو میں تغیر بالکل نہیں کر سکتی ہے، اور اس میں خشم پیدا ہو جاتا ہے، جیسا کہ اوپر ذکر کرنا، دویم یہ کہ دونوں کمزور اور کچے ہوں اس صورت میں قوتِ شامہ خوشبو یا بدبو میں کسی ایک کے دریافت کرنے سے عاجز یا کمزور ہو جاتی ہے، اس لئے وہ فقط ایک ہی بو معلوم کرتی ہے، خواہ خوشبو ہو یا بدبو، اور خواہ وہ موجود ہو یا نہ ہو، اس کو تشنج (بطلان) یا نقصانِ شامہ میں شمار کیا ہے، بلکہ تغیر و تشویش میں شمار کیا ہے + **علامات** {سور مزاج کی ساری علامتیں (اور ان کی علامتیں) مرضِ خشم میں آچکی ہیں، اور اس کا علاج بھی بعض یہ ہے کہ مزاج میں تبدیلی پیدا کریں} +

**سبب (۲)** {یا اس حالت کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ دماغ کے اگلے حصہ میں کوئی رومی مادہ ہوتا

۱۔ یعنی اس مرض میں یہ نہیں ہوتا ہے کہ ہم معلوم ہوتی، یا بالکل نہیں معلوم ہوتی ہے، بلکہ اس میں بوجہ معلوم ہوتی ہے، مگر غلط اور غلط نتائج جیسا کہ قبل کے بیان سے تم پر واضح ہو چکے گا، اسی کو بھی اصطلاح میں انحال کی پریشانی (تشویش) انحال کہتے ہیں، ہر قسم،

ہے جس کی بومس ہو کرتی ہے، اگر یہ مادہ مقدار میں زیادہ ہوتا ہے، یا اس میں کوئی بری کیفیت سخت ہوتی ہے، تو بوجہ ہمیشہ آیا کرتی ہے، اور اگر مقدار میں تھوڑا ہوتا ہے، یا اس کی کیفیت تیز نہیں ہوتی ہے، تو بوجہ ہر وقت نہیں آتی ہے، بلکہ کسی سرورنی بنے کے سونگھنے وقت اس مادہ کی بو آتی ہے، کیونکہ اس وقت قوت شامہ اس بنے کے سونگھنے کے لئے آمادہ ہو جاتی ہے، اور طبیعت اس کی طرف توجہ کرتی ہے، {اور چونکہ یہی مواد تزدیک ہوتے ہیں، اس لئے قوت شامہ پہلے اُن ہی مواد کو پاتی ہے، اور ان ہی مواد کی بوسلوم ہوتی ہے، ان مواد اور اخلاط کی نوعیت (کہ کس قسم کا مادہ جمع ہے) اسی بوسے معلوم ہو جاتی ہے: چنانچہ اگر ہر ایک چیز کی بوسیں سیاہ مروجوں کی اور سبیل کی بوسے تو بھننا چاہیے کہ مواد گرم ہیں، اور اگر بد بوسے، تو بھننا چاہیے کہ مواد مستضعف جمع ہیں {علیٰ ہذا اگر ایسی بوسلوم ہو جیسی کسی ترشی میں ہوتی ہے، تو بھننا چاہیے کہ مواد سرد ہیں، اور اگر کھٹی بوسے تو بھننا چاہیے کہ مواد سودا دی ہیں +

علاج {مناسب کو لیوں اور غرضے وغیرہ سے ان مواد کو خارج کریں} +

قسم دوم {اگاہے ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک ہی چیز سے مختلف قسم کی بوئیں آتی ہیں، اور اس کا سبب یہ ہوتا ہے کہ دماغ کے اگلے حصہ کے مزاج میں مختلف الکفیت مواد سے اختلاف پیدا ہو جاتا ہے {یعنی معقّد دماغ میں ایسے مواد جمع ہو جاتے ہیں، جن میں مختلف کیفیات پائی جاتی ہیں}، علاج {دماغ کو ان مواد سے پاک کریں} +

قسم سوم {اگاہے ایسا بھی ہوتا ہے کہ بعض بوئیں معلوم ہوتی ہیں، اور بعض نہیں، چنانچہ اُن میں سے بعض لوگ قورہ ہوتے ہیں، جو خوشبو پاتے ہیں، اور بد بو نہیں پاتے {اس کی وجہ یہ ہوتی ہے، کہ کوئی گندہ مادہ دماغ کے اگلے حصہ میں، یا قوت شامہ کے دونوں ادبھاروں میں جو سرسہتان سے مشابہ ہوتے ہیں جمع ہوتا ہے، یا کوئی گندہ زخم ناک کے اندر ہوتا ہے، جس کی بو، سے قوت شامہ مائلوف اور عادی ہو جاتی ہے، اس لئے اُس سے متاثر نہیں ہوتی ہے (اور اسے ادراک نہیں کرتی ہے) +

{اور بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو فقط بد بو پاتے ہیں} اور یہ بد بو انھیں سبلی معلوم ہوتی ہے، جس طرح مریض دھم کو کوئلے اور سنی کا مزاج معلوم ہوتا ہے {اور انھیں خوشبو کا پتہ بالکل نہیں چلتا ہے} اس کی وجہ یہ ہے کہ اس مقام میں، جہاں قوت شامہ ہوتی ہے، ایک قسم کا شیریں خون (یعنی طبی خون، یا طبعی بلغم جمع ہو جاتا ہے، جس میں اوسط درجہ کی حرارت اپنا اثر کرتی ہے) یہ حرارت اس قدر شدید نہیں ہوتی کہ مادہ کو جلا کر رکھ کرے جس سے خون میں ایسی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے، جیسی نافہ مشک کے خون میں، اور خون کے اس طرح جلنے سے لطیف اور روحانی (روح کو خوش کرنے والے) بخارات اُٹھتے ہیں، جسے قوت شامہ اچھا بھتی ہے و قسم دوم میں بری چیزوں کے کھنڈ کی خواہش ہوتی ہے، یہ عورتوں کو ایامِ حمل میں کثرت ہو جاتا ہے و مستمر، +

ہے، جیسا کہ شکر وغیرہ جیسی شیریں چیزوں کو انگاروں پر ڈالنے سے اسی قسم کے بخارات اٹھتے ہیں، کیونکہ یہ تو مانی ہوئی بات ہے کہ شیریں چیزوں کا مادہ کثیف ہوتا ہے، اور اس میں معتدل حرارت کا اثر ہوتا ہے (جس سے سٹھاس پیدا ہو جاتی ہے، جس طرح ترش چیزوں کا مادہ لطیف ہوتا ہے، اور اس میں سردی کا اثر ہوتا ہے)۔ جب شیریں چیزوں کے پختہ مواد میں دس کی چٹکی معتدل حرارت کے عمل سے تقریباً درجہ کمال تک پہنچی ہوئی ہوتی ہے، حرارت بڑھ جاتی ہے، اور اس مادہ کو لطیف بنانے لگتی ہے تو اس سے لطیف، خوشبو دار، اور جوہر روح کے مناسب بخارات اٹھتے ہیں جس سے طبیعت عادی ہو جاتی ہے، اور خارجی خوشبو سے متاثر نہیں ہوتی؛

**علاج** {ان مواد سے دماغ کو پاک کریں۔ پھر جسے بد بو نہ معلوم ہوتی ہو، اسے مشک اور مشک جیسی تیز خوشبودار چیزیں ہمیشہ سنگھائیں، اور ناک میں سڑکوائیں؛ اور جسے خوشبو کا پتہ نہ چلتا ہو، اسے جند بید ستر، سنگینج، مرکبی، جاؤ شیر، اور لکھنئی جیسی تیز بد بو دار چیزیں سنگھائیں کیونکہ خوشبو یا بد بو کے نہ معلوم ہونے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اس مقام میں سور مزاج مستوی پیدا ہو جاتا ہے، اور قوت شامہ اس سے مانوس اور عادی ہو جاتی ہے، اس لئے اس کا ادراک نہیں کر سکتی؛

سوء مزاج مسنوی یا سوء مزاج متفق؛ شیخ اور اس کے پیروں کے نزدیک وہ مزاج ہے، جو عضو کے جوہر میں پیوست ہو کر اس عضو کے اہلی مزاج کو باطل کر دیتا ہے، اور اہل مزاج کی طرح قائم ہو جاتا ہے، اس لئے عضو کو اس مزاج کا شعور و ادراک نہیں ہوتا (اور اس سے تخلیف محسوس نہیں ہوتی ہے) کیونکہ کسی عضو کا ادراک کرنا یا محسوس کرنا، دراصل اس عضو کا اس سے متاثر ہونا ہے، اور تاثر اس وقت ہوتا ہے، جبکہ اہلی مزاج کے مخالف کوئی عارضی مزاج لاحق ہو اور سوء مزاج مستوی ہونے کی صورت میں عارضی مزاج اہلی مزاج کو باطل کر کے، اصلی مزاج بن جاتا ہے، اس لئے اس سے مخالفت باقی نہیں رہتی، اور اس کا احساس نہیں ہوتا ہے؛ یہی وجہ ہے کہ مرعیض دق کو گرمی اور سوزش اس قدر معلوم نہیں ہوتی ہے، جس قدر حٹی محرقہ و اولوں کو معلوم ہوتی ہے، حالانکہ دق کی حرارت زیادہ ہوتی ہے {چنانچہ جو لوگ بد بو پاتے، اور خوشبو نہیں پاتے ہیں، ان کا سور مزاج خوشبو کے موافق، اور اس کے مشابہ ہوتا ہے} اس لئے اس کا احساس نہیں ہوتا ہے {کیونکہ احساس و ادراک تو مخالفت ہی کا ہو سکتا ہے} اس لئے کہ احساس دراصل انفعال و تاثر ہے، اور تاثر و انفعال اپنے مخالف ہی سے ہو سکتا ہے، اپنے مشابہ سے نہیں ہوتا {اس لئے ان کا علاج بد بو دار چیزوں سے کرنا چاہیے، جو اس سور مزاج کے مخالف ہوتا ہے} تاکہ علاج بالصند کے قاعدہ پر عمل رہے، اور اسی پر اس شخص کو قیاس کرنا چاہیے، جو لٹہ حٹی محرقہ، ایک سخت بخار ہے جو اپنی شدت کی وجہ سے مرن چار پانچ روز تک قائم رہتا ہے؛

خوشبو پاتا ہو، اور بدبو نہ پاتا ہو۔

اس طریقہ علاج کو رازی نے اپنی کتاب فائز میں ذکر کیا ہے، جس کی مصنف نے تقلید و پیروی کی، اور اس پر دلیل قائم کی ہے، حالانکہ یہ طریقہ شیخ اور اس کے پیروں کے طریقہ کے خلاف ہے، اس لئے کہ شیخ نے یہ ذکر کیا ہے کہ ”جو شخص خوشبو پاتا ہو، اور بدبو نہ پاتا ہو وہ ناک میں جند بیدستر (جیسی بدبو دار چیزیں) سڑکے، حتیٰ کہ اس کی حالت درست ہو جائے“ ان دونوں مخالف قولوں میں تطبیق و موافقت اس طرح ہو سکتی ہے کہ جب تک عارضی مزاجِ محض میں مستحکم اور پائیدار نہ ہو گیا ہو، اس وقت تک شیخ کی رائے کے موافق علاج کریں، اور جب مستحکم ہو جائے تو رازی کی رائے کے موافق علاج کریں۔ اس کی شرح اور تفصیل یہ ہے کہ جو شخص بدبو پاتا ہے، اور خوشبو نہیں پاتا، اس کا سبب شیخ کے نزدیک یہ ہے کہ گندے موادِ متھنوں میں، یا دماغ کے اگلے حصہ میں، یا شامہ کے دونوں پٹھوں میں، جمع ہو جاتے ہیں، جس کی بو ہمیشہ معلوم ہوتی رہتی ہے، اور ان مواد کی زیادتی کے باعث، اور اس وجہ سے کہ ان کی بدبو دوسری خوشبوؤں پر غالب آ جاتی ہے، خوشبو کا پتہ نہیں چلتا ہے، اور جب یہی مواد ان مقامات میں پیوست ہو جاتے ہیں، یا قوتِ شامہ ان کی عادی ہو جاتی ہے، تو ان کی بدبو کا احساس نہیں ہوتا ہے، بلکہ اس وقت خوشبو کا احساس ہونے لگتا ہے، جیسا کہ مصنف نے بیان کیا ہے۔ اسی پر اس شخص کو بھی قیاس کرنا چاہیے، جو خوشبو پاتا ہو، اور بدبو نہ پاتا ہو۔

فرق: ان دونوں صورتوں میں فرق یہ ہے کہ مثلاً جو شخص خوشبو پاتا ہو، اور بدبو نہ پاتا ہو، اگر اس کی یہ حالت سو مزاج کے مستحکم ہونے اور قوتِ شامہ کے عادی ہونے کے بعد پیدا ہوئی ہو تو اولاً یہ شخص بدبو پائے گا، اور خوشبو نہ پائے گا، پھر اس کی یہ حالت بدل جائے گی، اور خوشبو کو محسوس کرے گا، بدبو کا احساس نہ ہوگا، لیکن اگر یہ حالت ذہنی خوشبو کا پانا اور بدبو کا پانا، سو مزاج کے مستحکم ہونے سے پہلے لاحق ہوئی ہو تو اس سے پہلے اس کے برعکس حالت نہ گذری ہوگی جیسا کہ پہلی صورت میں بھی گئی ہے۔ اسی پر اس شخص کے حال کو بھی قیاس کرنا چاہیے، جو بدبو پاتا ہو، اور خوشبو نہ پاتا ہو۔

## ناک کے دانے (بُثورَانف)

{کبھی ناک میں دانے پیدا ہو کر اس کے مواد اس قدر سخت ہو جاتے ہیں کہ شکل و صورت اور حتیٰ میں سسوں کی طرح ہو جاتے ہیں}

سبب {ایسے دانوں کا سبب بطنی یا سوادی مواد ہوتے ہیں، جو دماغ سے کچھ کر اس مقام میں یعنی متھنوں کی جھلی میں آ جاتے ہیں، اور سانس کے خارج ہونے سے، جو اندر سے گرم ہو کر نکلتا ہے

یہ مواد گرم ہو جاتے ہیں جس سے ان کے لطیف و رقیق اجزاء ٹکلیل ہو کر باقی اجزاء غلیظ اور سخت ہو جاتے ہیں { جس سے اول تو تنفس کی آمد و رفت میں، دویم ان مواد کے فضلات کے خارج ہونے میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے، جو نزہ و زکام کی صورت میں، دماغ سے خارج ہوا کرتے ہیں، علاج { ان مواد سے دماغ کو پاک کریں، پھر ان دانوں کو نرم کرنے کی غرض سے موسم اور روغن لگائیں، گرم بانی ناک میں سر کریں { چنانچہ جو مواد ان تدابیر سے نرم و لطیف ہوں گے وہ سانس کی گرمی سے ٹکلیل ہو جائیں گے { اگر اس تدبیر سے دانے ٹکلیل ہو جائیں تو خیر، ورنہ اگر ممکن ہو تو نشتر (مبضع) سے ہچکنے لگائیں، یا تیز اور اکال گٹر ہوں سے ان کا علاج کریں { مثلاً مرہم اخضر (سبز مرہم) جسکی کہ دانے بالکل معدوم ہو جائیں، پھر بھرنے والے مرہم لگائیں، مثلاً مرہم سفیدہ { ان دانوں کے علاج میں غنکات و کاپلی سے کام نہ لیں، کیونکہ اکثر یہ دانے ناصور کی شکل بگڑ لیتے ہیں (جیکہ چارہ و تدبیر باقہ سے جاتی رہتی ہے) +

## ناک کے زخم (قرعہ الف)

(۱) ناک کے مرطوب زخم { ناک کے زخم گاہے مرطوب ہوتے ہیں { جن سے رطوبت جاری رہتی ہے، ان کی پیدائش فاسد اور تیز رطوبتوں سے ہوتی ہے، جو دماغ سے گرتی ہیں، { ان کے لئے وہ مرہم مفید پڑتا ہے جو سفیدہ کا شغری، مردار سنگ، چاندی کے سیل، جلائے ہوئے سیسے سے روغن گل کے ساتھ تیار کیا گیا ہو { یہ مرہم تنقیہ و دماغ کے بعد اور ان رطوبتوں کے خارج کرنے کے بعد لگائیں، جو دماغ سے ناک کی طرف گر کر زخم پیدا کرتی ہیں +

(۲) ناک کے خشک زخم { گاہے ناک کے زخم خشک ہوتے ہیں { جن سے کسی قسم کی رطوبت نہیں بہتی ہے، اور اکثر اسی قسم کے زخم پیدا ہوتے ہیں + ان کی پیدائش جلعے ہوئے اخلاط سے ہوتی ہے { ان کے لئے سفیدہ تدبیر یہ ہے کہ ناک میں روغن نیلوفر، مرغی اور بطل کی چربی، مرہم ابھین (سفید مرہم) اور وہ قیر و طی لگائیں جو موسم زرد، روغن بادام تلخ، روغن بنفشہ، بیل کی چندی کے مغز سے تیار کی گئی ہو، اور لعاب بیدانہ اس میں ملایا گیا ہو { جس کی صورت یہ ہے کہ موسم کو روغنوں میں کھلائیں، اور اس پر کچھ بیدانہ کا لعاب ڈالیں، اور پھر اسی طرح پھینٹیں +

(۳) ناک کے سڑے { گاہے ناک کے زخم گندہ ہوتے ہیں { جن سے بہہ جاتا ہے، ان کی پیدائش ہوئے زحسم اس طرح ہوتی ہے کہ زخم کی پیپ ایک عرصہ تک باقی رہتی ہے، اور زخم دیرینہ ہو جاتا ہے، یا ان گندہ رطوبتوں سے ہوتی ہے جو یہاں بہہ کر آتی ہیں { علاج ان کا یہ ہے کہ ناک میں خرزیت ابھین و کنگی سفیدہ اور ہالون، برابری کر (اور باریک کر کے) ناک میں بھونکیں + پھر سر کو شراب سے زخم دھو کر مرہم پیس کر ناک میں بھونکیں { تاکہ میل ٹکلیل ملے اکال، کرشت کو کھانے والا بھلا دے والا

چھٹ جائے، پھر زخم کو خشک کرنے والی دوائیں استعمال کریں؛

## نکسیر (رُمُحاف)

{۱} رُحاف بھرائی { نکسیر گاہے کسی مرض کے بحران سے پھوٹتی ہے، جس کی علامات یہ ہیں کہ

اس کا ظہور تیز بخاروں میں، یا دوسرے تیز امراض میں بحران کے دن ہوتا ہے، ایسی نکسیر کو بند نہ کرنا چاہئے { کیونکہ اس ذریعہ سے مرض کا مادہ خارج ہوتا ہے { ہاں اگر افراط سے

خون خارج ہونے لگے { اور مرین کے نڈھال ہونے کا خطرہ ہو تو اس وقت بند کرنا ضروری ہو {

{۲} حدت خون { گاہے نکسیر خون کی حدت و تیزی سے پھوٹتی ہے { جیسا کہ صفراوی مزاج والوں کو ہوا کرتا ہے، کیونکہ خون اپنی تیزی سے باریک رگوں کے منہ کھول دیتا ہے +

علامات { خون تھوڑا تھوڑا نکلتا ہے { کیونکہ زیادہ توجہ خارج ہو کہ نکسیر خون کی

کثرت سے ہو یا وسیع راستوں سے خون خارج ہو { خون نہایت رقیق ہوتا ہے { کیونکہ حدت

خون کی صورت میں حرارت کا غلبہ ہوتا ہے، جو خون کو گھلا کر رقیق کر دیتی ہے، اور سردی سے ایسا

خون خالی ہوتا ہے، جس کا کام جمانا اور قوام کو غلیظ کرنا ہے +

علاج { جس شخص سے خون جاری ہوا، اس کے مقابل طرف سے رگ قیفال (سر ارد) کی

نقصہ کھولیں { بشرطیکہ زیادہ ضعف نہ آگیا ہو، قصد میں نشتر زیادہ وسیع نہ لگائیں، اور خون چند

بار میں نکالیں، کیونکہ اس مقام کی قصد سے مقصد و ذاتی یہ ہے کہ خون مخالف جانب کھینچ جائے +

اور مرض کی قوت بھی قائم رہے + مگر بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس قصد سے عرض خون کا اس قدر خارج

کر نہ کہ غشی پیدا ہو جائے، اور خون سرد اور غلیظ ہو جائے، تاکہ نکسیر بند ہو + اس بنا پر

مناسب یہ ہے کہ دونوں طرف سے رگ قیفال کی وسیع و فراخ نقصہ کھولیں، تاکہ خون خوب

نکله، { یا ٹخنڈے شریبوں کے ذریعہ { یا خون کی غلیظ کرنے والی غذاؤں کے ذریعہ { خون

کی حدت و تیزی کو بجھائیں { مثلاً شربت کیوڑہ، شربت عناب، شربت ریاس + اور غذاؤں

میں سے تفصیل (جو ایک قسم کی غذا ہے، اور سردی کی دال کو سرکہ میں چوش دے کر تیار کی جاتی ہے) باؤ

چاول، چمبی سور کی دال کے ساتھ { برن سے سرو کیا ہو اپانی سر پر ڈالیں، اور اس میں غوطہ

لگائیں { تاکہ سردی بدن کی رگوں کا خون غلیظ اور کاڑھا ہو جائے، اسی طرح سرد پانی اس حد تک

پلانا کہ بدن میں سردی پیدا ہو جائے بھی مفید ہے { دونوں بازو اور انگوٹھوں کو کس کدبانہ میں

اور ان کو ملیں { کیونکہ خون جب ہاتھ پاؤں کی طرف جائے گا، اور یہاں کی رگیں اس کو بحر جانگی

تو وہ رگیں جو بدن کے بالائی حصہ میں ہیں، خون سے خالی ہو جائیں گی، اور نکسیر بند ہو

جائے گی +

جائینو سلطان کے ہاندھنے کی تدبیر اس طرح بیان کرتا ہے، کہ ہاتھ میں پٹن سے، اور پاؤں میں



جنگل سے باندھا شروع کریں، اور پنجہ اور قدم پر ختم کریں، ابن سہرا فیون نے بھی اپنی کتاب میں جالینوس کی پیروی کی ہے، مگر ساذی کہتا ہے کہ مناسب یہ ہے کہ بندش مذکورہ حصّہ کی جڑ میں ہو، تاکہ وہ خون سے پُر ہو جائیں، اور اول سے آخر تک سارے عضو کو باندھا ہڈی غلطی ہے۔

اسی طرح کانوں، خضیوں، اور چھاتیوں کو باندھا بھی نکسیر بند کر دیتا ہے، مگر اس کا سبب یہ نہیں ہے کہ یہ اعضاء خون سے بھر جاتے ہیں، بلکہ خون ان کی طرف کھینچ آتا ہے اور اس کی توجہ ان کی طرف ہو جاتی ہے، اسی وجہ سے یہ کہا جاتا ہے کہ بندش اس قدر کس کر ہونی چاہیے کہ درد پیدا ہو جائے، اسی طرح خضیوں کا کینچنا بھی نکسیر بند کر دیتا ہے، تاکہ میں باور و ج (جنگل نمسی) کا پانی ٹپکائیں، جو اپنی خاصیت سے نکسیر بند کرتا ہے، اسی طرح نفع کا پانی اور گدھے کی لید کا پانی بھی یہی خاصیت رکھتا ہے، جس کے ساتھ کسی قدر کافور بھی ہو، کیونکہ کافور میں سردی پیدا کرنے کی سخت قوت ہے، تاکہ میں بذریعہ قیلہ کے ماز و دھنیا، چلی کی گرد و کندہ ایلوہ، دم الاغین، اور پچھڑی رکھیں، پہلے قیلہ کو گدھے کی لید کی رطوبت سے، یا سفیدی بھینے سے لچھڑائیں (پچھڑا میں اسپر چھڑک دیں)، یا یہ دوا میں ناک میں پھونکیں، جس کی صورت یہ ہے کہ پہلے یہ دوائیں گرد کی طرح باریک کر لیں، پھر انہیں ایک ٹکلی میں رکھ کر اور ٹکلی کو ناک کے اندر داخل کر کے، اتنے زور سے پھونکیں کہ دوائیں دور تک پہنچیں۔

(۳) رگوں کا کھل جانا، گاہے نکسیر پھوٹنے کی صورت یہ ہوتی ہے کہ خون کی کثرت سے (دماغ کے نیچے کی رگیں اور شریانیں) جو شبکہ مشیمہ نامی جال میں پائی جاتی ہیں، کھل جاتی ہیں، علامات {نکسیر کا ظہور سخت دوسرے کے بعد ہوتا ہے} جس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ درد کی گری سے خون میں حدت، تیزی اور جوش پیدا ہو کر اس کی مقدار اور اس کا حجم بڑھ جاتا ہے، جس سے دماغ کی رگیں تن جاتی ہیں، اور ان کے نمونہ کھل جاتے ہیں {نیز نکسیر سے پہلے چہرہ اور آنکھوں میں خون کی کثرت اور اس کے غلبہ کے باعث نہایت سُرخی ہوتی ہے، اور خون سخت تر پ کے ساتھ خارج ہو جاتا ہے} کیونکہ اس مقام میں کثرت خون اور جوش خون سے جو رگیں کھل جاتی ہیں، وہ بڑی رگیں ہیں، اور شریان کا خون اپنی رقت سُرخ اور حرارت سے پہچانا جاتا ہے {نکسیر کی یہ قسم اکثر امراضِ حادثہ کے بعد ہوتی ہے} جس سے خون میں اس قدر جوش پیدا ہو جاتا ہے کہ رگوں میں سائیں سکتا، اور وہ پھٹ جاتی ہیں، گاہے ضرب اور چوٹ کے بعد رگوں کے پھٹ جانے سے نکسیر طاری ہوتی ہے، جس کے ساتھ فساد دماغ کے امراض و علامات پیدا ہو جاتے ہیں، مثلاً سرسام، دوران سر، سکے اور صبات (قوا) گاہے سانپوں کے ڈسنے سے پیدا ہوتی ہے، کیونکہ اس سے خون میں جوش و حدت پیدا ہو جاتی ہے جس سے رگیں اور شریانیں کھل جاتی ہیں، لہٰذا شبکہ مشیمہ رگوں کے جال کا نام ہے، جدا دماغ کے لئے پایا جاتا ہے۔

نکسیر کی اس قسم میں جو کچھ دماغ کی رگوں اور شریانوں کے کھل جانے سے پیدا ہوتی ہے، علاج و تدبیر سے کم ہی فائدہ ہوتا ہے +

علاج { گاہے اس نکسیر کو ادویہ کاویہ بند کر دیتی ہیں } ادویہ کاویہ اصطلاح طب میں ان دواؤں کو کہتے ہیں جو گوشت کو کھاجاتی ہیں، عضو کو جلا کر خشک کر دیتی ہیں، اور اس پر خشک ریشہ یعنی کھڑ پید کر دیتی ہیں، مثلاً کیس اور زنگارہ شینج کہتا ہے کہ انہیں نہایت احتیاط سے ہتھل کرنا چاہئے؛ کیونکہ ان سے جو کھڑ پید ہوتا ہے، وہ اگر کھڑ جائے تو پہلے سے زیادہ خرابی پیدا ہو جاتی ہے + سلازی کہتا ہے کہ میرا خیال ہے کہ یہ علاج اسی صورت میں مفید پڑتا ہے جس میں معمولی دریدوں کے منہ ٹھکے ہوں، شریانوں کے منہ نہ کھلے ہوں (کیونکہ شریانوں کا بند کرنا آسان نہیں ہے) اور دریدوں کے کھلنے میں بھی شاید اس وقت فائدہ ہوتا ہو، جبکہ خون اس کھڑ سے خارج ہو چکا ہو کہ مرعین کو غشی آگئی ہو +

اسباب: عموماً نکسیر کے اسباب مندرجہ ذیل ہوتے ہیں: بدن میں خون کی کثرت، چنانچہ بعض دوی مزاج لوگوں کو موسم بہار یا گرمیاں نکسیر آ کر تی ہے۔ گاہے خون کی رقت اور اسکی مخصوص خرابی سے بھی نکسیر پھوٹا کرتی ہے، گاہے کالی کھانسی اور بعض دہائی بخار نکسیر کے موجب ہوا کرتے ہیں۔ جوان لڑکیوں میں کبھی ایام سے پیشتر نکسیر پھوٹتی ہے، گرم اشیاء کا استعمال اور دھوپ میں زیادہ چلنا بھی گاہے نکسیر کا محرک بن جاتا ہے۔ کمزور بچوں کو ضرر مٹانے کے پیٹ میں کیڑے ہوں، متواتر ناک فوجے رہنے کی وجہ سے اکثر نکسیر آ کر تی ہے، بعض امراض میں بطور بحران کے بھی نکسیر آتی ہے، بڑے بچے میں نکسیر کا آنا نہایت خطرناک ہے، نیز ضرب و زخم کے بعد بھی نکسیر کا آنا بعض اوقات خطرناک ثابت ہوتا ہے + علامات: ناک کے تھنوں میں جلن، سوزش، اور خارش ہوتی ہے، سر میں گرمی اور خشکی ہوتی ہے، ایک یا دونوں تھنوں سے قطرہ قطرہ یا دھار کی صورت میں خون بہتا ہے۔ کبھی ناک کے پچھلے سوراخوں سے بھی خون بہنے لگا ہو، جو حلق میں پہنچتا ہے، کبھی پھینکنے یا کھانکے سے نکسیر پھوٹ جاتی ہے۔ نکسیر گاہے تھوڑی دیر جاری رہ کر بند ہو جاتا کرتی ہے، اور گاہے بہت دیر تک جاری رہتی ہے + جب فساد خون کی وجہ سے نکسیر بہت چلتی ہے تو مرعین کی جان کا اندیشہ ہوتا ہے +

معمولات مطلب: سب سے پہلے جریان خون کو بند کرنے کی کوشش کی جائے، اس کے بعد بغور معائنہ کیا جائے کہ اسکی اصلی وجہ کیا ہے، اور اس علم کے بعد اصل سبب کا تدارک کیا جائے، تاکہ آئندہ اس کا دورہ نہ طرے ہو۔ چنانچہ خون بند کرنے کے لئے مرعین کو چبت لیا کر اس کے دونوں ہاتھوں کو سیدھا اٹھا دیں، سر اور شانہ کو جسم کی بہ نسبت قدرے اونچا کر دیں، اور جس شخص سے خون جاری ہے، اس پر دباؤ ڈالیں، یا روئی وغیرہ ٹھونس دیں۔ اگر اس ترکیب سے خون نہ بند ہو تو پھر سر پر دیر تک ٹھنڈے پانی کی دھار مار دیں۔ پیشانی پر برف باندھیں، اور انہوں میں سے کوئی ایک سر اور پیشانی پر لگائیں؛

نسیج ضعیف: گل پونسی سرکہ میں چمکا، پیشانی اور سر پر لگائیں +

لے ادویہ کاویہ: داغے والی دوائیں +

نسخہ دیگو: گل، ادنی، گل، لٹائی، آملہ خشک پانی میں پیسکر لگائیں +

نسخہ دیگو: گل، لٹائی، لعاب اسپنچول میں ملا کر تالو پر لگائیں +

مندرجہ ذیل ادویہ میں سے کسی دو کو تیار کر کے ناک میں ڈالیں:

نسخہ قطوسرا: نمک طعام، آب سرد میں ملا کر تیار کریں اور اس کے چند قطرے تھوڑی تھوڑی دیر میں ناک میں ڈالتے رہیں +

نسخہ دیگو: پھنکری، آب سرد میں ملا کر ناک میں ٹپکائیں +

نسخہ دیگو: کافور، آب کنفیٹ سبز میں حل کر کے ناک میں ٹپکائیں +

خون کی حدت و رقت کے ازالہ کے لئے بیرونی تدابیر کے ساتھ ذیل کا کوئی نسخہ پلائیں:

نسخہ: آب زلال گل، لٹائی، شربت نیلوفر ملا کر پلائیں +

نسخہ دیگو: لعاب بہدانہ، شیرہ غلاب، شیرہ مغز تخم کدو شیریں، شیرہ تخم کاموئے مقشر، عرق

کا وزاں میں بحال کر اور شربت نیلوفر ملا کر دونوں وقت پلائیں +

نسخہ دیگو: گبر، سنگو اُخت، دم الاغین، کبریاے شعی، باریک پیسکر مٹی آبلہ میں ملا کر اولاً ایک

چاندی کا ورق لپیٹ کر دل کھلائیں، اوپر سے مذکورہ بالا لعاب بہدانہ والا نسخہ دونوں وقت پلاتے

رہیں اور کھانے کے بعد کافور سیال چند گھنٹہ پانی میں ملا کر پلائیں +

جب خون بند ہو جائے تو اسباب کے لحاظ سے علاج کریں:

چنانچہ اگر رقتِ غن سبب ہو تو یہ نسخہ استعمال کرائیں:-

نسخہ: کشتہ فلا، جوارش زارین، یا جوارش مصطکی میں ملا کر کھلائیں +

اگر گرم اشیاء کے استعمال کی وجہ سے ہے تو ایسی اشیاء کا استعمال روک دیں +

اگر بچوں میں دیمان اسباب ہو تو ان کیٹروں کا علاج کریں جس کا تذکرہ آئندہ آیا ہوا ہے۔

ہدایات: شدید بخار، شدید دوسر، یا کسی دماغی مرض میں جب بھران کے رز کسیر آتے، تو اسکو فوراً

بند کرنا خطرناک ہے، کیونکہ ایسی نکیر مرض کا ایک قدرتی علاج ہے۔ ۱۰ اگر خون کی مقدار بہت زیادہ

ناچ ہوگی، ہوا درمیں میں ضعف کے آثار پیدا ہونے لگیں، یا مریض پہلے ہی سے کمزور اور ضعیف ہو تو

تو نکیر کو بند کرنے کی کوشش کرنی چاہئے +

غذا: چونکہ رعان عام طور پر کثرت و حدتِ خون سے عارض ہوا کرتا ہے، اس لئے اس میں ٹھنڈی

ترکاریاں زیادہ سودمند ہوتی ہیں، مثلاً پالک، ٹنڈا، تورنی، لال ساگ، خرفہ، کدو، گجرات، شلیم، وغیرہ۔

مٹھے، ہڈیوں میں سیب، انار، اشپاتی، خربزہ، تربوز، وغیرہ۔ اگر جریانِ خون سے ضعف و نقاہت کا غلبہ

ہو جائے تو زردہضم، لطیف، اور ملن خون افدیہ کھلائیں، مثلاً پھلوں کا عرق، آبلہ جوار و دودھ وغیرہ +

اسی طرح اگر مرض کا سبب خاؤن ہو جس کے ساتھ بدن میں خون کی قلت بھی ہو، تو ایسی حالت میں

بھی اسی قسم کی چیزیں کھلانی چاہئیں +

پرہیز، مریض کو دھوپ اور آگ سے بچائیں، دماغی محنت سے روکیں، میل، گلو، ترشش، اور تیز مصالحہ دار غذاؤں سے پرہیز کر لیں۔

## ناک کی گندگی (بخلاف)

**قسم اول** { گناہے اسکی صف یہ ہوتی ہے کہ ناک میں گندہ بوا سیر یا پرائے سترے زخم نکل آتے ہیں، جن کا علاج رطوبت کی ابتداء میں) گذر چکا ہے } +

**قسم دوم** { گناہے اس کی وجہ تالو کے گندے بخارات ہوتے ہیں جو تالو کی طرف سینہ کے ارد گرد سے یا پھیپھڑے یا معدہ سے چڑھتے ہیں، اور ناک کی طرف ان دو سوراخوں سے نفوذ کرتے ہیں، جو منہ کے اندر ناک کے طرف جاتے ہوئے) پائے جاتے ہیں } +

**علاج** { پہلے اس عضو کو صاف کریں، جس میں گندہ مواد جمع ہوں، پھر شراب ریحانی ستر کو لیں { شراب ساجیانی ایک قسم کی خوشبودار خالص شراب ہے، جس کی ترکیب یہ ہے کہ شراب کے خم میں انگور کے پانی کے ساتھ ایک پھیلی ڈال دیتے ہیں، جس میں لونگ، جافل، دارچینی، جو تری، قند ہندی (اگر تیلیا) گا، زباں، بادرنجبویہ (بلی لوٹن) بھرے ہوتے ہیں، اس شراب کے ستر کے کاغذہ یہ ہے کہ اس سے بدبو زائل ہو جاتی ہے، ناک گندہ رطوبتوں سے دھل جاتی، اور پاک ہو جاتی ہو، علاوہ بریں اس میں ایسی خوشبو ہوتی ہے، جو گندگی کو پوشیدہ کر لیتی ہے { ناک میں سنبل، ساگر موٹھ، اور گلاب، الگ، الگ، یا ملا کر بھونکیں } اور انہیں کا فیلہ بنا کر شراب سے تر کر کے ناک میں رکھیں؛ کیونکہ ان کی تیز خوشبو ایسی ہوتی ہے کہ ناک کی بدبو پر غالب آ جاتی ہے، اس لئے ناک کی بدبو معلوم نہیں ہوتی۔

**قسم سوم** { گناہے اس کی وجہ گندہ رطوبتیں ہوتی ہیں { جو سارے دماغ میں، یا دماغ کے اگلے حصہ میں یا خاص اس حصہ میں، جو ناک کے پاس ہے، جمع رہتی ہیں { اور پھر وہ ناک کی طرف گرتی ہیں } +

**علاج** { پہلے گولیوں اور ایاریجات کے ذریعہ ان رطوبات کا تنقیہ کریں، پھر { سبکجین بزدوری اور رائی کی جھاگ سے غرغہ کریں { کیونکہ اس سے گندہ رطوبتیں چھٹ جاتی ہیں، رائی کے جھاگ، رائی کو پانی میں جوش دینے سے نکلتے ہیں { پھر خوشبودار شراب سے غرغہ کریں { جس میں افادہ یعنی خوشبودار دوائیں جوش دی گئی ہوں، مثلاً سنبل، لونگ، گل سرخ، { پھر ناک میں سنبل وغیرہ جیسی مذکورہ دوائیں بھونکیں } +

**اسباب** { عموماً بخلاف کے اسباب مندرجہ ذیل ہوتے ہیں: مسوڑھے کی پیپ، دانت اور زبان کا صاف نہ رہنا، منہ میں دانوں کا پیدا ہو جانا، زبان کا مزمہ ہونا، نزلہ زکام کا بڑھ جانا، آتشک، خنازیہ، چھچک، اور خسرو جیسے امراض میں مریض کا مبتلا ہونا، ناک پر چوٹ کا لگنا، عرصہ تک ناک میں زخم کا باقی رہنا، یا حلق کے اندر چھالے اور پھوڑے کا پیدا ہو جانا، پھیپھڑے میں غافلانا کا ہو جانا وغیرہ +

**علامات** { اس مرض میں ناک سے بدبو دار رطوبت نکلا کرتی ہے، یا سخت کھرنڈ نکلتے ہیں، اور گناہے

رطوبت کے ساتھ خون بھی نکل آتا ہے، نفعی کٹاوا ہو جاتے ہیں؛ کیونکہ اس مرض میں ناک کی اندرونی غشا پتی ہو جاتی ہے۔ ناک سے سانس لینا دشوار ہو جاتا ہے، چنانچہ مریض بابتے ناک کے منہ سے سانس لیتا ہے، تنفس میں بدبو ہوتی ہے، لیکن مریض سانس کا احساس نہیں ہوتا، قوت شامہ زایل یا ناقص ہو جاتی ہے، اگر مرض کے علاج کی طرف توجہ نہ کی جائے تو انجام کار تہی اور گڑبڑ بھی لگنی شروع ہو جاتی ہے، اوناک بیٹھ جاتی، یا موضع ہو جاتی ہے، یہ مرض برسوں قائم رہ سکتا ہے +

معمولات مطب: جبکہ پہلے بغور معائنہ کیا جائے کہ مرض کی اصلی وجہ کیا ہے، اور اس کے بعد اصل سبب کا تدارک کیا جائے، چنانچہ اگر دانت امڈناں میں گندگی ہو تو اس کا صفائی مسواک یا سنون کے ذریعہ کریں، اگر گندہ میں دانت نکل آئے ہوں تو اس کا علاج قلع کے مانند کریں۔ اگر نزلہ زکام کے خواب ہونے کی وجہ سے یہ مرض لاحق ہوا ہو تو مندرجہ ذیل نسخہ دونوں وقت پلائیں:-

نسخہ: کل بنفشہ، عناب، سیسٹاں، تخم خطی، تخم خازی، گدازباں، اصل السوسن، قشر اسطوخودس، بادرنجبویہ، گرم پانی میں رات کے وقت ان دواؤں کو ڈال دیں، اور صبح کے وقت لی چھان کر غیر بنفشہ یا شربت بنفشہ ملا کر پلائیں۔ رات کے وقت اطر فیل اسطوخودس، یا اطر فیل کشنیری، یا اطر فیل پدانی، گرم پانی کے ساتھ کھلا دیا کریں +

نیز برگ نیم پانی میں جوش دیکر چھان لیں، اور اس کی پھکاری کر کے ناک کو صاف کریں، اس کے بعد روغن گل ناک میں ٹپکائیں +

دس پندرہ روز تک مذکورہ بالا نسخہ پانچ روز تین مرتبہ مسلسل دیدیں جبکہ دوا میں نزلہ زکام کے بیان میں مذکور ہیں۔ اس طور پر ادھ کا تنقیہ کرنے کے بعد دماغ کی تقویت کریں اور مندرجہ ذیل نسخہ کچھ دنوں استعمال کرائیں۔

نسخہ: کشتہ مرچاں جو اہر والا، خیر و گدازباں میں ملا کر پانی سے صبح و شام کھلا دیا کریں، اور رات کو اطر فیل اسطوخودس گرم پانی کے ساتھ کھلائیں۔ نیز ذیل کی دوائیں بطور مسحوط کے دن میں دو تین بار استعمال کرتے رہیں:-

نسخہ: مسحوط: بالچتر، مرکی، انار شیریں، سو پست، اینٹوں کو تاجے کی بغیر قلعی دیگی میں خوب پختیا، اسکے بعد خچر کے صاف کر کے، اور روغن زیتون ملا کر ناک میں ٹپکائیں +

اگر آتشک، خازیر، چھچک وغیرہ کے خجہ میں یہ مرض عارض ہوا ہو تو اصل سبب کے تدارک کی طرف توجہ کرنی چاہئے، اور باقاعدہ اس کا علاج کرنا چاہئے، جس کا تذکرہ آئندہ آنیوالا ہے +

غذاء: غذا میں ایسی چیزیں استعمال کر ایسے جو لطیف، زود ہضم اور مقوی ہوں، شفا دودھ، پھلکا، آش جو، ساگو، داند، مرغ کاشورہ، بکری کا شورہ، مرغ کی دال، اہیر کی دال، چپاتی وغیرہ + ٹھنڈی، ثقیل، اور نفاخ چیزیں دکھلائیں +

ہدایات : ناک کو دن میں دو تین بار صاف کریں۔ پچکاری کرتے وقت منہ کو محکم رکھیں، تاکہ جرابانی ناک میں جائے، وہ وطن سے ہوتا ہوا منہ سے نکل جائے۔ مرلین کو عدد آب و ہوا میں رکھا جائے، اور کھانے کے بعد فوراً سونے نہ دیا جائے، اور جیت سونے سے بھی روکنا چاہئے، قبض نہ ہونے دیں، ہفتہ میں دو بار اطریفلات کا استعمال کرا دینا مفید ہے +

## ناک کا کچلنا (رض آنف)

{ اگر ناک خفیف اور معمولی طور پر کچل گئی ہو تو ناک میں سوئی سلائی داخل کر کے ناک کو اٹھائیں تاکہ اوس کا چٹاپن اور نکٹاپن جاتا رہے { اور باہر سے بھی ہاتھ سے برابر اور درست کریں } تاکہ اوس کا ٹیڑھا پن جاتا رہے { اور پھر ایلوہ، سیدہ لکڑی، افاقیا، مرکئی، کو عاب بارتنگ میں ملا کر کاغذ میں تصویر دیں، اور ناک پر چسپکا دیں + اور اگر ناک اس قدر کچل گئی ہو کہ اوس کی گڑی بھی ٹوٹ گئی ہو، جس پر ناک کا سہارا ہے { اور جو ناک کو دو حصوں میں دوڑ مستقیم کے سامنے تقسیم کر رہی ہے، اور جو اوپر سے بمقابلہ نیچے کے زیادہ سخت ہے { تو قصد کر کے ناک کی طرف سے مادہ کو پھیر دینا چاہئے { کہ اوس میں ورم نہ ہو جائے { اور دماغ کے مزاج کی سرحدوں اور طلاؤں کے ذریعہ حفاظت رکھنی چاہئے کہ وہ زیادہ گرم نہ ہو جائے { اور اس میں سرسام نہ پیدا ہو جائے + اس حالت میں دماغ کے گرم ہونے کی وجہ اول تو وہ درد ہے، جو اس کے ساتھ ہوتا ہے، دویم خون اور روح کا میلان اور ان کی توجہ ہے، جو طبیعت کی فوج کے ساتھ ساتھ آتے ہیں { پھر ناک میں آلہ مفتاح السرحمہ (رحم کے کھولنے کا آلہ داخل کریں) اور اس کا بیج گھمائیں، تاکہ اس سے وہ اجزاء جو ناک میں گھس گئے ہیں، اوپر کر اپنی جگہ لوٹ آئیں { اس کے بعد ناک کے اندر بیتیاں بھرویں { جو باریک باریک لکڑیوں پر بیچی گئی ہوں، اور جنہر افاقیا اور سیدہ لکڑی کا طلا کیا گیا ہو، تاکہ کڑیوں کے جڑنے تک اس کی طبعی شکل محفوظ رہے، اور دب نہ جائے { اور باہر سے ہاتھ سے برابر کریں، تاکہ ناک باہر سے بھی درست ہو جائے، اور طلا کے طور پر وہی دوائیں لگائیں، جن کا ذکر پہلے آیا ہے + اگر مرلین کو سانس لینا دشوار ہو تو چاہئے کہ بیٹوں کی جگہ، جو ناک کے تسک کی حفاظت کے لئے رکھی جاتی ہیں، برکی جڑوں کی ٹلیوں پر کپڑا لپیٹ کر، اور ہڈی اور گڑی کی جوڑنے والی دوائیں لگا کر ناک میں رکھیں } +

## پچھنک (عطاس)

{ عطاس دماغ کی ایک مفید حرکت کا نام ہے، جو فعل طبیعت سے اس مقصد کے لئے لہ درز مستقیم : سیدی و زجر کے بیچ میں واقع ہے +

پیدا ہوتی ہے کہ دماغ کی آذیت دینے والی غلط کر، یا دوسری موزی شے کو تنفس کی ہوا کی امداد سے ناک اور منہ کی راہ خارج کر دے یہ حرکت دماغ کی قوت دافعہ سے پیدا ہوتی ہے کسی غلط سے دماغ میں آذیت کس کس طرح پہنچ سکتی ہے؟ گاہے اس طرح کہ اس سے بخار یا میزہ یا چ پیدا ہوتی ہے، جو ناک کی انتہا میں اور شامہ کے بعض آلات میں لذرع پیدا کرتی (یعنی خاص قسم کی تخلیف پیدا کرتی ہے)، یا یہ کہ اس سے کوئی اور صورت پیدا ہوتی ہے، جس کی تخلیف دماغ کو مجبور کرتی ہے کہ وہ اس کو دفع کرنے کے لئے سکرے (یعنی نقیضی حرکت کرے)۔ غلط کے علاوہ دوسری موزی شے وہ ہو سکتی ہے، جو مذکورہ مقامات میں لذرع و دغذغہ پیدا کرے (یعنی خاص قسم کی تخلیف پیدا کرے)، خواہ بیرونی اشیاء میں سے ہو، یا اندرونی اشیاء میں سے۔ چھینک میں تنفس کی ہوا سے امداد اس طرح لی جاتی ہے کہ پہلے پیچھڑے اور دماغ ہوا سے پُر ہو جاتے ہیں، اس کے بعد سینہ کے عضلات کے، اور حجاب حاجر کے سکرٹنے سے پیچھڑے کی ہوا دماغ کی طرف نہایت تیزی سے چڑھ جاتی ہے، اور (اسی حالت میں) دماغ کے سکرٹنے سے دماغ کی ہوا بھی خارج ہو جاتی ہے، جس سے وہ موزی شے (ہمارے زور میں) جھٹکے سے باہر نکل آتی ہے۔

**اسباب** {چھینک کے اسباب گاہے بیرونی ہوتے ہیں، مثلاً گرد و غبار، دھواں، تیز بو، تیز دھوپ، لگنا، ناک میں پڑ کا یا تنکے کا داخل کرنا، جن کی جھن (یا تیزی) شامہ کے بعض آلات تک پہنچ کر ان کی شرکت سے دماغ تک پہنچے {اور گاہے اس کے اسباب اندرونی ہوتے ہیں، جیسا کہ بقرا اطلنے اپنی کتاب فصول بقرا اطلیہ کے ساتویں باب میں کہا ہے کہ چھینک سر کی وجہ سے آتی ہے، جبکہ دماغ کا مزاج یکبارگی گرم ہو جاتا ہے، اور سر کا خالی مقام یعنی وہ جگہ، جہاں دماغ رہتا ہے، اس رطوبت سے بھر جاتی ہے، جو اس گرمی سے ہتی ہے {اور دماغ اس رطوبت سے اور اس ریاہ سے، جو اس رطوبت سے پیدا ہوتے ہیں، آذیت پاتا ہے، اور اس سے وہی کیفیت لاحق ہوتی ہے، جو ناک میں کسی لذرع (گٹنے والی شے) کے داخل کرنے سے ہوتی ہے۔ اس وقت طبیعت اس موزی کو دفع کرنے کے لئے آمادہ ہو کر پہلے پیچھڑے کی طرف بہت سی ہوا کھینچتی ہے، پھر اس سے دفع کرتی ہے، تاکہ اس ہوا کے ساتھ موزی بھی دفع ہو جائے، جیسا کہ کسی تنگی میں پھونک مار کر کیا جاتا ہے، تاکہ اس میں جو کچھ ہو وہ نکل جائے۔ لیکن چھینک کی پیدا کرنے والی یہ رطوبت لہ چھینک کی حالت میں ناک کے غلام اور اسکے پیچیدہ غلوں سے بلغم وغیرہ خارج ہو جاتا ہے۔ لیکن چھینک کی حرکت کو دماغ کی قوت دافعہ سے کیا متعلق ہے؟ میں اس کے سمجھنے سے قاصر ہوں۔

لہ چھینک کی حالت میں ہوا دماغ کے اندر داخل نہیں ہوتی، بلکہ ناک کے جرن (خیشیم) میں زور سے داخل ہو کر باہر نکلتی ہے۔

جس کا ذکر اوپر آیا ہے، اسے تیز اور لازماً ہونا چاہئے، کیونکہ جو رطوبتیں تیز نہیں ہوتی ہیں،  
 انہیں تیز کرنے کے لئے چھینک بالکل ضروری ہوتی ہے، جب ساری چیزیں طبعاً ہوتی  
 ہیں تو اور جذب کی ہوئی ہمارے بھی نکلتی ہے تو اس سے ایک آواز سنائی دیتی ہے، کیونکہ اس صورت  
 میں ہوا کا گزراؤ اور اس کا خروج تنگ مقام میں نہایت تیز ہوتا ہے، چنانچہ جس قدر یہ  
 مقام زیادہ تنگ ہوتا ہے، اسی قدر آواز تو می ہوتی ہے + اسی وجہ سے بعض آدمیوں کی  
 چھینک میں نہایت سخت آواز آتی ہے + بقراط کی غرض اس قول سے یہ نہیں ہے کہ چھینک  
 سر ہی کی وجہ سے آتی ہے، بلکہ غرض یہ ہے کہ سر سے چھینک اس طور پیدا ہوتی ہے (اور اس کی  
 کیفیت و صورت یہ ہوتی ہے) +

**علاج** اگر چھینک کی کثرت ہو جائے تو اس کا علاج یہ ہے کہ دماغ کو روغن گل، اور  
 روغن بید سادہ سے سرو کریں، نیم گرم شیر میں پانی سے حمام کریں، یہاں تک کہ (مواد  
 وغیرہ کی) تیزی جاتی رہے، اور گرد و غبار اور دھوئیں وغیرہ جیسی موزی چیزوں سے پرہیز  
 کریں، چھینک کی کثرت میں علاج کی ضرورت اس لئے پڑتی ہے کہ اس کی کثرت سے دماغ  
 اور دوسرے متعلقہ اعضاء گرم ہو جاتے ہیں، دماغ ٹپ جاتا ہے، اور دماغ کی گرمی سے،  
 جو مواد اس کی طرف کھینکے جاتے ہیں، وہ دماغ کو بھر دیتے ہیں، اور اگر دماغ میں کوئی مادہ  
 نفع کا محتاج ہوتا ہے تو چھینک کی کثرت اسے نفع پانے میں دیتی ہے، کیونکہ نفع دھنم  
 میں سکون و راحت کی ضرورت ہے (جیسا کہ اصول طب میں ثابت کیا گیا ہے)، اور اس لئے  
 کہ اس کی کثرت سے گانے زور کی کثیر بھڑ پڑتی ہے، اور گانے بعض بخاروں میں، یا انکے  
 شاہد دیگر امراض میں اس کی کثرت اس حد تک ہو جاتی ہے کہ قوت تڑ حال ہو جاتی ہے +

## ناک کی خشکی (جفافِ الناف)

{ گانے اس کی وجہ حرارت کی شدت ہوتی ہے، جو رطوبتوں کو فنا کر کے خشکی پیدا  
 کر دیتی ہے، جیسا کہ محرقہ بخار میں ہوتا ہے { یا اس کی وجہ خشکی کی شدت ہوتی ہے، جیسا کہ  
 دق و اولیٰ کو ہوتا ہے + { یا کوئی لیسدار غلط ہوتی ہے جو { نفعوں میں چپک جاتی، اور  
 تنفس کی ہوا کی معمولی گرمی سے، جو ہمیشہ آتی جاتی رہتی ہے { خشک ہو جاتی ہے {  
 جس سے ناک کا راستہ بند ہو جاتا، اور دماغ سے ناک کی طرف رطوبتوں کا گزرتا  
 ٹپک جاتا ہے +

**علاج** پہلی قسم میں عصارۃ اورد و غنوں کے ذریعہ سروی ہو جائیں، اور  
 دوسری قسم میں دودھ اور روغنوں کے ذریعہ تری پیدا کریں، اور لیسدار غلط کو روغنوں  
 سے عصارۃ، پتھرے ہوئے پانی +



اور مابوں کے ذریعہ نرم کریں} تاکہ وہ خارج ہونے کے لائق ہو جائیں، پھر غرغروں اور شرکتے کی چیزوں کے ذریعہ اسے خارج کر دیں}

## ناک کی کارش (حکۃ الالف)

{اس سے مراد ہے کہ انسان اپنی ناک میں سرد ہوا جذب کرنے کے وقت سوزش اور جلن پالتا ہے، جو دماغ تک پہنچتی ہے، اور جس سے آنسو ٹپک پڑتے ہیں، کیونکہ سوزش اور جلن کے درد سے، جو گرمی پیدا ہوتی ہے، وہ رطوبتوں کو رقیق کر کے باہر دیتی ہے، جو آنسو بن کر نکلتی ہیں، اور گاہے یہ سوزش و جلن سرد ہوا کی بجائے گرم ہوتی ہے، {سرد ہوا کی بجائے جو یہ حالت پیدا ہوتی ہے، اس کی وجہ وہ گرم اور تیز بخارات ہوتے ہیں، جو تیز اخلاط سے، جو دماغ کے بطون میں جمع ہو گئے ہوں، پیدا ہوتے ہیں۔ پھر جب یہ بخارات جو تنھوں سے خارج ہوا کرتے ہیں، سرد ہوا کے کیچنے سے ناک کے اندر ہی بند ہو کر زیادہ ہو جاتے ہیں، تو نہایت جلن پیدا کرتے ہیں} اور گاہے یہ تیز بخارات بدن سے سر کی طرف چڑھتے ہیں، جب سرد ہوا کے کیچنے کے بغیر جلن معلوم ہوتی ہے، اس کی وجہ گاہے تیز نزلہ ہوتا ہے، اور گاہے دانے ہوتے ہیں، یا چپک یا انگیر کا مقدمہ ہوتا ہے۔

**علاج** {کھانے پینے سے بدن کے مزاج کو معتدل بنائیں، اور اس تیز غلط کو خارج کریں} پھر مختلف شگنائیں، جو معتدل، گلاب، کانور، روغن گل سے بنائے گئے ہوں۔ اگر سر کی طرف بدن سے بخارات چڑھ رہے ہوں تو اطر فیض کھلائیں، اور اس کی توت کو دھنے سے قوی کریں (دھنیا سر کی طرف بخارات کو چڑھنے سے باز رکھتا ہے)۔

## زبان، ہونٹھ، اور منہ کے امراض

### زبان کی تشریح

زبان (لسان) مزوں کے چھنے، برتنے، لقمہ کو اٹھنے پھینکے کی خدمت انجام دیتی ہے، ان میں سے بلا غفل سب سے اہم ہے۔ زبان سامنے کی طرف باریک ہوتی ہے، جس کو زبان کی لوک کہتے ہیں، جو سامنے کے دانتوں کے پیچھے رہتی ہے، اور پیچھے کی طرف جھڑی ہوتی ہے، جس کو زبان کا قاعدہ کہتے ہیں، جو چند عضلات اور رباطات کے ذریعہ حکم دہی اور غصہ و نفرت کبھی سے ظاہر ہوتا ہے، نیز بعض عضلات کے ذریعہ اس کا تعلق و اتصال نرم تار اور طن سے ہے۔ زبان کی زیریں سطح ایک عضلہ کے ذریعہ زیریں جھڑے سے ملی ہوئی ہے، زبان پر جو جھلی استر کرتی ہے، وہ زبان کے پہلوئی کناروں سے لگے کر منہ کے منہ پر چڑھ جاتی ہے، جہاں پر چکر، جھلی زیادہ ہو جاتا ہے، سخت ہوتا ہے۔

اس جملی کی ایک جُٹت زبان کی زیریں سطح پر ہوتی ہے، جس کو قیندُ اللسان (زبان کا بند) کہتے ہیں؛ اس وقت ابھی طرح نمایاں ہوتی ہے، جبکہ زبان اوپر کی طرف اٹھائی جاتی ہے؛ اس بند کا ایک سلازبان سے اور دوسرا زیریں جڑ سے لگا رہتا ہے۔ زبان کی ساخت میں عضلی گزشت ہوتا ہے، جس کے اندر کچھ روغنی مادے پائے جاتے ہیں۔ زبان کی ساخت میں بہت سے عضلات داخل ہیں جن کی وجہ سے زبان میں بولنے وقت قسم قسم کی حرکتیں پیدا ہوتی ہیں۔

زبان اگرچہ بظاہر ایک عضو ہے، مگر یہ بذریعہ ایک ریشہ دار ساخت کے دو براہر کے حصوں میں منقسم ہے۔

زبان کی تمام بالائی سطح پر چھوٹے بڑے بہت سے اُجبار (مُٹلات) ہوتے ہیں، انہی اُجباروں کی وجہ سے زبان کی سطح کھردری ہوتی ہے، جو بیل، گائے جینس کی زبان میں نمایاں طور پر پائی جاتی ہے۔ یہ بلندیاں تین قسم کی ہیں: بڑی، چھوٹی، اور درمیانی۔ بڑی بلندیاں: آٹھ دس کی تعداد میں زبان کی جڑ (قاعدہ) کے پاس اس ترتیب سے واقع ہیں کہ مرنی سات کا ہندسہ (۷) یا آٹھ کا ہندسہ (۸) بن جاتا ہے، جس کا زادیہ یعنی گز پچھے اور قاعدہ سامنے ہوتا ہے، انکو حلیمات مُخَنَدَقہ کہتے ہیں۔ (مخند قہ: خندق سے مشتق ہے)۔

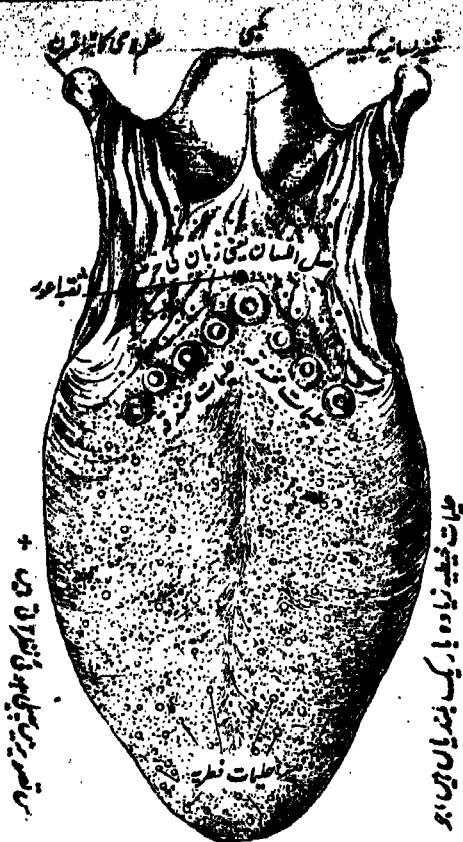
چھوٹی بلندیاں، جڑ زبان کی اگلی دو تہائیوں میں زیادہ ہوتی ہیں، انکی شکل محروطی (دھماگے کے مانند باریک اور لمبوتری ہوتی ہے، ان کو حلیمات کُحِطِیہ کہا جاتا ہے (کُحِط: دھاگہ)۔

درمیانی بلندیاں، جو پہلی کی نسبت زیادہ ہوتی ہیں، اور زبان کی پشت میں یعنی زبان کی بالائی سطح میں پائی جاتی ہیں، ان کو حلیمات قَطْرِیہ کہا جاتا ہے۔ (قَطْرِ: کُتب)۔

زبان میں دماغ عصاب حرکت کے علاوہ قوت ذائقہ کے دو اعصاب پھیلے ہیں (زیریں)۔

## ورم زبان (ورم اللسان)

(۱) ورم دوسری (۲) گاہ زبان میں ورم خون سے ہوتا ہے، جس کی علامتیں یہ ہیں کہ زبان سُرخ ہوتی ہے، نصیض ہوتا ہے (یعنی منہ سے پانی اور رطوبت کم ہوتی ہے؛ چنانچہ جب پانی آہستہ آہستہ بہتا ہے تو کہا جاتا ہے نَضُّ المَلَاء (پانی بآہستگی بہا) یہ لفظ نصیض نون سے اور لفظ نصیض تب سے دونوں کے ایک ہی معنی ہیں (یعنی بآہستگی پانی بہنا)۔ یہ لفظ بصیض سے بے نقط ہے، جس کے معنی چمک کے ہیں، اس موقع پر بالکل غلط ہے (اسلئے یہ نہ سمجھنا چاہیے)

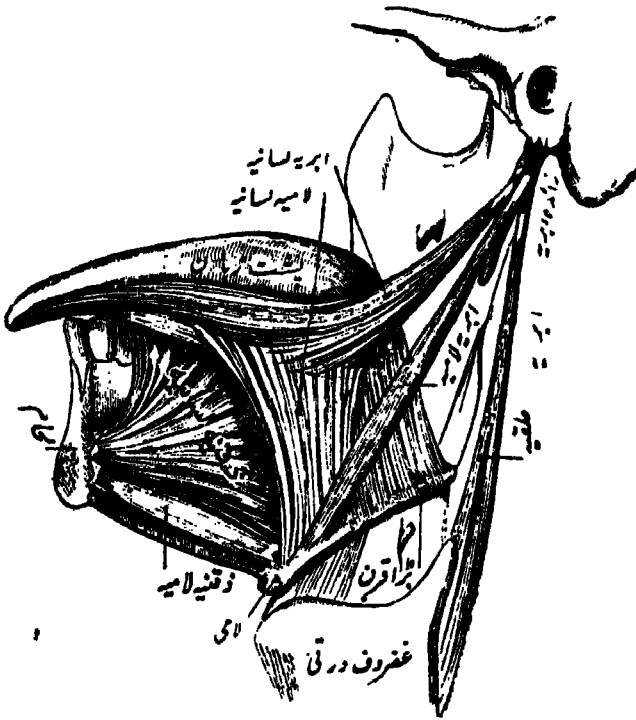


( ۲۵ ) زبان کی بالائی سطح



( ۲۶ ) زبان کی دہریں سطح

## ( ۲۷ ) دہلی کے عضلات



کہ زبان میں بعض مین پچک ہوتی ہے، کیونکہ پچک تو صفراوی مدوں کے خصوصیات سے ہے۔ غرضی مدوں میں تو کسی قدر سیاہی ہوتی ہے؛ کیونکہ خون کی حرارت خون کو غلیظ اور گاڑھا کر دیتی ہے، اس لیے اس میں دم لمبی کی طرح رطوبت کثرت سے قیس ہتی ہے۔  
 و تھناؤ کے ساتھ درد ہوتا ہے، منہ سے لعاب کم ہوتا ہے؛ آخری علامت مکرر گھسی گھسی ہے،  
 و خیال خارج کا ہے، درد پیچ ہے کہ غرضی دم میں پچک ضرور ہوتی ہے، مینا کرشاک  
 نے بعض مواقع پر خون کی نورانیت و پچک کو بتایا ہے، اس لیے اگر لفظ بعض (بہ کے ساتھ)  
 پچک کے معنی میں پڑا جائے تو نہ مستف کے کام میں مکرر لازم آتی ہے، امدد کرنی پڑی  
 خرابی ہے (مترجم) +

**علاج** { فصد کریں، اگر دم کی زیادتی سے مری (غذا کی نالی) بند ہوگئی ہو، اور مین  
 جو شانہ کی دوا دینے لی سکتا ہے، تو نرم خنوں سے دست لائیں، اور اوائل دم میں کاہو، کا سنی،  
 اور کوکے پانی جیسی قابض اور سرد دواؤں سے غرغہ کرائیں، اور اسی قسم کی قابض چیزوں میں  
 کپڑے تر کر کے زبان پر رکھیں؛ تاکہ زبان میں ٹھنڈک پہنچے، اور تھ حرارت کم ہو جائے،  
 جو مواد کے جذب کرنے میں امداد کرتی ہے، اور تاکہ زبان کو کشیف کر کے اس کے ماستو کو تنگ  
 اور مواد کو غلیظ کر دے، جس سے مادہ راستوں میں ٹھہر جائیگا، اور زبان کی طرف نہ گرے گا۔  
 یہ علاج تو ابتداء کے لیے تھا، پھر کاکچ، کرم کا پانی، اور اسی کا لعاب استعمال کریں، اور  
 پھر جب دم کم ہونے لگے تو بالونہ، ناخنہ، اور بنفشہ کے جو شانہ سے غرغہ کرائیں، جس میں  
 امتناس کا مغز بھی گھول لیا گیا ہو۔

(۲) دم صفراوی { گاہے زبان کا دم صفراوی ہوتا ہے، جس کی علامت یہ ہے کہ زبان درد  
 ہوتی ہے، درد اور سوزش سخت ہوتی ہے؛ گاہے دم کے ساتھ ساری زبان پر دانے نکل آتے  
 ہیں؛ کیونکہ صفرا، تیزی اور لطافت کے باعث زبان کی بیرونی سطح پر آجاتا ہے، جس سے دانے  
 نکل آتے ہیں +

**علاج** { اس کا علاج فصد کے علاوہ وہی ہے، جو دم دوسری کا ہے؛ کیونکہ اگر اس  
 صددت میں فصد کر کے خون نکالا جائے تو صفراء کی جدت اور تیزی زیادہ ہو جائیگی؛ کیونکہ  
 خون کی رطوبت صفراء کی تیزی کو توڑ دیا کرتی ہے +

(۳) دم بلغمی { گاہے زبان کا دم بلغمی ہوتا ہے، جس کی علامت زبان کی سفیدی، اور  
 لعاب کا بکثرت ہونا ہے {

**علاج** { ایسے خفے کریں، جن میں کسی قدر تیزی ہو، زیادہ تیز نہیں؛ کیونکہ زیادہ تیز  
 خفے اخلاط میں جوش پیدا کرتے ہیں، قلب و دماغ کی طرف بنامات کو چڑھا دیتے ہیں، پھر مین  
 و بے قرار پیدا کر دیتے ہیں، اور جوش و ہیجان کے وقت چونکہ مواد دم کی طرف زیادہ گرتے

ہیں، اس لئے گا ہے درم کی زیادتی سے سانس ٹھکے کھتا ہے {یا ریح سے غرغہ کریں، اور زبان پر تنہا شد، یا معترا و یا ریح کے ساتھ ملا کر طیس، گرم مجوئیں کھائیں} مثلاً مشرو دیطوس، شلیشا، سبخر نیا (یہ سب مجوئوں کے نام ہیں)۔

{درم سوداوی} {زبان کا درم گا ہے سودا سے ہوتا ہے، جس کی علامت زبان کا سیاہ ہونا، زبان کی جلی کا خشک ہونا، متحرک کا بہت کم خارج ہونا ہے}

علاج {جو شانہ و اقیٹون سے سودا کا اخراج کریں} انجیر، میتھی، اور اسی کے جو شانہ سے غرغہ کریں، جس میں روغن بنفشہ، شہداد و ملتاس بھی ہو، کا ہو، کاسنی، اور وحیا کا پانی منہ میں دیر تک رکھیں، تاکہ مادہ کی تیزی بڑھ کر یہ درم سرطان میں تبدیل نہ ہو جائے۔

فائدہ: گا ہے افیون اور فطر (کھنٹی) جیسے زہروں کے کھانے سے بھی زبان میں درم پیدا ہو جاتا ہے، جس کا علاج کتاب کے آخری حصہ میں انشاء اللہ تعالیٰ آئیگا۔

## قوت ذائقہ کا معدوم ہو جانا اور مزہ کا بگڑ جانا

(بطلان ذوق، و فساد ذوق)

منہ کا مزہ بگڑ جانے (فساد ذوق) سے مراد یہ ہے کہ کسی شے کو چکھنے کے بغیر کوئی منہ معلوم ہو، یا جن چیزوں کو مریض چکھ کر دیکھے ان کے خلاف مزہ معلوم ہو۔

{بطلان ذوق} {گا ہے قوت ذائقہ اس درجہ باطل ہو جاتی ہے کہ مریض گرم و سرد میں بھی تمیز نہیں کر سکتا} حالانکہ گرمی اور سردی ایسی قوی کیفیتیں ہیں کہ ان کا زبردست اثر پڑتا ہے۔ {چہ جائیکہ تریش و شیریں میں تمیز کر سکے} اس موقع پر کوئی یہ نہ اعتراض کرے کہ گرمی اور سردی کا ادراک تو قوت لامسہ سے ہوتا ہے، نہ کہ قوت ذائقہ سے؛ پس اگر قوت لامسہ جاتی رہے، تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ قوت ذائقہ بھی جاتی رہے، — کیونکہ اس کا جواب ہم یوں دینگے کہ زبان میں لامسہ اور ذائقہ دونوں مشترک طور پر پائی جاتی ہیں، جو دماغی اعصاب کے تیسرے جوڑے کی چوتھی شاخ سے حاصل ہوتی ہیں، جس کی تصریح جالینوس نے اپنی کتاب اعضاء آلہ کے چوتھے باب میں کر دی ہے، اس لئے ان دونوں قوتوں میں جو قوت باطل ہوگی، اس کے ساتھ ہی دوسری قوت بھی باطل ہو جائے گی۔ مگر گرمی و سردی کا اثر چونکہ زیادہ سخت ہوتا ہے، اس لئے ان کی باہمی تمیز کے لئے تھوڑی قوت بھی کافی ہوتی ہے، بر خلاف اس کے دوسری کیفیتیں، جو چھونے سے یا چکھنے سے معلوم ہوتی ہیں، لامسہ سے بڑھ کر۔ مین عصب ثلاثی و جمعی (جسکو آجکل باخواں جوڑا کہا جاتا ہے) کی شاخ کے علاوہ ایک اور جوڑے کی شاخ بھی آتی ہے، اور اس کا کام بھی یہی ہے (مترجم)۔

دان کے لئے زیادہ قوت کی ضرورت پڑتی ہے، اس لئے گرمی یا سردی کا معلوم ہونا بلا کما ہے کہ قوت بالکل ہی باطل ہو گئی ہے، کچھ تھوڑی سی بھی نہیں رہی ہے)۔

یہ تمام شارح کا ہے، مگر یہ خیال صحیح نہیں ہے؛ کیونکہ ایسا ہو سکتا ہے، اور ہوا کرتا ہے کہ قوت ذائقہ جاتی رہے اور لاسہ قائم رہے، یا لاسہ جاتی رہے اور ذائقہ قائم رہے؛ کیونکہ ایسا ہوتا ہے کہ ایک شاخ میں، یا ایک عصب میں مختلف قسم کے اعصاب پائے جاتے ہیں، مثلاً حس کے اور حرکت کے۔ اسی طرح زبان کے اعصاب میں دونوں قسم کے میٹھے ہوتے ہیں، اور یہ کوئی ناقابل تسلیم امر نہیں ہے (مترجم)۔

**سبب** اس کا سبب یہ ہوتا ہے کہ ان نرم اعصاب میں رطوبت آ جاتی ہے، جو حس لاتے ہیں، اور زبان پر اور منہ کی سطح میں پھیلے ہوئے ہیں؛ اور اس رطوبت سے یہ اعصاب تر ہو جاتے ہیں، اور ان رطوبتوں کو پی لیتے ہیں۔ یہی فرق استرخاء اور رطوبت سے پیدا ہونے والے درم میں ہے (یعنی درم میں مادہ کو اعصاب پیتے نہیں ہیں)؛ بہر حال ان مواد سے اعصاب کے وہ راستے بند ہو جاتے ہیں، جن سے قوت ذائقہ تغذہ کرتی ہے۔ **اعراض** شارح: مصنف کے اس کلام میں بحث ہے؛ کیونکہ زبان کی طرف جس پٹے سے حس آتی ہے، وہ ایک ہی ہے، اور مصنف جمع کا لفظ "اعصاب" کہتا ہے۔

**جواب** مترجم: مصنف کا کلام اور اس کا جمع ہونا بالکل صحیح ہے؛ کیونکہ ذائقہ ہے کہ زبان میں ایک عصب نہیں، بلکہ دو آئے ہیں، اور دونوں طرف کے اعصاب دُور دُور گئے جائیں، تو سارے مل کر چار اعصاب ہو جاتے ہیں۔

**علاج** (مادہ کو پکانے اور رقیق بنانے کی غرض سے پہلے مارا موصول) (جڑو کا پانی)، بلایں، بھرا یا سب فقرا اور حب قویا کے ذریعہ دماغ کا تنقیہ کریں، یا قہر قہا، سورینج، اور رائی کے جو شانہ سے غرغره کریں؛ بشرطیکہ مزاج کی گرمی اس سے ملے نہ ہو، اور اگر کالی ملے نہ ہو تو سکنجبین عنصلی اور گلفندہ سے تنقیہ کریں، اور دیاسٹ، گل سنخ، اور ساق کے جو شانہ سے غرغره کریں، جس کے ساتھ تربخین اور مری (کابخی) بھی ہو۔

(۲) فساد ذوقی (یعنی مزہ کا بگڑ جانا، اس کی صورت گلاسے ہوئی ہے کہ مزہ کا مزہ کڑوا ہو جاتا ہے، یعنی انسان اپنے منہ کے مزے کو کڑوا پاتا ہے) چنانچہ اگر اس کا سبب زیادہ سخت ہوتا ہے، تو انسان کو کڑواہن بلا کسی شے کے چکے معلوم ہوتا ہے، اور اگر سبب سخت نہیں ہوتا ہے تو کڑواہن فقط کسی شے کے چکے وقت محسوس ہوتا ہے؛ کیونکہ کچھ وقت قوت ذائقہ اس شے کے دریافت کے لئے آمادہ ہو جاتی ہے، اس لئے فساد مادہ کا مزہ محض اسی وقت معلوم ہوتا ہے۔ (مٹی نہا جو چیزیں زبان پر رکھی جاتی ہیں، وہ سب کڑوی لگتی ہیں، ایک دھتورہ، جس کی جڑ کو یہ دیکھتے ہیں (مترجم)۔

معلوم ہوتی ہیں + یہ اس امر کی علامت اور دلیل ہے کہ زبان اور منہ میں صفراء کی زیادتی ہے یا اس کی زیادتی دماغ کے اگلے حصہ میں یا معدہ میں، یا تمام بدن میں ہے، جس کا کڑوا مزہ تمام حروف پر غالب آگیا ہے {گاہے منہ کا مزہ میٹھا ہو جاتا ہے، جو اس امر کی دلیل ہے کہ مذکورہ بالا مقامات میں خون، یا شیریں بلم کی زیادتی ہے + گاہے ترش معلوم ہوتا ہے، جو بلم ترش اور سودا کی زیادتی کی دلیل ہے + اور گاہے کٹھن کا مزہ لیکن ہو جاتا ہے، جو لیکن بلم کے طبع و کثرت کی دلیل ہے}

علاج {مناسب طبع پر ان اخلاط و مواد کو خارج کریں، اور مناسب دواؤں کا غرضہ

{کرائیں}

## ثقل زبان اور تغیر کلام (ثقل اللسان و تغیر الکلام)

جو کہ زبان آواز نکالتے اور حروف ادا کرنے کا آلہ ذریعہ ہے، اور یہ اسی وقت اسے حاصل ہو سکتا ہے، جبکہ یہ طول و عرض میں مناسب ہو، اسلئے جب زبان بڑی، بھاری، یا پھرتی ہو جاتی ہے تو انسان برلے پر اور تمام حروف کو فصاحت سے ادا کرنے پر قادر نہیں رہتا ہے +

سبب (۱) {یہ مرض گاہے ایسے قحط سے پیدا ہوتا ہے، جس کا نام تشنج یا بس ہے، اور جو زبان کے عضلات میں نہایت گرم سوہ مزاج سے پیدا ہوا ہو + اس کی علامات یہ ہیں کہ تیز بخاروں کے بعد یہ حالت پیدا ہوتی ہے {کیونکہ ایسے بخاروں میں رطوبتیں جگر خشک ہو جاتی ہیں {زبان لاغر اور تشنج (کھنچی ہوئی) رہتی ہے + یہ قسم علاج ہے جس کی وجہ تشنج عام میں دیگر امراض دماغ کے ساتھ آچکی ہے {مگر بہر حال رطوبت پیدا کرنے والے روغنوں، نرم کرنے والے لعابوں، اور چربیوں سے علاج کریں {روغنوں میں سے مثلاً روغن بنفشہ، روغن کدو، روغن بادام شیریں، یا چیزیں نیم گرم استعمال کی جائیں۔ لعابوں میں سے لعاب تخم کنوچ، لعاب بھانہ، چربیوں میں سے، مثلاً مرغی کی چربی اور ببط کی چربی؛ یہ چیزیں نہایت مکی جائیں، انکا غرضہ کیا جائے، زبان پر لگائی جائیں، سر پر نطول (تر بڑھ) کیا جائے، مگرون، گدڑی، اور کان کی چربی ان کی آتش کی جائے، کیونکہ زبان کے حرکت دینے والے اعصاب، دماغی اعصاب کے چھتے اور ساتویں جوڑے (عصب قحط اللسان) سے آتے ہیں، جو دماغ کے پچھلے حصہ سے، اور اس مقام سے پیدا ہوتے ہیں، جو اس حصہ کے اور حرام مغز کے درمیان مشترک ہے (بہر حال پچھلے حصہ سے پیدا ہوتے ہیں) +

لے یہ مقام قابل غرضہ اسلئے ہے کہ زبان کا عصب محرک عصب تحت اللسان ہے، جبکہ شارد نے اس مقام پر جوڑہ کہا ہے + وہ محل اسکو باہر ہواں جوڑہ کہا جاتا ہے +



**سبب (۲)** { گاہے اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ فاس زبان میں استرخاء پیدا ہو جاتا ہے { اور دماغ تندرست ہوتا ہے { اس کی علامت یہ ہے کہ جو اعضاء دماغ سے حس و حرکت لینے ہیں ان کی حس و حرکت صحیح ہوتی ہے { اور حواس بجا ہوتے ہیں { اس کا علاج: یہ ہے کہ پہلے بدن کا تنقیہ کریں، سیارہ مریخ، زہادور، رائی، ماقرقرا، صغیر، پورہ، رمنی، اور نمک سے زبان کو اچھی طرح کلیں، اور مذکورہ دواؤں کے جر شاذہ سے غرغره کرائیں، اور کان کی جڑ کے پاس دونوں طرف جڑے پرداغ ڈالیں +

**سبب (۳)** { گاہے اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ دماغ کے تعلق سے زبان ڈھیلی پڑ جاتی ہے، جس کی علامت یہ ہے کہ کسی دوسری بیماری کے بغیر ابتداء پیدا ہوتی ہے { مثلاً بغیر اس کے کہ اس سے پہلے تشنج یا بلس پیدا ہوا ہو { حواس مکمل ہوتے ہیں { اعصاب کے مفلوج ہو جانے کی وجہ سے { بدن کے حرکات مست پڑ جاتے ہیں { زبان میں چونکہ رفیق رطوبتیں پیوست ہو جاتی ہیں اس لئے { زبان ڈھیلی پڑ جاتی ہے { اور یہ رطوبت چونکہ پانی جیسی رفیق ہوتی ہے { اس لئے لعاب بنتا ہے، مرین بول نہیں سکتا { بشرطیکہ استرخاء سخت ہو، ورنہ اس کی زبان میں گنت پیدا ہو جاتی ہے، اور اکثر اس کے اعضاء میں تے تے تے تے سکتے ہیں { جسے تھتمہ کہتے ہیں } +

**علاج:** ماش اور غرغروں سے { استرخاء عصب کا علاج کریں } +

**سبب (۴)** { گاہے اس کا سبب یہ ہوتا ہے کہ رطوبت غلیظہ کی کثرت سے زبان کھج جاتی ہے، جس کی علامت یہ ہے کہ زبان چھوٹی ہو جاتی ہے { بشرطیکہ زبان اپنے مبداء کی طرف (یعنی جڑ کی طرف) کھج گئی ہو { اور سوئی ہو جاتی ہے { کیونکہ وہ رطوبت سے پڑھتی ہے، نیز جب زبان لمبائی میں کم ہو جائیگی تو چڑائی میں لازماً زیادہ ہو جائیگی { یا زبان لمبی ہو جاتی ہے { بشرطیکہ مبداء یعنی جڑ کے مقابل جانب (نوک کی طرف) بڑھ گئی ہو { یا زبان کی حرکت دشوار ہو جاتی ہے { جس کی وجہ زبان کا ثقل اور اس کا آسانی سے نہ مڑنا ہوتا ہے { یا بلا اسادہ و اختیار زبان نیچے کی طرف ٹھکتی ہے { کیونکہ اس کے برجم کا طبعی میلان اختیاری حرکت کو رک دیتا ہے { کیونکہ اس وقت قوت کمزور اور ثقل زیادہ ہو گیا ہے } +

**علاج:** گولیوں، یاربات، اور غرغروں سے { دماغ کا تنقیہ کریں، اس کے بعد دماغ شہت (سوا) اور دماغ باوند سے غرغره کرائیں { تاکہ مادہ نرم اور تحلیل ہونے لگے { زبان کی حرکت کے پنے کا مقام پیدائش ہے، گرم پانی سے تربید کریں { کہ اگر گرم پانی صاف نہ دے، اور مادہ نرم اور قابل استرخاء و اخراج کو دیتا ہے { کسی غلیظہ رطوبت سے مثلاً

**سبب (۵)** { گاہے اصل زبان اور تغیر کلام سرسام اور برسام کے بعد بھی پیدا ہوتا ہے } بشرطیکہ برسام کا درم داغ کے درم تک پہنچے { کیونکہ بطریقہ تجوید داغ کے مواد اعصاب کی طرف مگر پٹتے ہیں + یہ قسم جب دیرینہ ہو جاتی ہے، تو لا علاج ہو جاتی ہے { اسلامی نے کتاب فاخر میں اسی طرح کہا ہے، اور اس کی وجہ یہ ہے کہ سرسام اور برسام کے مواد گرم، لطیف اور جلد تحلیل ہونے والے ہوتے ہیں، اس لئے جب ان کے مواد زبان جیسے پونے اور سادھارے عضو پر مگر پٹتے ہیں، جس میں یہ صلاحیت ہے کہ اس کے مواد جلد تحلیل ہو جائیں، تو ان مواد کے فرق اجزاء تحلیل ہو کر باقی سخت اور غلیظ اجزاء رہ جاتے ہیں، جو اخراج و استفرغ کے قابل نہیں ہوتے { اور جن کی یہ حالت روز بروز بڑھتی جاتی اور ترقی پذیر ہوتی جاتی ہے، اور مواد کے سخت کرنے پر حجامی گرمی بھی اعانت کرتی ہے، اس لئے یہ مادہ سخت ہو کر اسی حالت پر قائم رہ جاتا ہے { برخلاف ازیں بلغم میں یہ باتیں نہیں ہو سکتیں { اگر یہ مرض دیرینہ ہو گیا ہو تو اس کے لئے سفید یہ ہے کہ زبان پر ایسی چیزیں ملیں، جو لعاب کو جاری کریں، اور غلیظ مادہ کو چھائیں { مثلاً نمک لاہوری اور نوشادر وغیرہ +

**سبب (۶)** { گاہے اسکی وجہ یہ ہوتی ہے کہ زبان کے نیچے کا رباط (قید اللسان) پیدا ہوتی طور پر، یا کسی زخم کے بہرنے کے بعد چھوٹا ہو جاتا ہے { جس سے محاذ و جحر حروف کے ادا کرنے میں اور مقلوں کے بولنے میں زبان پھیل نہیں سکتی اور منہ کے اندر اچھی طرح پھرنی نہیں سکتی { جس کی علامت یہ ہے کہ رباط زبان کی ٹوک تک برابر چسپاں رہتا ہے { اور اس کی ٹوک اس سے کچھ بھی خالی نہیں ہوتی ہے، اور گاہے کسی قدر خالی بھی ہوتی ہے، مگر نہ اس قدر کہ وہ پورے طور پر پھیل سکے { کیونکہ زبان کی حرکت کے لئے اس کی ٹوک کو اسکی بندش سے آزاد ہونا چاہئے + علاج { اس رباط کو سرے پہلے جوڑائی میں کسی قدر نشتر سے کاٹ دیں { اور احتیاط رکھیں کہ نشتر گہرا نہ چلا جائے، ورنہ شریان کٹ جائے گی، اور اس وقت خون کا بند کرنا دشوار ہو جائیگا + اس رباط کے کاٹنے میں جن باتوں کی حاجت ہے، اس کا سبب ان گز رہ چکا ہے کہ زبان منہ سے باہر نکالی جائے، اور تالو کی طرف پھیری جائے + اس بندش کے کاٹنے سے زبان کو پوری آزادی مل جائیگی، اور کاٹنے کے بعد اس مقام پر خون بستہ کرنے کی غرض سے پسی ہوئی پٹلکری اور خشک دوائیں چھڑک دیں +

**سبب (۷)** { گاہے اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ درم سخت پیدا ہو جاتا ہے، یا درم کے پورے کے بعد گہرے پڑ جاتی ہے { یہ درم یا اول ہی سے سخت ہوتا ہے، یا یہ کہ آخر میں کسی سے سخت ہو جاتا ہے +

**علاج** - لعابوں، چربیوں، اور روغنوں سے { درم کو نرم کریں } +

**سبب (۸)** { گاہے اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ زبان کا حرکت لینے والا پٹا ٹوٹ جاتا ہے {

ہے اس کی علامت یہ ہے کہ سر کے پچھلے حصہ پر چوٹ لگنے، یا کسی چیز کے گرنے کے بعد دفعۃً یہ مرض ظاہر ہوتا ہے + گاہے اس پٹھ کے ٹوٹنے کی وجہ یہ بھی ہوتی ہے کہ کوئی تیز اور کاٹنے والا مادہ اس پر گرے + اس قسم کا علاج محال ہے +

## زبان کا بڑھ جانا (عظم لسان)

اس کا یہ زبان اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ منہ کے اندر نہیں ساتی + تو سانس کے راستے کو وسیع کرنے کی غرض سے اختیاراً یا بلا اختیاراً زبان کو منہ سے باہر نکالنا پڑتا ہے تاکہ زیادہ لمبی ہو کر اس کی موٹائی کم ہو جائے + اسی وجہ سے اس کا نام اردک (کلاغ لسان) زبان کا باہر نکالنا رکھا گیا ہے + یہ دراصل ایک قسم کا بیج (بھر بھراہٹ) ہے + یہ خیال غلط ہے، کیونکہ بیج اس بریامی ورم کو کہتے ہیں، جس میں ریاح عضو کے جوہر اور اس کی ساخت میں مل جاتی ہے، حالانکہ مصنف اس کا معترف و متقرع ہے کہ اس مرض کی وجہ رطوبات کا پیوست ہو جانا ہے + اور حق یہ ہے کہ یہ مرض از قبیل ترشل (ڈھیلا پن) ہے + ورم نہیں ہے + اس قول میں بھی غلطی ہے، کیونکہ بھر بھراہٹ ورم کے اقسام میں داخل ہے، چنانچہ شیخ نے اس کی تصریح کی ہے + اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ فضلی اور عارضی رطوبتیں دماغ سے گر کر زبان میں پیوست ہو جاتی ہیں +

علاج + اگر گرمی کی علامتیں پائی جاتی ہوں + اور وہ رطوبات خون کی ہوں + تو قصد کریں، پھر زبان پر ایسی چیزیں لگیں، جو مادہ کو چھانٹنی ہوں، اور رطوبت بہانی ہو، مثلاً مصل، ترش کا چوک (پانی) ترش انار + اور اگر گرمی نہ ہو اور یہ رقیق رطوبتیں لہجہ کی ہوں تو یارجات کے ذریعہ پہلے انہیں خارج کریں، پھر زبان پر نمک، سرکہ، یا سوٹھ، یا لوٹا در، سرکہ اور رخمین (دہی کا ترش پانی) کے ساتھ لگیں، جس سے زبان چھوٹی ہو کر اصلی حالت پر لوٹ آئے گی +

## زبان کی گلٹی (ضفدغ)

ضفدغ کے معنی مینڈک کے ہیں (ضفدغ زبان کے نیچے ایک سخت گلٹی سی ہوتی ہے، جس کا رنگ سطح زبان کے رنگ سے، اور اس کی رگوں کے رنگ سے ملکر مینڈک سے مشابہ ہوتا ہے) + اسی وجہ سے اس کا نام بھی ضفدغ (مینڈک) رکھا گیا ہے + بعض لوگ اس کے نام کی وجہ یہ بتاتے ہیں کہ اس کی شکل مینڈک کے سر سے مشابہ ہوتی ہے + اس مرض کا مصل وہ ہے، جو جوش دیکر گاڑا کر لیا گیا ہو، پھر اس میں نمک ڈال کر دھوپ دکھا دیا گئی ہو، خشک اور نہایت درجہ ترش ہو گیا ہو (متروم) +

کی پیدائش بالیسدا بلغم سے، یا خون سے ہوتی ہے، جبکہ اس کے لطیف اجزاء تحلیل ہو کر سخت اجزاء باقی رہ جاتے ہیں + یہ گٹھی جب بڑھ جاتی ہے تو بات کرنا محال ہوتا ہے +  
**علاج** :- اگر خون کی کثرت ہو تو قیصال لے کی فصد کمولیں، سہل دیں، مراد کی

چھانٹنے والی اور لطیف کرنے والی دوا میں مثلاً صغیر، زوفا، نمک، ہمراہ پوست انار، اور ادویہ اکار، مثلاً نوشادر، جلائی ہوئی پٹکری، زنگار، منج سوسن، مرکبی، سرکہ میں ملا کر گٹھی پر لیں + اگر یہ تدبیر مفید ثابت ہو تو خیر، ورنہ شگاف دیکر اس گٹھی کو نکال دیں + جسکی صورت یہ ہے کہ پہلے زبان کے نیچے کی دو شریانوں (شریان تحت اللسان) کو چٹا رہ یعنی غیبہ کا ٹکے کے ذریعہ ہٹالیں، تاکہ نشتر ان میں نہ لگ جائے، ورنہ خون اتنا جاری ہوگا کہ ہند کرنا دشوار ہو جائیگا + پھر سرکہ اور پانی سے گٹی کرائیں، پھر ایسی دواؤں سے کلی کرائیں جو زخم کو بھریں، اور اچھا کریں +

## زبان کا پھٹنا (شقاق اللسان)

**سبب (۱)** :- یہ مرض اس وقت وقوع پاتا ہے، جبکہ دماغ کے مزاج میں خشکی کا اس قدر غلبہ ہو جاتا ہے کہ زبان میں خشکی پیدا ہو جاتی ہے + کیونکہ دماغ سے زبان کی طرف چونکہ اعصاب کثرت سے آتے ہیں، اس لئے دماغ کا جسا مزاج زبان تک سرایت کر جاتا ہے +  
{ حتیٰ کہ زبان پھٹ جاتی ہے } کیونکہ رطوبت کی کمی کی وجہ سے زبان کے اجزاء ریشٹے ہیں، اسلئے یہ اجزاء دھڑ سے سمٹ کر آتے ہیں اور دھڑ سے پھٹ جاتے ہیں تو زبان میں گہرے گہرے شگاف نظر آتے ہیں + کیونکہ زبان ایک متخلخل (پولابلا) عضو ہے، اس کی بناوٹ نرم و نازک ہے، اور اس پر خشکی کا غلبہ ہو جاتا ہے (جس سے وہ بہت زیادہ پھٹ جاتی ہے) تو یہاں تک کہ کسی چیز کا کھانا دشوار ہو جاتا ہے، اور کسی ترش اور تلخ چیز کے کھانے سے تکلیف پہنچتی ہے + اور سخت جلن پیدا ہوتی ہے، کیونکہ ایسی تیز چیزیں زبان میں لگتی اور کاٹتی ہیں +

**علاج** :- اسپنول اور کسی قدر شکر منہ میں رکھیں + اسپنول رطوبت پیدا کرتا اور اپنے بیس کی وجہ سے شگافوں کو آپس میں ملا دیتا ہے + اور شکر مٹھاس کی وجہ سے جلا اور لذت پیدا کرتی ہے، لیکن جب مقدار میں تصور ڈی ہوگی تو زبان کے اجزاء کو ٹھیک کر دیگی، اور ان رطوبتوں کے ذرائع کو بے گئی، جو ان شگافوں کے اندر ہوتی ہیں، اور جو دواؤں کے اثر کو زبان کے اندر پہنچنے سے باز رکھتی ہیں { مارا شیر ذاب جی پلائیں } کیونکہ اس میں بھی رطوبت و لذت ہے، اور انسانی فوائد کی وجہ سے { مریض کی غذا میں پائے دیں } اور لے قیصال، سراد + تلہ اکالہ، تیز دوا ہیں، جو گوشت کو کھا جاتی ہیں +

زبان برکمرے کا کفن یعنی جھاگ لیں، جو اسے کاٹنے اور آپس میں رگڑنے سے نکلتا ہے، کیونکہ یہ اپنی رطوبت سے خشکی نازل کرتا ہے، اور اپنے پیس سے شگافوں کو بند کرتا ہے، اور دروغین بنفشہ کے ساتھ قیروطنی مین { کیونکہ ان میں بھی رطوبت اور پیس ہوتا ہے +

**سبب (۲)** { گاہے زبان اس وجہ سے پھٹ جاتی ہے کہ معدہ کے چلے ہوئے مواد سے بخارات اُٹھتے ہیں { جو زبان کی رطوبتوں کو خشک کر دیتے ہیں، اور وہ پھٹ جاتی ہے { اس کی علامت یہ ہے کہ کوخانی { دھوئیں کی } ڈوکاریں آتی ہیں، اور منہ کا مزہ { انہی اخلاط کے مزہ کے موافق بگڑ جاتا ہے، اور گاہے ہی اخلاط نے کی راہ خارج ہوتے ہیں {

**علاج** { مناسب چیزوں سے معدہ کا تنقیہ کریں، اور منہ میں سپٹاں رکھیں {

## زبان کی جَلَن (حُرْقَةُ اللِّسَان)

{ اس کا سبب اکثر یہ ہوتا ہے کہ فم معدہ میں گر جاتی ہوتی ہے، اور گاہے اس کا سبب دماغ کی گرمی، یا ایسی تیز نگین، یا کڑوی چیزوں کا کھانا ہوتا ہے، جو زبان کی رطوبت کو کاٹ دیا، یا زبان کی طرف کسی تیز خلط کا گرنا ہوتا ہے { +

**علاج** { ٹھنڈے عصائے { پچوڑ } مثلاً خرفہ کا عصا، ہندو حنیا کا عصا، اور ٹھنڈے لعاب، مثلاً اسپنفل کا لعاب، اور اسی طرح ٹھنڈے مغز، مثلاً مغز تخم خیارین { کبیرے گڑھی کا مغز، مغز بادام شیریں، مغز تخم تربوز، مغز تخم کدو منہ میں رکھیں { اور غرغره کے ذریعہ اس تیز مادہ کو خارج کریں +

## زبان کی خارش (جَلَمُ اللِّسَان)

{ اس کا سبب یہ ہوتا ہے کہ فم معدہ میں گرمی سرے تیز چلے ہوئے اور متعلقہ { گنے و گلی } مواد رکے ہیں، یا معدہ سے زبان کی طرف چڑھتے ہیں {

**علامات** { زبان سرخ ہوتی ہے، اور انسان زبان کو دانتوں سے کھائے بغیر نہیں رہ سکتا ہے { کیونکہ کھانے سے یہ اخلاط تحلیل و ہر آگندہ ہو جاتے ہیں { اور گرم پانی سے راحت پاتا ہے { کیونکہ گرم پانی تیزی کو کم کر دیتا ہے، زبان کی جھلی کو نرم اور مادہ کو ترکہ دیتا ہے اور اس کے تحلیل ہونے پر طبع کرتا ہے { علاج { ان مواد سے پہلے بدن کو پاک کریں، پھر دماغ کا تنقیہ کریں { گرم پانی سے گلی کرانیکے بعد دودھ سے گلی کرانیکے { تاکہ مادہ میں ٹھنڈک اور تری پیدا ہو، اس کی تیزی کم ہو، اور زبان نرم اور صلیبی پڑ جائے { جس کے ساتھ کسی قدر شکر ملا { کیونکہ شکر دودھ کے نفوذ کرنے پر اور جلا رہے { یعنی ہوتی ہے { پھر سرکہ اور دغین گل سے گلی کرانیکے { ان چلے مغز بادام گرم ہے، مگر پھر بھی روغنیت کی وجہ سے مفید ہے +

دونوں کے مجموعہ میں درد کے ساکن کرنے کی، ٹھنڈک پہنچانے کی، نرم کرنے کی، مادہ کو چھانٹنے اور تحلیل کرنے کی طاقتیں موجود ہیں {ہیلہ زرد زبان پر تلیں، اور منہ میں چاہیں} کیونکہ اس سے گرم مواد خارج ہو جاتے ہیں۔

## زبان سے چھلکے اوترنا (تَقَشُّرُ اللِّسَانِ)

{زبان، نالو، گوشہ دہن (باچھ)، اور سبڑھوں سے چھلکے اوترنے کا سبب یہ ہوتا ہے کہ تیز خانات بدن سے ان اعضاء کی طرف چڑھتے ہیں جن سے ان پہا ستر کرنے والی جلی جل کر خشک ہو جاتی ہے، اور وہ رطوبت فنا ہو جاتی ہے، جو اس جلی کے اجزاء کو باہم متصل رکھتی ہے} اس لئے اس سے باریک باریک چھلکے اوترتے ہیں {۔

علامات {جب کسی کپڑے سے انسان منہ چھرتا ہے، یا نالو گر تلمسے تو اس سے باریک چھلکے پیاز کے سفید چھلکوں کے مانند درد و تکلیف کے بغیر اوترتے ہیں}۔

علاج {نصد کریں، جو شانڈہ ہیلہ سے استفراغ کریں، سرکہ میں برگ مورد (آس)، کلارا، اور گل سرخ جوش دے کر کھلی کریں} سرکہ ان دواؤں کی قوت کو عضو کے اندہ پہنچا دیتا ہے، جس سے کثافت و قبض پیدا ہو کر عضو میں سختی و قوت آتی ہے، سمات تنگ ہو جاتے ہیں، اور بخارات غلیظ ہو کر لوٹ جاتے ہیں۔ مگر اسکا بہترین علاج یہ ہے کہ قابض چیزوں میں قوت تملین (نرم کرنے کی قوت) بھی ہو۔

## منہ کے دانے (مَبْثُورُ الْقَمِّ)

{یہ اس خون سے پیدا ہوتے ہیں، جس کے ساتھ کسی قدر صفراء بھی مل گیا ہو} اسی صفراء کی حدت کی وجہ سے یہ ظاہر طبع میں نمایاں ہوتے ہیں {اور مادہ صفراء کی حدت کی وجہ سے اس کا درد بھی شدید ہوتا ہے، حتیٰ کہ چبانا محال ہو جاتا ہے}۔

علامات {نصد کریں، جو شانڈہ ہیلہ سے تنقیہ کریں، اور ادائل میں اس سرکہ سے کھلی کریں، جس میں گل سرخ، بولا، برگ کو، برگ کاسنی، بیخ کاسنی، دھنیا، اور مسود جوش دیکھے گئے ہوں} کیونکہ یہ چیزیں حرارت میں تسکین پیدا کرتی، مادہ کو سرد اور غلیظ کرتی، اور عضو کو کثیف کر کے سمات کو بند کرتی ہیں، جس سے مواد نفوذ کرنے سے رک جاتے ہیں۔

## منہ آنا (قَلَاع)

{قَلَاع وہ قرص یا زخم ہے، جو منہ اور زبان کی جھلی کے بیرونی طبقہ میں پیدا ہو جاتا ہے اور اس قدر پھیلتا ہے کہ اس سے منہ کو گھیر لیتا ہے} اور گاہ معده اور تری کے اندرونی

بلکہ تک پہنچ جاتا ہے، جس کی وجہ مواد کی ردائت و خبائثت ہے۔ علاوہ ازیں منہ کے زخم حرارت و رطوبت کی تسببت و لزوم کے باعث، اور اس کی جلد کے نرم ہونے کے باعث، خواہ خواہ پھلتے ہیں۔ جو زخم اندر گہرے ہوتے ہیں، ان کا نام جالینوس قلاع نہیں رکھتا ہے بلکہ انہیں قسروح خبیثہ (بڑے زخم) کہتا ہے۔ انہیں زخموں کا نام اکثر اطباء کے نزدیک آکلہ (کھانیا والا) گوشت خورہ (اور ذہاب یا یہ (ریگنے والا) ہے۔

(۱) قلاع مومی قلاع خون سے پیدا ہوتا ہے، جس کی علامت یہ ہے کہ گرمی اور سرخی ہوتی ہے، منہ کی جلی ابھری ہوئی ہوتی ہے؛ کیونکہ خون کی مقدار بدن میں زیادہ ہے؛ نیز غلیظ اور گرم ہوتا ہے۔

علاج قیصال، یا ٹھوڑی کے نیچے کی رگوں، یا چنار رگ کی فصد کھولیں، ہلیلہ اور شامترہ کے جو شاندر سے دست لائیں، ساق کے پانی اور سرکہ سے لگی کریں، جس میں مذکورہ بالا دو آئیں جو حرارت میں تسکین پیدا کرتی ہیں، رطوبات و ہن کو خشک کر کے زخم کو تسکینی ہیں جو شوی لگی ہوں مثلاً گل سرخ، دھنیا، مسودہ اور کوہ۔ گل سرخ، مسان، دھنیا گلنارہ، طباشیر مسودہ کا فور میکس زخموں پر چھڑکیں، اور منہ میں روکے رکھیں اور چونکہ منہ اندر حرارت و رطوبت زیادہ ہوتی ہے، اس لئے اس کے زخموں میں تعفن جلد آ جاتا ہے لہذا اگر عفونت کی وجہ سے بدبو زیادہ ہو تو سرکہ، نوٹنادر، پشکر سیا، نمک اور دوسری تیز اور جلائی والی دواؤں سے لگی کریں جو فاسدہ اور گندہ مواد کو کھا کر رطوبت کو پاک اور زرداب (صدید) کو خشک کر دیتی ہوں؛ اور اگر سرکہ کے لگنے اور لذع پیدا کرنے کا اندیشہ ہو تو اس کے عوض زعفران ڈالیں۔

(۲) قلاع مرطوب قلاع بغلی نکلین رطوبتوں کی شوریش کی وجہ سے منہ آ جاتا ہے، جس کی علامت یہ ہے کہ دافوں کا رنگ سفید اور روکم ہوتا ہے، اور وہ ٹھیلے دھووں سے مشابہ ہوتا ہے؛ کیونکہ اس کا مادہ غلظت اور کمی حرارت کے باعث زبان کی جلی کے نیچے بند رہتا ہے، اور پورے طور پر بیرونی سطح پر ظاہر نہیں ہوتا، اس لئے پھولا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ اور منہ کی جلی موٹی سی معلوم ہوتی ہے۔

علاج قحط مبردا یلہ کی گولی سے دست لائیں، عاقرقرا، اور مویض سے غفرہ کریں، سرکہ میں مایسون، ہلیلہ، عاقرقرا جوش دیکھ لگی کریں؛ کیونکہ اس میں مواد کے چھلٹے و بیٹے کے گھلٹنے، عضد کے سکیڑنے، اور زخم کو خشک کرنے کی قوت ہے۔

(۳) قلاع سوداوی قلاع سودا اور گرم بلے ہوئے مواد سے پیدا ہوتی ہے جو تمام خضروں سے روئی اور پھری ہے۔

علامت زبان سیاہ، درد زیادہ، تیزی اور سوزش بہت ہوتی ہے۔

**علاج** جو شاذہ امیون کا سسل دیں، اول گائے کی پنڈلی کا مغز ملا کریں { کیونکہ اس میں مواد کے پکانے اور نرم کرنے کی قوت ہے } پھر برگ خا (مندی) بار پچانے کو کہیں { کیونکہ یہ قابض ہے، اور چونکہ اس کے اندر گرم اجزاء بھی ہیں، اس لئے یہ رطوبات کو خشک اور تحلیل کرتا ہے، زخموں کو خشک کرتا اور خود لگتا نہیں، یعنی لذاع نہیں پیدا کرتا ہے۔ نیز زخموں کو بھرتا ہے، اور مواد کو گرنے سے روکتا ہے } اس کے بعد سرکہ میں سرد اور قابض دوا میں جو ش دیکر لگی کریں { مثلاً مازو، پوست انار، لگنار، ساق و دھنیا خشک +

**ماہیت** : یہ ایک متعدی مرض ہے، جس میں چھوٹی چھوٹی خاکسری یا سفید رنگ کی پھنسیاں یا دھبے، سوڑھوں، زبان، لبوں اور رخساروں کے اندرونی سطح میں نکل آتے ہیں، جو بظاہر چھوٹے چھوٹے آبلے سے معلوم ہوتے ہیں، مگر ہاتھ لگانے سے سخت محسوس ہوتے ہیں۔ کچھ عرصہ کے بعد وہ چھوٹے چھوٹے زخم بن جاتے ہیں، اچکے چاروں طرف سُرنی نمایاں ہوتی ہے، اور ان پر دہی کے مانند سفید رطوبت جمی رہتی ہے +

**اسباب** : عموماً یہ مرض فعل ہضم کی خرابی سے پیدا ہوتا ہے، اور شیر خوار بچوں کو بالعموم دانت نکلنے کے ایام میں عارض ہوتا ہے، خصوصاً ایسے بچوں کو جو ماں کے دودھ کی بجائے، گائے، بکری وغیرہ کے دودھ سے پرورش پاتے ہیں +

گاہے نقرس کے مریضوں کو بھی یہ مرض ہو جاتا ہے، اور گاہے سوزاک، یا آتشک کے مریضوں میں خون کی حدت کی وجہ سے، یا پارہ وغیرہ کے اندرونی استعمال سے یہ شکایت ہو جایا کرتی ہے۔ نیز مرض سل کے آخری درجہ میں، اور بعض سمیات کے دوران میں تلامع کی شکایت ہو جاتی ہے۔ تندرست آدمیوں میں خون کی حدت اور زیادتی بھی کہیں اس کا سبب ہوتی ہے +

**علامات** : منہ میں سوزش اور درد ہوتا ہے، مال بہتی ہے، منہ سے بدبو آتی ہے، پیاس گنتی ہے، جھوک مر جاتی ہے، زبان سیلی ہوتی ہے، اور تھوڑے و دست آنے لگتے ہیں۔ اگر سفید رطوبت کو ہٹایا جائے تو اس کے نیچے زخم معلوم ہوتا ہے۔ اس کی پھنسیاں یا آبلے عموماً گوشہ دہن میں، لبوں کے اندر، اور زبان کے نیچے ہوا کرتے ہیں + لیکن بعض اوقات یہ حلق، مری، اور کبھی معدہ تک بھی پھیل جاتے ہیں، جس کی وجہ سے نکلنے، بولنے، اور سانس لینے میں تکلیف ہوتی ہے۔ کمزور بچوں میں گاہے زخم پھیل کر دہان کی ساخت کو گلا دیتا ہے۔ چونکہ یہ مرض متعدی ہے، اسوجہ سے بعض اوقات بچہ کی ماں کے پستان کی بھٹی پر بھی اسی قسم کے دانے پادے پیدا ہو جایا کرتے ہیں +

**معمولات مطلب** : مرض کے اصل سبب کو معلوم کریں، اور سبب سے



اول اسی کو رفع کرنے کی کوشش کریں یا چنانچہ اگر خون کی حدت کیوجہ سے مرض لاحق ہوا ہو تو حدت کو رفع کرنے کے لئے چند روز مندرجہ ذیل نسخہ استعمال کریں۔  
 نسخہ: قلابیل: عاب ہداند، شیر عتاب، عرق گاؤز باں میں عاکر شربت نیلوفر ملا کر پلائیں۔ اگر قبض بھی ہو تو کلفتید ملا کر شربت نیلوفر کے شامل کریں، اور ذیل کے نسخوں میں سے کوئی ایک نسخہ بطور ذرور کے تیار کریں اور دن میں چند بار آبلوں پر چھڑکواتے رہیں۔

نسخہ دسوسا: زرد، کتھ سفید، دانہ لالچی خرد، کباب چینی، طباشیر، ان سب کو کوٹ چھانک کر باریک کر کے کام میں لائیں۔

نسخہ دیگر: پوست انار شیریں، پوست انار ترش، پوست لبلب زرد، ساق ہدی، نمک لاہوری، نوشادر: ان سب کو کوٹ کر چھانک کر سرکہ میں گوند کھسکا خشک کریں اور باریک پیسکر بوقت ضرورت کام میں لائیں۔

نسخہ دیگر: سیرموئے انسان سوختہ، قشر غصیل سوختہ، تخم ریحاں بریاں کا فر، ان سب کو پیسکر کام میں لائیں۔

نسخہ دیگر: نیلا دھواگر سوختہ کو بھی بطور ذرور کے استعمال کرنا مفید ہے۔ اگر بد معنی کیوجہ سے مرض لاحق ہو تو ذیل کا نسخہ استعمال کریں۔

نسخہ: کشتہ خبث الجدید، جوارش جالینوس میں ملا کر اول کھلائیں، اوپر سے شیر بادیان، شیر موہن پختہ، شیر تخم کنوٹ، عرق بادیان میں پیسکر چھان لیں۔ اگر قبض ہو تو نبات سفید اور اگر قبض ہو تو کلفتید ملا کر پلائیں۔

اور کھانے کے بعد حب کبد نوشا درمی یا حب پیپتہ کھلائیں۔

اور ذرور کے مذکورہ نسخوں میں سے کوئی نسخہ استعمال کریں۔

اگر شیر خوار بچہ اس مرض میں گرفتار ہو تو اس کے معدہ کو درست کریں، اور اس کے فعل ہضم کے صحیح کرنے کی طرف توجہ کریں۔ چنانچہ اس مرض کے لئے ذیل کا نسخہ پلائیں۔

نسخہ: جوارش مصطلی اول کھلائیں، اوپر سے شیر دانہ لالچی خرد، شیر بادیان عرق بادیان میں پیسکر چھان لیں، اور نبات سفید ملا کر تھوڑا تھوڑا پلائیں۔ نیز اوپر کے ذرور میں سے کسی ایک نسخہ کو تیار کر کے بچہ کے منہ میں چھڑکیں۔

اگر نفرس، سوزاک، آتشک میں سے کوئی مرض اس کا باعث ہو تو اسی مرض کے علاج میں کوشاں ہوں، جو مرض کا اصلی سبب ہے۔ اگر بارہ کے استعمال سے مرض ماضی ہوا ہو تو اس کا علاج آتشک کے بیان میں دیکھیں۔

اگر مرض کا سبب عمیات ہوں تو جس قسم کا بخار ہو، اس کے موافق اس کا علاج کریں +

غذا و پیرہن: مرین کو غذا میں ایسی چیزیں کھلائیں جو ٹھنڈی، لطیف، زود ہضم اور مقوی ہوں، مثلاً دودھ، ساگو دانہ، آتش جو، پھلکا، وغیرہ۔ ٹھنڈی ترکاریاں سبزیاں اور ساگ پات اس میں زیادہ سودمند ہونگی، مثلاً پاکک، خرفہ، ٹنڈے، کدو، ارہر اور مونگ کی پتلی وال بھی دے سکتے ہیں۔ نمک، ترشی، تیل، نیز مصباحہ دار ثقیل، اور نفاخ چیزوں سے پرہیز کریں +

ہدایات: اگر مرین شیرخوار بچہ ہو تو اسکو پاک صاف رکھیں، دودھ پلانے کے بہت کم گرم پانی سے دھو کر، بچہ کو اس میں دودھ پلائیں۔ سوزاک، آشک کی حالت میں اگر پارہ کے استعمال کرنے سے مرض لاحق ہوا ہو تو اس دوا کا استعمال موقوف کر دیں، جس میں پارہ ہو، ورنہ سوڑھوں کے گل جانے کا خطرہ ہے +

## منہ کا گوشت خورہ (آکلۃ اللحم)

اس مرض کی صورت زخموں کی سی ہوتی ہے، فرق صرف یہ ہے کہ یہ تھوڑے عرصہ میں منہ کے بہت سے مقامات میں دوڑ جاتا ہے، کیونکہ اس کا مادہ بُرا ہوتا ہے، اور عفونت کی وجہ سے اس میں تڑپو ہوتی ہے +

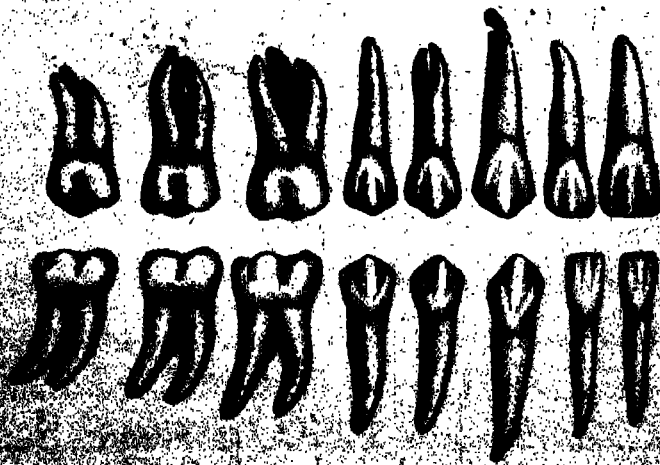
سبب: تڑپو، گلنے والا، تیز اور کاٹنے اور کھانے والا مادہ ہوتا ہے، جو سوڑھوں کی طرف سر سے اترتا ہے، یا تمام بدن سے چڑھتا ہے، اور سوڑھے چونکہ ضعیف الزکیب، نرم اور کمزور ساخت کے ہیں تو اس لئے اس مادہ کو قبول کر کے متعفن ہو جاتے ہیں، کیونکہ یہ محوم غدیر (گلیٹوں) کے قبیلے سے ہیں، جو نرم اور کثیر الرطوبہ ہوتے ہیں، نیز نہایت حرارت زیادہ اور لعاب کی رطوبت بہت ہوتی ہے، تعفن کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ یہ زخم دیر میں بھرتا ہے، کیونکہ شہدہ و زربان میں ہر وقت حرکت رہتی ہے، جو زخم کے بھرنے سے مانع ہوتی ہے، اور غذا کے گھر دے اجسام ہمیشہ گزرتے رہتے ہیں، جو زخم کو جمیل دیتے ہیں، اور اس لئے کہ معائنہ میں کم مٹھتی، اور زخم سے تھوڑی ہی دیر کے لئے ملائی رہتی ہے، اور اس لئے کہ ان دواؤں کی تاثیر منہ میں کم ہوتی ہے، کیونکہ وہ کثرت رطوبت سے بہت جلد گھل جاتی ہے، اور اس لئے کہ منہ میں قوت ہاضمہ بھی ہے، جو دواؤں کی قوتوں کو کسی قدر کمزور کر دیتی اور بدل دیتی ہے +

علاج: فصید کریں، جو شانہ اخیتموں سے دست لائیں، سرکہ آب ساق، اگر دھام

(۲۹) دندان چوہ کے دائیں صف کے مستقل دانت (برائے حصہ ۵۴۵)



(۳۰) دانتوں جانب کے مستقل دانت (برائے حصہ ۵۴۵)



( ۲۸ ) تھوک کی گتھوں (لودنی منظر)



کارب (دست)، اور دوسری جلانے والی دوائیں، جن میں قوت قابضہ اور خشک کر نیکی قوت ہوا  
گلی کے لئے استعمال کریں، یہاں تک کہ اس کا پھیلنا اور بڑھنا بند ہو جائے، پھر فلد فیون اور  
سور تيجان سے علاج کریں، تاکہ گندہ اور فاسد گوشت کٹ جائے، اور سیل اور پیپ وغیرہ  
سے زخم پاک ہو جائے، جس سے اس پر نیا اور اچھا گوشت پیدا ہو جاتا ہے، اور زخم بھر جاتا ہے،  
نسخہ فلد فیون: زندہ چونہ ایک حصہ، ہڑتال سُخ، سبجی، اشنان، آفتابا، ہر ایک نصف  
حصہ لیکر میس اور شراب کے سرکہ میں گوند حکر ٹکیہ بنا کر خشک کر رکھیں +

نسخہ سور تيجان: پوست انار شیریں و ترش ہر ایک ۱۰ ماشہ، مازو، گلنار، پشکری،  
مسری کا غلہ ہوا، عاقر قرحا، ہر ایک دس درہم (درہم = ۳۰ ماشہ)، نمک لاہوری، نوشادر  
ہر ایک پانچ درہم، کوٹ کر حب الہاس کے سرکہ میں گوند حکر ٹکیہ بنا کر خشک کر رکھیں +

## لعاب کی کثرت (کثرة اللعاب)

**لعاب دہن (تھوک)** لعاب دہن (سلیق) وہ رطوبت ہے، جو منہ کی مخصوص گلیٹیوں سے

پیدا ہوتی ہے + اس رطوبت کا فائدہ منہ کو تر رکھنا ہے، تاکہ زبان کی حرکت آسانی  
سے ہو سکے، اور تاکہ چیزوں کے مزے اس رطوبت کے ساتھ ملکر زبان کی ساخت کے  
اندر جلد گھس سکیں، نیز یہ لقمہ بنانے، اور خشک چیزوں کو حلق سے فرو کرنے میں بہت  
مدد کرتی ہے + اس کے اندر ایک قسم کی مخصوص قوت قابضہ ہوتی ہے، جو مخصوص  
اجزاء غذا کو ہضم کرتی ہے۔ تھوک بنانے والی گلیٹیاں (غدد لعابہ: غددرین)

پر طرف تین تین ہیں: (۱) غده اصل الاذن (۲) غده تحت الفک (۳) غده تحت اللسان +

**(۱) غده اصل الاذن** (کان کی نوکی گلیٹی) اس کو غده النکف بھی کہتے ہیں، کن پھڑ

کا مرض اسی میں ہوتا ہے۔ اس گلیٹی کا زیادہ حصہ کان کی لو کے سامنے اور نیچے، یعنی کان

کی جڑ میں ہوتا ہے، اسی وجہ سے اس کا نام قدماؤں نے "اصل الاذن" (کان کی جڑ) رکھا

ہے، اور کان کے پیچھے بھی اس کا کچھ حصہ پایا جاتا ہے + یہ تھوک کی سب گلیٹیوں سے

بڑی ہے۔ اس کا وزن تقریباً ڈیڑھ تولہ سے ڈھائی تولہ تک ہوتا ہے۔ یہ گلیٹی جلد سے

بہت قریب ہوتی ہے، اور اس کا بیشتر حصہ زیرین جڑے کے گوشہ پر رکھا ہوا رہتا

ہے + اس گلیٹی میں جو رطوبت پیدا ہوتی ہے، وہ ایک نالی کے ذریعہ منہ میں گرتی ہے

یہ نالی اس سے شروع ہو کر کال کی اندرونی سطح پر بالائی جڑے کی دوسری بڑی دائرہ

کے مقابل گھلتی ہے، جو لمبائی میں تقریباً دو ڈھائی قیراط، اور موٹائی میں کوٹے کے

معمولی پتہ کے برابر ہوتی ہے +

**(۲) غده تحت الفک** (زیرین جڑے کے نیچے کی گلیٹی) اس کے دوسرے نام مؤلداً اللسان

(لعاب پیدا کرنے والی) اور اصل اللسان (زبان کی جڑ) ہے + اس کا وزن تقریباً دو درہم (۱۰ ماشہ) کے برابر ہوتا ہے + اگر ایک لکیر ٹھوڑی سے شروع کر کے زیرین جڑ سے لے کر (جو کان کے پاس ہے) کیسبھی جائے، تو اس لکیر کے تقریباً وسط میں، زیرین جڑ کے جسم کے پیچھے ہوتی ہے، جہاں اس کے لئے ڈھری میں ایک نشیب ہوتا ہے اس کی نالی تقریباً دو قیراط ہی ہوتی ہے، جو زبان کی زیرین سطح کے بند کے پاس گھلتی ہے + اسکو مساکب اللعاب اور راس الشیء اللعاب کہتے ہیں +

(۳) غده تحت اللسان (زبان کے نیچے کی گلتی) یہ گلتی سب گلتیوں سے چھوٹی ہوتی ہے جو زبان کے نیچے، اور ٹھوڑی کے پیچھے ہوتی ہے + اس کا وزن تقریباً ۲، یا ۳ ماشہ ہوتا ہے، اور اس کی شکل بادامی سی ہوتی ہے + اس کی نالیاں آٹھ سے بیس تک ہوتی ہیں، جو زبان کے نیچے کے بند کے پاس تمام ہوتی ہیں (مترجم) +

لعاب کی کثرت اور اس کا منہ سے نیند میں قوت ارادیہ کی بیکاری کے وقت ہونا +

**سبب (۱)** ڈگسے اس کا سبب گرمی و تری کی زیادتی، اعلیٰ مخصوص معده کی حرارت و رطوبت کی زیادتی ہے + اس کی علامت یہ ہے کہ بھوک اور غذا کی کمی کے وقت اس کی کثرت ہو جاتی ہے + کیونکہ اس حالت میں حرارت کی شدت سے رطوبتیں پھیل کر بہنے لگتی ہیں جس سے بیداری میں تو متھوک کی کثرت ہوتی ہے، اور نیند میں بھی زیادہ بہا کر تا ہے +

**علاج** باسلیق کی فصد کھولیں، قابض رب استعمال کریں + مثلاً رب انگور خام، رب ہی، رب انار + قابض سیوے کھلائیں + مثلاً سیب، زعفران و ترش بھی + قابض اور سرد جو شانہ سے کھلی کر لیں + مثلاً سماق، مسور، آس کی شاخیں، گل سرخ، توت، گلنار کا جوشانہ + ہری کاسنی کا ساگ نیکوفتہ، نمک ساڑھے تین ماشہ کے ساتھ کھلائیں + تاکہ حرارت میں سکون آئے، اور رطوبات مشک ہو کر چھٹ جائیں +

**(۲) بلغمی** ڈگسے یہ مرض معده کے بلغم اور اس کی سردی و تری سے پیدا ہوتا ہے، جس کی علامت یہ ہے کہ غلیظ بلغم کی علامات موجود ہوں گی + مثلاً ضعف ہائمنہ، لعاب کا کاڑھا اور لیسدار ہونا، منہ کا ترش ہونا +

**علاج** سو یا، تخم مولی، اور بلغمی کے جوشانہ سے قے کر لیں، اطریض اور گرم جوارش کھلائیں + مثلاً جوارش کونی، جوارش پودینہ (فوتجی) + گیہوں کا ستھو کسی قدر پانی کے ساتھ کھلائیں + مانی مواد کو چھانٹتی ہے + ہنار منہ کا بجی پلائیں، اور کندرا اور مصقلی چبانے کو کہیں +

**گندگی و ہن (بخار نفم)**

(۱) سور مزاج گرم ڈیہ گاسے معده کی عارضی گرمی سے پیدا ہوتی ہے جو منہ سے

ہاگو کے آس پاس کے، اور دانتوں کی جڑوں کی رطوبات پر غالب آکر ایک عارضی اثر کر کے  
اونکو فاسد کر دیتی ہے، جس سے ان میں گندگی پیدا ہو جاتی ہے +

**علامت** { کھانا کھانے کے وقت کم ہوجاتی ہے } کیونکہ غذا سے یہ حرارت ساکن  
ہو کر بچھ جاتی ہے اور اس کے ساتھ اکثر دانت بھی سیاہ ہو جاتے ہیں { اور یہ اس وقت ہوتا ہے  
جبکہ عفونت جڑوں سے خاص دانتوں تک پہنچ کر انکے رطوبات کو متعفن کر دے جس سے دانت  
سبز یا سیاہ ہو جاتے ہیں؛ کیونکہ حرارت غریبہ کے غلبہ کے وقت حرارت غریبہ یہ بچھ جاتی ہے  
جو دانتوں کی محافظ ہے +

**علاج** { صبح خشک زرد آلو (خوبانی) کا خیساندہ پلائیں } یہ معدہ کو خوب سرور کرتا  
اور گندہ رطوبات کو ہٹاتا ہے { یا جو کاستو، شکر کے ساتھ برت کے پانی میں ملا کر کھلائیں،  
یا کھیر { آلو بخارا، تر بوزا و رشقاو { جیسے میوے کھلائیں، اور صبح کے وقت سویرے ہی  
کھلانے کی کوشش کریں } تاکہ معدہ کی گرمی بھوک سے بڑھ نہ جائے +

(۲) **ملنجی** { کچے ہند کی بدبو معدہ کے متعفن بلم سے پیدا ہوتی ہے جس سے گندے  
بخارات اُٹھتے ہیں جس کی علامت یہ ہے کہ کھانے اور گھنہ دھونے سے کچھ زیادہ فائدہ  
نہیں ہوتا ہے } کیونکہ ان دونوں باتوں سے بدبو کا اصلی سبب دور نہیں ہوتا ہے +

**علاج** : پہلے خشک نمکین چھلی کھلا کر اور مولی لوبیا، سویا کا جو شانہ پلا کر کھائیں {  
تاکہ معدہ کا تنقبہ ہو، علی ہذا ابارج فیقرا، ایلوہ کی گولی، ایلوہ کا خیساندہ ہمراہ افشین استعمال  
کر کے { دست لائیں، پھر تنقبہ کے بعد سونٹھ کا مزی کھلائیں؛ اطرینل صغیر، گلقد، سنگبین علی  
ہمیشہ استعمال میں رکھیں؛ غذا میں خشک چیزیں کھلائیں { مثلاً کباب، مصالحہ دار قلیے +

(۳) **نزول** { کچے بدبوئے دہن کا سبب یہ ہوتا ہے کہ مسوڑے فاسد اور متعفن ہو جاتے  
ہیں، اور متعفن کا سبب وہ فاسد، متعفن، اور تیز رطوبت ہوتی ہے، جو سرے مسوڑوں  
پر گر گئی ہے } اور ان کو سڑا نکلا کر خراب کر دیتی ہے +

**علامت** { ترش اور نمکین چیزوں سے کلی کرتے وقت مسوڑوں اور سرے مرین  
کی باچھوں کی طرف لیسدار اور بدبو دار رطوبت کھنکھراتی ہے } کیونکہ ایسی چیزیں ان  
فاسد رطوبتوں کو چھانٹتی ہیں { اور باوجود اس کے پھر بھی منہ کی بدبو نہیں جاتی؛ کیونکہ  
کلی سے جو رطوبتیں دفع اور ناکل ہوتی ہیں، وہ فقط مسوڑوں سے زائل ہوتی ہیں،  
اور جب کلی کی وجہ سے کچھ رطوبتیں ان سے کم ہوتی ہیں تو سرے ان کی طرف کچھ آور  
کھینچ آتی ہیں۔ نیز کچے دماغ کی رطوبتیں (نزول) ان اعصاب کے آس پاس جمع ہو جاتی  
ہیں، جو دانتوں پر محیط ہیں، اور ان رطوبات تک کلی کا اثر پہنچنا دشوار ہے،  
اس لئے کلی سے یہ مواد نہیں پھینٹے +

**علاج** {ایارح کے ذریعہ دماغ اور منہ کا متعین کیا جائے، سرکہ میں برگ مورد، گلناڑ اور انگور کا پانی جوش دیکر کلی کریں { یہ چیزیں مسوڑھے کو قوی اور سخت کرتی ہیں اسلئے ان کو مواد کے قبول کرنے سے روک دیتی ہیں { تحت مشک منہ میں رکھیں { جو حکمت (بوئی دہن) کو خوش، اور مسوڑھوں کو قوی کرتی ہیں، جس سے وہ مواد کے قبول کرنے سے روک جاتے ہیں +

(۴) مسوڑھوں کی گندگی { کاسہ یہ مرض اسوجہ سے ہوتا ہے کہ مسوڑھے فاسدہ اور گندہ ہو جاتے ہیں { اور اس کا سبب سور مزاج گرم ہوتا ہے، جو انکے رطوبات کو متعین اور فاسد بنا دیتا ہے { اور مسوڑھوں سے خون ہمیشہ ٹپکا کرتا ہے { جس کا سبب ضعف اور مسوڑھوں کی کمزوری ہے +

**علاج** {فصد قیفاں کریں، جو شانہ ہلیلہ کا سسل دیں، سرکہ سے کلی کریں جس میں مذکورہ الاقا بعض اور مقوی دوائیں جوش دی گئی ہوں + اگر خراب زخموں کی وجہ سے، یا گندہ رطوبات کی آمد سے مسوڑھوں میں نقص ہو تو آکلہ کا علاج کریں { جو گزر چکا { چنانچہ اگر مرض سخت ہو، اور رطوبت اور خراب پانی زیادہ نکلتا ہو تو فلفیون جیسی سخت چیزوں سے علاج کریں، ورنہ مازو، بنسلوچن، گل میخ، افاقیا جیسی معتدل اور معمولی چیزیں، یا آرد مسور، چاول جیسی ضعیف دوائیں سرکہ سے کلی کرنے کے بعد استعمال کریں +

(۵) **ناگل انسان** { کاسہ یہ مرض دانتوں کے کھائے جانے (رگل جانے) اور انکے گندہ ہونے سے ہوتا ہے { اور اس کا سبب بُری رطوبتوں کا نفوذ کرنا اور گندہ ہو جانا ہے +

**علاج** { خراب اور گندے دانتوں کو اؤکھیر دینا چاہئے، اور ککے اور کھائے ہوئے دانتوں کو متعین اور فاسد اجزاء سے لوسے اور دیتی کے ذریعہ صاف کر دینا چاہئے { تاکہ اس کا فساد بڑھ نہ جائے { اور جالی ادویہ سے دانتوں کو صاف رکھیں { مثلاً کھدیریا، نمک، سیپ کی راکھ { خشک اور خوشبو دار تین سے دانت ملیں { تاکہ بدبو کم ہو کر نائل ہو جائے، مثلاً آس مازو، راکم، ناگر موٹھ، مصطکی، گل میخ +

**اسباب:** سندرجہ ذیل امور بالعموم بخراجم کا سبب ہوتے ہیں:

باضمہ کی خرابی، رحم میں رطوبات فاسدہ کا اجتماع، دانتوں کی عدم صفائی، بدبودار ہشبار کا استعمال، قروح اور ناصور لثہ کی موجودگی وغیرہ +

**علامات:** اگر مرض کا سبب باضمہ کی خرابی ہو تو اس وقت منہ سے بدبو بہت آئے گی پیٹ میں نفخ و قراقر ہوگا۔ منہ اور تنفس سے بھی بدبو آئے گی، دانت پیلے اور گندے ہونگے، ایسے مریضوں کے منہ میں بدبو اس قدر زیادہ ہوتی ہے کہ مریض کے پاس بیٹھنا دشوار ہو جاتا ہے +

**اصول علاج:** اصلاح ہضم، منہ اور دانت کی صفائی، غذا میں گوشت



کی کچا، اور سبزیوں کی زیادتی +

معمولات مطلب : اصل سبب کو معلوم کر کے اسکی اصلاح کریں۔ چنانچہ اگر ہاضمہ کی خرابی کی وجہ سے مرض ہو تو معدہ کی اصلاح کریں۔ اور ذیل کا نسخہ چند روز پلائیں +

نسخہ : جوارش کوفی، یا جوارش جالینوس اول کھلائیں، اوپر سے شیرہ بادیان، شیرہ سوزنہ شقہ، شیرہ انیسون عرق بادیان میں نکال کر اور نبات سفید ملا کر پلائیں اور صلی، کشند، لالچی، گوجک تھوڑا تھوڑا منہ میں رکھ کر چبائیں +

اگر رحم میں رطوبات فاسدہ کا اجتماع ہو، اور اس کی وجہ سے مرض پیدا ہوا ہو تو اس کا علاج امراض رحم میں مذکور ہے، وہاں مطالعہ کریں۔ اگر دانتوں کی عدم صفائی کی وجہ سے مرض کی شکایت ہو تو روزانہ صبح و شام اور رات کو سوتے وقت مسواک اور دافع تعفن سنونات سے دانتوں کو صاف کریں +

اگر بد ہوا، مشیاء کے استعمال سے، مثلاً کچی پیاز وغیرہ کے کھانے سے منہ سے برآتی ہو، تو ان چیزوں کا استعمال ترک کر دیں +

اسی طرح اگر قروح اور ناصور لٹے کی وجہ سے مرض ہو تو ان قروح و ناصور کا علاج باقاعدہ کریں، جیسا کہ آئندہ آنے والا ہے +

غذا و پیرمیر : معمولی غذائیں کھلائیں جو ثقیل، نفخ، اور زیادہ گرم نہ ہوں۔ ترکاریاں اس حالت میں زیادہ مناسب ثابت ہوتی ہیں، مثلاً شلغم، ترقی، خرفہ، بالک، اگرو، ٹیڈا، میتھی، سونگ کی دال اور شوربہ بھی دے سکتے ہیں + غذا، بھوک سے کم کھانے کو دیں۔ مریض کو ہدایت کر دیں کہ رات کو سوتے وقت روزانہ دانتوں کو اچھی طرح صاف کر لیا کرے +

## تالو کا ورم (ورم حنک)

حنک، تالو | تالو منہ کی چھت کا نام ہے، جو دو حصوں سے مرکب ہے + سامنے والے حصہ میں ہڈی ہے، اس لئے اسے سخت تالو (حنک صلب) کہتے ہیں، اور پچھلا حصہ نرم ہے، جسے حنک لچک (نرم تالو) کہتے ہیں، اس کے اندر ہڈی نہیں ہے +

سخت تالو | کے بنانے میں بالائی جبڑے اور تالو کی ہڈیاں شریک ہیں، اور اوپر غشاء و بطنی (غشاء مخاطی) کا استر ہوتا ہے + اس جھلی کے نیچے گتلیاں ہوتی ہیں + سخت تالو کی جھلی نہایت سخت اور دیر ہوتی ہے، اس کا اگلا حصہ زیادہ کشیف، رنگ میں پھیکا اور شکن دار ہوتا ہے، اور نیچے کی طرف رقیق چکنی اور سرخ ہوتی ہے + اس کے

درمیان میں ایک اکبری ہوئی کبیر (آگے سے پیچھے کر) پائی جاتی ہے + سخت تالو کے سامنے اور پہلو پر بالائی جڑے کے دانت اور سوڑے ہونے ہیں، اور پیچھے کی طرف یہ نرم تالو سے ملتا ہے +

**نرم تالو** ایک متحرک حصہ ہے، جو منہ اور حلق کے درمیان ایک نامکمل دیوار بناتا ہے، اور ٹٹکتا رہتا ہے + اس کھڑی دیوار کی اگلی سطح مستقر اور پچھلی سطح محدب ہے، اور اس کا بالائی کنارہ سخت تالو کے پچھلے کنارے سے متصل ہے، اور زیرین کنارہ آزاد ہوتا ہے۔ اس کی ساخت میں غشاء، بطنی، عضلات، عروق و اعصاب اور گلیٹیاں داخل ہیں + اس کے زیرین کنارے کے وسط میں ایک مخروطی شکل کا امبجہ گوشت کا پایا جاتا ہے، جسکو لہاۃ (کڑا) کہتے ہیں + کڑے کے دونوں جانب سے دو دو محراب نیچے کو اترتی ہیں ۱۰ ان دونوں محرابوں کو غلصمہ کہتے ہیں + اگلی محراب زبان کی جڑ کے پہلو میں ختم ہوتی ہے، اور دوسری محراب حلق کے پہلو میں ۱۰ ان دونوں محرابوں کے درمیان ایک شلخت شکل کی فضا ہوتی ہے، جو حلق اور منہ کے درمیان مائل ہے (بزرگتر الحلق) اسی فضا میں نیچے کی طرف کوئر تھین کے رکے رہتے ہیں۔ نرم تالو میں جلی رقیق ہوتی ہے، لیکن اس میں گلیٹیاں بہ کثرت ہیں (از مترجم) +

(۱) گرم ورم | ڈکٹے تالو میں گرم ورم گرم اور تیز خون سے پیدا ہو جاتا ہے، جس کی علامت یہ ہے کہ درد کے ساتھ سُرخ ہوئی ہے +

**علاج** | قسمد کریں، جو شانڈہ ہلیلہ و شاہترہ کا سہل دیں، ابتدا میں سرکے سے کٹی کریں، جس میں آس، گل سُرخ، گٹنار، بیج کمر، جوش دیے گئے ہوں، تاکہ مادہ کوٹ جائے اور پھر ٹانگے کی قابض دوائیں مثلاً بنسلو جن، گل سُرخ، تخم خرفہ، نشاستہ، کیتیا، گوند بول، آرد مسودہ، ہوا کا فورٹجے کی ڈنڈی سے لگائیں + اس کا فائدہ بھی مادہ کا لوٹنا ہے + اور انتہا مرض میں بابونہ، بنفشہ، تخم کنوچہ کے جو شانڈہ سے، جس میں اٹناس ملایا گیا ہو، کھلی کریں +

(۲) نرم ورم | ڈکٹے اس میں ڈھیلا ورم بھی پیدا ہو جاتا ہے + جس کا سبب ایسی رطوبت ہوتی ہے جس میں اس قدر حرارت بھی ہو کہ رطوبت کو رقیق اور ہتی ہوئی بناوے + کیونکہ اگر رطوبت ایسی نہ ہوگی تو عضو میں نفوذ نہ کر سکے گی + اس کی علامت یہ ہے کہ رنگ سفید، درد معدوم، اور اس میں بھر بھرا ہوا (ڈھیلا سا ورم) ہو گا +

**علاج** | جو شانڈہ اھیمون اوما یا راج سے دست لائیں، کانچی سے غفرہ کریں، جسکے ساتھ بڑی مائیں اور قطر قرعہ بھی ہو + اس کا فائدہ قبض (سکیزنا) عضو کی تقویہ، مادہ کا

جھانٹنا، اور تحلیل کرنا ہے +

## ہونٹ کا سفید ہونا، پھٹنا اور اسے چھلکے اوتارنا بِیَاضِ شَفَّہ، تَشَقُّقِ شَفَّہ، تَقَشُّرِ شَفَّہ،

ہونٹ (شفت) گوشت کی دو چٹائیں ہیں، جو منہ کو گھیرے ہوئے ہیں + اس کی ساخت میں باہر کی طرف جلد اور اندر کی طرف منہ کی جھلی (غشاء مخاطی) ہوتی ہے + ان دو زون کے مابین عضلات، اعصاب، عروق اور گلیٹیاں پائی جاتی ہیں + دو زون لب و سطین پیچھے کی طرف بالائی وزیرین مسوڑھوں سے بذریعہ ایک چنٹ کے متصل ہیں، اس چنٹ کو قیید (بند) کہتے ہیں + ہونٹ کی گلیٹیوں کی ساخت غموک کی گلیٹیوں کے مانند ہے (مترجم) +

✓ ہونٹ اس وقت سفید ہوتے ہیں، جبکہ ضعف یا ضرر کے باعث خام بلغمی رطوبتیں پیدا ہو کر خون سے مل جاتی ہیں، اور سر اور چہرہ کے اعضاء میں اتنی حرارت بھی نہیں ہوتی کہ یہ رطوبتیں تحلیل ہو جائیں + اس لئے قوت مغیرہ غذا کو عضو کے مشابہ نہیں کر سکتی ہے + رہا یہ امر کہ یہ مرض ہونٹ ہی میں خاص کر کیوں ظاہر ہوتا ہے، حالانکہ قوت مغیرہ کے ضعف کی حالت میں دوسرے اعضاء کو بھی شریک مرض ہونا چاہئے + اس کی وجہ یہ ہے کہ ہونٹ کا رنگ سرخ، یا قوت کے مانند شوخ ہوتا ہے، اس لئے سفیدی کا اثر قوت مغیرہ کے معمولی ضعف سے ظاہر ہو جاتا ہے، اور دوسرے اعضاء کی سُرخ سفیدی سے ملی ہوئی رہتی ہے، اور ان میں کسی قدر کمزورت ہوتی ہے، اس لئے سفیدی کا اثر تا وقت سبب سخت قوی نہ ہو ظاہر نہیں ہوتا + اگر اس کے ساتھ ہی چھلکے سے اترتے ہوں، تو سمجھو کہ ساتھ ہی سادہ خشکی یا عارضی حرارت بھی ہے + جو اس رطوبت کو خشک کر رہی ہے، جس سے جلد کے اجزاء کا باہمی اتصال و ارتباط ہے، اس لئے جلد پھٹ جاتی ہے، اور اس کے پتلے پتلے چھلکے جھڑتے ہیں +

علاج { مسلسل بلغم استعمال کریں، غذا کی احتیاط کریں یعنی سبزیوں اور جانوروں کے کھانے سے اجتناب کریں { ایسی غذا دیں، جن میں لیس اور چکنائی نہ ہو صرف ایک سال کے بیٹے کے بچے کا گوشت خنار میں دیں { لطیف روغن ناک میں سڑکوائیں { شلا روغن منہ { روغن خیرا، روغن چنبیلی، روغن خلوق { روغن زعفران، تاکہ حرارت غریزہ یہ بڑھ کر قوی ہو جائے، اور بلغمی غلیظ افراط لطیف ہو کر تحلیل ہو جائیں { اور چھلکے اترتے ہوں تو ملہ قوت مغیرہ قوت غازیہ کی وہ قسم ہے، جو غذا، میں تغیرات و استحوالات پیدا کر کے اسکو عضو کے مانند کر دیتی ہے (مترجم) +

قیروطی تلیس، جویط اور مرغی کی چربی، کیترا، لعاب ہمدانہ، لعاب خطمی، لعاب المی وغیرہ سے بنائی گئی ہو، قیروطی عضو کو نرم کرتی، سکڑتی، اور متفرق اجزاء کو اپنی لزوجت اور تلیس کی وجہ سے اکٹھا کرتی ہے {ناکھ اور حلقہ مقعد پر روئی سے تیل لگائیں}

### ہونٹھ پھڑکنا (اختلاج شفقہ)

(۱) **شرکت معدہ** { گاہے فم معدہ کی شرکت سے ہونٹھ پھڑکنے لگتے ہیں } کیونکہ منہ کی سطح معدہ کی سطح سے متصل ہے، اور یہ جلی، جو دونوں کے درمیان اتصال رکھتی ہے، فی نفسہ سخت ہے، اور جو جسم سخت ہوتا ہے، اگر اس کے ایک سرے کو ہلایا جائے تو دوسرا سر بھی ہلتا ہے۔ پس جب کوئی موزی مادہ معدہ پر گر جاتا ہے، تو معدہ اس کے دور کرنے کی غرض سے ہلکا ہٹکھڑکتا، اور گاہے آرام حاصل کرنے اور دوبارہ سکڑنے کی استعداد حاصل کر نیکے لئے پھیلتا ہے۔ انغرض ان مختلف حرکات سے ہونٹھ میں بھی حرکت پیدا ہوتی ہے +

**علامت** { اس کے ساتھ متلی اور ہچکی ہوتی ہے، اور اس قسم کا اختلاج قے کی نشانی ہے } کیونکہ معدہ کی حرکت مادہ موزی ہی کے دور کرنے کے لئے ہوتی ہے +

(۲) **شرکت عصبی** { گاہے ہونٹھ اس پٹھے کی شرکت سے پھڑکتے ہیں، جو معدہ کی طرف دماغ سے آیا ہوا ہے } اور یہ اس وقت ہوتا ہے، جبکہ دماغ میں آذیت پہنچے، جس کے دفع کے لئے دماغ میں انقباضی و انبساطی حرکت پیدا ہو۔ اس کی حرکت سے ہونٹھ بھی حرکت کرینگے، کیونکہ ہونٹھ دماغ سے بذریعہ ان شاخوں کے اتصال رکھتے ہیں، جو اعصاب دماغیہ میں سے تیسرے جوڑے سے پیدا ہوتی ہیں، جیسا کہ یہ حالت لغوہ اور مرگی کے ادائل میں ہوتی ہے +

(۳) **ریاح غلیظ** { گاہے یہ مرض غلیظ ریاح کی وجہ سے ہوتا ہے، ان کا ذکر مرض اختلاج میں ہو چکا ہے } (جو امراض دماغیہ میں شمار کیا گیا ہے) +

(۴) **امتلاء عروق** { گاہے ہونٹھ اس لئے پھڑکتے ہیں کہ ان کی باریک رگیں خون سے بھر ہو جاتی ہیں } اور یہ اس وقت ہوتا ہے، جبکہ خون میں سردی پیدا ہو جائے، جو اس خون کے بخی رات کو ریاح بنادے، اور مسامات کو بھی کثیف کر دے، ایسا ہونے سے یہ ریاح تحلیل ہونے سے رہ جاتے ہیں + **علامت** { خون کے غلبہ کی علامتیں نمودار ہونگی } **علاج** { تیغال کی فصد کھولیں } غذائیں کھیں، اور مسامات کو کھولیں +

## ہونٹھوں کا سکر جانا (تقلص شفتہ)

(۱) یہ مرض گاہے بچوں میں مادہ منویہ کی کمی سے پیدا ہوتا ہے، اور اس کی اصلاح و ترمیم پر آم  
طہوئیت ہی میں، جبکہ اس کے اعضاء نشوونما میں ہوتے ہیں، ممکن ہے { جیسا کہ ان آیام میں  
راس مستط (چپٹے سر) اور چپٹی ناک اور ٹپڑے اعضاء کا درست کرنا ممکن ہے، کیونکہ اس وقت  
اعضاء نرم اور ہر شکل کے قبول کرنے کے لئے آمادہ ہوتے ہیں اور اس کی صورت یہ ہے کہ  
کھینچ کر درست کریں اور باز کریں }

(۲) گاہے یہ مرض تشنج استفرغی سے پیدا ہوتا ہے، جو علاج ہے {  
(۳) گاہے تشنج استلائی سے پیدا ہوتا ہے { علاج تشنج استلائی کا علاج کریں {  
یعنی مادہ کو خارج کر کے گرم روغنوں کی مالش کریں +

## ہونٹھ کی بواسیر (بواسیر شفتہ)

یہ گاہے بچے ہونٹھ میں چھوٹے سے انگور کے برابر بڑے رنگ کی زیادتی (دُ بھار) پیدا  
ہو جاتی ہے، جس سے ہونٹھ باہر کی طرف لوٹ جاتا ہے، اور خشکی کے غلبہ سے ہونٹھ بیچ سے  
پھٹ جاتا ہے، اسکو ہونٹھ کی بواسیر کہتے ہیں، اور گاہے بچے ہی ہونٹھ میں سیاہ رنگ کا  
قند پیدا ہو جاتا ہے، جسکی رنگت اور شکل و شباهت فرصاد کے مانند ہوتی ہے { فرصاد  
سُرخ توت کو کہتے ہیں، جیسا کہ صاحب صحاح اور بیہقی نے اپنے صیلا نہ کتاب  
(الادویہ) میں، اور فاضل علامہ نے کلیات قانون کی شرح میں ذکر کیا ہے، اس کو شامی  
توت بھی کہتے ہیں، اور فارسی میں اس کو شاہ توت کہتے ہیں { اس کے ساتھ درد نہیں ہوتا  
ہے { کیونکہ اس کا مادہ سرطان کی طرح غلیظ ہوتا، اور اس پر خاکی اجزاء غالب ہوتے ہیں،  
اس سبب سے کہ اجترائی کی وجہ سے اس کے گرم و لطیف اجزاء تحلیل ہو جاتے ہیں؛ اسلئے  
وہ عضو کو مار دیتا، اور اس کی حس کو باطل کر دیتا ہے { گاہے دونوں ہونٹھوں اور چہرہ کے  
بعض حصوں تک پہنچ جاتا ہے { اور یہ اس وقت ہوتا ہے، جبکہ مادہ زیادہ ہو، اور عضو کے  
مزاج کی خرابی یا نامرد و مستحکم ہو کر آس پاس تک سرایت کر جائے؛ پس جو بھی غذا و دواں  
آئے گی، وہ فاسد ہو کر اسی طرح کا مادہ سوداویہ بن جائے گی { اس کا سبب خونی جلا ہوا مادہ  
ہے، جو رگوں کی شاخوں سے ٹکڑے جلا اور گوشت کے درمیان جمع ہو جاتا ہے { +

علاج { اگر اس کا رنگ سخت سیاہ ہو تو قصد قیال و چار رنگ کریں، انقبیرن کے جراثیم  
لے تشنج استفرغی، وہ تشنج جبرکث استفرغی سے واقع ہو، مثلاً دستوں کی کثرت سے +  
لے تشنج استلائی، تشنج ادری، جو کسی فاسد مادہ کی موجودگی سے واقع ہو +

کا سہل دیں، اور بدن کے تنقیہ کے بعد ہونٹ پر نشتر سے بچنے لگائیں تاکہ مادہ خاص ہونٹ سے  
 بھی نکل جائے اور سرکہ مل دیں تاکہ خون بند ہو جائے، کید نہ کیے داغ کے قائم مقام ہو جائے  
 اور اگر اس کا رنگ سُرخ یا نل ہو تو اسے لوسے سے نہ چھیڑیں؛ کیونکہ اس کی پیدائش شریانی  
 خون سے ہوتی ہے اور اس وقت شریانی پُراور پھولی ہوئی ہوتی ہیں، جو لوسے کے استعمال  
 سے کٹ جائیں گی، جن کے خون کا اس وقت بند کرنا نا ممکن ہو گا، اور اگر خون بند کر نیکی غرض  
 سے داغ ڈالا جائے گا، تو ہونٹ ٹپڑھے ہو کر قبیح المنظر (بد نما) ہو جائیں گے، اور بات چیت  
 کرنے میں فرق آجائے گا اور اس کا علاج ضادات (لیپوں) سے کرنا چاہئے جو سوز، باہونہ  
 ناخونہ، خطمی کو زردی بیضہ اور مرغیوں کی جربئی کے ساتھ پکا کر بنا لے گئے ہوں۔ مرہم لگائیں  
 جو لوسے کے سیل، مردار شنگ، سفیدہ کا شغری، زعفران، اور پھنگری سے موم و روغن بادم  
 کے ساتھ بنایا گیا ہو۔ اگر بوا سیر کو ایک غصہ گزر گیا ہو، تو ہونٹ کو لمبائی میں چیر کر زخم کے  
 لب تراش کر ملا دینا اور سی دینا چاہئے، تاکہ ہونٹ پھر سیدھے ہو کر درست ہو جائیں  
 سینے کے بعد خون بند کرنے والی دوائیں، مثلاً گل سرخ، زعفران، اور دم الاخوین پھرک  
 دیں، اس کے بعد بھرنے والے مرہم لگائیں۔

## ہونٹوں کا ورم (ورم شفتین)

یہ سوا کی کثرت سے ہوتا ہے، علاج: زائد مادہ کو فصد و اسہال کے ذریعہ خارج  
 کریں، پھر ضاد محلل، جس میں قوت قبض بھی ہو، مثلاً رسوت، باہونہ، آرد جو، آب مکوے  
 سبز لگائیں۔

## ہونٹ کے دانے اور زخم (بثور شفتہ، وقرح شفتہ)

دانے خون اور صفرا سے پیدا ہوتے ہیں، ام کا علاج تیفال کی فصد و جشاندہ ہلکا  
 سہل دینا سب سے بہتر ہے، اور زخم علی العموم دانوں میں پیپ پڑ جانے سے پیدا ہوتے ہیں، ان پر مرہم  
 سفید لگائیں، مردار شنگ اور ماز و پیکر قیر ملیں تاکہ موم اور روغن زردی کے ساتھ لگائیں۔

## دانت اور مسوڑھوں کے امراض

### امراض اَشْنَان و لَیْش

### اَشْنَان (وندان)

دانت و دقہم کے ہیں، اول: دودھ کے دانت، جو بچپن میں پیدا ہو کر نکلتے

(۳۱) دندان کے دائیں : بائیں طرف کے



(۳۲) دانت کی لہڑی کاٹ ( پندرہ گنا بڑھا کر دکھایا گیا ہے )



(۳۲) چھوٹی دائرہ لی ٹھوس لکھ



(۳۳) بڑی دائرہ لی ٹھوس لکھ



(۲۵) سات سال کے بچے کے دانت





ہیں، انکی تعداد گہری ہوتی ہے؛ ہر ایک جڑے میں دس چوں میں داڑھیں ہر ایک جڑے میں پچاس دس کے کل چار ہوتی ہیں؛ باقی سب دانت برابر ہوتے ہیں۔  
 دویم: **اَسْنَانٌ دَائِمَةٌ**، جو ہمیشہ قائم رہتے ہیں، اور جو تعداد میں علی العموم بتین ہوتے ہیں؛ ہر ایک جڑے میں سولہ، اگلے چار دانتوں کو تنہا یا اور سب باقیہ کہتے ہیں، جو چڑے اور پٹے ہوتے ہیں؛ چونکہ ان کا کام نرم غذاؤں کو چھڑی کی طرح کاٹنا ہے، اس لئے یہ **قَطَّاعَةٌ** (کاٹنے والے) کہلاتے ہیں۔ ان دانتوں کی جڑیں جو جڑوں کے گڑھوں میں گڑی رہتی ہیں، اکری ہوتی ہیں۔

رباعیات کے پہلو میں ہر طرف ایک ایک دانت ہوتا ہے، جن کی جڑیں چوڑی، مرقی، اور تمام دانتوں کی جڑوں سے زیادہ دماز ہوتی ہیں، اور سرے مار یک اور مخروطی ہوتے ہیں؛ ان کو **قَاب** (کچیاں) کہتے ہیں، جن کا کام بعض خشک چیزوں کو توڑنا ہے۔

ان کچلیوں کے پہلوؤں پر ہر دو طرف پانچ پانچ اور چڑے دانت ہوتے ہیں؛ جگے سرے کھردرے ہوتے ہیں، جنکو **أَضْرَاس** (س داڑھیں) طواحن کہتے ہیں؛ اور آخر حاور کچیاں کہتے ہیں۔ ان دانتوں کا کام غذاؤں کو پینا اور سخت چیزوں کو توڑنا ہے۔ ان پانچ داڑھوں میں سے اگلی دو داڑھیں چھوٹی ہوتی ہیں؛ کیونکہ ان کے سرے پر دو مدبے (انما عباہر) ہوتے ہیں، اور پچھلی تین داڑھیں بڑی ہوتی ہیں۔ ان کے سرے میں تین چاندور گٹھے پانچ مدبے ہوتے ہیں۔ ان بلندوں کے درمیان صلیبی نالیاں ہوتی ہیں، جو غذا کے پینے میں معاون ہوتی ہیں۔ چھوٹی داڑھوں کی جڑیں عموماً اکری سی ہوتی ہیں، اور بڑی داڑھوں کی جڑیں دوہری (دو شاخوں میں منقسم) شاخہ، اور گاہے چار شاخوں میں منقسم ہوتی ہیں۔ بالائی جڑے میں یہ جڑیں زیرین سے زیادہ ہوتی ہیں۔

بہر حال، سولہ دانت ہیں، جو دونوں جڑوں میں ایک طرح پر دانت ہیں۔  
 سائے دانت دونوں جڑوں میں اس طرح گڑے ہوتے ہیں کہ انکی اندرونی جڑوں کے برابر دونوں جڑوں میں گڑھے پائے جاتے ہیں، جنہیں **آوِاسِی** کہتے ہیں۔ دانت کی جڑیں تعداد کے لحاظ سے مختلف ہوتی ہیں؛ بعض میں ایک، بعض میں دو، اور بعض میں تین چار ہوتی ہیں؛ چنانچہ تنہا یا اور رباعیات میں صرف ایک، داڑھوں میں سے دو چکی (دبڑی) داڑھوں میں علی العموم تین جڑیں ہوتی ہیں، اور نیچے کی داڑھوں میں علی العموم دو جڑیں ہوتی ہیں۔

دانتوں کی بتین تعداد اکثر ہے۔ گاہے صرف اٹھائیس اور گاہے چھتیس ہی

ہوتے ہیں +

دانت کا جتنا حصہ مسوڑھوں سے باہر نظر آتا ہے، اسے دانت کا سر کہتے ہیں، اور جتنا حصہ ہڈیوں کے گڑھوں میں گڑا رہتا ہے، اسے جڑ کہتے ہیں، اور جو حصہ ان دونوں حصوں (سراور جڑ) کے درمیان ہوتا ہے، اور جہاں سوڑھے کا گوشت چسپاں رہتا ہے، اور جہاں بالعموم ذرا تنگی ہوتی ہے، اسے گروہن کہتے ہیں +

اگر کسی دانت کو عمودی طور پر یعنی کھڑا کاٹا جائے، تو اس کی گردن سے نیچے دانت کے اندر ایک جوت یا خول دکھائی دیتا ہے؛ اس خول سے باریک باریک نالیاں جڑوں میں جاتی ہیں۔ یہ نالیاں جڑوں کے سروں پر ایک باریک سوراخ میں تمام ہوتی ہیں + اس جوت کے اندر ایک نرم و نازک مادہ ہوتا ہے، جو نہایت حساس اور کثیر العروق ہوتا ہے۔ اسکو دانت کا مغز (لببِ سینئی) کہتے ہیں، جس میں دانت کی جڑوں کے سوراخوں کے ذریعہ رگیں اور پٹھے دانت میں آتے ہیں + جب اس پٹھے میں کوئی آذیت پہنچتی ہے، تو دانت میں درد ہوتا ہے (مترجم) +

## دانت کا درد (وَمَخُ الْأَسْنَانِ)

متقدمین اطباء کا اتفاق ہے کہ دانتوں میں حس نہیں ہے؛ کیونکہ یہ ہڈیوں کے اقسام سے ہیں، اور اس لئے کہ جب ان کا کوئی حصہ ٹوٹ جاتا ہے، یا ریتی سے ریتے جاتے ہیں، تو تکلیف نہیں ہوتی ہے، اور اسلئے کہ انکے اوکھیرنے کے بعد گاہے درد رہ جاتا ہے لاگران میں حس ہوتی اور خاص امکاناً درد ہوتا تو اوکھیرنے پر پہننے کے کیا معنی؟ + رہا وہ درد جو دانتوں میں ہوتا ہے، یہ درد دانتوں کے اعصاب کے سوراخ سے پیدا ہوتا ہے، جو دانتوں کی جڑوں سے ملے ہوتے ہیں، یا مسوڑھوں کے درم سے ہوتا ہے، مگر خیال یہ ہوتا ہے کہ درد خاص دانت ہی میں ہے + رہا یہ امر کہ دانتوں کے اوکھیرنے کے بعد گاہے درد کیوں ٹھہر جاتا ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس سے پٹھے یا درم کی جگہ فراخ ہو جاتی ہے، کیونکہ درم کی جگہ جب تنگ ہوتی ہے، تو تनाव اور کچا پٹ سے درد ہوتا ہے، اور جب وسعت و فراخی آ جاتی ہے تو درد ساکن ہو جاتا ہے، اور جب مادہ دانتوں کی وجہ سے بند تھا، اسے تحلیل ہونے کا موقع مل جاتا ہے + نیز اس وقت دوا مقام درد سے ملانی ہو سکتی اور مل سکتی ہے، اس لئے علاج کے وقت درد و جلد ساکن ہو جاتا ہے + جالیینوس کا قول ہے کہ ”دانتوں میں حس ہے، ہونڈ کی طرح چڑکتے ہیں، اور اعضا حساسہ کی طرح بے حس اور سن ہو جا کر رہتے ہیں“ ثابت بن قیس نے اس قول کو پسند کیا ہے، اور ان دلائل کو کافی و شافی ثبوت سمجھا ہے، علیٰ ہذا

شیخ اور اطباء متاخرین کا بھی یہی خیال ہے، جو اس کے پیرو ہیں +  
دانت کے جوت میں ان کے گودہ کے اندر اعصاب ہوتے ہیں، خاص جہ میں نہیں  
ہوتے، اسلئے دونوں گروہوں کے ساتھ صداقت کا ایک پہلو موجود ہے +

(۱) **سود مزاج گرم** { دانتوں کا درد گاسے سود مزاج گرم سے ہوتا ہے } خواہ سود مزاج  
سادہ ہو، یا مادی، خاص دانتوں میں ہو، یا ان کے اعصاب میں، یا مسوڑھوں کے درم کی  
شرکت سے ہو +

**علامت** { ٹھنڈے پانی سے آرام ملتا ہے، درد بے قرار کرنے والا ہوتا ہے، ساتھ ہی  
مسوڑھے میں درد ہوتا ہے } اگر یہ درد مسوڑھوں کے درم سے ہو تو درم کا ہونا ظاہر ہے، اور اگر  
اس کی شرکت سے ہو تو درم ہونے کی وجہ یہ ہے کہ شدت درد سے مواد آکر درم پیدا کر بیٹھے ہیں،  
یہی سُرخی اور تپ ہوئی ہے { پس اگر سبب مرض خاص دانتوں میں ہو تو دانت گلا ہوا ہوگا،  
اور درد دانت کی درازی تک بڑھے گا، اور اگر اعصاب میں ہوگا تو درد زیادہ گہرائی  
تک معلوم ہوگا +

**علاج** { قبضال کی فصہ کھولیں، سنگمیاں کھولیں، چادرگ کاٹیں { چھار برگ فارسی  
لفظ ہے جس کے معنی عربی میں آخر بَعَثَ عَمْرُو ف (چادرگ) ہیں + یہ چادرگیں ہونٹوں میں دو  
اوپر اور دو نیچے ہیں ان کی فصہ منہ اور مسوڑھوں کے امراض میں اس لئے مفید ہے کہ  
نمایت نزدیک سے مادہ مرغن کو خارج کرتی ہے، ان کی فصہ ایک خاص نشتر سے کی جاتی ہے،  
جس کا سر گول ہوتا ہے، اور جب کو نوٹہ کا کہتے ہیں { ہڑ اور اٹلی کے جو شانہ سے دست  
جاری کریں، منہ میں گلاب اور سرکہ رکھیں } تاکہ ٹھنڈک پہنچے اور گرم مواد چھٹ جائیں  
{ اور شدت درد میں اس کے ساتھ قدرے کافور بھی اضافہ کر دیں، پھر منہ میں فقط روغن گل  
رکھیں } جرمز اور تحلیل کر کے درد ساکن کر دیتا ہے { اور اگر درد زیادہ شدید ہو تو ساتھ ہی  
افیون بھی ملا لیں، تاکہ بے حس آجائے } +

(۲) **سود مزاج سرد** { گاسے دانتوں میں درد سود مزاج سرد سے پیدا ہوتا ہے } جو  
خاص دانتوں میں، یا ان کے اعصاب میں عارض ہوتا ہے +

**علامات** { درد کے ساتھ نہیں ہوتی ہے، نہ چہرہ میں سوزش ہوتی ہے، اور نہ مسوڑھوں  
میں درد ہوتا ہے } کیونکہ اس کا درد اتنا سخت نہیں ہوتا کہ مواد کو کچلے لائے، اور ان میں درد  
پیدا کر دے، اور اگر ان میں درد پیدا ہو بھی جائے تو وہ درد سرد ہوتا ہے، اور اوٹکے ساتھ  
دانتوں میں درد نہیں ہوتا ہے، کیونکہ سردی ایک ایسی کیفیت ہے، جو ایک مقام سے  
دوسرے مقام کی طرف نہیں جاتی اور شریعت نہیں کرتی ہے { یہ درد سرد پانی پینے یا اسی قسم کی  
سردی کا سوسے ذکر تھا اور ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل نہ ہوتا قابلِ غور ہے +

کوئی بافضل یا با نقودہ سرد چیز کے استعمال کے بعد ظاہر ہوتا ہے، اور گرم چیزوں سے ساکن ہو جائے گا۔  
**علاج** اگر مادہ ہو تو فی یارح کے مسلسل سے خارج کریں، سرکہ کی کھلی کریں جس میں پودینہ،  
 عاقرقرا، اور صغیر جوش دیئے گئے ہوں، سرکہ کا فائدہ بلغم کا چھٹا اور خارج کرنا، نیز اور دواؤں  
 کی قوتوں کو گہرائی تک پہنچانا ہے، اور دوسری دواؤں کا فائدہ گرم کرنا، مادہ کا چھٹا اور تحلیل کرنا،  
 اور دانتوں کی جڑ عاقرقرا، بورہ، اسنی، سونٹھ، گول مرچ، اور چیتہ سے ملیں، تاکہ وہ غلیظ مواد کو گرم  
 کر کے چھٹائیں، اور صاف کر دیں، رطوبات کو خشک کر دیں، اور لیسار بلغم کو زائل کر دیں اور دانتوں  
 کی جڑ میں تریاق اربعہ، تریاق اسنان، یا فلونیا رکھیں، تریاق اربعہ اور فلونیا کے نشے  
 گزر چکے۔

نشہ تریاق اسنان: جنبید ستر، ہینگ، سیاہ مرچ، سونٹھ، سیبہ، انیون، برابرے کر  
 شہد میں بھون بنائیں، جبڑے کو تنک، باجرہ، اور پیرانے کپڑوں سے خوب گرم کر کے سینگیں، اور کونکہ  
 یہ گرمی پہنچانے کے باوجود مواد کو دانتوں سے اور دانتوں کی جڑوں سے باہر کی طرف کھینچ لاتا ہے  
 جس سے درد ساکن ہو جاتا ہے۔ اسی وجہ سے جب جبڑے میں درم پیدا ہو جاتا ہے تو مادہ کے  
 جذب ہو جانے کی وجہ سے دانتوں کا درد جاتا رہتا ہے۔ مگر چاہئے کہ خشک (سینک) کمانے سے  
 دو گھنٹے قبل یا چار گھنٹے بعد کریں، تاکہ کچے اور غیر منضج مواد ان کی طرف جذب ہو کر چلے نہ آئیں  
 اگر ان تدابیر سے درد جاتا رہے تو خیر، درد دانتوں کو سونے، یا چاندی کے چھوٹے چھوٹے آلات  
 سے دائیں جس کی ترکیب یہ ہے کہ پہلے انکو گرم کریں، پھر چھوٹی سی ٹنگی میں داخل کر کے، جو دردناک  
 دانت پر پہلے بٹھائی گئی ہو، منہ کے اندر لے جائیں، یا دانتوں کے گرد آ مار کہہ کر چھوٹا سا کپڑا لٹکیر  
 (جیسا کہ کان کا میل نکالنے کے لئے ہوتا ہے) لیکر گرم گرم روغن زیتون سے بھر کر دائرہ کے وسط میں  
 ڈال دیں۔ اس سے فوراً درد ساکن ہو جاتا ہے۔ مگر اس سے دانت دینے دینے ہو جاتے ہیں  
 ایسے تدابیر جن میں آگ استعمال کی جاتی ہے، اس کا وقت بہتے جاتے ہیں، جبکہ مرکب دواؤں  
 مقصورہ حاصل نہ ہوتا ہو، کیونکہ آگ اس عضو کو قوت بخشتی ہے، جس کا مزاج سرد ہو گیا ہو، اور  
 فاسد مواد کو تحلیل کر دیتی ہے، جو عضو کے ساتھ چسپاں ہو جاتے ہیں، یا دانت توڑ پھینے جاکیں،  
 تاکہ دواؤں کا اثر ان میں نفوذ کر سکے، اور ان کے مواد تحلیل ہو سکیں، اور توڑنے کی صورت  
 یہ ہے کہ دانتوں پر تانبے کا بیل انگور کے درخت کے دودھ میں ملا کر روئی کے ساتھ رکھیں،  
 تانبے کا بیل وہی ہے، جو اس کے پیٹے وقت گرتا ہے، یا سونٹھ رکھیں، جو سرکہ میں چالیں دینے  
 تک بھگوئی گئی ہو، مگر پہلے دوسرے دانتوں کو تیل سے مل لیں، اور ان دواؤں کے اثر سے  
 محفوظ کر لیں، تیل اپنی مخصوص لزجت اور چکنا چکی کی وجہ سے ان دواؤں کے اثر کو نفوذ کھینچنے  
 سے باز رکھتا ہے۔

(۳) شرکت معودہ: لوگ کہ دانتوں کا درد معودہ کی شرکت سے ہوتا ہے، جبکہ معودہ

غلط یا تیز یا ردی اور فاسد مواد سے، یا مواد کی مقدار کثیر سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔

**علامت** { یہ درد بدھتی، استلار معدہ، اور رات کے کھانے کے بعد ظاہر ہوتا ہے }  
کیونکہ اس وقت دانتوں کی طرف ردی اور غیر منظم بخارات چڑھتے ہیں۔

**علاج** { سہل گریوں اور مایارح کے ذریعہ معدہ کو پاک کریں } مگر تے نہ کرائیں { غذا  
کم کر دیں } تاکہ منظم آجھا ہو۔

(۴) دانتوں کا اوکھڑنا اور ٹوٹنا { گاہے دانتوں کا درد اسوجہ سے ہوتا ہے کہ بغیر  
لے اور بغیر اس کے کوئی بیرونی شے ان کی جڑوں تک پہنچے، فقط برے مواد کے تعفن  
اور فساد سے دانت ٹوٹنے اور اوکھڑنے لگتے ہیں } +

**علاج** { عاقر قرا، افیون، آرکندر، پیکر، دودھ میں گوند بکرا اس مقام پر رکھیں } تاکہ  
درد میں سکون آئے، اور زیادہ اوکھڑنے سے روک جائیں { اگر یہ تدبیر کافی ثابت ہو تو  
غیر، وردہ مذکورہ بالا تدبیر سے روغن زیتون، یا کسی دوسرے کے ذریعہ داغ دیں } تاکہ درد  
میں سکون آجائے۔

(۵) ریاح { گاہے دانتوں میں درد غلیظ ریاح سے ہوتا ہے، جو سر سے پیدا ہو کر دانتوں  
کی جڑوں اور ان کے اعصاب کی طرف آ جاتے ہیں } اس کی علامت یہ ہے کہ درد  
میں تناؤ ہوگا اور ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوگا } +

**علاج** { دماغ کو ان رطوبات سے پاک کریں، جن سے ریاح پیدا ہوتی ہے } بطم کے  
گوند، سیاہ مرچ، پرست پنچ، کبر، پٹکری، اور شہد جیسی دواؤں سے { دانتوں کو قوی کریں } +

(۶) کیڑے { گاہے دانت میں درد اسوجہ سے ہوتا ہے کہ دانت کے اندر کیڑے پیدا  
ہو جاتے ہیں } اور یہ کھلے ہوئے اور گلے سڑے دانت میں، جس میں سودا رخ ہو گیا ہو، پیدا  
ہوتے ہیں، کیونکہ اس سودا رخ سے رطوبتیں گھس کر سڑ جاتی ہیں، اور کیڑے بن جاتے ہیں +  
بعض لوگ اس دلیل کو پیش کرتے ہیں کہ انکار کرتے ہیں کہ چبانا، زبان کی حرکت، اور  
دانتوں کا پشنا، رطوبتوں کو سودا رخ کے اندر بند رہنے اور کیڑا بننے میں دیتا اور یہ کہ اگر سودا رخ  
میں کچھ داخل بھی ہو جائے تو نمکین، ترش، اور کڑوی چیزوں کا چبانا کیڑوں کی پیدائش کو باز رکھتا  
ہے + اس کا جواب اس طرح دیا گیا ہے کہ زیرین جڑوں کی حرکت، اور دونوں جڑوں کے دانتوں کا  
پشنا (یا گستا)، سودا رخ کے اندر کیڑوں کی پیدائش کو روک نہیں سکتا، اور نہ مختلف قسم کی  
غذاؤں کا چبانا اسے باز رکھ سکتا ہے، جیسا کہ مختلف قسم کی غذاؤں کا معدہ سے آنتوں کی  
طرف گزرنے والے دانتوں کے اندر کیڑوں کی پیدائش کو نہیں روک سکتا ہے + غذا تو آگ رہی،  
بعض اوقات (صغیر جیسے) نہایت کڑوے مواد اس کا پر گرتے ہیں، اور ان کی پیدائش  
کو نہیں روک سکتے۔

**علاج** { تخم گندنا، اجراسن خراسانی، تخم پیاز بیکر بکر یا کی چربی، باسوم میں گوند حکر دھونی پہونچائیں } جس کی صورت یہ ہے کہ اسے آگ پر رکھ کر اسپر قیت اوندھا دیں، اور اس کی ٹونٹی کھائے ہوئے دانت پر رکھیں، تاکہ دھونی کے بخارات داخل ہوں، اور کیڑا نکل پڑے +

قرمشی کا قول ہے کہ اسکی وجہ ہے کہ جو درد خاص دانتوں میں اور انکی جڑوں میں ہوتا ہے، وہ اکثر داڑھوں میں ہوتا ہے، حالانکہ داڑھ زیادہ سخت اور آفتوں کے قبول کرنے سے بعید ہوتی ہیں، اور جو درد دانتوں کے گوشت میں عارض ہوتا ہے، مثلاً اس کا ڈھیلا ہو جانا، ستر جانا، اور کم ہو جانا، ایسے درد اکثر اس گوشت میں ہوتے ہیں، جو اگلے چار دانت (شنا یا اور رباعیات) پر ہے، حالانکہ یہ گوشت اکثر اوقات ہوا میں کھلا رہتا ہے۔ برخلاف ازیں داڑھوں کا گوشت ہوا سے پوشیدہ اور تری کے مقام میں ہوتا ہے، اس لحاظ سے آفتیں زیادہ تر اسی گوشت میں پیدا ہونی چاہئے تھیں، نہ کہ اگلے دانتوں کے گوشت میں؟

اس کا جواب قرمشی نے اس طرح دیا ہے کہ اس کے وجہ کچھ تو دانتوں سے متعلق ہیں، اور کچھ وجہ درزوں سے وابستہ ہیں + دانتوں سے جو وجہ متعلق ہیں، وہ یہ ہیں کہ داڑھ زیادہ چوڑی اور ان کی جڑیں لمبی ہوتی ہیں؛ پس جب مادہ حرکت کر کے انکی طرف آتا ہے تو انکی جڑوں میں بچس کر رہ جاتا، اور ان سے پھسلنے نہیں پاتا، اسلئے یہ مادہ جب خاص دانتوں کے جوہر میں نفوذ کر جاتا ہے، تو خاص دانت میں درد ہوتا ہے، اور جب دانتوں کے جوہر میں نفوذ کرنے نہیں پاتا تو اس صورت میں درد ان کی جڑوں کے پاس ہوتا ہے + رہے دوسرے دانت، وہ ایسے زیادہ موٹے نہیں ہوتے، اور انکی جڑ ایک ہی ہوتی ہے، جس کا سلا باریک ہوتا ہے + پس جب کوئی مادہ حرکت کر کے انکی طرف آتا ہے تو انکا جڑوں کے سروں پر ٹھہرنا نامکن ہوتا ہے، اور وہ وہاں سے اتر جاتا ہے، اور جب مادہ جڑ کے سروں سے جڑ کے چوڑے حصے تک پہونچتا ہے، تو دانت کے اوپر اس کے گڑھے کی دیوار کے درمیان سے نفوذ کر کے باہر نکل آتا، اور گوشت میں پھونچ کر دانت کو تکلیف پہونچائے بغیر گوشت کو فاسد کر دیتا ہے + ہاں اگر مادہ ایسا زیادہ غلیظ ہو کہ دانت کے اوپر گڑھے کے درمیان میں درز سے نفوذ کر سکے، تو اس وقت بیشک دانت کی جڑ میں درد ہوگا، خاص دانت کے جوہر میں نہ ہوگا + رہے وہ وجہ جو درزوں سے متعلق ہیں، وہ یہ ہیں کہ داڑھیں رخسارہ کی دونوں ڈیوں میں گڑی ہوتی ہیں، جو سخت، موٹی، بڑی، اور درزوں سے خالی ہیں؛ پس جب مادہ ان میں آتا ہے تو زیادہ آسانی تحلیل ہوتا، اور ان سے باہر خارج ہوتا ہے، بلکہ دانتوں تک نفوذ کرتا ہی چلا جاتا ہے، اسلئے دانت میں درد پیدا ہو جاتا ہے، اور دوسرے دانت ایسے نہیں ہیں، کیونکہ وہ تو دونوں

عظم مخوف میں گرے ہوتے ہیں، اور انکی طرف مادہ جڑ آتا ہے، وہ دونوں عظم شفت سے اوپر  
ہے۔ جب یہ اس درز کے پاس پہنچتا ہے، جو ان کے اور دونوں عظم مخوف کے مابین ہے تو  
اس درز سے ٹکڑے ہڈی اور گوشت کے درمیان آ جاتا ہے، اور بہتا ہوا دانتوں کے گوشت  
پر چلا جاتا ہے۔

قرشی کہتا ہے کہ ہم نے یہ کیوں کہا کہ اسکے وجہ و دوا مور سے متعلق ہیں، اور دونوں  
امور کا ساتھ ہونا ضروری ہے (۱) دانتوں کی حالت (۲) درد کی حالت؟ اسلئے کہ اگر اس کا سبب  
فقط دانتوں کی حالت سے وابستہ ہو (دردوں کا کوئی تعلق نہ ہو) تو عام ڈاڑھوں کی طرح عقل  
داڑھ میں بھی کثرت سے درد پیدا ہو کریں، بلکہ بڑے ہونکی وجہ سے اس میں تو درد بھی دیا وہ  
تکلیفیں پہنچنی چاہئیں (حالانکہ ایسا نہیں ہے) اور اگر اس کا سبب فقط درز سے متعلق ہوتا  
(دانتوں کا کوئی علاقہ نہ ہوتا) تو زیرین جڑے کی داڑھوں کا حال اسی کے دوسرے دانتوں کو  
مانند ہوتا، حالانکہ ایسا نہیں ہے، کیونکہ اس کے سبب کا تعلق مجموعی طور پر دونوں امور سے ہے؛  
اور عقل داڑھ چونکہ ہڈی کے کنارے پر واقع ہے، اور اس کے پاس ایک درز بھی ہے، اسلئے  
بمقابلہ دوسری داڑھوں کے اس میں تکالیف کم پیدا ہوتی ہیں، لیکن داڑھوں کے علاوہ  
دوسرے دانتوں کے مقابلہ میں داڑھ کا درد اس کے بڑے ہونے کی وجہ سے اکثر ہوتا ہے اور  
زیرین دانتوں کے پاس چونکہ دروز نہیں ہیں، اسلئے بمقابلہ بالائی دانتوں کے اسکے گوشت  
میں فساد کم ہوتا ہے۔ اور چونکہ زیرین داڑھیں بڑی ہوتی ہیں، اسلئے اس میں بمقابلہ  
دوسرے نیچے دانتوں کے تکالیف کثرت سے عارض ہوتی ہیں، مگر یہ کثرت بالائی داڑھوں  
کے مقابلہ میں کم ہے، کیونکہ بالائی داڑھوں میں دونوں باتیں جمع ہیں، بڑی بھی ہیں، اور  
دانتوں کے لئے دروز بھی ہیں۔ قرشی کے اس قول میں اعتراض کے اگرچہ کئی موقعے ہیں،  
مگر پھر بھی اس میں اچھے فوائد ہیں۔

**اسباب:** عموماً مندرجہ ذیل اسباب دانتوں میں درد ہونے کا باعث ہوتے ہیں:  
دانت کا بوسیدہ ہو کر سوراخ کا پیدا ہو جانا، دانتوں کو صاف نہ رکھنا، فقرس اور  
سورہضم جیسے امراض کا عارض ہونا، پارہ کے مرکبات کا استعمال کرنا، نزہہ و زکا  
میں زیادہ تر متلا رہنا۔ علاوہ ازیں گاسے کٹھی میٹھی چیزیں بہ کثرت استعمال کرنے  
سے، نیز عورتوں کو زماڑ حمل میں، اس کی شکایت ہو جا سکتی ہے۔  
**علامات:** دانت میں شدید درد ہوتا ہے، جھنڈے پلانے سے درد میں

لحہ بقول ابن عظیم مخوف وہ ہڈی ہے جس میں بالائی اگلے چاروں دانت گرے رہتے ہیں، وہ ایک طرف اور  
دوسری طرف بالائی جڑے کا حصہ ابتدائی حالت میں لگ ہوتا ہے، جبکہ ٹکڑے ہو جاتا ہے، بقول  
ابن عظیم شفت وہ حصہ ہے جس کا رکی ہڈی ہے، یعنی بالائی جڑے کا ناکہ، انقباض شفت کا ہوتا ہے۔

زیادتی ہوتی ہے، ماؤنٹ دانت کے نزدیک کے سوڑے ستورم ہو جاتے ہیں، کبھی  
رخسارہ اور چرو بھی ستورم ہو جاتا ہے +

معمولات مطب: مرض کے اصل سبب کو معلوم کر کے اسکو دفع کریں، اور  
دانتوں کے درد کو تسکین دینے کے لئے ذیل کا نسخہ استعمال کریں:

نسخہ: عاقر قرحا، قرفل، نفل سیاه، نمک طعام، خودل کوٹ چھانکر سنون  
بتائیں اور تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد دانتوں پر اسکو لگیں + سنون تباکو  
دانتوں پر ملنا بھی درد کے لئے مفید ثابت ہوا ہے +

اگر دانتوں میں جوٹ پیدا ہو گیا ہو، اور اس میں درد ہو تو ذیل کا نسخہ تیار  
کر کے استعمال کریں +

نسخہ: انیون، کانور باہم ملا کر، یاروغن لونگ یا انجیر کا دودھ روٹی میں تر  
کر کے اس غلامیں رکھیں، اور دن میں چند بار مندرجہ ذیل نسخوں میں سے کوئی ایک  
بطور غرغره کے استعمال کریں:

نسخہ غرغرا: پوست درخت جمیلی، پوست درخت سرس، باؤ بڑنگ، ان  
سب کو جوش دیکر چھان لیں اور غرغره کریں +

نسخہ دیگر: باؤ بڑنگ کو پانی میں جو شدیکر چھان لیں اور غرغره کریں +  
اگرچہ دانتوں میں درد ہو تو سنون پوست سفیلاں اور سنون تباکو ملا کر دن میں دو  
تین بار دانت پر ملائیں، یا ذیل کا نسخہ تیار کر کے استعمال کریں +

نسخہ: پشکری بریاں، نیلا تھوٹا بریاں، مصطکی، کتھ سفید، مرچ سفید،  
زنجبیل، الچی سفید، نمک لاہوری، ان سب کو کوٹ چھان کر سنون بتائیں + صبح  
اور شب کو سونے وقت لگائیں اور لگانے کے بعد پان کھالیں + اور ذیل کا نسخہ  
بطور ضاد کے جڑے پر لگائیں:

نسخہ ضاد: انیون، زعفران، پانی میں پیس کر ضاد کریں +

اگر دانت سے پیپ نکلتی ہو اور درد شدید ہو تو اس کا علاج نوا میرٹھ کے موافق  
کرنا چاہیے، جس کا ذکر پہلے ہو چکا + اگر نفوس مرض کا سبب ہو تو نفوس کا علاج کریں،  
اور سنون وغیرہ، جو بھی کھے گئے ہیں لگاتے رہیں۔ مرض کا سبب اگر یہ معنی ہو تو اسکا علاج  
کریں۔ اگر پارہ کے استعمال سے مرض لاحق ہوا ہو تو اس کا استعمال ترک کر دیں۔ اسی طرح  
اگر تیش اور غیر یہ اشیا کے زیادہ استعمال سے یہ شکایت پیدا ہو گئی ہو تو اس سے  
پیشہ کر لیں۔ اور اگر نزدیک کام کی وجہ سے مرض پیدا ہوا ہو تو اس کا علاج اسی طرح  
کریں، جیسا کہ نزدیک کے بیان میں مذکور ہوا۔ اگر عمل کے زمانہ میں یہ شکایت ہو جائے تو



دیبا سنون وغیرہ استعمال کریں، جن کا ذکر پہلے آچکا ہے +  
 غذا و پیرہیز: اگر غذا کی خواہش ہو اور درد شدید ہو تو ایسی غذا نہیں کھلائیں، جو نرم  
 زود ہضم، اور ساتھ ہی مقوی بھی ہوں، مثلاً ساگو داند، آتش جو، انڈا، پنیر وغیرہ +  
 جب درد کی شدت کم ہو جائے تو پھر معمولی غذا میں دیتے رہیں، یہاں تک کہ مرین صحتیاب  
 ہو جائے۔ ثقیل، اور ترش، اشیاء سے پرہیز کریں۔ ٹھنڈے پانی سے گلی نہ کرنے دیں  
 اور قبض بھی نہ ہونے دیا جائے، بلکہ آٹھائے علاج میں اطر فیل وغیرہ کے ذریعہ تسکین دیتے رہیں  
 اس سے درد میں کافی تخفیف حاصل ہوتی ہے، کیونکہ اس سے مراد کا املہ ہو جاتا ہے +

## دانت کا کند ہونا (ضرر)

دیکھنا میں کیا ہے؟ کسی خشونت اور کھردرا پن پیدا کرنے والے سبب سے دانتوں کا کنڈ

بیمس ہو جاتا ہے؟

**سبب (۱)** اس کا سبب گاہے بیرونی ہوتا ہے، مثلاً ترش، تھابھن، اور کٹھی (کبیلی)  
 چیزوں کا چبانا، جو دیر تک دانتوں پر قائم رہیں، جس سے اس کا کچھ لطیف و رقیق حصہ دانتوں کے  
 جوہر میں جا کر سردی اور قبض پیدا کرتا ہے، جس سے خشونت اور کھردرا پن آ جاتا ہے، یہی وجہ  
 کہ سر کے دانت کنڈ نہیں ہوتے، کیونکہ سر کے لطافت و رقت کے باعث اگرچہ نفوذ کرتا ہے، مگر  
 وہ دانتوں پر دیر تک نہیں ٹھہرتا، بلکہ جلد تحلیل ہو جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ شایاں اگلے دند  
 (دانت) اور وہ دانت جو منہ کے سامنے ہیں، کنڈ نہیں ہوتے ہیں، کیونکہ ان کے رقیق اور  
 چھوٹے ہونے اور کم رگڑا کھانے کی وجہ سے کنڈ کرنے والی چیزوں کی ملاقات اور ان کا  
 اتصال بمقابلہ داڑیوں کے زیادہ نہیں ہوتا ہے، اور زیادہ دیر تک یہ چیزیں ٹھہریں ہی نہیں ہیں  
 کیونکہ داڑییں بڑی اور سوتی ہوتی ہیں اور چبانے وقت زیادہ رگڑا کھاتی ہیں اور گاہے  
 اس کا سبب اندرونی ہوتا ہے، مثلاً ترش، بھغم، یا سودا، نرم معدہ میں چسپاں ہوتا ہے، جن کا  
 اثر دانتوں سے دانتوں تک پہنچتا ہے؟ دانتوں تک یا صرف کنڈ کرنے والی کیفیت پہنچتی ہے، جو بیرونی  
 اشیاء کے مانند فعل کرتی ہے، یا غلیظ، ترش، اور کنڈ کرنے والے مخدرات پہنچتے ہیں +

**علاج** گرم چیزوں سے علاج کریں، تاکہ دانت، یا اس کے پٹے میں، جو سردی پیدا

ہو گئی ہے، اور اس سے قبض اور کھردرا پن پیدا ہوتا ہے، وہ زائل ہو جائے، اور اس کے

سٹے ہوئے اجزاء پھیل جائیں، یا ایسی چیزوں سے علاج کریں، جو چکنا اور نرم کریں، تاکہ وہ تحلیل

پن پیدا ہو کر دانتوں اور باطالت کے جوہر سے قبض جاتا رہے، مگر ہی پیدا کرنے والی چیزیں

مثلاً صغیر، بادروج، خمد، نمک، یہ چیزیں چبائی جائیں، یا لی جائیں، ان کا فائدہ یہ ہے

کہ کنڈ کرنے والی دھرت کو چھانٹتی، تحلیل کرتی، اور خشک کرتی ہیں + علاوہ ازیں نمک کو ترچھی

پوری عداوت ہے، اسی وجہ سے جب یہ سرکے ملایا جاتا ہے تو سرک کی ترشی ٹوٹ جاتی ہے۔  
 ڈچکنا کرنے والی چیزیں یہ ہیں: خرف، موم، چھلے ہوئے بیجے، بادام، یہ چیزیں باوجود کہ نرم اور  
 طویل کرتی ہیں، لگنے والی رطوبت کو اپنے لیس کی وجہ سے غلیظ کرتی ہیں، اسلئے یہ رطوبت  
 تنگ مسامات میں نفوذ نہیں کر سکتی، اور دانتوں کے جوہر میں گھس نہیں سکتی، بعض لوگوں  
 کا قول ہے کہ یہ چیزیں اس رطوبت سے سردی میں موافق، اور غلطی و لز و جت میں مخالف ہیں،  
 اور جو چیز کہ غلیظ اور لیسدار ہوتی ہے، وہ لطیف و درقیق شے کو بضرطیکہ وہ کسی امر میں موافق  
 ہوا جذب کر سکتی ہے، اسی وجہ سے یہ چیزیں اس رطوبت کو داڑھوں اور رباطات کے جوہر  
 سے جذب کر لیتی ہیں، جس طرح کوئی شے اپنے سمجھن اور موافق کو جذب کر لیتی ہے، اسی انداز میں  
 سبب سے، جو مرض ہوتا ہے اس کا علاج یہ ہے کہ مناسب تدابیر سے معدہ کو بغلیم اور  
 سودا سے پاک کریں، پھر مذکورہ بالا دوائیں چلائیں یا ملیں۔

سبب (۲) اس مرض کی دوسری قسم وہ ہے، جو سرد چیزوں کے استعمال سے پیدا  
 ہوتی ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ جب کوئی سرد، یا گرم، یا سخت چیز گزرتی ہے، تو دانت  
 میں درد ہوتا ہے، اور علاج یہ ہے کہ گرم گرم روٹی، یا گرم گرم انڈے کی زردی دانتوں کے نیچے  
 چند بار دہائیں، تاکہ اس کی گرمی سے آنکھوں میں آنسو آجائیں، اس سے دانتوں کی عارض  
 شدہ سردی، خواہ سادہ ہو، یا مادی زائل ہو جائے گی، پھر روغن گل میں مصطکی حل کر کے  
 گرم گرم منہ میں رکھیں، یہ سوڑھے اور دانتوں کو قوی کرتا ہے، اور ان کے ٹھنڈے دردوں  
 کو سکون بخشتا ہے۔ اس مرض کا نام ذہاب ماء السنان ہے، جسے مستقل طور پر  
 عنقریب اس کے بعد مصنف ذکر کریں گے۔

دانتوں کا گل جانا، سوراخ ہو جانا، اور ٹوٹنا  
 (تَاكُلُ اَسْنَانٌ، تَشَقُّبُ اَسْنَانٍ، تَفْقِثُ اَسْنَانٍ)

یہ مرض گلہ ایسی رطوبت سے پیدا ہو جاتا ہے، جو دانتوں میں نفوذ کر کے متعفن ہوتا  
 ہے، جس سے دانتوں کا مزاج فاسد ہو جاتا ہے، اور وہ روح حیوانی کو قبول نہیں کرتے، بلکہ خود  
 روح کا مزاج بھی فاسد ہو جاتا ہے، اس لئے دانت مردہ ہو جاتے، اور ٹوٹ ٹوٹ کر گرتے  
 ہیں اور گاہ یہ مرض اس کی رطوبت آہستہ کے فنا ہو جانے سے پیدا ہوتا ہے، جس سے اس کے  
 اجزاء باہم پیوستہ رہتے ہیں اور دانتوں پر خشکی کا غلبہ ہو جاتا ہے، جس سے وہ بھٹ بھٹ کر  
 رہنے رہنے ہو جاتے ہیں، جیسا کہ بڑھوں، مرض سے اُٹھے ہوئے لوگوں، اور ان لوگوں میں  
 پیدا ہوتا ہے، جو متواتر سیر کرتے ہیں۔ فرق ان دونوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ خشکی

کی صورت میں دانت لافڑ ہو جاتے ہیں، اور رطوبت کی صورت میں اس کے خلاف ہوتا ہے۔  
نیز دانتوں کا رنگ سبز، زردہ سیاہ ہو جاتا ہے۔

**علاج** { پہلی قسم کا علاج یہ ہے کہ ایا رب اور گریوں کے ذریعہ دماغ کا تنقیہ کن رطوبات کریں، جوہ دانتوں کی طرف آتے ہیں، قابض مخن کے ذریعہ، جو دانتوں کے گلنے کو روک دے دانتوں کو قوی کریں { تاکہ فاساد اور ردی مواد کو قبول نہ کریں، مثلاً رسوت، سنبل، ناگر موٹھ، مازوہ، ماقر قرحا { سرکے سے کلی کریں، جس میں قابض دوائیں جوش دی گئی ہوں { مثلاً برگ سورہ، گلنٹا، پٹکری { دانتوں میں نمک، مصطکی، اور قدرے کافور بھر دیں { تاکہ زیادہ گلنے سے محفوظ رہیں، اور چبانے میں تکلیف کم ہو، اور درد ساکن ہو جائے { مگر پہلے ریتی سے فاساد جزا کو صاف کر دیں { تاکہ فساد بڑھ کر آس پاس تک نہ سرایت کر جائے، اور دیا دہ گل نہ جائے { اور جو خشکی سے پیدا ہوتا ہے { اس کا علاج نہایت دشوار ہے { رطوبت پیدا کر نیوالی غذاؤں اور شرابوں سے مزاج میں رطوبت پیدا کریں! سفیدی بیضہ، لعاب اسپنول، گدھی کا دودھ، روغن بنفشہ: سب کو اس قدر ملائیں کہ ایک ہو جائیں، پھر دانتوں پر لگائیں یا لگی کریں } +

## دانتوں پر میل کا حجم جانا (اور) رنگ کا بدل جانا (حَقَرٌ وَتَغْيِيرٌ لِّوَنِ الْاَشْنَانِ)

{ حَقَرٌ دانت کے اُس میل کا نام ہے، جو مٹی کے ٹیکریوں کے مانند ہوتا ہے، جیسے ہوئے رنگ کے مانند آسانی ٹوٹتا ہے، دانتوں کی جڑوں پر جم کر اتنا سخت ہو جاتا ہے کہ اس کا اوتارنا دشوار ہوتا ہے { اس کو قلعہ بھی کہتے ہیں { اس کا رنگ سیاہ، سبز یا زرد ہوتا ہے + اس کا سبب وہ تراور غلیظ بخارات ہوتے ہیں { جن میں اگرچہ لذت نہیں ہوتی مگر تھوڑی سی حرارت ضرور ہوتی ہے { جو معدہ سے چڑھ کر منہ اور دانتوں کی سطح پر جم جاتے ہیں + منہ کی سطح پر جو جمے ہوئے ہوتے ہیں، وہ زبان کی حرکت سے صاف ہو جاتے ہیں، مگر جو دانتوں پر جمے ہیں، وہ اندر یا باہر رہ جاتے ہیں { کیونکہ زبان وہاں تک نہیں پہنچ سکتی { اور ایک عرصہ کے بعد وہ جم کر بستہ ہو جاتے ہیں { کیونکہ منہ کی حرارت سے ان کا لطیف حصہ تحلیل ہو جاتا ہے { جس غلط سے یہ بجا لات آتے ہیں، اس کا پتہ میل کی رنگت سے چل سکتا ہے } +

**علاج** { تمام بدن اور معدہ کو اس غلط سے پاک کریں، دانتوں کے میل کو { اگر وہ بہت سخت ہو تو سہ کے آلات سے آسانی صاف کریں اور اگر وہ زیادہ سخت نہ ہو گیا ہو تو بجلی (جلا کرنے والے) سخنوں سے صاف کریں { مثلاً کھدر یا، نمک، سیپ کی ماکہ، پسا ہوا شیشہ، شیشہ، بارہ خشک کاسینک جلا کر پیسا ہوا +

**دانتوں کے رنگ بدل جانا** { اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ فاسد مادہ دانتوں کے اندر نفوذ کر جاتا ہے، جس سے انکا رنگ نفوذ کرنے والی خلط کے موافق سبز، یکنی، زرد، یا گج کے مانند ہو جاتا ہے } اور ان پر میل جا ہوا نہیں ہوتا ہے + اگر مادہ غلیظ ہے، تو صرف ایک ہی دانت کا رنگ بدلتا ہے، اور تبدیلی تبدیلی عرصہ دراز میں آتی ہے، اور اگر مادہ رقیق ہے، تو بہت سے دانتوں کی جڑوں میں پھیل جاتا، اور سب کی رنگت بدل جاتی ہے +

**علاج** { دوا گریوں اور غریبوں سے تمام بدن اور سر کا اس خلط غالب سے تفتیح کریں، پھر اگر وہ زرد ہو، جو صفراوی ہونے کی علامت ہے، تو قحطی، جو، اور سور کا آنا سر کے ساتھ لگائیں، مگر پہلے آب مکہ و سبز اور سر کے کلی کرالیں { تاکہ صفراوی مادہ گرنے سے باز رہے + } اور اگر وہ سیاہ ہو، جو سوداوی ہونے کی علامت ہے، تو روغن گل ہمراہ بیخ کبر، افتیمون، مصطکی، چھڑیلہ لگائیں، اور اگر وہ گج کے مانند ہو، جو غلیظ بلغم سے پیدا ہوتا ہے، اور دھبہ طلقیتہ (ایک جیسا) بھی کہتے ہیں { تو قیروٹی، روغن مصطکی، گرم چربیاں { مثلاً مرغی کی چربی } ہمراہ روغن خیر یا دگل شبنم، موم، قدے زوفا، گیہوں کا تھوڑا سا تیل، جو چند روز تک پانی میں جھکوا گیا ہو، لگائیں { یہ آخری قسم کم اچھی ہوتی ہے، کیونکہ مادہ غلیظ اور لیسار ہونے کی وجہ سے سخت ہو جاتا ہے + اور چونکہ دانتوں کا جوہر سخت ہے، اسلئے دوا کا اثر بھی اچھی طرح وہاں تک نہیں پہنچتا، بلکہ دانت پھٹ جاتا ہے، اور اس سے جاہل مادہ خارج ہوتا ہے { اور گاہے اس قسم میں اور اس میں، جس کا رنگ یکنی ہوتا ہے { اور جو سوداوی ہی سے ہوتا ہے { سر کے کلی کرنا مفید پڑتا ہے، جس میں تخم دور کہ دہ اندرائن جو خندگی گئی ہو { اندرائن بڑی قوت اور زور کے ساتھ مادہ کو جذب کرتا ہے، علاوہ ازیں یہ غلیظ بلغم اور کالے پت (مرار اسود) کا محلل اور مقطع بھی ہے۔ اسکو تخم سے صاف کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اندرائن کا تخم سخت زہر ہے، گاہے اس کا ایک ٹانگ (چار دنی) بھی ہلاک کر دیتا ہے +

## دانتوں کا ہلنا اور گرنا (تحرک لُٹان و سقوط لُٹان)

**سبب (۱)** { گاہے اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اداری یعنی جڑوں کے سوراخ (جن میں دانت کڑے رہتے ہیں) زیادہ کشادہ ہو جاتے ہیں، جیسا کہ بچوں میں ہوتا ہے { آوارہی — آریہ (تشریح کے ساتھ) کی جمع ہے، آریہ وہ سوراخ ہے، جس میں دانت گڑا رہتا ہے { بچوں میں دانتوں کے گرنے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ طبیعت خود ان دانتوں کو اس لئے گراتی ہے کہ وہ دھکے دانت کڑے لے لے طلقیتہ، طلق کثیف مشوب، طلق: ایک + ملے بیخ گیہوں پانی میں پسا ہوا، جڑوں کے مانند ہوتا ہے، اور پھر پکڑ کر کھاتے ہیں +

اور انکی پیدایش چھوٹی ہوتی ہے، اور دودھ بھی ان دانتوں کو خراب کر دیتا ہے، کیونکہ دودھ اپنی  
 سائندہ کی وجہ سے جلد متعفن ہو جاتا، اور چکنائی کی وجہ سے معدہ کو ضعیف کر دیتا، اور لطافت کی  
 وجہ سے جلد بگڑ جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ اگر دودھ زیادہ پکایا جاتا ہے، تو دُخانی (دھوئیں دار)  
 ہو جاتا ہے، اور اگر بغیر پکائے چھوڑ دیا جاتا ہے تو ترش ہو جاتا ہے، یہی حال اُسکا معدہ میں بھی  
 ہے، چنانچہ معدہ میں اگر قوی حرارت ہوتی ہے، تو یہ دُخانی ہو جاتا ہے، اور اگر ضعیف  
 حرارت ہوتی ہے، تو ترش ہو جاتا ہے؛ اس لئے اس کا فساد و تعفن معدہ سے دانتوں  
 تک پہنچتا ہے، کیونکہ بار بار معدہ میں غذا کا فاسد ہونا، اس سے زیادہ دانتوں کی خراب  
 کرنے والی کوئی دوسری شے نہیں، پس طبیعت اور اری (دانتوں کے گڑبھوں) کو وسیع کر دیتی  
 ہے تاکہ ان کی جگہ پہلے سے بڑے بڑے اور مضبوط دانت پیدا کیے، کیونکہ بچہ جب بڑا ہو جاتا ہے  
 تو وہ غذا مقدار میں زیادہ، اور سخت سخت چیزیں کھانے لگتا ہے، اور دودھ کے دانت چونکہ  
 پیدایشی طور پر ضعیف ہوتے ہیں، اور دودھ انہیں اور بھی خراب کر دیتا ہے، اسلئے انکی قوت  
 اتنی نہیں ہوتی کہ تازہ سبخت اور کثیر المقدار غذاؤں کو چبانے کے لئے کافی ثابت ہو، اسلئے  
 ایسے قوی اور مستحکم دانتوں کی ضرورت پڑی، جو تازہ زندگی اس خدمت کو انجام دے سکیں، اور  
 اس عرصہ میں طبیعت بھی اس کے پیدا کرنے کے لئے غذا کے حکم سے مادہ جمع کر لیتی ہے، اسلئے  
 پہلے دانت گر پڑتے ہیں، اور ان کی بجائے دوسرے دانت اسی مادہ کے ذخیرہ سے پیدا  
 ہو جاتے ہیں۔

**سبب (۲)** [۱] یا اس کی وجہ دانتوں کا خشک اور لاغر ہو جانا ہے، اور یہ گاہے بڈھوں  
 میں ہوتا ہے، جولا علاج ہے، کیونکہ یہ تو ایک ایسی چیز ہے، جو اپنے نشوونما اور کمال کے مرتبہ  
 کو پہنچ کر کھٹنے لگی ہے، اور رطوبت غریبہ کے تحلیل ہونے سے عنقریب درجہ ہلاکت تک  
 پہنچنے والی ہے، بڈھوں میں یہ مرض اسی وجہ سے نہیں ہوتا کہ دانت لاغر ہو جاتے ہیں؛  
 بلکہ مسوڑھوں کا گوشت بھی کم ہو جاتا ہے، جو دانتوں پر محیط رہتا، اور انہیں کسی قدر روکے  
 رہتا ہے، گاہے کسی خون کے باعث جوانوں میں بھی ہوتا ہے، جیسا کہ مرض سے اُٹنے ہوئے  
 لوگوں کو اور ان لوگوں کو ہوتا ہے، جو متواتر سہو کے رہے ہوں، اس کی علامت یہ ہے کہ  
 بدن لاغر و خشک بن گئی، اور تمام بدن میں خشکی ہوتی ہے، کیونکہ خشکی کا سبب رکھی خون، تمام  
 بدن میں عام ہوتا ہے، اور یہ کہ مسوڑھوں میں کوئی ایسی بات نہیں ہوتی ہے، جو اس میں کوئی  
 نقصان یا دودھ وغیرہ پیدا کرے، مثلاً گلنا، متعفن ہونا، فساد، ڈھیلا پن، معصفت کا  
 یہ کنا بھیج نہیں ہے کہ مسوڑھوں میں کوئی نقصان نہ ہوگا، کیونکہ خون کی کمی سے نقصان کا  
 ہونا لازمی ہے۔

**علاج** [۲] خشک غذاؤں کو ترک کر دیں، اور تازہ غذا میں کھلا کر آرام و آسائش پہنچا کر ہلنا

معدہ میں سلا کر اندر روغن وغیرہ کی مالش کر کے قوام بدن اور خصوصاً دماغ میں رطوبت پیدا کریں تاکہ اعصاب کے ذریعہ دانتوں تک رطوبت پہنچے {بھڑکلی، سٹخ، طباشیر، مسور، پھلکری، مائیں کلاں وغیرہ جیسی قابض دواؤں سے دانتوں کی جڑوں کو قوی کریں} +

**سبب (۳)** ڈگاہے دانتوں کے ہلنے کی وجہ رقیق رطوبت ہوتی ہے، جو سوڑھوں اور دانتوں کے باندھنے والے اعصاب کو ڈھیلا کر دیتی ہے + علامت — سوڑھے سترخی اور ڈھیلے، اور گرم و سرد چیزوں کے ادراک سے مست ہوجاتے ہیں، اور باوجود اس کے دانت پھر بھی لاغر نہیں ہوتے، بلکہ موٹے رہتے ہیں، اور چونکہ اس حالت میں عضلات ڈھیلے پڑ جاتے ہیں، اس لئے بات چیت میں جبرے کا پتہ نہیں، اور کثرت رطوبات سے، اور اس لئے کہ ہونٹھ اور باپھوں کے عضلات ان کے روکنے سے کمزور ہوجاتے ہیں، اس لئے سے لعاب بہتا ہے، اور چونکہ دانتوں کی جڑوں میں یہ بھی رطوبتیں جمع ہوتی ہیں، اس لئے یہاں سڑی سی محسوس ہوتی ہے + علاج — فحش کا سامان کریں، گرم قابض چیزوں کے جوشاندہ سے کھلی کریں، مثلاً عاقرقرا، پوست بچ، کبر، ہندی، ناگر موٹھ، پھلکری، گل سٹخ، سنبل، قابض اور خشکی پیدا کرنے والے طلا، اور منجن لگائیں} +

**سبب (۴)** ڈگاہے دانت اس لئے ہلتے ہیں کہ سوڑھوں میں گرم ورم پیدا ہوجاتا ہے اس لئے ورم کی کچا وٹ سے سوڑھے دانتوں سے الگ ہوجاتے ہیں + علامت — سخت درد اور دہشیں ہوتی ہے + علاج: سوڑھے کے ورم کا علاج کریں، نصہ و اسہال سے کام لیں، اوائل میں سرد قابض دوائیں لگائیں {مثلاً طباشیر، پوست ہیلدزد، گلنار، سماق + بارتنگ اور خرفہ کے پانی سے کھلی کریں} + مرض کے انحطاط کے وقت میں صرف تحلیل کرنے والی دوائیں لگائیں، مثلاً سبز دھنئے کا پانی، اور روغن گل +

**سبب (۵)** ڈگاہے دانتوں کے ہلنے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ضعف اور کمی خون کے باعث سوڑھے ڈھیلے ہو کر دانت سے جدا ہوجاتے ہیں، جیسا کہ مرض سے اٹھنے کے بعد ہوتا ہے {اس کے ڈھیلے ہونے کی وجہ رطوبت نہیں ہوتی ہے (جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے) + علامت: — سوڑھے سفید ہوجاتے ہیں، اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا اس میں خون کی بڑھی نہیں ہے + علاج: عمدہ اور کثیر الغذاء غذاؤں سے تقویت پہنچائیں {مثلاً بھڑکے اور بکری کے بچے، اور فرہ چوزوں کے گوشت، اور زردی بیضہ، و گرم قابض منجن لگائیں} تاکہ خون کران کی طرف جذب کر کے روک لیں، مثلاً ناگر موٹھ، سنبل، کبر موٹھ، مصطکی، گل سٹخ +

**سبب (۶)** ڈگاہے دانتوں کے ہلنے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ سوڑھے کا گوشت کم ہو جاتا اور گل جاتا ہے {جس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ان کی طرف تیز کھانے والا، اور خون کو

جلائے والا مادہ گرتا ہے۔ **علاج** { فصد کریں اور سہل دیں، سنگھیاں کھجوائیں } تاکہ  
معاذ خارج ہوں { فدا رساقیہ (ساق والی) اور رانیہ (انار والی) کھلائیں } تاکہ خون فاسد  
اور اس کی حرکت کم ہو جائے، اور اس سے عفونت جاتی رہے { میٹھی چیزیں اور گوشت وغیرہ  
جو خون کی حرکت ہوں، چھڑا دیں } کیونکہ ان گندہ مسوڑھوں کی طرف تغذیہ کے لئے، جو خون  
آتا ہے، خواہ وہ اچھا ہی کیوں نہ ہو، فاسد ہو کر جل جاتا ہے، اور مرہ کے از دیا دکا  
سبب بن جاتا ہے، اس لئے جب اس کی پیدائش بدن میں کم کر دی جائیگی، تو مسوڑھ بچا کر  
بھی کم ہو جائیگا { گندہ، زراوند، دم الاخرین، آرڈرکرسنہ، ایرسا، یعنی سورسن آسانجونی  
میکر شہد اور سرکہ عنصلی (جنگلی پیاز کا سرکہ) میں ملا کر لگائیں } تاکہ فاسد اور مردہ گوشت فنا  
ہو کر باقی حصہ رہ کر قوی ہو جائے، اور فساد سے بچا رہے { ادا اگر مسوڑھ سے متعفن ہوں } اور  
زیادہ تیز اور قوی علاج کے محتاج ہوں { تو قلہ نیون سے علاج کریں } جس سے غرض یہ  
ہے کہ متعفن گوشت گر جائے + اس کے بعد سرکہ سے کلی کرائیں +

**سبب (۶) { گاہے دانت اس لئے ہلتے ہیں کہ ان پر کوئی صدمہ ہو جاتا ہے، یا چوٹ  
لگ جاتی ہے + علاج: } سر و قابلین چیزوں سے علاج کریں، جو انہیں مستحکم کر کے باندھیں {  
اکثر ایسی دواؤں کا ذکر ہو چکا ہے + اگر درست ہو جائے تو خیر، ورنہ لوہے سے داغ دیا جائے  
یا سونے، یا چاندی کی زنجیر سے باندھ دیا جائے، پھر مذکورہ بالا دوائیں چھڑک دی جائیں +  
معمولات مطب: } اگر دانت صرت ہلتے ہوں تو سنون پرست مغیلاں صبح  
اور شب کو سوتے وقت دانتوں پر روزانہ مل لیا کریں۔ لیکن اگر اس کے ساتھ درد  
بھی ہو تو سنون زرد یا ذیل کا نسخہ تیار کر کے استعمال کریں:**

**نسخہ سنون:** گر و ساق، مار وے ہنز، ہدی، گلنار، پوست انار، پیکری +  
یادہ سنون استعمال کریں، جس کا نسخہ درج بالا آستان میں گزر چکا ہے +  
غذا و پرہیز: نرم غذائیں، چٹکے کھانے میں دانتوں پر کوئی زور نہ پڑے، استعمال  
کرائیں، مثلاً دودھ، طعم کچڑی، دلیا، ساہو دانہ، کم مرچ مصالحہ کا شوربہ وغیرہ۔  
ٹھنڈے پانی سے کلی کریں۔ ایسی غذائیں انتخاب کریں، جن سے کھل کرا جابت ہوتی  
ہو، مثلاً خرفہ کا ساگ، پالک کا ساگ۔ علاوہ ازیں ادویہ سے بھی عین دے سکتے ہیں +

## دانتوں کا بڑھ جانا (تثدیس)

**سبب (۱) { دانت جس طرح غذا قبول کرتے اور اس سے نشو و نما پاتے ہیں، اسی  
طرح پر رومی معاد کو بھی قبول کرتے ہیں، جس سے ان کا حجم بڑھ جاتا ہے + یہ فلیٹا ہو جاتے  
اور پھول جاتے ہیں } اور ان میں ایک قسم کا دم پیدا ہو جاتا ہے + اگر یہ فضلات قبول نہ کیا**

کرتے تو کبھی سبز و سیاہ نہ ہوتے؛ کیونکہ اس کی وجہ سوائے نفوذ فضلات کے کوئی دوسری نہیں ہے۔ اگر اس مرض کے ساتھ درد بھی ہو، تو سمجھنا چاہیے کہ گرم اور دم کے مانند اس میں گرم غلط نفوذ کر چکی ہے، اور اگر درد نہ ہو تو ڈھیلے اور دم کی طرح یعنی رطوبت کی دلیل ہے۔

**علاج** اگر ساتھ درد ہو تو فصد کریں، بدن سے مواد کا تنقیہ کریں، لیکن درد کے لئے ختنہ کش کے ساتھ مارا شیور (ج کا پانی) ملائیں، آب ساق اور گلاب سے کلی کریں، سرد اور قابض قسم کے طلا سر کریں تاکہ نگائیں تاکہ مواد کو روک دے، مثلاً سرد کا پیل، مازو، مائیں کلاں۔

اگر درد کے ساتھ نہ تو علاج یہ ہے کہ ابارجات، گولیوں، اور غرغروں کے ذریعہ دماغ کا تنقیہ کریں، اور مونتھ اور مصطکی چبانے کو کہیں، تاکہ موجودہ مواد تحلیل ہو جائیں، مسک اور سداب کے ساتھ دانت ملیں؛ کیونکہ اس میں قابض اور محلل، دونوں قسم کی دوائیں ہیں۔

فی یانس کو روغن میں بھون کر دانت پر ملیں تاکہ مادہ تحلیل ہو۔

**سبب (۲)** اگر گاہے دانت لمبائی میں اس لئے بڑھ جاتا ہے کہ وہ دوسرے دانتوں سے سخت ہو جاتا ہے، اس لئے وہ کس کر کچھ عرصہ بعد چھوٹے ہو جاتے ہیں، اور وہ اپنی سختی سے ابھرا ہوا رہتا ہے (اور نہیں گستا)، اور دوسرے مقابل کے دانت کو گھس دیتا ہے، اور چبانے میں اس لئے وقت پیدا کرتا ہے کہ دوسرے دانت باہم اچھی طرح مل نہیں سکتے، اور اگر نہیں کھاتے۔

**علاج** دوا نگلیوں کے درمیان یا کسی آڑ سے پکڑ کر کہ وہ ہل نہ سکے، ریتی سے ریت دیں، تاکہ دوسرے دانتوں کے برابر ہو جائے۔

**سبب (۳)** اگر گاہے دانت اس لئے بڑھ جاتا ہے کہ اس کی جڑ میں دم پیدا ہو جاتا ہے اور جان سے وہ اگا ہے، اس کے خلاف جانب ڈھکیں دیتا ہے۔

**علاج** اگر مناسب ہو تو فصد کریں، بدن کا تنقیہ کریں؛ ابتدا مرض میں آب کوئے سبز، آب گلاب تازہ، اور اسی قسم کے قابض اور مادہ (پھیرنے والے) پانیوں سے کلی کریں، پھر محلل دواؤں سے کلی کریں۔

**سبب (۴)** اگر گاہے دم کی صدمت میں اس لئے بڑھ جاتا ہے کہ وہ جڑ سے اکڑ جاتا ہے۔

**علاج** اگر دانت اپنے باندھنے والے پٹے سے جدا ہو گیا ہو تو ہاتھ سے اپنی جگہ پکڑ کر مصطکی سے یا شونے کی زنجیر سے، جو بہتر ہے، باندھ دیں، اور اس کی جڑ میں پشکری اور بارہ سنگھ سوختہ لگا دیں تاکہ مستحکم ہو جائے۔

## دانتوں کی خارش (حکۃ الاسنان)

یہ مرض علی العموم مختلف اقسام کے پانی پینے سے پیدا ہوتا ہے جس میں سبھی کیفیت پانی جاتی ہو، مثلاً نمکین و گندک، اور جو اکھار (نطرون) وغیرہ کا پانی اور گاہے لے کیونکہ سونے میں نمک نہیں گھلتا ہے، اور دلت دراز نمک کنور میں ہوتا۔



ایسی تیز غذاؤں کے کھانے سے پیدا ہوتا ہے، جس سے تیز غلط پیدا ہوتی ہے؟ یہ غلط ایسی ہوتی ہے کہ اگر عام بدن میں ہو تو اس سے کھلی پیدا ہو جائے تو اور اس غلط میں سے کچھ دانتوں کی جڑوں کی طرف آجاتی ہے؟ اور گلے ان کے جوہر میں بھی نفوذ کر جاتی ہے +  
**علامت** — دانتوں کی جڑوں میں غارش کی سی کیفیت پائی جاتی ہے، کہ دانتوں کے رگڑنے، یا کسی چیز کے چبانے کے بغیر تھوڑی دیر کے لئے بھی چین نہیں ملتا ہے؟ چبانے سے اس سے تیز مادہ پراگندہ ہو جاتا ہے +

**علاج** — اس فاسد مادہ سے بدن اور دماغ کا تنقیہ بذریعہ جوشاندہ افیتون و جب ایسج کے کریں، برسی غذاؤں مثلاً تیز، کڑوی، اور تلکین غذاؤں سے پرہیز کریں؟ تاکہ اسے تیز اخلاط نہ پیدا ہوں؟ سکجین عضلی سے، یا اس سرکہ سے کلی کریں، جس میں بیج حامن و کچھ پکایا گیا ہو؟ تاکہ یہ اخلاط جھٹ جائیں +

## آسانی سے دانت اوگانا (تھیل نبات الانسان)

تنگی، کمسن، چہرہوں، مغزوں، اور بیجوں سے دانت کی جگہ ملیں؟ کیونکہ ان میں ہلکی سی لطیف حرارت ہے، جو گھس کر دانتوں کے نکلنے میں امداد کرتی ہے، اور باوجود اس کے ان میں جڑوں کے نرم اور ڈھیلے کرنے اور رطوبت پہنچانے کی طاقت بھی ہے؟ اور شدت درد میں کمزور کا پھوٹا ہوا پانی لگائیں؟ تاکہ وہ مواد جو دانتوں کی جڑوں کی طرف دردی گری سے جذب ہو کر چلے آئے ہیں، لوٹ جائیں، اور تاکہ درم سے اس حاصل ہو جائے؟ جس کے ساتھ روغن محل بھی ہو؟ کیونکہ اس میں رطوبت پہنچانے، نرم کرنے، ہلکی سی گرمی پہنچانے، اور عضو کے قوی کرنے کی قوت ہے +

## دانتوں کا نیند میں بجنا (صریر الانسان)

یہ گالے اس لئے پیدا ہوتا ہے کہ جڑوں کے عضلات کمزور ہو جاتے ہیں، اور ان میں تشنج کی سی حالت پیدا ہو جاتی ہے؟ جس کا سبب غلیظ ریاح ہوتے ہیں، جو ان میں غلیظ رطوبت سے پیدا ہوتے ہیں + ریاح ہونے کی دلیل یہ ہے کہ یہ تشنج جلدیاز اقل ہو جاتا ہے، یا اس تشنج کا سبب تھوڑی سی رطوبت ہوتی ہے، جسے طبیعت جلدی پینک دیتی ہے؟ یہ مرض اکثر بچوں میں ہوتا ہے؟ کیونکہ رطوبت کی کثرت سے ان کے عضلات ضعیف اور ٹھیلے ہوتے ہیں، اور انکی حرارت ریاح و رطوبات کے تحلیل کرنے سے (خصوصاً نیند میں) عاجز ہوتی ہے؟ اور عاقل و بالغ اور جوان ہونے پر زائل ہو جاتا ہے؟ کیونکہ اس وقت حرارت خدیہ ہو کر بیرونی اٹھتی ہے، رطوبتیں کم، اعصاب و عضلات قوی ہوتے، اور

فصول کے قبول کرنے سے بعید ہوتے ہیں۔ یہ مرض اوائل سکتہ، صرع، تشنج، اور فالج میں اس وجہ سے ہوتا ہے کہ اعصاب سواد سے پیرا اور ضعیف ہو جاتے ہیں؛ اور شکم کے اندر کیڑوں کی پیدا کش کے وقت اس لئے ہوتا ہے کہ دماغ ان خراب بھجرات سے پریشان ہو کر بیٹتا ہے، جہاں سے چڑھتے ہیں، اور شدت درد کی صورت میں ایسا وجہ ہے ہوتا ہے کہ اس سوڈی درد سے بچنے کے لئے دماغ سکڑتا اور اس کے اجزاء سمٹتے ہیں +

**علاج** — اگر مرض دماغ کی رطوبت سے ہو تو سر کا تنقیہ یا ریج اور غرضوں سے کریں، گردن پر خوشبودار روغن لگائیں، جس میں قبض کی قوت بھی ہو؛ مثلاً روغن قسط، روغن زعفران + گردن جڑوں کے عضلات کا مبداء ہے، خوشبودار سے دماغ کو تقویت حاصل ہوتی ہے، قوت قابضہ سے اعصاب سخت اور قوی ہوتے ہیں +

## دانتوں کی نزاکت (دوباب مارا الانسان)

یہ وہ مرض ہے کہ دانت گرم، سرد، یا سخت خیر کی برداشت نہیں کر سکتا؛ بلکہ اس سے تکلیف پاتا ہے + یہ درد نہیں ہے، بلکہ درد کا مقدمہ اور اس کی ابتدا ہے؛ تو اکثر یہ مرض سردی سے پیدا ہوتا ہے؛ جو دانت کو کشیف کر دیتا ہے، اس لئے اس میں روح نفوذ نہیں کر سکتی، اور اس میں کسی قدر درد کے ساتھ ایک قسم کا خدر (بے حسی) پیدا ہو جاتا ہے؛ تو اس کے لئے حب انکار، پسنگری، زراوند طویل دانتوں پر ملنا، زردی بیضہ کو بھون کر، اس سے گرم گرم سیکنٹا، یا طحال کو بھون کر اور کوٹ کر گرم گرم سیکنٹا مفید ہے؛ کیونکہ بکوس کے مجھے ہوئے خون کی طرح طحال میں دانتوں کی سردی زائل کرنے کی خاصیت ہے؛ [یا جنگلی پیاز بھون کر، اور کوٹ کر کے گرم سر کے ساتھ سیکنٹا مفید ہے؛ حتیٰ کہ دانتوں سے قبض پیدا کرنے والی سردی زائل ہو جائے +

**سبب (۲)** — گاہے یہ مرض سخت حرارت سے پیدا ہوتا ہے؛ جو دانتوں کے مزاج معتدل کو فاسد کر کے اتنا خشک کر دیتی ہے کہ کسی قدر درد کے ساتھ دانت سن اور بچس ہو جاتا ہے؛ کیونکہ روح کے راستے بند ہو جاتے ہیں؛ اور ایسا بہت کم ہوتا ہے + اس کی علامت یہ ہے کہ مسوڑ ہوں کا رنگ سرخ اور سوڑھے اور دانت جھونے میں گرم ہوتے ہیں؛ اس قسم میں روغن گل میں کافور اور صندل حل کر کے لگانا، اور خرفہ کا ساگ اور تخم کا چبانا مفید ہے؛ کیونکہ یہ سرد اور نرم کرتی ہیں +

~~~~~

لہ جڑوں کے عضلات میں دماغی حسب دماغی دماغی کی شاخیں آتی ہیں (مترجم) +

## مسوڑھوں کا ورم (ورم لیشہ)

**مسوڑھے، لیشات** (ریشہ کی جمع لیشات) مسوڑھے دراصل ایک قسم کی سخت، تھوڑی اور موٹی جھلی ہے، جو دانت کی گرو نوں اور جبروں کے اُن حصوں سے چسپاں رہتی ہے، جہاں دانت لگے رہتے ہیں، اسکی ساخت میں ریشے بکثرت پائے جاتے ہیں، جن کے اوپر پکٹی سی جلی کا استر ہوتا ہے، اس جلی میں رنگیں بکثرت ہیں، مگر اس میں جس کم جھلی ہے، دانت کی گرو نوں کے گرد اس جھلی میں چھوٹی چھوٹی بہت سی بلندیاں پائی جاتی ہیں، اسی مقام سے یہ جلی رٹ کر بڑی کی اندرونی جھلی سے مل جاتی ہے (مترجم)۔

(۱) **ورم گرم** — مسوڑھوں میں گاہے گرم ورم پیدا ہو جاتا ہے، جس میں درد اور ٹیس ہوتی ہے، اس کا علاج یہ ہے کہ قیصال اور چھارک کی نصف کھولیں { میوؤں کے جوشاندہ اور ہلیلہ زرد اور شاہترہ کے جوشاندہ سے نمسہل دیں، سرد اور قابض دوائیں} مثلاً مسور، خشک و حنیاء، گکنار، برگ مورد، صندل، سرخ، چالیہ، اور سماق { پانی میں جوش دیکر کھلی کریں، اور ایسے پھوڑے ہوئے پانی سے کھلی کریں، جس میں قبض کی طاقت بھی ہو} مثلاً خرفہ، مکہ، اور بارتنگ کا پھوڑا ہو پانی، تاکہ مادہ لوٹ جائے۔

(۲) **ورم صفراوی** — گاہے ان میں حمزہ یعنی صفراوی ورم پیدا ہو جاتا ہے، جس کی علامت یہ ہے کہ درد سخت، سترخی اور سوزش ہوتی ہے، اور ورم نہایت پھوڑا ہوتا ہے { کیونکہ صفراوی مادہ لطیف اور مقدار میں قلیل ہوتا ہے } ورم کو اگر ہاتھ سے چھوئیں تو اس مقام سے خون غائب ہو جائیگا، اور پھر جب ہاتھ وہاں سے ہٹائیں تو خون لوٹ آئیگا { کیونکہ صفرا لطیف و رفیق ہوتا ہے } منہ میں ایسی چیزوں کے لینے سے درد فوراً ساکن ہو جاتا ہے، جبراً الفعل سرد ہوں { یہاں تک کہ وہ منہ کی گرمی سے از سر نو گرم ہو جائیں } علاج { اگر مناسب ہو، فصد کریں، جوشاندہ ہلیلہ سے صفرا خارج کریں مسوڑھوں پر پچھنے لگائیں، اور جب مادہ سے انکافیت ہو جائے تو سرکہ سے کھلی کریں، جس میں برگ مورد، فنج مکہ و جوش دینے گئے ہوں } تاکہ مسوڑھے سخت ہو کر مہلی حالت پہ لوٹ آئیں، اور تاکہ پھر مادہ لوٹ نہ آئے، مگر تنقیہ سے پیشتر اس کی کھلی جائز نہیں ہے، کیونکہ اس سے عضو کثیف ہو جاتا، اور مادہ تحلیل ہونے سے رک جاتا ہے۔

(۳) **ورم مٹی** — گاہے اس میں رطوبت بلیغہ سے ورم ہو جاتا ہے، اس کی علامت یہ ہے کہ رنگ سفید اور چھرنے میں سرد ہوتا ہے + علاج : اولاً تند اور روغن زیتون سے کھلی کریں { تاکہ مادہ نرم ہو کر چھٹ جائے } پھر تحلیل کرنے والی دوائیں اس پر استعمال کریں { مثلاً بابونہ، بنا خونہ، مرزنجوش، میٹھی، اور ایسی کے جوشاندہ

سے نکلی کرائیں +

## مسوڑھوں سے خون بننا (رشتہ دار میہ)

اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ مسوڑھوں کی قوت غذائی ان کے حصے کے خون کو ان کا جز بنانے سے کمزور ہو جاتی ہے { اس لئے خون بھر جاتا ہے، اور پھر پھوٹ نکلتا ہے + علاج { قابض اور مقوی سجن لگائیں } مثلاً برگ مورد، مسوڑھوختہ، طباشیر، ساق، پھلی ببول، اذو { پھٹکری جلا کر اور سرکہ میں بھجا کر مسوڑھوں پر چھڑکیں } بچھانے کی صورت یہ ہے کہ جلاتے وقت سرکہ ڈال دیں، یہاں تک کہ اس سے بخارات اٹھیں { جس کے ساتھ دو گنا نمک اور ڈیوڑھا سوری اور اس کے برابر گل سرخ خشک بھی ہو } سوری نلج سرخ (سرخ پھٹکری) کو، یا طرح نامی پھلی کی راکھ کو کہتے ہیں، اور طرح کی راکھ اس طرح بنائی جاتی ہے کہ اسے جلا کر انگارہ کے مانند سرخ کر لیا جاتا ہے + طہریخ ایک قسم کی چھوٹی سی ایک بانٹ کے برابر پھلی ہے، جس کا شکار دریائے اخلاط یا سرخلاط میں (رجس کے قریب) ملک آرمینیہ میں کیا جاتا ہے، اور نمک لگا کر خشک کر کے ٹھروں میں بوجاتے ہیں۔ یہ پھلی آذربائیجان سے بھی آتی ہے + بہتر یہ انی ہوتی ہے + یہ پہلے درجے میں گرم خشک ہے، اور اس کا فعل خشکی پیدا کرتا ہے +

معمولات مطب: رشتہ دار میہ کی صورت میں، مندرجہ سنون کے نسخوں میں سے کوئی ایک تیار کر کے استعمال کرنا بہت مفید ہے +

نسخہ سنون: پھٹکری کو کچھے میں ڈال کر جلائیں، جلنے کے درمیان میں ہر یک خالص چھڑکتے جائیں۔ جب وہ خشک ہو جائے تو دوبارہ چھڑکیں، اور اسی طرح تین مرتبہ کریں۔ اسکے بعد گلنار، ہیرا کیس، امانا ذکر کے سنون بنائیں +

نسخہ دیگر: پھٹکری بریاں، تر تیار بیاں، طباشیر، مصلی، کتھ سفید، کراشمنی ان سب کرکٹ چھان کر سنون بنائیں، اور صبح اور شام دانتوں پر ملیں۔ نیز ذیل کی ادویہ بطور غرغره استعمال کراتے رہیں +

نسخہ غرغره: نمک طعام پانی میں حل کر کے غرغره کریں +

نسخہ دیگر: پھٹکری پانی میں حل کر کے غرغره کریں +

اور چائے کے لئے یہ نسخہ دیں +

نسخہ: گیر، سنگبراحت، دم الاغون، بید سوختہ، کراشمنی، طباشیر، ان سب کو باریک پسکر لٹریٹ، انجیر میں ملا کر تھوڑا تھوڑا دن میں چٹائیں +

اگر ضرورت سمجھیں تو پینے کے لئے یہ نسخہ استعمال کرائیں:



میلی ہو جاتی ہے، گھٹنے کا زخاں رہتا ہے، تنفس سے سخت بدبو آتی ہے، مرض کے آخر درجہ میں سورٹھ سے سکڑا کر پتلے ہو جاتے ہیں، سورٹھوں کو دبانے سے بدبو داری پھیل اور لیسار رطوبت نکلتی ہے، خصوصاً جبکہ مریض نے پان چھالیہ وغیرہ کھایا ہو، اور اس نے گھٹنے نہ دھو یا ہو۔ دانتوں کی جڑیں خالی ہو جاتی ہیں، اور دانت ہٹنے شروع ہو جاتے ہیں، بالآخر جڑیں اتنی لمبی ہو جاتی ہیں کہ دانت گر جاتا ہے۔ یہ مرض گاہے ایک، دو، یا چند دانتوں سے شروع ہوتا ہے، اور انہیں دانتوں تک محدود رہتا ہے۔ لیکن گاہے سارے دانت اس مرض میں مبتلا ہو کر مٹا جاتے ہو جاتے، اور مریض پوٹا ہو جاتا ہے۔

جو لوگ اس مرض میں مبتلا ہوتے ہیں، وہ سورٹھوں کے درم اور دانت کے درم میں اکثر مبتلا ہوتے رہتے ہیں۔ اکثر اوقات اس مرض میں مریض مبتلا ہوتا ہے، اور اُسے کوئی خبر نہیں ہوتی، نہ کوئی تکلیف ہوتی ہے، اور نہ درد کا احساس ہوتا ہے، لیکن اگر باقاعدہ دانتوں اور سورٹھوں کا معائنہ کیا جائے، تو چند دانتوں میں اس کی موجودگی ثابت ہوتی ہے۔

**معمولات مطب:** منہ اور دانتوں کی صفائی کا خاص خیال رکھیں اور کھانے کے بعد نیم کی خلال سے غذا کے ریزوں کو نکالیں، اور خوب اچھی طرح کٹی اور غرغره کریں، بلکہ مناسب ہے کہ دن میں چند مرتبہ دانتوں کی صفائی، کٹی اور غرغره سے کریا کریں، جبکہ لئے ذیل کا کوئی نسخہ منتخب کر کے استعمال کر سکتے ہیں:

**نسخہ مضمضہ:** توتیا بے سبز، پشکری، نمک طعام، بٹر کر خالص، پانی + نسخہ دیگر: گلاب، سماق، عدس مسلم، جوزا سیر، کورنٹ، کشنیز خشک، ماز و سبز، عرق گلاب، سر کر خالص میں جو شد بیکر کام میں لائیں۔

عے ہذا سنون پوست مغیلاں، سنون چرب چینی، یا سنون مازو، صبح شام اور شب کو سونے وقت لگایا کریں، یا ان سنونوں میں سے کوئی ایک سنون بنا کر استعمال کریں: نسخہ سنون: پشکری بریاں، نیلا تھو تھو بریاں، مازو پوختہ، نمک لاہوری، کتھ پاڑیا، دانہ اویچی کلاں، کوٹ چاٹک، بارک سنون تیار کریں۔

**نسخہ دیگر:** نمک لاہوری، کشنیز خشک بریاں، ہیرا کسین، نیلا تھو تھو، کتھ سفید، زہرہ سفید بریاں، مصطکی، بھونتی، زنجبیل، کپور کچا، کباب چینی، بارک کٹ چاٹک، سنون بنائیں۔

**نسخہ دیگر:** کتھ سفید، کرٹھ شیریں، توتیا بے سبز بریاں، زنجبیل، کوٹ چاٹک، بارک سنون تیار کریں۔

**نسخہ دیگر:** عاقر قرحا، دانہ اویچی خورد، قرظ، پوست انار، توتیا بے سبز بریاں،

نفل سیاہ، پشکری بیاں، بگل قیو لیا دکھ یا سٹھا، یا بگل مٹانی +  
**غذا و پیرہن:** غذا میں معمولی غذا میں استعمال کرائیں، مثلاً بجری کا شوربہ، مونگ کی  
 دال، اربر کی دال، چپاتی، پاک، تورئی، ٹنڈا، خرفہ، دودھ وغیرہ + گوشت، بھلی  
 اور انڈے وغیرہ کی زیادتی سے پرہیز مناسب ہے۔ علی ہذا دہی، لسی، اور قیتل، نفاخ،  
 اور قابض غذاؤں سے پرہیز کرائیں +

**ہدایات:** منہ کی صفائی کا خاص خیال رکھیں، منہ وغیرہ کے لگانے کے بعد کم از کم آدھ  
 گھنٹہ تک کھلی نہ کریں، چونکہ اس مرض میں منہ کا مزہ اکثر اوقات پسیکا، اور بد مزہ ہوا کرتا ہے  
 اسوجہ سے مرین پان، تباکو، بٹری وغیرہ پینے کا بہت عادی ہو جاتا ہے۔ اگرچہ ان چیزوں  
 کے استعمال سے وقتی طور پر ایک راحت سی لیتی ہے، مگر ان کے سی اثرات دیگر امراض  
 باعث بن جاتے ہیں۔ مثلاً اختلاج، ضعف اعصاب، خفقان وغیرہ +

چونکہ اس مرض میں پیپ معدہ کے اندر جاتی رہتی ہے، اور اس کا تھوڑا سا حصہ  
 خون میں بھی جذب ہوتا رہتا ہے، اسوجہ سے مرین طرح طرح کے امراض کا شکار رہتا ہے  
 مثلاً سورہضم، ورم زائدہ، عورہ ذات الریہ، فساد خون، نزول الماء، آشوب چشم،  
 ضعف بصر، وغیرہ +

ان خونناک عوارض کو دیکھتے ہوئے مناسب ہے کہ ابتداء مرض میں ہی اس کے دفع  
 کرنے کی طرف توجہ کی جائے، کیونکہ نتیجہً جو امراض مذکورہ پیدا ہوتے ہیں، انکی وجہ محض یہی  
 ہے کہ آغاز مرض میں بے توجہی سے کام لیا جاتا ہے +

**مسوڑھوں کا ناقص ہو جانا اور ڈھیلا پڑ جانا (نقصان لٹہ ترخا لٹہ)**

{ ان کا ذکر دانتوں کے لپنے اور گر نیلے بیان میں علاج کے ساتھ ہو چکا ہے }

**مسوڑھوں میں گوشت بڑھ جانا (نخم زائد فی اللثہ)**

یہ مرض آخری داڑھ میں، جو تمام دانتوں کے آخر میں واقع ہے، گرم ورم کے بعد  
 ہوتا ہے { جبکہ اس کے رقیق اجزاء تحلیل ہو جاتے، اور باقی سخت ہو کر روہ جاتے ہیں  
 } اور اس وقت مرین کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کی داڑھ میں کچھ غذا، اعلیٰ ہوتی  
 ہے + **علاج:** اس کا یہ ہے کہ اس پر قلعہ یعنی ہیرا کیس اور مٹکی لگائیں { پہلی  
 دوا گوشت کو کھا کر خشک کر دیتی ہے، علی ہذا دوسری دوا بھی گوشت کو کھا کر  
 ناکر دیتی ہے +

**قلعہ:** ہیرا کیس کا نام ہے +

## امراض حلق و لہات

حلق اس مشترک خلل کا نام ہے، جو غذا کے راستے یعنی مری، اور ہمارے راستے یعنی  
خجروہ کے مابین منہ، مری، اور قصیدہ ریہ کے قریب واقع ہے +  
ناک، منہ اور خجروہ یعنی نذرہ حلق کے سامنے ہوتے ہیں؛ گردن کے مہرے پیچھے؛ کھڑکی  
کا تلاء یعنی گڈھی کی ہڈی دھندوہ کا ایک حصہ اوپر؛ اور مری نیچے ہوتی ہے، جو حلق ہی سے  
لگی رہتی ہے، اور ریس سے اس کی ابتداء ہوتی ہے + حلق کھڑکی کی جڑ تلے اسے شروع  
ہو کر نیچے اور تار، اور گردن کے پانچویں مہرے کے مقابل، خجروہ کی دوسری گول کری کے مآذات  
پر ختم ہوتا ہے + حلق کی لمبائی تقریباً ساٹھ سے چار فیراطالہ ہے۔ انگشت ہے + اس کی ساخت  
میں جھلی اور عضلات و دھنوں شامل ہیں، جس سے اس کی شکل تبدیل سی ہو گئی ہے + حلق اوپر  
کی طرف ذرا کشادہ اور نیچے جہاں مری لگی ہوئی ہے، تنگ ہے + حلق میں مندرجہ ذیل  
سات سو رخیہ کھلتے ہیں:

ووناک کے پچھلے سو رخیہ، جو حلق کے بالائی اور اگلے حصے میں کھلتے ہیں؛ ووناکان  
کے سو رخیہ (نفاخ)، جو کان اور حلق کے درمیان جوتے ہیں، یہ حلق کے بالائی حصے میں  
کھلتے ہیں؛ پانچواں سو رخیہ وہ ہے، جو منہ اور حلق کے درمیان ہے (یعنی خجروہ)  
چھٹا سو رخیہ خجروہ (نذرہ) کا ہے، ساتواں سو رخیہ مری کا ہے جو خجروہ کے  
سو رخیہ سے نیچے اور پیچھے واقع ہے؛ اس کی راہ غذا حلق سے مری میں جاتی ہے + حلق کی  
چھت کے اگلے حصے میں ناک کے فام کے پچھلے حصے کے پاس دو گتلیاں ہوتی ہیں، یہ گتلیاں  
بچوں میں اکثر بڑے جا بجا کرتی ہیں، اور ناک کا پچھلا سو رخیہ بند ہو جاتا ہے (از مترجم) +

## گوتے کا درد (وَجَع لَهَا)

گوٹا ایک قسم کا گزشتہ ہے جس میں زیادہ شریان، نہ عضلات، اور نہ اعصاب  
ہیں + اعصاب کی کمی سے صدر پہنچانے والی چیزوں کا احساس کم ہوتا ہے گوٹا لو کے  
آخر میں یعنی حلق کی چھت میں اس طرح تنگ ہوتا ہے کہ اس کے بعد کی فضا کے لئے پردہ  
کے مانند ہے؛ یعنی باہر سے خجروہ کی طرف جوتے نفوذ کرتی ہے، مثلاً گرم و سرد ہوا،  
دھواں، گر و غبار وغیرہ پہلے من سے ہی لٹا ہے، اور پھیپڑے کی طرف دفعتاً جانے سے  
روک لیتا ہے، اس لئے پھیپڑے ہوا کی سردی و گرمی، اگر دو غبار کی مضرت اور  
دھواں کی جدت سے بچے رہتے ہیں، اور پھیپڑے اس سے بچا دیے رہتے ہیں، کہ ادن میں  
دفعتاً بہت سی ہوا داخل ہو جائے + علیٰ نہا جو چیز پھیپڑوں سے خارج ہوتی ہے، مثلاً



آواز، اس سے بھی یہ ملاقات کرتا ہے، کیونکہ یہ اس مقام میں، جہاں سے آواز نکلتی ہے، بند دروازہ کے مانند ہے، جس کا کام آواز کا اندازہ کرنا ہے (یعنی اندازہ کے موافق ہوا کا داخل کرنا، یا خارج کرنا اس بند دروازہ کے متعلق ہے) اس لئے وہ ہوا، جس میں آواز کی لرزش) ہوتی ہے، دفعہ خارج نہیں ہو سکتی، اور اس کا سلسلہ نہیں ٹوٹ سکتا، جس سے آواز کی قوت بڑھ جاتی ہے، یہی وجہ ہے کہ اس کا کاٹ دینا آواز میں ضرر پیدا کرتا ہے اور ہر معمولی سردی و گرمی سے کھانسی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس میں گاسے ورم ہو جاتا ہے جس کے نام مختلف حالات کے لحاظ سے مختلف ہیں؛ اگر ورم اس کے جمیع اجزاء میں لبا سا ہو، تو اسے ورم عمومی اور ورم اسطوائی کہتے ہیں (عمود مستون) اسطوائی (مستون) اور اگر ورم اس کے سرے میں گول سا ہو تو اسے ورم عینیتی کہتے ہیں (عنب: انگور) +

(۱) ورم عمومی: یہ ورم گاسے ورمی ہوتا ہے، جس کی علامت یہ ہے کہ گوتا سخی اور پھولا ہوا ہوتا ہے؛ سوزش ہوتی ہے؛ اس کے ساتھ درد کم ہوتا ہے؛ کیونکہ اسکی حق تنویر ہے؛ جس کی وجہ معلوم ہو چکی ہے کہ اس کا گوشت گٹھلی کی قسم سے ہے، جس میں اعصاب کم ہیں + علاج: فصد گرین، گلاب اور سرکہ سے کلی کرائیں؛ تاکہ مادہ لوٹ جائے اور دم ہو جائے، اور گل سرخ، صندل، کافور، گلنار، پیکر سلائی کے چوڑے سرے میں رکھ کر، یا اس آدھ میں رکھ کر، جرنگام کے مشابہ ہوتا ہے، حتی الامکان نرمی سے ملیں، تاکہ مواد لوٹ جائیں، اور بڑھنے سے رک جائیں، ورنہ یہ ملن میں بڑھ کر پھلا جائیگا +

(۲) ورم صفراوی: یہ گاسے اس کا ورم صفراوی ہوتا ہے، جس کی علامت یہ ہے کہ چھین کے ساتھ سخت سوزش ہوتی ہے، پیاس کی شدت کے ساتھ منہ خشک ہوتا ہے، ورم عمومی سے درد اس میں زیادہ ہوتا ہے؛ کیونکہ صفرا زیادہ گرم اور تیز ہے +

علاج: اعلیٰ اور غیر خشک کے ضیادہ سے رفع یقین کریں، اور غرقہ میں مندرجہ ذیل دوائیں شامل کریں: کوبہ اور کاسنی کا پانی، یقین پیدا کرنے والے رب (رست) مثلاً اخروٹ شامی، توت، گل سرخ، اور ریاس کے رب (المتاس، سرولہ بات، اور عسلات (نخڑ) مثلاً لعاب قطعی، لعاب قحہ کنوچہ، لعاب بہدانہ، آب کشینر سبز، آب بارنگ سبز، تاکہ مواد نرم ہوں اور وہ میں سکون آئے + اس قسم کی ملین اور محلل دوائیں اس وقت دی جاتی ہیں، جبکہ صرف قابض چیزوں کے استعمال سے مادہ اور عضو کے سخت ہو جانے، اور سکڑ جانے، اور درد کے شدید ہو جانے کا خوف ہو؛ یا یہ کہ بدن مواد سے اس قدر بھرا ہوا ہو کہ روادع سے ہونے صحت کا حاصل ہونا نامکن ہو، اور اس کے ساتھ ہی عضو ضعیف اور اس کی ساخت ٹانگہ + ایسی صورت میں ضروری ہے کہ قابض اور روادع کے ساتھ محلل اور ملین دوائیں

شامل کر دیں، تاکہ آنے والے مواد لوٹ جائیں، اور آئے ہوئے مواد تحلیل ہو جائیں +  
 (۳) ورم بلغمی { جو گاہے اس کا ورم بلغمی ہوتا ہے + اس کی علامت یہ ہے کہ ورم نرم اور  
 ڈھیلا اور اس کا رنگ سفید اور دروبست کم ہوتا ہے + علاج : مری (کاجی)، سکینجین اور  
 رائی سے غرغہ کریں { تاکہ بلغم چھٹ کر تحلیل ہو جائے } اور نوٹا در پیکر کسی ٹٹکی کے ذریعہ  
 پھونکیں { کیونکہ یہ بلغم کو رقیق کرتا اور بھلاتا ہے } اور مازو، نوٹا در، نمک، اور پھٹکری کے  
 ذریعہ کوئے کو اوپر اٹھائیں { اور کسی قدر باہر کھینچیں؛ کیونکہ کوئے بلغم کی رطوبت سے ڈھیلا اور نرم  
 ہو کر حلق میں ٹٹک جاتا ہے، اور دھنگنے سے روک دیتا ہے، اس لئے ضروری ہے کہ قاف بعض  
 دواؤں کے ذریعہ اٹھا کر دیا جائے +

(۴) ورم سوداوی { گاہے ورم سوداوی ہوتا ہے، جس کی علامت یہ ہے کہ ورم  
 سخت اور سیاہ ہوتا ہے + علاج : بدن کو سوداوی مواد سے جو شاندر، ایتھرون، یا ماراجین  
 اور سکینجین ایتھونی کے ذریعہ پاک کریں، حثل اور رقیق کرنے والی دواؤں سے غرغہ کریں {  
 مثلاً رب السوس، رب المتاس، تازہ دودھ، روغن بادام، لعاب میٹھی، قدرے نمک +

## کوئے کا ٹٹک جانا (سقوط اللہاۃ)

{ جو گاہے کوئے کا ٹٹک جاتا ہے، جس کو سقوط اللہاۃ کہتے ہیں (سقوط گریٹنا) یعنی کوئے  
 بڑھ کر اس قدر بچے اور آتا ہے کہ وہ اپنی جگہ نہیں ٹٹتا { اور مرلین کو ایسا معلوم ہوتا ہے  
 کہ کوئی شے حلق میں پڑ گئی ہے؛ لیکن جب مرلین کا منہ کھلا جاتا ہے، اور اس کی زبان باہر  
 نکالی جاتی ہے، تو کوئے بڑا ہوا نظر آتا ہے، اور گاہے غذا ٹٹکتے وقت ضرورت پڑتی ہے کہ  
 اسے انگلی سے دبا دیا جائے، تاکہ نقرہ حلق میں چلا جائے (اس کی وجہ سے کھانسی اکثر اٹھتی رہتی  
 ہے) { اس مرض کی وجہ گاہے سو مزاج گرم و تر ہوتا ہے، جو خون سے پیدا ہوتا ہے +  
 علامت : سحرخی اور گرمی ہوتی ہے + علاج : نصہ کریں، اور تام وہ تدابیر کام میں  
 لائیں، جو کوئے کے خونی ورم میں بتائی گئی ہیں { مثلاً غرغے، سلنے کی دوائیں وغیرہ +

(۲) { جو گاہے اس کا سبب سو مزاج سرد و تر ہوتا ہے، جو بلغم سے پیدا ہوتا ہے +  
 علامات : گرمی اور سحرخی نہیں ہوتی ہے { اور منہ سے لعاب بکثرت خارج ہوتا ہے +  
 علاج : غرغہ میں شہد کا پانی اور زوفا کا پانی استعمال کریں { تاکہ بلغم چھٹ کر تحلیل ہو  
 { اور قاف بعض دوائیں بھی غرغے میں استعمال کریں { جو رطوبات کو خشک کرنے والی ہوں  
 { مثلاً پھٹکری، برگ مورد، دونوں اناروں کے مغز کا پانی اور پھٹکری، بارہ سنگہ کا سینگہ  
 چلیا ہوا، اور نوٹا در کوئے تک پھونک کر پھونچائیں، اور سر کے بیچ میں یا فروخ یعنی نالہ کے  
 پاس طلا کے طور پر مسند بر ذیل چیزیں لگائیں: میدہ کلڑی، افاقیا، وہ بھی جہر دھواں

جمع کیا ہو، ایسی مٹی زیادہ خشک ہوتی ہے، اور اس میں کسی قدر گرمی بھی ہوتی ہے، سریش، اسپرول، پہلے سرکہ میں برگ سرور اور دھنیا جوش دیں، پھر زکوره و دوائیں اس میں ملا کر لگائیں، یہ طلاؤں کے لیے کوڑے کو اٹھا لیتا ہے، کیونکہ دریدروں اور شریانوں کے سرے، جن سے بدن کا کوئی عضو خالی نہیں ہے، اس طلاؤں کو جذب کر کے طبیعت کی امداد سے مقام مرض تک پہنچاتے ہیں، اور اس لئے کہ کوڑا نفاخ سے متصل ہے — نفاخ کوڑے کے دونوں طرف دو گلیاں ہیں، جو کان کی جڑوں سے، اور انکی جھلیوں سے، اور اس جھلی سے متصل ہیں، جو سرکہ گھیرے ہوتی ہے، الغرض جب قابض دوائیں — سرکہ جلد پر لگائی جائیں گی، تو یہ ان میں قبض پیدا کر کے جذب کر لیں گی، اور اس جذب کا سلسلہ اتصال کی وجہ سے نفاخ امد کوڑے تک پہنچے گا، اور کوڑا اوپر کی طرف کھینچ آئے گا، اور اس لئے کہ یہ طلاؤں دماغ میں خشکی پیدا کرتا ہے، اس وجہ سے دماغ کی رطوبت کا کوڑے کے طرف گرنے کا باعث ہو جائیگا +

کوڑے کے لیے کوڑے کی جڑ پتلی اور اس کا سر موٹا ہو جائیگا + علاج: گرم پانی میں زفت حل کر کے غرغره کرائیں، یہ مادہ کو نرم اور تحلیل کرتا ہے، اگر کوڑا دھیلہ ہو جائے تو قابض چیزوں سے غرغره کرائیں، مثلاً حبیۃ الیس کا عصا، سک (ست آملہ)، مانہ و، تاکہ اس کی طرف پھر دوبارہ مواد نہ گریں، اور اگر کوڑے میں گرمی پیدا ہو جائے، یعنی اس میں سرخی اور گرمی عارض ہو جائے، تو آب کوڑا و کاسنی سے غرغره کرائیں، اور اگر اوپر نہ چڑھے، اور اوکی جڑ بہت پتلی اور سر بہت موٹا، انگور کے شکل کا گول ہو جائے، اس کا رنگ سفید ہو، اور مرض خناق کا اندیشہ ہو، یا یہ کہ کوڑا لمبا اور اس کی جڑ پتلی ہو، اور اس کے سرے چوہے کی دم کی طرح ہوں، اور وہ دھیلہ ہو، تو ایسی صورت میں ضروری ہے کہ اس سے ایک مناسب مقدار کاٹ کر علیحدہ کر لی جائے، جس کی صورت یہ ہے کہ پہلے بدن کا تنقیہ کیا جائے، پھر مرین کو آفتاب کے سلسلے بٹھا کر کما جائے کہ جہاں تک اس سے ہو سکے وہ منہ کھولے، اور اس کی زبان نیچے دبائی جائے، اور آواز ماسکتہ اللہ ماتہ کوڑے کی گرفت کا آواز سے کوڑے کو اس مقام سے دباویں، جہاں سے کاٹنا مدنظر ہو، پھر باقی حصہ نشتر یا مقراض (قہجی) سے کاٹ دیں، پھر گلاب میں ساق جیسی چیزیں مل کر غرغره کرائیں، اسے جڑ سے نہ کاٹنا چاہئے، ورنہ آواز بند ہو جائیگی، اور بعض عروق کا ادا کرنا محال ہو جائیگا، اور گرد و غبار اور دھوئیں کے باعث مرین کو کھانسی اکثر ہو جائیگی، کیونکہ یہ چیزیں ایسے مرین کے حلق تک بہت جلد چلی جاتی ہیں، پھر میں گرمی و سردی جلد پہنچ جاتی ہے، اور اکثر لوگوں کے سینہ اور پیٹ پر سردی اس قدر ملے یہ قابل غور اسلئے ہے کہ اگر اس سے دو تین مراد ہے، تو اس کا ذکر خناق کے ذیل میں الگ کیا ہے، اور اگر اس سے کوئی دوسری گلٹی مراد ہے، تو وہ تشریح سے ثابت نہیں ہوتی +

پیشانی سے کہ وہ ہلاک ہو جاتے ہیں + معدہ میں بھی بیرونی اسباب مثلاً گر دوغبار و دھوئیں اور ریاخ وغیرہ سے جلد سور مزاج پیدا ہو جاتا ہے، اور کوئے کو بالکل، تھوڑا بھی نہ کاٹنا چاہئے، ورنہ پہلی مصیبت بعینہ قائم رہے گی، کوئے کے کاٹنے میں خطرناک اندیشہ ہے، کیونکہ اس سے گھاس سخت اور ام پیدا ہو جاتے ہیں، جس سے مریض گھٹ کر ہلاک ہو جاتا ہے، اور گھاس اس سے اتنا خن بنے لگتا ہے کہ وہ بند ہی نہیں ہوتا ہے +

## خناق و ذکۃ

ذکۃ: ذوال کو پیش، بے کو زبر، اور عوام بے کو جزم دیتے ہیں، انکی جیب ذبیح ہے +

ذخناق وہ مرض ہے جس میں کسی سہ کی وجہ سے، یا راستے کی تنگی کی وجہ سے پیسٹریٹ اور طلب تک سانس کا جانا محال، یا مشکل ہو جاتا ہے + اسکا سبب گھاس، لوزین کا درم ہوتا ہے، کوثر تین: دو عصبی گوشت (سفید کم غد دی) ہیں، جو حلق کے دونوں طرف زبان کی جڑ کے پاس (قلصہ کی دونوں محرابوں کے مابین) اوپر کو اوپر سے ہوئے ہوتے ہیں: انکا فائدہ یہ ہے کہ ہوا کو دفعۃ پیسٹریٹ کی طرف جانے سے روکتے ہیں +

**مترجم** گلاب لوزین کا فائدہ یہ بتایا جاتا ہے کہ اس سے ایک قسم کی معادہ رطوبت خارج ہوتی ہے، جو اس پاس کی سطح کو تر رکھتی ہے + یہ رطوبت ان گلیٹوں سے بارہ بندہ سواخو ذریعہ خارج ہوتی ہے + ان گلیٹوں کا نام لوزین اس لئے رکھا گیا ہے کہ ان کی شکل بادام سے مشابہ ہوتی ہے (لوزہ - بادام) ہر ایک گلیٹ کی لمبائی تقریباً نصف قیرا ہے باہر سے اس کی جگہ زیرین جڑ کے زاویہ (کوٹہ) کے مقابلہ ہے + انکی بیرونی سطح حلق کے بالائی عضلہ (عاصرو) سے متصل ہے +

لیا اس کا سبب ان عضلات کا درم ہوتا ہے، جو لوزین کے گرد ہوتے ہیں یعنی حلق کے بیرونی عضلات میں درم ہوتا ہے، جو منہ اور زبان سے متصل ہوتے ہیں، اسکو مطلقاً خناق کہتے ہیں علامات: مریض جب منہ کھولتا ہے، اور زبان باہر نکالتا ہے، تو درم دکھائی دیتا ہے، برخلاف انیس اگر درم اندرونی عضلات میں ہو، تو درم کا ظہور بالکل نہیں ہوتا + اندرونی عضلات کے مقابلہ میں بیرونی عضلات کا درم زیادہ اچھا ہے، کیونکہ مواد باہر کی طرف منصف ہونے کے لئے مائل ہوتے ہیں، اس لئے تنفس کا راستہ بالکل بند نہیں ہو سکتا + بقرطانی نے ابیدین یعیام میں کہا ہے کہ خناق کی بُری قسم وہ ہے کہ درم اور سُرخ نہ حلق میں معلوم ہو، اور نہ گردن کے باہر، اور درد سخت ہو، اور بغیر گردن سیدی کے تنفس نہ لیا جائے، اور سانس میں مٹکی ہو۔ ایسا خناق پیلے دن سے چوتھے دن تک ہلاک کر دیتا ہے +

درم و موی: یہ درم گھاس دھوی ہوتا ہے + علامات: چہرہ سرخ ہوتا ہے، کبیر کہ بخون ہے

پڑھتا ہے؛ نیز تنفس کے بند ہونے کے باعث چہرہ کی طرف خون چڑھتا ہے جو حلق میں سوزش ہوتی ہے، سر کے اور حلق کے گرد کے عروق بھرے ہوئے ہوتے ہیں، اور ان رگوں میں تڑپ ہوتی ہے؛ کیونکہ یہ گرم ورم کے قریب ہوتی ہیں جو تمام بدن سے پسینہ جاری ہوتا ہے، منہ میں سٹھاس، یا شراب کا مزہ پایا جاتا ہے؛ کیونکہ خون کا مزہ انگوڑے پانی کی طرح شیرین ہے، اور جب اس میں حرارت عرضیہ کی وجہ سے جوش اور تغیر ہوتا ہے، تو اس کا مزہ شراب کا سا ہو جاتا ہے +

**علاج** {دو دنوں طرف کی قیصال کی قصد کولیں} اور خون تھوڑا تھوڑا چند دفعہ میں نکالیں جو پنڈلیوں پر پہنچنے کے ساتھ شگلیاں کچھائیں، نرم حقنہ سے رقیق قبض کریں؛ تاکہ مادہ بدن کے زیرین حصہ کی طرف چلا جائے، اور خارج ہو جائے جو پھر تنقیہ کے بعد سرکہ، گلاب، اور کنگبین سے غرغہ کرائیں؛ یا مسور، تخم کاہو، تخم کاسنی کو جوش دیکر اور شربت عذاب ملا کر غرغہ کرائیں، یا رب قوت، اور سبز اخروٹ کے سرکہ سے غرغہ کرائیں؛ اخروٹ کا سرکہ بنانے کی صورت یہ ہے کہ اس میں اخروٹ کا بیرونی سبز چھلکا ڈال دیا جائے + اس میں ورم کے زائل کرنے کی خاصیت ہوتی ہے + غرغہ تنقیہ کے بعد ہی کیوں ہونا چاہئے؛ تاکہ مواد کسی شریف عضو (مثلاً اعضائے تنفس، پھیپھڑے اور قلب) کی طرف نہ لوٹ جائیں؛ اگر ورم معلوم ہوتا ہو تو اس میں نشتر سے پہنچنے لگادیں؛ اور خاص مقام مرض سے خون نکالیں + اور انتہا کے قریب انجیر، مینق، میتھی، تخم کنوچ، اور ایسی کے جوشاندہ اور تازہ دودھ، منقرا ملٹاس، اور انکے علاوہ اُن چیزوں سے غرغہ کرائیں، جن میں مواد پکانے، نرم کرنے، اور درد کے تسکین دینے کی قوت ہو؛ اور جب ورم کا رنگ سُرخ سے زردی پر آجائے؛ جس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ خروں پیپ بن جاتے ہیں؛ اور ورم بچنے کی وجہ سے نرم ہو جائے، جو نہ خود بخود، اور نہ غرغوں کے استعمال سے بچے؛ ورم کے بچاؤ کے واسطے غرغے مندرجہ ذیل قسم کے ہوتے ہیں؛ تازہ دودھ، گرم قسم کے روغن، جن میں بورہ ارمنی، ہینگ، اور بابیل کی مینگیاں حل کی گئی ہوں؛ یا مازو، گلنار، پھنکری، پوست انار وغیرہ جیسی قابض دواؤں کا جوشاندہ ہو، اس قسم کی چیزیں بھی ورم کو بچاؤ دیتی ہیں؛ کیونکہ اُن سے عضو کے اجزاء اس قدر سُکھاتے ہیں کہ وہ بھٹ جاتے ہیں؛ تو اگر ممکن ہو تو ورم کو مٹھکی سے دبا دیں، یا اس آدے سے دبا دیں، جو میل نہی کے نام سے مشہور ہے؛ یہ ایک سلاخی ہوتی ہے، جس کا سرانشر کے سرے کی طرح تیز ہوتا ہے، اور ایک ٹکلی کے اندر رکھی ہوتی ہے؛ تاکہ ورم بھٹ جائے، اور ورم خارج ہو جائے؛ اس انری کہتا ہے کہ "یہی عمل میں نے احمد ابن اسمعیل کے ذریعے ساتھ کیا تھا، جس سے فوراً ورم اور بہت سارا خروں خارج ہوا، اور کسی قدر خروں اس کے معدہ کی طرف اوتر گیا؛ اس کے بعد اس نے فوراً سانس لیا، اور اچھا ہو گیا + میرا یہ عمل بھی اُن عجیب اعمال میں سے تھا، جو ترسان میں میری

طرن سے شہور تھے۔ پھر گائے کے گھی، اور گرم پانی سے، یا روغن بنفشہ، یا تازہ دودھ اور شہد سے غرغره کرائیں، تاکہ زخم پیپ سے وصل کر پاک ہو جائے۔

**ورم صفراوی** { گھاسے اس کا ورم صفراوی ہوتا ہے، جسکی علامت یہ ہے کہ اس میں

ورم دوسری جتنا گلابیں گھٹتا ہے، کیونکہ صفرا کی کمی کی وجہ سے ورم چھڑتا ہوتا ہے، مگر پیاس، سوزش، اور سوزش کا درد خونی ورم سے زیادہ ہوتے ہیں، جس طرح خونی ورم میں تناؤ کا درد زیادہ ہوتا ہے، اسکے ساتھ ساتھ خشک اور اس کا مزہ تلخ ہوتا ہے، علامت { پہلے

فصد کریں، بیہوشی کے جو شانہ، المٹاس اور شیرخشت سے رخ قبض کریں، پھر مذکورہ بالا دواؤں سے غرغره کریں { مثلاً مسور، رب قوت، تخم کاہو، اور تخم کاسنی کے جو شانہ سے ابتدا میں غرغره کرائیں { ماہ الشیعر، لعاب اسپنخول، تربوز کا پانی قدرے شکر کے ساتھ پلائیں، مواد کو باہر کی طرف کھینچ لانے والا لیب طلق کے باہر نکالیں { تاکہ جس قدر مادہ ہوا اندر سے باہر کھینچ آئے، مثلاً زفت، نظروں (جو اکھار) رائی، جنگلی سداب، مگر بہتر یہ ہے کہ مادہ باہر کی طرف سنگیوں کے ذریعہ جذب کیا جائے۔

**ورم بلغمی** { گھاسے یہ ورم بلغمی ہوتا ہے، جسکی علامت یہ ہے کہ چہرہ اور آنکھوں میں بھر پور

ہوتی ہے { کیونکہ کچھ قریبی رفیق مادہ اور کچھ اس کے عجائبات چہرہ کی طرف چڑھتے ہیں، جنہیں برہمے اور آنکھوں کے نیچے کی ساخت نرمی کی وجہ سے قبول کر لیتی ہے { رنگ سفید، لعاب کی کثرت، درد کی کمی، اور نکلنے میں سخت دقت ہوتی ہے { کیونکہ مادہ کی کثرت سے ورم بڑا ہوتا ہے { نہ کا مزہ نمکین، یا شور ہوتا ہے { کیونکہ بلغمی مادہ جب کسی عضو میں بند ہو جاتا ہے، تو وہ متعفن ہو کر فاسد ہو جاتا ہے، اور حرارت عرضیہ کی وجہ سے نکیسیت، یا شوریت پیدا ہو جاتی ہے۔ علاوہ ازیں بلغم میں اگر نہ نکیسیت اور نہ شوریت ہو تو اس کے لئے نفوذ کرنا آسان نہیں ہے، کیونکہ وہ غلیظ ہوتا ہے، اور اعضاء اصلہ کی طرف، جو سخت اور تنگ راستوں کے ہوتے ہیں، شکل سے حرکت کرتا ہے۔

**علاج** { تیز حقنوں سے دست لائیں { مثلاً گیہوں کی بھوسی، ناخونہ، سوبا، انجیر، بورد،

ارمنی، نمک کا جو شانہ شکر سرخ اور کابخی کے ہمراہ { کابخی اور شہد سے، یا رب انگور، سنگبین

عصلی، مولیٰ کے پانی، رائی، موزیج، عاقر قرحا سے، اخروٹ کے چھلکوں کے رب سے غرغره کریں { اخروٹ کے چھلکوں کا رب نکالنے کی ترکیب یہ ہے کہ تراخروٹ کے چھلکے لے کر کوئیں، اور پانی نکال کر سے یہاں تک جو شدیں کہ نصف جاتا رہے، پھر اس سے نصف شکر ڈال کر

کھت دور کر کے اوتار لیں، منہ اور حلق کے اور ام کے لئے یہ بہترین علاج ہے، کیونکہ اس میں

باوجودیکہ قبض کی قوت سخت ہے، اس میں لطافت بھی ہے، اور جو دار قوت قبض کے ساتھ

لطافت رکھتی ہو، وہ نہایت مفید ہوتی ہے، کیونکہ یہ لطافت کی وجہ سے اندر گھس جاتا ہے۔

چنانچہ اخروٹ کے چھلکے وقت انگلیوں کا رنگین ہو جاتا اس کی شہادت ہے، کیونکہ اس کی

قوت لطافت کی وجہ سے جلد کے اندر نفوذ کر جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کا اثر تیز تیز چیزوں سے بھی زائل نہیں ہوتا ہے۔ اور انتہا میں اور درم کے پکنے کے وقت ڈانچر اور بورہ ارنی کے جو شانہ سے غرغہ کرائیں یہ پکاتا، اور درم کو بچاڑ دیتا ہے اور حلق میں بورہ ارنی، ہینک، اور نو شادر چھوئیں یہ فوراً درم کو بچاڑ دیتا ہے۔

**ورم سوداوی** {گاہے خناق کا درم سوداوی ہوتا ہے} مگر یہ کم ہوتا ہے؛ کیونکہ سودا غلیظ ہے، اس لئے وہ حلق میں نفوذ ہی نہیں کرتا، اور اس لئے کہ سودا بالطبع بدن کے زیر حصہ کی طرف رخ رکھتا ہے، اور اس لئے کہ درم سوداوی کی پیدائش اکثر اس طور پر ہوتی ہے کہ درم گرم آخر میں سوداوی درم ہو جاتا ہے، اور ایسی صورت دفعہ نہیں ہو سکتی، بلکہ باہمی ہو سکتی ہے، جس کا یہاں ہونا نادر ہے؛ کیونکہ گرم درم حلق جیسے شریف عضویں اتنی مہلت نہیں دیتا ہے کہ وہ سخت ہو کر سوداوی ہو جائے۔

**علامات** {یہ ورم سخت ہوتا ہے، اور اس کا رنگ سیاہ، اوکے منہ میں خشکی اور ترشی ہوتی ہے، ورم کے مقام میں تناؤ کی سی کیفیت، بلکہ واقعی تناؤ محسوس ہوگا} یہ آخری علامت اگرچہ ورم کے اقسام میں لازمی طور پر پائی جاتی ہے؛ کیونکہ جب کوئی مادہ عضویں آہٹ کاؤ تناؤ و فوٹ پیدا کرے گا، مگر یہ تناؤ سوداوی میں زیادہ ہوتا ہے؛ کیونکہ سودا غلیظ و کثیف، اور اس میں خاکی اجزاء کا غلبہ ہوتا ہے۔

**علاج** {پہلے باسلیق کی فصد گھولیں} تاکہ قابل اخراج مواد کے خارج ہو جانے سے مادہ کم اور درم کے اعراض خفیف ہو جائیں؛ کیونکہ سودا درم میں خون کے ساتھ بمقابلہ بلم کے زیادہ آسانی سے نکلتا ہے؛ کیونکہ یہ بلم کی طرح بیدار نہیں ہوتا، اور عروق میں جسپاں نہیں رہتا ہے، اور اس لئے کہ سودا درم میں سے مشابہ ہوتا ہے۔ مگر چونکہ یہ غلیظ ہوتا ہے، اسلئے بڑی رگوں ہی کی فصد سے خارج ہو سکتا ہے، اسی وجہ سے باسلیق کی فصد گھولی جاتی ہے؛ کیونکہ جگر کی دونوں رگوں میں سے (دائیں) باسلیق ہی سب سے بڑی رگ ہے اور وسط درجہ کے حقنوں کے ذریعہ بدن سے سودا خارج کریں {تیز حقنوں سے صرن رفیق مادہ خارج ہو جاتا ہے، اور غلیظ حصہ نکلنے سے رہ جاتا ہے، اور ہلکے حقن سودا جیسے غلیظ مادہ کے خارج کرنے پر قدرت نہیں رکھتے} اور درم باہمی کے غرغے استعمال کریں {مثلاً کانچی، انچیر، پوست آخرت کے رب کا جو شانہ و آن دھاؤں کے ساتھ جن میں درم کے نرم کرنے کی قوت ہو، مثلاً مٹی کا لعاب اور مغز اٹھاس}۔

**ورم اندرونی عضلات** {گاہے خناق کا سبب حلق کے اندرونی عضلات کا ورم ہوتا ہے} جس سے نہ منہ کے کسی حصہ میں، اور نہ باہر سے کسی قسم کا ورم نمودار ہوتا ہے؛ بعض لوگ اسی کو ڈبچہ کہتے ہیں۔

حلق کی تعریف جیسا کہ تمہیں معلوم ہو چکی، اس خلا کا نام ہے، جس میں تنفس اور غذا کا راستہ واقع ہے، مگر ظاہری کا قریب ہے کہ خنجرہ (نثرہ)، مطلقاً، مری (غذا کا راستہ) اور وہ عضلات، جو مری کے متعلق ہیں، یہ سب چیزیں حلق میں داخل ہیں۔ اس تعریف کی رو سے لوڑتین، زبان کی جڑ، حلق کے بیرونی عضلات، کان کی جڑیں اندر اور باہر سے، یہ سب چیزیں حلق میں شامل ہونگیں، اور ان تمام اعضاء کا مری حلق کا مری کہلائیگا۔ چنانچہ اگر درم خنجرہ (نثرہ) میں ہو گا تو نکلنا بند ہو گا، تنفس بند ہو جائیگا، اور گلے اسی وجہ سے ہلاک کر دیگا، اور اگر درم مری (غذا کی نالی) میں ہو گا تو یہ امر برعکس ہو گا، مگر گلے خنجرہ میں ورم اتنا بڑا ہوتا ہے کہ نہ دیکھی کی وجہ سے نکلنے کی طاقت بھی جاتی رہتی ہے۔ علیٰ ہذا گلے مری کے بالائی حصے میں ورم اس قدر بڑا ہوتا ہے کہ تنفس رک جاتا ہے۔

**خناق کلبی** { کبھی خناق کا سبب یہ ہوتا ہے کہ گردن کے گھٹے اندر کی طرف ل جاتے ہیں، اور ان کے نکلنے کی وجہ ضرب و صدمہ ہوتا ہے، یا ان کے عضلات کا ورم، یا مری کا ورم، یا مری کے اندر اسٹرکچر نیوالے عضلے کا ورم، یا اس عضلے کا ورم، جو خنجرہ کے اندر ہوتا ہے، یا اس عضلے کا ورم، جو مری اور خنجرہ کے درمیان ہوتا ہے { یہ اور ام مہروں کا اندر کی طرف کھینچے ہیں { کیونکہ ان اعضاء اور گردن کے مہروں کے درمیان رباطات اور اعصاب کے ذریعہ تعلق ہے۔ چنانچہ جب رباطات و اعصاب ان اعضاء کی طرف، جن میں ورم ہے، کھینچے ہیں، تو جو مہرہ ان سے متصل ہے، وہ بھی لانا اندر کی طرف کھینچ آتا ہے { یا مہروں کے نکلنے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ان کے عضلات میں خشک، یا تر تکی پیدا ہو جاتا ہے، جس سے مہرہ اندر کی طرف کھینچ آتے ہیں { یا اس کی وجہ غلیظ ریاح ہوتی ہیں، جو جوڑے درمیان گھس کر اس کو اپنی جگہ سے اٹکھڑ دیتی ہیں، یا کوئی تیز مادہ ہوتا ہے، جو جوڑے کو اپنی جگہ سے ہٹا دیتا ہے { یا کوئی رنڈ ہوتی ہے، جو مہرے کو اندر کی طرف پھلا دیتی ہے۔ خناق کی یہ قسم علیٰ العموم بچہ کو ہوتی ہے، کیونکہ ان کے اعصاب نرم اور ڈھیلے، اور ان کے دماغ مواد سے پر ہوتے ہیں، جو مہرے اور ترکہ نیچے گر پڑتے ہیں۔ اس خناق کو، جس کا سبب اندرونی عضلات کا ورم ہوتا ہے، اور ورم کا سبب مہروں کا نکلنا ہوتا ہے، خناق کلبی (کہتے دالا خناق) کہتے ہیں { جسکی وجہ تمہیہ ظہری بیان کرتا ہے کہ یہ مرض گتوں کو اکثر ہوتا ہے، جس طرح مرض دار الثعلب (جس میں بال جھڑتے ہیں)، علیٰ العموم ثعلب (لوڑی) کو زیادہ ہوتا ہے، مگر متعدد میں خناق کلبی اس ورم کو کہتے تھے، جو خنجرہ کے اندر ہو، کیونکہ اس میں مریض گتوں کی طرح مسہ کھل کر زبان باہر نکالے دیتا ہے، پھر ہر قسم کے مجھے خناق کو خناق کلبی کہا جانے لگا { خناق کی یہ قسم تمام اقسام سے روکی ہوتی ہے { کیونکہ اس میں سانس بند ہو جاتا ہے، ورم کا نائل ہونا اور مہروں کا اس قدر جلد اپنی جگہ لوٹ آنا کہ قلب کا مزاج فاسد ہو، اور حرارت غریبیہ نہ گھٹ جائے، و خوار ہوتا



ہے، علیٰ انحصار اس حالت میں جبکہ ہٹنے والا مہرہ وہی ہو جس سے تنفس کے اعصاب  
ہٹکتے ہیں، یا گردن کا پہلایا دوسرا مہرہ ہو؛ کیونکہ اس جگہ تنگی زیادہ ہے، اور یہ دونوں مہرے  
دامغ سے قریب ہیں۔ خناق کی یہ قسم پہلے سے چوتھے دن تک اکثر ہلاک کر دیتی ہے +

علامت {مریض سر نہیں اٹھا سکتا، اور کسی طرف پھیر سکتا ہے} جس کی وجہ مہرہ کا اپنی  
جگہ سے ٹٹنا، اور اس کے زائدہ کا دوسرے مہرے کے گزرنے سے نکل جانا ہے؛ اس وجہ سے جوڑ  
کے تمام حرکات بند ہو جاتے ہیں، اور اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ گردن کے اعصاب تن جاتے ہیں  
اور سکڑنے اور پھٹنے کے قابل نہیں رہتے {مریض منہ بالکل نہیں کھول سکتا ہے} کیونکہ منہ  
ان دو عضلات سے ٹٹتا ہے، جو کان کے نیچے سے شروع ہو کر گردن میں گزرتے ہیں؛  
اور جب گردن کے مہرے اپنی جگہ سے ٹل جائیں گے، تو ان عضلات کے اتار دو نوں  
عضلوں کے درمیان لازمی طور پر تن جاتے ہیں، اس لئے وہ سکڑ نہ سکیں گے، جس سے جوڑ  
نیچے کھینچنے کے ذریعہ علامت مہرہ کے ٹٹنے کی ہے، لیکن اگر اندرونی عضلات بس ورم ہو تو اکثر منہ کھلا  
رہتا ہے، اور زبان باہر نکلی رہتی ہے {ایسا رہنے کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ تنفس کا راستہ تنگ ہو جاتا  
ہے، اس لئے مریض مجبور ہو کر منہ کھولتا اور زبان باہر نکالتا ہے، تاکہ تنفس کا راستہ کشادہ ہو۔

علاج {مذکورہ بالا ہر دو اقسام میں قصد کریں، سنگھیاں کچھو اٹھیں، حقنہ کے ذریعہ  
دست لائیں} تاکہ مادہ کم ہو جائے، اور وہ دوسری طرف کھینچ آئے {اور تمام وہ تدابیر از  
قیم غفرہ، ضادات، حجامت (سنگھیاں) جو شانہ {در استعمال میں لائیں، جو پہلے بتائی  
گئی ہیں} اور ٹٹے ہوئے مہرے کو اپنی جگہ اس آہستہ کے ذریعہ لوٹائیں، جو رنگام کی زبان سے  
مشابہ ہوتا ہے} اس آہستہ میں داخل کر کے ابھرے ہوئے مقام کو اٹھائیں، اور دوبانے  
دالی چیز کو گردن کے باہر کی طرف ڈھکیلیں + اور اگر آدنی دار ہو، اور اس کے اندر اس قسم کا  
نشت ہو کہ جب چاہیں اس کے منہ سے باہر نکال لیں، جس طرح آدنیل نہاں ہوتا ہے، تو ایسے  
آہستہ ورم کا چیز نا ممکن ہے، بشرطیکہ مہروں کے ٹٹنے کا سبب ورم ہو {اور جب گردن اپنی جگہ  
لوٹ آئے تو قابض ضاد رنگائیں} تاکہ اصلی حالت پر قائم ہو کر مستحکم ہو جائے + ایسا ضاد مہروں  
کے لوٹنے سے پہلے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے؛ کیونکہ یہ مقام پر چپٹ جاتا ہے، اور مہرہ کو باہر  
کی طرف کھینچ کر اپنی جگہ لوٹاتا ہے، یا مہرہ کو صرف اتنا کھینچتا ہے کہ حرام مغز سے دباؤ ہٹا دیتا  
ہے + طبیعی نے ایک قصہ لکھا ہے کہ ایک ڈائی نے سرق مقفل کا ایک ٹکڑا لیکر صوبہ میں  
رکھا، جس سے تیر چھل گیا، پھر اس نے اسے بچہ کی گردن پر چپکا دیا، جب یہ خشک ہو گیا تو  
لے ترقی، ایک قسم کا باریک چڑا ہوتا ہے، جس پر کھما جاتا ہے۔ سرق مقفل: قطران نکایا  
ہوا چڑہ + علامہ قیڑ (قطران) تار کرل: سیاہ شرفی مائل ایک تیل ہے، جو زمین سے گرم  
پانی کے ساتھ چھروں سے کھٹا ہے (مترجم) +

مہرہ اپنی جگہ لوٹ آیا، علیٰ ہذا باہر سے سنگھیوں کا زور سے چوس کر کھجانا مہرہ کو اپنی جگہ لوٹانا ہے، یا حرام مغز کے دباؤ کو دور کرتا ہے، مثلاً سیدہ لکڑی، مرکی، اقا قیام، سریشا ایلھا، ہمراہ لعاب اسپنخول؟

۳ گاہے مہروں کے دو ٹکڑوں میں سے ایک دوسرے سے علیحدہ ہو جاتا ہے، کیونکہ ہر ایک مہرہ دو حصوں سے مرکب ہے، اور یہ دونوں حصے ایک دوسرے سے چسپاں ہیں، جب یہ ٹکڑے مذکورہ بالا اسباب سے جدا ہو جاتے ہیں، اور زیادہ پھیل کر حلق کو تنگ کر دیتے ہیں تو اسکو عظم شخی کہتے ہیں {عظم شخی حقیقت میں اس ہڈی کو کہتے ہیں، جو حلق میں چبھ جائے اور نکلنے کی قوت زائل کر دے} اسکو عظم شخی کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ بھی حلق میں عارض ہوتا ہے اور نکلنے کی قوت زائل کر دیتا ہے + یہ مسئلہ معنت نے کچھ عجیب و غریب بیان کیا ہے کہ ہر ایک مہرہ دو ٹکڑوں سے مرکب ہے، اس کا آجنگ کوئی شخص بھی قائل نہیں ہو، مصنف کے دعویٰ کی تصدیق اور اس کی رائے کے سچا کر دکھانے پر خدا ہی کو قدرت ہے (کہ وہی شخص میں مہروں کو دو ٹکڑوں سے مرکب کر دے) +

علاج ۳ مہروں کو اپنی جگہ لوٹائیں، اس کے بعد قابض چیزوں سے مناد کریں {کہ سر مستحکم ہو جائیں} +

## ذبحہ

۳ وہ گرم ورم ہے، جو حلقوم کے دونوں جانب کے عضلات (جن سے غلصہ کی حرکت میں بنتی ہیں) میں پیدا ہوتا ہے، جو نکلنے میں امداد کرتے ہیں {جو عضلہ نکلنے پر امداد کرتے ہیں، وہ دو بھی (گوشت جیسے) عضلہ حلق کے دونوں سرے پر واقع ہیں، جو اس جگہ کہ تنگ کرتے ہیں + اگر یہ جگہ کشادہ رہے، تو یہ غذا گاہے مری کے منہ (یعنی حلق) کے کنارہ پر ٹپک رہے، اور اس کا اوتر ناد شوار ہو جائے (شاید اس سے مراد غلصہ کے عضلات ہیں) ۳ اور اس کا ورم اس عضلہ میں ہوتا ہے، جو مری کے منہ پر واقع ہے {کسی تشریح دان نے یہ بیان نہیں کیا ہے کہ مری کے منہ پر کوئی عضلہ ہے، ہاں حنین بن اسحاق نے اپنے ایک رسالہ میں لکھا ہے، جس میں اعضائے غذا کا ذکر ہے کہ "مری کے سرے پر ایک عضلہ ہے، یہی وجہ ہے کہ جب انسان بیدار ہوتا ہے تو تالو اور کوسے سے چیزوں کو مری کی طرف اوترتے ہوئے محسوس کرتا ہے، جن میں وہ حلق کے راہ خارج کر دیتا ہے، اور جب وہ سو رہا ہوتا ہے، تو ممکن ہے کہ وہ چیزیں بلا کسی شعور کے معدہ تک چلی جائیں" شیخ کے کلام سے بھی اس قول کی تصدیق کا پتہ چلتا ہے + رہا جالینوس وہ مری کے (متحرک) ریشوں کو عضلات کے نام سے پکارتا ہے، چنانچہ وہ کہتا ہے کہ چیزوں کا نکلنا اس عضلہ کے عمل سے حاصل ہوتا ہے، جو مری کی لمبائی

میں واقع ہے، اور اس کی امداد وہ عضلہ بھی کرتا ہے، جو چوڑائی میں واقع ہے۔ طبری اُن لوگوں کے قول سے منکر ہے، جو قائل ہیں کہ مری پر کوئی عضلہ نہیں ہے، جس سے غذا جذب ہوتی ہے، اور نہ باب الکبد پر کوئی عضلہ ہے، جس سے کیلوس جذب ہوتا ہے۔ اور وہ استدلال میں پیش کرتا ہے کہ ”حرکت بلا محرک کے اور جذب بلا جذب کرنے والے کے ناممکن ہے، اور محرک اور محرک کے درمیان کسی آلہ کا ہونا بھی ضروری ہے۔ پس اگر سارے جگر میں جذب کی قوت ہو تو ضروری ہے کہ جس طرح وہ باب الکبد سے جذب کرتا ہے، محدب سے بھی جذب کرے (حالانکہ محدب کی طرف سے وہ ہرگز جذب نہیں کرتا) جب ایسا نہیں ہو سکتا ہے تو کسی آلہ کا ہونا اس کے لئے ضروری ہوا، اور یہ آلہ وہی عضلات ہیں، جو جذب کیلئے رکھے گئے ہیں۔ جالینوس نے بھی اپنی کتاب قوت مَعْنَا ضَلَّہ میں ذکر کیا ہے کہ بدن میں کوئی ایسا عضو نہیں ہے، جو حرکت کرتا، یا حرکت دیتا ہو، اور اس میں ایک، یا ایک سے زیادہ عضلہ نمود طبری کہتا ہے کہ ”میں نہیں سمجھ سکتا کہ اس میں کسی دانا کو کچھ شک بھی ہو سکتا ہے۔“ میں کہتا ہوں کہ میں نہیں سمجھ سکتا کہ کوئی عقل مند اس قول کو صحیح بتاتا ہو، اور اس کے غلط ہونے کا یقین نہ رکھتا ہو۔ را طبری کا یہ قول کہ محرک اور محرک کے درمیان کسی آلہ کا ہونا ضروری ہے۔ یہ قول باطل صحیح ہے، لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ یہ آلہ عضلہ ہی ہو۔ عضلہ حرکات اختیار کرنے کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ یہ حرکات غیر اختیاریہ (طبیعیہ) مثلاً جذب، اساک، اور دفع، ان کے لئے عضلہ کا ہونا ضروری نہیں ہے۔ چنانچہ سارے اعضاء میں اس قسم کی حرکتیں ہوتی ہیں، حالانکہ اُن میں عضلہ نہیں ہوتا ہے۔ رہا جالینوس اس کا کلام، اسکو استدلال میں پیش کرنا کافی نہیں ہے، کیونکہ ممکن ہے کہ اس کے کلام میں حرکت سے ارادہ مراد ہو، یا عضلہ سے ریشہ مراد ہوں (جیسا کہ اس کی اصطلاح ہے)۔ پھر طبری کہتا ہے کہ ”مری اور فم حلقوم کے عضلہ درہی ہیں جو طرہ جھالی اور اس اس المزمار کے نام سے مشہور ہیں۔“ یہ کلام ایسے شخص کا ہو سکتا ہے، جس کو فشریح سے بالکل دیک نہ ہو، نیز اس کا وہم اُن عضلات میں ہوتا ہے، جو حلقوم کے منہ پر واقع ہیں، حلقوم اطباء قصبہ ریه اور اس کے منہ یعنی خنجرہ کو کہتے ہیں، اس کے عضلات سولہ ہیں۔ اور اگر فم حلقوم کے عضلات نہ سکے جائیں، بلکہ حلقوم کے عضلات کے جائیں تو اس کے مخصوص عضلات چار ہیں، جو حلقوم یعنی قصبہ ریه کو تیز آواز نکالتے وقت تنگ کرتے ہیں نیز اس کا وہم گرم مری میں اور مری کے اندرونی استریں ہوتا ہے۔ مری کے استرے مراد وہ سطح ہے، جس میں کھانا پانی گزرتا ہے۔

**سبب** { اس کا سبب گرم غلیظ اور خراب خون ہوتا ہے } +

لہٰذا یعنی آواز جوڑے ہیں، جن میں سے بائیں جوڑے آواز کی دھڑکیوں، اور خنجرہ کے منہ کے ساتھ مخصوص ہیں، اور باقی تین خنجرہ کی کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں (ترجمہ) + ملہ قابل غور بہ ترجمہ +

علامات فی مرئین لقمہ نکل نہیں سکتا کیونکہ نفاق نکلنے پر ضعف کی وجہ سے امداد نہیں کر سکتے، نیز مری غناس کے جذب کرنے پر قادر نہیں رہتی ہے، اور اسلئے کہ راستہ تنگ ہو جاتا ہے (خواہ مذکورہ بالا اعضاء میں سے کسی عضو میں ہو) اور اس لئے کہ لقمہ نکلنے وقت زبان بھی غدار کو لیکر مری تک پہنچاتی ہے، اور جب اس کی حرکت ورم کے دباؤ اور تہذ کی شدت سے کمزور ہو جاتی ہے تو اس کا فعل پورا نہیں ہوتا ہے، اگر مرئین لقمہ نکلنے کی کوشش بھی کرے گا تو تنہوں نکل جائیگا، کیونکہ غدار جب مری کی طرف نہ جاسکے گی، تو تالو کے دونوں سراخ کی طرف رجوع ہو کر تنہوں سے خارج ہو جائے گی، فی مرئین بات نہیں کر سکتا، کیونکہ بات تو وہ جب کر سکتا ہے کہ آواز پیدا ہو، اور حروف نہیں، اور آواز حقیقت میں قصبہ ریہ کی دوی ہے (یعنی قصبہ ریہ میں ہو اگر بخیتی ہے) یہ گونج قصبہ ریہ کے سرے کے پاس، جو اس المزمار کہلاتا ہے، آواز بنتی ہے، اس المزمار (مزمارہ باجر) وہ مقام ہے، جہاں قصبہ ریہ کا سرائنگ ہو گیا ہے، پھر یہ خجرو کے پاس کشادہ ہو گیا ہے، پس قصبہ ریہ وسعت سے شروع ہو کر تنگی میں آتا ہے، پھر وسیع فضا کی طرف جاتا ہے، اس تنگ مقام میں آواز پیدا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ قصبہ ریہ سے ہوا نکل کر جب اس تنگ مقام میں پہنچتی ہے، تو یہاں آ کر بند ہو جاتی ہے، اور اسکے بعد جو ہوا آتی ہے، وہ اسے باہر کی طرف ڈھکیلتی ہے، چنانچہ یہ جب اس مقام سے باہر آتی ہے تو وہ ایک وسیع فضا، یعنی خجرو کی فضا، پاتی ہے، اور یہ اصول میں سے ہے کہ جو جی وسعت سے تنگی میں آتی ہے، اور تنگی سے وسعت کی طرف جاتی ہے، وہ اس تنگی میں زور داتریزی سے نفوذ کرتی ہے، جیسا کہ فلسفہ میں ثابت ہو چکا ہے، یہی وجہ ہے کہ خجرو میں ہوا کی ٹھوکرز در سے لگتی ہے، اور اس سے بڑی آواز پیدا ہوتی ہے، مگر جب عضلات خجرو اور اس کے گرد دو پیش کے اعضاء ورم ہو جائیگا، اور جگہ تنگ ہو جائے گی، تو آواز بند ہو جائے گی، یعنی گفتگو نہ کر سکے گا، یہاں ہوا بکثرت اکٹھی ہو جائیگی، اور آسانی خارج نہ کیگی، اور اسکی آواز اس شخص کی آواز جیسی ہو جائیگی، جو ناک گفتگو کرتا ہو، ابن مسرفیون اسکی وجہ یوں بیان کرتا ہے کہ انسان گفتگو زبان سے کرتا ہے، اور جب اسکی حرکت ورم کی وجہ سے ضعیف ہو جائیگی، تو ضروری ہے کہ بولنے وقت اسکی آواز تالو کے سوراخ کی راہ چڑھ کر تنہوں سے خارج ہوگی، انھیں اور بھرتی ہیں، کیونکہ دماغ پُربہ ہوتا ہے، اس لئے کہ تنفس کا راستہ تنگ ہوتا ہے، اور تنفس سے خارج ہونے والی ہوا، خون کے ساتھ رگوں کی طرف لٹ جاتی ہے، منہ سے لعاب جاری ہوتا ہے، کیونکہ وہ طبع کی طرف راستہ کے تنگ ہونے کے باعث نہیں جاسکتا ہے، اور لگاتار حلق کے سامنے باہر سے ورم کے مقام میں ہلائی شکل کی سُرخی ایک کان سے دوسرے کان تک طوق کے مانند دکھائی دیتی ہے، یا اس وقت ہوتا ہے، جبکہ ورم کا مادہ باہر آجائے، یہ بہتر علامت ہے۔

علامات فی قیفال کی قصد کھول کر خرقہ ٹھوڑا نکالیں، تاکہ قوت ان دونوں میں قائم رہے،

لہ نفاق سے مراد خواہ کئی گلتی ہو، باطن اور کان کے درمیان کا سوراخ، انکو نکلنے سے کوئی تعلق نہیں ہے (مترجم)۔

جس میں مریض مطلق بند ہونے کی وجہ سے کھانسی سکنا + یہ اس وقت کیا جاتا ہے، جبکہ مواد کی کثرت صرف مطلق کی طرف ہو، اور سارا بدن مواد سے چڑھو + سارا نری کتا ہے کہ مجھے جس مقدار میں سے خناق کے بارے میں اختلاف کہتے ہوئے وحشت ہوتی ہے، مگر میں نے سخت قسم کے خناق بھی دیکھے ہیں، جو دبلے آدمیوں میں پیدا ہوئے ہیں، جن میں مواد کی کثرت نہیں ہے۔ ایسے مریضوں کے لئے میں مناسب سمجھتا ہوں کہ ان کو نہایت سرد مکان میں رکھنا چاہئے، تاکہ ان کے بدن سے رطوبات زیادہ تحلیل ہوں، اور بھوک پیاس نہ لگے، اور فصد نہ کی جائے، تاکہ اس کا خون اس کی پردریش کے لئے باقی رہے، لیکن اگر مریض توانا ہو، تو اسے بیس روز تک بھوکا رکھنا ممکن ہے، اور اس عرصہ میں غرغروں سے علاج جاری رکھنا چاہئے، تاکہ مطلق کشادہ ہو جائے، مگر وہ مریض جس کی فصد کھلی جاتی ہے، اسے اگر اس کے بعد تین دن تک بھی غذا نہ دی جائے تو وہ

مر جا تا ہے۔ فحرارت کے بجھانے والے یعنی سرد محققوں سے دست لائیں، پھر دوسرے اور تیسرے دن فصد کریں، بار بار فصد کرنے سے مقصود وقفہ دینا ہے، تاکہ مادہ دفع پا جائے۔ اور خون دس دس درہم، یا پانچ درہم نکالیں (درہم = ۳۰ ماشہ) تاکہ مادہ بھی خارج ہو جائے، اور بدن میں قوت بھی قائم رہے۔ بشرطیکہ بدن میں کافی طاقت ہو، اور اگر نکلنا ممکن ہو تو نہ میں آپ جو ڈالیں، اور لگا ہے گردن کے دوسرے حصہ کے پاس سنگھیاں کھجاتے ہیں، جس سے راستہ تھوڑا تھوڑا کھل جاتا ہے، اور جب تک سنگھی سپرد ہوتی ہے، چیزوں کی گھونٹ اتر سکتی ہے۔ فتنقیہ بدن کے بعد مطلق پر باہر سے جذب کرنے والا مادہ لگائیں، مثلاً بورہ ارمنی، قسط، جند بیدستر، اور گندک، تاکہ مادہ اس طرف کھینچ لے۔

**لفظی تحقیق** لفظ خناق اور ذبحہ کے مواقع استعمال میں اطار کا اختلاف ہے، چنانچہ بعض لوگ خناق اس ورم کو کہتے ہیں، جو خجروہ کے بیرونی عضلات میں، یا قصبہ ریک کے اندر یا مری کے اندر یا باہر پیدا ہوتا ہے، اور ذبحہ کو زمین کے گرم ورم کو کہتے ہیں، یہی مذہب صاحب کامل اور اسکے پیروں کا ہے۔ بعض لوگ خناق خجروہ کے بیرونی عضلات کے ورم کو اور ذبحہ مطلق اور مری کے عضلات کے ورم کو کہتے ہیں، اور اندرونی عضلات کے ورم کو خناق کہتی ہیں۔ یہی مذہب صاحب تقویہ کا ہے، جس کی پیروی مصنف نے کی ہے۔ بعض لوگ ذبحہ مخصوص طور پر اس ورم کو کہتے ہیں، جو کسی ایسے مقام میں پیدا ہوتا ہے، کہ نہ منہ کے کسی حصے میں اور نہ باہر سے ورم نمودار ہوتا ہے؟ یہ مذہب ابن ابی صادق کا ہے، اور بعض لوگ خناق اور ذبحہ میں بالکل فرق نہیں کرتے ہیں، یہ طریقہ شیخ اور فیلسوف ابوالفراہ کا ہے۔

گاہے خناق کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ خجروہ کے کھولنے والے عضلات کی حرکت باطل ہوتی ہے جس سے اس کا راستہ تنگ ہو جاتا ہے، اور گاہے اسکی وجہ اندرونی عضلات کی خشکی ہوتی ہے جس سے عضلات تن جاتے ہیں، اور راستہ تنگ ہو جاتا ہے، یا اس کی وجہ پیپٹروں کا ورم ہوتا ہے۔ اور

مریض فوراً نہیں گھٹتا ہے، لیکن یہ آہستگی بڑھتا جاتا ہے، حتیٰ کہ مریض کا دم گھٹتا جاتا ہے۔ حال اس مخاق کا ہے، جو پھیپھڑوں کی رت سے، اور سینہ کی ریم سے، اور قصبہ ریه کے دم سے پیدا ہوتا ہے، کیونکہ اس کی فضا اس قدر وسیع ہوتی ہے کہ اس میں آتنا بڑا فرق نہیں ہوتا ہے کہ اسے بھر کر بند کر دے، برخلاف اس کے دم خجروہ سے فوراً تنفس بند ہو سکتا ہے؛ کیونکہ تنفس کا راستہ اس میں تنگ ہو جاتا ہے +

**خالقہ** | اسکو خناق و بائی بھی کہتے ہیں۔ یہ ایک شدید متعدی مرض ہے، جس میں

ابتداء درجہ کا ضعف ہوتا ہے، نالو، حلق، خجروہ، اور جوف انف کے اندر رطوبت یعنی کے ترشح سے ایک فاسد جعلی پیدا ہو جاتی ہے، جو مقام ماؤن کے سطحی طبقات کے ساتھ پیوستہ ہوتی ہے، اور غدد متورم ہو جاتے ہیں۔ یہ مرض درحقیقت ایک مخصوص عفونت کا نتیجہ ہے، جس کی سمیت مغذی ہر کر سارے بدن کے خون کو مسموم کر دیتی ہے۔ اسباب: اس مرض کا سبب ایک مادہ ہے، جو مریض کی ناک اور منہ کے لعاب میں، نیز حلق، خجروہ، اور جوف انف کی غشاء مخاطی میں پایا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں دم گلہ، نزلہ، نیکان، کمزوری، موسم سرما وغیرہ بھی اس کے اسباب مبیہہ سابقہ میں شامل ہو سکتے ہیں + اس مرض میں زیادہ تر ۲ سے ۵ سال تک کے بچے مبتلا ہوتے ہیں، لیکن ۵ سے ۱۵ سال تک کے بچے بھی اس مرض میں اکثر گرفتار ہو جاتا کرتے ہیں +

**علامات:** ابتداء مرض میں سستی اور کمزوری محسوس ہوتی ہے، درد سر، سستی وغیرہ کی شکایت ہو جاتا کرتی ہے۔ گاہے ایک دو دست بھی آ جاتے ہیں، غنودگی سی طاری ہوتی ہے، اور گردن میں تنچ سا معلوم ہوتا ہے، خفیف بخار ہوتا ہے، جو ککھ تیز ہو جاتا ہے، پیشاب میں رطوبت بیضیہ پائی جاتی ہے، حلق میں سوزش ہوتی ہے، آواز بجاری ہو جاتی، یا بیٹھ جاتی ہے، تین چار روز کے بعد غلصہ، نرم نالو اور طلق کے اندر متورم مقامات پر ایک غشاء کا ذب بنی شروع ہوتی ہے، جو خجروہ یا خجروہ کی طرف بڑھتی جاتی ہے۔ اس غشاء کا رنگ سیاہی یا زردی مائل خاکستری ہوتا ہے، یہ غشاء حلق سے خوب چسپاں رہتی ہے، اور آسانی علیحدہ نہیں ہو سکتی، اگر اس غشاء کو بہ کلفت علیحدہ کرنے کی کوشش کی جائے، تو غشاء مخاطی سے خون نکلنے لگتا ہے، اور غشاء پھر دوبارہ بہت جلد بننا شروع ہو جاتی ہے، مریض کے منہ سے رال بھی نکلتا ہے، اور اس سے بدبو آتی ہے، خون میں مسلسل سیت کے جذب ہونے سے مریض بہت ضعیف ہو جاتا ہے، پانچویں چھٹے روز غشاء کا ذب خود بخود علیحدہ ہونی شروع ہو جاتی ہے، اور ساتویں آٹھویں روز تک بالکل صاف ہو جاتی ہے +

گاہے خجروہ یا خجروہ کے اندر وہ غشاء بڑھ کر اس قدر دبیز ہو جاتی ہے کہ سانس

لینا دشوار ہو جاتا ہے + اس حالت میں مریض دو چار گھنٹہ میں بازیا دوسے زیادہ دوا چار روز کے اندر بھی ہلاک ہو جاتا ہے۔ گاہے اس مریض میں ناک یا ٹنڈے سے خون جاری ہو جاتا ہے، گاہے ہاتھ پاؤں شل ہو جاتے ہیں۔ گاہے ہڈیاں ہو جاتا ہے + اس مرض کی مدت آٹھ دس روز اور گاہے چودہ روز تک ہوتی ہے + مریض اس مرض سے تدریجی طور پر صحت یاب ہوتے ہیں +

**عوارض:** صحت کے دو تین ہفتہ کے بعد گاہے قیاح کی علامات ظاہر ہوتی ہیں، تاہم مفلوج ہو جاتا ہے، اس کی حس و حرکت میں فرق آ جاتا ہے، مریض گنگنا کر بولتا ہے، اور نگلنے کے وقت ناک سے پانی خارج ہو جاتا ہے، عضلات چشم کے مفلوج ہونے کی وجہ سے مریض کو حول (دھنگا پن) ہو جاتا ہے، اور آنکھ کی پتلی پیل جاتی ہے۔ مریض نزدیک کی چیز کو بھی طرح نہیں دیکھ سکتا، بعض مریضوں کو نقوہ بھی ہو جاتی ہے، اور بعض کے اعضاء، اعصاب کے ورم کی وجہ سے، مفلوج ہو جاتے ہیں +

**انجام مرض:** اس میں بالعموم ۳ سے ۱۴ فیصدی تک موت واقع ہوتی ہے، اگر یہ ورم بخیر تک پہنچ جائے، تو دم گھٹنے سے موت ہوتی ہے، مدہ ضعف قلب سے پیشاب کا بند ہونا، نبض کا بہت تیز یا بہت سست چلنا، ہڈیاں، سببات (قوا)، غنودگی (نکسیر، تنگی تنفس وغیرہ جیسی علامات، جب شروع ہو جائیں تو مرض کی حالت کو خطرناک سمجھنا چاہئے +

**اصول علاج:** (۱) امانہ کی غرض سے سختی، لطینات اور ہلکے مسہلات استعمال کریں مثلاً المٹاس، شیر خشک، جوشاندہ فواکہ، آلو بخارا، تمر ہندی۔ (۲) تسکین کی غرض سے مسکنات و مبروات پلائیں، مثلاً لعاب اسپنول، شیرہ عناب وغیرہ۔ (۳) ابتداء میں تنقیہ اسعار اور دستوں کے جاری ہو جانے کے بعد حسب اصول اور ماحول تدریجاً روایات اور قابضات کے غرض سے کرائیں، مثلاً قوت، سرکہ، گلاب، عدس، اخروٹ سبز۔ بعض اوقات ان قابضات کے ساتھ طین، مرغی اور محلل دوائیں بھی شامل کر دی جاتی ہیں، مثلاً المٹاس، گنگہ یہ ورم کے زمانہ تیز اور انتہار میں مناسب ہے۔

(۴) ابتداء میں روایات کا ضاد کریں، اور ورم کے زمانہ تیز میں روایات اور محلل و مرغی دونوں ملا کر، اور انتہار میں باہر کی طرف مواد کو جذب کرنے والے فنا و حلق سے باہر لگائیں، مثلاً زفت، خردل، نظردن۔ (۵) ورم اگر پک جائے، تو دوسرے ہاتھ سے، انداز سے، یا غرغروں سے پھاڑنے اور پیپ صاف کرنے کی کوشش کریں۔ جب ورم بھٹ جائے، تو دوا یہ تنقیہ سے غرغروں کرائیں، مثلاً تازہ دودھ اور شہد۔

(۵) فدا نہیں ممکن، مبرو، لطیف، اور سیال ہونی چاہئیں۔ اگر حلق سے فروغ ہو سکے

تو حقہ کے ذریعہ پہنچائی جائیں؛ جیسا کہ آخر میں تفصیل بتائی گئی ہے۔ چند روز تک بہت ہی لطیف غذاؤں پر مرین کر رکھا جائے (لطیف بانغ برقی جائے)، مثلاً محض آب انار، یا آب تربوز پلا جائے، یا صرٹ مارا اشعیرقین دیا جائے +  
(۶) توت کو اور ادم حلق اور خناق کے ساتھ زبردست خصوصیت حاصل ہے۔ برگ توت تنہا اور دوسری ادویہ کے ساتھ غرغره میں استعمال کیا جاتا ہے، اور شربت توت شروبات میں +

(۷) ضعف و ناتوانی کے غلبہ کے وقت خیرہ مرداریہ، دوار المسک، مرکبات کاغذیہ وغیرہ جیسے مقویات استعمال کرائیں +

(۸) تنگی تنفس کی آخری مجبوری میں عمل جراحی سے حنجرو یا قصبہ ریہ کو کھولنا اور انہیں لگانا پڑتا ہے +

معمولات مطب : سب سے پہلے تلین دیں، یا حقہ کریں۔ پھر ذیل کے غرغروں میں سے کوئی غرغره دن میں چھ سات بار استعمال کرائیں :

نسخہ غرغریہ : ابتداً مرض میں مفید ہے۔ یہ رادع اور قابض ہے؛ برگ توت، گلنار، کوکنار، کنہازج، عدس مسلم، کشنیز خشک : پانی میں جوش دیجے کام میں لائیں +

نسخہ دیگر : برگ توت سبز، برگ امرود سبز : آدھ سیر پانی میں جوش دیجے غرغره کرائیں۔ تنہا برگ توت بھی استعمال کیا جاسکتا ہے +

نسخہ دیگر : مرض کے زمانہ تیز میں مفید ہے : مغز اطماس کو دو دوہ اور پانی میں جوش دیجے صاف کریں اور کام میں لائیں۔ یہ محلل ورم اور مرغی ہے +  
تلین اسما یا حقہ کے بعد پینے کے لئے یہ نسخہ استعمال کرائیں :

نسخہ : لعاب ہمدان، شیر و عتاب، شیرہ تخم کاہر، مقشر، عرق شیاہترہ، عرق مرکب فیاد و خون میں نکال کر اور شربت توت سیاہ ملا کر دونوں وقت پلائیں +  
اگر قبض کی شکایت بھی ہو تو شب کے وقت مغز اطماس کو دو دوہ میں جوش دیجے اور چھانکر پلائیں، اور صبح کو مذکورہ بالا نسخہ پلاتے رہیں +

ضادات میں ذیل کے نسخوں میں سے کوئی نسخہ تجویز کر کے باہر سے گلے پر لگائیں :  
نسخہ ضما د : جدوار، کوبہ سبز کے پانی میں پیسکر لگائیں + یہ رادع اور محلل ہے +

نسخہ دیگر : آرد جو کوہی کے پانی میں ملا کر اور ریوند چنی طحہہ پس کر اضافہ کریں، اور ایک کپڑے پر لگا کر گلے پر باندھیں۔ یہ تقریباً محلل اور مرغی ہے +



نسخہ دیگر : سنزالتاس ، مکرو خشک ، آرد جو ، محل باوند ، سنبل الطیب ، اکیلل الملک ، صندل سنخ ، رسوت ، ایلو ، مکرو بنز کے پانی میں پیسکر ۳۲۲ روغن گل اصفادہ کے نیم گرم ضاد کریں ۔ اس میں قابضات اور مرخیات ملے ہوئے ہیں ۔  
اصنافات : کبھی مذکورہ نسخہ میں کائی ، کلسترخ ، عود خام ، مصطکی روئی ، جدوار ، مرہم دارخلیون ، سفیدی بیضہ مرخ ، کا اصفادہ بھی کر دیا کرتے ہیں ۔  
تدابیر جو ضاد کے قائم مقام ہے ۔ بڑے یزندک کا حکم چاک کے گرم گرم گھلے پر بادھیں ، اودا د پردے پرانی روئی کو آگ پر گرم کر کے اس کے اوپر بانویں ۔ یہ محل درم اور مرنجی ہے ۔

ہذا ایات : چونکہ یہ مرض سخت متعدی ہے ، اسلئے مناسب ہے کہ مریض کو طہو کرہ میہ سکھا جائے ، جو فراخ اور ہوا دار ہو ، اس کے کپڑوں کو پاک و صاف رکھا جائے ، اور اسکو بستر پر آرام سے لٹائے رکھیں ، کرہ کی ہوا گرم اور مرطوب رکھنی چاہئے ، مریض کا کرہ فصول سامان سے خالی ہونا چاہئے ۔ اس کے تھوک اور بلغم کو ایک بند گالداں میں رکھا جائے ، کرہ میں زبان ، اگر وغیرہ کی دھونی دیتے رہیں تاکہ ہر صاف رہے ۔ مریض کی طاقت کو بحال رکھنے کی کوشش کریں ، تبض نہ ہونے دیں ، سردی کے موسم میں اگر مرض کا حمل ہوا ہو تو مریض کو سردی سے محفوظ رکھنا چاہئے  
عنا و پرہیز : مریض کے لئے مناسب غذائیں یہ ہیں : آب انار شیریں ، آب انار میخوش ، آب انگور ، آب قوت ، آب تربوز ، مارا شیر رقیق ابتداء میں ، اور اسکے بعد مارا شیر غلیظ ، دودھ ، چرذگی سادہ یعنی ، جو مرتج مصالح سے خالی ہو ساگو دانہ جو پانی میں پکا یا گیا ہو ، یا دودھ میں ، مونگ کی دال کا پانی ، مسور کی دال کا پانی ۔

حقنہ عنائیہ : اگر براہ دہن و طلق غذا رکا ہو بخانا دشوار ہو ، اور مریض غذا نہ چل سکتا ہو ، تو تغذیہ کا بہترین طریقہ ایسی مجبوری میں یہ ہے کہ بذریعہ حقنہ غذائیں پہنچائی جائیں ۔ اس سے بھی تغذیہ بدن کی اصل غرض حاصل ہوتی ہے ۔ لیکن حقنہ غذائیہ کا استعمال اسما کر فضلات سے صاف کرنے کے بعد کرنا چاہئے ، یعنی پہلے گرم پانی وغیرہ سے حقنہ کر کے آنتوں کو فضلات برازیے سے پاک و صاف کر دیا جائے ، انکے بعد یعنی وغیرہ یا کوئی اور ہلکی چیز تھوڑی مقدار میں پہنچائی جائے ، تاکہ آنتوں پر زیادہ بوجھ نہ پڑے ، اور وہ غذا دستوں کی صورت میں جلد خارج نہ ہو جائے ۔ اس غرض کے لئے چرذوں کی یعنی ، آب انگور ، آب انار ، مارا شیر ، دودھ وغیرہ زیادہ مناسب ہیں ۔

نکٹے : بہت چھوٹے پیچے چونکہ غرغہ نہیں کر سکتے ، اسلئے پٹکڑی کو پانی میں حل کر کے پھیرا

سے لگائیں، یا بصورت سفوف کسی نلکی کے ذریعہ حلق میں پھونک دیں +  
**علاج بالمصل:** حمی داغی نغاعی میں کھانگیا ہے کہ مادہ مرض جب کسی جیلون میں  
 پہنچا یا جاتا ہے، تو اس کے جسم میں قوت مدبرہ اور طبیعت مقابلہ کے لئے کھڑی ہو جاتی  
 ہے، اور اس مادہ کے مقابلہ کے خون میں تریاقی مواد تیار ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ  
 خون کو باہر نکال کر اور اس کا پانی چھانکر حاصل کر لیا جاتا ہے، جس میں وہ فطری تریاق  
 محلول ہوتے ہیں۔ ایسے آب خون کو "مصل تریاقی" کہا جاتا ہے، جو دوا پرچکارہ کا  
 طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ چنانچہ خناق کے مصل تریاقی کے استعمال سے علامات  
 میں کسی قدر تخفیف ہو جاتی ہے، اور ضعف قلب کا خطر کم ہو جاتا ہے۔ بیان کیا جاتا  
 ہے کہ اس تریاق کے استعمال سے اس قسم کے مریضوں کے اموات کی اوسا نصف  
 رہ گئی ہے۔ اگر پہلے ہی روز سے اس کا استعمال شروع کر دیا جائے، تو علامات میں  
 شدت نہیں پہنچنے پاتی۔ اس تریاق کا اثر دم نگھنے کے بعد ہوتا ہے۔ لیکن اگر  
 علامات شدید ہوں تو اس دوا کا کوئی اثر نہیں ہوتا +

اس تریاق کے استعمال سے اگر بدن پر سرخ سرخ دھبے، جوڑوں میں ورم  
 درد اور بخار ہو جائے تو کچھ اندیشہ نہ کرنا چاہئے، کیونکہ یہ شکایات عارضی اور وقتی  
 ہوتی ہیں +

**ورم لوزتین (فکھ لوزیہ)** | اس مرض میں لوزتین اور حلق کے وہ خارجی  
 عضلات، جو منہ اور زبان کے قریب ہیں  
 متورم ہو جاتے ہیں۔ ان میں سوزش ہو جاتی ہے، اور سفید رنگ کی ایک ترجم  
 جاتی ہے +

**اسباب:** عموماً نوجوانوں میں سردی لگنے، کثیف ہوا میں سانس لینے بہت  
 گرم، یا بہت سرد اشیاء کا استعمال کرنے سے اور گلاسے خناق و بائی، و جمع مفاصل او  
 متعدی بخاروں کے دوران میں یہ شکایت ہو جایا کرتی ہے۔ ایک مرتبہ عارض ہونے  
 کے بعد اسکا حملہ بار بار ہوا کرتا ہے۔ یہ مرض گلے بطور دوا کے بھی پھیلتا ہے +  
**علامات:** اس مرض کی ابتداء اس طرح ہوتی ہے، کہ قدرے جاڑا لگ کر بخار  
 ہو جاتا ہے، پیاس کی شدت ہو جایا کرتی ہے، مریض بے چین رہتا ہے، اکثر رات  
 کے وقت بکتنے گھنٹے، حلق میں سوزش اور درد محسوس کرتا ہے، غذا نگھنے میں دقت  
 ہوتی ہے، زیرین جڑے کے گوشے کے نیچے متورم لوزتین نظر آتے ہیں، جو دبائے  
 سے دکتے ہیں، جسم کی حرارت ۱۰۲ سے ۱۰۵ تک ہو جاتی ہے۔ نبض قوی اور متلی  
 ہوتی ہے، بکتنے مزیات ۱۰۸ سے ۱۲۰ تک ہوتے ہیں۔ پیشاب کی مقدار کم خارج ہوتی

ہے۔ اور پیاس زیادہ ہو جاتی ہے + درد کی ٹیس کا اثر کانوں تک پہنچتا ہے، مریض کو ایسا محسوس ہوتا ہے، جیسے حلق میں کوئی چیز اٹکی ہوئی ہے، چنانچہ وہ باہر کھٹکارتا ہے، اور اس کی آواز بھاری پڑ جاتی ہے، ٹھنڈے والے کو ایسا معلوم ہوتا ہے، کہ مریض ناک سے بلبل رہا ہے، مریض کے منہ سے بد بو آتی ہے، اور ملاحظہ کرنے پر ایک یا دونوں نوزتین متہوم نظر آتے ہیں، اور ان پر خاکستری رنگ کی ایک غشاء جمی ہوئی معلوم ہوتی ہے، کو آ اور تالو سرخ ہو جاتے ہیں، اور زبان مکدر ہو جاتی ہے اکثر ہفتہ عشرہ کے بعد مریض صحت یاب ہو جاتا ہے، لیکن جبکہ مرض شدید ہوتا ہے تو گاہے نوزتین میں پیپ پیدا ہو کر عموماً وہ حلق میں پھوٹ پڑتی ہے +

بعض کمزور بچوں میں ورم حاد کے بار بار حملہ آور ہونے کی وجہ سے نوزتین ہمیشہ پھولے رہتے ہیں، جس سے بچہ کو منہ کھل کر سانس لینا پڑتا ہے، آرام سے سو نہیں سکتا نیند میں خرابے لیتا ہے، اور چونک پڑتا ہے، بچے کے نتھنے دب جاتے ہیں، اور اسکے لب سولے ہو جاتے ہیں، منہ ہر وقت کھلا رکھتا ہے، چہرہ اسکا مست نظر آتا ہے، غذا نگلنے کے وقت ناک سے نکل پڑتی ہے، منہ سے بو آتی ہے، آواز میں تغیر ہو جاتا ہے، بچہ "نون" اور "م" کو اچھی طرح سے ادانیں کر سکتا، اور کسی قدر بہرہ بھی ہو جاتا ہے، اس کا باضمہ خراب ہو جاتا ہے، اور وہ کم عقل، کمزور اور لاغر ہو جاتا ہے، اس کا حافظہ بھی کمزور ہو جاتا ہے، درد سر کی شکایت ہر وقت رہا کرتی ہے۔ تھوڑی سردی لگ جانے سے مذکورہ بالا علامات میں زیادتی ہو جاتی ہے۔

تشخیص: اس کو خناق وبائی (خافقہ) سے تشخیص کرنا چاہئے۔ چنانچہ اس مرض میں (ورم نوزتین میں) جھلی زردی مائل خاکستری رنگ کی ہوتی ہے، اور تمام نوزتین پر پھیلی ہوئی نہیں ہوتی، بلکہ مختلف مقامات پر غذا کا رنگ سرخ نظر آتا ہے۔ اگر اس جھلی کو کسی چیز سے پکڑ کر غذا سے جدا کرنا چاہیں، تو آسانی جلد ہو جاتی ہے، اور اس کے جدا ہونے پر غذا کی سطح سے خون نہیں بتا۔ یہ جھلی تالو، کتے اور حلق پر نہیں ہوتی، اور ایک دفعہ علحدہ کرنے کے بعد پھر نئی غشاء بہت جلد نہیں بنتی ہے +

خناق وبائی: یہ جھلی کا رنگ زردی مائل خاکستری ہو جاتا ہے، جو تمام نوزتین پر یکساں طور پر پھیلی ہوئی ہے، اگر کسی چیز سے پکڑ کر اسکو علحدہ کیا جائے تو آسانی علحدہ نہیں ہوتی ہے، اور اگر اس کو بہ مختلف علحدہ کیا جائے تو غذا کی سطح سے خون جگہ گھٹتا ہے، اور پھر بہت جلد نئی جھلی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس میں یہ غشاء

کاذب تاو پر بھی پائی جاتی ہے +

ورم لوسنتین ، میں مرین کی نبض متلی اور سریع چلتی ہے ، اور مرین چوتھے پانچویں روز رو بسعت ہونے لگتا ہے ، اور اچھے ہونے کے بعد فاج گھٹنے کا احتمال نہیں ہوتا +

خناق وبائی میں مرین کی نبض ضعیف ہوتی ہے ، اور مرض کی شدت چار روز کے بعد شروع ہوتی ہے ، اور مرض کے رنج ہونے کے بعد فاج میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہوتا ہے +

معمولات مطب : مرین کما رام سے لٹائیں ، مقام ماؤن کے بردنی مقام پر حکمید کرائیں ، کمزوری رنج کرنے کے لئے کوئی مقوی چیز کھلائیں ، اگر مرض بڑھنے لگے اور ذہل کی صورت اختیار کرے تو اسکو خود بخود پھوٹنے دیں ، اور اگر خود نہ پھوٹے تو شگاف لگا دیں اور پینے کے لئے ذیل کا نسخہ دیتے رہیں :

لسخہ : لعاب ہداند ، لعاب اسپول ، شیرہ عناب ، شیرہ مغز تخم کدوے شیریں ، عرق کمر ، عرق گاؤڑ باں میں نکال کر شربت توت سیاہ ملا کر دونوں وقت پلائیں + اگر تبص بھی ہو تو پہلے مغز ایتھاس کو دودھ میں جو شدیکر اور چھانکر پلا دیں . اس کے بعد مذکورہ بالا نسخہ استعمال کرائیں + ابتدا اے مرض میں غرغره گھٹنا رکھنا استعمال کرائیں ، جو خناق کے بیان میں مذکور ہوا . اس کے دوروز کے بعد ایتھاس اور دودھ والا غرغره استعمال کرائیں . نیز وہ ضاد وغیرہ ، جو خناق میں مذکور ہیں ، وہ اس مرض میں بھی مفید ثابت ہوں گے . غرغره یا ضاد جو بھی استعمال کرایا جائے وہ گرم ہونا چاہئے ، تاکہ ان دواؤں کی بیرونی گرمی سے درم کے عوارض میں جلد تخفیف ہو سکے +

غذا : اس میں غذا سیال استعمال کرانی چاہئے ، جیسا کہ خناق کی حالت میں کیا جاتا ہے +

ہدایات : صحت کے بعد تبدیل آب و ہوا کرائیں ، اس میں سندر کی ہوا بہت مفید ہوتی ہے . نیز ان ہدایات پر کاربند ہوں جن کا تذکرہ خالقد (خناق وبائی) میں ہو چکا ہے +

## ورم حلق

ورم حلق : اس سے مراد معمولی (غیر وبائی) ورم حلق ہے ، جس میں حلق اور ناک کی غشاء مخاطی تورم ہو کر تحریف ہو جاتی ہے ، اور گاہے اس کے اوپہا کیلے

غیر لمبی جلی پیدا ہو جاتی ہے، جس سے کھانسی اٹھتی ہے اور درد محسوس ہوتا ہے۔ اس جلی میں گامہ پیپ بھی ہوتی ہے۔ ورم حلق کی دو قسمیں ہیں: حاد — مزمن۔

**ورم حلق حاد** | اسباب — بالعموم مندرجہ ذیل اسباب سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے: نزلہ و زکام یا ورم نوزتین کا بار بار لاحق ہونا، خناق و بانی یا سرفہ بخار جیسے امراض کا عارض ہونا، گرد و بخار یا کسی لذتِ اش (غذاش کتن چیز) کا حلق میں پہونچنا، عام قویٰ کی کمزوری، خون کی بعض کمیات۔

**علامات** — حلق اور ناک کی غشاء مخاطی میں ورم، سُرخئی اور درد ہوتا ہے، غشاء کا ذب پیدا ہو جاتی ہے۔ خشک کھانسی کا دھسکا ہوتا ہے، ناک سے سانس لینا دشوار ہو جاتا ہے۔ مقام ماؤن میں سخت تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ اگر مرض شدید ہو جائے تو قفلِ سماعت کی شکایت ہو جاتی ہے۔ اکثر اوقات بولنا دشوار ہو جاتا ہے۔ منہ اور تنفس سے بد بو آتی ہے۔ زبان سیلی اور مسند کا مزہ خراب ہو جاتا ہے۔ مریض کو غذا کے نگلنے میں سخت دشواری ہوتی ہے۔ جسم کی حرارت اکثر ۱۰۴ درجہ، اور نبض کے ضربات ۱۲۰ تک ہو جاتی ہیں۔ مریض کو ایسا محسوس ہوتا ہے، گویا اس کے حلق میں کوئی چیز اٹکی ہوئی ہے۔ بیار ناک سے بولنے پر مجبور ہوتا ہے۔ ان تمام عوارض میں رات کے وقت زیادتی ہو جاتی ہے۔

**تشخیص**: خناق سے اس کی تشخیص آسان ہے، کیونکہ خناق بہت ہی سخت مرض ہے، جس میں ضعف شدید ہوتا ہے، حلق اور برونخ حلق میں جلی ہوتی ہے، جلی متحرک کے ساتھ اکثر خارج ہوتی ہے، اور پیشاب میں رطوبت بیضیہ پائی جاتی ہے۔

**انجامِ مرض**: عموماً سات سے چودہ پندرہ روز میں مریض صحت یاب ہو جاتا ہے۔ لیکن گامہ اسکا ورم بڑھ کر خراجِ حلق کی صورت اختیار کر لیتا ہے جو کہ ایک خطرناک حالت ہے، اور اسوقت مریض کے بچنے کی اُمید بہت کم ہوتی ہے۔

**تشریحِ مرضی**: مقام ماؤن کی غشاء مخاطی ابتداءً مرض میں متورم و خشک اور رنگت میں سُرخ سیاہی مائل اور پکڑا رہتی ہے۔ لیکن اگر مرض کچھ عرصہ قائم رہے تو گامہ ایک غشاء سپر پیدا ہو جاتی ہے، جو سطح سے ملحق نہیں ہوتی، باسانی علحدہ ہو سکتی ہے۔ اگر اسکو علحدہ کیا جائے، تو اس کے نیچے پیپ حلق ہے اس مرض میں گامہ نوزتین بھی متورم ہو جاتے ہیں۔

**ورم حلق مزمن** | اسباب — بالعموم مندرجہ ذیل اسباب سے ورم حلق مزمن کی کیفیت تدریجی طور پر پیدا ہو جاتی ہے، مثلاً گرم مصالحو، شراب

تبا کو یا اور کسی قسم کی آذنا چیز کا بکثرت استعمال کرنا، طلق سے غیر معمولی طور پر کام لینا، مثلاً زیادہ گفتگو کرنا، زیادہ گانا، ایسا وجہ ہے کہ یہ مرض عموماً گانے والوں، خونچے والوں، مقروں اور واعظوں کو ہو جاتا ہے۔ امراض قلب میں امتلا و خون کی وجہ سے یہ شکایت ہو سکتی ہے۔ آتشک کے دوسرے درجہ میں بھی گانے یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے۔ سل، نفرس، بد ہضمی کے نتیجہ میں بھی یہ مرض ہو سکتا ہے۔ اسباب مذکورہ سے گانے درم طلق کی یہ مزمن صورت پیدا ہو جاتی ہے، لیکن اکثر اوقات مرض اولیٰ ما صورت اختیار کرنے کے بعد مزمن حالت اختیار کر لیتا ہے +

**علامات:** مرض کی اس حالت میں سرخی اور ترشح نسبتاً کم ہوتا ہے، اس میں بخار نہیں ہوتا۔ بلغم بہت کم خارج ہوتا ہے، اور چکیتا ہوا اور بہت دیر تک کھانسنے کے بعد خارج ہوتا ہے۔ اگر آتشک کے دوسرے درجہ میں طلق کے اندر زخم پیدا ہو جائیں، تو وہ زخم چھوٹے چھوٹے اور گول ہونگے، زیادہ گہرے نہیں ہونگے، لیکن اگر تیسرے درجہ میں زخم پیدا ہوئے ہیں تو وہ بہت عمیق ہوتے ہیں۔ اگر سل کی وجہ سے زخم بنے ہیں تو وہ خاص قسم کے مہجار کی صورت میں ہونگے۔ گانے طلق کے پیچھے اور فقرات غنی کے سامنے پیپ جمع ہو کر دبل بجاتا ہے۔ اسکے باقی علامات مثل ماد کے ہوتے ہیں +

**تشخیص ہر ضی:** مرض کی اس حالت میں غشاء مخاطی دیر سیاہی مائل ہوتی ہے، جس پر ویدیں پھیلی ہوئی ہوتی ہیں۔ غشاء مخاطی خشک، چکدار ہوتی ہے اور اسپر ایک ابر سا چھایا ہوتا ہے۔ نالو کے ملام حصہ پر شفاف دھن پائے جاتے ہیں، جنکے پھوٹنے سے اوتھلے زخم پیدا ہو جاتے ہیں +

**معمولات مطب:** سب سے پہلے اصل سبب معلوم کرنے کی کوشش کریں، اور اس کے مطابق علاج کریں۔ قبض نہ ہونے دیں۔ معرق، مقوی اور دافع بخار دوائیں کھلائیں، قابض غرغره کرائیں، باہر سے ضادات حلالہ و عمہر لگائیں۔ اگر بچوں اور بڑھوں کو یہ مرض ہو جائے تو علاج میں غیر معمولی جلدی سے کام لیں +

اگر نزلہ زکام کی وجہ سے ہو تو اس نسخہ کو چند روز پلانا چاہئے :

نسخہ: بہدانہ، عناب، سیپاں پانی میں جو شد بخیر شربت توت سیاہ ملا کر دونوں وقت پلائیں +

یا یہ نسخہ دیں: مکو خشک، گل بنفشہ، عناب، سیپاں پانی میں جو شد بخیر

چھان لیں اور شربت توت سیاہ ملا کر دونوں وقت پلائیں +  
 اور اگر درم لوزتین کی وجہ سے تو اس کا علاج کریں، جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا  
 ہے۔ اگر خناق و بانی کی وجہ سے ہو تو اس کا علاج کرنا چاہئے، جس کا ذکر اس سے  
 پہلے گذرا ہے۔ اور اگر آتشک یا سل و نقرس کی وجہ سے ہو تو آتشک اور سل نقرس کا  
 علاج کیا جائے، جس کا بیان آگے آنے والا ہے +  
 اگر شراب خوری، تبا کو نوشی، گر و غبار، اور زیادہ چھینے چلانے کی وجہ سے ہو  
 تو ان چیزوں سے پرہیز کرنا چاہئے +

درم لوزتین اور خناق و بانی میں جو اصول علاج، غرغره، وضو، دات، مشروبات  
 اصول غذا، اور تدابیر تیار داری ذکر رہیں، ان سے یہاں بھی کام لیں +  
 ورم حلق مزمن میں تبدیل آب و ہوا کرنا اکثر مفید ہوتا ہے +  
 بعض معتقین کا قول ہے کہ چونکہ غرغره نرم تالو سے پیچھے نہیں جاتا ہے، اس لئے  
 درم حلق میں غرغره بہت زیادہ موثر ثابت نہیں ہوتا ہے، اس لئے غرغره کی بجائے  
 پشکری کا آب محلول، یا کسی دوسری دوا قابض پھوار کی صورت میں (رشتا شہ)  
 پہنچائی جائے، یا حلق میں پھریری سے کوئی دوا قابض بطور ملا، لگائی جائے۔

## ورم خجڑہ

ورم خجڑہ کی دو قسمیں ہیں: حاد — مزمن +

ورم خجڑہ حاد | ورم خجڑہ حاد کی تین قسمیں ہیں: (۱) ورم خجڑہ نرلی حاد —  
 (۲) ورم خجڑہ تہیجی — (۳) ورم خجڑہ غشائی +

(۱) ورم خجڑہ نرلی حاد | اسکو نزلہ خجڑہ بھی کہتے ہیں۔ بالعموم نزلہ زکام  
 کے عرصہ تک قائم رہنے کی وجہ سے عارض ہوتا ہے +

(سبب) : اس کے اسباب دو قسم کے ہیں: ایک داخلی، جیسے بار بار زکام کا عارض  
 ہونا، نقرس، خسرہ، اور بعض دیگر متعدی مہیات اکثر اوقات گلے کا دکھنا رہنا، اندر کی  
 پھوڑے یا زخم کا موجود ہونا، عام صحت کی خرابی وغیرہ — دوسرا بیرونی، جیسا کہ  
 مثلاً گرم یا سرد بخارات کا بذریعہ غش اندر پہنچ جانا، یا لذاع اور بیج اشیاء کا کسی طرح  
 حلق کے اندر چلا جانا، غیر معمولی آواز سے چیخنا، چلانا، یا عرصہ تک آواز بند گفتگو، غلط وغیرہ  
 کہنا یا گانا، مسکرات کا بکثرت استعمال وغیرہ +

گاسے مرض سرخاود، خسرہ، انف الغرغره اور حمی نہانیہ میں مبتلا ہونے کے بعد ورم

پشکری سے رتی، اور پانی ایک اوقیہ (۳ تول) +

خجرو کی یہ صورت پیدا ہوجاتی ہے۔

علامات: درم خجرو نرلی حاد میں، خجرو کے اندر خشونت، سوزش، پیوست، اور ایک قسم کی گر فنگی پیدا ہوجاتی ہے، جس سے نگٹھے، بولنے، اور کھانسنے میں تکلیف ہوتی ہے۔ ۲۰ روز میں یا تو گر فنگی آجاتی یا وہ بالکل بند ہوجاتی ہے۔ کھانسی بار بار دوسرے کی صورت میں اُٹھتی ہے۔ ابتدا میں مرض میں بغم رقیق خارج ہوتا ہے، لیکن کچھ عرصہ کے بعد وہ غلیظ ہوجاتا ہے۔ ۱۰۳ درجہ تک بخار ہوجاتا ہے۔ گاسے اس میں ایک خاص کیفیت پیدا ہوجاتی ہے، جس میں تنفس کے ساتھ ایک قسم کی گرغ پیدا ہوجاتی ہے جو درد تک سائی دیتی ہے، تکلیف کچھ جیسے چہرہ نیلا اور پھیلا پڑ جاتا ہے، یہ بالعموم نوجوانوں کو عارض ہوتا ہے اور دکام کے بعد ہوا کرتا ہے۔

تشخیص: ہر ضعی، خجرو کی عشا رخطالی سرخ، متورم، غیر شفاف، نرم اور ڈھیلی اور کبیں کبیں سے چھلی ہوئی ہوتی ہے۔

انجام: بچوں میں اس کا انجام عام طور پر برہما ہوتا ہے؛ کیونکہ انکا خجرو طبعاً تنگ ہوتا ہے، اس لئے اسکے دہانہ کا مسدود ہونا ناممکن ہے۔ یہ مرض اکثر اوقات چار روز تک رہتا ہے۔ جب بغم آسانی کے ساتھ خارج ہونے لگتا ہے تو شفا حاصل ہوجاتی ہے۔ بعض اوقات یہ مرض حادثہ سے مرن صورت اختیار کر لیتا ہے۔

علامہ: مریض کو ایسے مکان میں رکھیں، جو گرم و تر ہو۔ اس مقصد کیلئے مریض کے کمرہ میں ایک بٹا برتن کھولائے ہوئے پانی سے بھر کر رکھ دیں۔ گلے اور سینہ کو کسی گرم کپڑے سے ڈھانک دیں، حتیٰ الامکان بولنے یا کھانسنے سے روکنا چاہئے؛ کسی مناسب طریقے سے گرم بخارات خلق تک پہنچائیں؛ باہر سے گلے پر نمکسید کریں، اور اٹل میں خلق کے اندر کوئی چیز (پھیری وغیرہ) لگانا مناسب ثابت نہیں ہوتا، لیکن اور خیر میں قابض دوائیں لگا سکتے ہیں۔ ۲۰ سنتوں میں قبض ہونے پر پینے کے لئے حملات یعنی مرطب لعابات دیں، مثلاً یہ نسخہ بہاد غلاب والا۔  
بہادانہ، غلاب، سپستان، پانی میں جوشدیکر چھان لیں، اور شربت توت سیاہ ملا کر دونوں وقت دیا جائے۔

اگر اس سے تخفیف محسوس نہ ہو تو یہ نسخہ دیا جاسکتا ہے: مکویہ خشک، گل بنفشہ، غلاب، سپستان، تخم خطمی، پانی میں جوشدیکر چھان لیں اور شربت توت ملا کر دیں۔ دماغ غرغہ اس میں چنداں مفید نہیں ہے، مگر بعض لوگ غرغہ کھانا کو کھانا استعمال کرتے ہیں۔



کمانی کا بچان اگر اُٹھتا ہو تو مرکبات خفشا شہید (جوب سال، جن میں پوست خفشاں بھی ہر اسے اسکو ساکن کرنا چاہئے +

دوم خجروہ نذلی کی صورت میں مقیات اکثر نافع ثابت ہوتی ہیں +

غذا و پیمائش: اس مرض میں غذا لطیف، زود ہضم، اور سیال ہونی چاہئے، مثلاً آتش جو، شہید مرغ، وغیرہ +

(۲) دوم خجروہ تہیجی میں ادل علامات دوم پیدا ہوتی ہیں، اسکے بعد مقام اوف میں خون کی نائیت جمع ہو کر تہج (ڈھیلا دوم) پیدا کر دیتی ہے۔ غشاء مخاطی کا رنگ اس مرض میں کسی قدر سرخ ہوتا ہے، اور یہ ڈھیلی ڈھالی ہو جاتی ہے +

اسباب: مرض کی یہ صورت مندرجہ ذیل صورتوں سے پیدا ہو جاتی ہے: جسم میں سردی کا پونہنا، بہت ہی تیز گرم چیز مثلاً گرم دودھ، گرم چائے، یا گرم پانی، پانی جانا، کوئی معدنی تیزاب یا کھاری دوار کا سوا استعمال کا کہ جہرہ (سرخبادہ) کا مادہ سورہہ حلق کی طرف رجوع ہو جائے، جس سے یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے۔ نزلہ خجروہ کی ہلکی صورتوں کے ساتھ بھی لگے ہوئے پائیا جاتا ہے + یہ طبعی العموم شفا خانوں میں دوسرے مریضوں کے سوا دغفونت کے تلوث سے معاویہ بیمار داروں، اور متعلق لوگوں کو ہو جاتا ہے۔ علاوہ ازیں لگے ہوئے سل، آتشک، محی معویہ (موتی جہرہ)، وغیرہ کے عوارض کے ساتھ بھی پیدا ہو جاتا ہے +

علامات: نزعہ کی بلندی پر مد اور نگہ کا اندر دکن ہوتی ہیں۔ مریض نہ بولنے پر قادر ہوتا ہے نہ کھانسنے پر حتیٰ کہ نگہنا، پانی پینا بھی دشوار ہو جاتا ہے۔ اور مریض کو ایسا محسوس ہوتا ہے، گویا اس کے حلق میں کوئی چیز لگی ہوئی ہے۔ تنفس میں تکلیف ہوتی ہے، یعنی سانس اندر کھینچنے میں دشواری ہوتی ہے، جس کے ساتھ ہر مرتبہ ایک مخصوص آواز برآمد ہوتی ہے، لیکن سانس باہر پھینکنے میں کوئی دقت نہیں ہوتی۔ اگر مثنائی کیفیت یعنی دم گھٹنے کی کیفیت میں جلد افاقہ نہ ہو تو مریض عدم تنفس سے بہت جلد ہلاک ہو جاتا ہے۔ غصروں کبھی متورم ہوتی ہے، جو اس طرح نظر آتی ہے کہ زبان کی جڑ کو دبایا جائے، اور اس کے بعد غور سے معائنہ کیا جائے +

یہ مرض لگے بہت تیزی کے ساتھ بڑھتا ہے، اور چند گھنٹے میں دم اتنا بڑا ہو جاتا ہے کہ خجروہ کے سدود ہو جانے سے مریض کی جان خطرہ میں پڑ جاتی ہے۔ اصول علاج: دوم خجروہ تہیجی میں سب سے زیادہ اس طرح توجہ کرنے کی ضرورت ہے کہ جہاں تک جلد ممکن ہو، خجروہ کا انسداد دور کیا جائے۔ دوم کے مقام پر باہر جو بھی لگائی جائیں، یا کچھ لگا کر خون خارج کیا جائے، یا گردن

پر برف لگائی جائے۔ برف کا چسنا بھی مفید ہے۔ اس موت میں فکرا بھی اکثر ہوتا ہے  
ہو تلخ باقی اصول و تدابیر اور بچنے کی دعائیں ورم خجھر نذلی کے مطابق ہیں۔  
(۳) ورم خجھر غشائی اس کو گاہے خنقاں اور گاہے خنقاں غشائی  
کہتے ہیں۔ اس میں خجھر کی غشا، مخاطی کی سطح پر ایک فاسد اور غیر طبعی جھلی پیدا  
ہو جاتی ہے، جو گاہے متفرق (زخمی) بھی ہو جاتی ہے۔ یہ بچوں کا ایک مہلک  
متعدی مرض ہے، جو گاہے دبائی صورت میں پھیلا ہوا ہوتا ہے۔ اس مرض کا مادہ  
سمیہ نفس کے ذریعہ خون میں منجذب ہو کر عمل کرتا ہے۔

ماہیت: خجھر کی غشا مخاطی میں پہلے خون کا امتلاء ہوتا ہے، جس سے  
خون کی مائیت لیغہ خارج ہونے لگتی ہے، اور اس ماہیت سے ایک غیر طبعی  
جھلی غصروف کبھی کے پیچھے سے بنی شروع ہو جاتی ہے۔ یہ جھلی غشا مخاطی سے  
اس طرح چسپاں ہوتی ہے کہ بہ آسانی اوکھڑا جاتی ہے، اور غشا مخاطی کی سخت  
میں چند ان فتور لاحق نہیں ہوتا۔

اسباب: ورم خجھر غشائی کا بہت ہی عام سبب خنقاں دبائی (خانقہ) ہوا  
کرتا ہے، خواہ یہ ابتداءً طلق میں ہو، اور پھر یہاں سے خجھر تک پھیلے یا ابتداءً  
خجھر ہی میں لاحق ہو، اور یہاں سے طلق تک پہنچے۔ جب یہ ابتداءً خجھر میں  
لاحق ہوتا ہے، تو یہ بالظہور کی نسبت عموماً بچوں میں ہوتا ہے، جس کے ساتھ اکثر  
پیشاب میں نہ رطوبت بیضیہ خارج ہوتی ہے، اور نہ اس کے نتیجہ میں فالج دہستہ فار  
لاحق ہوتا ہے، اس کے برعکس جب یہ ابتداءً طلق میں عارض ہوتا ہے، تو یہ دونوں  
باتیں عموماً پائی جاتی ہیں۔

ورم خجھر غشائی شاذ و نادر بعض دوسرے عفونی بخاروں (مثلاً خسرہ، محی قرمزہ)  
کے ساتھ بھی پایا جاتا ہے، علیٰ ہذا گاہے دوسرے مقامی مہیات سے (مثلاً کھوتا ہوا  
پانی، تیز دوائی بخارات، اور دیگر اجسام غریبہ) اور ضرب و آفت سے بھی یہ ورم پیدا ہو جاتا ہے،  
علامات: مقامی علامات خنقاں دبائی (خانقہ) کے مانند ہوتے ہیں، لیکن عام بدن  
کی سہی علامتیں، جو ایک عفونی مرض میں ہوا کرتی ہیں، تقریباً ناپید ہوتی ہیں، بشرطیکہ  
اس کا سبب ضرب و آفت ہو۔

اکثر اوقات یہ مرض دفعہً نمودار ہوتا ہے، لیکن گاہے علامات منذرہ کے ذریعہ  
بتدریج نمایاں ہوتا ہے۔ اولاً بدنی حرارت میں اضافہ ہوتا ہے، کھانسی اور  
زکام ہوتا ہے، اور آواز بھاری ہو جاتی ہے۔ اسکے بعد مرض کی اصلی علامتیں  
ظاہر ہوتی ہیں۔ یعنی بچہ اچانک نیند سے چونک پڑتا ہے، بار بار تشنجی قسم کی خشک

کھانسی دورہ کے ساتھ ملتی ہے، جس کی آواز میں ”کھنکھناہٹ“ سی ہوتی ہے، کھانسی کی حالت میں سانس اندر کی طرف تیزی سے کھینچا جاتا ہے، جس میں سیٹی کی سی یا ابگ مرغ کی سی آواز برآمد ہوتی ہے۔ اس کے بعد آخر کار کھانسی کی آواز معدوم ہو جاتی ہے، اور تنفس داخلی کے ساتھ خراٹے کی سی، یا سیٹی کی سی، تیز آواز پیدا ہوتی ہے یا محض ”سائیں سائیں“ کی آواز باقی رہ جاتی ہے، جو فاصلہ سے سنائی دے سکتی ہے۔ جب ان علامات میں افاقہ ہو جاتا ہے، تو بچہ سست اور مذہال ہو جاتا ہے، اور تشنجی کھانسی اٹھتی رہتی ہے، علی العموم صبح کے وقت تھوڑی دیر کے لئے افاقہ ہوا کرتا ہے، اور کسی قدر اسے نیند بھی آ جاتی ہے۔ اس کے بعد پھر دورہ سا اٹھتا ہے اور بچہ بیدار ہو جاتا ہے؛ مذکورہ بالا تمام علامتیں ترقی پذیر ہو جاتی ہیں، دم کٹھی سے چہرہ سرخ سیاہی مائل ہو جاتا ہے، بچہ ہر وقت اس دہم سے منہ میں انگلی ڈالتا ہے تاکہ جو چیز اندر آئی ہوئی ہے، اسے نکال ڈالے۔ قلع و کرب بہت ہوتا ہے، بچہ پی پی سے بار بار کروٹیں بدلتا ہے، تشنج کے وقت سر کو پیچھے کی طرف بجاتا ہے، اس خیال سے کہ سینہ میں اس عمل سے ہوا کافی داخل ہو سکے۔ تنفس متواتر ہوتا ہے، نفع پھولتے ہیں، مہلک صورتوں میں وقفہ بہت ہی کم ہوتا ہے، دم ہر وقت گھٹتا رہتا ہے، سرد پسینہ آ جاتا ہے، اور مریض بات میں مبتلا ہو کر بے ہوش ہو جاتا ہے لیکن حشرہ کی غشا رکا، اس کے کھولے بغیر نظر آنا نامکن ہے۔

رفتار مرض: اس مرض کی مدت اکثر چوبیس گھنٹے سے پانچ روز تک ہے، لیکن دم گھٹنے کا اندیشہ ایک سے چار روز تک رہتا ہے۔ جب مرض کی رفتار ہلکی ہو جاتی ہے، کھانسی میں بلغم خارج ہونے لگتا ہے، یا کھانسی کے زور سے وہ فاسد جلی نکل پڑتی ہے، اور تنفس صاف ہو جاتا ہے، تو اس کی مدت گاہے چودہ روز تک ورازد ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات بچہ ڈر کر چونک پڑتا ہے، اور تشنج میں مبتلا ہو کر اس کا گلہ گھٹ جاتا اور مر جاتا ہے۔ بعض مریض ضعف و سقوط قوت سے ہلاک ہو جاتے ہیں۔

علاج: درم حشرہ غشائی کا اصول علاج، دوائیں اور غذائیں خنائق و بائی کے مانند ہیں۔

مرض کی یہ حالت عموماً دم حشرہ ماد کے نتیجہ میں پیدا ہوا کرتی ہے۔ لیکن گاہے ایسا بھی ہوتا ہے کہ حشرہ میں سواستاشیا، لائڈل کے پوچھے رہنے سے، یا مسکرات کے بکثرت استعمال سے تدریجی

لہذا اشیاء الاودہ، خراش و پھان پیدا کرنے والی چیزیں، جن کی تیزی جسم میں لگے۔

طبع پر دم خجروہ مزمن کی کیفیت رونما ہوتی ہے۔ اس میں غشاء مخاطی موٹی اور دبیز ہو جاتی ہے، اور خفیف تبہی کیفیت ہمیشہ موجود رہتی ہے +  
اسباب: عموماً اس مرض کے اسباب مندرجہ ذیل ہوتے ہیں:  
خجروہ میں کسی زخم یا سولی یا مواد سلیہ کا پایا جانا۔ مقامی اعصاب پر اشیائے  
لاذعہ کی آمد و رفت، مثلاً شراب، تنباکو، وغیرہ کا بکثرت استعمال کرنا۔ خجروہ پر  
کسی بیرونی دباؤ کا پڑنا، آواز بلند گانا یا تقریر کرنا +

علامات: خجروہ میں سرسراہٹ ہوتی ہے، جس کا احساس محکم کے وقت زیادہ  
ہوتا ہے، آواز جھرجھری ہو جاتی ہے، یا بالکل بند ہو جاتی ہے۔ خجروہ میں درد معلوم  
ہوتا ہے۔ گاہے تشنجی کھانسی اٹھتی ہے۔ بلغم زیادہ مقدار میں نکلتا ہے۔ بعض  
اوقات بلغم کی مقدار بہت قلیل ہوتی ہے۔ سانس کا لینا دشوار ہو جاتا ہے۔ بلغم  
میں بثرات کے مادہ کی آمیزش بکثرت ہوتی ہے۔ گاہے اس میں قدرے خون بھی  
شامل ہوتا ہے۔ نعرہ نکلتے وقت بہت تکلیف ہوتی ہے، اور بہت کھانسی اور اٹھتی  
ہے۔ دم گھٹتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ خجروہ میں گاہے زخم یا غائرانا ہو جاتا ہے +  
تشریح مرضی: خجروہ کی غشاء مخاطی، خفیف سرخ، دبیز اور متورم ہو جاتی ہے  
جس پر کم و بیش بلغم کی ایک تہ موجود ہوتی ہے۔ غشاء مخاطی کا رنگ بالعموم  
پھیکا ہوتا ہے۔ خجروہ کی پچھلی دیوار پر سولی کے ناکہ سے لیکر مڑکی برابر ادبھار  
موجود ہوتے ہیں۔ گاہے زخم بھی پائے جاتے ہیں، جو بالعموم گول ہوتے ہیں، اور  
انکے کنارے صاف کٹے ہوئے اور کسی قدر ادبھرے ہوئے ہوتے ہیں، جکے چاروں  
طرف سنج رنگ کے طے پائے جاتے ہیں۔ ان زخموں میں یہ خصوصیت ہوتی ہے کہ  
ایک جانب سے اچھے ہوتے ہیں، اور دوسری جانب کھینچتے ہیں +

معمولات معطب: سب سے پہلے اصل سبب معلوم کرنے کی کوشش کی جائے۔  
اگر کوئی مقامی لاذعہ موجود ہو تو اسکو دفع کریں، اور اس میں مقامی علاج کی طرف  
زیادہ توجہ کریں۔ اگر مقام ماؤف میں کوئی رسولی موجود ہو تو بذریعہ عمل جراحی اسکو  
دفع کریں۔ عام صحت کی طرف خیال کریں۔ تبض نہ ہونے دیں۔ قابض، مسکن، او  
دافع تعفن ادویہ طے کے اندر لگاتے رہیں۔ مقامی علاج کے لئے جو دوائیں استعمال  
کی جاتی ہیں، ان کے استعمال کے مختلف طریقے ہیں: بعض اوقات دوا پھریرے قاس  
مقام ماؤف پر لگائی جاتی ہے، بعض اوقات بخارات خجروہ تک پہنچائے جاتے ہیں،  
بعض اوقات پھوار کی صورت میں پہنچائی جاتی ہے، اور بعض اوقات دوا مسفوفہ  
کو کسی نگی میں رکھ کر پھونک دیا جاتا ہے، جس کو وُجُو کہا جاتا ہے۔ یہ ملحوظ خاطر رہے

کہ مرکبات ایونیہ سے کھانسی کو روکنے کی کوشش ہرگز نہ کی جائے +  
مندرجہ نسخوں میں کوئی ایک نسخہ استعمال کر لیں، جو سکن، طس، اور مخوج  
بلغم ہیں +

پینے کا نسخہ: کل بنفشہ، سویرہ منقہ، پنچ کاسنی، بادیان، گلاؤزبان،  
اصل السوس مقشر، بزرگ کتان پانی میں انجوش دیکھ چھان لیں اور شربت پوت ملا کر دیا  
یا یہ نسخہ دیں: — گلاؤزبان، پر سیاہ شان، اصل السوس مقشر، بزرگ کتان  
انجیر زرد، سب کو پانی میں جو ش دیکھ چھان لیں اور پھر ملا کر دیا +  
یہ گولیاں تیار کر کے ہر وقت منہ میں رکھیں، اور عرق چوستے رہیں +

منزہ بادام شیریں، تخم الہی بریاں، منزہ طنوزہ، پنچ سوسن، کثیرہ، منج عربی  
(گوئد بربل)، رب السوس، نبات سفید، سب کو کوٹ چاکر تھمڈ خالص کیں  
گوندہ کر چنے کے برابر گولیاں بنائیں +

غذا و پیرہنیز: لطیف اور زود ہضم سیال غذا دیجائے، اگر غذا کے نگلنے  
میں غیر معمولی تکلیف ہو تو غذا بذریعہ حقنہ دی جائے، جس کا تذکرہ خناق و بلئی میں  
ہو چکا ہے۔ ترشی اور میٹھی چیزوں سے پرہیز کرانا چاہئے۔ قبض نہ ہونے دیا جائے  
ٹھنڈے پانی اور بہت سے مہا پرہیز کرانا چاہئے +

## حلق کے دانے (بثور حلق)

یہ گاہے حلق میں گرم اور سوزش پیدا کر نوالے دانے نکل آتے ہیں، اور یہ اکثر مری میں  
نکلتے ہیں؟ کیونکہ اس میں گرم مواد قبول کرنے کی قابلیت زیادہ ہوتی ہے، اور اس لئے  
کہ اسکی ساخت و صلی ہوتی ہے؟ اور قصہ یہ جو کہ سخت ہے، اور اس کی ساخت میں  
کریاں داخل ہیں، اس لئے اس میں یہ کم نکلتے ہیں؟

علامات: درد اور سوزش ہوتی ہے، علی الخصوص غذا کے نگلنے اور اس کے  
گزرنے کے وقت، اور خصوصاً ایسی غذا کے نگلنے کے وقت، جس میں کوئی تیز مزہ، شہینہ  
یا ترشی، یا شوریت کی قسم سے ہو؟ ایسی چیزیں دانتوں کو چیل دیتی ہیں، اور انکی سوزش  
اور جلن کو زیادہ کر دیتی ہیں +

علاج: فصد کریں، جو کہ شہیرہ، نشاستہ، اور روغن بنفشہ سے حریرہ تیار کر کے ملائیں  
اکہ سوزش اور جلن میں تسکین بہت سرد پانی کا استعمال مادہ کے کپنے تک ترک کر دیں؟  
کیونکہ سرد پانی زخمی مقام میں سوزش پیدا کر دیتا ہے، عضو کے اجزاء کو سیٹ کر اُون  
میں تفرق اتصال پیدا کرتا ہے، جس سے درد تجربہ جاتا ہے؛ اور تفرق اتصال اور

سور مزاج کے سبب سے اس کی طرف مواد کھینچ آتے ہیں، اور اس وجہ سے بھی اس میں مواد جمع ہو جاتے ہیں کہ سرد پانی مواد کو تحلیل ہونے سے روک دیتا ہے؛ نیز سرد پانی حرارت غریزیہ کو مست اور مادہ کو کچا کر دیتا ہے، اور اسے پکے نہیں دیتا ہے۔  
 ۱۔ اور جب دانتیں درخیم پیدا ہو جائے تو قیرو طی، یا مرہم ابیض استعمال کریں؛ یعنی مرین ان دواؤں کو نیم گرم تنہا، یا زردی بیضہ کے ہمراہ کھائے۔

## جوزک اور کانٹے (علق وشوک)

**جوزک** { علق علقہ کی جمع ہے (علقہ۔ جوزک) جب طلق میں جوزک چھٹ جاتی ہے تو اس کی علامت یہ ہے کہ مرین کو کرب و بے چینی اور غم طاری ہوتا ہے؛ کیونکہ جوزک تعفن و گندگی، بلکہ کسی قدر سمیت سے خالی نہیں ہوتی ہے، خصوصاً خراب پانی کی جوزک جس میں کچھڑ ہو، یا سبز و سیاہ رنگ کی جوزک، یا وہ جوزک، جس کے بدن پر روئیں، یا لاجوردی رنگ کی دھاریاں ہوں، ایسی جو نگوں میں شدید سمیت ہوتی ہے، کہ جہاں یہ چھتی ہیں غشی، بخار، اور بڑے زخم پیدا کرتی ہیں، اور اس عضو کو ڈھیلا بنا دیتی ہیں، اور جب سانس کی ہمار طلق میں ان جو نگوں تک پہنچتی ہے تو وہ ہوا ربھی فاسد ہو جاتی ہے، پھر جب وہ قلب تک پہنچتی ہے تو کرب و غم، بلکہ غشی پیدا ہو جاتی ہے { شوک کے ساتھ پتلا سا خون نکلتا ہے؛ کیونکہ جوزک اعضاء کے بیرونی حصے سے خون چوستی ہے، اور بیرونی حصے میں رگوں کے باریک سرے ہی ہوتے ہیں، جن میں رقیق ہی خون موجود ہوتا ہے؛ کیونکہ وہ جو حصے ہضم کے قریب ہونے کی وجہ سے زیادہ نختہ ہوتا ہے۔ اس خون کا کچھ حصہ جوزک کی مقدار میں صرف ہو جاتا ہے، اور کچھ حصہ باقی رہ جاتا ہے، جو شوک کے ساتھ خارج ہوتا ہے، اور کچھ حصہ معدہ کی طرف اتر جاتا ہے۔ علاوہ ان میں جوزک کا قاعدہ یہ بھی ہے کہ خون چوس کر فوراً تھے بھی کر دیتی ہے { اور قصیدہ یہ میں جوزک کم چھتی ہے؛ کیونکہ جوزک طلق میں پانی کے ساتھ جاتی ہے، اور پانی قصیدہ یہ میں جاتا ہی نہیں ہے، اور اگر شاذ و نادر قصیدہ یہ میں جوزک چھٹ بھی جائے، تو وہاں زیادہ دیر تک ٹھہرتی نہیں ہے؛ کیونکہ وہ کریوں، اعصاب، اور جھلی سے مرکب ہے، جن میں خون کی کمی ہوتی ہے، اس لئے جوزک کو غذا وہاں کم ملتی ہے، اور کم ٹھہرنے کی وجہ یہ بھی ہے کہ ان سے سانس رگ جاتا ہے، جس سے سخت کھانسی آتی ہے اور جوزک وہاں سے چھوٹ جاتی ہے، لہٰذا قابل غور اس وجہ سے ہے کہ عروق شعریہ اور بڑی رگوں کے خون میں اس لحاظ سے کوئی فرق نہیں ہے۔

اور اس لئے کہ گرم اور دھانی ہوا سے، جو پیپٹروں سے نکلتی ہے، جربکوں کا ذیت پہنچتی ہے۔ اور جب جربک مری میں چبھتی ہے، تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مریض کے حلق میں کوئی شے ٹمک گئی ہے۔ یہ اس وقت ہوتا ہے، جبکہ کچھ عرصہ گزر چکا ہو، اور جربک نے بہت سا خون چوس لیا ہو، اور وہ پھول کر بڑی ہو گئی ہو۔

علاج: اگر وہ دکھائی دیتی ہو، یعنی وہ پھول کر بڑی ہو گئی ہو، یا منہ کے قریب ہی ہو تو اس کی گرفت آدھ سے کریں۔ یہ لازماً زہر کلبشتین (پنچبٹلی) کی قسم کا ہوتا ہے، جس کی گردن لمبی ہوتی ہے، اور اس کے دونوں سروں پر دو مقعر پٹے سے ہوتے ہیں، اور اس کے کنارے آری کے دندانوں کے مانند ہوتے ہیں، تاکہ اس سے گرفت ممکن ہو۔ جربک کی گرفت کا طریقہ یہ ہے کہ مریض کو دھوپ میں کھڑا کریں، اور اس کا منہ کھول کر زبان نیچے دبائیں اور آدھ مذکورہ کو حلق میں لے جا کر جربک کو اس کی گردن کی جڑ سے پکڑ کر کے تھوڑا وقفہ کریں، تاکہ جربک ڈھیلی ہو کر اس مقام سے چھوٹ پڑے۔ پھر اسے نرمی سے کھینچ لیں۔ تاکہ حلق زخمی نہ ہو جائے، اور تاکہ ایسا نہ ہو کہ جربک ٹوٹ کر اس کا سرا دہاں چپاں رہ جائے، جس سے سخت تکلیف پہنچتی ہے، اور اس مقام میں درم پیدا ہو جاتا ہے، یا معدہ کی طرف اتر جاتا ہے، جس سے بکثرت خون تے کی راہ خارج ہوتا ہے، یا اس کے فساد اور اس کی سمیت کی وجہ سے آنتیں چل جاتی ہیں اور اگر وہ دکھائی نہ دیتی ہو، تو خالص سرکہ، یا نمک اور سرکہ سے غرغره کریں۔ کیونکہ جربک ان چیزوں سے جلن اور سوزش پاتی ہے، اس لئے وہ اپنی جگہ چھوڑ دیتی ہے۔ یا سرکہ میں ایون کھول کر غرغره کریں۔ سرکہ ایون کے اثر کو اس کے جسم کے اندر پہنچا دیتا ہے، جس سے جربک بے حس ہو کر ڈھیلی پڑ جاتی ہے، اس کی قوت زائل ہو جاتی ہے، اور وہ جگہ چھوڑ دیتی ہے۔ اور اس میں جلا ہوا خون بھی شامل کر دیں۔ یہ خشکی پیدا کر کے جربک کو گرا دیتا ہے۔

طبری کہتا ہے کہ اس کے مارنے کے لئے ابیر سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے، جو سرکہ یا روغن میں پیس لیا گیا ہو، جو جربک تک پہنچتے ہی اس کو ہلاک کر دیتا ہے۔ اس کے نکالنے کے لئے ہمارے دادا نے ایک بہترین دوا نکالی ہے، ہمارے دادا اپنے وقت کے طبیب مازق تھے، اور ان کا نام جمال الحلة والدین نفیس تھا، وہ دوا یہ ہے کہ سیاہ کچھڑ تیلی میں باندھ کر منہ میں بھر دیں۔ جربک اس کی بو پاتے ہی حلق سے نکل کر منہ میں آ جائے گی، کیونکہ کچھڑ کی یہ شقاوت اور اس سے مانوس رہتی ہے، اسی میں پیدا ہوتی اور اسی سے غذا لیتی ہے، پھر ہاتھ سے یا کسی آلہ سے پکڑ لیں۔

**کانٹا** اگر حلق میں کانٹا وغیرہ چبسن جائے، اور نظر آتا ہو تو آلہ مذکور (زنبور، چمچی، یا کلبتین) سے گرفت کر لیں، اور اگر نظر نہ آتا ہو تو پھسلانے والی چیزیں پلائیں۔ ان سے گاہے کانٹا وغیرہ نیچے اتر جاتا ہے۔ پھر تے کرائیں؟ اس سے گاہے وہ خارج ہو جاتا ہے۔ کوئی چیز دھاگے میں باندھ کر محل جائیں؟ مثلاً اسفنج کا ٹکڑا، انگل جائیں، جب اسفنج کانٹے سے آگے بڑھ جائے تو پانی پی لیں (تاکہ اسفنج پھول کر بڑا ہو جائے) یا گوشت کی بوٹی، یا اون کا ٹکڑا شہد میں تھمیر کر کھلا دیں، پھر اس پر تھوڑی دیر کے لئے صبر کریں، تاکہ شہد مل ہو جائے + فی پھر دھاگے کو جلدی سے کھینچ لیں؟ اس طرح کرنے سے گاہے یہ کانٹے پھٹ جاتا ہے، اور کسے اکھیر کر نکال دیتا ہے + گاہے حلق میں بیت کی باریک مڑی ہوئی لکڑی گڑ جاتی ہے، یا مڑا ہوا تانت گڑ جاتا ہے، انیس نیچے ڈھکیل دینا چاہئے، یا اوپر کھینچ لینا چاہئے، تاکہ اس میں چبسن کر کانٹا محل آئے + گاہے اسے اُس مخصوص آلہ سے ڈھکیل دیتے ہیں، جو اسی کام کے لئے بنایا جاتا ہے + یہ آلہ رنگ سے بنایا جاتا ہے، گویا یہ لمبا سا خمیدہ تار ہوتا ہے + مگر بہتر یہ ہے کہ اسے نیچے نہ ڈھکیں، ورنہ گاہے آنتوں میں خراش پیدا ہو جاتا ہے +

## مری کا بند ہو جانا (انطباق مری)

**مری، غذا کی نالی** یہ بھی حلق کی طرح ایک ایسی نالی ہے، جس کے بنانے میں اندر کی طرف جھلی، اور باہر کی طرف عضلی ریشے (گوشت کے ریشے) پائے جاتے ہیں، بلکہ حلق دراصل مری ہی کا بالائی حصہ ہے + انہی عضلی ریشوں کے محکومے سے یہ نالی تنگ ہوتی ہے، اور کھڑے رہتا ہوا نیچے کی طرف چلا جاتا ہے + جالینوس انہی ریشوں کو عضلہ (یا عضلات) کہتا ہے۔ مری کی لمبائی (حلق کو چھوڑ کر) تقریباً نو قیراط (۱۲-۱۳ انگشت) ہے + یہ حلق کے زیرین حصے سے، گردن کے پانچویں ہرے کے مقابل شروع ہوتی ہے، اور ریڑھ کے سامنے سے نیچے گزر کر سینہ کے پچھلے حصہ میں پہنچتی، اور وہاں پشت کے نوں ہرے کے مقابل حجاب حاجز (دیا فرغا) کے سوراخ سے گزر کر معدہ کے بالائی دہانہ (فم معدہ بالائی) میں تمام ہو جاتی ہے + مری کی رفتار بالکل سیدھی نہیں ہے، بلکہ پہلے گردن میں سیدھی خط وسطانی میں ہوتی ہے، گردن کے زیرین حصے میں کسی قدر بائیں طرف مڑ جاتی ہے، پھر لوٹ کر خط وسطانی میں آ جاتی ہے، اس کے بعد حجاب حاجز کے سوراخ میں داخل ہونے کے لئے سامنے کی طرف بڑھتی ہے، پھر بائیں طرف مڑ کر معدہ سے متصل ہو جاتی ہے، اس کے



بیچے ریڑھ ہے، اور سامنے، گردن میں ہمارا کی نالی ہسینہ میں ہوا کی نالی، اور قلب اور غلاف قلب ہے (مترجم) +

یہ مرض اس وجہ سے پیدا ہوتا ہے کہ مری کا وہ عضلہ، جو اسے روکنے اور سنبھالنے کے لئے بنایا گیا ہے، وہ ڈھیلا ہو جاتا ہے { بعض کہتے ہیں کہ یہ عضلہ مری کے اندر پھیلا ہوا ہے، جو اسے سنبھالے رہتا ہے، اور جو چیز اوترنے والی ہوتی ہے، وہ بلا اختیار نیچے جاتی ہے } اور وہ عضلہ معدہ کی طرف غذا کے ڈھکیلنے میں امداد بھی کرتا ہے { اس عضلہ کے سست ہونے کی وجہ رطوبت ہوتی ہے، جو اس عضلہ پر اور اس کے ایلاف پر گرتی ہے +

علامات { پانی جیسی رقیق وسیال چیزوں کا ٹھکنا اور چھوٹی اور ہلکی چیزوں کا ٹھکنا ناممکن ہوتا ہے { کیونکہ چھوٹی اور ہلکی چیزیں ٹپکے پن کی وجہ سے خود اوتر نہیں سکتیں، بلکہ نیچے جانے میں اس امر کی محتاج ہوتی ہیں کہ کوئی چیز زور سے معدہ کی طرف ڈھکیلے { اور جب مریض بڑا اور بیمار لیقنہ آتا ہے، تو اس کے جانے میں کوئی دقت پیش نہیں آتی ہے، اور بلا مشقت لیقنہ اوتر جاتا ہے { کیونکہ وہ اپنی سختی اور وزن کی وجہ سے راستہ کھولتا جاتا ہے، اور مری کی دیواریں ہٹا جاتا ہے + یہ مرض لاعلاج ہے { کیونکہ مری لعاب سے ہمیشہ تر رہتی ہے، اور اس لئے کہ تر غذا میں اور پینے کی چیزیں ہمیشہ اس پر گزرتی رہتی ہیں، اور اس لئے کہ مری حنجرہ (نرخرہ) سے قریب ہے، جس میں روغن رطوبت ہوتی ہے، اور حنجرہ کو آواز کے صاف کرنے کے لئے تراور چکنا رکھتی ہے، اس لئے مری ان رطوبتوں سے، جو اس پر گزرتی ہیں، اور ان رطوبتوں سے، جو اس کے نزدیک (حنجرہ میں) ہوتی ہیں، تر ہوتی رہتی ہے، اور اس کا ڈھیلا پن روز بروز بڑھتا ہی جاتا ہے { ہاں اگر مریض بچہ ہو تو ممکن ہے { کہ اس کی قوت اور حرارت غریزیہ کی تر فی کے وقت { اچھا ہو جائے { کیونکہ اس وقت اس کی رطوبت تحلیل ہو سکتی ہے +

علاج { یا رجوں کے ذریعہ دست جاری کریں، رطوبت کی خشک کرنے والی اور عضلہ کو قوی کرنے والی چیزوں سے غرغره کریں { مثلاً انیسون، سنبل الطیب (باچھڑا)، کنڈر، بہن سفید، بہن سرخ، اور مصطکی کا جو شانہ +

مری کے اندر کوئی عضلہ نہیں ہے، اور نہ اس کی حرکت اختیار ہے، اس میں غذا کی حرکت محض غیر اختیار ہے، ہاں مری کے اندر لیفات ہوتے ہیں، جن کو اصطلاح جالینوس میں عضلہ کہتے ہیں (مترجم) +

## مری کی خارش (حکاک مری)

۱) گاہے فہ مری میں اس قدر کھلی اُٹھتی ہے کہ مرین صبر نہیں کر سکتا، وہ کھانے کے لئے بار بار کھٹکھٹاتا، سر اور گردن اوڑھ کر دھڑکھڑکتا ہے { ایسا کرنے سے فہ مری کے اجزا باہم رگڑ کھاتے ہیں (اور اسے تسکین ہوتی ہے) } اس کا سبب کوئی غلیظ، جلی ہوئی، تیز خلط معدہ میں ہوتی ہے، اور اس سے فہ معدہ کی طرف بخارات جڑھتے ہیں، اور ان تیز بخارات کی تیزی فہ معدہ میں لگتی ہے { جس طرح ان تیز بخارات کی تیزی خارش کی حالت میں جلد کے سامان میں لگتی ہے } اس لئے اس مقام میں بے قرار کر دینے والی خارش پیدا ہوتی ہے { کہ مرین کسی چیز سے کھابھی نہیں سکتا، جس سے یہ بخارات پراگندہ ہو کر تحلیل ہو جائیں (اور خارش میں آرام آئے) } +

علاج ذی آب شربت (سویا)، لوبیا، فہ مری، اور سنجبین سے قے کر کے معدہ کو پاک کریں۔ سنجبین غصلی اور پرانے سرکہ سے غرغره کریں { پرانا سرکہ زیادہ تیز اور غلیظ مواد کے چھانٹنے پر زیادہ قادر ہوتا ہے } قے کر کے ساتھ تازہ دودھ پلائیں { دودھ پینے پانی کی وجہ سے مجھے اخلاط کو دھو کر اور صاف کر کے اعضاء کو پاک کرتا ہے، اور اپنی چکنائی سے عضو کو ڈھیلا اور تر کرتا ہے، جس سے سوزش اور خارش میں تسکین آتی ہے، اور اپنے پیر کی وجہ سے عضو کے ساتھ یہ چسپاں بھی ہو جاتا ہے، جس سے تیز اخلاط کی تیزی اعضاء تک پہنچنے بھی نہیں پاتی ہے { میرے کیڑے کا شربت پلائیں } اس سے عہدہ اور معتدل المزاج خون پیدا ہوتا ہے، جو ان فاسد اخلاط کے مزاج کو درست کر دیتا ہے، انہیں نفع دیتا، اور اپنی لطافت کے باعث انہیں پگھلاتا ہے، اور ان مواد کو دستوں اور پیشاب کی راہ خارج کر دیتا ہے، اور رطوبت پہونچا کر بخارات کو غلیظ اور ان کی سوزش و تیزی میں سکون پیدا کر دیتا ہے +

## قصہ ریہ کا پھر کنا اور کانپنا

(اِحْتِلَاجُ الْقَصْبَةِ وَارْتِعَاشُ الْقَصْبَةِ)

خمرہ، نذر خمرہ [خمرہ دراصل قصبہ ریہ (ہوار کی نالی) کا بالائی حصہ ہے]

جس میں ہوا کی آمدورفت ہوتی ہے، اور آواز کی ڈوریاں حنجرہ ہی میں لگی ہوتی ہیں، جن سے آواز پیدا ہوتی ہے، حنجرہ گردن کے سامنے زبان کی جھڑ کے نیچے، اور تصبیہ کے باقی ماندہ حصہ سے اوپر واقع ہے۔ اس کے دونوں پہلو پر گردن کی بڑی بڑی رگیں، اور پیچھے حلق ہے۔ حنجرہ میں وہی جھلی استر کرتی ہے، جو حلق میں ہے، حنجرہ نیچے سے گول اور تنگ ہے، اور اس کا بالائی حصہ چوڑا، پیچھے اور جانبین سے چپٹا ہے۔ حنجرہ مندرجہ ذیل کریوں سے مرکب ہے، جو رباطات سے بندھی رہتی ہیں، اور عضلات کی مدد سے حرکت کرتی ہیں۔

**حنجرہ کی گڑیاں** | تین بڑی، دو اوسط درجہ کی، اور چار بہت چھوٹی ہیں۔ تین بڑی گڑیاں یہ ہیں: غضروف ورتقی (ترسی)، لا اسی (حلق)، مکتبی۔ دو اوسط درجہ کی دونوں غضروف طرح جالی ہیں، اور چار چھوٹی کریوں کے نام یہ ہیں: **دَوُفُ تَرِیْنُ الحنجرة** اور دو غضروف ورتقی +

**غضروف ورتقی** | اس کو غضروف ترسی بھی کہتے ہیں، اس کری کو سپر (ڈھال) سے تشبیہ دی گئی ہے (ترس = ڈھال + درق ڈھال) جو دوسری ساری کریوں سے بڑی ہے، یہ دو پہلوئی حصوں سے مرکب ہے، جن کے ملنے سے سامنے ایک اُبھار بنتا ہے، جس کو فتوء الحلقوم (کنٹھ کا اُبھار) کہتے ہیں، یہ اُبھار جوان مردوں میں زیادہ نمایاں اور بلند ہوتا ہے، ہر ایک پہلوئی حصہ تقریباً مربع ہے، جس کی بیرونی سطح پر ایک آڑا خط ہوتا ہے، جو دراصل ایک عضلہ کے اتصال کا نشان ہے، اور اندرونی سطح چکنی اور مقعر ہے، سامنے کی طرف، جہاں دونوں پہلوئی حصے باہم ملتے ہیں، وہاں غضروف کبھی آواز کی ڈوریاں، اور چند عضلات لگے رہتے ہیں۔ اس کے بالائی کنارے سے جھلی، اور زیرین کنارے سے غضروف لا اسی لگی رہتی ہے۔ یہ پچھلا کنارہ گول اور موٹا ہے، جو بالائی اور زیرین جانب دو اُبھاروں میں ختم ہوتا ہے، جن کو **فُتْرُن** (سینگ) کہتے ہیں۔

**غضروف لا اسی** | (غضروف حلقی) یہ کری ملحقہ، یا پچھلے ماند گول ہوتی ہے، جس کا اگلا حصہ باریک اور پچھلا حصہ چوڑا ہے۔ یہ غضروف ترسی کے نیچے اور تصبیہ کے اوپر واقع ہے۔ اس کے

بالائی کسارے پر پیچھے کی طرف دو پکٹے نشان پائے جاتے ہیں، جن پر دونوں غضروف طرجمالی رکھی رہتی ہیں +

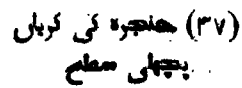
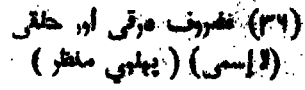
**غضروف پکتی** | پان کے پتے سے بہت مشابہ ہوتی ہے، جو زبان کی جڑ کے نیچے اور خجروہ کے بالائی سوراخ کے اوپر واقع ہے۔ پان کے پتے کی طرح اس کی نوک غضروف درتی کے دو میانی بالائی حصے سے لگی رہتی، اور اس کا دوسرا چڑا حصہ آزاد ہوتا ہے، اس کو ری کا فائدہ یہ ہے کہ خجروہ کے سوراخ کو بند کر کے لقمہ وغیرہ کے نگلنے کے وقت لقمہ کو خجروہ کے اندر داخل ہونے سے باز رکھے +

**غضروف طرجمالی** | دو ہیں، ہر ایک کی شکل مثلث مخروطی کے مانند ہوتی ہے۔ یہ دونوں کرایاں اپنے قاعدہ کے ذریعہ غضروف لاماسمی کے بالائی کنارے پر پھیلی جانب رکھی رہتی ہیں۔ ان کا ذریعہ (بالائی سرا) آزاد ہوتا ہے، جس پر ایک مخروطی شکل کی کریا چسپاں رہتی ہے، جس کو قرین حنجرہ ہی کہتے ہیں (قرین - چھوٹا سینگ) + غضروف طرجمالی سے آواز کی ڈوریاں لگی رہتی ہیں +

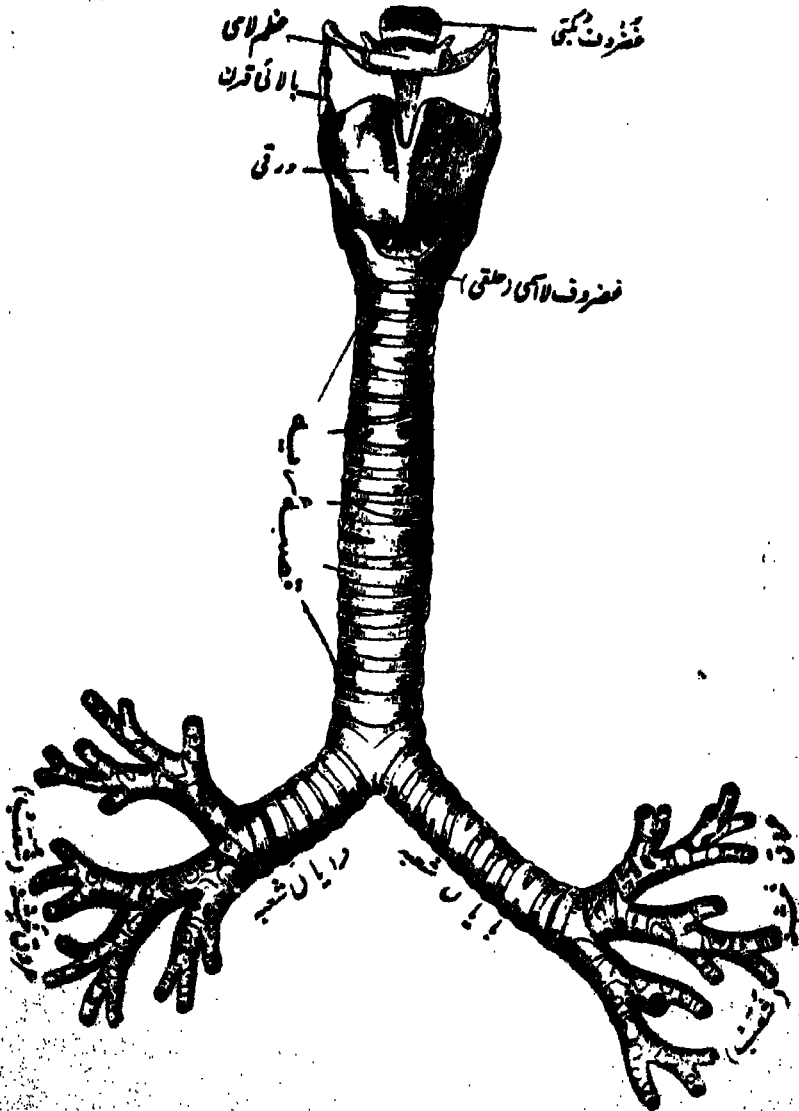
**غضروف وندی** | بھی شمار میں دو ہیں، جو غضروف طرجمالی اور لمبی کے درمیان کی جھلی میں بند ہوتی ہیں (وند = پتھر) +

**آواز کی ڈوریاں** | یہ وہ رباطات، یا بند ہیں، جو غضروف طرجمالی اور غضروف ترسی کے مابین واقع ہیں + یہ کل چار ہیں، دو اوپر کی دوڑیاں جھوٹی کہلاتی ہیں، اور دو نیچے کی ڈوریاں سچی + سچی ڈوریاں کرگلبے لسان الجزماسا بھی کہتے ہیں + مزار باجہ کو کہتے ہیں۔ سان المزمار باجہ کا وہ حصہ کہلاتا ہے، جہاں آواز بنتی ہے +

دونوں سچی ڈوریاں (آؤ تار الصوت) کے مابین، جو سوراخ یا شکاف بنتا ہے، اس کو فتحة الجزماسا (باجہ کا دہانہ) کہتے ہیں۔ یہ شکاف آواز نکالنے کے وقت بہت ہی تنگ (گویا بند سا) ہو جاتا ہے + سانس کی ہوا کی ٹھوکر سے یہی ڈوریاں کانپتی ہیں، جس سے آواز پیدا ہوتی ہے، اس سوراخ کی تنگی اور فراخی ان ڈوریوں کے نزدیک، یا دور ہونے سے حاصل ہوتی ہے، مگر یہ ڈوریاں خود اپنی حرکت سے نزدیک، یا دور نہیں ہو سکتی ہیں، بلکہ خجروہ کے دوسرے عضلات کی حرکت سے یہ تنگی یا ٹھیلی ہوتی ہیں + وہ عضلات مسکرا کہ ان کبروں کو



(PA) طغوره اور قصبہ رتہ (نورخوہ اور هوا کی ۲) (اگلی سطح)



قریب یا دور لے جاتے ہیں، جن کریوں سے یہ ڈوریاں لگی ہوئی ہیں +  
**حنجرہ کے عضلات** | آٹھ جوڑے ہیں، کل سولہ، ان میں سے پانچ  
 جوڑے آواز کی ڈوریوں اور حنجرہ کے سوراخ کے ساتھ مخصوص ہیں  
 اور باقی تین عضلات کبھی سے تعلق رکھتے ہیں، جو اس کو کھولتے یا بند  
 کرتے ہیں، اور پہلے پانچ عضلات آواز کی ڈوریوں کو تاننے  
 یا ڈھیل کر دیتے ہیں، اور حنجرہ کے سوراخ کو تنگ یا فراخ کرتے ہیں +  
**قصبہ الریہ** | (مقوم) یہ ہوا کی نالی کا وہ حصہ ہے، جو حنجرہ کے نیچے واقع ہے۔ یہ گردن کے پانچواں  
 ہیکل کے مقابل سے شروع ہو کر پشت کے تیسرے ہیکل کے مقابل پر ٹھکروہ شاخوں میں ختم ہو  
 جاتا ہے، جو شجہ قصبہ کہتے ہیں + قصبہ کی لمبائی تقریباً ساڑھے چار قیراط (۱۰-۱۲ انچسٹ)

اور قطر تقریباً ایک قیراط ہے۔ قصبہ مردوں میں بڑا اور چوڑا ہوتا ہے +  
 اسکے سامنے گردن میں گینگے والی گٹھی، اور سینہ میں توشہ نامی گٹھی ہے، جو پیچھے مری اور  
 ریشہ کے مہرے ہیں؛ وہ دونوں پہلو پر گردن کی رگیں، اور سینہ میں دونوں پھیپھڑوں کی جڑیں ہیں  
 قصبہ ریہ کا دایاں شعبہ (شاخ) تقریباً ایک قیراط لمبا، بائیں سے چھوٹا، زیادہ چوڑا اور  
 زیادہ سیدھا ہے۔ دایاں شعبہ تقریباً دو قیراط لمبا، دائیں سے بڑا اور تنگ ہے +  
 قصبہ کی ساخت میں نامکمل گول گول گزریاں (تعداد سولہ سے بیس تک)، انکی باؤں  
 والی ریشہ دار جھلیاں، عضلی ریشے، لمبا دار گٹھیاں، اور اندر کی طرف ہتر کر نیوالی غشا  
 لٹائی ہے + کریاں بالکل گول مکمل حلقہ نمائیں ہوتی ہیں، بلکہ اگلے دو ٹکٹوں میں مکمل ہوتی  
 ہیں، اور پیچھے سے ایک ٹکٹ ناقص ہوتا ہے، جہاں جھلی ہوتی ہے + ان کریوں کا حلقہ اوپر سے  
 ہوتا ہے، انکے دو بیان کی خلاؤں کو جھلیاں بھرتی ہیں، جو دونوں کو اوپر تلے بانڈھ دیتی ہیں اور ترجم ہوتی

**قصبہ کا پھر کتا** | اس کے پھر کتنے کی علامت یہ ہے کہ گفتگو میں تنہوڑی تنہوڑی دیکھ کے بعد آواز پھر  
 ہے؛ کیونکہ بولنے کی صورت یہ ہے کہ سینہ اور حجاب حاجز کی حرکت سے پھیپھڑے سکڑتے ہیں، اور  
 انکی ہوا زور سے نکل کر قصبہ ریہ میں داخل ہوتی ہے + قصبہ ریہ ایک سخت جسم ہے، جب ہوا اس  
 میں زور سے ٹھکراتی ہے، تو آواز پیدا ہوتی ہے، پھر یہ ہوا قصبہ ریہ میں اسکے منہ کی گٹھی کے  
 باعث بند ہو جاتی ہے، اور پھر حنجرہ کی طرف زور سے نکلتی ہے، اور حنجرہ بھی ایک سخت جسم ہے  
 اسکے یہاں آواز مکمل ہوتی ہے۔ پھر چونکہ حنجرہ کا منہ تنگ ہے، اس لئے اس سے بھی زور سے  
 خارج ہو کر منہ میں آتی ہے، جہاں مخارج حروف ایک دوسرے سے ممتاز ہو کر بعض ہیکل کے ساتھ  
 کیپے جاتے ہیں، اور بعض بلا ہیکل کے ہوتے ہیں، جنہے حرکات (زیر ذرہ وغیرہ) اور حروف مرکب  
 ہوتے ہیں، اور انسان بولتا ہے؛ اور جب قصبہ ریہ کی جھلی پھر کتی ہے تو ہوا کے اجزاء مسلسل  
 طور پر ایک دوسرے سے ممتاز ہو کر جدا نہیں ہوتے ہیں، جس سے حروف کے مخارج ادا ہوتے

اور سلسلہ کے ساتھ انسان گفتگو کر سکے کہ گفتگو میں آواز کا پھڑکنا ہمیشہ نہیں رہتا ہے بلکہ قصبہ ریہ بھی ہمیشہ پھڑکتا نہیں رہتا ہے، اس لئے کہ اختلاج یعنی پھڑکنے کے متعلق معلوم ہو چکا ہے کہ اس کا سبب غلیظ بخاری ریاح ہوتی ہے، جو مسامات سے نکلنے کے قابل نہیں ہوتی، اور قوت و انداز سے نکالنا چاہتی ہے، اس لئے ان دونوں کے درمیان مقابلہ و کشمکش پیدا ہوتی ہے، یہاں تک کہ وہ حرکت سے لطیف ہو کر تحلیل ہو جاتی ہے +

**قصبہ کا کانینا** { قصبہ ریہ کے کانینے کی علامت یہ ہے کہ گفتگو میں آواز کا پھڑکنا ہے، اور سلسلہ ہمیشہ پھڑکتا رہتی ہے بلکہ اس کا سبب یعنی مادہ بلغمیہ ہمیشہ باقی رہتا ہے، جو خجرو کے عضلات اور جھلی کے ریشوں کو معمولی طور پر ڈھیلا کر دیتا ہے { قصبہ ریہ کے پھڑکنے اور کانینے کا سبب ہی عام اعضاء کو پھڑکنے اور کانینے کا سبب ہے اور اسی طرح ان کا علاج بھی ایک ہی ہے مگر اس صورت میں غرغری اور لعوق (چٹنی) زیادہ مفید ہیں +

## ڈوبنا اور پھندا لگنا (غرق و خنق بالوہمی)

{ غرق یعنی پانی میں ڈوبے ہوئے شخص کا علاج یہ ہے کہ اسے اٹکاتا رکھا دیں، تاکہ اس سے پانی نکلیجائے، پھر اس کے حلق میں قدرے سرکہ ڈالیں، جس میں سیاہ مرچیں اور سوڑھے جوشن کی گہلی ہو { اس سے مرین کو فاقہ ہو جائے، اور اس کے پیپیٹریے اور معدہ کی رطوبتیں خشک ہو جاتی ہیں { اور چند روز تک چنے کے آٹے اور دودھ سے حریرہ بنا کر پلائیں { یہ پیپیٹریوں کی غذا کے لئے تمام چیزوں سے بہتر ہے، اور اس کے مزاج کو بھی درست کر دیتا ہے +

{ جسے پھانسی، یا پھندا لگنے میں لگا ہوا تو یہ دیکھنا چاہئے کہ اس کے منہ میں بحالت غشی بھاگل دھوکہ تر نہیں ہیں، اگر میں قرا و سکی زندگی کی کوئی امید نہیں ہے { یہی حال اس شخص کا بھی ہے، جس کا گلا دم کیوجہ سے گھٹ گیا ہو، کیونکہ ایسے لوگوں میں کف آنے کی وجہ گاس (۱) یہ ہوتی ہے کہ پیپیٹریے کے جوہر کی رطوبت گھل کر رہتی ہے، اور فاسد روح اور بخارات دغانیہ کے ساتھ اچھی طرح ملکر باہر نکلنے کے بجائے بخارات دغانیہ، جن کو قلب پیپیٹریے کی طرف (ورید شریانی کے ذریعہ) پھینکتا ہے، جب ہمارے ساتھ گلے گھٹنے کی وجہ سے خارج نہیں ہو سکتے، تو وہ اضطراب کے ساتھ پیپیٹریوں میں اصرار اور دھر پرتے ہیں، اور اپنی گرمی سے پیپیٹریوں کی رطوبت کو جو بہتہ ہونے کے قریب ہوتی ہے پگھلاتے ہیں + علاوہ ازیں خود پیپیٹریے بھی پورے ہونے، اور ساخت کے نرم و نازک ہونے کے باعث جلا پگھلنے کی قابل ہیں + پس جب یہ بخارات رطوبت کے ساتھ ملکر مکروہ طور پر نکلے ہیں، تو کف خوار ہوتا ہے، مکروہ طور پر نکلنے کیوجہ یہ ہے کہ تنفس کی قوت بخارات دغانیہ کو خارج کرنے کے لئے مجبور ہو کر نہیں نکالتی { (۲) ایسے مریضوں میں گاس کف آنے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ جلے ہوئے بخارات دغانیہ کیوجہ سے سطح گرم ہو جاتا ہے، کیونکہ تنفس جب بند ہو جاتا ہے، تو تنفس کے راہ خارج ہونے والی ہوا ان بخارات دغانیہ کے ساتھ رگوں میں لوٹ جاتی ہے، جس سے دماغ اور دماغ کے عروق پور ہو جاتے ہیں، اور وہ سخت ہو جاتا ہے



ہو کر اس سے رطوبتیں پھیل کر رہتی ہیں، کیونکہ پچھڑی طرح دماغ بھی نرم، پولا، اودناؤں کے عضو ہے۔ یہ رطوبات اس ہوا راودن بخارات کے ساتھ مل جاتی ہیں، جو گلے کے گتے اور بند ہو جانے کی وجہ سے دماغ کی طرف چڑھ جاتے ہیں۔ جس شخص کی ایسی حالت ہوتی ہے، وہ علی العموم زندہ نہیں رہتا، کیونکہ حرارت غریزہ ٹھٹھ جاتی ہے، حرارت غریزہ جوش میں ہوتی ہے، قلب اور دماغ کا خارج فاسد ہو جاتا ہے، اور پھیپھے، یا دماغ کا جو ہر خراب ہو جاتا ہے؛ ہاں اگر گت کی وجہ یہ ہو کہ دماغ کی خلطی رطوبتیں (کہ آؤسکا جو ہر پھیل کر بھی ہوں، اور تنفس کی بند ہوا کے ساتھ) جو اوپر چڑھ جاتی ہے، مل گئی ہوں، تو اس سے موت لازمی طور پر نہیں آتی ہے؛ اور اس کی علامت یہ ہے کہ یہ حالت مریض کے بیہوش ہونے کے بعد نہ پیدا ہوتی ہوگی، برخلاف اسکے پہلی و فوری غشی کی بعد پیدا ہوتی ہے۔ ڈاؤں اگر گت ظاہر نہ ہو، تو فصد کریں؛ تاکہ عارضی حرارت کے فاسد شدہ خون کھلا جائے، اور اسے طبیعت خلق کی طرف نہ بھیجے، کیونکہ خلق و باؤ کی وجہ سے کمزور ہو جاتا ہے جس سے خنقاوری (دوم کا خنقاوری) کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ (اور وسط درجے کے گتے کریں؛ تاکہ فاسد مایے بدن کے بالائی حصے سے بغیر جوش کے نیچے کھینچ آئیں۔) (دوم بنفشہ اور نیگرم پانی سے غرقہ کریں؛ تاکہ خلق اور گردن کے اعصار ڈھیلے، اور ان کے عضلات و اعصاب نرم پڑ جائیں، جس سے بندش کا درد جاتا رہتا ہو، اور وہ مادہ کی توجہ اس طرف نہیں ہوتی ہے۔)

## آواز کا میٹھ جانا (محوخت صوت)

**سبب** (۱) اس کی وجہ کا پچھڑی ہوتے ہیں، جو خلق اور قصبہ ریہ میں اور تر کھیل رہتی ہیں؛ اور ان کی لیسہ رطوبتی رطوبت کو زائل کر دیتے ہیں، جو انہیں ہمیشہ چلنا اور حرکتی ہو، اور آواز کی صفائی اور سہولت پر موقوف علامتوں میں ان مقامات میں نزلہ کی تیزی و حرارت کی وجہ سے کھردرا پن، سوزش، اور دغغہ معلوم ہوتا ہے؛ کیونکہ (یہ نزلہ گرم ہی ہوتا ہے)، اگر یہ نزلہ سرد ہو (جو علی العموم غلیظ ہی ہوتا ہے)، تو وہ خجرا و قصبہ کی طرف ٹھونڈ کرے، بلکہ یا تنھوئی طرف اور تر کر دینے جگر نکل جائے، یا تاکہ کی طرف چلا جائے، جو گتے کھسکا رہنے سے ٹکے؛ اور اگر یہ نزلہ رقیق ہو تو وہ پھیل نہ سکیگا، علاج (۱) نزلہ روٹنے کیلئے شربت خشتا ش پائیں، ہر غرقہ کریں؛ مثلاً پوست خشتا ش، غناب، تخم کاہر، تخم خرفہ، مسور، رخ کا جو شاد ہو، نشاستہ و گندہ بول؛ (۲) مادہ کو غلیظ کرنے والے طلاء اور نطول (تر تیرہ) اس پر استعمال کریں؛

**سبب** (۲) (۱) کا ہے، اس کا سبب خجرا و کاسوہ مزاج گرم سادہ ہوتا ہے؛ جو اسو خشک کر دیتا ہے، اور اس کی اجزاء کی طوابعات کو کم کر کے انہیں آٹھا کر دیتا ہے، جس سے ان کی وضع بدل جاتی ہے؛ اور اس میں کھڑا پن پیدا ہو جاتا ہے؛ (۲) اکثر یہ تیز بخاروں میں ہوتا ہے، اسکے ساتھ کسی قسم کا بلغم خارج نہیں ہوتا ہے؛

**علاج** (۱) آب جو، مغز تخم خیاء، نشاستہ، مغز بادام، خبازی کا شورہ، اور دوسری سرد و تر اور بیس پیدا کرنے والی چیزیں بلائیں؛

**سبب** (۳) (۱) کا ہے، اس کا سبب سرد مزاج سرد سادہ ہوتا ہے، جو خجرا کے اجزاء کو کھینچتا اور کھنچتا

کرتا ہے، جس سے کھوپچا آجاتا ہے { علامات } (۱) حالت شری کے وقت اور شمالی ہوا کے ملنے کے وقت پیدا ہوتی ہے، اور اس میں کسی قسم کا بھرم خارج نہیں ہوتا ہے { علاج } ہیشنگ اور زعفران الی دوا استعمال کریں { نشانی } دوا و حلیتیت : سیاہ مرچ، ہینک، لالی، زعفران برابر لیکر شہد میں مقدار جو شہد میں کہبتہ ہو جائے، اور دن میں ایک بندق (۳۰ ماشہ) کے برابر لیکر استعمال کریں + { بخنی ہوتی } لالی، سیاہ مرچ، مگر کی جودہ سا لہ اور ہروزہ لیکر شہد میں ملا کر گولیاں بنائیں، اور زبان کے نیچے رکھیں {

سبب (۱) { } کا ہے، اس کا سبب خجور اور قصبہ ریہ کا سورہ مزاج تر ہوتا ہے، جس سے یہ دھیلے اور دم ہو جاتا ہے { اگر اس قدر دھیلے نہیں ہوتے ہیں کہ یہ کانپنے لگیں، اور آواز میں لپکپی پیدا ہو جائے، اور نہ اس حد تک دھیلے ہوتے ہیں کہ استر فار تک نوبت پہنچے، اور آواز بالکل باطل ہو جائے، اسکی وجہ یہ کہ ہوا کی ٹھوکہ جس سے آواز نکلتی ہے، قصبہ ریہ اور خجور پہ پڑتی ہے، اسی وجہ سے یہ سخت پیدا کئے گئے ہیں، کیونکہ ہوا پھیپھڑوں سے ٹھکر پیلے قصبہ ریہ میں ٹھوکہ مارتی ہے، پھر اس سے ٹھکر خجور میں ٹھوکہ مارتی ہے، پس ان دونوں کی سختی آواز پیدا کرنے کا سبب ہے، اور انکے استر فار کی کمی و زیادتی پر آواز کا کم ہونا، یا باطل ہونا موقوف ہے { علامات } ان مقامات میں نہ کھرواچن محسوس ہوتا

ہے، اور نہ درد معلوم ہوتا ہے، بلکہ صرف بوجھ معلوم ہوتا ہے { علاج } ڈیوسون، بادبان، ایریا پانی میں جو شہد لکڑا اور شہد ملا کر غرغره کرائیں، مرئی زنجبیل (سوتھ کا مرئی)، جو شہد میں بنایا گیا ہو کھلائیں { کیونکہ یہ رطوبت کو چھانٹتا ہے، نیز یہ ایسا خشک بھی نہیں ہے کہ اس میں خاکی اجزاء غالب ہوں، بلکہ اس میں ایک قسم کی رطوبت ہے، جو اسکی گرمی کی ایک عرصہ تک حفاظت کرتی ہے، جس طرح آگ جب تر کر پڑی ہو جلتی ہے، (تو وہ زیادہ دیر تک قائم رہتی ہے) { شہد، شونیز (کلونجی)، انجیر کا کاڑھا (جوشا ندہ) استعمال کرائیں، مار الاصول پلائیں { شلاخ کرفس، پنجادیان، بیخ سوسن آسانجونی (نیلا سوسن)، اصل سوسن { لعوق چائیں { جو متعی، حسب صنوبر کلاں، ربلسوس، میوہ مگر کی اور شہد سے بنایا گیا ہو

سبب (۲) { } کا ہے اس کا سبب سور مزاج خشک ہوتا ہے، جو خجور اور قصبہ ریہ کو خشک اور ملکی روٹنی رطوبت کو، جو انیس چکنا رکھتی ہے، جذب کر لیتا ہے { علامات } آواز اگرچہ بیٹھ جاتی ہے، مگر بجار کا اور بڑی نہیں ہوتی ہے { بلکہ باریک اور کسیدہ صاف ہوتی ہی، کیونکہ راستہ صاف ہوتا ہے { خجور میں کسیدہ کھرواچن اور درد ہوتا ہے { کیونکہ اجزاء کے سمٹنے کی بعد تفرق اتصال پیدا ہوا ناچوڑا اور اکثر یہ حالت گرد و غبار اور دھو میں سے پیدا ہوتی ہے { کیونکہ یہ رطوبتوں کو جذب کر لیتے ہیں، اور انکے خاکی اجزاء ملحق، خجور اور قصبہ ریہ میں جمع ہو جاتے ہیں { علاج } روغن بنفشہ تازہ { جس میں بونٹا گئی ہو لہو اور عاب اسفول شکر کے ساتھ پلائیں، فربہ مرغیوں کا سادہ شہد بہ کھلائیں {

سبب (۳) { } کا ہے زیادہ چینی سے بھی آواز بیٹھ جاتی ہے، کیونکہ اس سے وہ رطوبت تحلیل ہو جاتی ہے جو خجور اور کھوپچا میں ہے، اور کھوپچا آجاتا ہے، اور اسلئے کہ اس کو خجور اور قصبہ ریہ میں دم اور درد پیدا ہو جاتا ہے { کیونکہ چینی کی سخت حرکت اور ریاضت کی گرمی سے انکی جلیبی کی طرف مواد کی پکڑ چلے آتے ہیں {

علاج { گرم پانی سے غسل کر لیں } کیونکہ میں تھوڑی سی قوت تحلیل کے ساتھ اعضا و جلد کو نرم اور تر کرتا  
اور کئے قوت کی نیک قوت بھی ہے جس سے تھکن پیدا کر لیا و وہ تحلیل کر نیک وقت آسانی خارج ہو جاتا ہے  
بلکہ وہی بیضہ پلا میں { گرم و نرم } ہو کر نرم کر کے جلد نفع دیتی اور تحلیل کرتی ہے، مرد میں اور خصوصاً زیادہ  
حس رکھنے والے اعضا و کور میں تھکن پیدا کرتی ہے، مرض کے مقامات میں چٹ جاتی ہے، اور ضاد کی طرح  
چسپاں رہتی ہے، اور چونکہ اس میں بلا سوزش پیدا کئے لیسڈا کر نیک قوت آگے چلتی، مری، اور معدہ  
وغیرہ کی خشونت کو زائل کر دیتی ہے { سوئیاں کھلائیں } جو مسک کے سفید آٹے سے بنائی گئی ہوں۔ یہ زہری  
اور تری پیدا کرتی ہیں، اور اپنے لیس کی خشونت زائل کرتی ہیں، شیخے کتا جو کہ اطریہ یعنی سوئیاں  
(باریک باریک) تھوٹکے مانند ہوتی ہیں، جو بلا غیر کے آٹے سے بنائی جاتی ہیں، اور پانی میں پکائی جاتی ہیں، جگہ  
ہاں ملک میں رشتہ (سوئیاں) کہتے ہیں { حریرے پلائیں } جو دو دھ، نشاستہ اور روغن بادام سی بنائے گئے  
ہوں، یہ زہری پیدا کرتے، اور خشونت کو زائل کرتے ہیں { لعوق چٹائیں } جو تخم خیاض و مغز بادام شیریں تخم غلی  
کتیا، مغز بلبلہ، اور لعاب پنول سے بنایا گیا ہو { نرمی پیدا کرنے والی کر دیاں منہ میں رکھیں } مثلاً گندہ برن نشا  
کیا، نشا شمشاد سفید، تخم کدو، بنفشہ لیکر کر لیں، اور لعاب پنول میں ملا کر بیڑی بنائی کر دیاں بنائیں (اور منہ میں رکھیں)

### نگلنے کی دشواری (عسر بلع)

{ اسکا سبب مری کا سور مزاج ہوتا ہے } واضح ہو کہ نگلنے کا فعل دو قوتوں سے پیدا ہوتا ہے، اول مری  
اور معدہ کی قوت جائزہ طبعیہ (جو ہٹا کر لادہ کو بغیر کام کرتی ہے) و دوم عضلات کی قوت داخلہ لادہ (جو ہٹا کر لادہ  
پر موقوف ہے) اور افعال پوسے طور پر ہی وقت صا و رہتے ہیں، جبکہ اعضا کا مزاج درست ہوتا ہے، اور جب  
انکا مزاج خراب ہو جاتا ہے، اور سور مزاج کے آٹھوں قسموں میں سے کوئی قسم عارض ہو جاتی ہے، تو قوت جاوہ  
کا فعل ضعیف ہو جاتا ہے، جو منہ سے معدہ کی طرف غذا جذب کرتی ہے، اسلئے نگلنے میں دشواری پیدا ہو جاتی ہے  
علامات { نگلنے میں دشواری ہوتی ہے } کہ اس علامت میں عارض ہے، کیونکہ یہی مرض آوارہ رہی علامت ہے (حالاکہ مرض  
اور عارض و علامت اور ہونی چاہئے) { غذا مری سے معدہ کی طرف دیر میں جاتی ہے، اور نگلنے کی قوت درمیان  
ہوتی ہے } بر خلاف ازہیں اگر اسکا سبب دم، یا کوئی دوسرا دباؤ ہو تو نگلنے میں تکلیف ہوتی ہے، جو کہ مری کے  
اسی مقام میں غذا کو رکھنے کا احساس ہی کم ہوتا ہے، کیونکہ مری کے کسی حصہ میں تشکی تو پیدا ہونیں گئی ہے  
جہاں غذا رک جائے، اور اسکا احساس ہو، ہاں اگر ضعف اسکے کسی خاص حصہ میں ہو تو یہاں غذا رکے  
رہنے کا احساس ہوتا ہے، اور اسکا سور مزاج گرم ہو تو یہاں تشکی ہو، اور سرد پانی کو قیض ہوتا ہے، اور اگر سردی تو معاً  
اسکے بکس ہوتا ہے، اور اگر تہہ میں رطوبت ہوتی ہے، اور کثرت تھوک نکلتا ہے، اور اگر خشک ہو تو اس کے  
برعکس ہوتا ہے، علاج { مزاج کو بدلنے کیلئے شربت، مرغے، التھیرنے، اور شانوں کو درمیان چٹنے کی دوائیں  
استعمال کریں } کیونکہ مری کی جگہ قصبہ بہ کو پیچھے، مریں پر سیدھی ہے، جس مقام بعداء استعمال کرنے سے قوت نیک  
کے باعث دوا آسانی نمود کرتی ہے، و اب میں ہر قسم کا مفضل علاج بتانا چاہئے، اگر سور مزاج گرم ہو  
مرض کو شربت الہی چاہو، شوہر تخم خرفہ یا لعاب پنول پلائیں، اور اب برگ کا سنی، آپ شیشہ زراب کا پوس

غرفہ کرئیں اور شانوں کے درمیان صندل، کانور آب کا، ہونہر آب خرفہ ہونہر آب کشتیز سبز لتھیرس، اور روغن بنفشہ و روم لگائیں، اگر سوء ہذا ہج سحر ہو تو شربت دینا زاد شربت بادرنجبویہ ہلہ جوشاندہ بنفشہ مصطکی، یا پچھلا لگائیں، جو شانہ بادیان، و درجنی، ستویا سی ہلہ شرب مغنیخ غرفہ کرئیں، یا پچھلا بنفشہ مصطکی، جنید ستر، لتھیرس، اور روغن خیری (شیر) روغن مولی، روغن قسط کی مالش کریں، اگر سوء ہذا ہج سحر ہو تو شربت ہی، شربت سیب، شربت حب آلاس پلائیں، بہمن سرخ، بہمن سفید، گل سفید، ہلبیلہ، انجدان (درخت ہینگ) کے جوشاندہ سے غرفہ کرئیں، اور روغن سنبل رومی، روغن زنبق (روسن آزاد) کی مالش کریں، اور اگر سوء ہذا ہج خشک ہو تو شربت تیلہ فر، لعاب بیدانہ، لعاب اسپول پلائیں، اور تازہ دودھ سے غرفہ کرئیں، منخر تخم کدو، منخر بادام شیریں، برگ غطی، برگ بنفشہ، لعاب تخم کنوبہ، اور مرغیوں کی چربی لگائیں، اور روغن بنفشہ، اور روغن تخم کدو کی مالش کریں۔

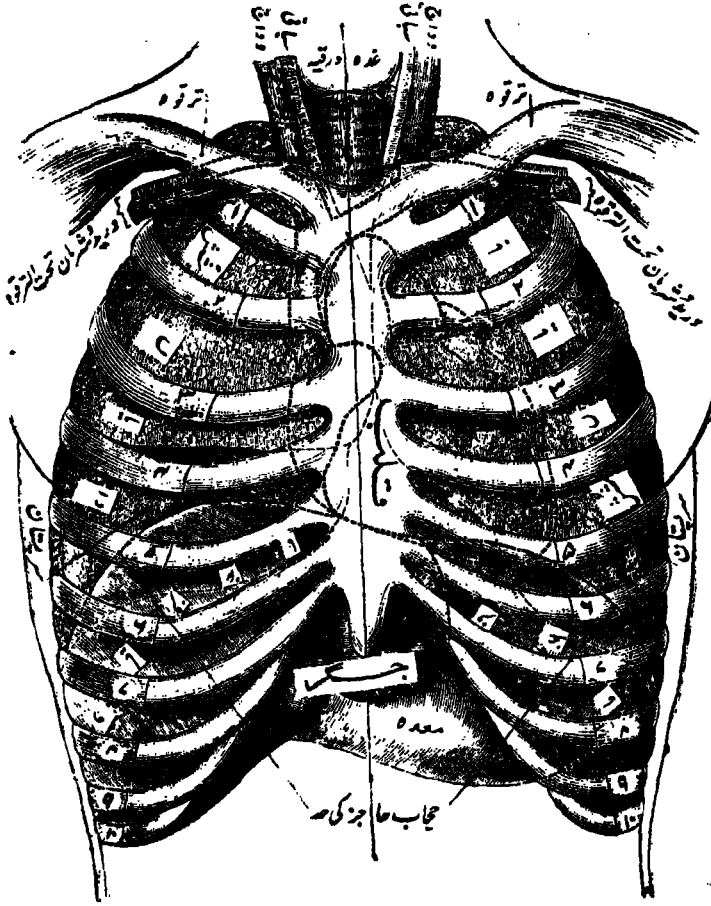
### درم مری

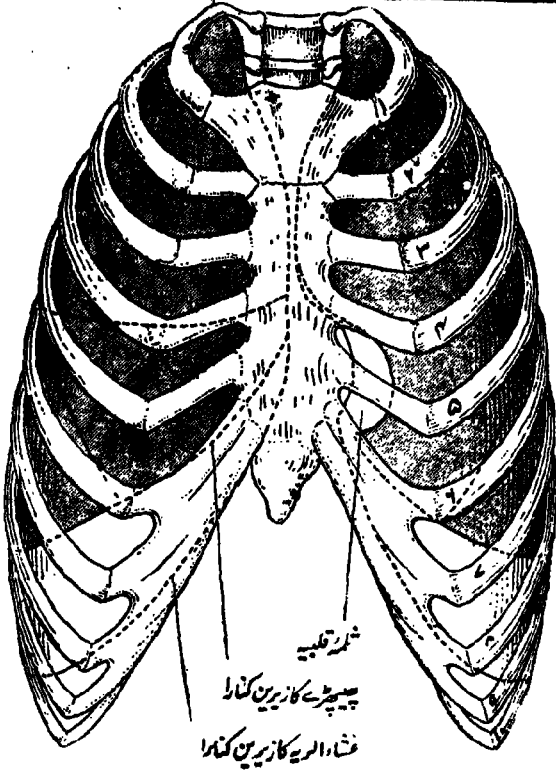
درم مری کا دم کا گرم ہوتا ہے، علامات بخار پیاس کی شدت، اور شانوں درمیان خصوصاً تھکنے وقت، درد ہوتا ہے، علاوہ رگ محل کی فصد کھریں، تھوڑی دیر کے بعد شربت گھونٹ گھونٹ پلائیں، تاکہ دوا مسلسل اسپرگزرتی رہے، جس سے امکا خنزیر یادہ ہوتا ہے، شانوں کے درمیان ابتداء میں مادہ کو پھیرنے والے ضاد لگائیں، مثلاً صندل، گلاب، بھی کاپانی، کدو کاپانی، پچھلا ضاد لگائیں، مثلاً آرد جو، بابونہ، بنفشہ غطی، آب مکو، روغن گل، درم مری طرح ابتداء میں مادہ کو لٹانے والے شربت پلائیں، مثلاً شربت شربت فاکہ ہلہ شیر، تخم خرفہ آب بادیان، پچھلا کرئیں، شربت پلائیں، مثلاً شربت بنفشہ شربت کدو، منخر پلس، یا پچھلا درم مری کا دم سرد ہوتا ہے، علامات: بوجھ ہوتا ہے، زیادہ درد میں ہوتا ہے، علاوہ: سو یا، بابونہ، انجدان، بنفشہ، یا پانی جو خشک شربت کچھ کے ہلہ پلائیں۔ شانوں کے درمیان آبی سم کی دواؤں (جھل مل و منج) ہاں تیار کر کے لگائیں، گرم روغنوں کی مالش کریں، مثلاً روغن کائن روغن بانو، روغن جون اکا، دم ہلہ کے منج پانی ملا کر

### مری کے زخم (قروح مری)

یہ مکاسب یا مری کو دانے یا دم ہوتے ہیں، یا پھر ٹپکتے ہیں، یا تیز خلاط کی تہ ہوتی ہے، یا خلی تیزی مری میں گہرے وقت وہ زخمی ہوتا ہے، علامات: فی لیسہ لغز کے ٹپکنے میں درد ہوتا ہے، جن میں کی تیز خرو، از قرح مری، شوری، یا تیزی وغیرہ، کیونکہ ایسی تیز چیزیں کا شتی اور گتی ہیں، جس سے زخم میں سخت جلن پیدا ہوتی ہے، ہاں چنے اور پیکے لقری، اگر وہ بڑے کیوں نہ ہوں، درد میں ہوتا ہے، مری کے زخم اور اسکے دم میں یہی فرق ہے، دم کی صورت میں بڑا قرحہ تکلیف دینا ہے، اور زخم میں تیز کیفیت کا قرحہ تکلیف دینا ہے، علاج: درم مری جو خشک کشتا بنائی گئی ہو کھلائیں، کیونکہ اس قبض کی قوت کا سبب زخم کی رطوبتیں خشک ہو جاتی ہیں، اور یہی گوشت پیدا ہو جاتا ہے، اور ان کا دم کو باوجود ہیں لیل، درد کے تسکین کی قوت بھی ہلکا اور درم مری میں کھلائیں، جنر مری بیضہ سفید غطی، اور روغن گل کی مایا گیا ہو، زہری میں ہیں، دردناک مقامات میں چکوا، درد میں کین کی قوت ہے، اور سفید میں مری پہنچانے، خشک کرنے، لیسہ کر کے، اچھا گوشت اوگانے، اور طرب کر کے کرئیں، قرحہ

( ۳۹ ) اعضائے صدر چکر، او، معدہ کے حدود (اگلی سطح)





( ۳۰ ) پہلوئے اوپر  
غشاء دار زیرین کنارہ کے حدود  
(اگلا منظر)



( ۳۱ ) پہلوئے اوپر  
غشاء دار زیرین کنارہ کے حدود  
(پہلوئی منظر)

# پھیپھڑے اور سینہ کے امراض

## سینہ اور پھیپھڑے کی تشریح

ابراہیل سیجی کا قول ہے۔ پیٹ کی ساری تجویف دو حصوں میں منقسم ہے: ایک اوپر والا حصہ (جوف صدر) جو پھیپھڑے اور دل (و غیرہ) کو محیط ہے (دل دونوں پھیپھڑوں کے درمیان ہوتا ہے) اور دوسرا نیچے والا حصہ (جوف بطن) جو غذا کے اعضاء (معدہ، امعاء، جگر، گردے، طحال) باقی رہ کر (و غیرہ) کو گھیرے ہوئے ہے۔ اور ان دونوں جوفوں (سینہ و شکم) کے درمیان حجاب حاجز مائل ہے۔

حجاب حاجز سینہ کی بڑی کے سرے (و غضروف خنجر کی ٹوک) سے شروع ہو کر ترچے طور پر دونوں طرف سے نیچے (اور پیچھے) کو جاتا ہے، یہاں تک کہ وہ پشت کے بارہویں ہرہ تک پہنچ جاتا ہے۔

**سینہ کا جوف** سینہ کا جوف اوپر سے تنگ اور نیچے سے چڑا ہے، یعنی مخروطی ہے، سینہ کی اگلی ایر

سینہ کی بڑی (قص) سے، پچھلی دیوار (ریٹھ) سے، پشت کے اخیر ہرہ تک (پہلی دیواریں پسلیوں، ان کی کرویوں اور ان کے درمیان عضلوں سے مکمل ہوتی ہیں، اور زیریں حد کے متعلق تو

اوپر ہی معلوم ہو چکا کہ وہ حجاب حاجز سے مائل ہوتی ہے، جو اصل بند رہتی ہے، سینہ کی اگلی دیوار

چھوٹی ہے، اور پچھلی دیوار (پشت کے پہلے ہرہ سے بارہویں ہرہ تک) بڑی ہے۔

**غشاء الصد** اس جوف کے قدر جو پچھلی استر کرتی ہے، اسکو غشاء الصد (سینہ کی جھلی) کہتے ہیں

**و غشاء الریه** یہ جھلی نہ صرف سینہ کی تمام دیواروں پر استر کرتی ہے، بلکہ یہی جھلی لوٹ کر پھیپھڑے

**و غشاء اللع** پر آجاتی ہے، اور پھیپھڑے کو ہر طرف سے گھیر لیتی ہے، یہی جھلی قلب کے غلاف پر، حجاب حاجز کی بالائی

سطح پر، اور پھیپھڑے کی زیریں سطح پر استر کرتی ہے۔ یہ جھلی ہمیشہ رطوبت سے تر رہتی ہے، اگر اسکی رطوبت

زیادہ پیدا ہونے لگے، تو اسی سے سینہ کے جوف میں پانی جمع ہو جاتا ہے (استقاء صدر)، دیکھا

طرف کی جھلی باتیں طرف سے بالکل الگ ہوتی ہے، اسی وجہ سے سینہ کے ایک طرف کا پانی یا سپر پیٹر

طرف نہیں آتا ہے۔ اس جھلی کا دوسرا حصہ پھیپھڑے پر استر کرتا ہے، اسے غشاء الریه (پھیپھڑے کی جھلی)

کہتے ہیں، اور جو پسلیوں کی اندرونی سطح پر استر کرتا ہے اسے غشاء الاضلاع (پسلیوں کی جھلی)

کہتے ہیں +

**پھیپھڑا** (رہیہ - ریٹین) پھیپھڑے ظہرتے ہیں، ایک سینہ کے دائیں طرف، اور دوسرا بائیں

طرف + ابو الفرج بن قنف کہتے ہیں: پھیپھڑا پانچ جھروں (پانچ قسم کی چیزوں سے مرکب ہے) شکم

لا، قصبہ سیدہ کی شاخیں، جو عروق خشک (و کھردری رنگ) کے تمام شعبہ میں دان کی راہ سانس

کی اور پھیپھڑے کے اندر داخل ہوتی ہے (۲) پھیپھڑے کا جرم (پھیپھڑے کی خاص ساخت) (۳)

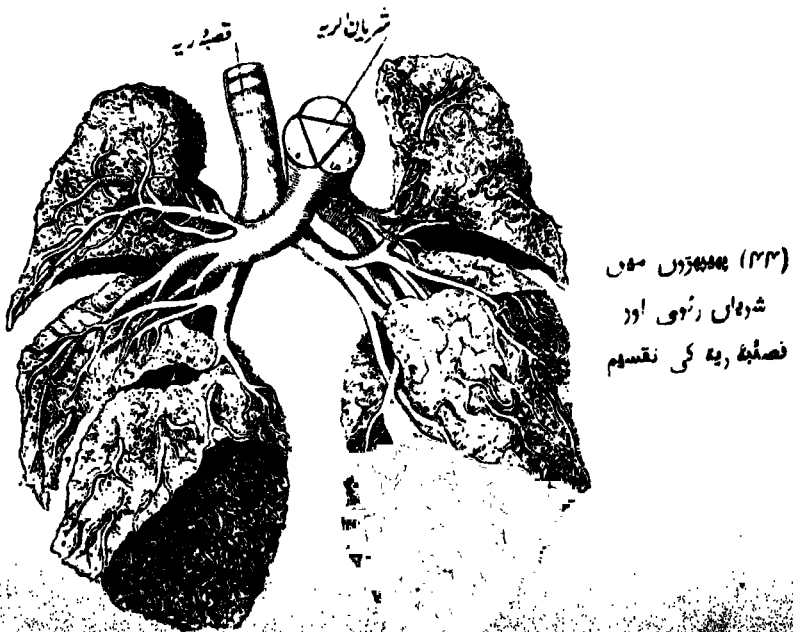
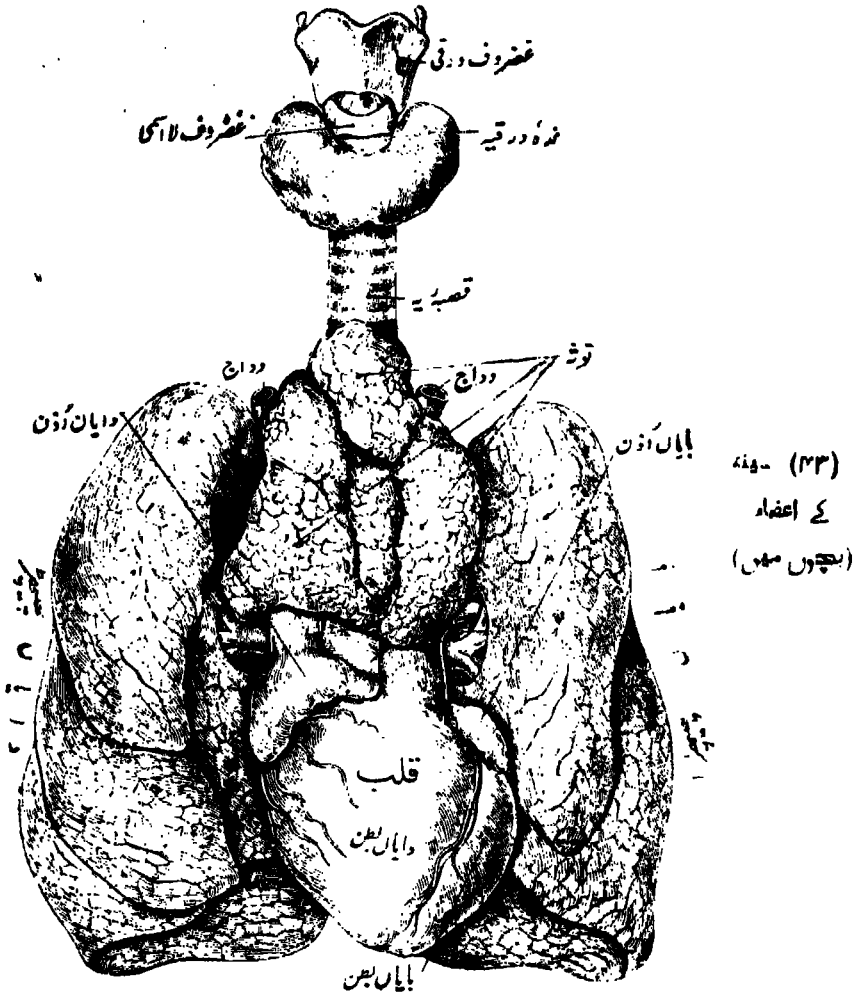
لے یہاں پیٹ سے دھڑکاؤ اور دھڑکاؤ مراد ہے، جس کے بالائی حصے کا نام "سینہ" اور نیچے کا نام "شکم" ہے۔

وسید شش یا فی رکی شاخیں جن کی راہ پیپٹرے تک قلب کے دائیں بطن سے دُخان یعنی دُصول خون کے ساتھ ملا ہوا آتا ہے (سی) + (۴) شش میان دریدی رکی شاخیں جن کی راہ پیپٹرے سے سانس کی ہوا کا خاص حصہ خون کے ساتھ مل کر قلب کے بائیں جوف کی طرف جاتا ہے۔ (سیجی) + (۵) وہ جملی جو پیپٹرے پر محیط ہے (جبکہ غشاء الریہ کہتے ہیں) + نفس پشپٹرے پیپٹرے کا خاص جوہر (ایک ڈھیلا رخ) پونا (متخلخل) اسفنجی گشت ہے جس میں بہت سے منافذ (راستے - نایاں) پائے جاتے ہیں " (ابوالفرج) پیپٹرے کا جو حصہ دائیں طرف واقع ہے (دایاں پیپٹرے) وہ تین شاخوں (حصوں) میں منقسم ہے، اور جو بائیں طرف واقع ہے (بایں پیپٹرے) وہ دو شاخوں (حصوں) میں منقسم ہے۔ (سیجی) ان حصوں کو فصوص (نوٹھڑے) بھی کہتے ہیں + یہ شکاف جن کی وجہ سے پیپٹرے چند حصوں میں منقسم ہو جاتے ہیں، یہ پیپٹرے کے پچھلے نلے کے بالائی جانب سے شروع ہو کر نیچے اور سامنے کرتا ہے۔ دایاں پھلیپ ہٹھا بڑا اور چڑا ہے، مگر باقی میں بائیں سکم ہوتا ہے، کیونکہ دائیں طرف جگر کے یدب حصہ کی وجہ سے حجاب عاجز اور پر کی طرف زیادہ بلند ہو گیا ہے۔ دائیں پیپٹرے کا وزن مردوں میں تقریباً بائیں اوقیہ اور عورتوں میں تقریباً بیس اوقیہ ہوتا ہے + بایاں پھلیپ ہٹھا نسبت دائیں کے چھوٹا اور تنگ (کم چڑا) لیکن لمبا زیادہ ہوتا ہے؛ اس کا وزن مردوں میں تقریباً پچاس تولہ اور عورتوں میں پینتالیس تولہ ہوتا ہے + ہر ایک پیپٹرے کی شکل مخروطی ہوتی ہے، یعنی اوپر کی طرف تنگ (سرا) اور نیچے چڑا (قامدہ)؛ چنانچہ پیپٹرے کی نریں بن سطح (قامدہ) مقعر اور حجاب عاجز کی بالائی سطح پر مقیم ہوتی ہے + بیرونی سطح مدب، چکنی اور پیلیرں کے متصل، اندرونی سطح مقعر ہے، جس میں قلب مع غلاف کے واقع ہے، اسی سطح میں ایک شکاف ہے، جس کی راہ پیپٹرے کی رگیں اور قصبہ ریہ کی شاخیں داخل و خارج ہوتی ہیں۔

**قصبہ الریہ** (جس میں حجرہ بھی شامل ہے) منہ کی انتہاء (ملق اور زبان کی جڑ) سے شروع ہوتا ہے، اور (گردن میں نیچے) چلا جاتا ہے، یہاں تک کہ تر قوہ (ہنٹلی) سے نیچے اتر جاتا ہے (اور پشت کے تیسرے ہرے کے مقابل پہنچ جاتا ہے) جہاں یہ یہ دو شاخوں (دو شعبہ) میں تقسیم ہو جاتا ہے، اور پھر ہر ایک ان میں سے بہت سی شاخوں (عروق خشنہ) میں منقسم ہو جاتا ہے، یہ شاخیں پیپٹرے کے جوہر میں دوسری رگوں کے ساتھ مخصوص طور پر (نہن جاتی ہیں، اور ان کے درمیان پیپٹرے کا (مخصوص) گشت آ جاتا ہے۔ (راہ سیجی)، عروق خشنہ کے انتہائی سرے آخر میں پھیل جاتے ہیں، جن کے اندر کثیر مقدار میں ہوا جمع ہوتی ہے، ان ہوائی قنوں (أخلیئہ ہوا نپیدہ) اور عروق خشنہ کے ساتھ ورید شریانی اور شریان دریدی کی آخری شاخیں (عروق شعریہ)







پھیلی ہوئی ہوتی ہیں، اور انکی دیواریں یہاں اسقدر باریک ہوتی ہیں کہ درید شریانی کی عروق شعریہ سے دقانی مادہ ہوا کی تھیلیوں میں محفوظ رہتا ہے، اور دماغ سے اچھی ہوا کے مفید اجزاء جذب ہر کر ان رگوں کے خون میں چلے آتے ہیں، جو شریانیں دریدہ کے ذریعہ قلب کے بائیں جوت میں پہنچ جاتے ہیں۔ درید شریانی کا خون ان دقانی مواد کی وجہ سے اگر سیاہی مائل تھا، تو یہی خون اب مخصوص اجزاء ہوا یہ (یا روح) کی وجہ سے شوخ شریانی ہو جاتا ہے +

## دمہ اور سانس کا کھڑا ہونا (ربو و انتصاب نفس)

{ربو یعنی دمہ خاص پیسیپٹرے کی بیماری ہے، جس میں انسان باوجود سکون کے بار بار سانس لینے کا محتاج ہوتا ہے} یعنی دوسانس کے درمیان وقفہ کم ہوتا ہے۔ اسکا سبب یہ ہے کہ سرد ہوا کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے، اور راستوں کے تنگ ہونے اور اخلاط سے بڑھنے کے باعث قلب تک وہ کم پہنچتی ہے۔ جب سانس کے بڑے ہونے اور تیز ہونے سے حاجت پوری نہیں ہوتی ہے، تو اسکا تدارک اس طرح کیا جاتا ہے کہ سانس بار بار لینا پڑتا ہے۔ کیونکہ تنفس کی ضرورت جب بڑھ جاتی ہے، اور کوئی مانع نہیں ہوتا ہے تو سانس بڑا ہوتا ہے۔ اور جب حاجت اس سے بھی بڑھ جاتی ہے، تو سانس تیز ہو جاتا ہے۔ اور جب اس سے بھی حاجت بڑھ جاتی ہے، تو سانس بار بار لینا پڑتا ہے + مصنف نے سکون کی تید اس لئے بڑھائی ہے کہ ریاضت میں تندرست انسان بھی حرارت قلب کے باعث اور سرد ہوا کی ضرورت کے باعث بار بار سانس لینے کا محتاج ہوتا ہے +

دیشخ کہتا ہے کہ ربو یعنی دمہ ایسی بیماریوں میں سے ہے، اور مرگی تشخ کے درددل کی طرح اس کے شدید دورے ہوتے ہیں) +

بعض لوگ دمہ کی تعریف اس طرح کرتے ہیں کہ "دمہ وہ مرض ہے، جس میں دوروں کے ساتھ تنگی تنفس کے یکایک حملے ہوتے ہیں، جو کچھ عرصہ کے بعد زائل ہوتے ہیں، اور کچھ مدت کے بعد اسی طرح پھر دورے آتے ہیں + اس مرض کی ماہیت اس طرح بیان کی جاتی ہے کہ عروق خشنہ کی چھوٹی چھوٹی شاخوں کی جھلی میں جب تلخ خون اور ہوا کا انقباض ہوتا ہے، اور ان ٹائیوں سے قفا تم کی لمبی رطوبت مترشح ہوتی ہے +

جب یہ دوسرے اعضاء کے امراض کی شرکت کی وجہ سے ہوتا ہے، تو اسے ہوشمی کی یا عرضی کہتے ہیں، اور جب تنہا ہوتا ہے، تو اسے ہبوصہ فی کہتے ہیں +

دمہ کی ماہیت اور طبیعت میں اب بھی بہت کچھ اختلاف ہے۔ مثلاً:

۱۱) اسکا سبب تشخ ہے، جس سے عروق خشنہ کے عضلی ریشے سکڑتے ہیں +

- (۲) اسکا سبب وہ خونی درم ہے جو عروق خشنہ کی جھلی میں ہوتا ہے، اور جس کے ساتھ لمبم بھی مترشح ہوتا ہے۔ اسی سبب کو سب سے پہلے سر قندی نے اپنے طرز پر بیان کیا ہے +
- (۳) دمہ دراصل باریک عروق خشنہ کا درم حار یعنی التهاب ہے، جس سے لمبم کا بھی ترشح ہوتا ہے +
- (۴) دمہ کا دار و مدار حجاب عاجز کے تشنج پر ہے +
- (۵) دمہ کا دار و مدار اوخال تنفس کے تمام عضلات کے تشنج پر ہے +
- (۶) دمہ دراصل اس عصبی مرکزی خرابی سے پیدا ہوتا ہے، جو عروق میں تحریک پیدا کر کے انہیں سکیرتیا پھیلاتا ہے +

{ اس مرض کو بھڑا اور ضیق النفس بھی کہتے ہیں، اور انتصاب النفس وہ مرض ہے کہ انسان اس وقت تک سانس نہیں لے سکتا، جب تک کہ وہ سیدھا کھڑا نہ ہو، اور گردن اوپر کی طرف نہ کیچے، جس سے ہوا کا راستہ کھل جاتا ہے، اور تنفس آسان ہو جاتا ہے۔ اسی وجہ سے اسکا نام انتصاب النفس (سانس کا کھڑا ہونا) رکھا گیا ہے۔ مگر جب مریض چت یا پہلو پر یا اونڈھایا کسی اور حالت میں ہوتا ہے، تو سینہ کے عضلات اور اس کی جھلیاں پھیپھڑے پر پڑ جاتی ہیں، بلکہ پھیپھڑے کے اجزاء بھی ایک دوسرے پر پڑ کر دب جاتے ہیں، انھیں استوں کی تنگی بڑھ جاتی ہے، بلکہ یہ بند ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ ہوا کے راستے ایسی حالت میں فی الحقیقت اکثر بند ہی ہوتے ہیں، صرف برائے نام کھلے ہوتے ہیں۔ اس لئے سانس گھٹتا ہے، اور مریض سیدھا بیٹھنے پر مجبور ہوتا ہے، تاکہ سینہ اور گردن سیدھے ہو جائیں، اور تنفس آسانی سے جاری ہو؛ اسی وجہ سے اسکو نفس مستقیم (سیدھا سانس) بھی کہتے ہیں +

**سبب (۱)** { اسکا سبب گاہے غلیظ لمبم ہوتا ہے، جسکو پھیپھڑے سینہ اور اندرونی اعضاء سے پورے اور اسنچ کے مانند ہونے کے باعث جذب کر لیتے ہیں، یا یہ لمبم سرے پھیپھڑوں کی طرف نزلہ کے طور پر گر کر قصبہ ریه کی شاخوں کو بھرتا ہے { قصبہ ریه کی شاخیں ہوا کے مقامات ہیں، جو الجبار میں عروق خشنہ (کھردری رگیں) کے نام سے مشہور ہیں، بعض لوگ خاص اسی قسم کو انتصاب النفس کہتے ہیں، اور زہو اور بہز اس صورت کو کہتے ہیں، جس میں قصبہ ریه کی شاخیں ہوا سے پُر نہ ہوں، بلکہ پھیپھڑوں کی شریانیں پُر ہوں؛ اور بعض لوگ عروق خشنہ کا استلاء کو زہو اور شراین کے استلاء کو بہز کہتے ہیں +

**علامات** { سینہ میں نرخر کی سی آواز معلوم ہوتی ہے { کیونکہ ہوا کی آمد و شد میں ان غلیظ اخلاط سے رگڑ پیدا ہوتی ہے { کھانسی کے ساتھ لمبم آتا ہے { کیونکہ پھیپھڑے اذیت پاتے ہیں، اس لئے قوت دافعہ ان اخلاط کو سانس کی ہوا کی اداو سے منہ کی راہ نکالتی ہے { سانس میں

تنگی ہوتی ہے، مریض زبان باہر نکالتا ہے، علی الخصوص حرکت کے وقت یہ شکایت زیادہ ہوتی ہے۔ کیونکہ حرکت کے وقت گرمی کی شدت کی وجہ سے سرد ہوا کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے، اس لئے انسان تنفس کے راستے کو کشادہ کرنے کے لئے زبان باہر نکالتا ہے۔ اسی وجہ سے اسکا نام لوگوں نے لہٹیشن رکھا ہے (لہٹ: زبان کا نکالنا)۔ اگر اس کے ساتھ کھانسی نہ ہو، اور کھانسی میں گاڑھا بلغم نہ نکلتا ہو تو مریض کا انجام یا یہ ہو گا کہ وہ سینہ میں گھٹ کر مر جائیگا، کیونکہ انسان جب تک جاگتا رہتا ہے، اس کے اختیار میں یہ بات ہوتی ہے کہ وہ تنفس کو آگے پیچھے، بڑا اور چھوٹا کر سکے، چنانچہ وہ بیداری میں حتی الامکان جلد جلد پے درپے بڑے تنفس لیتا ہے، اور سینہ کو پورے طور پر پھیلانے کی کوشش کرتا ہے۔ برخلاف اس کے نیند میں اختیاری قوت معطل اور بیکار ہوتی ہے، اسلئے وہ گھٹ جاتا ہے، اور پھیپھڑوں کے بھرنے سے مر جاتا ہے۔ (یاد اس کا انجام استفار محی ہو گا) کیونکہ پھیپھڑے اس صورت میں خون کی رطوبت سے غذا نہیں لیتے ہیں، اس لئے وہ خون میں باقی رہتی ہے، جسے اعضاء اپنی غذا میں صرف کرتے ہیں، جس سے انکا مزاج تر اور یہ ڈھیلے ہو جاتے ہیں، اور اسلئے کہ سانس کی تنگی میں اور قلب تک سرد ہوا کے کم پہنچنے کے وقت حرارت غریزہ کسی قدر گھٹ جاتی ہے، جس سے قلب اور قلب سے دوسرے اعضاء سرد ہو جاتے ہیں +

**علاج** رقیق اور تحلیل کرنے والی چیزوں سے بلغم کو رقیق کریں، مثلاً شربت زونا، سکنجبین فصلی، گرم قسم کے لعوق، آجڑیا، وہ گرمی نہ پہنچاتے ہوں، مثلاً انجیر، سیبے، بادیان، ایرسا، دودھے خشک کا جو شانہ، شہد، زعفران اور بھنی ہوئی جنگلی پیاز کے ساتھ استعمال کریں۔ کیونکہ سرد ہوا یا مادہ کو غلیظ و کثیف بناتی ہیں، جس سے وہ آسانی نہ تحلیل ہوتا ہے، اور نہ پگھلتا ہے، اور زیادہ گرم دوائیں مواد کے رقیق و لطیف اجزاء کو فنا کر کے خشک اور غلیظ بنا دیتی ہیں، جس سے انکا خارج ہونا دشوار ہوتا ہے۔ (پھر مادہ کے رقیق ہونے اور نفع پانے کے بعد مولی کے کارڈے اور شہد کے ذریعہ تے کرائیں، اور ایاراج فقیرا اور حب غاریقون کا سہل دیں، تاکہ بدن مواد سے صاف ہو جائے) +

**سبب (۲)** (۲) کا ہے اسکا سبب یہ ہوتا ہے کہ سینہ اور پھیپھڑے قلب کے بخارات سے پڑ ہو جاتے ہیں اور ان میں بخارات بند ہو جاتے ہیں، جن کی کثرت سے پھیپھڑوں کے بھرنے کے وقت ہوا کے راستے تنگ ہو جاتے ہیں، کیونکہ ہوا کے مقامات وہی عروق خشک ہیں۔ جب ان میں کوئی چیز بند ہو جاتی ہے تو تنفس تنگ ہو جاتا ہے۔ لیکن جس وقت سینہ ان بخارات سے پڑ ہوتا ہے تو چونکہ پھیپھڑوں کی جگہ تنگ ہو جاتی ہے، اس لئے جذب ہوا کے لئے وہ پورے طور پر پھیلنے سے عاجز ہوتے ہیں +

**علامات** {سانس بڑا وجود پے درپے آنے کے بڑا ہوتا ہے} کیونکہ حرارت اور سوزش کا غلبہ

ہوتا ہے، سرد ہوا کے کھینچنے اور بخارات دغانیہ کے خارج کرنے کی حاجت زیادہ ہوتی ہے اور نفس عظیم یعنی بڑا سانس وہ ہے جس میں سارا سینہ معمول سے زیادہ ہوا کھینچنے کے لئے حرکت کرتا ہے، اور ایسا اسی وقت ہوتا ہے جبکہ ضرورت زیادہ اور قوت قوی ہو۔ تو جقدر ہوا کم اور دیر میں پہنچتی ہے اسکا تدارک سانس کے بڑے ہونے سے ہو جاتا ہے۔ جالیئوس نے تشبیہ کبیر میں لکھا ہے کہ حیوان جب تک تندرست ہوتا ہے، تو فقط اس کے سینہ کا نچلا حصہ حرکت کرتا ہے، لیکن جب وہ سخت ریاضت کرتا ہے، یا اسے بخار ہو جاتا ہے، تو پسلیوں کے درمیان کے عضلات حرکت کرتے ہیں، اور جب ہوا کی ضرورت اس سے بھی بڑھ جاتی ہے، تو سینے کا بالائی حصہ بھی حرکت کرتا ہے۔ {نبض بڑی اور پیاس شدید ہوتی ہے} کیونکہ قلب اور پھیپھڑوں کی حرارت بڑھ جاتی ہے۔ یہ پیاس سرد پانی سے نہیں بجھتی ہے، جس طرح سعدہ کی گرمی کی پیاس اس سے بجھ جاتی ہے۔

علاج {بالیٹن کی فصد کھولیں} حرارت قلب کی تسکین کے لئے لعاب اسپنول شربت نیلوفر اور شربت بنفشہ استعمال کرائیں، اور آب جلا میں۔

سبب (۴۱) {گا ہے اس مرض کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ سینہ کے عضلات ڈھیلے ہو کر پھیلنے سے عاجز ہو جاتے ہیں، اور حرارت غریزہ جو تمام قوی محرکہ کی جڑ ہے، ضعیف ہو جاتی ہے}۔

علامات {نفس بکلاہ یعنی رونے کا سانس چلتا ہے} یعنی درمیان میں یہ سانس ٹوٹ جاتا ہے، جس سے ہوا کا داخل و خارج ہونا دو مرتبہ ہوتا ہے، جس طرح بچوں کے روتے وقت ہوتا ہے۔ اسکو نفس مضاعف (دوہرا سانس) بھی کہتے ہیں۔ اس مقام میں ایسے سانس کا سبب یہ ہے کہ قوت کمزور ہو جاتی ہے، اور بقدر ضرورت سینہ کے پھیلانے اور سکڑنے سے عاجز ہو جاتی ہے، اسلئے وہ درمیان میں (گہرا) آرام لینے والے کی طرح ٹرک جاتی ہے، پھر قوت مزید ہوتی ہے۔ اور سینہ کے انقباض و انقباض اسکرٹنے اور پھیلنے کو فوراً کرتی ہے {انتصاب نفس یعنی سانس کھڑا ہوتا ہے} (یعنی کھڑے ہوئے بغیر سانس لیا نہیں جاتا ہے) کیونکہ کھڑے ہونے سے عضلات نیچے جا کر سینے اور پشت سے ہٹ جاتے ہیں، اسلئے وہ پھیپھڑوں پر پڑ کر دباؤ نہیں ڈالتے ہیں، اور مریضوں کو تجربہ کے بعد اسکا علم ہو جاتا ہے، اسلئے تنفس کے وقت وہ سید سے کھڑے ہوتے ہیں تاکہ تنفس جاری ہو سکے {نبض نرم ہوتی ہے} کیونکہ کثرت رطوبت سے شریان ڈھیلی ہو جاتی ہے۔

علاج {خانج کا علاج کریں} میتھی کا برشاندہ شہد کے ساتھ پلائیں، {روغن سوسن،

روح نرس، روحن بانچ کی مالش کریں، کلونچی کے آنے، شہد اور سوسے کے تیل کا خادو لگائیں} +

**سبب (۴)** { گاہے اس مرض کا سبب یہ ہوتا ہے کہ پھیپھڑے خشک ہو کر سکڑ جاتے ہیں } جیسا کہ دق کے آخری درجہ میں ہوتا ہے، اسلئے وہ تنفس کے وقت پھیل نہیں سکتے ہیں +

علامات { پیاس ہوتی ہے } کیونکہ سرد و تر چیز کی خواہش بہت زیادہ ہوتی ہے، اسلئے کہ ایسی سخت خشکی اکثر حرارت کے بغیر نہیں ہوتی ہے، جو رطوبتوں کو فنا کر دیتی ہے۔

{ آواز باریک ہوتی ہے } کیونکہ آواز کا بھاری ہونا یا تیز ہونا، ہواس کے راستے کی فراخی و تنگی پر موقوف ہے: جب یہ وسیع ہوتا ہے تو آواز بھاری اور بڑی ہوتی ہے، اور جب تنگ ہوتا ہے تو آواز تیز اور باریک ہوتی ہے، جیسا کہ یراع (ربانسری) میں دیکھا جاتا ہے جو تبم

اور تنہیز کہلاتی ہے (غرض سوراخ کی تنگی اور فراخی سے آواز باریک یا موٹی نکلتی ہے) اور جب پھیپھڑے سمٹ کر شکر جاتے ہیں، تو راستہ لازمی طور پر تنگ ہو جاتا ہے { کسی قسم کا بغم خارج نہیں ہوتا ہے، پھیپھڑوں کے ترک کرنے والی چیزوں کے کھانے کے بعد دم میں کمی ہوتی ہے } +

**علاج** { پھیپھڑوں میں تری پہنچانے کے لئے آب جز، تازہ دودھ، بکری کا دودھ، لڑکی والی عورتوں کا دودھ اور دوسرے مرطب لعاب، عصائے (بوٹیوں کے نچوڑ) اور لعوق استعمال کریں، مرطب قسم کے طلاء اور مرہم سینہ پر لگائیں } +

**سبب (۵)** { گاہے اس مرض کا سبب یہ ہوتا ہے کہ پھیپھڑوں کے درم سے اسکے راستے دب جاتے ہیں، کہ وہ کھلتے نہیں، یا ان کے آس پاس کے اعضاء میں درم پیدا ہو جاتا ہے } مثلاً حجاب حاجز، جگر، طحال، (معدہ وغیرہ)، جس سے پھیپھڑے دب جاتے ہیں، اسکے اجزاء ایک دوسرے پر پڑ جاتے اور ہوا کے راستے تنگ ہو جاتے ہیں +

**علاج** { ان درموں کا علاج کریں کہ جیسا کہ انشاء اللہ آئے گا +

اضافہ: بعض دفعہ خاص چیزوں کی بر سے خاص آدمیوں کو یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے، مثلاً تنباک، گھاس، اشنڈھی ہوا، اگر دو بخار اور دوسرے بخارات سے + امراض قلب، امراض گردہ، مناد معدہ، نخ، قبض، شکم، مناد ہضم، بواسیر، لانت، نزلہ اور کھانسی، از کام مزمن، حل کی گرانی، بعض انتعلات نفسانی مثلاً غم و غصہ وغیرہ، عظم لڑتین، امراض خلق، سینہ کے درمیانی حصے کی رسولیاں، اختناق الرحم، چپک، کسرو، کالی کھانسی، امراض رحم امد اور سما وغیرہ، یہ سب چیزیں اس مرض کے اسباب میں شامل گئی ہیں + یہ مرض ہر ملک اور ہر عمر میں ہو سکتا ہے، لیکن ادھیڑ عمر کے مردوں میں زیادہ دیکھا جاتا ہے +

**علامات تشخیص:** دم کی باری علی السوم رات کے پچھلے سے شروع ہوتی ہے، دورہ کے وقت مریض کا سینہ جکڑا ہوا معلوم ہوتا ہے، گھبراہٹ ہوتی ہے، سینہ پھلانے کی کوشش کرتا ہے اور خالی تنفس کی حرکت چھوٹی اور جھٹکے دار اور اخراج تنفس کی حرکت دراز ہوتی ہے، سانس میں سائیں سائیں کی آواز آتی ہے، آنکھیں ابھری ہوئی اور چہرہ متفکر اور پریشان ہوتا ہے، بدن کی حرارت گھٹ کر بعض اوقات ۸۲ یا ۸۰ درجہ تک آجاتی ہے، تنفس کی تکلیف سے بدن کی جلد نم یا پسینہ سے تر ہوتی ہے۔ اس مرض کا دورہ دو تین گھنٹے سے ۳۶ گھنٹہ تک رہتا ہے، دورہ کے بعد پیلوں کے درمیان کے عضلات چند روز تک دسکنے رہتے ہیں۔ وقفہ مرض کے ایام میں

مریض تندرست نظر آتا ہے + جو لوگ عرصہ سے اس مرض میں مبتلا ہوتے ہیں، وہ کمزور و لاغر ہوجاتے، دونوں شانے گول سامنے اور اوپر کو جھکے ہوئے، چہرہ فکر مند اور گال پچھلے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس کے دورے کبھی قاعدہ کے ساتھ آتے ہیں، اور کبھی بے قاعدہ۔ بعض مرتبہ دورہ ایک سال کے بعد ہوتا ہے، اور بعض مرتبہ ہر ماہ اور بعض مرتبہ روزانہ ایک خاص وقت پر (مترجم)

**معمولات طب** اگر بلغم کا اخراج آسانی نہ ہوتا ہو، جو عموماً دم میں پایا جاتا ہے، تو یہ نسخہ استعمال کرائیں:

منقحہ: گاؤزبان، گل گاؤزبان، مناب، ابریشم خام مقروض، سبزی گندم، پانی میں جوش و جگر چھان  
یہ اس عمل فاصلہ ملا کر دونوں وقت پلائیں۔ اور دن رات میں یہ چٹنی چند بار چائیں،  
منقحہ: مغز بادام شیریں، مغز تخم کدو شیریں، مغز تخم تربوز، صغ عربی، انیسون، نبات سفید، حسب دستور چٹنی تیار کریں۔

اگر قبض ہو تو ردغن بادام گرم دودھ میں ملا کر شب کے وقت پلائیں +  
اگر اس سے آرام نہ ہو تو مذکورہ بالا پینے کے نسخہ میں اصل اسرس مقشور، زعفران خشک کا اضافہ کر دیا  
دیا صبح کے وقت مذکورہ بالا نسخہ استعمال کرائیں، اور شام کے وقت یہ نسخہ پلائیں:

منقحہ: لعوق حب الصنوبر اصل کھلائیں، ادھر سے بزرگتان، نبات سفید، پانی میں جوش و جگر چھان  
صبح کے نسخہ کے ساتھ لعوق میندل بھی دے سکتے ہیں +

اگر یہ مرض اختناق الرحم کی وجہ سے ہے تو اس مرض کے علاج کے ساتھ ضیق النفس کا لحاظ رکھیں!  
اور اگر نزہ زکام کی زیادتی کی وجہ سے ہو یا خشکی کی وجہ سے ہو تو منقحہ لعوق یزنی آب تربوز دالا،  
یا لعوق پستان یا لعوق میندل پہلے کھلائیں، ادھر سے بہدان، مناب، سستاں تخم خطمی، حق  
گاؤزبان میں جوش و جگر چھان لیں، اور عمل فاصلہ، یا شربت منقحہ ملا کر دونوں وقت پلائیں۔ یا  
ایک وقت مذکورہ بالا نسخہ پلائیں اور شام کے وقت سفوف دم ہلدی دالا پانی کے ساتھ  
استعمال کرائیں +





میں ایسے موزی مراد نکلنے کے قابل ہوں) \*

اسباب (۱) { کھانسی کی وجہ گاہے یہ ہوتی ہے کہ پیپھڑوں کے اندر کوئی اجنبی شے آجاتی ہے، جبکہ ناکانہ ضروری ہوتا ہے، کیونکہ پیپھڑوں میں سوائے ہوائ کے دوسری شے آتی جاتی نہیں ہے، جیسا کہ کھانے پینے کی کوئی شے گاہے پیپھڑوں کے راستے میں چلی جاتی ہے، اسلئے پیپھڑے اور پیپھڑوں سے اتصال رکھنے والے اعضاء ہوائ کی انداز سے سکرٹے اور پھیلتے ہیں، سکرٹنے سے اذیت دینے لگتی ہے، اور پھیلنے سے راحت حاصل ہوتی ہے، اور زور سے سکرٹنے کی آمادگی آجاتی ہے۔ لہذا اجنبی شے گاہے خون ہوتا ہے، جس کا علاج وغیرہ نفث الدم میں آئیگا۔ اور گاہے ریم ہوتی ہے، جو متصل اعضاء سے

پیپھڑوں کی طرف چلی جاتی ہے، یا اسی میں پیدا ہوتی ہے۔ یہ پیپ گاہے درم ذات الجنب (درم پہلو) سے آتی ہے، جبکہ درم پک کر پھوٹ جاتا ہے، اور گاہے سینہ کے زخموں سے آتی ہے، اور گاہے پیپھڑوں کے اُس زخم سے پیدا ہوتی ہے، جسکو سل کہتے ہیں؛ اور گاہے کھانسی کی وجہ پیپھڑوں کا درم ہوتا ہے، جس کی اذیت کو طبیعت کھانسی کے ذریعہ دینے لگتا ہے۔ لیکن یہ اذیت اُس وقت تک دینے نہیں ہوتی، جب تک کہ درم تحلیل نہ ہو جائے، یا پک کر پھوٹ نہ جائے، اور پیپ سے صاف نہ ہو جائے { یہ درم ذات السرد کے نام سے مشہور ہے۔ اور گاہے درم جگر سے کھانسی آتی ہے، کیونکہ اس کے جگر کی بندشوں میں بوجھ پیدا ہوتا ہے، جس سے پیپھڑے بھی کچھ جلتے ہیں، کیونکہ اندرونی اعضا کی جلیاں دھبھی ذرائع سے ایک دوسرے سے اتصال رکھتی ہیں، جس سے پیپھڑے تکلیف پاتے ہیں، اور کشش دیکھاوٹ کی وجہ سے ہوائ کے راستے بند ہو جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں اگر درم جگر کے مدب حصہ میں ہو تو حجاب عاجز پر دباؤ بھی پڑتا ہے، اور وہ پورے طور پر پھیل نہیں سکتا، اس لئے طبیعت اپنی عادت کے موافق اس تکلیف کو کھانسی کے ساتھ دور کرنا چاہتی ہے۔ { ان امراض کا علاج، جن میں کھانسی بطور عرض کے پیدا ہوتی ہے، الگ الگ آتا ہے؟ \*

سبب (۲) { گاہے کھانسی کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ غلیظ اور لیسدار غلط پیپھڑے میں بند ہو جاتی ہے؟ \*

علامات { یہ کھانسی زکام کے بعد پیدا ہوتی ہے، جبکہ زکام کا مادہ رقیق ہو کر تنفس طلق کی راہ پیپھڑوں پر گر کر گاڑھا ہو جاتا ہے۔ { بلغم شکل سے خارج ہوتا ہے، کیونکہ وہ لیسدا ہونے کی وجہ سے پیپھڑوں میں جمٹ جاتا ہے، جو نہایت مشقت اور شدید کھانسی کے بغیر نہیں نکلتا ہے، اور جو نکلتا ہے وہ گاڑھا اور لیسدار ہوتا ہے۔ \*

**علاج** { بلغم کو رقیق کرنے اور پکانے کے لئے زودفا، انجیر، میٹھی، لمٹھی، ایرسا جوش دیکر اور شہد ملا کر پلائیں، تاکہ بلغم کھانسی کے ساتھ خارج ہو۔ اور گاہے ایسا ہوتا ہے کہ یہ لیسدا بلغم برابر سر سے پھیپھڑوں پر گر ا کرتا ہے، اور اس کی ساری حالتیں سل والوں کی سی ہوتی ہیں؟ \*

**سبب (۳)** { گاہے کھانسی کا سبب یہ ہوتا ہے کہ رقیق، اور تیز نزلہ سر سے برابر پھیپھڑوں پر گر ا کرتا ہے؟ اور اس کی تیزی اور جلن قصیدہ ریزہ میں لگتی ہے۔ اس کا سبب یہ ہوتا ہے کہ دماغ گرم اور اپنی غذا کو مضم کرنے سے عاجز ہوتا ہے، اسلئے دماغ اس سے بھر جاتا ہے جو پھیپھڑوں پر گر ا کرتا ہے، جس میں دماغ کی گرمی سے تیزی اور جلن پیدا کر نیوالی کیفیت بھی آجاتی ہے +

نزلہ کا مادہ دماغ سے نہیں گر ا تا ہے، بلکہ جب اس مقام کی لمبی جھلی میں درم پیدا ہو جاتا ہے، تو اس سے بلغم کا اخراج بڑھ جاتا ہے۔ یہ قاعدہ کلیہ ہر جگہ عام ہے۔ خواہ کہیں کی جھلی ہو۔ بقراط کے نزدیک نزلہ کی جو حقیقت ہے، اسے نزلہ کے بیان میں درج کیا گیا ہے +

**علامات** { بلا بلغم کے خشک کھانسی آتی ہے؟ (یہ حالت ابتداء مرض کی ہے) کیونکہ پھیپھڑے کی ہوا جو بلغم کو اپنی جگہ سے ہٹا کر کھانسی کے ساتھ خارج کیا کرتی ہے، وہ اس رقیق بلغم کو لئے کر خارج نہیں کر سکتی ہے، بلکہ یہ بلغم رقیق ہونے کی وجہ سے پھٹ کر ہوا سے ہٹ جاتا ہے، اور ہوا بغیر اس کے کہ اسے اپنی جگہ سے ہٹا کر اپنے ساتھ لائے، اس سے الگ ہو جاتی ہے، اور رطوبت بلغمیہ لوٹ کر اپنی جگہ آجاتی ہے۔ یہ بھی ظاہر ہے کہ کھانسی کے ساتھ خارج ہونے کے لئے مواد صرف اسقدر گارٹھے ہونے چاہئیں کہ ہوا انھیں ڈھکیل کر خارج کر سکے، اسلئے انکو نہ مٹی کی طرح سخت ہونا چاہئے، اور نہ پانی کی طرح رقیق، کہ جب انکو ہوا ڈھکیلنا چاہے تو اسکے اجزاء پھٹ پھٹ کر علیحدہ ہو جائیں۔ اس حالت میں کھانسی کی شدت کی یہی وجہ ہے { علی الخصوص شب کے وقت کھانسی زیادہ آتی ہے؟ کیونکہ رات کی سردی سے مسالت اور راستے زیادہ کثیف اور بند ہو جاتے ہیں، جن کی راہ رطوبتیں تحلیل ہو ا کرتی ہیں، اسلئے یہ رطوبتیں دماغ میں جمع ہو کر پھیپھڑوں پر گرتی ہیں { علی ذانیہ کے بعد کھانسی کی شدت ہوتی ہے؟ کیونکہ نیند میں حرارت غریزہ اندر چلی جاتی ہے، اور رطوبتوں کے رقیق کرنے، انکے پھٹنے اور دفع کرنے میں مصروف ہو جاتی ہے، اسلئے نزلہ بڑھ جاتا ہے؛ اور اس لئے کہ بیمار جب تک بیٹھا ہوا اور جاگتا رہتا ہے، وہ رطوبت کو تنہا کا کرتا ہے، اور پھیپھڑوں کی طرف گرنے نہیں دیتا ہے، کیونکہ خلق میں اترتے ہوئے انکی سوزش اور دفعہ خلق میں معلوم ہوتا رہتا ہے { یہ کھانسی بڑی ہے، کچھ عرصہ گزرنے پر اس سے سل پیدا ہو جاتی ہے؟ کیونکہ پھیپھڑے نرم نازک اعضا میں سے ہیں، اور تیز مادہ جب ان پر ایک عرصہ تک گر ا

رہیگا، تو انکو گلانے گا، اور ان میں زخم پیدا کرے گا، خصوصاً جبکہ یہ مادہ کھانسی کے ذریعہ خارج نہ ہو، بلکہ انھیں میں رہ کر سڑ جائے، اور ان میں تیزی اور ملین بڑھتی جائے، اور اسلئے کہ یہ مادہ چونکہ رقیق ہوتا ہے، اس لئے سخت کھانسی کے بغیر خارج ہی نہیں ہوتا ہے، جس سے پھیپھڑے کی رگیں پھٹ جاتی ہیں، اور خون آنے لگتا ہے، اور بالآخر ذہن (قرحہ بلیہ) بگڑتا ہے۔

**علاج { نزولہ روکنے کے لئے شربت خشخاش پلائیں، قابض غرغریے کرائیں } مثلاً پوست خشخاش، اجائن خراسانی، باقلا، جو چمکلوں کے ساتھ کوٹا گیا ہو، برگ مورد، تخم کاہو، گل سرخ، پانی میں جو شکر { سرمٹہ دائیں، اور کھردرے ردالوں سے خوب رگڑیں } کہ وہ سرخ ہو جائے، کیونکہ درد اور حرارت پیدا ہو جانے کی وجہ سے مادہ اندر سے باہر آ جاتا ہے، اسلئے پھیپھڑے پر گرنے والے نزولہ کا رخ ادھر ہو جاتا ہے، اور یہاں سے تحلیل بھی ہو جاتا ہے، کیونکہ سر کے مسات کشادہ ہو جاتے ہیں، اور حرارت کی زیادتی سے مواد بھی رقیق ہو جاتے ہیں۔ اگر یہ تدبیر ناکافی ثابت ہو تو انجیر کے جو شانہ میں رانی ملا کر سر پر طلا کر کے چھوڑ دیں، تاکہ آبلے پیدا ہوں، اور وہ ٹوٹیں، اور انھیں ایک عرصہ تک اچھانہ ہونے دیں۔ منہ میں ایسی گریاں رکھیں، جو مادہ کو لیسدار اور فلیظ کرتی ہوں، تاکہ مواد پھیپھڑوں کی طرف گرنے سے رک جائیں، مثلاً نشاستہ، کیتیرا، مغز بادام چھلے ہوئے، باقلا چھلا ہوا، تخم خشخاش، پوست خشخاش، گوند بول، گل ارینی، لعاب اسپنول میں گریاں بنائیں۔**

**سبب (۴۴) { گاہے کھانسی خاص پھیپھڑوں کی رطوبت سے پیدا ہوتی ہے، اور یہ ہڈیوں اور تر مزاج دالوں (اور گاہے پکوں) میں ہوتی ہے، کیونکہ انکے داغ سردی و تری کے باعث، اور اسوج سے کہ یہ اپنی غذا ہضم کرنے اور اپنے فضلات کے تحلیل کرنے سے عاجز ہوتے ہیں، ہیشہ فضلات سے پڑ رہتے ہیں، جو پھیپھڑوں پر گرتے ہیں، کیونکہ پھیپھڑے بذات خاص ایسے زیادہ تر نہیں ہیں، ان میں تری دائمی نزلات سے آیا کرتی ہے، یا اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ انکے اندرونی اعضاء اور انکے سینے رطوبات سے بھرے ہوتے ہیں، جنہیں پھیپھڑے اسفنج کی طرح چوس لیتے ہیں، کیونکہ پھیپھڑے اسفنج کی طرح پوے ہیں، اسی وجہ سے قدام کہا کرتے ہیں کہ پھیپھڑے اس آدن کی طرح ہیں، جو رطوبت کے قریب رکھا ہوا ہو، اور رطوبت کو اپنی طرف جذب کر رہا ہو۔**

اس قسم کی کھانسی کو آجل عروق خشنہ کا من من ورم یا نزولہ من خال کیا جاتا ہے، جو کو داغ سے کوئی تعلق نہیں دیا جاتا۔ اس قسم کی کھانسی موسم سہاویں

معنا ہوا کرتی ہے۔ مترجم)

**علامات** {بلغم بکثرت خارج ہوتا ہے} کیونکہ مادہ مقدار میں زیادہ، اور اس کا مقام نزدیک ہے، {اور وہ طلق میں چسپاں ہوتا ہے} کیونکہ یہ بلغم غلیظ اور لیسدار (سفید زردی مائل یا پیسپ کے مانند) ہوتا ہے، اور حرارت اس کو نفج دینے، رقیق کرنے، اور چھانٹنے سے عاجز ہوتی ہے {خرخراہٹ زیادہ ہوتی ہے} کیونکہ ہوا، بلغم سے رگڑا کھاتی ہے {خصوصاً نیند میں اور نیند کے بعد یہ شکایت زیادہ ہوتی ہے} کیونکہ نیند میں یہ رطوبتیں زیادہ غلیظ اور ان کی مقدار بڑھ جاتی ہے، کیونکہ بیداری کی حرارت تو ہوتی نہیں، جو رقیق کر کے انہیں تحلیل کیا کرتی ہے، اور اسلئے کونینہ کی حالت میں یہ رطوبت بالکل فنا نہیں ہوتی ہے +

**علاج** {بلغم کو نفج دینے کے بعد بدن سے خارج کریں} یا دیان، تخم کمرس، لمشی، زوفای خشک، پرسیادشاں، جو شہد کیر ملائیں (تا کہ وہ نفج پا جائے) {پھر تخم مولیٰ، لمشی اور شہد سے تے کرائیں، اور ایارچ روش کا مہل دیں} {تا کہ بلغم کا اخراج ہو جائے} {گرم اور رطوبت کو چوسنے والے لعوق منہ میں رکھیں} مثلاً رب السوس، زوفائی خشک، ایرسا، مغز بادام تلخ، قدرے ہینگ، تخم ارنگن، کرٹ کر شہد میں ملائیں {اور خشک قذائیں کھلائیں} مثلاً بھنے ہوئے مرثت اور کباب +

**سبب (۵)** {گاہے کھانسی کا سبب یہ ہوتا ہے کہ پھیپھڑوں کا مزاج گرم ہو جاتا ہے، اور اس میں صفراوی خون بھر جاتا ہے} جو پھیپھڑوں میں قندہ اور تاد اور طبلن پیدا کرتا ہے، اور طبیعت اسے کھانسی کے ذریعہ دفع کرنا چاہتی ہے +

**علامات** {سانس بڑا ہوتا ہے} کیونکہ سرد ہوا کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے {اور سانس گرم ہوتا ہے} کیونکہ گرم بخارات وغانیہ اس میں بکثرت ہوتے ہیں {پیس خصوصاً ریاضت کے وقت زیادہ ہوتی ہے، سرد ہوا سے لذت حاصل ہوتی ہے} اور بمقابلہ سرد پانی کے سرد ہوا سے پیاس زیادہ بجھتی ہے {چہرہ سرخ ہوتا ہے} کیونکہ اس کی طرف وہ گرم بخارات زیادہ چڑھتے ہیں، جنہیں چہرہ قبول کر لیتا ہے کیونکہ چہرہ کی ساخت نرم اور ڈھیلی واقع ہوتی ہے، اور یہ پھیپھڑوں کے محاذات و مقابلہ میں بھی ہے۔ کھانسی میں {کچھ خارج نہیں ہوتا ہے} کیونکہ مادہ رقیق ہوتا ہے {اور گاہے زرد و صفراوی مادہ خارج ہوتا ہے} جبکہ کھانسی زیادہ ہوتی ہے، اور مادہ بھی زیادہ رقیق نہیں ہوتا ہے +

**علاج** {بالیستی کی فصد کھولیں، سرد چیزوں سے گرمی زائل کریں} آب جو برابر ملائیں، کیونکہ اس میں مادہ کے خارج کرنے، سردی پہنچانے، اور غذا بخٹنے کی طاقت بھی ہے {عاب اس پنول، خمیرہ بنفشہ اور سرد لعوق استعمال کرائیں} جو کھڑکی کے تخم، مغز بادام شیریں، مقشرا بنفشہ، کثیرا، عتاب اسپتال، تخم خطمی، اور مصری سے بنایا گیا ہو {سرد و طلاء

سینہ پر لگائیں { مثلاً صندل، کافور، پوست کدو، آب کشنیزبنا، آب کاہر سبز، گلاب و غیرہ } سبز قیروطی کی اش کریں، یعنی وہ قیروطی جس میں سرد بوٹیوں کا پانی ملا گیا، مثلاً کاہر کاپانی، دھننے کاپانی وغیرہ +

**سبب (۶)** { گاہے کھانسی کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ پھیپھڑوں کا مزاج سرد ہو جاتا ہے، جو انہیں کثیف بنا دیتا ہے اور طبیعت اس اذیت کو کھانسی کے ذریعہ دفع کرنا چاہتی ہے +

**علامات** { مریض کا رنگ سیدھا سا ہوتا ہے { یعنی سفیدی کے ساتھ کسی قدر سبزی ملی ہوئی ہوتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ خون اس حالت میں غلیظ اور منجمد ہوتا ہے، اور اس کی پیدائش کم ہوتی ہے؛ کیونکہ پھیپھڑوں کی سردی سے قلب اور قلب کی سردی سے جگر سرد ہو جاتا ہے، اس لئے خون کی غلظت سے سیاہی پیدا ہوتی ہے، کیونکہ اس کی چمک جاتی رہتی ہے، اور قہقہہ کی کمی سے سفیدی پیدا ہوتی ہے، جو کسی قدر زردی کے ساتھ ملی ہوئی ہے، جیسا کہ مرض سے اٹھنے ہوئے لوگوں میں ہوتا ہے؛ اور سیاہی جب زردی سے مل جاتی ہے، تو سبزی پیدا ہو جاتی ہے { پیاس کم اور گرم ہوا اور حمام سے لذت ملتی ہے +

**علاج** { اگر سردی کا سبب خارجی ہو { مثلاً برد کا نزدیک ہونا اور سرد پانی کا پینا { تو سانس روکیں { کیونکہ گرم ہوا، جو سانس سے خارج ہوا کرتی ہے، پھیپھڑوں کے تمام راستوں میں گھومے گی، جس سے پھیپھڑے فوراً گرم ہو جائیں گے، اور انکے مزاج کی خرابی جاتی رہیگی { اور اگر سردی کا سبب اندرونی ہو تو گلقد جوشہد اور پیاز دشتی کے ساتھ بنایا گیا ہوا، اخیر، منقہ، اور لمٹھی معجون منقہ کے ہمراہ کھلائیں { — نسخۃ معجون قحی: منقہ گھلیلوں سے صاف کی ہوئی ۵ درہم (درہم ۳ ماشہ)، زعفران، بالچہرائج، دارچینی، دارنیشہان (کاتھیل)، ہر ایک ۳ ماشہ، چرانتہ، غنجدخر، عاک البطم (جنہ الخضراء کا گوند)، نیلا گول، ہر ایک ۱۰ ماشہ، مرکب ۱۱ ماشہ، شہد کھٹ گرفتہ ۱۶ درہم (۳۴ تولہ ۸ ماشہ) کرٹنے کی دوائیں کوئی جائیں، اور بھگونے کی دوائیں بھگونے جائیں، اور سب کو شہد میں ملا کر معجون بنائیں +

{ گرم قسم کے عوق چٹائیں { جکا ذکر ہو چکا ہے { گرم روغنوں سے سینہ کی مالش کریں { مثلاً روغن شبو، روغن سوسن +

**سبب (۷)** { گاہے کھانسی کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ پھیپھڑوں کا مزاج گرم و خشک ہو جاتا ہے جو انہیں خشک کر دیتا ہے +

**علامات** { حرکت، بھوک، اور پیاس کے وقت کھانسی بڑھ جاتی ہے { کیونکہ یہ چیزیں رگوں کو خشک کر دیتی ہیں { اور حمام مرطب کرنے اور مرطبات یعنی تر چیزوں کے

پینے کے بعد مثلاً دریاؤں کے ٹیکڑوں کے ساتھ بار الشعبہ پینے سے { کھانسی میں سکون ہوتا ہے، سانس تنگ ہوتا ہے } کیونکہ خشکی سے پھیپھڑے سکڑ کر اکٹھے ہو جاتے ہیں، اسلئے وہ تنفس کے وقت پورے طور پر پھیل نہیں سکتے ہیں لہذا کھانسی کے ساتھ کچھ نہیں نکلتا ہے، اور بدن لاغر ہوتا ہے } کیونکہ خشکی پھیپھڑوں سے قلب تک اور قلب سے تمام اعضا تک سرایت کر جاتی ہے، اور یہ لاغری دق کے بخار کی لاغری سے حرارت نہ ہونے کے باعث اختلاف رکھتی ہے۔ ہاں اگر مرض ایک عرصہ تک قائم ہے، اور سرد ہوا کے کم پہنچنے سے اور خشکی کے غلبہ سے جو حرارت کے بھڑکنے کی امداد کرتی ہے، قلب کی حرارت بڑھ جائے، تو اس کے ساتھ حرارت بھی ہو سکتی ہے { نبض تیز اور پے در پے چلتی ہے } کیونکہ سرد ہوا کی حاجت زیادہ ہوتی ہے، اور خشکی کی وجہ سے شریان زیادہ پھیل نہیں سکتی ہے، جس سے وہ بڑی ہو، اس لئے اس کا تدارک سرعت اور تواتر پے در پے چلنے سے کیا جاتا ہے۔

**علاج { آب جو، لعاب اسپنجل، آب خیار، اور جلاب (شربت گل) پلائیں، سرد تر گولیاں منہ میں رکھیں }** جو رب السوس، تخم کدو، تخم خیار، ناشاستہ، اکیترا، بنفشہ، لعاب ہدانا اور سفیدی بیضہ مرغ سے بنائی گئی ہوں { اگر بخار نہ ہو تو دودھ پلائیں } کیونکہ دودھ اپنی اہمیت اور پانی کی کثرت کی وجہ سے جلد متغیر ہو جاتا ہے، چنانچہ جب اس میں عارضی حرارت اثر کرتی ہے، تو متغیر ہو کر بخار کا سبب بن جاتا ہے { ترقیم کے ضما د سینہ پر لگائیں } مثلاً قیروطی جو روغن بنفشہ، روغن کدو، موم سفید، آب کاہو، آب کشنیز سبز، اور سفیدی بیضہ سے تیار کی گئی ہو۔

**سبب (۸) { گاہے کھانسی کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ گرد و غبار اور دھوئیں سے قصبہ ریه کھردرا ہو جاتا ہے }** کیونکہ ان سے رطوبتیں خشک ہو جاتی ہیں، اور اس کے خاکی اجزاء اس میں بیٹھ جاتے ہیں۔ دھوئیں میں ان باتوں کے علاوہ حدت و تیزی بھی ہوتی ہے { انکے علاوہ زیادہ چھینے سے بھی یہی حالت پیدا ہوتی ہے } کیونکہ پیچھے میں چونکہ سانس روکنا پڑتا ہے، اور آذان کے آلات حرکت کرتے ہیں، اسلئے اس سے گرمی پیدا ہوتی ہے، جو ملق اور قصبہ ریه کی تر کھنے والی رطوبت (رطوبت بلغیہ، مخاطیہ) کو خشک کر دیتی ہے۔

**علاج { لعوق اور حریروں سے اسکو چکنا کریں }** لعوق لعاب ہدانا، لعاب اسپنجل، بنفشہ، اکیترا، مغز تخم کدو، مغز تخم خیار، اور خشک سفید سے بنایا گیا ہو۔ اور حریرے پھلے جو، خشک سفید، شکر اور روغن بادام سے بنائے گئے ہیں { ان کے علاوہ دوسری گولیاں اور روغن استعمال کریں }۔

**درم شعب (۹) سبب (۹) { گاہے کھانسی کی وجہ قصبہ ریه کی شاخوں (عروق خشنہ) }**

کا دوسرا حار ہوتا ہے۔ خواہ یہ درم بڑی شاخوں میں ہو، یا چھوٹی میں؛ اس کو درم شعب شعب اور التهاب شعب کہتے ہیں۔ چونکہ اس مرض کا ذکر تفصیل سے متاخر طور پر مرقف نے نہیں کیا ہے، اس لئے میں اسکا ذکر کرنا یہاں مناسب سمجھتا ہوں۔

السباب: یہ مرض زیادہ تر موسم بہار کی ابتدا یا موسم خزاں میں دیکھا جاتا ہے، بچے اور بوڑھے اس مرض کے لئے بہت زیادہ استعداد رکھتے ہیں، اور وہ اس میں اکثر بستر استراحت ہو کر رہتے ہیں؛ سردی اس مرض کا کثیر الوقوع سبب ہے۔ ذات الریہ، کالی کھانسی (شہقہ)، ریشہ، انفلش، امراض قلب، امراض گردہ، انقرس، وجع مفاصل، آرتھک اور بعض حیات متعینہ مثلاً خسرہ، حمی معویہ، پھیپک، انف، السنفرہ کے دوران میں بھی یہ مرض ہو کر رہے؛ اگر وہ غبارا گرم سرد یا کسی ہوا، لذاع میں سانس لینا، عورتوں میں ایام کا بندہ ہر جانا، وغیرہ اس کے اسباب ہیں۔

علامات: جب تصنیہ ریہ کی بڑی بڑی شاخوں میں درم ہو جاتا ہے، تو ربئی حرارت کسی قدر تیز ہو جاتی ہے، حلق میں دھکن ہوتی ہے، مریض کو سینے کی بڑی (فص) کے بالائی حصے کے پیچھے، اور گردن کے نیچے گرمی، سوزش، اور خراش محسوس ہوتی ہے۔ کھانسی اٹھتی ہے، اور کھانسنے کے وقت سینہ پھری سے جرتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ کھانسنے کھانسنے سینہ کے دونوں طرف کے عضلاتوں میں درد ہونے لگتا ہے، ابتداء مرض میں کھانسی خشک ہوتی ہے؛ لیکن اس کے بعد رقیق اور جھاکا، بلغم نکلنے لگتا ہے، اور آخر میں وہ مکدر اور پیپ کے مانند گاڑھا ہو جاتا ہے۔

جب عروق خشکہ کی باریک شاخوں میں درم جار (وہ شعب شعب شہری) ہوتا ہے، تو اس میں بخار زیادہ شدید ہوتا ہے، درد سوزنے، اور تنگی تنفس کی شکایت ہوتی ہے، سانس کی تعداد بڑھ جاتی ہے، تنفس کے وقت معدہ کا مقام اور پسلیاں دب جاتی ہیں، کھانسی زور سے اٹھتی ہے، بلغم لیسدار ہوتا ہے، جو دشواری سے نکلتا ہے؛ یہ مرض زیادہ تر بچوں کو ہوتا ہے؛ تنفس کی تنگی سے ترقیح کا فعل بوڑھے طور پر انجام نہیں پاتا، اس لئے وہی فاسد خون تمام جسم میں دورہ کرتا ہے، جس سے بعض اوقات قحط بھی ہونے لگتا ہے۔ آخر کا بچہ کمزور ہو کر بیہوش ہو جاتا ہے، اور اگر مناسب علاج نہ کیا جائے، تو موت بھی آتی ہے۔

علاج: نزادہ مار کے اصول کے مطابق علاج کریں، بچوں میں زیادہ احتیاط و قویہ کی ضرورت ہے۔ مکان کی ہوا صاف مگر گرم و تر ہو، اور یہ خیرج بلغم کا استعمال کریں۔ بلغم اگر رقیق خارج ہو رہا ہو تو یہ نسخہ دیں، پیدانہ ۳ ماشہ، عناب ۵ دانہ، سپتان ۹ دانہ، تخم خطمی ۵ ماشہ، تخم خازی ۵ ماشہ۔ سب کو جوش دیکر چھان لیں، اور شربت بنفشہ ۲ تولہ ملا کر پلائیں اگر بلغم زیادہ لیسدار ہو اور دشواری سے نکل رہا ہو تو یہ نسخہ دیں: گاؤ زبان، گل گاؤ زبان، اصل السوس ۲ مقرر ہر ایک ۵ ماشہ، مصری ۲ تولہ، بوش دیکر اور چھان کر پلائیں، قبض ہرگز



نہ رہنے دیں، بلکہ اطریض ملین سے دو ایک اجابت کا ہو جانا بہتر ہے، غذا میں ترشی اور سرخ مرچوں سے پرہیز کرائیں۔ جب پھیپھڑوں کے اندر بلغم کا اجتماع بکثرت ہو تو اینٹوں اور اس کے مرکبات (حب جدوار، شربت خنکاش، لعوق خنکاش) کی اجازت نہیں ہے۔ ایسی حالت میں تے کرانا بہت مفید ہوتا ہے +

اس مرض کے لیے مفید مرکبات یہ ہیں: لعوق خنکاش، شربت اعجاز، حب سعال، دیا قوزا، لعوق شمعون وغیرہ + سرد ہوا اور سرد پانی سے پرہیز کرنا ضروری ہے +

## خون تھوکرنا (نفث دم)

سبب (۱) { خون جو منہ سے نکلتا ہے، یہ گاہے منہ کے اجزاء مثلاً مسوڑھوں سے نکلتا ہے؟ علامت { اس کی علامت یہ ہے کہ (یہ کھانسی کرنے یا کھینکھارنے سے نہیں نکلتا ہے، بلکہ معمولی طور پر تھوکر کے سے نکلتا ہے؟ +

علاج { قابض چیزوں سے غرغره کرائیں { مثلاً برگ مورد، گلزار، لازو، اور پھلکری کا جوشانہ اور اگر یہاں کوئی تازہ زخم ہو تو اس پر کُندر اور دم الا فرین چسکا دیں، تاکہ زخم خشک اور خون کا بہنا بند ہو جائے { اور اگر جنگ کی وجہ سے خون نکل رہا ہو تو اس کا علاج گزر چکا ہے +

سبب (۲) { گاہے یہ خون کُترے اور تالے سے نکلتا ہے، اور یہ سر سے اترتا ہے؛ اس کی علامت یہ ہے کہ خون تھوکر سے نکلتا ہے، یعنی نھنوں کی راہ ہوا۔ کھینچنے کے بعد طلق سے خون نکلتا ہے، اور نکبیر کی علامتیں پائی جاتی ہیں؛ مثلاً خون کے غلبہ سے چہرہ سرخ ہوتا ہے، آنکھوں کے سامنے چمک معلوم ہوتی ہے { کیونکہ خون سے خونی رنگ کے سرخ بخارات اُٹھتے ہیں، اور روح باصرہ سے بل جاتے ہیں، اس لئے چیزوں میں شارع اور چمک معلوم ہوتی ہے، اور گمان ہوتا ہے کہ یہ چیزیں باہر موجود ہیں { بوجہ کے بعد سر ہلکا معلوم ہوتا ہے { کیونکہ پہلے وہ بھرا ہوتا ہے، اور خون کے خارج ہو جانے پر ہلکا ہو جاتا ہے +

علاج { قیخال کی قصد کھولیں، گدڑی پر بچھنوں کے ساتھ سنگیاں کچھوائیں، بشرطیکہ خون کی مقدار زیادہ ہو، ورنہ قبض پیدا کرنے والے کاڑھوں سے غرغره کرنا ہی کافی ہے { مثلاً اینٹ کلاں، پوست انار، عصارہ لیحۃ الیتیں، اور برگ مورد کا جوشانہ { نیز غرغره قابض ربوب سے کرائیں { مثلاً رُپ آس، رُپ بھی، رُپ انگور خام، رُپ زعفران وغیرہ زعفران ایک قسم کا میوہ ہے { سرکہ کے ساتھ سر پر سرد تر طلا لگائیں { جبکہ ذکر نکبیر میں ہو چکا ہے +

**سبب (۳)** { گاہ یہ خون خجرہ اور قصبہ ریہ سے اس وجہ سے نکلتا ہے کہ سینہ یا گردن کے سامنے چوٹ پہنچتی ہے، جس سے یہ زخمی ہو جاتے ہیں، اور بعض رگیں پھٹ جاتی ہیں، یا سخت کھانسی ہوتی ہے { اور کھانسی چونکہ ایک غیر طبعی اور سخت حرکت ہے، جس سے پھیپھڑے، خجرہ، اور قصبہ ریہ میں سخت صدمہ پہنچتا ہے، اسلئے کھانسی کی شدت کے وقت متواتر کھانسنے سے یہ اعضاء پھٹ جاتے ہیں { یا ان کے پھٹنے کی وجہ زور سے چیخنا ہوتا ہے { پینچنے سے ان اعضاء میں تفرق اتصال پیدا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ پینچنے میں سانس روکنا پڑتا ہے، اور ہوا اور گرم بخارات بند ہو جاتے ہیں، جس سے خجرہ اور قصبہ ریہ میں تناؤ اور کچاؤٹ پیدا ہوتی ہے { یا ان کے علاوہ کوئی اور سبب ہوتا ہے { مثلاً شدت کی تے، اور زور سے اٹھنا یا کھانا پھینک لے زور لگانا: ان دونوں صورتوں میں غیر طبعی اور سخت حرکت واقع ہوتی ہے، اور سانس روکنا پڑتا ہے، اس لیے یہ پھٹ جاتے ہیں، یا مثلاً سخت غصہ، اس سے خون گرم ہو جاتا ہے، اور اس کی مقدار، خصوصاً قلب اور قلب کے قریب اعضاء کے خون کی مقدار بڑھ جاتی ہے، اس لئے قصبہ ریہ اور خجرہ کی رگیں پھٹ جاتی ہیں، کیونکہ خون جوش کی حالت میں اوپر چڑھتا ہے +

**علامات** { خون نچھ لینے کھنکار سے نکلتا ہے { کیونکہ خون اس حالت میں بمقابلہ اس حالت کے جو اس سے پہلے گزری ہے، زیادہ دیر ہوتا ہے، اس لئے اس کے نکالنے میں زیادہ حرکت (کھنکار کی حرکت) کرنی پڑتی ہے { اور اس کی مقدار کم ہوتی ہے { کیونکہ خجرہ اور قصبہ ریہ، کریوں، پٹھوں، رباطات، اور جھیلوں سے مرکب ہیں، جن میں خون کم ہوتا ہے، اور ان دونوں میں گوشت بہت ہی کم ہے، اور وریدوں اور شریانوں کی شاخیں ان میں باریک باریک آتی ہیں +

**علاج** { مذکورہ قابض غرغری استعمال کرائیں، قرص نفث الدم منہ میں رکھوائیں { جو گل ارمنی، کہرا، گوند بول، دم الاخمرین، بسلوچن، نشاستہ، کتیرا، افاقیا، گلنار، عصا الجینین، آب بازنگ اور آب فرخا سے بنایا گیا ہو۔ منہ میں اس کے رکھنے کا قاعدہ یہ ہے کہ دوا منہ میں جس قدر گھٹے، وہ خجرہ سے ہمیشہ ملتی رہے، اور مری کی طرف جو کچھ ہجر جائے، وہ قصبہ ریہ کی طرف رستی رہے قبل اس کے کہ اعضاء کے فعل اور راستہ کی دوری سے اس کی قوت ٹوٹ جائے +

**سبب (۴)** { گاہ یہ خون مری اور معدہ سے خارج ہوتا ہے { +

**علامات** { اگر مری زخمی ہوتی ہے، تو خانوں کے درمیان درد ہوتا ہے، اور یہ خون تھے میں نکلتا ہے + اسکا علاج امراض معدہ میں آنے والا ہے { +

**سبب (۵)** { گاہے یہ خون جگر سے نکلتا ہے، اور یہ بھی ہوتا ہے ہی میں آتا ہے؟ کیونکہ جگر سے خون عروقِ ماساریقیہ کے ذریعہ معدہ تک پہنچتا ہے، اور پھرتے میں نکلتا ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ جگر سے خون ترش پاکر (رِس کر) پیپسروں میں جائے، اور کھانسی کے ساتھ نکلے؛ کیونکہ درمیان میں جابِ عاجزِ حامل رہتا ہے { اور یہ اکثر اسہالِ کبدی یعنی جگر کے دستوں میں ہوتا ہے { اسہالِ کبدی وہ خونی دست ہیں، جو آنتوں کی خراش کے بغیر آتے ہیں۔ اسکا سبب یہ ہوتا ہے کہ جگر اعضاء میں خون کے تقسیم کرنے سے عاجز ہو جاتا ہے، اسلئے کچھ خون آنتوں پر گر کر دستوں کی صورت میں نکلتا ہے، اور کچھ معدہ کی طرف جا کر بصورتِ تہ خارج ہوتا ہے { یہ ایک بُری علامت ہے { کیونکہ یہ ضعفِ جگر، کثرتِ مادہ، ضعفِ معدہ اور اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ معدہ میں جو چیز گرتی ہے، اُس کے دغ کرنے سے وہ عاجز ہے۔ ان باتوں کے ساتھ یہ بھی ہے کہ یہ معدہ میں ضرر اور اذیت پہنچاتا ہے، اور معدہ میں خون جم کر زہرِ قاتل ہو جاتا ہے۔

**سبب (۶)** { گاہے یہ خون پیپسروں سے رگوں کے پھٹنے کے باعث نکلتا ہے، جس کے اسباب گاہے خارجی ہوتے ہیں، مثلاً ضرب و صدمہ اور زیادہ چیخنا؛ اور گاہے اندرونی ہوتے ہیں، مثلاً تیز صفرادی اور شورِ مواد سے انکال جانا؛ کبھی پیپسروں کی رگوں کے منہ کثرتِ خون سے کھل جاتے اور پھٹ جاتے ہیں، یا پیپسروں کا مزاج سرد و خشک ہو جاتا ہے { جس سے پیپسرے سکڑ جاتے ہیں، اور انکے اجزاء باہم سے ہٹتے ہیں، جس سے بعض رگیں کھینچ پھٹ جاتی ہیں۔

**علامات { خون شریک (نکھارنے) اور شریک (ناک میں ہوا لیجا کر حلق کی راہ خارج کرنے) کے ساتھ نہیں نکلتا ہے، بلکہ کھانسی کے ساتھ نکلتا ہے، اور خون نہایت شریک شریک لے ہوتا ہے { کیونکہ پیپسروں کی پرورش میں ایسا خون صرف ہوتا ہے، جس میں صفرار کی کافی مقدار اور سکو رقیق بنانے کے لئے لی ہوتی ہے، اسوجہ سے اس کی شریک سیما ہی اتلی نہیں ہوتی، بلکہ اسکی شریک شریک صفرار کی رنگت کے قریب ہوتی ہے { اور کفدار ہوتا ہے { کیونکہ اس کے ساتھ ہوا پیپسروں کی نالیوں میں ایک عرصہ تک اکٹھے رہنے کے باعث خوب اچھی طرح بل جاتی ہے۔ علاوہ انہی پیپسروں کا خون کفدار ہونے کے لئے آمادہ بھی ہوتا ہے، کیونکہ یہ خون قلب میں دُ**

**لے و دورانِ خون کی تحقیق کے بعد اب یہ کہنا سخت دشوار ہے کہ عروقِ ماساریقیہ کی راہ جگر کا خون معدہ میں گرتا ہے، کیونکہ اب خون کی رفتار اس کے برعکس مانی جاتی ہے (مترجم)۔**

**لے پیپسرے میں جب خون قلب سے پہنچتا ہے، تو سانس کی ہوا سے وہ خون شریک شریک ہو جاتا ہے، اس کے بعد وہ قلب کے ایئر بلن کی طرف جاتا ہے۔ یہی اسی قسم کے خون سے پیپسرے کی پرورش ہوتی ہے۔ خصوصیت کے ساتھ اس میں صفرار کی آمیزش ثابت نہیں کی جاسکتی۔**

اور قلب اور پیپٹرے کے درمیان کی شرائین میں چھاپہ کی طرح خوب بلویا بھی جاتا ہے یعنی خوب گھومتا پھرتا ہے { اور درد بالکل نہیں ہوتا ہے } کیونکہ پیپٹرے جھیل ہیں، پس اگر زخم کی وجہ سے رگیں گل گئی ہوں، تو خون تھوڑا تھوڑا نکلتا ہے، کیونکہ زخم کے مقام سے راستہ کی تنگی کے باعث کھانسی میں خون زیادہ جلدی نہیں نکلتا ہے، جتنا کہ رگوں کے پھٹنے کی صورت میں نکلتا ہے { پھر زخم کی زیادتی اور راستوں کی کشادگی کے موافق وہ بڑھتا جاتا ہے، اور سرخ کم ہوتا ہے } کیونکہ وہ لمبی رطوبتوں سے بل جاتا ہے، جو پیپٹروں پر نزلہ کی صورت میں گرتی ہیں (مجاری تنفس کی اغشیۃ بلغیہ سے بصورت نزلہ ترشح ہوتی ہیں) اور تمام بدن سے بخارات کی صورت میں پڑھتی ہیں { اور وہ کفدار زیادہ ہوتا ہے } کیونکہ وہ رگوں سے آہستہ آہستہ رس کر لیسدار رطوبتوں اور پیپٹروں کی ہوا سے بل جاتا ہے { اور اگر رگیں پھیٹ گئی ہوں تو خون دفعۃً نکلتا ہے } کیونکہ پھٹنے سے خون کا راستہ کشادہ ہو جاتا ہے، اور یہ خون سرخ زیادہ اور کفدار کم ہوتا ہے۔ اور گاہے پیپٹروں کے گوشت سے نکلتا ہے، جو سفیدی اٹل ہوتا ہے، کیونکہ اس کے ساتھ لمبی رطوبتیں بل جاتی ہیں، جو پیپٹروں کے گوشت سے ہیروست ہوتی ہیں؛ اور اسلئے کہ اس میں ہوا اچھی طرح بل جاتی ہے؛ اور اسلئے کہ یہ خون پیپٹروں میں آکر انکے رنگ کے مشابہ سفید ہو جاتا ہے، جس طرح دودھ چھائی میں، اور مٹی خیموں میں سفید ہو جاتی ہے، اس لئے کہ پیپٹرے اگرچہ سرخ اور رقیق خون سے پرورش پاتے ہیں، مگر ہوا کے ملنے سے سفید ہو جاتے ہیں۔ اسی وجہ سے پیپٹرے پیٹ کے بچوں میں جو رحم کے اندر سانس نہیں لیتے ہیں، سرخ ہوتے ہیں، جیسا کہ محقق اطباء نے بتایا ہے؛ اور نکلنے والا خون زیادہ جھاگدار ہوتا ہے، کیونکہ وہ بہت تھوڑا تھوڑا نکلتا ہے، اور ہوا کے ساتھ دیر تک اکٹھا رہ کر اس قدر بل جاتا ہے کہ اس کے چھوٹے چھوٹے ذرات ہو کر ہوا کے ساتھ پورے طور پر بل جاتے ہیں کہ اس سے ملحدہ ہونا دشوار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں یہ خون کفدار ہونے کے لئے آمادہ بھی ہوتا ہے، کیونکہ یہ خوب گھومتا ہے، اور رطوبتوں سے بل کر لیسدار ہو جاتا ہے۔

۱۰۔ { باسلیق کی قصد کھولیں } تاکہ خون کم اور دوسری طرف متوجہ ہو جائے { اور نفث الدم کی قرصیں کھلائیں }۔ اس حالت سے مریض کم نجات پاتا ہے، کیونکہ اکثر اسکا انجام مرض سل ہوتا ہے { کیونکہ پیپٹرے پلے، نرم، اور ہمیشہ حرکت کرتے رہتے ہیں، اس لئے زخم بڑھتا اور پھیلتا جاتا ہے، اور چونکہ ان میں رطوبت کی کثرت اور ان اسباب کی زیادتی ہوتی ہے جو زخم کو بھرنے نہیں دیتے ہیں، اس لئے پیپ پڑ جاتی ہے، اور سادہ جراحات قرح میں تبدیل ہو جاتی ہے (پیپ دار زخم بن جاتی ہے) +

۱۱۔ پیپٹروں کی جلی میں جس تیز ہے، اور فرد پیپٹرے میں کم (مترجم) +

**سبب (۷) { گاہے یہ خون سینے سے نکلتا ہے، جس کی علل اہمیت یہ ہے کہ سخت کھانسی کے بعد نکلتا ہے } کیونکہ اس کی جگہ دُور ہوتی ہے اسلئے اس کے نکالنے میں سخت حرکت کی ضرورت پڑتی ہے { اور خون کی مقدار تھوڑی ہوتی ہے، کیونکہ سینہ کی رگیں باریک اور چھوٹی ہوتی ہیں، اور یہ خون چونکہ کے مانند ہوتا ہے } کیونکہ راستے کی لمبائی کی وجہ سے یہ خون جم جاتا ہے، چنانچہ رگوں سے نکل کر خارج ہونے تک ایک وقفہ صرف ہو جاتا ہے۔ اتنی مسافت میں خون ٹھنڈا ہو کر جم جاتا ہے، کیونکہ خون کے مزاج اور قوام کی مخالفت کرنے والی رگوں کی طبیعت ای ہے؛ اور اس لئے کہ اکثر اجزاء بارود المزاج اعضاء ہیں، مثلاً ہڈیاں، کرباں، رباطات، اذنیار (نسیں) پٹھے، اور جھلیاں؛ ان کی صحبت سے خون سرد ہو کر جم جاتا ہے { سینہ میں زخمی مقام پر دردمند ہوتا ہے } کیونکہ اس کے اعضاء عصبی ہیں، اور ان میں عضلات کی کثرت ہے۔**

**علاج { پیپسٹروں سے خون نکھلنے کی صورت میں جو علاج کیا جاتا ہے، وہی علاج یہاں کریں } مثلاً نصف کریں، قرص کھلائیں { مگر اس میں یہ بھی مناسب ہے کہ قریب سینہ پر طلا کے طور پر لگائیں } کیونکہ اس صورت میں یہ ممکن ہے کہ دوار کا اثر مقام مرض تک نزدیک ہونے کی وجہ سے بلا قوت کے کم ہوئے ہوئے؛ برخلاف اس کے پیپسٹروں تک دوار کا پہونچنا ناممکن ہے، کیونکہ درمیان میں پردے ہیں، اور فاصلہ زیادہ ہے { اور اس میں وہ خطرہ بھی نہیں ہے، جو پیپسٹروں کے نفث الدم میں ہے } یہ جلد اچھا ہو جاتا ہے، کیونکہ سینہ متحرک نہیں رہتا ہے، اس میں رطوبت زیادہ نہیں ہے، یہ دوار کے اثر سے قریب تر ہے، قوت کے کم ہوئے بغیر دوار کا اثر مقام مرض تک پہونچ جاتا ہے، اور اس لئے کہ یہاں وہ اسباب موجود نہیں ہیں، جو پیپسٹروں کے زخم کو بھرنے نہیں دیتے، جن کو ہم آگے بتائیں گے۔ نیز اگر یہ اچھا بھی نہ ہو تو اس میں سل کا ڈر نہیں ہے، جیسا کہ پیپسٹروں کے زخم میں ہوتا ہے۔**

اس کے خطرات پیپسٹروں کے زخم سے کم نہیں ہیں (مترجم)

**اسباب** | مرض نفث الدم کے اسباب یہ ہیں:- شدت کی گری، کثرت درزش، زور سے کھانا، چلا کر گانا، ناگہانی چوٹ اور صدمات کے پہونچنے سے درید شریانی کا پھٹ جانا؛ بائسری، اور شہنائی وغیرہ بجانا، جن میں تنفس پر بہت زور دینا پڑتا ہے، پہاڑ پر چڑھنا، دورانِ وقت کو تیز کرنے والی افذیہ یا ادویہ کا استعمال، صدمات قلب کے امراض، پیپسٹروں میں تامل اور ناغہ کرنا کا ہو جانا، حلق، خنجر، قصبہ الریه، ریه، صدر، اور سوزھوں کے عروقِ شعریہ کا پھٹ جانا،

لے سینہ سے اگر خون پیپسٹروں میں آسکتا ہے، تو اس کی صورت یہی ہو سکتی ہے کہ پیپسٹرے میں چھید اور زخم ہو کر اندر پہونچے۔ مترجم۔

مری، سحدہ، جگر، اور دماغ کے امراض، اندرونی اعضا میں چرٹ لگنا، احتباس طمث، احتباس خون برا سیر، سل، آتشک، اور انفرسا کا پھٹ جانا، مرض نفث الدم میں دموی مزاج کے اشخاص زیادہ ہنس تلا ہوتے ہیں +

**علامات :** اکثر اوقات خون کے خارج ہونے سے پہلے کوئی علامت بطور پیش خیمہ ظاہر نہیں ہوتی، لیکن بعض لوگوں میں مقدمہ کے طور پر سستی، کھلی، اور بیت ہمتی ہوتی ہے، چہرہ سرخ ہوتا ہے، منہ کا مزہ نیکین ہوتا ہے، گلے میں سرسراہٹ اور خشک کھانسی ہوتی ہے، سینہ میں درد اور سانس لینے میں تکلیف ہوتی ہے، اور قلب میں سوزش اور جلن محسوس ہوتی ہے، اس کے بعد خون نکلنے لگتا ہے، بعض لوگوں میں صرف دو چار قطرہ خون لجنم کے ساتھ نکلتا ہے، اور بعض مریضوں میں اتنی کثیر مقدار میں خارج ہوتا ہے کہ انتہائی ضعف و نقاہت طاری ہو جاتی ہے، اور بعض اوقات موت واقع ہو جاتی ہے +

اگر خون سڑھوں اور دانتوں سے آتا ہے، تو معمولی طور پر متحرک کے ساتھ نکلتا ہے + اور اگر خون طے سے آتا ہے، تو گلے میں غراش اور خشک کھانسی نمودار ہوتی ہے، کھنکھائے ذریعہ خون نکلتا ہے، اور نفث میں تکلیف ہوتی ہے +

اگر دماغ سے خون آتا ہے تو چہرے میں سرخی اور سر میں جاری پن ہوتا ہے، اور خون کے نکلنے کے بعد سر ہلکا ہو جاتا ہے، اور کھنکار کے ذریعہ ہمیشہ نہیں نکلتا ہے + اگر خون خنجر یا قبۃ الزیہ سے آتا ہے تو کھنکار کے ذریعہ نکلتا ہے، مقدار کم ہوتی ہے، اور دورہ کے ساتھ آتا ہے +

جو خون صدر کے آتا ہے وہ کھانسی کی شدت کے بعد اور درجے کے ساتھ نکلتا ہے، اور سیاہ رنگ کا ہوتا ہے، سینہ میں تناؤ اور گرانی معلوم ہوتی ہے، اور کبھی تنفس میں تکلیف بھی ہوتی ہے، +

اگر خون پیپٹریس سے آتا ہے تو وہ پتلا سرخ، کف دار ہوتا ہے، کھانسی کے ساتھ نکلتا ہے، اور درد نہیں ہوتا ہے + مری، سحدہ، اور جگر کے امراض میں خون نکلنے کے ذریعہ نکلتا ہے، اور سیاہی پائل ہوتا ہے، اور سحدہ میں غذا موجود ہو تو غذائی ہوتی ہوتی ہے، اور ان مقامات پر مریض سوزش اور گرمی محسوس کرتا ہے +

اگر ذریعہ شریانی کے پھٹ جانے کی وجہ سے یکبارگی بہت خون نکل جائے، یا امراض قلب کی وجہ سے بہت سا خون نکل جائے تو مریض کی ہلاکت کا اندیشہ ہے +

**معمولات طب :** مرض کے حملہ کے وقت سب سے پہلی تدبیر یہ ہے کہ مریض کو آرام و سکون کے ساتھ ایک ٹھنڈے اور ہوادار مقام میں رکھیں، گرم کپڑے پہنائیں، اور سر ہانے اور نچانگیہ لگائیں اس کے بعد تشخیص کریں کہ خون کس جگہ سے آ رہا ہے، اگر سڑھوں سے آ رہا ہے تو اسکا علاج

پہلے گزر چکا۔ اور اگر حلق سے آ رہا ہے، تو مابضات سے مضغہ وغیرہ کرائیں، جسکا نسخہ اوپر گزر چکا ہے، اور پینے کے لئے یہ نسخہ دیں — نسخہ: لعاب ریشہ برگد، شربت خنکاش کے ساتھ دونوں وقت پلائیں +

اور اگر خجریہ یا قصبۃ الزیہ سے خون آ رہا ہے، تو یہ نسخہ پلائیں — نسخہ: گیرو، سنگھرت، دم الافرین، خمیرہ خنکاش میں ملا کر ادل کھلائیں، اوپر سے لعاب بہدانہ، شیرہ تخم خرفہ سیاہ، شیرہ حب اقدس، عرق گاؤ زبان میں ملا کر شربت اعجاز ملا کر پلائیں، اور شام کے وقت ذکرہ بالاسخ دیں + اور غذا کے بعد کافور بھیل پانی میں ملا کر دونوں وقت دیں، اور یہ غرغره استعمال کرائیں — نسخہ: عنخ، گھنار، گھنار، مازدے سبز، کشنیز خشک، پھنگری بریاں، سب کو جوش کر بطور غرغره استعمال کرائیں۔ اسی طرح پھنگری کو پانی میں حل کر کئے حلق میں لگائیں +

اگر درید شریانی کے پھٹ جانے کی وجہ سے خون آ رہا ہے تو اسکا علاج سوانے اسکے کچھ نہیں ہے کہ مریض کو سکون اور آرام سے لٹائے رکھیں، برف سے سینہ میں برف دت ہو چکی اور برف کھلائیں۔ اس حالت میں ذکرہ بالاسخ بھی استعمال کرا سکتے ہیں +

اگر امراض قلب کی وجہ سے خون آ رہا ہے، تو اسکا علاج بھی یہی ہے، جو درید شریانی کے علاج میں ذکر کیا گیا ہے +

اور اگر سل کی وجہ سے خون آ رہا ہے تو اسکا علاج سل کے بحث میں آئے گا +  
اگر اندرونی اعضا میں چوٹ لگنے کی وجہ سے خون آ رہا ہے، تو ان اعضا کے مطابق علاج کیا جائے +

اگر انور سما کے پھٹ جانے کی وجہ سے خون آ رہا ہے تو اسکا کوئی علاج نہیں ہے +  
اگر پیچھے کے مرض سرطان کی وجہ سے خون آ رہا ہے، تو بھی اسکا کوئی علاج نہیں ہے +  
اگر ذات الریہ کی وجہ سے خون آ رہا ہے تو ذات الریہ کا علاج کریں، جسکا تذکرہ آگے آنے والا ہے +

اور اگر خون شدت گرمی، کثرت درزش، ہلاک گانے، اور زردی سے کھانے کی وجہ سے آئے تو ان باتوں کو ترک کر دیں +

غذا: اس مرض میں غذا زود مضغ اور مقوی کھلائی جائے، مگر بارہ گھنٹہ تک کوئی غذا نہ دی جائے۔ اس کے بعد دودھ، ساگودانہ، آش جو جیسی لطیف اور سیال غذا دیں، اسکے بعد بتدریج غذائیں زیادتی کریں +

ہلایات: معمولی حالات میں مریض کو سخت محنت کرنے، زیادہ بولنے اور پیچھے سے روک دیا جائے، گرم خشک اور محرک اغذیہ داد دیے، مثلاً شراب، پائے، کباب وغیرہ اور ترش چیزیں

کے کھانے سے پرہیز کرایا جائے، ایسے مریضوں کے لئے جماع ہر حال میں مضر ہے۔

## پھیپھڑوں کا ورم ذاتِ الریہ

{ذات الریہ پھیپھڑوں کا گرم ورم ہے، جو گرم مادوں سے پیدا ہوتا ہے} خواہ بذاتِ خاص گرم ہوں، مثلاً خون اور صفراء، یا متغصن ہو کر گرم ہو گئے ہوں، مثلاً متغصن بلغم، یہ گمان نہ کرنا چاہئے کہ یہ محض خون اور صفراء ہی سے پیدا ہوتا ہے، کیونکہ نشیجے نے بتایا ہے کہ یہ ہر خلط سے ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ صحیح ہے کہ یہ اکثر بلغم ہی سے ہوتا ہے، کیونکہ پھیپھڑہ ڈھیلا سا عضو ہے، اس میں رقیق خلط کم ہی رکھتی ہے، اسی طرح سراذی کا قول بھی کتابِ فاخر میں موجود ہے {جو غوی یا صفراء ہی ہوتے ہیں} گاہے یہ مرض ابتداءً لاحق ہوتا ہے، اور گاہے کسی دوسرے مرض کے بعد {مثلاً پُرانا نزہ} جو سترے پھیپھڑوں پر گر آتا ہو، جس سے انکی قوتیں ضعیف ہو جاتی ہیں، اور ضعف سے انکے موادِ آہنی کے اندر قائم رہتے ہیں، جو ورم تک نوبت پہنچاتے ہیں {اور گاہے اس ورم کا سبب یہ ہوتا ہے کہ ذاتِ الجنب یا ذبح و خناق وغیرہ کے مادے منتقل ہو کر پھیپھڑوں کی طرف آجاتے ہیں} مادہ کا اس قسم کا انتقال بڑا ہے، کیونکہ پھیپھڑے شریف، قلب سے قریب، اور نرمی و نزاکت کے باعث موزی مادوں کے کم ہی متخل ہو سکتے ہیں، اور اسفنجی ہونے کے باعث وہ جلد گل جاتے ہیں، اور ورم پھوٹ کر جب زخم بن جاتا ہے، تو یہ اچھا نہیں ہوتا ہے۔

علامات {سخت بخار ہمیشہ رہتا ہے} کیونکہ نزدیکی کی وجہ سے گرم اور گندے بخارات قلب تک کثرت سے پہنچتے رہتے ہیں {اور کھانسی اور تنفس میں سختی ہوتی ہے} کیونکہ ورم سے دب کر ہوا کی نالیوں تنگ ہو جاتی ہیں {سینہ کے اگلے حصہ میں ثقیل درد ہوتا ہے} یعنی درد کے ساتھ بوجھ ہوتا ہے، کیونکہ ورم کے بوجھ سے پھیپھڑے نیچے کھینچے ہیں، اور اس کے ساتھ اسکا علاقہ یعنی بندھن بھی کھینچتا ہے، جس کے ساتھ پھیپھڑے لٹکے ہوئے ہیں، اور یہ وہی مقام ہے جہاں سے اس کی جھلی پیدا ہوتی ہے، اور ان دونوں (یعنی علاقہ اور جھلی) کے کھینچنے اور نیچے ٹٹکنے سے درد اور درد کے ساتھ بوجھ معلوم ہوتا ہے {چہرہ سرخ ہوتا ہے} کیونکہ پھیپھڑوں میں رطوبت کی کثرت ہوتی ہے، اور انکے گرم ہونے سے گرم بخارات سر اور چہرہ کی طرف مقابلہ کی وجہ سے بہت اٹھتے ہیں، کیونکہ جن مواد سے یہ اٹھتے ہیں وہ لہِ فوہ کے متعلق اکثر بیانات میں تو یہی کھاتا ہے کہ سر سے گر آتا ہے، مگر حقیقت یہ ہے کہ نزلہ میں اس مقام کی جھلی متورم ہو جاتی ہے، جس سے لمبی رطوبت ترشح ہوتی ہے، جیسا کہ بقراہ نے اس کی تعریف کی ہے، دارغ سے یہ رطوبت نہیں گرتی ہے (مترجم)۔



یا بذات خاص گرم ہوتے ہیں، یا شکر گرم ہو جاتے ہیں، چہرہ میں اور فی خاصہ  
 رخساروں میں؟ ایسی سُرخی ہوتی ہے کہ اس کے رنگے جانے کا لگان ہوتا ہے {کیونکہ چہرہ کے  
 دوسرے اجزاء کی نسبت سے رخساروں میں گوشت زیادہ ہوتا ہے، اور یہ ڈھیلے ہوتے  
 ہیں، اس لئے گرم بخارات زیادہ قبول کرتے ہیں؟ اس پر ایک اعتراض اس طرح کیا  
 گیا ہے کہ یہ بخارات ازل تو سُرخ نہیں ہوتے ہیں؛ دوسرے رخساروں کے ڈھیلے اور پرے  
 ہونے کی وجہ سے ان میں ٹھہر نہیں سکتے، بلکہ جلد تحلیل ہو جائینگے، اس لئے سُرخی کا یہ سبب  
 بتانا غلط ہے، حالانکہ واقعی سُرخی ہمیشہ ہوتی ہے۔ جواب اس طرح دیا گیا ہے کہ یہ گرم  
 بخارات اوپر چڑھ کر رخساروں کے آس پاس کے خون کو رقیق کر دیتے اور رخساروں میں پھیلا  
 دیتے ہیں، جس سے یہ سُرخ ہو جاتے ہیں۔ یہ جواب صحیح نہیں ہے کیونکہ رخساروں کے پرے  
 ہونے سے ان بخارات کو تحلیل ہو جانا چاہئے، ہاں اس کا جواب اس طرح دیا جاسکتا ہے  
 کہ پھیپھڑوں میں رطوبت کی کثرت ہوتی ہے، اور باوجود اس کے اس کی پردہ صغرا دی  
 خون سے ہوتی ہے، جو نہایت گرم ہوتا ہے؛ نیز وہ قلب سے قریب واقع ہیں۔ پس جب  
 گرم مواد سے ان میں درم ہو جاتا ہے، اور انکی گرمی عفونت سے بڑھ جاتی ہے، تو ان سے  
 رخساروں کی طرف تقابل کی وجہ سے بخارات بکثرت چڑھتے ہیں، کیونکہ پھیپھڑوں میں رطوبت  
 و حرارت زیادہ ہوتی ہے، اور یہ بخارات سُرخ ہوتے ہیں، کیونکہ یہ خون صغرا دی سے اُٹھتے  
 ہیں جو پھیپھڑوں کی غذا ہے؛ یا اس متعفن خون اور صغرا سے اُٹھتے ہیں، جن سے درم پیدا  
 ہوا ہے؛ یا بطن سے اُٹھتے ہیں جو متعفن ہو کر سُرخ ہو گیا ہے۔ نیز یہ بخارات غلیظ ہوتے ہیں،  
 کیونکہ پھیپھڑوں میں لمبی، غلیظ، اور لیسدار رطوبتوں کی کثرت ہوتی ہے، اس لئے ان سے  
 (رخساروں میں) سخت سُرخی پیدا ہوتی ہے؛ کیونکہ ان بخارات کا رنگ سُرخ ہوتا ہے، اور  
 یہ کثیر مقدار میں جمع ہو جاتے ہیں، کیونکہ لیسدار ہونے کی وجہ سے شکل سے تحلیل ہو سکتے ہیں،  
 اور اس لئے کہ پھیپھڑوں کی گرمی اور تری سے رخساروں کی طرف یہ ہمیشہ چڑھتے رہتے ہیں +  
 رہا یہ امر کہ پھیپھڑے کے زخم میں یہ سُرخی کیوں کم ہوتی ہے، اس لئے کہ اس کے بخارات کم ہوتے  
 ہیں، نیز وہ گرم کم ہوتے ہیں، کیونکہ وہاں درم کی عفونت نہیں ہوتی ہے {مذکورہ بالا سبب سے  
 آنکھیں بھی سُرخ ہوتی ہیں۔ پپوٹوں میں درم ہوتا ہے؛ کیونکہ جب کچھ بخارات دماغ کی طرف  
 چڑھ جاتے ہیں تو گرمی ان سے زائل ہو جاتی ہے، اور دماغ سے سردی ماحصل کر کے رقیق  
 رطوبت میں تبدیل ہو جاتے ہیں، جیسا کہ قرع انیق میں ہوتا ہے، اور پپوٹوں میں اگر ان میں  
 نفوذ کر جاتے ہیں، کیونکہ پپوٹے پرے اور ڈھیلے ہونے کی وجہ سے ان کو قبول کر لیتے  
 ہیں، اسی وجہ سے اس مرض میں سببات بھی ہوتا ہے، کیونکہ بخارات دماغ کی طرف  
 چڑھ کر سرد رطوبتوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں، جس سے دماغ بیس سا ہو جاتا ہے، اور

نہند آجاتی ہے {پراس لگتی ہے، اور زبان خشک ہوتی ہے} کیونکہ سینہ اور قلب میں حرارت بھڑکی ہوئی ہوتی ہے + حرارت بھگانے کے لئے {سرد ہوا کا امشتیان ہوتا ہے، نبض موجی پلتی ہے} نبض موجی موجی وہ نبض ہے جس کے بعض اجزاء بڑے، بعض چھوٹے، بعض بلند اور بعض پست، بعض چوڑے اور بعض تنگ ہوتے ہیں، اس کے بعض اجزاء پہلے حرکت کرتے ہیں، اور بعض پیچھے، علیٰ ہذا بعض اجزاء سریع ہوتے ہیں، اور بعض سست، نیز اس نبض میں کسی قدر نرمی اور بہ نسبت نبض دودی اور نلی کے چڑائی بھی ہوتی ہے + اسکی حرکت ان موجوں کی طرح ہوتی ہے، جو یکے بعد دیگرے ایک سلسلہ پر چلتی ہیں {نبض کے موجی ہونے کی وجہ یہ ہے کہ پھیپھڑے نرم اور ان میں رطوبت کی کثرت ہوتی ہے} جس سے شریانوں میں رطوبت پہنچ جاتی ہے، کیونکہ یہ پھیپھڑوں کی شریان سے اتصال رکھتی ہے + خاصکر پھیپھڑوں کا درم علیٰ العموم خون جیسے تر مادہ ہی سے پیدا ہوتا ہے، اور صفرادی مادہ سے کم ہوتا ہے، جس کی وجہ گزربجلی، اس لئے نبض میں سختی اور کمپاؤٹ نہیں ہوتی ہے، بلکہ ڈھیلا پن اور تری ہوتی ہے، جس میں نبض کا نرم ہونا ضروری ہے + نیز یہ وجہ ہوتی ہے کہ ایسے مواد سے تر بخارات اُٹھتے ہیں، جو شریان کی تری میں اضافہ کر دیتے ہیں، اور شریان جب تر ہو جاتی ہے، اقوت اسے پھیلانے اور دفعہ حرکت دینے سے عاجز ہو جاتی ہے، اسلئے وہ تھوڑی تھوڑی حرکت دیتی ہے + نیز شریان جب تر ہو جاتی ہے، تو سخت چیزوں کی طرح اس کے سارے اجزاء ایک دفعہ حرکت نہیں کرتے، بلکہ کوئی جز پہلے حرکت کرتا ہے، اور دوسرے اجزاء حرکت دینے والی قوت سے متاثر نہیں ہوتے ہیں، کیونکہ تری کی وجہ سے شریان کے اجزاء مختلف وضعوں کو جلد قبل کر لیتے ہیں، اور جلد ایک دوسرے سے الگ ہو سکتے ہیں +

علامات تشخیصیہ: ذات الریہ میں درم کی وجہ سے پھیپھڑے کے ہوائی خانے بھر جاتے ہیں، اسلئے اگر سینہ کو طبی طور پر ٹھونکا جائے (تقرج) تو گونجنے کی آواز کی جگہ بعدی اور بھاری آواز نکلتی ہے، چنانچہ اگر ایک طرف درم ہو تو دوسری طرف اسکا مقابلہ آسانی کیا جاسکتا ہے، اسی طرح اگر مریض کے سینہ پر ہاتھ رکھا جائے، اور مریض سے کہا جائے کہ وہ کوئی آواز نکالے، تو آواز کی لرزش جو ہاتھ میں معلوم ہوا کرتی ہے، وہ یہاں متبادل سے زیادہ معلوم ہوگی (ارتعاش صوتی) + اگر آواز مسلح الصد سینہ پر لگا کر مریض سے کہا جائے کہ وہ کچھ بولے، تو مقام درم پر تکلم کی گونج (رنائیت صوتیہ) تیز عروس ہوگی

۱۵۹ یہ قول بہت مشتبہ اور نہایت غور طلب ہے (مترجم) +

۱۶۰ یہ قول بھی قابل غور ہے، ایسا اتصال تو ہر ایک شریان کو بدن کے ہر ایک حصے سے ہے (مترجم)

۱۶۱ یہ دھلے غور طلب ہے (مترجم) +

اسی طرح سماع میں تنفس کے داخل ہونے کی آواز جھمکس ہو ا کرتی ہے، اس کے اخیر میں  
خراخرا دقہ (خرخرکی باریک آواز) سنائی دیتی ہیں؛ مثلاً گاہے ایسی آواز آتی ہے، جیسی  
باروں کو جگلی میں لیکر رگڑنے سے پیدا ہوتی ہے۔ پشت کے چوتھے ہرے کے قریب سماع  
لگانے سے جو آواز صحت میں معلوم ہوتی ہے (تنفس شعبی) وہ یہاں غیر معمولی مقامات میں  
سنائی دیتی ہے + نیز ایسے مرض میں خاص قسم کا لیسدار زنگاری بلغم نہایت دشواری سے  
خارج ہوتا ہے + مترجم +

**علاج** { باسلیق کی فصد کھولیں } بشرفیکہ خون کا غلبہ ہو { ہلکے جوشاندوں سے تسکین کریں }  
مثلاً غناب، اسپتال، نیلوفر، تخم خطمی، بنفشہ جرشیدکرمغز المتاس اور ترنجبین ملا کر پلائیں۔  
{ مادہ الشیردیں، ابتداء میں مادہ کے پھیرنے والے ضاد سینہ پر لگائیں } مثلاً مندل، آرد جو،  
آب خرفہ قدرے روغن بنفشہ { پھر تحلیل کرنے والے ضاد لگائیں } مثلاً بنفشہ، بابونہ، ناخونہ، آرد جو،  
خطمی، روغن بابونہ (سردیانی اور سرد ہوا سے بچائیں) +

**نرم ورم (تھنجہج)** { گاہے معمولی بلغمی مادہ سے پھیپھڑوں میں ڈھیلا سا درم ہو جاتا ہے }  
علامات { سانس میں نہایت تنگی ہوتی ہے } کیونکہ مادہ غلیظ اور لیسدار ہوتا ہے (جو ہوا  
کی نالیوں کو بند کر دیتا ہے) { مگر نہ گرمی زیادہ ہوتی ہے اور نہ چہرہ میں سرخی } کیونکہ بلغم کا مزاج  
سرد ہے، اور اس سے گرم بخارات سر کی طرف کم چڑھتے ہیں { لعاب اور شکر کی کثرت ہوتی  
ہے } کیونکہ تر بخارات پھیپھڑے سے خجروہ اور طعن کی طرف، اور ان سے منہ کی طرف بکثرت  
چڑھتے ہیں، اور اس لئے کہ حرارت نہیں ہوتی ہے، جو رطوبتوں کو خشک کیا کرتی ہے +  
**علاج** { آزل میں گرم درم کا علاج کریں } ہلکے دست لائیں، اور مادہ کے پھیرنے  
والے ضاد کریں { اور بخار کے سکون کے بعد درم کی کمی کی صورت میں بلغمی کھانسی کا  
علاج کریں، یعنی بلغم کو بچائیں، اور زودفا، انجیر، اور میٹھی کے جوشاندہ سے بلغم کا  
اخراج کریں } +

**سخت ورم** { (درم صلب) گاہے پھیپھڑوں میں سخت درم ہو جاتا ہے } یہ گاہے  
گرم اور ام کے بعد ہوتا ہے، جن سے رقیق مواد تحلیل ہو کر کثیف اور سخت مواد باقی رہ جاتے  
ہیں، اور گاہے یہ سوداوی مادہ سے ابتداء ہوتا ہے، اور ایسا کم ہوتا ہے، اور گاہے غلیظ  
بلغم سے ابتداء ہوتا ہے +

**علامات** { جتنے دن زیادہ گزرتے جاتے ہیں، اسی قدر سانس میں تنگی بڑھتی جاتی ہے }  
کیونکہ اجزاء لطیفہ تحلیل ہو کر روز بروز درم کی سختی زیادہ ہوتی جاتی ہے { کھانسی کے ساتھ کچھ  
نہیں نکلتا ہے، اور سینہ میں حرارت نہیں ہوتی ہے } مادہ سوداویہ اور بلغمیہ میں ایسا نہ ہوا  
تو ظاہر ہے، لیکن جبکہ یہ گرم اور ام سے پیدا ہوا ہو تو گرمی نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ان کے گرم

اجزاء لطیفہ تحلیل ہو کر درم سخت ہو جاتا ہے، اور سرد، غلیظ، خاکی، اور سخت اجزاء باقی رہ جاتے ہیں، جو کمانی میں نکل بھی نہیں سکتے ہیں تو سانس شکل سے کھینچا جاتا ہے کہ کیونکہ پیسپرڈ کے اجزاء تنگ بند ہو جاتے، اور وہ آسانی پورے پر پھیل نہیں سکتے ہیں +

**علاج** { مادہ کو نرم کرنے والی دوائیں کھلائیں } مثلاً لعاب اسی، لعاب خطی، روغن بادام اور لاشی دالی عورتوں کا دودھ اور اسی قسم کی دوائیں سینہ پر لگائیں کہ مثلاً روغن بنفشہ، سوم سفید لعاب تخم خطی، لعاب میٹھی، اور لعاب اسی +

**ذات الریہ** | اس کی دو قسمیں ہیں: حادہ اور مزمن۔ پھر حاد کی دو قسمیں ہیں: ذات الریہ نصتی جسٹا پورا پیسپرڈ یا اس کا کوئی بڑا رتھڑا درم ہوتا ہے۔ ذات الریہ نصی جسٹا میں پیسپرڈ کے چھوٹے ٹھکڑوں (فصیصات) میں درم ہوتا ہے۔

**ذات الریہ نصی** | ماہیت: اس میں تمام پیسپرڈ یا اس کا کوئی بڑا رتھڑا مبتلا مرض ہو جاتا ہے، جس کے تین درجات ہیں: درجہ اول میں اگر سانس نہ کیا جائے، تو پیسپرڈ میں سٹارخون ہوتا ہے (پیسپرڈ خون سے پُر ہو جاتے ہیں)، اور ان کی رنگت سرخ ہو جاتی ہے، اس میں کیفیت پچ پچا ہٹ ہوتی ہے، انگلی سے دبائے پر پیسپرڈ کی سطح پر نشان پڑ جاتا ہے، پانی میں ڈالنے سے پیسپرڈ کا کچھ حصہ پانی پر تیرتا ہے، اور کچھ ڈوب جاتا ہے، اس حالت میں اگر تراش کر دیکھا جائے، تو تراشنے پر بہت سا جھگدار خون نکلتا ہے، عروق شرعیہ کا جال خون سے بھر جاتا ہے، اور ان کی دیواروں سے اسیت خون مترشح ہو کر ہوائی خانوں میں جمع ہو جاتی ہے۔ اس پہلے درجہ کا نام درجہ اول (مبتلا) دیتا ہے، جو سٹارخون درم کی طرف منسوب ہے۔

درجہ دوم میں پیسپرڈ میں صلابت اور قعل پیدا ہو جاتا ہے، اسکی ساخت نرم پڑ جاتی ہے دبائے سے پچ پچا ہٹ کی آواز نہیں پیدا ہوتی، پانی میں چھوٹنے سے پیسپرڈ ڈوب جاتا ہے، تراشنے سے سخت چیز کی مانند نکلتا ہے، اس کی رنگت کبھی کے رنگ سے مانند ہو جاتی ہے، اسی واسطے اس درجہ کا نام درجہ تکبد (احماری) ہے۔ (تکبد: کبھی کی طرح ہو جانا۔ احماری: سرخ ہونا) +

درجہ سوم میں پیسپرڈ کی رنگت خاکستری ہو جاتی ہے، اور وہ گل جاتا ہے، اور تراشنے پر اس سے گہرے رنگ کا پانی نکلتا ہے، جب پیسپرڈ کی یہ حالت ہو جاتی ہے تو مرض ہلک خیال کیا جاتا ہے، اس درجہ کا نام درجہ تکبد (غبرائی) ہے (اغبرار: میلاندار اور ہونا، مثلاً لا ہو جانا) +

**اسباب:** اگرچہ ذات الریہ کی یہ قسم ہر عمر میں ہو سکتی ہے، لیکن چھ سال تک کے بچوں میں اس سے پیدا ہونے کا اندیشہ زیادہ رہتا ہے، جو ان میں اس مرض میں بکثرت مبتلا ہوتے ہیں، مردوں میں عورتوں کی بہ نسبت، اور باشندگان شہر میں باشندگان دیہات کی بہ نسبت یہ مرض زیادہ پیدا ہوتا

ہے۔ گاہے ذات الریہ دبان پھیلتا ہے، اور موسم سرما اور موسم بہار میں اس کی کثرت ہوتی ہے۔ اس مرض کا سب سے بڑا سبب سردی لگنا ہے، اور اگرچہ اس مرض میں طاقتور اور قوی آدمی بھی مبتلا ہوتے ہیں، لیکن ضعیف اشخاص اس میں مبتلا ہونے کے لئے زیادہ مستعد ہوتے ہیں، دائیں پھیپھڑے کی بہ نسبت بائیں پھیپھڑہ اور بالائی سھکی بہ نسبت پھیپھڑے کا زیریں حصہ اکثر مبتلا ہوا کرتا ہے۔ زیادتی محنت و شقت، شراب خوری، غذار کی بد پرہیزی، سینہ پر صدمہ پہنچنا +

یہ ایک مرض متعدی ہے، اور اس کا اذہ تعدیہ بذریعہ تنفس تندرست آدمی تک پہنچتا ہے +

**علامات:** دو ایک روز پہلے عام ضعف، گرانی، اور بیچینی سی رہتی ہے، پھر لرزہ سے بخا چڑھتا، اور اس کے ساتھ سخت کمزوری، متلی، تھکے، صداع، بذیان، بے چینی، اور غنودگی ہو جاتی ہے، بعض مریضوں میں پہلے زکام نزل پایا جاتا ہے، جلد خشک اور گرم رہتی ہے، نبض فی دقیقہ ۹۰ سے ۱۲۰ تک چلتی ہے، بخار ۱۰۲ سے ۱۰۵ انگ ہوتا ہے، اور تنفس فی دقیقہ ۳۰ یا ۴۰ اور کبھی ۶۰ یا ۸۰ بھی ہوتا ہے؛ شروع میں نبض قوی اور متلی ہوتی ہے، مگر آخر میں دقیق اور مست ہو جاتی ہے، سینہ میں درد ہوتا ہے، کھانسی خشک ہوتی ہے، گرد و کی وجہ سے مریض کھانسی کو روکتا ہے، کبھی کھانسی ایسی سخت اٹھتی ہے کہ روکنا محال ہوتا ہے، بیٹھنے کی حالت میں کھانسی میں زیادتی ہوتی ہے، شروع میں بلغم نہیں نکلتا، بلکہ آخر میں غلیظ، لیسار سرخی نایل، خاکی رنگ کا بلغم نکلتا ہے، شدت مرض میں بذیان اور ضعف بہت ہوتا ہے، زبان تیلی ہو جاتی ہے، اور کانٹے پڑ جاتے ہیں، رخسارے سرخ ہو جاتے ہیں پیاس کی شدت ہوتی ہے، متورم جانب کے پھیپھڑے کی طرف گال میں سرخی زیادہ ہوتی ہے، تنفس میں تنگی ہوتی ہے + جب مرض ہلکا ہوتا ہے تو بلغم لیسار نہیں نکلتا، بلکہ رقیق بھورا سرخی نایل ہو جاتا ہے، تنگی تنفس کی زیادتی ہو جاتی ہے، نبض ضعیف چلتی ہے، چہرہ پیکا اور لب نیلے پڑ جاتے ہیں، جسم ٹھنڈا اور پسینہ سے شرابور ہوتا ہے، آخر میں مریض کمزوری کے غلبہ سے غشی کی حالت میں مر جاتا ہے +

**عوارض:** سرسام، درم کلیہ، درم مفاصل، درم بطن قلب، درم بارہ لہون +  
انجام: اگر علامات میں خفقت ہو تو پانچ سے آٹھ روز میں بحران ہو کر بخار آتو جاتا ہے، یہ بحران عموماً اسہال، کسیر یا پسینہ کی صورت میں ہوتا ہے۔ اور جب علامات میں شدت ہوتی ہے، تو موت ۶ سے ۱۲ دن کے اندر ہو جاتی ہے، موت کا سبب سقوط قوت یا پھیپھڑوں کا فنا و متورم ہونا ہوتا ہے، جن کو کا تنفس بند ہو جاتا ہے +

### ذات الریہ فصیضی

**ماہیت:** اس مرض میں دونوں پھیپھڑے مبتلا ہوتے ہیں، اور ان کے نصیصات یعنی

چھوٹے چھوٹے لوتھڑوں میں درم کی ملاط پیدا ہو جاتی ہیں۔ لیکن اس سے قبل عروق خشہ میں درم ہو جاتا ہے، جس کی وجہ سے فیصحات دب جاتے ہیں، ہشش کا اوٹ حصہ سخت اور سخت ہو جاتا ہے، تراشنے پر قاش کی سطح صاف نظر آتی ہے، دبانے سے پیپ لاہرا خون نکلتا ہے، اور ہوائی خافوں میں آپ خون (مصل دم) بھر جاتا ہے +

**اسباب:** اس مرض کے لئے وہ لوگ آمادہ ہوتے ہیں، جو کمزور ہوتے، اور خراب ہوائیں بود و باش اختیار کرتے ہیں، یا ضعف کی وجہ سے کرڈٹ نہیں بدل سکتے۔ یہ مرض عموماً بچوں میں خسرو، پچیک، اور کالی کھانسی کے بعد ہوتا ہے، نیز موتی بھرہ، حسی قرمزہ (سرخ بخار)، اور انف العنزہ کے بعد ہوتا ہے +

**علامات:** بخار ۱۰۳ سے ۱۰۵ اور چمک ہوتا ہے، اور بقاء عہدہ طویر پر کمی بیشی بہت ہوتی ہے، پسینہ کثرت آتا ہے، نبض ضعیف، سرخ، اور غیر منظم ہوتی ہے، تنفس جلد جلد اور کھانسی بردباری آتی ہے، ضعف کی زیادتی ہوتی ہے، چہرہ نیلا اور پھیکا پڑ جاتا ہے، بچہ تکلیف کی وجہ سے رو دیتا ہو، بلغم کی مقدار کم ہو جاتی ہے، لیکن سترخ نہیں ہوتا ہے، شدت کی حالت میں بے چینی زیادہ ہوتی ہے، بشرہ سے کلفت کے آثار ہویدا ہوتے ہیں، مریض شست ہوتا، کمزوری کی زیادتی ہوتی ہے۔ بدن کے عضلات تحلیل ہو جاتے ہیں + اس مرض سے شفا بتدریج اور درمیں ہوتی ہے +

**انجام:** یہ مرض زیادہ دنوں تک رہتا ہے، آخر میں سقوط تنفس اور سقوط قوت سے موت واقع ہو جاتی ہے +

## ذات الریہ من

**ماہیت:** ذات الریہ کی اس قسم میں پیسچرے میں صلابت پیدا ہو جاتی ہے، اور اس کا رنگ سیاہ ہو جاتا ہے، تراشنے پر قاش کی سطح پر سفید رنگ کے ریشے اور سرے اور پھیلے ہوئے نظر آتے ہیں، کسی کسی مقام پر گڑھے پڑ جاتے ہیں، عروق خشہ پھیل جاتی ہیں، اور شش کی جھلی (غشاء الریہ) مٹی ہو جاتی ہیں +

**اسباب:** یہ مرض زیادہ تر آن اشخاص میں پیدا ہوتا ہے جو ایسی ہوائیں سانس لیتے ہیں جس میں گرد غبار، ریگ، مٹی، یا کسی دوسری چیز کے باریک ذرات ہمیشہ موجود رہتے ہیں، اسی وجہ سے معمار، اور سنگتراش اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں، نیز یہ مرض ذات الریہ نفسی، ذات الطوہ فیضی، درم شعب، سل، آتھک، اور سرطان کے بعد بھی ہو جاتا ہے +

**علامات:** شروع میں کوئی خاص علامت ظاہر نہیں ہوتی، لیکن ماؤٹ جانب کی ہسلی میں درد اور تناؤ ہوتا ہے، سانس میں تنگی ہوتی ہے، ہیجانی کھانسی ہوتی ہے، جس میں بلغم بدقت نکلتا ہے، جسم لاغر اور ضعیف ہوتا جاتا ہے، شب کے وقت پسینہ کثرت نکلتا ہے، خون پھیکا پڑ جاتا ہے، اور اکثر بخار

غائب ہو جاتا ہے +

**سمولات مطلب** | ذات الیہ — اگر قبض ہو تو سب سے پہلے لے رن کرنا چاہئے، اور اس مقصد کے لئے لعوق سپتیاں خیار شنبیری عرق گاؤ زبان میں جوشدیر نیگرم پلائیں۔ جب آنتیں صاف ہو جائیں تو پھر پرخہ پلائیں:

نسخہ: ہیدانہ، عذاب، سپتیاں: پانی میں جوشدیر چھان لیں اور شربت بنفشہ ملا کر اور خاکسب چھڑک کر دن میں چند بار تھوڑا تھوڑا پلاتے رہیں۔ اگر عوارض میں زیادتی ہو، اور پیاس کا غلبہ ہو تو اسی نسخہ میں تخم خلیج، گاؤ زبان، شیرہ تخم کاہوئے مقشر، شیرہ مغز تخم کدوے شیریکہ اضافہ کر دیں۔ اور اگر کھانسی میں بھی زیادتی ہو تو لعوق سپتیاں، یا لعوق پیغندل یا دونوں کو عرق گاؤ زبان میں جوشدیر نیگرم تھوڑا تھوڑا پلاتے رہیں۔ اور سینہ پر مالش کرنے کے لئے قیر دلی اور کرستہ، قیر دلی کمرہ دالی دونوں ملا کر ان میں ایک لیکر ایلوا، زعفران پیکر ملا دیں، اور نیگرم مالش کر کے گرم روئی سینہ پر باندھیں +

اگر سینہ میں درد کی زیادتی ہو تو یہ گولی تیار کر کے مذکورہ نسخہ ہیدانہ کے ساتھ ایک صبح ایک شام دیں +

نسخہ حب: لوبان، مرمر سفید: دونوں کو ملا کر مونگ کے برابر گولیاں تیار کر لیں +  
پیاس کے وقت ٹھنڈے پانی کے بجائے نیگرم پانی یا نیگرم عرق گاؤ زبان یا نیگرم عرق بادیاں تھوڑا تھوڑا دیتے رہیں +

عذرا: مرض کی حالت میں غذا صرف درد نیگرم، یا آتش جو باساگو دانہ، یعنی، مونگ کی دال کا پانی تھوڑی تھوڑی مقدار میں ہر دو گھنٹہ کے بعد دیں +

اگر درد سے نفخ شکم ہو، اور اس کی وجہ سے تنگی تنفس میں زیادتی ہو جائے تو اس میں سونف جوش دیکر اچرن کا پانی ملا کر دیں، یا درد کی بجائے ماراجین یا انڈے کے سفیدی کا پانی تھوڑا تھوڑا دیں پانی ٹھنڈا نہ دیا جائے، بلکہ نیگرم اور اس میں تھوڑا نمک حل کر دیا جائے۔ حدب مرض اور پیاس کی شدت میں پانی کے ساتھ گلاب شربت لیموں بھی ملا جاتا ہے۔ پھر مرض میں جیسے جیسے کمی ہوتی جائے، اسی طرح سے غذا میں زیادتی کی جائے +

ہدایات: مریض کو صاف اور گرم لباس پہنایا جائے، اور اسے ایسے مکان میں رکھا جائے جہر دشن اور کشادہ ہو، اور ہوا کی آمد و شد اور تبدیل و تصفیہ کا انتظام ہو۔ کمرہ کی ہوا کو ٹھنڈے موسموں میں گرم رکھا جائے، مریض کو بستر پر آرام و سکون سے لیٹا رہنے دیں آٹھ بیٹھے کی اجازت نہ دیں، زیادہ بات کرنے سے روکیں، مریض کے پاس شرر و غل نہ ہونے دیں۔ کمرہ کے اندر دھواں باطل نہ ہونے دیں + ابتدائے مرض میں سینہ کو حرکت سے بچائیں، اور اسکو گرم رکھنے کی تدابیر کریں، مثلاً خضاد لگا کر گرم روئی باندھ دیں۔ ماؤف جانب پچھنے یا چونک لگانا بھی سودمند ہے +

## ذبیہ لطفال

ماہیت: بچوں کے ذات الریہ کو اردو میں ذبیہ اور پسلی چلنا کہتے ہیں۔ اس مرض میں بچہ جلد جلد سانس لیتا ہے، اور تنفس کے وقت ہر سانس میں پسلیوں کے نیچے گڑا پیدا ہوتا ہے، اسی وجہ سے اس کا نام ”پسلی چلنا“ ہے +

اسباب: مرض کی یہ ذیبت زیادہ تر ۲ سال سے کم عمر کے بچوں کو عارض ہوا کرتی ہے، اس کے اسباب وہی ذات الریہ کے اسباب ہیں۔ اس مرض میں کمزور اور لاغر بچے زیادہ مبتلا ہوتے ہیں، لیکن بعض وقت موٹا نازہ تندرست بچہ بھی سردی لگنے سے مبتلا ہو جاتا ہے +

علامات: ابتدا ہی سے مرض کا حملہ شدید ہوتا ہے، تے آتی ہے، پہلے ہلکا بخار رہتا ہے، اس کے بعد لرزہ سے بخار زیادہ تیز ہو جاتا ہے، کھانسی اُٹھتی ہے، تنگی تنفس ہوتی ہے، پسلی چلتی ہے، یعنی ہر تنفس کے وقت پسلیاں بہت زیادہ اونچی نیچی ہوتی ہیں، علی الخصوص زیریں پسلیاں اور اکثر اوقات پسلیوں کے مخراب کے نیچے تنفس کے وقت گڑا سا پیدا ہوتا ہے۔ چہرہ کا رنگ نیلگوں ہو جاتا ہے، نتھے پھیل جاتے اور حرکت کرتے ہیں، زبان خشک اور پیلی ہوتی ہے، بے چینی کافی ہوتی ہے، گاہے دست آتے ہیں۔ مرض کی شدت کی حالت میں غفلت یا بے ہوشی، یا تشنج ہو جاتا ہے +

انجام: اس مرض کا انجام عموماً اچھا ہوتا ہے، لیکن بہت چھوٹے اور کمزور بچوں میں انجام خراب بھی ہوتا ہے +

علاج: اگر مرض کا حملہ شدید ہو تو اسکا علاج ذات الریہ کے مانند ہے، مگر دوا کی مقدار خوراک ایک چمقائی یا اس سے بھی کم، حسب تقاضائے عمر ہونی چاہئے۔ چنانچہ اس میں بھی سب دستور اسی تدبیر تملین ہے، جس کے لئے بہتر یہ ہے کہ روضن میدا بخیر بار روضن بادام ماں کے دودھ یا شہد میں ملا کر تھوڑا تھوڑا چلائیں۔ یا صرف الیو اکراں کے دودھ میں حل کر کے دیں۔ جب قبض رخ ہو جائے تو پینے کے لئے وہ نسخہ پلائیں، جو ذات الریہ میں گذر چکے ہے، مگر نسخہ پلانے سے پہلے یہ گولی ایک مدد دیکر اس دوا کے تھوڑے سے حصہ میں گھسکر پہلے پلا دیں، اس کے بعد بقیہ دوا پلا دیں +

حسب ذبیہ لطفال: توتیاے سبز میاں، سہاگہ نیم بریاں، دندوں کو کبیری کے دودھ یا پانی میں حل کر کے بجرہ کے برابر گولیوں بنائیں + باقی تدابیر اور علاج ذات الریہ کے مانند ہیں +

حسب عصارہ: بچوں کے ذبیہ میں حسب عصارہ بھی بہت ہی مفید اور مجرب ہے، اس کے استعمال کے بعد اکثر اوقات تے اور دست آجاتے ہیں، جس سے بچہ کی طبیعت بہت جلد صاف ہو جاتی ہے: عصارہ ریزندہ، الیو، مصلی، حسب دستور رنگ کے برابر گولیاں بنائیں، ایک



گولی اس کے دودھ میں، یا کسی اور برقعہ کے ساتھ گھسکر چھ کر کھلا دیں۔

## شہقہ: کالی کھانسی

کھانسی کی یہ ایک متعدی اور وبائی قسم ہے، جو زیادہ تر بچوں کو لاحق ہوتی ہے۔ اس مرض کے خصوصی علامات میں سے یہ ہے کہ ہفتہ عشرہ تک نہ کام کی علامتیں ظاہر ہونے کے بعد نوبت کے ساتھ کھانسی اٹھتی ہے، اور جب کھانسی اٹھتی ہے تو اس شدت سے اٹھتی ہے کہ مریض ضعف سے اُس وقت نہ ہال ہو جاتا ہے، چہرہ اور آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں، کھانسی کے وقت جب مریض سانس زور سے اندر کھینچتا ہے تو اس وقت سسٹ کے مانند ~~تھوڑا~~ تھوڑا سا پیدا ہوتی ہے، کھانسی میں بدقت تمام تھوڑا سا لیسار بنم خارج ہوتا ہے، اکثر اوقات کھانسی کھانسی تھوڑی ہو جاتی ہے، اور بعدہ اگر پڑ ہو تو غذا باہر نکل آتی ہے، اس کے دورے بالعموم رات کے وقت اٹھتے ہیں، چہرے گھٹائیں اس کے دورے گاہے ۵-۶ مرتبہ ہوتے ہیں، اور گاہے ایک گھنٹہ میں کئی مرتبہ، دوروں کے درمیان (وقفہ) مریض تندرست جیسا معلوم ہوتا ہے، کھانسی کی شدت سے بعض اوقات کبیر پھوٹ پڑتی ہے، لقمہ کی رگیں پھٹ جاتی ہیں، پیشاب اور پانچانہ خارج ہو جاتا ہے، گاہے تشنج نمودار ہوتا ہے۔ کھانسی کے دورہ کی تحریک بچہ کے رونے، حلق میں کسی قسم کا غلغلہ ہو چنے، اگر دو غبار میں مانس لینے، اور بعض وقت غذا نگلنے یا پانی پینے سے ہو جاتی ہے، دو تین منٹ سے چھ ہفتہ تک اس قسم کی ملائیں قائم رہتی ہیں، اس کے بعد کھانسی کی شدت کم ہونے لگتی ہے، اور نوبت دیر کے بعد آتی ہے، اس طرح مرض بتدریج دور ہو جاتا ہے۔ گاہے یہ مرض کئی ماہ تک قائم رہ جاتا ہے۔ اس کے ساتھ علی العموم عروق خشک میں دم ہوتا ہے۔

**علاج:** اسکا علاج درم شعبہ قصبہ سے بہت مشابہ ہے۔ دوائیں ایسی استعمال کریں جو ہوا کی تابلیوں کو کھولنے والی اور مخرج بنم (شفقت) ہوں۔ گاہے تھوڑے لائے والی دواؤں سے فائدہ پہنچتا ہے۔

**مطب:** ربان ایک رتی باریک پیکر اور غیرہ گاؤ زبان ایک تول میں ملا کر کھلائیں، اور یہ جوشاندہ ساتھ پلائیں :- باطلا، ماشہ، اصل السوس، منقشرہ، ماشہ، پرسیاؤشاں، ماشہ، پانی میں جوش دیکر چھان لیں، اور شربت بنفشہ ۲ تول ملا کر پلائیں۔ بچوں کے لئے اس کی خوراک عمر کے مطابق کم کریں۔ اس مرض میں حب لبان (حب کندر) بھی بہت مفید اور معمولہ مطب ہے۔

**حب لبان:** کندر، ربان، آرد باطلا، مغز بیدارہ ہر ایک ۵ ماشہ، رب السوس، کتیرا، گل بنفشہ، ترجمین ہر ایک ۵ ماشہ، مرز سنقہ ۵ ماشہ، انیسون، بادیان، مغز بادام تلخ، منقشرہ، قند سفید ہر ایک ۵ ماشہ

کوٹ چاکر، لعاب اسپنفل کی مد سے چنے کے برابر گریاں بنالیں، ایک گولی منہ میں رکھیں، اور لعاب  
مچھتے جائیں۔ جب وہ مل ہو جائے تو دوسری گولی رکھیں + چھوٹے بچوں کو یہ گولی شہد میں گھس کر دے  
سکتے ہیں (دن میں تین بار) +

سفوف کا کڑا اسٹنکی بھی اس مرض میں معمول مفید ہے، کا کڑا اسٹنکی نیم بریاں، بخیل نیم بریاں  
دار فطیل، سب دواؤں کو کوٹ چاکر سفوف بنائیں، اور اس میں سے ایک رتی محل چائے میں ملا کر  
چائیں۔ یہ ایک خوراک ہے، اسی طرح دن میں چند بار چٹانا چاہئے +

## سِل

سِل کے لئے لاغری کے ہیں؛ اس مرض کو سل کہنے کی وجہ یہ ہے کہ لاغری اس مرض میں  
لازم ہے لہذا سِل کے معنی ظاہر ہونے کے ہیں، کیونکہ ہاتھ پاؤں کی ہڈیاں لاغری سے ظاہر ہونے  
لگتی ہیں؛ کہا جاتا ہے "سِلِفْتُ مَسْلُوْلٌ"؛ نکلی تلوار؛ {سِل پھیپھڑوں کا (مخصوص) قرعہ یعنی زخم  
ہے} قرعہ کو تم جانتے ہی ہو کہ گزشت کے تفرق اتصال کو، جبکہ اس میں پیپ پڑ جائے، قرعہ کہتے  
ہیں، اور چونکہ دینی بخار (خیف بخار) اس زخم میں لازم ہوتا ہے، اسلئے قرشی نے پھیپھڑے  
کے زخم اور دق کے مجموعہ کو سل کہا ہے، اور اسے امراض مرکبہ میں سے شمار کیا ہے (جو چند  
امراض کے اجتماع سے پیدا ہوتے ہیں) + اور شیخ گاہے سِل کو ایک ایسے مرض کے لئے  
بولتا ہے، جس میں بخار نہیں ہوتا ہے، لیکن پھیپھڑے غلیظ اور لیسیدار تڑوں کو قبول کرنے کے  
لئے مستعد ہوتے ہیں، جو ہمیشہ ان پر گرتے رہتے ہیں، اور انکی نایاں تنگ ہو جاتی ہیں،  
اس لئے سانس میں تنگی اور شدت کی کھانسی ہو جاتی ہے، جو انکے قوی کرتا تو اس اور بدن کو لاغر  
کر دیتی ہیں۔ یہ لوگ فی الحقیقت دمہ والوں جیسے ہوتے ہیں۔ اور عام لوگ سل اس نیم کو کہتے  
ہیں جو سینہ اور پھیپھڑوں میں جمع ہو جاتی ہے +

ماہیت مرض : مادہ سلیس طے العوم یا کما پھیپھڑے کی چوٹی (زادیہ) اؤف ہوتی ہے، اور  
اس مادہ سے ابتدا میں چھوٹے چھوٹے کسی قدر سخت اور گول دانے (آبجاء) بنتے ہیں، جن کی  
وجہ سے پھیپھڑے کے متعلقہ اجزاء میں خیف قسم کا درم جاری پیدا ہو جاتا ہے۔ کچھ عرصہ بعد متورم  
نرم ہو جاتا ہے، اور اس میں پیپ پیدا ہو جاتی ہے، اور اس کے ساتھ وہ مخصوص دانے بھی  
نرم ہو جاتے، اور گل کر لغم کے ساتھ پیپ کی شکل میں خارج ہوتے ہیں، ان آبجاءوں اور  
پھیپھڑے کے گلنے کی وجہ سے پھیپھڑے میں چھوٹے یا بڑے گڑھے بڑ جاتے ہیں، جن میں پیپ اور  
لغم ہوتا ہے۔ بعض اوقات ان گڑھوں کی دیواریں ایک دوسرے سے مل جاتی ہیں، اور ریشہ دار  
ساخت سے یہ گڑھے بند ہو جاتے ہیں، اور صحت حاصل ہو جاتی ہے۔ مگر عموماً یہ غار بڑھتی ہی

چلے جاتے ہیں، اور آخر کار تمام پیپھر اگل جاتا ہے + بعض اوقات یہ سل کے دانے نرم ہونے، اور پیپ بننے کی بجائے زیادہ سخت ہو جاتے ہیں، اور پیپھرے کے اندر یہ کنگریوں (احصات) میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ ان کنگریوں کے خارج ہونے کے بعد گاہے مریض تندرست ہو جاتا ہے، اور گاہے پیپھروں میں زخم ہو جاتے ہیں +

یہ مرض بطور وراثت کے بھی والدین سے اولاد میں منتقل ہوتا ہے۔ ضعیف توئی اس مرض کے لئے اسلخ کو تیار کر دیتا ہے (سبب مقدم ہے)۔ اس مرض کے لئے عمر اور جنس کی کوئی تخصیص نہیں ہے، مگر جوانی میں اکثر دیکھا جاتا ہے۔ دیہات کی نسبت شہروں میں اس کی کثرت ہے، تنگ و تاریک مکانات اور گندہ ہوا اور قوانین خطان صحت کی خلاف ورزی اس کے اسباب ہیں۔ اس مرض کا اثر شوہر سے بیوی تک اور بیوی سے شوہر تک پہنچ جاتا ہے + مترجم

**اسباب** { یہ زخم گاہے پیپھروں کے ورم کے بعد پیدا ہوتا ہے } جبکہ اسکا مادہ کھانسی کے ساتھ خارج نہ ہو، بلکہ پک کر پیپ بن جائے { گاہے یہ ورم پہلو کے بعد ہوتا ہے } جبکہ اس میں ریم پڑ جاتی ہے، اور پھوٹ کر پیپھروں کی طرف رس جاتی ہے، اور چالیس روز تک خارج نہیں ہوتی ہے۔ اس حالت میں یہ ریم جدت و عفونت کے باعث پیپھروں کو گلا کر متفنن کر دیتی ہے، اور ان میں زخم ہو جاتا ہے { گاہے یہ مرض نفث الدم (خون کے تھوک) کے بعد ہوتا ہے } جبکہ یہ خون پیپھروں کے پھٹنے سے نکلا ہو، جس میں پیپ جلد بڑھ جاتی ہے؛ کیونکہ پیپھروں میں رطوبت زیادہ ہوتی ہے، یا جبکہ خون کسی دوسرے عضو سے پیپھروں پر گر رہا ہو، اور یہ خون ایسا تیز ہو کہ پیپھروں کو فاسد کر دے { گاہے یہ زکام کے بعد ہوتا ہے } اس میں اعراض ہے، کیونکہ مصنف کے نزدیک زکام وہ مرض ہے، جس میں داغ کے مواد نقصان کی طرف آتے ہیں۔ لیکن یہاں مصنف نے رازی کی عبارت کتاب فاخر سے نقل کی ہے، اور وہ اپنی اصطلاح کو بھول گئے، جو کتاب کے پہلے حصہ میں مقرر کر چکے ہیں + { گاہے یہ دماغی نزلوں کے بعد ہوتا ہے، جو ایک عرصہ تک بکثرت گرتے رہے ہوں } علی الخصوص اسوقت جبکہ آن میں کرنی بڑی کیفیت ہو، جو پیپھروں کو خراب کر کے زخم پیدا کر دے { اور گاہے پُرانی کھانسی کے بعد ہوتا ہے } اس سے پیپھرے کی رگیں پھٹ جاتی ہے + { اس زخم میں نرم بخار ہر وقت رہتا ہے، جو تمام علامتوں میں دق کے بخار کے مانند ہوتا ہے } مثلاً کھانے کے بعد، اور شب کے وقت بڑھتا ہے، اور چھوٹنے سے اول حرارت ملتی، مگر کچھ عرصہ بعد تیز معلوم ہوتی ہے۔ { کیونکہ پیپھروں کے قرب سے قلب گرم ہو جاتا ہے } نیز ردی، گندے، اور گرم بخارات قلب تک پہنچتے رہتے ہیں۔ اور زخم کی وجہ سے { پیپھروں کے فعل تنفس میں بھی فتور پیدا ہو جاتا ہے } جس سے قلب کو

خشک پہونچا کرتی ہے، اس لئے بخارات و جانیہ کی قلب میں کثرت ہو جاتی ہے، روح اور حرارت غریزیہ گھٹ جاتی ہے، اور حرارت غریبہ قلب، اور سارے بدن میں بھڑک اُٹھتی ہے، اور بخار آ جاتا ہے۔ اس بخار کے ہلکے ہونے کی وجہ انشاء اللہ رقی کے بیان میں بتائی جائے گی۔

**علامات:** سل کی ابتداء میں، جبکہ پیپسرے کی ساخت میں پیپ نہ پڑی ہو، بلکہ اس کی ساخت مادہ سل سے سخت اور متورم ہو گئی ہو، علامات رفتہ رفتہ ظاہر ہوتی ہیں، اور تشخیص بہت دشوار ہوتی ہے۔

**درجہ ابتدائی** میں مریض کو کھانسی ہوتی ہے، جو بالعموم کھانا کھانے کے بعد، بیٹھنے پر، سونے کے وقت اور علی الصباح شدید ہوتی ہے۔ ابتداء میں کھانسی اکثر خشک ہوتی ہے، لیکن گاہے کسی قدر لیسدار لہجہ نکلتا ہے، جس میں کم بیش خون کی آمیزش ہوتی ہے۔ گاہے خون آدھ آدھ سیرنگ خارج ہو جاتا ہے، مریض کمزور ہو جاتا ہے، معمولی کام کرنے اور چند قدم چلنے سے سانس چڑھ جاتا ہے، قوت باضمہ خواب ہو جاتی ہے، اور روحنی غذاؤں سے نفرت ہو جاتی ہے۔ بدن کا رنگ زردی مائل ہو جاتا ہے، نبض لین (نرم) اور سریع (تیز) ہوتی ہے۔ دوپہر کے بعد بدنی حرارت کسی قدر بڑھ جاتی ہے، رات کے وقت سرد ہونے سے سر کے بال تر ہو جاتے ہیں۔ اوٹ جانب سینہ میں کم بیش درد ہوتا ہے، انگلیوں کے پورے موٹے ہو جاتے ہیں، اور مسوڑھوں پر شرخ لیکر یا دکھائی دیتی ہیں۔

اس درجہ میں ہنسی کے اوپر اور نیچے ٹھوکنے سے اوٹ جانب ٹھوس آواز آتی ہے، یہاں ہاتھ رکھ کر مریض سے بولنے کو کہا جائے، تو رزش معمول سے زیادہ محسوس ہوتی ہے، سانس اندر کیپھنے پر اوٹ جانب کم پھیلتا ہے، اور تنفس کی آواز مساع میں کمزور سنائی دیتی ہے۔

جب مادہ سل سے پیپسرے میں پیپ پیدا ہو جاتی ہے، تو وہ علامتیں نمودار ہوتی ہیں، جو مصنف نے بیان کی ہیں۔ اسکو بعض لوگ درجہ دوم کہتے ہیں۔ اس حالت میں لاغری و کمزوری بہت زیادہ ہوتی ہے، صبح کے وقت کھانسی میں پیپ مائل و لہجہ بھی کثرت خارج ہونے لگتا ہے، جس کی رنگت زرد سبزی مائل ہوتی ہے، بخار جو پہلے روزانہ چڑھتا و روٹ جاتا تھا، اب وہ کم بیش ہر وقت قائم رہتا ہے، اور غذا کو کھانے کے بعد دوپہر یا شام کو لڑھکے ساتھ تیز ہو جایا کرتا ہے، نبض زیادہ سریع ہو جاتی ہے، نصف شب کے بعد پسینہ اگر بخار خفیف ہو جاتا ہے، پسینہ زیادہ تر بالائی نصف بدن پر آتا ہے، ہاتھ پاؤں کے ٹلوے جلتے ہیں، بھڑک زائل ہو جاتی ہے، آنکھیں روشن اور چمکدار ہوتی ہیں (مترجم)۔

{سل کے علامات میں سے بڑھ یعنی پیپ کا ظاہر ہونا ہے} بڑھ وہ سفید، پکنی، اور معتدل القوام رطوبت ہے، جو پکے ہوئے زخم سے بہتی ہے۔ ریم کے خارج ہونے کی وجہ یہ ہے کہ طبیعت زخم کو بھرنے چاہتی ہے، جو ریم کے خارج کئے بغیر نامکن ہے، نیز اس ریم سے پھیپھڑوں کو اذیت پہونچتی ہے، اس لئے طبیعت کھانسی کے ذریعہ اسکو نکالتی ہے۔ {لیکن پیپ اور بلغم خام میں فرق کرنے کی ضرورت ہے} کیونکہ پیپ سے مشابہت تو بلغم خام ہی کو ہے، جو پیپ کی طرح گاڑھا اور سفید ہوتا ہے۔ اور ان میں فرق کرنے کی ضرورت اسلئے ہے کہ بعض آدمیوں کے سرے، جیسا کہ تمہیں معلوم ہے، سینہ پر بیدار اور گاڑا بازو لگا کر آتا ہے، اور کھانسی اور سانس کی تنگی میں مبتلا رہتے ہیں، اور یہ رطوبت نکلا کرتی ہے، اور ان کا حال بل والوں کا سا ہوتا ہے {جلانے میں پیپ سے بدبو آتی ہے} کیونکہ پیپ کی بنانے والی دہی حرارت اصلیت ہے، جو ماضی حرارت کی شرکت سے کام کرتی ہے، اور ماضی حرارت جب رطوبتوں پر اپنا تسلط جاتی ہے، اور اس پر پورا غلبہ نہیں پاتی ہے کہ اُنکے اجزاء لطیفہ کو اڑا کر اور اجزاء خلیطہ کو بھجاکر ایک جزو کو دوسرے جزو سے علیحدہ کرے، تو ان رطوبتوں میں ایسی گرمی پیدا کرتی ہے کہ ان میں سخت جوش آتا ہے، یا غیر طبعی حرکت کرتی ہیں، اور بدبو دار ہو جاتی ہیں، اُنکے مزہ اور بو میں تغیر آ جاتا ہے، اور اسقدر ان میں فساد آ جاتا ہے کہ اس کے بعد کسی طرح ہضم ہو کر یا نفع پاکر اصلاح پذیر نہیں ہو سکتی ہیں، جن سے بدن میں کچھ بھی نفع پہونچ سکے، یہی معنی عفونت یا گندگی کے ہیں۔ گاہے عفونت اسقدر غالب ہوتی ہے کہ تھوکتے ہی دقت محسوس ہوتی ہے، اور گاہے یہ اس طرح پوشیدہ ہوتی ہے کہ جب تک آگ پر نہ رکھی جاوے، اور اس کے گرم، لطیف، اور بودار اجزاء آگ کے جلانے سے قوت شامہ تک نہ پہونچیں، بدبو معلوم نہیں ہوتی ہے {اور پانی میں کچھ عرصہ بعد تہ نشین ہو جاتی ہے} کیونکہ حرارت اصلیت جب ان میں عمل کر کے کسی قدر نفع دیتی ہے تو اس کے ریاحی اجزاء (ہوائی اجزاء) تحلیل ہو جاتے ہیں، جو اسکو تیرا سکتے ہیں {گاہے پیپ کے ساتھ خون بھی ہوتا ہے} جبکہ حرارت اصلیت اسقدر پکا نہیں سکتی ہے کہ وہ سفید ہو کر اصلی اعضا کے مشابہ ہو جائے، یا جبکہ کوئی رگ گل جاتی ہے، جس سے خون رستا ہے، {یا کھانسی میں کھرنڈ خارج ہوتا ہے} کیونکہ زخم کے مقام سے چھلکے سے اترتے ہیں، جس طرح میردنی جرب سے چھلکے جھڑ جاتے ہیں۔ برخلاف اس کے بلغم خام میں نہ بدبو ہوتی ہے، نہ پانی میں بیٹھتا ہے، اور نہ اُس میں خون یا کھرنڈ ہوتا ہے۔ {سل کے علامات میں سے یہ بھی ہے کہ پھیپھڑوں کے درم کی طرح رخسار میں سُرخی ہوتی ہے} لیکن بخارات کی کمی کی وجہ سے یہاں سُرخی کم ہوتی ہے {اس سُرخی کو حرمت دقیدہ

کہتے ہیں) +

{ناخن ٹیرے ہو جاتے ہیں، کیونکہ انکے نیچے کا گوشت گل جاتا ہے، جو انہیں بازو دھتا اور سہارہ دیتا ہے} اس کی وجہ قلب کی حرارت کی شدت اور اس حرارت کا تمام بدن میں سرایت کر جانا ہے +

جب مریض کی حالت نہایت ابتر ہو جاتی ہے، اور مذکورہ علاماتیں شدید ہو جاتی ہیں، تو اسکو سل کا تیسرا (د) (ج ۵) کہتے ہیں، جس میں کھانسی بڑھ جاتی ہے، بلغم کے ساتھ پیپ بکثرت خارج ہوتی ہے، پیپھڑوں میں بڑے بڑے زخم بن جاتے ہیں، رات کو بخار تیز ہو جاتا ہے، اور آخری شب میں صبح کے وقت بعض مریضوں کو اس کثرت سے پسینہ آتا ہے کہ تمام بدن اور بستر سینہ سے تر ہو جاتا ہے، مریض کی قوت بالکل نائل ہو جاتی ہے، اور وہ بستر پر پڑا رہتا ہے، ناخن سفید اور گول ہو جاتے ہیں، بال گر جاتے ہیں۔ اسہال جاری ہو جاتے ہیں۔ مائع پاؤں میں پیچ (بھر بھرا ہٹ) ہو جاتا ہے۔ اور باوجودیکہ مریض موت کے قریب پہنچ جاتا ہے، مگر شفای کی امید قائم رہتی ہے۔ ہوش و حواس مرتے دم تک برقرار رہتے ہیں۔ بعض مریضوں میں مرنے سے قبل مائع پاؤں میں تشنج، کمر میں درد، اور قہیچے لگی تنفس ہوتی ہے +

**تدبیر تحفظ** چونکہ ضعف سے اس مرض کی استعداد بہت بڑھ جاتی ہے، اس لئے ایسے تدابیر کا خیال رکھیں، جن سے بدنی قوتیں برقرار رہیں + خود د و فونش کے متعلق مندرجہ ذیل ہدایتوں پر عمل کریں :-

(۱) مائع منہ دھو کر اور کلی کر کے کھانا کھایا کریں (۲) خورد و نوش میں ہمیشہ اعتدال رکھیں (۳) زرد و ہضم اور مقوی غذائیں کھائیں، دودھ، گھی، کھن، بالائی زیادہ استعمال کریں۔ (۴) گائے کا دودھ جوش دیے بغیر نہ استعمال کریں (۵) گوشت کو ہمیشہ اچھی طرح پکا کر اور خوب گلا کر کھانا چاہئے (۶) اگر بچہ کی سسل ہو تو وہ بچہ کو دودھ نہ پلائے (۷) مریض سل کے جموٹے برتنوں میں کھانے پینے سے پرہیز کریں (۸) شراب، اور نشہ آور چیزیں قابل پرہیز ہیں (۹) تباکو کا کھانا اور پیانا مضر ہے۔ بود و باش کے متعلق ضروری ہدایات یہ ہیں کہ روشن اور کشادہ مکان میں بود و باش اختیار کریں، جہاں تازہ ہوا کی آمد رفت اچھی ہو، ریشنی اور تازہ ہوا اس مرض کے دشمن ہیں۔ مکان کو گرد و غبار اور دھوئیں سے محفوظ رکھیں، سوتے وقت چراغ نکل کر دیا کریں، ایک ہی کمرے میں بہت سے آدمی نہ سوئیں، کھڑکیاں اور روشن دان بند نہ کریں +

رنج و خم اور فکر و غصہ سے آنا و رہنا چاہئے +

کثرتِ جماعت، اور فحش کی شادی اس مرض کو بہت پیدا کرتی ہے +

جانی اور داعی محنت کی زیادتی بہت مضر ہے، اور لگی ورزش مفید ہے +  
مسلول کو تندرست اشخاص سے حتی الامکان الگ رہنا چاہئے، لہٰذا اور شوک خاص ظرف  
میں جیسے کہ اسے پھر پاک کر لیا جائے، اس کے رد مال و بستر وغیرہ کو کھلتے ہوئے پانی میں نہو کر  
استعمال میں لانا چاہئے +

**علاج** اگر کوئی رکاوٹ نہ ہو تو ابتداء میں اس جانب کی باسلیق کھولیں، جلد سرد و محسوس  
ہوتا ہے، اور اگر دماغ سے کوئی شے اترتی ہوئی محسوس ہو تو قیصال کی قصد کھولیں، تاکہ پھیپھڑوں  
کی طرف دماغ سے کچھ گرنے سکے {گدھی کا دودھ پلائیں} گدھی کا دودھ رقیق اور لطیف ہوتا  
ہے۔ کیونکہ گدھی کے بدن کا گوشت سرداوی ہوتا ہے، جو خون سے اپنے مشابہ اجزاء (شواہد)  
جذب کر لیتا ہے، اور باقی رقیق اجزاء دودھ بن جاتے ہیں۔ راء عورتوں کا دودھ؟ اس کی  
رقت کی وجہ یہ نہیں ہے بلکہ وجہ یہ ہے کہ عورتوں کے بدن میں رطوبت ہوتی ہے، اور فتن  
کی طبیعت اس بدن کی طبیعت کے مشابہ ہوتی ہے، جس بدن میں وہ پیدا ہوتا ہے۔ اگر گدھی  
کو ایسی بوٹیاں کھلائی جائیں، جن میں خشکی، اور قوت قابضہ ہو مثلاً جعدہ (بھنگرہ) اور عوج  
(کلاب کے انڈے ایک غیر مشہور برقی ہے۔ افحال قوت کے انڈے ہیں) وغیرہ تاکہ اس دودھ  
میں بھی خشک کرنے کی قوت آجائے، تو بہتر ہے {عورتوں اور بکریوں کا دودھ پلائیں} +  
بشریکہ دق کے بخار کے ساتھ عضوت کا بخار نہ ہو۔ ورنہ دودھ اس حالت میں صفراء بن کر  
بخار بڑا دیتا ہے، اسلئے بدن کی پرورش تو کیا حاصل ہوگی، اس سے نہیادہ بدن نکل جائے گا،  
اور معدہ بھی ضعیف نہو کہ دودھ اس میں فاسد اور ترش ہو جائے، کیونکہ دودھ دراصل ایسا  
خون ہے، جو پورے طور پر پختہ ہو گیا ہے، اور چھاتیوں میں جا کر اور بھی زیادہ پختہ ہوا ہے،  
اسی وجہ سے یہ ہر ایک اثر کو جلد قبول کر لیتا ہے۔ اگر معدہ درست ہوتا ہے تو صلاخ خون  
بن جاتا ہے، ورنہ فاسد ہو جاتا ہے۔ دودھ سل والوں میں اس لئے مفید ثابت ہوتا ہے کہ یہ  
غذا ہے، بدن میں تازگی اور قوت بخشتا ہے، خلط فاسد کو درست کرتا ہے، اس سے کثیر  
مقدار میں اچھا خون پیدا ہوتا ہے، جو جلد نفوذ کرنے والا ہوتا ہے، پنیہر کی وجہ سے زخم میں  
لیس پیدا کرتا ہے، جس سے زخم بھر جاتا ہے، اور کمسن کی وجہ سے جو مواد کو نرم اور ڈھیلا  
کرنے کی قوت رکھتا ہے، لہٰذا پانی کی خارج کرتا ہے، اور پانی کی وجہ سے زرد آب (زخم کے  
پانی) اور پیپ کو صاف کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اس میں ایک ایسی حرارت بھی ہے،  
لیکن اس میں رطوبت ہوتی ہے، جو زخم کے لئے مخالف ہے، کیونکہ زخم کے علاج کا دار و مدار  
حتی الامکان خشکی پر ہوتا ہے، لیکن سل والوں کو یہ اس لئے بحد مفید پڑتا ہے کہ بدن میں رطوبت  
بخشتا ہے، اور اجزاء اصلہ کی رطوبت کی حفاظت کرتا ہے، اور قلب پر خشکی کا قلبہ ہونے  
نہیں دیتا ہے، کیونکہ اس قرحہ میں دق کا ہونا ضروری ہے۔ اور دودھ قلب، سینہ، اور پیش

اولیٰ کے آس پاس کے اعضاء کے لئے نہایت مفید چیز ہے، مگر چھاتیوں سے دوہتے ہی گرم گرم پی لینا چاہئے؛ کیونکہ یہ جلد متغیر ہو جاتا اور جلد اس کی قوت باطل ہو جاتی ہے، اور اس لئے کہ ہوا جب اس میں لگ جاتی ہے، تو سنی جس طرح خزانہ سے ٹھکر جم جاتی ہے، یہ معدہ میں جم جاتا ہے۔ اگر چھاتیوں سے منہ لگا کر پینا ممکن ہو تو بہتر ہے۔ (اور کیکڑوں کے ساتھ اراش شیر ملائیں) یہ غذا اور رطوبت بخشتے ہیں، بخار کو ٹھنڈا کرتے ہیں، زخم کو گندے رطوبات سے، جو بھرنے میں رکاوٹ پیدا کرتے ہیں، پاک کرتے ہیں، جو کربا کو پانی میں کوٹ کر اور نچوڑ کر کیکڑوں کے ساتھ ہلکی آنچ پر پکانا چاہئے۔ کیکڑوں کو زندہ پکا کر اوسکے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دئے جائیں، پھر راکھ اور نمک کے پانی سے دھوئے جائیں؛ تاکہ لیسار اور گندہ رطوبتوں سے پاک ہو جائیں (باقی وہ تدابیر کام میں لائیں جسکا ذکر کتاب کے آخر میں دق کے بیان میں آئیگا، اور زخموں کی رعایت سے ایسی چیزیں ساتھ رکھیں، جو زرداب، اور پیپ

صاف کرتی ہوں) کیونکہ صفائی کے بغیر زخموں کا بھرنا ناممکن ہے (اور کھانسی میں سکین دیتی ہوں) کیونکہ کھانسی سے پیپٹروں میں سخت حرکت ہوتی ہے، جو زخم کو پھاڑ کر وسیع کر دیتی ہے؛ اور پیپٹروں میں درد پیدا کرتی ہے؛ کیونکہ اس حرکت سے پیپٹروں کی طرف مواد کھینچ پٹے آتے ہیں، جو کھانسی کے بغیر خارج ہی نہیں ہوتے ہیں؛ اس لئے مرض پھر عود کر آتا ہے۔ (اور زخم کو بھرتی ہوں) یعنی زخم کو خشک کرنے والی دوائیں ہوں، اور ان میں تیزی نہ ہو؛ کیونکہ سارے زخموں کا علاج یہی ہے کہ انہیں خشک کیا جائے، خصوصاً پیپٹروں جیسے تر عضو کا زخم، جس میں نرمی کی رطوبتیں بڑی مقدار میں ہمیشہ گرتی رہتی ہیں، اور بخارات چڑھتے رہتے ہیں۔ اسی وجہ سے بعض کہتے ہیں کہ یہ مرض لا علاج ہے، کیونکہ ریم کھانسی ہی سے صاف ہو سکتی ہے، اور کھانسی زخم کو بڑھا دیتی اور اسکو زیادہ پھاڑ دیتی ہے، اور درد بڑا کر مواد کھینچ لاتی ہے، جو ریم اور درم کو زیادہ کر دیتے ہیں۔ اسی طرح زخم کی خشک کرنے والی دوائیں اخراج بلغم و ریم میں رکاوٹ پیدا کرتی ہیں، اور بخار کی تیزی کو بڑھا دیتی ہیں، اس کے برعکس بخار کی سرد دوائیں، مثلاً کافور، بلغم اور ریم کو خلیفہ کر دیتی ہیں، اور نکلنے میں رکاوٹ پیدا کرتی ہیں +

جالبینوس نے اسکے لا علاج ہونے کے متعلق چند دوسری جہتیں پیش کی ہیں (۱) پیپٹروں ہر وقت شکڑتے اور پھیلے رہتے ہیں، اور زخم کے بھرنے کے لئے آرام و سکون کی ضرورت ہے تاکہ زخم کے کنارے مل جائیں۔ رہا حجاب عاجز یہ بھی اگرچہ ہمیشہ حرکت کرتا رہتا ہے، لیکن اس کی حرکت پھیلنے اور شکڑنے کی نہیں ہے، جو زخم کے بھرنے سے مانع ہو سکے (بلکہ یہ چڑھتا اور اترتا ہے) (۲) پیپٹروں کے دوار کے راستے سے دور واقع ہیں، جس سے اس کی قوت کمزور

لے سنی خزانہ سے ٹھکر ہوا، کٹے ہی رقیق ہو جاتی ہے۔ شارح کا کلام تامل کے قابل ہے۔ مترجم +



اسکا فعل متغیر ہو جاتا ہے، اس لئے زخم کے بھرنے میں پورا کام نہیں کر سکتی ہے۔ چنانچہ دوا پہلے منہ میں جاتی ہے، پھر مری، پھر معدہ، پھر کچے ہمد دیگرے چھوٹی آنتوں میں، پھر عروق ماساریقیہ میں، پھر اب الکید اور اس کی شاخوں میں، جو مقعر جگر میں واقع ہیں، پھر آن وریدوں میں جو جگر کے محدب حصہ میں واقع ہیں، پھر درید اجوف میں، پھر قلب، اور پھر پیپٹروں میں پہنچتی ہے۔ اتنی دراز مسافت میں دوا کی قوت پراگندہ ہو جاتی ہے، اور اگر دوا باہر سے لگائی جاوے، تو پہلے وہ سطح جلد میں لگتی ہے، اور اس میں اسکا اثر نفوذ کرتا ہے۔ پھر سینہ کے عضلات اور ہڈیوں میں، پھر پیلوں کے اندر استر کرنے والی جھلی میں، پھر پیپٹروں کی جھلی میں، پھر خاص پیپٹروں میں پہنچتی ہے (۳) دوائیں اگر سرد ہوں تو وہ نفوذ کرنے میں سست ہوتی ہیں، اگر گرم ہوں تو بخار زیادہ کر دیتی ہیں، خشک ہوں تو دق میں ضرر پہنچاتی ہیں، اور تر ہوں تو زخم بھرنے میں دیتی ہیں (۴) اگر زخم تیز بادوں سے پیدا ہوا ہو، تو آدقتیکہ اس بادہ کی اصلاح نہ ہوا چھا ہونا ناممکن ہے، اور اصلاح میں اتنا وقفہ صرف ہو جاتا ہے کہ زخم پھٹ کر مایہ بن جاتا ہے، جو قطعاً پھر نہیں سکتا، یا پھیل کر پیپٹروں کو کھکا جاتا ہے۔ اسی طرح اس سل کا بھی حال ہے، جو درم کے بعد ہوتا ہے (۵) پیپٹروں کے زخم اور نازک ہیں، اسلئے جلد گل جاتے ہیں (۶) پیپٹروں کا خون نہایت رقیق اور گرم ہوتا ہے، اس لئے وہ جلد جمتا نہیں ہے، جس سے زخم بھی نہیں بھرتا ہے (۷) پیپٹروں کی رگیں بڑی اور کشادہ ہیں، اس لئے انکا تفرق بھی بڑا ہوتا ہے، جبکا جو ٹنا طبیعت پر دشوار ہوتا ہے (۸) انکی رگیں کیوں کی طرح سخت ہیں، جیسا کہ تشریح سے ثابت ہے (۹) پیپٹروں اور انکی رگیں ہوا کے لئے نایاں ہیں، جو انہیں پھسلاتی رہتی ہے، اس لئے یہ بھر نہیں سکتے ہیں۔

**مطب:** اگر کمانی کے ساتھ خوں آرا ہو تو یہ نسخہ دیں۔ گیرد۔ سنگراحت۔ دم الاخیرین بعد سوختہ۔ رب السوس۔ معن عربی۔ کثیرا۔ ہر ایک ایک ماشہ۔ باریک پیسکہ خیرہ خشخاش دوزلہ میں ملا کر دو حصے کریں، ایک حصہ صبح اور ایک حصہ شام کے وقت کھلائیں، اور اوپر سے بہدانہ ۳ ماشہ، عتاب ۵ دانہ، سچتاں ۹ دانہ کو پانی میں جوش دیکر شربت بنفشہ ۲ تولہ، ملا کر پلائیں، یا یہ نسخہ پلائیں:-

سرطان سوختہ دورقی، رب السوس، گوند بول کثیرا، بنسلوچن، دانہ الابخی خود، سریشم باہی، ست گلو، کبرائے شمع، ہر ایک نصف ماشہ کو باریک پیسکہ شربت خشخاش ۲ تولہ میں ملا کر پلائیں، اور پر سے مذکورہ بالا جو شانہ پلائیں۔

**فنیقہ صفی السہاک،** سل کے لئے مفید ہے۔ غری المسک، سریشم باہی، ۲ ماشہ، مصری ۲ تولہ، دس تولہ دودھ میں جوش دے کر پلائیں۔

دوا کبریت: سل اور نفت الدم کے لئے بہت مفید ہے، گندک آملہ سار ایک ماشہ  
باریک پیکر شربت اجماز، یا غیرہ خوشنشا، یا لعلی پپتاں کے ساتھ دیں +  
دوائے خرنہ نوشادر: اگر زیادتی کے ساتھ خون آ رہا ہو تو یہ نسخہ مفید ہے: تخم خرنہ  
۷ ماشہ، نوشادر ۶ ماشہ مٹی کے آبخورہ میں ملانی مٹی سے بند کر کے ایک گھنٹہ تک پانچلہ بستی میں  
آپن دیں، پھر باہر نکال کر ۶ رقی اس میں سے لیں، اور شربت انجبار ۲ تولیں لاکر چلائیں +  
اگر دست آنے لگیں، تو قرص طباشیر کافی ۵ ماشہ، شربت حب الّاس، یا شربت خوشنشا  
کے ساتھ دیں +

بعض مفید مرکب دوائیں: شربت فریادرس، شربت اجماز، قرص سرطان باؤ  
وکا فوری، قرص کافور، دیا قوزہ وغیرہ +  
اغذیہ، پیرہیز، اور مناسب ہدایات: مریضان سل کو غذائیں ایسی دیں جو  
زود ہضم، کثیر الغذاء اور مقوی ہوں۔ دودھ ان کے لئے بہت مفید غذا تسلیم کیا گیا ہے،  
جن میں سے گدھی اور عورت کا دودھ بہت بہتر ہے۔ ملاوہ ازیں گائے اور بکری کا دودھ  
بھی جوش دیکر پلایا جاسکتا ہے۔ اسی طرح اچھی غذاؤں میں انڈے کا شوربا، آتش جو سادہ و  
سرطانی، بکری یا بھڑکے کرشت کی بخنی، چوزہ مع کی بخنی، چھاپچھ، دام کا شوربا، ہوار اور  
مکان وغیرہ کے متعلق جو تدابیر تحفظ میں بتائے گئے ہیں وہ سل کے مریضوں کے لئے مفید ہیں،  
سیر و تفریح اور تبدیل آب و ہوا ان کے لئے اچھی ہے، سمندر کا سفر، بلند پہاڑوں، اور  
ساحل سمندر کے مقامات کی آب و ہوا بھی مفید ہے۔ سل کے مریضوں کے لئے بعض پہاڑوں  
پر شفا خانے بنے ہوئے ہیں جو بہت اچھی آب و ہوا رکھتے ہیں + مریض سل کے لئے دوا  
سے زیادہ ضروری چیز حفظان صحت کی زبردست پابندی ہے، چریش نے گفتند کی کثرت کو  
اس مرض کے لئے مہرب لکھا ہے +

## پپ تھو کنا (نفت مژدہ)

{ گاہے غلیظ پپ بغیر اس کے کہ بدن میں حرارت کی زیادتی ہو، سنہ کے راہ خارج  
ہوتی ہے۔ یہ گاہے پیچیدگیوں سے اور گاہے سینہ سے نکلتی ہے، کیونکہ اس کے گرد کے  
اعضاء کا درم پھوٹ جاتا ہے { جو سینہ سے نکلتی ہے اُس میں پہلے سینہ میں درد اور  
پھوٹا ہوتا ہے } +

علاج: { زود فاعل، انجیر، ماشا لمشی، ایرسا، اور میٹھی کا جو شانہ پلایں، سینہ پر پپ  
کے رقیق کرنے والے طلاء لگائیں { مثلاً زود فاعل، تر، بہر زود، آر در سنہ و مٹر کا آملہ میٹھی،

تخم اور ٹنگن، پرسیا و شاں، روغن بابونہ، روغن فار، مرغیوں کی چربی اور شہد { اور مرکی،  
 بیعد از ماند کنند، ہڑتال کی حالت میں دھونی دیں } تاکہ ریم اگر پیسپٹروں میں ہو تو رقیق ہو کر  
 باسانی نکل آئے، اور اگر سینہ میں ہو تو رقیق ہو کر پیسپٹروں کی طرف مترشح ہو (رسے)۔ اس  
 قسم میں اگر ریم پیسپٹروں کی طرف نہ رسے بلکہ سینہ کی فضا میں گر پڑے تو حجاب ماجزہ کے  
 متعفن ہونے اور سخت درم کے پیدا ہو جانے سے مریض ہلاک ہو جاتا ہے { پھر ریم کی صاف  
 کرنے والی گولیوں سے اسے صاف کریں } مثلاً السی، تخم صنوبر، منتر ہولہ، سیتی، رب السوس،  
 ایرسا، لیکر شہد کے ساتھ گولیاں بنائیں، کیونکہ پیسپ اگر پیسپٹروں سے منہ کے راہ نہ نکلے تو ان کو  
 گلا کر فاسد اور متعفن کر دے، اور مریض بالآخر سل میں گرفتار ہو جائے۔

## سینہ میں پیسپ کا جمع ہونا راہ محققہ فی الصدہ

{ اسکا سبب سینہ کا دیلہ یعنی ذنبل ہوتا ہے } دیلہ وہ درم ہے، جس کے اندر اودہ درم  
 کے لئے خزانہ بنجاتا ہے۔ اس حالت میں پیسپ کا بڑھانا ضروری ہے۔ طبری کا قول ہے کہ  
 دیلہ فارسی لفظ ہے، جس کے معنی ہیں پیسپ کی دو قبیلیاں { اس نام کی وجہ تسمیہ یہ ہے  
 کہ مادہ جب رگوں میں اکٹھا ہو کر کثرت کی وجہ سے رگوں میں صدمہ پہنچاتا ہے، اور  
 عضلہ کی جھلی کے نیچے یا اس جھلی کے اوپر اور جلد کے نیچے گر پڑتا ہے، تو پیسپ کے لئے  
 دو طرفت ہو جاتے ہیں، اس لئے دیلہ نام رکھا جاتا ہے۔ اس کی شرح اس طرح ہے کہ درم  
 کا مادہ جب کسی غلاف میں عضو کے اندر اکٹھا ہو جاتا ہے تو اس کے لئے دو طرفت پیدا ہو جاتے  
 ہیں (۱) اول طرف وہ جھلی ہے جو عضلہ کو پوشیدہ رکھتی ہے، بشرطیکہ مادہ عضلہ کے اندر  
 اس جھلی کے نیچے اکٹھا ہوا ہو، یا وہ جھلی ہے جو بدن کو پوشیدہ رکھتی ہے، یعنی جلد، بشرطیکہ  
 مادہ اس جھلی اور پہلی جھلی (عضلہ کی جھلی) کے درمیان اکٹھا ہوا ہو (۲) دوسرا طرف وہ جھلی  
 ہے جو اس مادہ کی سطح پر حرارت کے اثر سے پیدا ہو جاتی ہے۔ جس طرح آٹے کی سطح پر تنور میں،  
 یا سنی کی سطح پر رحم میں ایک جھلی سی پیدا ہو جاتی ہے { جس کے پھوٹنے سے پیسپ، سینہ کی فضا  
 میں اس کے اور پیسپٹروں کے درمیان سینہ کے دونوں جانب، یا صرف ایک جانب جمع ہو جاتی  
 ہے، اور غلیظ و لیدار ہونے کی وجہ سے اور پیسپٹروں کے پردہ کے کثیف ہونے کی وجہ سے یہ  
 ریم منہ کے راہ خارج نہیں ہوتی ہے } کیونکہ پردہ مذکور کی کثافت کے باعث گاڑھی پیسپ  
 سینہ کی فضا سے پیسپٹروں کی طرف مترشح نہیں ہو سکتی ہے، جو کما نسی میں خارج ہوا اور مریض  
 بھی اس پیسپ کے خارج کرنے سے عاجز ہوتا ہے { کیونکہ اس مرض میں قلب کے قرب کے  
 باعث ہلکا سا بخار لازم ہوتا ہے، جو تمام قویوں کو ضعیف کر دیتا ہے۔ اسی وجہ سے یہ مرض جب

مشکم اور پڑنا ہو جاتا ہے، تو پاؤں پھول جاتے ہیں؛ کیونکہ پاؤں سرچشہ حرارت اصل یعنی قلب سے دور ہوتے ہیں، اسلئے قوت غاذیہ یہیں سے باطل ہونا شروع ہوتی ہے، پھر قوت غاذیہ اور جاذبہ کے باطل ہونے سے بھوک بھی مر جاتی ہے، اور قوت ماسک کی کمزوری اور رطوبتوں کے پگھلنے سے ذوبانی اسہال آتے ہیں (ذوبان، پگھلنا) +

**علامات** (سینہ میں بوجھ اور درد ہوتا ہے) کیونکہ رطوبت یہاں متنازع پیدا کرتی ہے (خشک کھانسی ہوتی ہے) کیونکہ طبیعت چاہتی ہے کہ پیپھڑوں اور سینہ سے اس گندہ ریم کو خارج کر کے اذیت دور کر دے، مگر وہ سوائے شاذ و نادر صورتوں کے خارج نہیں ہوتی ہے، جس کی دلیلیں اوپر گزریں۔ اس لئے خشک کھانسی آتی ہے (اور سانس پھوٹتا ہے) کیونکہ سینہ میں ریم کے جمع ہونے سے پیپھڑہ دبتا ہے، اس لئے وہ پورے طور پر پھیل نہیں سکتا، جس سے بقدر ضرورت کافی ہوا جذب ہو سکے۔ اس کی کوڑا کر کے لئے سانس پے در پے آتا ہے (دق یعنی خفیت بخار ہوتا ہے) کیونکہ یہ مقام قلب سے قریب ہوتا ہے، اور گندہ ریم کی حرارت قلب تک برابر پہنچتی رہتی ہے۔ الغرض ایسے مریضوں کا حال تمام عوارض میں سل والوں کا سا ہوتا ہے اسی وجہ سے یہ سل والوں میں شمار کئے جاتے ہیں (پیپ کا مقام اس طرح پہچانا جاتا ہے کہ چاں پیپ ہوتی ہے، وہاں تفرق اتصال کی وجہ سے درد، بوجھ، اور تنازع ہوتا ہے) جس کے درجے کرنے کی صورت یہ ہے کہ مریض کو گاہے اس پہلو اور گاہے دوسرے پہلو پر ٹائیں، جبہر بوجھ اور تنازع معلوم ہو اسے پیپ کا مقام سمجھنا چاہئے (اور وہاں موزش ہوتی ہے) جس کے دیات کرنے کی صورت یہ ہے کہ سینہ پر کتان (یا مل) کا کپڑا کر کے پھیلا دیں، اور پھر دیکھیں کہ وہ جگہ کہاں خشک ہوتا ہے (رجرہ یعنی پیپ کے چلنے اور حرکت کرنے کی آواز معلوم ہوتی ہے) +

**علاج** (پیپ کو رقیق و لطیف بنائیں) زودنا، انجیر، سبستاں، لمشی، پرسیا وینا، موزنٹے، جوشدیکہ روغن بادام، اکیترا، مصری ملا کر پلائیں، پھر پیشاب جاری کریں تاکہ پیپ پیشاب کے ساتھ خارج ہو جائے؛ کیونکہ اس مرض کا انجام چار امور میں سے کسی ایک کی طرف ہوتا ہے۔

(۱) پیپ کی کثرت سے مریض گھٹ کر مر جاتا ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ سانس تنگ ہونے لگتا ہے اور لمبہ و فیروز نکلتا نہیں ہے (۲) پیپھڑے سڑک لگ جاتے ہیں، اور سل ہو جاتی ہے اس کی علامت یہ ہے کہ درم کے پھوٹنے سے چائیں روزنک پیپ سے صفائی نہیں ہوتی ہے بلکہ کچھ پیپھڑے نرم و نازک ہونے کی وجہ سے پیپ کی تیزی کو اتنے عرصہ سے زیادہ برداشت نہیں کر سکتے ہیں۔ اور وہ زخمی ہو جاتے ہیں (۳) پیپ مترشح ہو کہ پیپھڑوں کی طرف آجاتی ہے اور کھانسی کے ساتھ بار بار نکلتی ہے، اس کے ساتھ بخار بھر جاتا ہے،

بھوک جاگ اٹھتی ہے، لیکن وغیرہ اور سانس آسانی سے آتا ہے (۴۴) پیپ پیپسٹروں کی طرف مترشح ہو کر پہلے وید شریانی میں جاتی ہے، پھر جگر، پھر آنتوں کی طرف جا کر پانخانہ کے ساتھ خارج ہوتی ہے۔ بشرطیکہ پیپ گاڑھی ہو یا جگر سے شانہ کی طرف جا کر پیشاب کے ساتھ خارج ہوتی ہے، بشرطیکہ پیپ رقیق ہو، اور انجام کے لحاظ سے یہی بہتر بھی ہے۔ اس سے چھٹکارا اور صحت جلد حاصل ہوتی ہے، کیونکہ پیشاب پیپ کے بہنے پر ادا کرتا ہے، اور بار بار خارج کرتا ہے۔ اس لئے کہ بمقابلہ پانخانہ کے پیشاب بار بار کیا کرتا ہے، اور اس لئے کہ لوگوں کو بمقابلہ پانخانہ کے پیشاب کی حاجت زیادہ ہوا کرتی ہے، اور اسلئے کہ گردوں میں ان چیزوں کے ضبط کرنے کی قوت ہے، جگو جگر گردوں کی طرف دغ کرتا ہے، اور ان میں ایک دوسری قوت بھی ہے، جس کے ذریعہ سے وہ اپنے مواد کو شانہ کی طرف دغ کر دیتے ہیں۔ یہی حال شانہ کا بھی ہے۔ علیٰ ہذا جگر میں بھی ایک قوت ہے، جس کے ذریعہ وہ گردوں کی طرف مواد دغ کرتا ہے، جگر میں آنتوں کی طرف دغ کرنے کی کوئی قوت نہیں ہے اور نہ آنتوں میں جگر کے مواد کے جذب کرنے کی قوت ہے +

مگر بعض کے نزدیک اس ریم کا پانخانہ کے ساتھ دغ ہونا اچھا ہے، کیونکہ پانخانہ کے ساتھ پتلی اور گاڑھی، دونوں قسم کی ریم، خارج ہو جاتی ہے +

گاہے پیپ پیپسٹروں کی طرف مترشح ہو کر اس شریان میں نفوذ کرتی ہے، جو ریڑھ پر سہارا لگاتی ہے، پھر وہ گردوں کی شریان میں نفوذ کر کے پیشاب کے ساتھ خارج ہوتی ہے، یا آنتوں کی شریان میں نفوذ کر کے ہستوں کے ساتھ خارج ہوتی ہے + پیپ کا شریان جیسے سخت اور عٹوس عضویں، جس میں مسات تنگ ہوتے ہیں، نفوذ کرنا کوئی عجیب بات نہیں ہے، کیونکہ یہ گاہے بڑی تک میں نفوذ کر کے باہر نکل آتی ہے + رابہ امر کہ مری میں نفوذ کیوں نہیں کرتی ہے؟ اس لئے کہ ایسا اگر ہر تریہ پیپ معدہ میں گر پڑے گی، جس سے معدہ کو فساد سے نفرت ہو جائے گی، اور بدن کا حال خراب ہو جائیگا + طبیعی مصنف معالجات بقرا طیبہ نے حنین ابن اسحاق کا قول، جو اس نے جالینوس کی کتاب نبض کبیر کی تیسری فصل کی شرح میں لکھا ہے، اس طرح نقل کیا ہے کہ ”قلب کی غذا اس رگ کے ذریعہ جاتی ہے، جو جگر سے اتر کر گردوں کی طرف جاتی ہے، پھر وہ گردوں سے قلب کی طرف چڑھتی ہے۔ خداوند تعالیٰ نے ایسا اس لئے کیا ہے کہ پڑھنے اور اترنے سے خون لطیف ہونے کے بعد قلب تک پہنچے، کیونکہ یہ بات معلوم ہو چکی ہے کہ قلب غذا لطیف کا محتاج ہے + اس جگہ ایک مخفی اور لطیف بھیہ ہے، جو سوائے ہرین من کے اکثر اہلبار پر ظاہر نہیں ہوتا ہے، اور وہ یہ ہے کہ جب پیپسٹروں کا خون، یا انکی پیپ منہ سے خارج ہوتی ہو، اور پھر اس میں مریض کو غشی آجائے، تو یہ صحت کی علامت ہے،

کبیر کہ قلب اور پیپھڑوں کی غذا رنجشے والی رگیں گردوں سے چڑھتی ہیں، اس لئے جب ایسے مریضوں میں فشی آتی ہے تو اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ پیپ غذا کے راستوں میں لوٹ کر اور قلب سے گذر کر گردوں کی طرف اور تریبی ہے، اور پیشاب کے ساتھ خارج ہوگی۔ اس کے بعد اگر پیشاب کے ساتھ پیپ خارج ہو تو قطعی حکم لگا دو کہ مریض اچھا ہو جائیگا، کیونکہ پیپ کا بہاؤ پیشاب کے راستہ کی طرف چلا گیا، اس لئے وہ بہت جلد خارج ہو جائے گی۔ اس حالت میں غشی پیدا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ لوٹنے والی پیپ گاہے قلب میں رگ جاتی ہے، اسی لئے مناسب ہے کہ پیپ کو رقیق و لطیف کرنے کی کوشش کی جائے، تاکہ وہ بہ جائے۔

پھر طبیبی کہتا ہے کہ ”یہ تشریح کی پوشیدہ باتوں میں سے ہے، اور بادشاہ رسی کے معالج کی حکایت بیان کرتا ہے۔ اُسے یہی مرض ہو گیا تھا، یہ سن رسیدہ آدمی تھا، مگر جالینوس کی کتابیں کم دیکھا کرتا تھا، اُس نے رد کر فریاد کی کہ سینہ کی پیپ منہ سے بھی آتی ہے، اور پیشاب میں بھی بہتی ہے، میں نے جالینوس کا یہ بیان کھو لکر اس کے سامنے رکھ دیا، جس سے اس کی تسکین ہو گئی، اور اس مرض سے پورے طور پر شفا یاب ہو گیا۔“ جالینوس کتاب ”اَلْغَصَاءُ اَلْمَعْدَہ“ میں لکھتا ہے کہ ”پیپ پیپھڑوں سے پھوٹ کر پیشاب میں خارج ہوا کرتی ہے، جس کی صورت یہ ہے کہ یہ پیپ پیپھڑوں کی شریان سے قلب کے بائیں جوف میں، پھر شریان ”عظم (اورطی) میں، پھر گردوں کی طرف آنے والی شریان میں جاتی ہے۔“

جالینوس کے اس قول پر اعتراض کیا گیا ہے کہ یہ تعجب کی بات ہے کہ پیپ قلب کی بائیں تجرین (بائیں بطن) میں چلی جائے، اور کوئی حادثہ نہ پیدا ہو، اور پھر خون سے یکجہا ہو جائے، اور خصوصاً شریانی خون سے جو نہایت رقیق ہوتا ہے، اور چھاپھ کی طرح خوب بلیا جاتا اور حرکت کرتا ہے۔ اس کا جواب ابن زبائون نے دیا ہے کہ اورام ایسے اجنبی اور ماضی مواد سے پیدا ہوتے ہیں، جنکو طبیعت کو وہ جان کر کسی عضو کی طرف (جدا ہر بھی اُس کا اتفاق ہو جائے) دفع کر دیتی ہے۔ اس لئے طبیعت پہلے ان کو پکاتی رہتی ہے، حتیٰ کہ یہ پیپ بن جاتے ہیں، اور ان میں اُس عضو سے کچھ مشابہت پیدا ہو جاتی ہے، جس عضو کو طبیعت اس سے بچانا چاہتی ہے، اور ان میں زیادہ حدت و تیزی باقی نہیں رہتی ہے۔ اسی وجہ سے جب یہ قلب کے بائیں بطن سے گزرتے ہیں تو کوئی حادثہ نہیں پیدا ہوتا ہے، کیونکہ موجودہ تغیر سے اس کی پہلی اجنبی طبیعت ٹوٹ جاتی ہے، نیز قلبی قوت پیپ کے آتے ہی جلد سے جلد اسے خارج کر دیتی ہے، اور ممکن ہے کہ جب یہ پیپ قلب کے بائیں بطن میں گذرتی ہو تو پہلے پہل مریض کو لگسا خفقان (اختلاج قلب) ماضی ہوتا ہو، جو دوسرے شدید عوارض کی وجہ سے مریض کو پتہ نہ چلتا ہو، راء یہ امر کہ

پیپ خون سے الگ کس طرح ہو جاتی ہے؟ اس کے متعلق جالینوس ہمیں بتا ہی چکا ہے کہ تمام اعضاء میں موافق چیزوں کے جذب کرنے اور مخالف چیزوں کے دفع کرنے کی قوت ہے، اور چونکہ شریان ایک عضو نہیں رگلب کی شاخ ہے، اسلئے یہ قوتیں اس میں زیادہ ہوتی ہیں۔ جب ان میں پیپ آتی ہے تو یہ دفع کر دیتی ہے، کیونکہ پیپ اس قابل تو ہوتی نہیں، جو حرارت غریزیہ کے لئے ایندھن کے قایم مقام ہو سکے (یعنی پیپ اس قابل نہیں ہوتی ہے کہ اس کے ساتھ حرارت غریزیہ قایم رہے، اور بڑھے، جس طرح خون ہوتا ہے) +

ادھر کی طویل بحث میں بہت سی باتیں قابل غور ہیں:

- (۱) اس میں شک نہیں کہ پیپ پانخانہ اور پیشاب میں خارج ہو سکتی ہے، مگر اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ پیپ حجاب ماجزہ کو کسی مقام سے گلا کر سوراخ کر دیتی ہے، اور حجاب ماجزہ سے گرنے اور مددہ وغیرہ سے رہتے ہیں، اسلئے وہ سوراخ گاہے ان متصلہ اعضاء میں ہو جاتا ہے، اور پیپ پیشاب یا پانخانہ کی راہ خارج ہوتی ہے۔ جب یہ پیپ پیپسٹری سے متفرج کر دیتی ہے، تو شش سے خارج ہوتی ہے (نفث المدہ) اس کی صورت یہ ہرگز نہیں ہے کہ سینہ کی پیپ پیپسٹری سے درید شریانی یا شریان دریدی میں نفوذ و ترشح کے طور پر داخل ہو جائے، پھر وہ قلب سے گزر کر گھرے، مثلاً، یا امعاء تک پہنچے +
- (۲) قلب کی مقدار کا جو عیدہ راستہ بتایا ہے، وہ تشریح سے ثابت نہیں ہو سکتا +
- (۳) یہ بھی قابل غور ہے کہ پیپ ہڈی میں ترشح کے طور پر نفوذ کر کے باہر نکل آئے، جیسا کہ ظاہر کلام کا مفہوم ہے +

مترجم

{ گاہے سینہ میں پیپ کے مقام پر باریک باریک داغ ڈال دیتے ہیں، تاکہ پیپ ہڈیوں سے ریس ریس کر خارج ہو جائے } +

## ورم پہلو ذات الجنب

{ ذات الجنب خالص یا ذات الجنب حقیقی وہ ورم ہے جو پیلوں کے اندر استر کرنے والی جھلی میں ہوتا ہے } یعنی اس جھلی میں ہوتا ہے جو سینہ کی پیلوں کے اندر استر کرتی ہے (غشاء الصدر یا غشاء الاضلاع) + سینہ چودہ پیلوں سے مرکب ہے جو ہر طرف سات سات ہوتی ہیں۔ ہر دو پیلوں کے درمیان عضلات جوستے ہیں، جن کے ذریعہ سینہ پھیلتا اور منکڑتا ہے۔ ان پیلوں اور عضلات کے اندر سے ایک جھلی محیط ہوتی ہے، جو پیلوں اور عضلات کے ساتھ گھومتی اور ان کے نڑنے پر مڑتی ہے۔ اس جھلی کے ورم کا نام بعض لوگوں کے نزدیک ذات الجنب خالص اور صحیح ہے، اور بعض کے نزدیک شوصہ صحیح

ہے (یادہ درم حجاب عاجز میں ہوتا ہے) جو غذار اور تنفس کے اعضاء کے درمیان حامل رہتا ہے، اور جمہور اطباء اس کا نام دیخا غار کتے میں (گاہے یہ ان کے دائیں جانب ہوتا ہے، اور گاہے بائیں جانب) رہا یہ امر کہ ان دونوں میں سے بڑا کون ہے؟ بعض کہتے ہیں کہ بائیں طرف کا بڑا ہے، کیونکہ وہ قلب سے قریب ہوتا ہے، مگر اس درم کا پکنا، اور تحلیل ہونا سہل و آسان ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ دائیں طرف کا درم زیادہ بڑا ہے، کیونکہ وہ دیرین نفع پاتا اور تحلیل ہوتا ہے، مگر وہ مقام کے لحاظ سے اچھا ہے (کیونکہ وہ قلب سے دور ہوتا ہے)؛ زیادہ درم جو دونوں جانب ہوتا ہے، اس کا ذکر مستقل طور پر آتا ہے۔

**علامات** (بخار ہر وقت رہتا ہے، کیونکہ درم سے قلب قریب ہے) اور قلب سے عنقریب تمام بدن میں پھیل جاتی ہے (پیلیوں کے نیچے چھپتا ہوا درم ہوتا ہے، اس لئے کہ حجاب بڑا اور اسی طرح پیلیوں کے اندر اسٹر کرنے والی جھلی تخت ہوتی ہے، جبکہ درم چڑھائی میں پھیلا ہوا ہے، اور اس لئے کہ شریان کا دباؤ بڑھتا ہے) یہ کلام بے فائدہ اور لغو ہے، کیونکہ شریان نہ جھلی میں، اور نہ حجاب عاجز میں، اور نہ ان دونوں کے پاس ہے۔ چنانچہ اس امر کی تصریح جالبینوں نے ہی اعضاء العادہ کے دوسرے حصے میں کی ہے کہ ذات الجنب میں نہیں ہوتی ہے، کیونکہ پہلو میں جھلی کے پاس کوئی دہڑی (شریان نہیں ہے)۔ سسرافیلون نے بھی اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ اگر شوصہ یعنی ذات الجنب کے درم میں ہو تو سوجھ لو کہ شوصہ صیجہ یعنی ذات الجنب خالص نہیں ہے، کیونکہ ٹیس شریانی مقامات میں ہوتی ہے۔ شیخ کے کلام سے بھی اس کا صاف پتہ چلتا ہے۔ اور اگر ہم ان میں شریان کا وجود تسلیم بھی کریں تو یہ امر ناقابل تسلیم ہے کہ شریان کے دباؤ سے چھپتا ہوا درم ہوتا ہے، بلکہ اس سے ٹیس کا درم ہو سکتا ہے۔

اس درم میں گفت گو کرنے، کھانے، لباسنا لینے سے اضافہ ہوتا ہے (مترجم)

**سائنس تک ہوتا ہے** (اور اس کی تعداد میں اضافہ ہو جاتا ہے)۔ {کیونکہ درم ہوا کی نالیوں کو دباتا ہے، اور اس لئے کہ حجاب عاجز بھی تنفس کے آلات میں سے ہے} اور جب اس میں درم ہو جائیگا تو پورے طور پر پھیل نہ سکے گا۔ اسی طرح وہ جھلی بھی تنفس پر اور کرتی ہے {کھانسی ہوتی ہے} کیونکہ پھیپھڑے قرب کی وجہ سے، اور اسوجہ سے کہ مرض کا مادہ ان کی طرف مترشح ہو کر جاتا ہے، اذیت دیتے ہیں پس اگر مادہ گارھا ہے، تو کھانسی کے ساتھ نکلتا ہے، اور اگر رقیق ہے تو اذیت کم پکڑ گارھا ہو جائے، کھانسی کی شدت کے باوجود خارج نہیں ہوتا ہے (نبض منشاری چلتی ہے) کہ نبض منشاری وہ نبض ہے جو تیز اور متواتر چلتی ہے، جس کے بعض اجزاء زیادہ پھیلتے اور زیادہ سخت ہوتے ہیں۔ اس میں تیزی اور تواتر (پہلے پہلے چلنا) اسلئے ہوتا ہے، کہ سرد ہوا کی حاجت زیادہ ہوتی ہے۔ اور اس لئے کہ درم سخت عضویں ہیں



اسلئے شریان اتصال کی وجہ سے تن جاتی اور تنج جاتی ہے، اور سختی کی وجہ سے پورے طور پر پھیل نہیں سکتی ہے، اس لئے قوت اس کمی کا تدارک تیزی اور توازن سے کرتی ہے۔ اور نبض کے اجزاء میں اختلاف اس لئے ہوتا ہے کہ جھلیوں اور ٹھوسوں کے درمیان عصبی ریشوں کے ذریعہ اتصال ہے، کیونکہ یہ امر معلوم ہے کہ شریانوں پر دو جھلیاں محیط ہوتی ہیں: باہر والی جھلی موٹی ہے، اور اندر کی رقیق؛ اور یہ پردہ جس میں درم ہوتا ہے، سخت اور نرمی کے لحاظ سے مختلف ہے۔ چنانچہ حجاب حاجز کے اطراف اور سرے گوشت سے متصل ہیں (اور باقی حصہ گوشت سے خالی ہے) اس لئے اس کا نرم دخت ہونا تو ظاہر ہے؛ اور پھلیوں کی استر کرنے والی جھلی اسلئے مختلف ہے کہ اسکا کچھ حصہ ہڈی (پہلی) پر ہوتا ہے، اور کچھ حصہ پھلیوں کے درمیان کے عضلات پر ہوتا ہے۔ جو حصہ ہڈیوں پر ہوتا ہے، اسکا بمقابلہ اس حصہ کے جو گوشت پر ہوتا ہے سخت ہونا ضروری ہے، اس لئے جب ان میں درم ہو جاتا ہے، تو نرم حصہ بمقابلہ سخت حصہ کے درم سے زیادہ پھیل جاتا، اور تناؤ زیادہ تسبیل کرتا ہے، اس لئے شریان کی کچھاوٹ اور تناؤ تمام اجزاء میں یکساں نہیں ہوتا ہے، اس لئے وہ اجزاء زیادہ بلند ہو جاتے ہیں جن میں کچھاوٹ کم ہے، اور وہ اجزاء رپست ہو جاتے ہیں، جن میں کچھاوٹ زیادہ ہوتی ہے جس سے نبض آہستہ کے دندانوں کی طرح ہو جاتی ہے +

**[اضافہ]** مریض بالعموم صحیح جانب لیٹا رہتا ہے، پیاس لگتی ہے، بالعموم قبض رہتا ہے، اگر مریض کا سینہ ٹھوکا جائے، تو طبیعی گرج کی بجائے بھاری اور بھدی آواز آتی ہے، اگر سینہ پر ہاتھ رکھ کر مریض سے کچھ بولنے کو کہا جائے، تو ہاتھ میں اس آواز سے یکپی (ارتعاش صوتی) طبیعی حالت سے کچھ کم معلوم ہوتی ہے، ماؤف صے پر تنفس کی آواز (جو آہستہ الصدر سے سنی جاسکتی ہے) وہ کمزور یا معدوم ہو جاتی ہے۔ صدر رگٹانے کے بعد اگر مریض سے کچھ بولنے کو کہا جائے، تو تنہم کی آواز جو طبیعاً زور سے معلوم ہوا کرتی ہے، وہ اس مرض میں کمزور یا معدوم ہو جاتی ہے۔ ابتداً مرض میں صوت الاحکاک یعنی رگڑ کی سی آواز صدر میں غیر معمولی طور پر شنائی دیتی ہے۔ جب درم کی وجہ سے مائیت کا ترشح ہو جاتا، اور پانی سینہ کی فضا میں (اس جھلی کے دونوں پرتوں کے درمیان) جمع ہو جاتا ہے، تو پھیپھڑے کا حجم اس امتلاء کی وجہ سے کم ہو جاتا ہے، اور وہ دب جاتے ہیں، ایسی حالت میں تنفس کی آواز آہستہ الصدر میں آہستہ تک سنی جاتی ہے جہاں تک پانی ہوتا ہے (پانی کے مقام میں یا اوپر نہیں سنی جاتی) اور چونکہ دوسرے جانب کے پھیپھڑے کو زیادہ کام کرنا پڑتا ہے، اس لئے اس جانب تنفس کی آواز آہستہ میں معمول سے زیادہ تیز شنائی دیتی ہے + جب پانی تھوڑا ہوتا ہے، تو مریض کو کھڑا کر کے سینہ کے زیریں حصے کو ٹھونکنے سے ٹھوس آواز شنائی دیتی ہے +

اسلئے شریان کے طبقات تین ہوتے ہیں۔ کامل الصاعد +

لیکن جب مریض کو پیٹ کے بل ٹا دیا جائے، تو جس جگہ پہلے ٹھوس آواز سنائی دیتی تھی، وہاں پر نہیں سنائی دے گی، کیونکہ وہ پانی منتقل ہو کر دوسری جگہ آجاتا ہے۔

جب بائیں جانب کے درم کی وجہ سے بائیں جانب پانی جمع ہوتا ہے، تو پانی کے دباؤ سے قلب دیکر نیچے کی طرف چلا آتا ہے، جہاں اس کی حرکت شہادت دیتی ہے۔ اور جب دائیں جانب درم ہوتا ہے، اور دائیں طرف پانی جمع ہوتا ہے، تو پانی کے دباؤ سے جگہ ٹک کر پلیوں سے باہر (نیچے) آجاتا ہے۔

اگر پانی ایک ہی طرف ہو تو جانب ماؤف نسبتاً بڑھ جاتی ہے، اور سانس کے وقت حرکت کم ہوتی ہے اور سینہ ابھرا ہوا نظر آتا ہے۔

**تشخیص:** ذات الجنب کا اشتباہ ذات الریه، دو عضلات سینہ، اور دو اعصاب (بین الاضلاع) اور عظیم الکبد سے ہو سکتا ہے، جو مندرجہ ذیل علامات سے امتیاز حاصل کر سکتے ہیں۔

ذات السرایید میں ابتدا لرزے سے تیز بخار ہوتا ہے، جو ذات الجنب کے بخار کی نسبت تیز ہوتا ہے، کھانسی سے زنگاری ملغم خارج ہوتا ہے، مریض کا چہرہ بہت فگین سا ہوتا ہے، اور اس کے رخساروں پر سرخی ہوتی ہے۔ مریض کے سینہ پر اگر ہاتھ رکھ کر کہا جائے کہ کچھ بولے، تو بولنے سے ہاتھ میں لرزش بہت زیادہ معلوم ہوگی (ارتعاش صوتی)، اور آلہ مسمع الصدر سینہ پر رکھ کر مریض سے کہا جائے کہ کچھ بولے، تو اس آلہ میں مکالم کی آواز بھی اس مرض میں بہت زیادہ معلوم ہوگی (رنائیت صوتیہ)؛ نیز تنفس کی آواز کے ساتھ آلہ مذکور میں فراخ کی باریک آوازیں بھی سموع ہوتی ہیں۔

عضلات سینہ کے دسماد اور اعصاب (بین الاضلاع) کے درد میں بخار نہیں ہوتا، سینہ ٹھونکنے سے بھدی اور ٹھوس آواز نہیں سنائی دیتی، اور نہ مسمع الصدر سے دگرگلی آواز سنائی دیتا ہے۔

جب جبکہ بڑھ جاتا ہے، تو چوتھی پہلی، اور بعض اوقات تیسری پہلی تک ٹھونکنے سے ٹھوس اور بھدی آواز سنائی دیتی ہے۔ اگر مریض سے گہرا سانس لینے کے لئے کہا جائے تو اس بھدی آواز کی حد ادھر سے نیچے ہو جاتی ہے، کیونکہ نفس کی وجہ سے حجاب عاجز نیچے آتا ہے جس سے جگر بھی دب کر نیچے چلا آتا ہے۔ یہ بات ذات الجنب میں نہیں ہو سکتی۔

عظم الکبد سے اشتباہ اسی وقت ہو سکتا ہے، جبکہ ذات الجنب دائیں طرف ہو، کیونکہ جگر کا زیادہ حصہ بھی دائیں طرف ہوتا ہے۔

**سبب (۱۱)** درم کا حسب گاہے خالص خون ہوتا ہے؟ یہ صحیح نہیں ہے، کیونکہ پلیوں کی جمل اور حجاب عاجز میں سختی کی وجہ سے سوائے صفراوی ریش مادہ کے دوسرا کوئی مادہ

نفوذ ہی نہیں کرتا ہے، جس کی تصریح جالینوس نے اعضاء آلعہ میں کی ہے، اس لئے خالص خون سے اس میں درم کا ہونا ناممکن ہے، بلکہ یہ درم خون صفراوی سے ہوتا ہے۔ ہاں خالص خون سے ذات الجنب غیر خالص کا درم ہو سکتا ہے، جو پیلیوں کے درمیان کے عضلات میں ہوتا ہے، کیونکہ عضلہ کے اجزاء سختی و نرمی میں مختلف ہوتے ہیں، جس میں خون صفراوی، بلکہ خون لمبی کا نفوذ کرنا بھی ممکن ہے۔

**علامات:** { چہرے میں تنہا ہٹ اور سرخی ہوتی ہے } کیونکہ خون کے گرم بخارات بکثرت چڑھتے ہیں { نبض موٹی اور منشاری ہوتی ہے } کیونکہ خون اپنی گرمی کی وجہ سے نبض کی ضرورت (جذب ہوا) بڑھاتا ہے، اور تری کی وجہ سے شریان کو نرم رکھتا ہے، اور روح زیادہ پیدا کر کے قوت کو قوی کرتا ہے { غرض نبض کے موٹی ہونے کے سارے اسباب جمع ہو جاتے ہیں } { سانس میں تکی بہت ہوتی ہے } کیونکہ بدن میں خون نسبت زیادہ ہوتا ہے، اور اس کا درم بڑا ہوتا ہے، اس لئے یہ درم سینہ کی جگہ زیادہ لے لیتا ہے، پھیپھڑے دب جاتے ہیں، اور ان میں ہوا آجانے سے رک جاتی ہے { اور ابتداء میں کھانسی کے ساتھ سرخ مادہ نکلتا ہے } یہ اس وقت ہوتا ہے جبکہ درم پھوٹ جائے، اور پھیپھڑے خون اور پیپ کو درم سے چوس لیں { یہ صحیح نہیں ہے، کیونکہ درم انتہاء میں پھوٹا کرتا ہے، جبکہ مادہ اکٹھا ہو کر اور پک کر پیپ بن جاتا ہے، اور اس وقت منہ سے خارج ہونے والی شے سفید پیپ ہوتی ہے، لیکن ابتداء میں یا دوسری حالتوں میں جو تنوک ورم پیدا کرنے والے مادے کے رنگ پر نکلتا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ مادہ ورم مترشح ہو کر اور مسامت سے نکلے پھیپھڑوں میں جذب ہو جاتا ہے، نہ یہ کہ وہ جمع ہو کر اور پیپ بن کر پھوٹتا ہے۔ { کیونکہ پھیپھڑے جمل اور حجاب عاجز سے بالکل متصل ہیں، نیز یہ پورے اور استیج کے مانند مسامدار ہیں، اور بیہشہ سگڑتے اور پھیلے رہتے ہیں } اور حرکت انہیں گرم کر دیتی اور جذب کرنے کے لئے آمادہ کر دیتی ہے۔ علاوہ انہیں پھیپھڑوں کی ساخت ہی ایسی واقع ہوتی ہے کہ وہ جذب رطوبات کے لائق ہے۔

**علاج:** ابتداء میں جبکہ مادہ بیجان و اضطراب میں ہوتا ہے، اور کسی ایک جگہ ٹھہرا ہوا نہیں ہوتا ہے، { مخالفت جانب کے باسیق کی فصد کھولیں } تاکہ مادہ میں کمی آئے، اور دور چلا جائے { پھر تیسرے دن کے بعد، جبکہ مادہ مقام ورم میں ٹھہر جائے، تو اسی مرض کے جانب کی فصد کھولیں } تاکہ خاص مقام مرض سے مادہ نکل آئے، اسی وجہ سے بعض کہتے ہیں کہ فصد میں خون اس قدر نکالنا چاہئے کہ خون کا رنگ سیاہی مائل سرخ یا سیاہ ہو جائے { یعنی آخر میں سیاہ خون نکلنے لگے } کیونکہ ایسا خون خاص ورم سے نکلتا ہے، اور یہ تنقیہ تام کی علامت ہے۔

ملہ قابل غور ہے۔

ہے، کیونکہ درم کے مقام میں جو خون جمع ہوتا ہے، وہ لازمی طور پر سیاہی مائل ہو جاتا ہے، اگرچہ بدن کا خون ہفتی ہو، کیونکہ اس میں عارضی حرارت کا اثر ہوتا ہے، لیکن قصد میں قوت کا خیال کرنا ضروری ہے، چنانچہ بعض بدنوں میں اتنی طاقت نہیں ہوتی ہے کہ خون اس حد تک نکالا جاسکے کہ بیروں کے پانی سے رشح قبض کریں، مثلاً عذاب اسپتاس، آلو بخارا شیریں، مریز منتے، انجیر، مغز الماس اور ترنجبین (خمیرہ بنفشہ یا شربت بنفشہ کے ساتھ) الشیر پلائیں، مار الشیر باوجود اچھی غذا ہونے کے قوت جلا کی وجہ سے بلغم وغیرہ کے اخراج میں آسانی بخشتا ہے، پہلو پر بنفشہ، آردو، اور خطمی، نیم گرم پانی اور روغن بابونہ کے ساتھ ضد کریں؟

سبب (۲) گاہے درم پہلو کا سبب صفراوی خون ہوتا ہے، علامات، (چھین درد، بخار اور سوزش کی شدت ہوتی ہے) کیونکہ اس کا مادہ زیادہ گرم ہوتا ہے (کھانسی کے ساتھ جو شے خارج ہوتی ہے، ادھر زرد ہوتی ہے، نبض تیز اور پے در پے چلتی ہے) کیونکہ گرمی کی زیادتی سے سرد ہوا کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے، اور شریان بھی سخت ہوتی ہے۔

علاج (۲) اسی جانب کی فصد کھولیں، جدھر مرض ہے، کیونکہ اس سے جلد نفع حاصل ہوتا ہے، کیونکہ یہ جانب درم سے نزدیک تر ہے (اور یہاں وہ ڈر بھی نہیں ہے جو درم دومی میں ہوتا ہے کہ اس طرف فصد کرنے سے درم کے مقام میں کثیر مقدار میں خون کھینچ آئے گا) کیونکہ صفراوی خون کی بدن میں قلت ہوتی ہے (پھر بیروں کے جو شانہ سے رشح قبض کریں، حرارت بجھانے کے لئے ایسے سرد و شربت پلائیں جو کھانسی نہ بڑھادیں) اور ان میں ترشی نہ ہو، بلکہ شربت نیلوفر، شربت بنفشہ، شیر خشک، عذاب اسپنول جیسی چیزیں ہوں۔

سبب (۳) گاہے یہ درم جلے ہوئے سوداوی خون سے پیدا ہوتا ہے، علامات، (چھین زیادہ ہوتی ہے) کیونکہ اس کا مادہ زیادہ تیز ہے، اور غلیظ و خشک ہونے کی وجہ سے جھلی میں سخت تناؤ پہونچتا ہے (منہ خشک، بخار تیز، زبان کھردری اور سیاہ ہوتی ہے) یہ ساری باتیں اس لئے ہوتی ہیں کہ مادہ جلا ہو اور گرم و خشک ہوتا ہے (کھانسی کے ساتھ مادہ درہیں اور شکل سے نکلتا ہے) کیونکہ یہ مادہ سخت ہوتا ہے، اور آسانی ترشح نہیں پاتا (اور اس کا رنگ سیاہ ہوتا ہے، علی العموم یہ مرض ہلک ثابت ہوتا ہے) کیونکہ اس کا مادہ غلیظ اور غبیث ہوتا ہے، اور اسی مدت میں نفع نہیں پاتا ہے کہ اس مدت تک قوت قائم رہ کر اس کی پیپ کر کھانسی کے ذریعہ، اور اعضاء تنفس میں انقباض شدید پیدا کر کے خارج کر سکے بلکہ یہ عرصہ دراز میں پکتا ہے، جب تک قوت کمزور ہو کر کے اسی کے خارج کرنے سے

ماہز ہو جاتی ہے +

**علاج** { وہی مذکورہ بالا علاج کریں } فصد کھولیں : اور حرارت بجھائیں { ضاد لگانا یا بندی سے } ہمیشہ لگائیں { جو برگ گرم کلمہ، بنفشہ، بابونہ، تخم خلی سے مرکب ہو۔ اس لئے کہ یہ مادہ غلیظ اور ناقابلِ نفیج ہوتا ہے { مقام درم پر گرم پانی سے تریڑہ کریں } تاکہ وہ مقام ڈھیللا، مادہ نرم تر، اور نفیج پانے کے قابل ہو جائے، اور تاکہ درمیں خفت ہو { ہلکے حقنوں سے دست لائیں } کیونکہ سوداوی مادہ خود نیچے جاتا ہے، اور جب مادہ نیچے کی طرف (زیریں حصوں میں) ہوتا ہے یا اس کا رخ او دھر ہوتا ہے تو بمقابلہ فصد کے دست لانا زیادہ مفید پڑتا ہے : کیونکہ دستوں سے مادہ او دھر کھینچ آتا ہے، ہر اس کا رخ ہے +

**سبب (۴)** { گاہے اس درم کا سبب لمبی خون ہوتا ہے { علامت { درد کے ساتھ بوجھ ہوتا اور بخار ہلکا ہوتا ہے { کیونکہ بلغم کا مزاج سرد ہے، اس لئے وہ عارضی اور نقص پیدا کرنے والی حرارت سے زیادہ گرم نہیں ہوتا ہے { چھین کم ہوتی ہے { کیونکہ مادہ نرم اور تر ہوتا ہے { ابتداء میں بلغم کی سفیدی کے ساتھ قدے سرخی بھی ہوتی ہے { کیونکہ یہ خون آمیز ہوتا ہے + ذات الجنب کی یہ قسم دوسری قسموں سے کم خطرناک ہے، کیونکہ مادہ زیادہ گرم اور تیز نہیں ہوتا ہے، اور وہ جلد پک جاتا ہے +

**علاج** { دوسری قسموں کا جو علاج ہے، مثلاً فصد کرنا { دست لانا، ضاد لگانا، تریڑہ کرنا، اور حرارت بجھانا { وہی علاج یہاں بھی کریں، مگر اس میں سردی کم پہونچانی چاہئے { ورنہ مادہ غلیظ اور کچا ہو کر دیر میں نفیج پائے گا { جو کاپانی، جھپٹے اور بادیمان سے مرکب ہو، پلائیں : اور اگر مادہ کے چھانٹنے اور رقیق کرنے کی ضرورت ہو تو شربت زوفا ملا دیں { +

**ذات الجنب غیر خالص** { گاہے یہ درم پیلیوں کے درمیان کے عضلات میں، یا اس جھلی میں ہوتا ہے، جو پیلیوں کو باہر سے پوشیدہ

کرتی ہے { جس میں درم گاہے جلد میں بھی ہوتا ہے، اور گاہے جلد میں نہیں ہوتا ہے { اس درم کا نام ذات الجنب مغالطہ، ذات الجنب غیر صحیح، اور غیر خالص رکھا جاتا ہے +

**علامات** { اگر درم عضلات میں ہو تو چھین اور نبض میں مشاریت کم ہوتی ہے { چھین کم ہونے کی وجہ یہ ہے کہ جس عضلہ میں درم ہوتا ہے، وہ جھلی اور گوشت سے مرکب ہے (اسلئے خاص جھلی کی سی چھین نہیں ہوتی ہے)؛ اور نبض میں مشاریت کم ہونے کی وجہ یہ ہے کہ عضلات میں نرم اجزاء بہ نسبت سخت اجزاء کے زیادہ ہیں، اسلئے ان عضلات کے تناؤ سے شریان میں تناؤ اور کچاواٹ اتنی زیادہ نہیں ہوتی ہے کہ بعض اجزاء بہت زیادہ پست ہو جائیں، بلکہ شریان کے اجزاء میں بندی اور پتی کا فرق تھوڑا ہوتا ہے، اس لئے نبض میں

پچھلی قسم کے مقابلہ میں فشاریت کم ہوتی ہے { اس قسم میں منہ کے راہ مادہ خارج نہیں ہوتا ہے } کیونکہ یہ عضلات پھیپھڑوں سے دور واقع ہیں، اور پھیپھڑوں سے سوائے اس حالت کے کہ پھیپھڑے پھیلیں، لے ہوئے نہیں ہوتے ہیں، نیز ان دونوں کے درمیان پسیلوں کی استر کرنے والی جھلی حامل رہتی ہے، اس لئے مادہ ترشح ہو کر بھی پہونچ نہیں سکتا (مگر تنفس میں تنگی ضرور ہوتی ہے) کیونکہ یہ عضلات تنفس میں امداد کرتے ہیں، جب ان میں درم ہو جائیگا تو امداد نہ کر سکیں گے { گاہے درم باہر نمودار ہو جاتا ہے، اور ہاتھ لگانے سے درد محسوس ہوتا ہے، اور گاہے باہر پھوٹ جاتا ہے، اور گاہے پیپ خارج کرنے کے لئے نشتر لگانا پڑتا ہے } اگر درم میں سیاہی نمودار ہو تو وہ خطرناک ہے { کیونکہ اس سے پتہ چلتا ہے کہ مادہ خبیث اور ردی ہے، اور اس نے عضو کو اتنا فاسد کر دیا ہے کہ حرارت غریزی اور روح حیوانی کا تعلق اس سے چھوٹ گیا ہے، اور ماضی حرارت کے غلبہ سے مردوں کی لاش کی طرح سیاہ اور متھن ہو گیا ہے } اگر درم جھلی میں ہو تو تمام علامات اسی طرح ہوتی ہیں: صرف چھین اور نبض کی فشاریت زیادہ اور تنفس میں تنگی کم ہوتی ہے +

**علاج** { وہی ذات الجنب کا علاج کریں } فصد کھولیں، دست لائیں، اور گرمی بھائیں، { اس میں ضادات کا اثر زیادہ ہوتا ہے } کیونکہ دوا کا اثر قرب کی وجہ سے جلد پہونچتا ہے +

**شوصہ** { وہ درم ہے جو اضلاع خلف (جھوٹی پسیلوں) کی جھلی میں پیدا ہوتا ہے، جو جت یلنے میں حجاب عاجز کے نیچے ہوتی ہیں } اضلاع خلف وہ پسیلیاں ہیں، جن کے سرے باہم متصل نہیں ہیں، یہ دس ہیں: ہر طرف پانچ پانچ (یہ پسیلیاں نیچے ہوتی ہیں) +

**علامات** { مریض حرکت نہیں کر سکتا } کیونکہ حرکت سے بدن کے عضلات اور متصلہ اعضاء کھینچے ہیں، جن کے کھینچنے سے وہ جھلی بھی کھینچی ہے، اور درد بڑھ جاتا ہے، { اور نہ کسی شکل پر سر سکتا ہے } کیونکہ جب وہ درم کی طرف سوتا ہے تو اس پر دباؤ پڑتا ہے، اور جب دوسری طرف سوتا ہے تو وہ لٹک آتا ہے، اس لئے درد شدید ہوتا ہے { اس درم کی پیپ سینہ اور پھیپھڑوں تک کم ہی جاتی ہے } کیونکہ پھیپھڑے اس جھلی سے کم چسپاں رہتے ہیں +

**علاج** { ابتدا میں حقنہ (عل) کریں } کیونکہ یہ فصد اور سہل سے زیادہ نافع ہے: فصد کا نفی اس لئے کم ہے کہ فصد کے ذریعہ نیچے سے اوپر کی طرف مادہ کا جذب کرنا دشوار ہے، چنانچہ لے یہ دعوئے قابلِ عمل اس لئے ہے کہ انتہائی اور انہماکی حالت میں پھیپھڑے پسیلوں سے اور عضلات سے اس جلی کے ذریعہ لے ہوئے رہتے ہیں +

رازی نے ذات الجنب میں کہا ہے کہ جب مادہ کا رخ اوپر کی طرف ہو تو قصد نہایت مفید ہے، اور جب اس کا رخ نیچے کی طرف ہو تو اس کا فائدہ کم ہے + اور شیخ اس کی وجہ اس طرح بیان کرتا ہے کہ تنہا قصد باسلیق سے اس مقام کا مادہ کافی مقدار میں جذب نہیں ہوتا ہے + سہل کا نفع اس لئے کم ہے کہ وہ اخلاط میں جوش و حرکت پیدا کر دیتا ہے، اور اس میں خطرہ ہے؛ خصوصاً اس حالت میں جبکہ معالج کو مریض کے مزاج، اور اس کی طبیعت کا صحیح اندازہ نہ ہو، اس حالت میں وہ نہیں جان سکتا کہ کس اندازہ کا سہل دینا چاہئے۔ اگر سہل اندازہ سے کم رہا تو یہاں دست ہی نہ آئیں گے، یا تھوڑے دست آجائیں گے، اور تھوڑی سی حرکت ہو کر رہ جائے گی، اور مادہ پورے طور پر خارج نہ ہوگا۔ اور اس میں یہ بھی خوف رہیگا کہ کہیں مادہ قلب کی طرف نہ چلا جائے؛ اور اگر سہل اندازہ سے زیادہ رہا تو دست زیادہ آجائیں گے۔ ان تمام صورتوں سے بری قسم کی مضرتیں پیدا ہو سکتی ہیں + رہا حقہ؟ اس میں خطرہ کم، اور قرب کی وجہ سے اثر جلد ہوتا ہے { ضادات نہ لگائیں } کیونکہ ضادات کا اثر درم تک کم پہنچتا ہے؛ کیونکہ جلد، پیلوں کی پوشیدہ کرنیلی جھلی، عضلات، اور ہڈیاں، ضادات اور درم کے درمیان حائل رہتی ہیں۔ چنانچہ ضادات اگر محلل ہوں تو وہ نفع بالکل نہیں پہنچا سکتے ہیں؛ خصوصاً اس حالت میں جبکہ مادہ زیادہ ہونے لگا اسی طرح ان ضادات کا بھی حال ہے، جو مواد کو باہر کھینچ لاتے ہیں؛ کیونکہ ایسے ضادات درم کی طرف مواد کھینچ آتے ہیں، علی الخصوص جبکہ مواد اور زیادہ ہوں، اور وہ پورے طور پر باہر لانے سے عاجز ہوں تو فنا دیر نہ جاتا ہے؛ اور اگر ضادات پکائے والے ہوں تو یہ اس لئے غیر مفید ہیں کہ اگر مواد کو پکا بھی دیں تو اس درم کے مواد کا منہ کی راہ خارج ہونا دشوار ہوتا ہے، اس لئے پیپ پڑ جائے گی، جس میں سخت خطرہ ہے { بلکہ مادہ کو جلد کی طرف قویہ (پیار) کے ذریعہ جذب کرنا چاہئے } قلح مجتہد کبیرہ کے مانند یعنی سنگی لگانے کے آگے کے مانند ایک بڑا آلہ ہے + پھر انجیر، اور رائی کا ضاد کر دیں، تاکہ دماغ زخم پڑ جائے { رہے اس کے باقی تدابیر وہ ذات الجنب کی طرح ہیں } +

{ گاہے درم اس پر دہیں ہوتا ہے، جو سینہ کو دائیں بائیں دو حصوں میں تقسیم کرتا ہے } اور یہ وہ جھلی (منہیض صدر) ہے، جو عظام قفس یعنی سینہ کی ہڈی جس کا آخری حصہ غضروف خنجر کی کہلاتا ہے اس کے درمیان شروع ہو کر پہلے مہروں سے، اور اوپر ہنڈلیوں کے انصالی

ذات العرض  
ذات الصدر  
برسام وغیرہ

مقام سے اٹل جاتی ہے، یہ فی الحقیقت دو جھلیاں ہوتی ہیں { اور یہ درم گاہے غشاء مکرر کے اس حصہ میں ہوتا ہے، جو عظم قفس (سینہ کی ہڈی) کے ساتھ متصل ہے، اس کے ذات الصدای (درم سینہ) کہتے ہیں، اور گاہے اس حصہ میں ہوتا ہے، جو مہروں سے

ظاہر ہے، اسکو ذات العرض کہتے ہیں؟ \*

**علامات** { ذات الصدر میں درد، ثقبہ تحریری بنیلیوں کے درمیانی نشیب سے فم مدہ تک بڑھتا ہے، مریض نہ زمین کی طرف نگاہ ڈال سکتا ہے، اور نہ سر اوپر اٹھا سکتا ہے } کیونکہ دباؤ اور تناؤ سے درد بڑھ جاتا ہے { اور مریض پہلو یا پیٹھ پر سو کر راحت پاتا ہے، اور ذات العرض کی علامت یہ ہے کہ درد، دونوں شانوں کے درمیان ہوتا ہے، اور پیٹھ پر سو نہیں سکتا، کیونکہ درم قلب اور غلات القلب کے نیچے دب جاتا ہے { مریض دائیں بائیں مڑ نہیں سکتا، کیونکہ پشت کے مہروں کی حرکت سے گھجی دٹ، اور درد بڑھ جاتا ہے { کھانسی کے وقت مریض درد سے بیقرار ہو جاتا ہے، کیونکہ کھانسی سے وہ جھلی اور متصلہ اعضاء بل جاتے ہیں۔ \*

**علاج** { ان کا علاج ذات الجنب کی طرح ہے، صرف فرق اسقدر ہے کہ ذات الصدر میں ضادات سینہ پر لگائیں، اور ذات العرض میں شانوں کے درمیان } \*

**خائفہ** { گاہے درم سینہ کے اندر استر کرنے والی جھلی رچو دائیں اور بائیں طرف پھیلے کے اندر استر کرتی ہے } کے تمام حصوں میں ہو جاتا ہے، یہ بالکل ظاہر ہے کہ یہ وہی جھلی ہے، جس کا ذکر ذات الجنب خالص میں ہو چکا ہے۔ \*

**علامات** { مریض سانس نہیں لے سکتا، کیونکہ اس جھلی سے تنفس میں ادا دلتی ہے، جب یہ جھلی ساری کی ساری متروک ہو جاتی ہے، تو پھیل نہیں سکتی، اسی وجہ سے بعض کہتے ہیں کہ ایسے مریض کو حرکت نہ کرنی چاہئے، تاکہ اسے زیادہ سانس کی ضرورت نہ پڑے، ورنہ اس سے سانس نہیں لیا جاسکے گا، اور وہ گھٹ کر مرجائیگا۔ اسی وجہ سے بعض لوگوں نے اسکا نام خائفہ (گلا گھوٹنے والا) رکھا ہے۔ کیونکہ اس میں مرض ذبحہ سے زیادہ انسان گھٹ جاتا ہے { اور جب کھانسی آتی ہے، تو شدت درد سے اور درد کے عام مجھے سے فشتی آ جاتی ہے، اور کسی شکل پر وہ سو نہیں سکتا، کیونکہ جس پہلو وہ سرتا ہے، اُدھر کا درم دب جاتا ہے، اور دوسری طرف کا درم ٹنک آتا ہے۔ \*

**برسام** { گاہے درم دیا فرغانامی پردہ میں ہوتا ہے، اور دیا فرغادہ پردہ ہے، جو معدہ اور جگر کے درمیان حامل ہے، جس درم کا نام ”برسام“ ہے، یہ گزر چکا ہے

کہ اس مسئلہ میں مصنف نے تمام اہبار سے اختلاف کر کے طبری کی پیروی کی ہے (کیونکہ دیا فرغاجاب عاجز کا نام ہے، جو غذا و تنفس کے اعضاء کے درمیان واقع ہے) بعض لوگ اس طرح تاویل کرتے ہیں کہ اصل میں مصنف کی عبارت اس طرح ہے کہ دیا فرغادہ پردہ ہے، جو معدہ، اور جگر کے درمیان، اور اعضاء تنفس کے درمیان حامل ہے، لیکن بیان برسام میں مصنف کی جو عبارت ہے، وہ اس تاویل کے خلاف ہے (وہاں بھی اسکو معدہ اور جگر کے



درمیان حائل بتایا ہے) +

**علامات** { عقل جاتی رستی ہے، کیونکہ یہ پردہ دماغی پردوں سے اتصال رکھتا ہے }  
جیسا کہ مصنف کا قول ہم نقل کر چکے ہیں کہ ”دماغی پردہ کا ایک سراؤ ترک پھیل جاتا ہے، اور اس سے یہ پردہ دیا فرغ جاتا ہے۔“ لیکن جبہ اور اطباء اس بے عقلی کی وجہ یہ بتاتے ہیں کہ حجاب عاجز اور دماغ کا اتصال اس پٹھے کے ذریعہ ہے، جو دماغ سے اس پردہ کی طرف اترتا ہے، اور اس لئے کہ گرم بخارات اس پردہ سے دماغ کی طرف چڑھتے ہیں { کھانسی بہت ہوتی ہے } اس کی وجہ جبہ اور اطباء کے نزدیک تو یہ ہوگی کہ درم کا دباؤ پھیپھڑوں پر پڑتا ہے، اور مصنف کے نزدیک اس کی وجہ یہ ہے کہ درم کا دباؤ حجاب عاجز پر پڑتا ہے { مگر کچھ بھی نہیں نکلتا ہے } ایسا ابتداء میں ہوتا ہے، جب تک مادہ کچا ہوتا ہے، لیکن مصنف کے نزدیک کچھ نہ نکلنے کی وجہ یہ ہے کہ حجاب عاجز پھیپھڑوں، اور درم کے درمیان حائل ہوتا ہے، مریض پانچ گانہ کے لئے زور نہیں لگا سکتا، کیونکہ اس میں سانس روکنا، اور سینہ، پھیپھڑے اور حجاب عاجز کو غب پھیلا کر پڑتا ہے، اور سینہ، اور شکم کے عضلات تن جاتے ہیں، اور ان کو سکڑنے سے روک لیا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں پھیپھڑے کی وجہ سے تناؤ بڑھ جاتا ہے، جس سے ناقابل برداشت درد ہوتا ہے۔ انہی وجہ سے مریض تنے بھی نہیں کر سکتا، تنے کرنے سے اتنا درد بڑھتا ہے کہ غشی آجاتی ہے } +

**علامات** { ان دونوں قسموں کے علاوہ اور برسام کا علاج پہلے اقسام کے مانند ہے، جب یہ امراض اکٹھے ہو جاتے ہیں، تو مریض کم بختا ہے، کیونکہ یہ اعضاء شریف ہیں، اعضاء نمینہ سے تعلق رکھتے ہیں، قلب سے قریب ہیں، اور سانس میں نہایت تنگی ہوتی ہے } +

**بایست ذات الجنب** ابتدائے مرض میں غشاء الیر موئی اور سرخ ہو جاتی ہے، اور اس کی رتق زائیل ہو جاتی ہے، اور اس کی دونوں سطحوں پر بایست خون خمد ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے یہ غلاف کھردرا ہو جاتا ہے، اور اجتناع خون کی وجہ سے رگوں سے آب خون مترشح ہونے لگتا ہے، اور غلاف کے اندر جمع ہوتا رہتا ہے۔ جب مریض صحت یاب ہوتا ہے، تو بایست خون جذب ہو جاتی ہے، کبھی غلاف کی دونوں سطحوں پر بعض بعض مقامات پر بڑا جاتی ہیں، کبھی آب خون جذب ہونے کے بجائے وہاں پیپ پیدا ہو جاتی ہے۔

**اسباب** : سردی لگنا، ضربہ و سقطہ، امراض شش مثلاً ذات الریہ، شمش کا ٹانفوانا، دویلہ ریہ، سرطان، حیات متعدیہ، مثلاً چھک، خسرہ، حمی قرمزہ، انف العنزہ، مل، وجع کھال، حار، درم کلیہ حار، حمی نفاسیہ، وغیرہ اس کے اسباب ہیں۔

اس کی درمیں ہیں : (۱) ذات الجنب حاد (۲) ذات الجنب مزمن +

لے مکن ہے کہ وہ مصعب راجع ہو، مگر وہ براہ راست حجاب عاجز میں نہیں پھیلتا + مترجم

علامات ذات الجنب حاد: شروع میں کئی مرتبہ جاڑھ سے خفیف بخار آتا ہے، سینہ میں بوجھ معلوم ہوتا ہے، تھوڑی دیر کے بعد سینہ میں شدید درد ہونے لگتا ہے، جیسے کوئی برچی پھیر رہا ہے۔ اس درد میں تنفس، گفتگو کرنے، کھانے، اور کوٹ بدلنے سے زیادتی ہوتی ہے۔ آخر میں مریض درد کی زیادتی کی وجہ سے سینہ کو جنبش نہیں دیتا، بلکہ مشکمے سے سانس لیتا ہے، اور عضلات شکم زیادہ کام کرتے ہیں۔ شروع میں مریض کو آؤٹ جانب لیٹنے سے آرام ملتا ہے، مگر آخر میں کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ زبان سیلی ہوتی ہے، پیشاب سرخ رنگ کا اور کم مقدار میں آتا ہے۔ رخسارے سرخ ہوتے ہیں۔ جلد گرم اور خشک ہوتی ہے، نبض سخت اور تیز چلتی ہے، بخار ۱۰۲ سے ۱۰۳ درجہ تک رہتا ہے، نبض کی رفتار ۹۰ سے ۱۲۰ تک ہوتی ہے، تنفس کی رفتار ۳۰ یا ۳۵ ہوتی ہے، کمزوری کی زیادتی ہوتی، اور خشک کھانسی آتی ہے +

جب مریض صحت پانے لگتا ہے تو ان علامات میں تخفیف ہو جاتی ہے، اور نہ مزمن ذات الریہ کی علامات شروع ہو جاتی ہیں،

علامات ذات الریہ مزمن: جب آپ خون جذب نہو، بلکہ پیپ میں بدل جائے تو اس وقت باہر لرزہ سے بخار چڑھتا ہے، جلد خشک و گرم ہوتی ہے، نبض سریع اور ضعیف چلتی ہے۔ مریض کمزور اور لاغر ہو جاتا ہے۔ اور گاہے سینہ کی آؤٹ جانب متورم ہو جاتی ہے۔ اسوقت اس کی علامات حمی دق سے مشابہ ہوتی ہیں +

معمولات مطب: اس مرض کا علاج اور معمولات ذات الریہ کے مانند ہیں۔ نیز غذا اور ہدایات وغیرہ پر اسی طرح کاربند ہوں۔ اگر بخار کے رفع ہونے کے بعد خشک اور پھسکی چیزیں کھلائی جائیں تو مریض جلد صحت یاب ہوتا ہے +

## سینہ جکڑنا (جموود)

۳ اس مرض کا نام بَرْدُ الصَّدَا (سینہ کا ٹھنڈا ہو جانا) اور جَمُودُ الصَّدَا (سینہ کا جکڑ جانا) دونوں ہے۔ اس مرض میں سینہ کے عضلات، سینہ کے پردے، اور پھیپھے ٹھنڈے ہو کر جم جاتے، اور اکڑ جاتے ہیں، اور ان میں ایک قسم کا تمدد (تثاؤد) پیدا ہو جاتا ہے، اسلئے نہ طبعی طور پر پھیل سکتے ہیں، اور نہ سکڑ سکتے ہیں۔ اس لئے شرق یعنی اچھوکی سی حالت پیدا ہو جاتی ہے، اور سانس کھڑا ہو جاتا ہے، یعنی سیدھی گردن کے بغیر سانس نہیں لیا جاتا ہے، کیونکہ تنفس کے اعضاء، جذب ہوا کے لئے طبعی طور پر پھیل نہیں سکتے ہیں، اس لئے مریض گردن سیدھی کرنے، اور اوپر کی طرف کھینچنے پر مجبور ہو جاتا ہے،

تاکہ سینہ اور پھیپھڑے پورے طور پر کشادہ ہو جائیں { گاہے یہ مرض دفتہ ہلاک کر دیتا ہے، جس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ان اعضاء کی سردی سے قلب ٹھنڈا اور حرارت اصلیلہ بجھ جاتی ہے یا تنفس ترک جاتا ہے } اور روح جل کر فنا ہو جاتی ہے ۔

**سبب** { اس کا یہ ہوتا ہے کہ سینہ میں سرد ہوا، یا برف لگنے سے یا سرد پانی میں غوطہ لگانے سے سردی پہنچ جاتی ہے۔ گاہے یہ مرض امیون کے اثر سے بھی ہو جاتا ہے { کیونکہ امیون سخت سرد ہے، حرارت اصلیلہ کو بجھا دیتی ہے، رطوبتوں کو غلیظ اور خشک کر دیتی ہے، اسی وجہ سے اسکے استعمال کے بعد تھ پائوں ٹھنڈے اور سن ہو جاتے ہیں، حلق اور سانس میں تنگی آ جاتی ہے، اور سانس چھوٹا ہو جاتا ہے، بدن میں تشنج (اینٹھن) ہونے لگتا ہے، ناخن کالے پڑ جاتے ہیں، نیند کا غلبہ ہوتا ہے، زبان بند ہو جاتی ہے، پھر مرض کراڑ پیدا ہو جاتا ہے، جس سے انسان گھٹ جاتا ہے، پھر ٹھنڈا سانس اگر موت آ جاتی ہے { اور گاہے سینہ کے گلانے، اور کھلانے والوں کو یہ مرض ہو جاتا ہے { کیونکہ پیسے کا دھواں قلب کو ٹھنڈا کر دیتا، حرارت کو بجھا دیتا، رطوبات کو خشک کر دیتا، اور اعضائے تنفس کو جکڑ دیتا ہے، جس سے سانس تنگ اور چھوٹا ہو جاتا ہے، اور گاہے مریض گھٹ کر مر جاتا ہے ۔

**علاج** { پیسے کو گرم کرنے کے لئے گرم روغن لگائیں { مثلاً روغن قسط، سوسن، ہمراہ جند بیدستر، { گرم ضاد لگائیں { مثلاً سداب، صعتر، بودینہ، ہینگ، انستین، جند بیدستر، شہد، اور روغن اخروٹ { اور پُرانی شراب تیم گرم قدرے ہینگ کے ساتھ پلائیں }۔

## امراض قلب دل کی بیماریاں

### قلب دل

دل ایک عضلی دلی، گوشت کا بنا ہوا عضو ہے، جس کی ساخت نہایت قوی، اور مستحکم ہے، اور اس کی شکل مخروطی ہے، یعنی گاجر کی طرح اس کا بالائی حصہ چوڑا، اور زیریں حصہ نوکیلا ہوتا ہے، بالائی حصے کو قاعدہ (تکہ) اور زیریں حصہ کو زاویہ دراس (اکتے) میں قلب اپنے خلاف کے اندر دونوں پھیپھڑوں کے درمیان سینہ کے اندر ہوتا ہے۔ یہ قلب کا قاعدہ (چوڑا حصہ) تقریباً سینہ کے وسط میں واقع ہے اور اس کا راس (زاویہ سر) بائیں طرف شا ہوا ہے " (دین القف) ۔

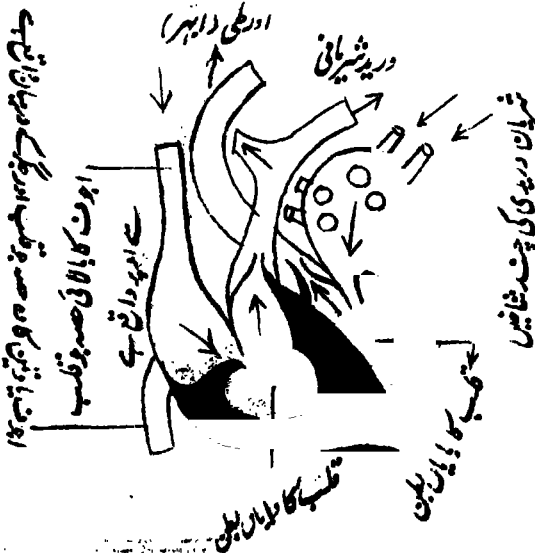
قلب حرارت غریزی کا سرچشمہ، دوران خون کا مرکز اور روح حیوانی کا مبداء ہے ۔  
قلب، سینہ کے اندر ترچھا اس طور پر واقع ہے کہ اس کا نیا دہ حصہ بائیں طرف واقع ہے

یعنی اگر سینہ کے وسط میں ایک کھڑی لکیر اوپر سے نیچی کیجی جائے، تو قلب اس خط سے بائیں جانب تین قیراط، اور دائیں جانب ڈیڑھ قیراط واقع ہوگا۔ قلب کا تادمہ اوپر پیچھے اور دائیں جانب کورخ رکھتا ہے، اور اس کا زاویہ اس کے برعکس نیچے، سامنے اور بائیں جانب کرائل ہے، اور یہ پانچویں اور چھٹی پسیلوں کے درمیان، بائیں سرپستان سے تقریباً ڈیڑھ قیراط نیچے، اور ایک قیراط اندر کی طرف واقع ہے۔ اگر سینہ پر ایک خط دوسری بائیں پسیل کی کڑی کے زیریں کنارے، اور دائیں تیسری پسیل کی کڑی کے بالائی کنارے کے درمیان ترچا کھینچا جاوے، تو قلب کا بالائی کنارہ ارتقاعہ (تقریباً اسی کے مقابل ہوگا) اور اگر ایک خط غضرت غفیری (کڑی) کے اس مقام سے شروع کیا جائے، جہاں ساتویں پسیل کی کڑی لگتی ہے، اور اسے پانچویں چھٹی پسیلوں کے درمیان سرپستان سے تقریباً ڈیڑھ قیراط نیچے تک پہنچایا جائے، تو اس خط کے مقابل قلب کی زیریں حد ہوگی، جو حجاب حاجز پر لگی رہتی ہے۔

سانس کے کیسنے اور پھینکنے میں، اور حکم کے خالی اور پُر ہونے میں، نیز دیگر طبی اور غیر طبی حالات میں قلب کی جگہ مختلف انداز سے بدل جایا کرتی ہے، مثلاً دل کبھی اوپر ہو جاتا ہے، اور کبھی نیچے۔ دائیں طرف سینہ کے اندر، اگر پانی جمع ہو جائے، تو دل بائیں طرف ہٹ جاتا ہے، اسی طرح اس کے برعکس۔

**قلب کی پیمائش اور وزن** قلب تقریباً پانچ قیراط لمبا، ساڑھے تین قیراط چوڑا، اور دھاتی قیراط

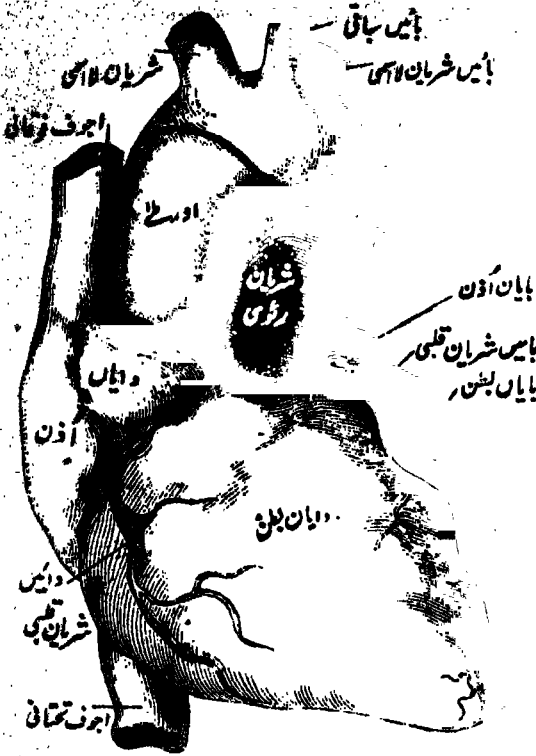
### قلب کی تصویر چاروں قسم کے عروق کے ساتھ



دبیز (موٹا) ہوتا ہے۔ اس کا وزن مردوں میں تقریباً ۲۵۰ سے ۳۰۰ توں تک، اور عورتوں میں ۲۰۰ توں سے ۲۵۰ توں تک ہوتا ہے۔

**قلب کے حصے** قلب اندرونی خلل ایک دریائی دیوار کے ذریعہ دائیں اور بائیں دو خانوں میں تقسیم ہو جاتا ہے (اس دریائی دیوار میں کوئی سوراخ نہیں ہوتا ہے) پھر ان میں سے ہر ایک خانہ جمل کے ایک پردہ (کرڈی) کے ذریعہ، جو چاک کی طرح

(۳۵) قلب مع عروق  
(اکلا منظر)



(۳۶) قلب مع عروق  
(بجمله منظر)





کھلتا بند ہوتا رہتا ہے۔ بالائی اور زیریں دو حصوں میں منقسم ہو جاتا ہے؛ نیچے والے دونوں حصوں کو قلب کا بطن کہتے ہیں (بطن: شکم) اور اوپر والے دونوں حصوں کو قلب کا اذن کہتے ہیں (اذن: کان)۔ غرض قلب چار خانوں میں منقسم ہوتا ہے: (۱) دایاں اذن (۲) دایاں بطن (۳) بائیں اذن (۴) بائیں بطن +

جو لوگ کہتے ہیں کہ قلب میں تین بطن ہیں، وہ صحت پر نہیں ہیں؛ ابوسہل مسیحی کا قول تشریح کے مطابق ہے کہ "قلب میں دو تجویفیں (بطن) ہیں، ایک دائیں طرف اور دوسری بائیں طرف + دائیں تجویف میں ایسا خون ہے، جس میں دُخان (دھواں) ہوتا ہے، اور روح کم ہوتی ہے، اور بائیں بطن میں جو خون ہوتا ہے، اس میں روح زیادہ ہوتی ہے" (المختصا) [دایاں اذن] بائیں کی نسبت بڑا ہوتا ہے، مگر دائیں اذن کی دیواریں پتلی ہوتی ہیں۔ اسی طرح دائیں بطن کی دیواریں بھی ایسی سے بائیک ہوتی ہیں۔ اس کے اندر تقریباً تہ تر خون سما سکتا ہے اس میں ہمیشہ وریدی خون (رسیا ہی مائل) دونوں اجوں سے آتا ہے، جو دائیں بطن کی طرف چلا جاتا ہے، اور دائیں بطن سے پھیپھڑے تک پہنچ جاتا ہے؛ تاکہ اس خون کا دھواں صاف ہو جائے + دائیں اذن اور دائیں بطن کے درمیان ایک کواڑی ہوتی ہے، جس کے تین پٹ ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے اس کو صام نڈاٹی کہتے ہیں۔ اس کواڑی کا قاعدہ یہ ہے کہ دائیں اذن کا خون دائیں بطن میں یہ آسانی چلا جائے، مگر پھر وہ واپس نہ لوٹ سکے +



(اس تصویر میں دکھلایا گیا ہے کہ صام نڈا کی کھلی ہوئی ہے اور بطن کا راستہ بند ہے) +

[دایاں بطن] ایک شگفتہ شکل کا خانہ ہے جو دائیں اذن کے نیچے واقع ہے۔ دائیں اذن کا وریدی خون اس میں آتا ہے، جو شریانِ قوی کے ذریعہ دائیں بطن سے پھیپھڑے تک چلا جاتا ہے + دائیں اذن اور دائیں بطن کے درمیان حلقہ کر قُوْهَۃُ الْوَتِیْنِ کہتے ہیں (یعنی ایہ دمانہ اندر سے باہر کی طرف جھلیوں دکر اڑیوں کے ذریعہ بند ہو جاتا ہے) (یعنی جب اذن کا خون اس میں آ جاتا ہے، تو پھر یہ کواڑیاں اس طرح

## قلب کے ایک جوف کا خاکہ



(اس تصویر میں یہ دکھلایا گیا ہے کہ ہلالی کو اڑیاں بند ہوا  
قلب کی طرف آنے کا راستہ کھلا ہوا ہے)

بند ہو جاتی ہیں کہ اس کا خون آؤن  
کی طرف واپس لوٹ کر نہیں جاسکتا  
دائیں بطن کا خون پیچھے پڑوں کی طرف  
جس رگ سے جاتا ہے، اسے وید  
شریانی کہتے ہیں، اس کی سخت  
شرایوں کی طرح ہے، اور شریاؤں  
کی طرح یہ ترپتی بھی ہے دگیلانی،  
”مگر اس کے اندر جو خون جوتا ہے  
اُسکے اندر دُخان (دھواں) پایا  
جاتا ہے، رسی، اس رگ کی جڑ  
میں تین پٹ دالی ایک کو اڑی ہوتی  
ہے، جس کا فعل یہ ہے کہ جب

خون قلب سے پیچھے پڑے کی طرف جانے لگے، تو یہ کھل جائے، اور پھر اگر وہ واپس ہونے لگے  
تو یہ بند ہو جائے (ابن قف)، ان کو اڑیوں کی شکل ہلالی ہے، اسی وجہ سے انکا نام صام ہلالی  
رکھا گیا ہے، اور جہاں یہ لگی رہتی ہیں، وہاں انکے پٹ کی تعداد کے موافق تین طرف سے جھول  
ہوتے ہیں، ان کو اڑیوں کی شکل دھورت، اقل اور سخت شریان اعظم کی کو اڑیوں کے مانند  
ہے، جس کا بیان آنے والا ہے، صام ٹکائی کے تین پٹ ہوتے ہیں، اور تینوں شدت  
شکل کے ہوتے ہیں، اس پٹوں کے چوڑے سے (قاعدے) قلب کی دیوار سے (نوبہ اوتیرن)  
سے لگے رہتے ہیں، اور ان کے سرے باریک، مندار ڈوریوں (جبال و تریہ) کے ذریعہ دل کے  
عضلی اجزاءوں (عز فیئہ) سے لگے رہتے ہیں،

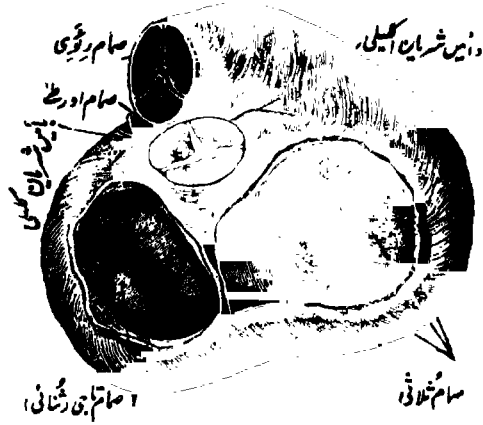
قلب کی یہ اور باقی تمام کو اڑیاں، قلب کی اندرونی استر کرنے والی جھلی سے بنتی ہیں، جن کے  
اندر استحکام کی غرض سے قلب کے کچھ عضلی ریشے بھی آجاتے ہیں،

**بایاں اذن** جو وید کی خون قلب کے دائیں بطن سے وید شریانی نامی رگ کے ذریعہ  
پیچھے پڑے میں پہنچتا ہے، وہ اپنا دُخان (دھواں) وہاں خارج کر دیتا ہے، اور پیچھے پڑے  
سے ہوا کا ایک مخصوص حصہ لیکر اور نہایت شرف شرف ہو کر دوسری رگوں (شریان ویدی)  
کے ذریعہ پیچھے پڑے سے قلب کے بائیں اذن میں پہنچتا ہے، شریان ویدی اور وید شریانی  
کے دہانے باہم پیچھے پڑے میں ملے ہوئے ہیں، یعنی دونوں کے درمیان عروق شعریہ ذریعہ اتصال

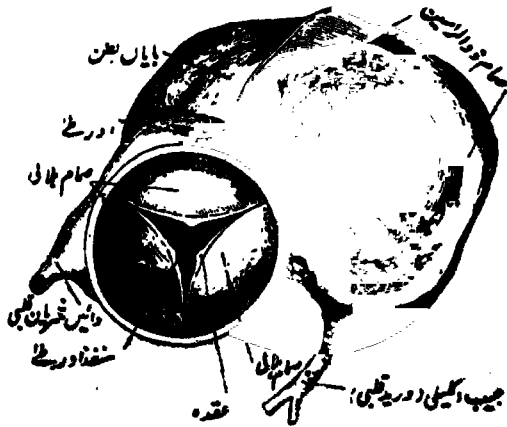
لے جبال بطن ڈوریاں، وریجے نسیا تانت،  
لے عذ بطن سترن، لم اگرشت، مسترجم،  
لے ورید رنوی



( ۳۹ ) قلب کے چاروں دھالے اور اُن کی نوازیں (بالائی منظر)



( ۵۰ ) بائیں بطن اور اورٹے کی نوازیں (بالائی منظر)



ہیں۔ شریان دریدی میں خون اگرچہ نہایت شریخ شریخ (شریانی خون) ہوتا ہے، مگر انکی ساخت دریدوں کی طرح ہے، اور دریدوں کی طرح ان میں سکون ہوتا ہے۔ بایاں اُذن دائیں کی نسبت اگرچہ چھوٹا ہے، مگر اس کی ساخت زیادہ موٹی اور مستحکم ہے۔ شریان دریدی پیمپٹروں کے قریب بہت سی ہوتی ہیں۔ مگر آخر میں اُذن کے قریب چار بڑی رگوں میں جمع ہو کر چار سوراخوں کے ذریعہ بائیں اُذن میں تمام ہوتی ہیں۔ اس کے بعد بائیں اُذن کا خون بائیں بطن میں (جو نیچے ہوتا ہے) چلا جاتا ہے، بائیں اُذن اور بائیں بطن کے درمیان بھی ایک کواڑی ہوتی ہے، جس کے دوپٹ ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے اسکو صمام ذوالراکین کہتے ہیں۔ ان کا فائدہ بھی دائیں بطن کی کواڑیوں کے مانند یہ ہے کہ جو خون بائیں اُذن سے بائیں بطن میں آئے، وہ پھر لوٹ کر بائیں اُذن میں نہ چلا جائے، یعنی آمد کے وقت اس کے پٹ کھل جاتے ہیں، اور واپسی کے وقت بند ہو جاتے ہیں۔

**بایاں بطن** مخروطی سادہ گاڑوم، گاڑنما ہوتا ہے، اور اس کی دیواریں دائیں بطن کی دیوار سے زیادہ دیر ہوئی ہیں۔ اس کے اندر شریانی خون بائیں اُذن سے آتا ہے۔ جویہاں سے شریان اعظم (اورطی) کے ذریعہ تمام بدن میں تقسیم ہو جاتا ہے۔ اس خون کے ساتھ روح حیوانی بھی ہوتی ہے، جو تمام اعضاء کو گرم کرتی ہے۔ بائیں بطن سے چونکہ دور دور کے اعضاء میں خون در روح پہنچتا ہے، اس لئے اس بطن کی دیواریں زیادہ دیر، اس کے عضلی ریشے بکثرت، اور اس کی قوت انقباض (سکڑنے کی) دائیں بطن کے مقابل میں زیادہ قوی ہوتی ہے۔ اس میں ایک دانہ (بائیں اُذن اور اس کے درمیان) کے ذریعہ خون آتا ہے، اور دوسرے دانہ (اورطی کے دانہ) سے خارج ہو کر تمام بدن میں چلا جاتا ہے۔ ان دونوں دماغوں پر دائیں بطن کی طرح کواڑیاں ہوتی ہیں، جن کی مدد سے آیا ہوا خون پھر اسی طرف نہیں لوٹ سکتا، جہاں سے وہ آیا ہے۔ چنانچہ اورطی کے دانہ پر جو کواڑی ہے، اس کے پٹ ہلائی شکل کے تین ہیں۔ اس کو صمام ہلالی اور صمام سینی کہتے ہیں۔ ان کی شکل و صورت وغیرہ درید شریانی کی کواڑی کی طرح ہے۔

بائیں اُذن اور بائیں بطن کے درمیان، جو خون کے آنے کا راستہ ہے، اس پر جو کواڑی لگی ہوتی ہے، اس کے پٹ دو ہیں، اسی وجہ سے اسکو صمام ذوالراکین (دو دریرے والی) کہتے ہیں۔ نیز اسکو صمام تاجی بھی کہتے ہیں۔ اس کواڑی کی نوک سے بھی سندر ڈوریوں لگی رہتی ہیں (جبال دترہ) جو دوسری طرف قلب کی دیواروں سے گوشت کے آبشاروں (ستروڈن) کے ذریعہ چسپاں رہتی ہیں، ان آبشاروں کو عمکل تحمید کہتے ہیں۔

اس صمام کے اصطلاحی معنی کواڑی، ذوالراکین، دو دریرے والی، اس کو صمام تاجی اور سیمنی ذومستقیم بھی کہتے ہیں۔ ہذا اسکو صمام ثنائی بھی کہتے ہیں۔

شیخ نے ان کو اڑیوں کو بکڑ سے تشبیہ دی ہے ! بکڑ اس تختہ یا پھانگ کو کہتے ہیں، جو ہانی روکنے کے لئے نہروں میں لگایا جاتا ہے +

**ساخت** قلب کا بیرونی استر غشار مائی (آبدار) کا ہے۔ اسی کے مرض سے قلب کے خلاف میں غیر معمولی طور پر پانی جمع ہو جاتا ہے، جسکو قلب کا استقار کہنا چاہئے (اخترا، رکتی) اور جو جملی قلب کے اُذن اور بطون میں اندر استر کرتی ہے، اسے بطاننا قلب کہتے ہیں ان دونوں استروں کے درمیان قلب کا خاص جوہر قلب کا عضلی حصہ ہے۔ جن کے ریشوں کے سکڑنے سے قلب سکڑتا ہے +

**قلب میں** عروق کے علاوہ اعصاب بھی ہیں، جن میں بعض کا تعلق دماغی عصب عصب (راجع) سے بھی ہے + (مترجم)

## سوم مزاج قلب (دل کے مزاج کی خرابی)

**قلب کی گرمی** { قلب کا مزاج گاہے گرم ہو جاتا ہے، علامات: سانس بڑا آتا ہے + یعنی عضائے تنفس سانس کے وقت ہر طرف بہت زیادہ پھیلتے ہیں، تاکہ

معمول سے زیادہ ہوا جذب ہو { نبض بڑی تیز اور پے درپے چلتی ہے { کیونکہ سرد ہوا کے جذب کرنے کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے قرب قلب کی وجہ سے { سینہ چھونے سے گرم معلوم ہوتا ہے { اور قلب اور پھیپھڑوں کی حرارت کے باعث { پیاس لگتی ہے، اور سرد ہوا سے راحت ملتی ہے، تمام بدن میں لاغری ہوتی ہے { کیونکہ قلب کی گرمی تمام بدن میں سرایت کر جاتی ہے، جس سے رطوبتیں کھل کر تحلیل ہو جاتی ہیں، اور اعضاء خشک ہو جاتے ہیں۔ کسی ظاہری سبب کے بغیر { تم ہوتا ہے { کیونکہ خون جلد غلیظ اور کدور ہو جاتا ہے، جس سے روح کدور غلیظ اور تاریک پیدا ہوتی ہے، جو پھیل نہیں سکتی ہے { اور خوشی میں روح پھیلا کرتی ہے { سوزش کے ساتھ بے چینی ہوتی ہے {

**علاج** { اقراص کا فور، اور ٹھنڈے شربت استعمال کریں، جن کو قلب سے خصوصیت ہو { مثلاً شربت ریاس، شربت انار، اور شربت صندل { اور سیسے پر ٹھنڈے ضاد لگائیں { مثلاً صندل، کا فور ہوا گلاب +

**سردی قلب** { گاہے قلب کا مزاج سرد ہو جاتا ہے، علامات: نبض چھوٹی، اور مست ہوتی ہے، اور وقفہ زیادہ چھوڑتی ہے { کیونکہ اس میں قوت ضعیف، اور ہوا کی ضرورت کم ہو جاتی ہے { تنفس کمزور اور قوتیں نڈھال ہو جاتی ہیں، گرم

چیزوں کے پکھنے، چھونے، اور سونگھنے سے راحت ملتی ہے، طبیعت میں ڈر، گھبراہٹ، اور بزدلی آجاتی ہے، کیونکہ ایسے مریضوں کا خون سرد اور رقیق ہوتا ہے، جس سے روح قنورڑی اور رقیق پیدا ہوتی ہے، اس میں اشتعال (بھڑک) اور گرمی کم ہوتی ہے، سردی کی وجہ سے باہر کی طرف حرکت کرنے میں سست ہوتی ہے، رقت کی وجہ سے جلد تحلیل ہو جاتی ہے، قلت کی وجہ سے پورے طور پر پھیل نہیں سکتی ہے، اسلئے مریض ڈر اور خوف کے لئے آمادہ رہتا ہے {بشرہ سے تازگی جاتی رہتی ہے} کیونکہ تازگی اور رونق اسی وقت آتی ہے جبکہ خون اپنی کثرت، حرارت، اور لطافت کے باعث پھیلا بشرہ کی طرف روح کو اپنے ساتھ لیکر آئے، لیکن جب وہ سرد اور قنورڑا ہوتا ہے، اور باہر کی طرف حرکت کرنے سے عاجز ہوتا ہے، تو رونق اور تازگی لازمی طور سے جاتی رہتی ہے +

**علاج** {دوار الک اور مفرج حار} فرحت بخشنے والی گرم دوا {جسکا ذکر مانجھیا میں ہو چکا ہے، اور مقوی قلب شربت استعمال کرائیں} مثلاً شربت گاؤ زبان، شربت بادرنجبویہ اور شربت عود، ان میں زعفران، مشک، عنبر، سنبل، اور گل سرخ بھی ہو {بچنے ہوئے گوشت کھلائیں، جن میں دارچینی، زعفران، زیرہ اور عود (اگر جیسے مصالح پڑے ہوں) پیسند گرم اور خوشبودار ضاد لگائیں} تاکہ اس کا نفع تیز اور پورا ہو، مثلاً سنبل، ناگ مٹھ، اداسینی، رنگ، گل سرخ، ہمراہ آب مرزنجوش، آب ریکاس، آب بادرنجبویہ +

**خشکی قلب** {گاہے قلب میں خشکی آجاتی ہے، علامات: نبض میں سختی ہوتی ہے} کیونکہ شریان میں خشکی ہوتی ہے، نیز نبض صغیر (چھوٹی) ہوتی ہے، کیونکہ قوت میں ضعف، اور شریان میں سختی ہوتی ہے، جس سے قوت اس کو پھیلا نہیں سکتی ہے {نبض پے درپے چلتی ہے} تاکہ اس کے صغر (چھوٹی ہونے) اور سستی کا تدارک ہو جائے {بدن لاغر ہو جاتا ہے} مگر حرارت قلب سے لاغری کم ہوتی ہے {الفعالات نفسانیہ مثلاً فرحت، غصہ، غم، اور خوف پیدا نہیں ہوتے ہیں، اور اگر پیدا ہو جاتے ہیں، تو دیر تک قائم رہتے ہیں} +

**علاج** {ماء الشعیر، روغن بادام کے ساتھ پلائیں} بشر لیکن خشکی کے ساتھ گرمی ہو۔ {دودھ اور تو غذا میں کھلائیں} مثلاً حریرہ، جوار الشعیر، شکر، روغن بادام سے تیار کیا گیا ہو، اور مثلاً لازیا نامی مچھلی جو روغن بادام کے ساتھ پکائی گئی ہو (مازیہ) پھرنی زمین کی مچھلی ہے۔ یا خاص قسم کی چھوٹی چھوٹی مچھلیاں ہیں {سینہ پر قیر دلی لگائیں} جو روغن بنفشہ، روغن کدو، آب کشنیز، اور آب کاہو سے بنائی گئی ہو +

**رطوبت قلب** {گاہے قلب مزاج تر ہو جاتا ہے} علامات {نبض نرم ہوتی ہے} یعنی وہ آب سانی دب جاتی ہے، کیونکہ شریان نرم ہوتی ہے {نبض سست

ہوتی ہے؟ کیونکہ نبض کی حاجت کم، اور قوت ضعیف ہوتی ہے {نبض مختلف ہوتی ہے} کیونکہ ضعف نہایت درجہ نہیں ہوتا ہے، بلکہ قوت اس قدر ہوتی ہے کہ شریان کو حرکت دینے کی کوشش کرتی ہے، پھر وہ تنگ کر راحت کرنے لگتی ہے اور ٹھہر جاتی ہے۔  
 {انفعالات نفسانیہ (مثلاً غم، غصہ وغیرہ) جلد آتے ہیں، اور جلد ہی زائل ہو جاتے ہیں} \*

**علاج** {غذا ہلکی اور کم کھلائیں، قلب کی مخصوص خشک دوائیں استعمال کریں} تاکہ دوار کا اثر قلب تک شدت اور سرعت سے پہنچے، مثلاً لوگ، زعفران، بادِ نچوڑہ {معتدل درجہ کی ریاضت کریں} تاکہ خشکی بہت زیادہ نہ ہو جائے {اور اگر خرابی مزاج کا سبب مادہ کی کثرت ہو تو مناسب تدابیر سے مادہ خارج کریں} مثلاً نصہ کھولیں، یا سہل دیں \*

## خفقان (دل کا دھڑکنا)

{خفقان وہ مرض ہے، جس میں کسی اذیت کی وجہ سے قلب پھر کتا ہے} یعنی اذیت کو دفع کرنے کے لئے قلب سکڑتا ہے؛ کیونکہ دفع کرنے کے لئے انقباضی (سکڑنے کی حرکت) ہی کی جاتی ہے، اور راحت حاصل کرنے کے لئے، اور دوسری مرتبہ سکڑنے کے لئے قلب پھیلتا ہے۔ یہ حرکت اُس انقباضی و انبساطی حرکت کے مانند نہیں ہے، جو بخارات دُخانیہ کے دفع کرنے اور ہوار کے جذب کرنے کے لئے قلب کو ہر وقت کرنی پڑتی ہے۔ کیونکہ اس حرکت میں اضطراب و پریشانی اور بڑے طور پر ترتیبی ہوتی ہے (قلب بخارات دُخانیہ کو پھینک دینے کی طرف ورید شریانی کی راہ خارج کرتا ہے، اور پھینچنے سے ہوار کو شریانیں دیدیہ کے ذریعہ جذب کرتا ہے، یہی) \*

**سبب** {یہ اذیت گاہے اخلاط کی کثرت (امتلاء) سے ہوتی ہے، جسے عروق پُر ہو جاتے ہیں} امتلاء سے مراد یہ ہے کہ اخلاط و مواد مقدار میں اس قدر زائد ہوں کہ رگیں (اور اخلاط کے خروغ) بھر جائیں، خواہ یہ اخلاط کیفیت کے لحاظ سے فاسد نہ ہوں لیکن یہاں کثرت اخلاط سے مراد محض خون کی کثرت ہے \*  
 علامات {کثرتِ خون کی ملائیں پائی جاتی ہیں} مثلاً رگوں کا ادبھرنا اور پھوٹنا، بوجھل و ماندگی، نبض کا پُر ہونا، قادر وہ کارنگین اور گاڑا ہونا \*

**علاج** {بائیں بائیں کی نصہ کھولیں} تاکہ نفع پُورا اور جلد ہو {رائب پلائیں} رائب، ابنِ تلمیذ کے قول کے مطابق وہ تازہ دودھ ہے، جو جم جاتا ہے (یعنی دہی کو رائب کہتے ہیں)۔

جانے کے لئے گاہے انفخہ (نفیر یا یہ) گھول دیتے ہیں، اور گاہے درودھ کو ایک دن یا زیادہ چھوڑ دیتے ہیں حتیٰ کہ وہ گاڑا ہو جاتا ہے۔ اس کو مہاسمت بھی کہتے ہیں، یہ نہایت سرد ہوتا ہے، اور بقول صاحب ذخیرہ "وہ صاف زرد رنگ کا پانی ہے، جو چھاپچھ کے گاڑے اجزاء سے (جرات کو سرد مقام میں رکھنے سے اوپر آ جاتے ہیں) جدا ہو جاتا ہے۔ یہ پانی حرارت کو بجھاتا اور قبض رفع کرتا ہے، مگر یہ قول زیادہ صحیح نہیں معلوم ہوتا ہے (کیونکہ راسب دہی کو کہتے ہیں، جس کے اوپر پانی ہوتا ہے) (اقراص کا فور کھلائیں، اور صرف جھوٹے شوربے (مزورات)، جو گشت سے خالی ہوتے ہیں، پلائیں)۔

**سبب (۲)** { گاہے وہ افیت سوداوی خلط سے ہوتی ہے، جو قلب کی رگوں میں اکٹھا ہو جاتی ہے جس کے دور کرنے کے لئے قلب مجبور ہوتا ہے (اس لئے وہ پھرتا ہے)۔

**علامات** { مریض کی سمجھ خراب ہو جاتی ہے، خوف، وحشت، اور المناخیاء کی سی حالت پیدا ہو جاتی ہے، کیونکہ وہ روح حیوانی فاسد اور سیاہ ہو جاتی ہے، جو قلب سے دماغ کی طرف جایا کرتی ہے۔

**علاج** { اس المناخیاء کا علاج کریں، جس میں خون کے اندر سودا کا غلبہ ہو جاتا ہے، اور ساتھ ساتھ قلب کو بھی طاقت پہنچائیں۔

**سبب (۳)** { گاہے خفقان (اختلاج قلب) اخراج خون، کثرت فصد، یا کھانے پینے کی خرابی سے ہوتا ہے، کیونکہ اس سے خون مقدار میں کم، قوام میں رقیق، اور کیفیت میں فاسد ہو جاتا ہے، اور خون کی کمی اور خرابی سے (جو قلب کی غذا ہے) قلب ضعیف ہو جاتا ہے، شیش کا قول ہے کہ جب قلب میں ضعف پیدا ہو جاتا ہے تو جب تک اس میں کسی قدر قوت باقی ہوتی ہے، وہ افیت کے دور کرنے کے لئے کم و بیش پھرتا ہی رہتا ہے، جس سے خفقان پیدا ہوتا ہے۔ نیز اس میں جب ضعف آتا ہے، تو ادنیٰ چیزوں سے، حتیٰ کہ غذا کے معمولی بخارات سے بھی، متاثر ہوتا ہے۔

**علاج** { عمدہ غذائیں کھلا کر بہتر اور معتدل القوام خون پیدا کریں۔

**سبب (۴)** { گاہے خفقان معدہ کے قلعق اور اس کے قریب کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے: معدہ میں کوئی صفراوی اور تیز خلط ہوتی ہے، یا غلیظ لیسار لمبم، یا کوئی فاسد غذا ہوتی ہے۔ **علامات**: اس کا پتہ معدہ کی حالتوں اور قے میں خارج ہونے والی چیزوں سے چل سکتا ہے۔ **علاج**: قے اور دست سے معدہ صاف کریں، اور معدہ کے ساتھ ساتھ قلب کو بھی قوی کریں، تاکہ وہ معدہ کے قلعق سے متاثر نہ ہو۔

**سبب (۵)** { گاہے خفقان اس لئے پیدا ہوتا ہے کہ قلب کی قوت احساس تیز

اور اس میں نزاکت و لطافت آجاتی ہے؟

**علامات** { معمولی اذیتوں کے پہونچنے سے یہ حالت پیدا ہو جاتی ہے { مثلاً معمولی گرمی و سردی کا پہونچنا، یا معمولی طور پر انفعالات نفسانیہ (یعنی غم و غصہ وغیرہ) کا لاحق ہونا، اور گلے اتنی نزاکت آ جاتی ہے کہ غذا اور اخلاط کے معمولی بخارات سے بھی (جن سے کوئی شخص خالی نہیں ہو سکتا) دل میں اذیت پہونچتی ہے { مگر بدن تندرست، افعال صحیح، اور قوت قایم ہوتی ہے، نبض بڑی اور قوی چلتی ہے + **علامت**، قلب گرم، قلب کی مخصوص دواؤں اور مناسب خوشبو سے، سردی و گرمی کی رعایت کر کے قوت پہنچائیں { یہ صحیح نہیں ہے (کیونکہ قلب تو پہلے ہی سے قوی ہے) { غلیظ غذائیں دیں { مثلاً سری پائے اور ہلیم وغیرہ، تاکہ ان سے غلیظ اور سرد روح پیدا ہو، جو کثافت اور سستی رفتار کی وجہ سے اعضاء کے اندر نفوذ نہ کر سکے گی، اور قلب کی حس کمزور ہو جائے گی، اور وہ معمولی چیز سے تکلیف نہ پاسکے گا +

**سبب** (۶) { گاہے خفان قلب کی سردی سے ہوتا ہے + **علامات** : سردی کی علامتیں اور اس کا علاج پہلے گزر چکا ہے { **اعراض** : بچے پتہ نہیں چلا کہ مخصوص طور پر سردی کے ذکر کرنے کے کیا معنی ہیں، حالانکہ سردی گرمی، تری، اور خشکی، یہ سب چیزیں خفان پیدا کر سکتی ہیں +

**اسباب** : وہ خراب عادتیں جن کی وجہ سے قلب کے لمبی اور عصبی ریشے کمزور پڑ جاتے ہیں، مثلاً تباک، بھنگ، چرس، شراب خوری، چاء، کثرت جوار، آرام طلبی، جلق، فادکشی وغیرہ، انفعالات نفسانیہ، مثلاً رنج و غم، فکر و تردد، خوف و دہشت وغیرہ۔ قلب کی دیواروں میں چربی کی زیادتی، یا انکا موٹایا پتلا یا کشادہ ہو جانا۔ مردوں کی بہ نسبت عورتوں کو اور بڑھوسوں کی بہ نسبت جوانوں کو یہ مرض زیادہ ہوتا ہے، اور فربہ اشخاص اس کے لئے زیادہ آمادہ اور مستعد ہوتے ہیں۔ مثلاً بذا اس کے اسباب میں کمی خون، عام کمزوری جسمانی، اختناق الرحم، کثرت حیض، قلت حیض، احتباس حیض، نقرس، وجع مفاصل، سورہضمی، کثرت درزش، تکان، داء الرقص، جنون، صرع، مانخویا، گینگما، امراض علامات قلب، ذات الریہ، سل، بواسیر وغیرہ بھی ہیں۔

**علامات** : دل بہت تیزی اور شدت کے ساتھ حرکت کرتا ہے، اور سینہ کو دیکھنے سے اس کی حرکات دڑ تک پہنچی ہوئی نظر آتی ہیں۔ مریض کو ایسا معلوم ہوتا ہے، کہ دل اچھا کر ملنے کی طرف پڑتا ہے۔ یا زور کے ساتھ لڑتا ہے، شرآئیں تڑپتی ہیں، نبض جلد جلد چلتی ہے، جلد بدن سرخ ہو جاتی ہے، مریض بے چین و بے قرار رہتا ہے، مقام قلب پر کبھی درو بھی مریض محسوس کرتا ہے، کبھی نشتر چھو سنا کبھی صرف دکھن ہی معلوم ہوتی ہے

جس کی وجہ سے بائیں جانب لیٹنا دشوار ہو جاتا ہے، اگر سوراہی ہو تو نفع مشکم اور ترش ٹوکاریں آتی ہیں، منہ میں پانی بھرتا ہے، سینہ میں جلن رہتی ہے، اسے ہذا افتقان الرمہ والی مریضہ میں اس مرض کی علامات پائی جاتی ہیں۔ کبھی در دسرا، دوران سرا، آنکھوں کے سونے تاریکی، اور کانوں میں مختلف قسم کی آوازیں سنائی دیتی ہیں تنفس میں تنگی ہوتی ہے، قلب کی کوڑیوں کی وجہ سے اگر یہ مرض ہو تو قلب کی حرکت بے قاعدہ ہو جاتی ہے، اور امراض یہ کی وجہ سے ہو تو قلب کی حرکت سست ہو جاتی ہے،

معمولات مطب: اگر اسکا سبب تباہی، چرس، بھنگ، شراب خوری وغیرہ ہے تو ان چیزوں کو چھوڑ دیں، اور تقویت قلب کے لئے یہ نسخہ پلائیں،

نسخہ: مغرغ بارہ اول کھلائیں، اوپر سے شیرہ مندیل سفید، شیرہ کشنیز خشک، عرق گاؤ زبان، عرق کھوڑہ میں نکال کر اور شربت سیب یا شربت انار ملا کر پلائیں۔ اور شام کے وقت کھل کر محل سبزی در کر کے رات کے وقت عرق بیدیشک، عرق گلاب، عرق گاؤ زبان میں ڈال دیں اور زلال لیکر شربت بنو فر ملا کر پلائیں۔ اور رات کو سوتے وقت کچلے کے مرکبات میں سے کوئی ایک چیز ضرور دیں، مثلاً حسب اذار آتی، معجون بناد وغیرہ، کچلے قلبی ایات اور اعصاب کے لیے مقوی ہے +

اگر یہ مرض انفطالات نفسانی کی وجہ سے ہو تو ان خیالات کو بدلنے کی کوشش کریں اور تقویت قلب کے لیے نسخہ استعمال کریں  
نسخہ: غیرہ ابریشم حکیم ارشد والا، خیرہ ابریشم شیرہ عذاب والا، اول کھلائیں، اوپر سے عرق گڈرا، عرق جنبر شربت سیب ملا کر صبح کے وقت اور شام کیدت مغرغ بارہ اول گڈرا، عرق جنبر شربت لار کیا تھ دیں اگر قبض کی شکایت ہو تو کھنڈ، عرق گلاب، عرق گاؤ زبان میں مل کر کے اور شربت دیلا کر پلائیں +  
اگر یہ مرض قلب کی کوڑیوں کے امراض کی وجہ سے ہے تو اسکا کوئی نمونہ اور گلاب ملا کر پلائیں، اب اس دمکہ بالائے تخفیف مرض کیلئے مسند ہو سکتے ہیں + اگر ملت خون اور جہاں کمزوری کی وجہ سے خفقان ہو تو نسخہ استعمال کریں  
نسخہ: دوا المسک معتدل جواہر والی میں چاندی کا درق پیسٹ کر اول کھلائیں، اوپر سے شیرہ بادیان، شیرہ کشنیز خشک، شیرہ الاچھی خرد، شیرہ تخم خرد سیاہ، عرق گاؤ زبان، عرق گلاب میں نکال کر اور معری ملا کر پلائیں +

اگر افتقان الرمہ یا ایام کی خالی کی وجہ سے یہ مرض ہو تو اصل مرض کا علاج کریں، اسی طرح اگر نفرس وجع مفاصل، دام الرقص، جنون جمع، الخویا، ذات الریہ، سل، گھگھاد وغیرہ کی وجہ سے خفقان ہو تو ان امراض کا علاج کریں، اور اس کے ساتھ خفقان کی بھی رعایت رکھیں +  
اور اگر سوراہی کی وجہ سے ہو تو یہ نسخہ استعمال کریں:

نسخہ: زہرہ، لمبا شیر، باریک پیکر دوا المسک معتدل میں ملا کر اول کھلائیں، اوپر سے شیرہ ادا، شیرہ کشنیز خشک، شیرہ شمش سبز، شیرہ الاچھی خرد، عرق گڈرا، عرق گاؤ زبان میں نکال کر اور کھنڈ ملا کر صبح کے وقت دیں +



اور غذا کے بعد دروزں وقت یہ سفوف کھلائیں :  
 نسیمہ سفوف : بادبان، کشیز خشک، لمبا شیر، دانہ بیل خرد، نبات سفید، کرٹ چھان کر  
 سفوف بنائیں اور پانی کے ساتھ کھلائیں + گلاب اس میں گل سرخ بھی اضافہ کر سکتے ہیں +  
 غذا : لطیف، زود ہضم، اور مقوی کھلائیں۔ مثلاً دودھ، شوربا، یخنی، انڈا، کھن، بالائی،  
 پنیر، مونگ کی کچھڑی، چھلکا بھرکاریوں میں کدو، تورئی، ٹنڈا، خرفہ، پاکک وغیرہ دے سکتے ہیں  
 اور میووں میں انگور، سیب، سنترہ، ناشپاتی وغیرہ +

ثقیل، نفاخ، گرم، ترش، اور تیز مصالحہ دار غذاؤں سے پرہیز کرائیں +  
 ہدایات : موسم کے مطابق مریض کو صاف ستھری پوشاک پہنائیں، اسی طرح اگر مریض کا  
 مزاج گرم ہو تو صندلی اور کافوری لباس پہنا سکتے ہیں + صاف کشادہ ہوا دار مکان میں مریض  
 کی سکونت ہونی چاہئے، جہاں شور و غل نہ ہو۔ مریض کو فکر و تردد اور سنج و غم سے حتی الامکان  
 دور رکھیں + صبح کے وقت کھلے میدانوں میں سیر و تفریح کرائی جائے، محرکات اور گرم اشیاء،  
 مثلاً شراب، چائے، تہہ وغیرہ سے حتی الامکان پرہیز کرائیں، اور اگر ان چیزوں کی عادت  
 ہو تو بتدریج انہیں ترک کرنے کی کوشش کی جائے +  
 کثرت مطالعہ، کثرت جامع اور کثرت محنت سے مریض کو بچائیں، کھانا پینا وقت پر دیں اور  
 تفریح اور دلچسپی کا سامان پیدا کریں +

## وج القلب (ذبحہ صدیہ)

یہ نام اس مخصوص حالت کے لئے بولا جاتا ہے، جس میں مقام قلب پر اچانک شدید درد کا حملہ  
 ہوتا ہے، جو گاہے اسی وقت ہلاکت کا باعث بن جاتا ہے +

ماہمیت : اس مرض کی حقیقی ماہیت قطعاً پردہ خطا میں ہے، اور مختلف لوگوں نے دور سے  
 اندھیرے میں نکلے لگائے ہیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ قلب کی ایک یا دونوں شریانوں (شرکات)  
 قلبی یا شریان اکلیل کے تنگ یا بند ہو جانے کی وجہ سے قلب کی پرورش اور اس کے نظام تغذیہ  
 میں تھرو واقع ہو جاتا ہے، اور اس میں خون کم پہنچتا ہے +

بعض لوگوں نے اپنا مشاہدہ بتایا ہے کہ شریان قلبی کی ایک بڑی شاخ کے باندھ دینے کے  
 بعد اور حرکات قلب کا نظام بے ترتیب ہو جاتا ہے، اس کے بعد اس کے ضربات یک سخت  
 مند ہو جاتے ہیں، اور قلب ڈھیلا ہو کر بحالت انبساط رہ جاتا ہے۔ عام طور پر اس مرض کے  
 اندر جو قلب پھیلا رہا ہے، اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ فساد نظام تغذیہ کے باعث  
 قلب کو کافی خون نہیں ملتا ہے، اور جو درد اس مرض میں ظاہر ہوتا ہے، اس کی وجہ یہ ہوتی

ہے کہ قلب کے اعصاب پر کوئی دباؤ ہو چکا ہے ۔

جب اس مرض کے حملہ کے وقت موت واقع ہوتی ہے ، تو لاش چیرنے پر عموماً قلب پھیلا ہوا پایا جاتا ہے ، اور بطون قلب خون سے پُر ہوتے ہیں ۔ پھر عام طور پر قلب یا شریان اعظم میں کوئی نہ کوئی مرض ملتا ہے ، مثلاً قلبی لحم کا تورم ؛ قلبی لحم کا تشخم (فساد شحمی) ؛ چربی میں تبدیل ہو جانا ؛ شریان اعظم کا مادہ آتشک سے متورم ہو جانا ؛ سلعہ ہلایہ ، شریان اعظم کا پھیل جانا ، یا انورسا ؛ سمات سینئہ کا سلعہ ہلایہ پتھر ہو جانا ، یا سکر جانا ، شریان قلبیہ کا قصلب یا پتھر ؛ یا درم یا انجناد خون کی وجہ سے انکا انسداد ۔

یہ سب اس کے قلب کے یہ امراض ایسا شدید اور چھلک مددگیر پیدا کرتے ہیں ؛ اس کا جواب بعض لوگوں نے یہ دیا ہے کہ اس کی اصلیت اعصاب سے متعلق ہے ؛ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس سے قلب کے تغذیہ میں خرابی لاحق ہو جاتی ہے ، اور بعض لوگوں کا نظریہ ہے کہ اورٹے کے متورم طبقہ کے تناؤ سے یہ درد پیدا ہوتا ہے ۔ لیکن بعض اوقات لاش چیرنے پر اس مرض کی کوئی علامت قلب میں نہیں پائی گئی ہے ، ایسی حالت میں یہ سارے خیالات بے بنیاد ہو جاتے ہیں ۔ اس لئے بعض لوگوں کا قیاس ہے کہ دل کی شدت تشنج سے یہ درد شروع ہوتا ہے ۔

بعض لوگوں نے اس مرض کو موردوفی شمار کیا ہے ۔

اسی طرح اس درد کا اثر خاص طور پر بازوؤں تک پھیلتا ہے ، اس کے متعلق بعض لوگوں نے یہ صورت بتائی ہے کہ قلبی اثرات و ادوار حرام مغز کے متشارك حصوں کے ذریعہ مقدم مانع کے خاکی جہر (جو ہر سنجائی) تک پہنچتے ہیں ، پھر دماغ کے یہ اثرات تحویل اثرات کے ہول کے مطابق شرکت و تعلق کی وجہ سے اس خاکی جہر کے اور متصلہ اجزاء میں پھیل جاتے ہیں چنانچہ یہ خاکی جہر جن اعصاب کا مرکز ہے ، ان کے مقام انقسام میں درد محسوس ہوتا ہے ، چنانچہ شریان اور ملی صاعد اپنے درد کو گردن کے تیسرے ، چوتھے ، اور پشت کے پہلے ، دوسرے اور تیسرے اعصاب کے مقام انقسام میں بدل دیتا ہے ، اسی طرح قلب کے اذن اور بطون حرام مغز کے اس حصے سے تعلق رکھتے ہیں ، جہاں سے پشت کے دوسرے آٹھویں اعصاب تک نکلتے ہیں ، اور پشت کا پہلا اور دوسرا عصب بازو اور کلائی کی اندوفی جانب پھیلتا ہے ، اس لئے اس مقام میں درد کا محسوس ہونا خلاف قیاس نہیں ہے ۔

**اسباب (۱) اسباب سابقہ** (یہ مرض بے قاعدہ عورتوں کے مردوں کو زیادہ ہوتا ہے)

اور دم اور پچاس برس کے عمر کے بعد زیادہ تر ۔

اسباب و اسباب (درزش کی کثرت ، کثرت رنج و غم ، غصہ و غضب ، فکر و تردد ، قبض ، نفخ شکم ، شراب خوری ، مادہ نقرس کی سمیت ، زہا بیلیں ، آتشک ، بعض امراض قلب ،

شانہ شرابان اعظم کی کواڑی کا مرض، وغیرہ +

**علامات :** اسکا دورہ علی العموم اس وقت ہوتا ہے، جبکہ بیمار کسی ورزش میں مشغول ہو، یا جب مقتضائے ثقل کے خلاف کسی بلند نی پر چڑھ رہا ہو، اور گاہے کھانا کھانے کے بعد پیدا ہو جاتا ہے، چنانچہ دورے کے وقت سینہ میں مقام قلب پر شدت کا درد ہوتا ہے، ہر علی العموم سینہ کی ہڈی کے درمیان سے شروع ہو کر گردن، پشت، بائیں شانہ، بائیں بازو، اور گاہے دونوں بازو کے عضلہ ذالیہ کا اختتام کے مقام تک بڑھتا ہے، اور گاہے انگلیوں تک پھیلتا ہے۔ یہ درد اس قدر شدید ہوتا ہے کہ مریض کے فوراً ہلاک ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے اور اسکا دم گھٹنے لگتا ہے۔ یہ درد مختلف اقسام کا ہوتا ہے، گاہے نشتر کی سی چھین گاہے آگ کی سی جلن اور گاہے ایٹھن معلوم ہوتی ہے، اگر چلتے پھرتے اسکا دورہ شروع ہو تو مریض بیقرار ہو کر کسی چیز کو تھام لیتا ہے، اور ہشکر سانس لیتا ہے، دل دھڑکتا ہے، آنکھوں کے سامنے اندھیرا اور غشی کی سی کیفیت طاری ہو جاتی ہے، چہرہ متفکر پھیکا، پٹریزہ اور بدن سرد ہو جاتا ہے، اور گاہے پسینہ سے بدن نم ہو جاتا ہے، نبض آہستہ آہستہ چلتی اور باریک ہو جاتی ہے، تنفس زیادہ گہرا نہیں ہوتا، اور جلد جلد ہوتا ہے، لیکن مریض کے ہوش و حواس بجا رہتے ہیں۔ یہ کیفیت دو تین دقیقہ اور گاہے دو ایک گھنٹے تک رہتی ہے، گاہے دورہ میں تے بھی ہو جاتی ہے، درد کے شروع ہوتے ہی اگر مریض چلنے اور ریاضت کرنے سے فوراً رک جائے تو کل علامتیں فوراً زایل ہو جاتی ہیں، لیکن جب اس مرض کے دورے بار بار ہونے لگتے ہیں اور مرض کی شدت بڑھ جاتی ہے تو ادنی ترین اسباب سے اسکا دورہ ہو جاتا ہے، اور وہ دیر تک سختی کے ساتھ رہتا ہے۔ اسکا دورہ خصوصیت کے ساتھ صبح کے وقت زیادہ ہوتا ہے، جبکہ مریض سوتا ہوا اٹھنا چاہتا ہے، بالآخر اس کی ایک شدید نوبت مریض کو ہلاک کر دیتی ہے، مگر گاہے ایسا بھی ہوتا ہے کہ ہلاکتی درد اور علامت کے اچانک مریض نکت ہو جاتا ہے +

**اقسام :** اس مرض کی دو قسمیں ہیں: (۱) ذبحہ حقیقیہ (۲) ذبحہ کاذبہ، ذبحہ حقیقیہ اور کاذبہ کے درمیان فرق یہ ہے :

**کاذب**

**حقیقی**

(۱) بالعموم چالیس پچاس سال کے عمر کے لوگوں میں ہوتا ہے + (۱) ہر عمر میں ہو سکتا ہے، حتیٰ کہ چھ سال کے بچہ میں دیکھا گیا ہے۔

(۲) بالعموم مردوں کو ہوتا ہے، اور ورزش (۲) بالعموم عورتوں کو ہوتا ہے، اور بغیر کسی قسم

لے عضلہ ذالیہ ایک عضلہ ہے جو شانہ کی چوٹی پر ہوتا ہے، اور بازو کے تقریباً وسط میں مقام ہوتا ہے یہ عضلہ بازو کو اوپر اٹھاتا ہے اور بدن اور بازو کے درمیان زاویہ قائم بناتا ہے +

## حقیقی

## کاذب

- گھرو غم، یا بدنہی کے باعث اسکا دورہ ہوتا ہے۔  
 (۳) رات کے وقت شافو نا در پیدا ہوتا ہے۔  
 (۴) درد شدید ہوتا ہے اور مریض کو ایسا  
 معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے اسکا دل تھپی میں  
 دبا دیا ہے۔  
 (۵) درو صرف ایک یا دو دقیقہ تک ہوتا ہے  
 دورے کے وقت مریض خاموش رہتا ہے  
 اور حرکت نہیں کرتا۔  
 کی تحریک کے آفتاب ہے۔  
 (۳) بالعموم رات کے وقت ہوتا ہے۔  
 (۴) درد زیادہ شدید نہیں ہوتا اور مریض  
 کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسکا دل پھول  
 کر پھٹا جاتا ہے۔  
 (۵) یہ درد گھٹا ڈیڑھ گھنٹے تک رہتا  
 ہے، مریض زمین پر لٹتا اور چلاتا ہے۔

دعج القلب کاذب کے اسباب عموماً اعتناق الرحم، ضعف اعصاب، تباہی، قہر اور  
 چائے کا بکثرت استعمال ہوا کرتے ہیں۔  
 انجام: ذبح صدر یہ حقیقی کا انجام خراب ہی ہوتا ہے، اگر ادھیل مرض میں اس سے موت  
 واقع نہیں ہوتی، مگر مزمن ہونے کے بعد اس سے کوئی جانبر نہیں ہوتا۔  
 اصول علاج: رفع درد کے لئے وہ دوائیں مؤثر ثابت ہوتی ہیں، جو عروق کو پھیلا  
 دیتی ہیں (رفع عروق)۔

علاج: نوبت: دورہ کے شروع ہوتے ہی آرام سے بستر پر لٹانا چاہئے، اور تنگیں الم  
 کی کوشش کریں، قلب کے حرکات میں تحریک پیدا کریں، اور اس کی بے نظمی کو مقبوضات قلب  
 سے منع کریں، متلی ہو تو تھکرائیں، نفخ ہو تو کسریا ح کریں، چنانچہ تنگیں الم اور رفع درد کے  
 لئے عطر حنایا، عطر گلاب درد کے مقام پر لٹانا چاہئے، یا یہ مکر کریں:  
 فکلو: ہلدی، سہاگہ، ہون، پیکر برگ، گھیکو، ارپر، چھڑک کر اور گرم کسے سینہ کو سینکنا  
 چاہئے۔

نسخہ دیگر: سہویں گندم، گل بابونہ، نمک طعام، گل خلی ان سب کو کوٹ کر دوپٹائی بنائیں  
 اور تو سے پر کر کہ بار بار سینکیں۔  
 یہ فلو تیار کر کے مریض کو سونگھائیں:

نسخہ خلیجہ: عرق کیوڈہ، عرق بید مشک، صندل سفید، عرق گلاب، آب کشیز ہیز، آب کیوڈہ  
 سرکہ خالص، ان میں سے دقت پہنچنے اجزاء بھی میسر آجائیں۔  
 اور پینے کے لئے یہ نسخہ دیں:

نسخہ: جواہر ہرہ، خیرہ گاؤ زبان عنبری، جواہر دال میں ملا کر عرق بید مشک، عرق گلاب، عرق شیر  
 شربت درو کر، یا شربت انار میں ملا کر تھوڑی تھوڑی مقدار میں چندا دیں۔

اگر غذا کے بعد درد کا دورہ ہو تو پہلے گرم پانی کی گھنٹین سادہ ملا کر تھکرائیں، اس کے بعد جوارش کوئی، عرق گلاب شربت درد کمر کے ساتھ دیں +  
اور اگر بد ہضمی کی وجہ سے ہو تو سب سے پہلے رخ تبض کریں، چنانچہ اس کے لئے شربت درد کمر، شربت دینار، عرق گلاب میں ملا کر دیں +  
اور اس کے بعد یہ نسخہ دیں:

فصلیہ: فریڈارد سادہ اول کھلائیں، اس کے بعد شیرہ بادیان، شیرہ تخم کشمش شیرہ بادیان، عرق بادیان میں نکال کر اور گھنٹہ ملا کر دوزن وقت دیا جائے، اور کھانے کے بعد جب کبد نشاد یا  
یا حسب پیتہ پانی کے ساتھ دیں +

علاج بوقت فترہ: تمام تدابیر میں اصول حفظان صحت کی پابندی کی جائے، اور  
تحریک تفریق قلب کے لئے مشگ، عنبر، کافور، گلاب، کیڑہ جیسی تمام مفرح، مقوی اور  
معطر دوائیں کام میں لاسکتے ہیں، مثلاً دوا المسک معتدل جو ابر والا، مفرح بارد، خیرہ  
کاؤ زبان عنبری جو ابر والا، خیرہ مرداریہ وغیرہ +

اس مرض میں قبض کی شکایت کو رفع کرنے کے لئے گھنٹہ بہترین چیز ہے +  
مریض کو محنت و مشقت، روحانی و جسمانی تحریکات دریا ضات سے بچنا چاہئے، رخ و  
دنگ و فیض و غضب کے اسباب و محرکات سے حتی الامکان دور رہنے کی کوشش کریں،  
خصوصیت کے ساتھ غذا کے بعد چلنا پھرنا اور ورزش ہرگز نہ کرنا چاہئے، اونچے مقامات پر  
پڑھنا بڑا ہے، محرک ادویہ کا استعمال ہرگز نہ کرنا چاہئے، چائے، قہوہ، شراب، تباکو وغیرہ  
سے بچنا چاہئے، کھانے پینے میں احتیاط کرنی چاہئے، کیونکہ جس روز غذا مضاعف نہیں ہوتی ہے،  
اوپر بیٹ میں نسخہ ہو جاتا ہے، اسی دن اس مرض کا دورہ ہو جاتا ہے، اس وجہ سے ثقیل، نفاخ،  
اور درہم افذیہ کا احتمال کرنا جائز ہے +

علاج جدید: دورہ کے وقت نشانیہ شود آمود (ایمانل انٹرائٹ) سونگھنا چاہئے:  
یہ ایک اڑنے والا سیال ہے، جودل کے حرکات کو تیز کرنے کی خاصیت رکھتا ہے، اس کے  
سونگھنے ہی چند ثانیہ کے بعد مریض کا چہرہ سرخ ہو جاتا ہے، سر کی رگیں خون سے پُر ہو جاتی ہیں  
پھر دل یک حرکت زور سے تڑپنے لگتا ہے، اور درد فوراً رخ ہو جاتا ہے۔ ایک بند خول میں  
جس میں پانچ قطرہ دوا ہوتی ہے، بازار میں ملتی ہے، اس خول کو توڑ کر دواں وغیرہ پر دوا  
کو چھڑک کر مریض کو سونگھائیں + اور اگر درد اس سے نہ جائے تو پھر جوہر انیون ۱۱ رقی،  
اور جوہر ہیروج (ایٹروپن) ۱۱ رقی کی جلدی پیکاری کی جاتی ہے، تو درد فوراً کافور  
ہو جاتا ہے +

چونکہ جوہر انیون حرکات قلب میں ضعف پیدا کرتا ہے، اس لئے اسے امراض قلب میں نا

احتیاط سے استعمال کرنے کی ضرورت ہے +  
 غذا: دورہ کے بعد بھگی، زرد بھنم، متوی، شلا مرغ کا شوربہ، ساگودانہ، آش جوا، دودھ،  
 مونگ کی دال، بکری کا شوربہ وغیرہ دینا چاہئے +  
 ہدایات: شور وغل مریض کے پاس نہ ہونے دیں، غذا بھوک سے کم دی جائے شرب کے  
 وقت غذا سونے سے کم از کم تین گھنٹہ پہلے کھلائی جائے، صبح کے وقت کھلی جگہ میں سیر تفریح  
 کرانا چاہئے +

## بیہوشی (غشی)

{حس حرکت کی اکثر قوتیں غشی میں بیکار ہو جاتی ہیں} ہاں تنفس کی حرکت جاری رہتی ہے  
 {اس کی وجہ یہ ہے کہ قلب ضعیف ہو جاتا ہے} کیونکہ روح قوتوں کی محل اور سواری ہے۔  
 جب یہ اکٹھی ہو کر گھٹ جاتی ہے، یا وہ خارج اور تحلیل ہو جاتی ہے، تو قوت کے کمزور  
 ہو جانے کے باعث قلب ضعیف ہو جاتا ہے {اور سواری روح حیوانی قلب میں آکر اکٹھی  
 ہو جاتی ہے} اس لئے روح نفسانی کا ادو، یعنی روح حیوانی جس سے داعی روح بنا کرتی ہے  
 داعی کی طرف جانے سے رک جاتا ہے۔ نیز جب روح حیوانی اعضاء میں تقسیم نہیں ہوتی ہے  
 تو ان میں روح داعی کے قبول کرنے کی استعداد باقی نہیں رہتی ہے، اس سے لازمی طور پر  
 حس اور اختیاری حرکت بند ہو جاتی ہے؛ اسی وجہ سے بعض لوگ قلب کو کہتے ہیں کہ حقیقت  
 میں حس و حرکات ارادیہ کا سرچشمہ ہی ہے، اور قلب کے اندر اس کے اکٹھے ہونے کی  
 وجہ گاہے یہ ہوتی ہے کہ وہ اندر کی طرف حرکت کر کے چلی آتی ہے، جیسا کہ سخت خوف کی  
 صورت میں ہوتا ہے، یا وہ قلب میں بند ہو جاتی ہے؛ جیسا کہ شریان اعظم (اور طی یا ابھر)  
 کے بند ہو جانے کی صورت میں ہوتا ہے {یا وہ اس قدر تحلیل ہو جاتی ہے کہ سرچشمہ، یعنی  
 قلب سے فاصل اور زائد نہیں بچتی ہے} کہ وہ اعضاء میں تقسیم ہو، کیونکہ بقیہ روح کا  
 قلب میں موجود رہنا ضروری ہوتا ہے؛ اس صورت سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ روح کا تحلیل  
 ہو جانا حقیقت میں ان اسباب میں سے ہے، جسے روح قلب میں اکٹھی ہو جاتی ہے، اس لئے  
 تحلیل روح کو جسمانہ روح کے اسباب میں شمار کرنا چاہئے، مگر مصنف نے تحلیل روح کو  
 اجتماع روح کا قہم بنا دیا ہے (حالانکہ تحلیل روح کو اجتماع کا سبب بنا چاہئے تھا) +

لے شریان اعظم کے بند ہونے میں غشی اگر فوراً ہلاکت آتی ہے، اس میں زیادہ عرصہ نہیں لگ سکتا ہے (مترجم)  
 لے دو چیزیں جب کسی تیسری چیز کی قہم ہوتی ہیں، تو ان دونوں شتوں کو آپس میں قسیم  
 کہتے ہیں (مترجم) +

**سبب (۱)** { غشی کا سبب گاہے مواد کی کثرت ہوتی ہے، جن کی کثرت سے روح گھٹ جاتی ہے } جیسا کہ شراب کی کثرت کرنے والوں میں شراب سے روح اور حرارت اصلہ گھٹ جاتی ہے { اور گاہے اس کی وجہ استفرغ، یعنی اخراج مواد ہوتا ہے، جس سے روح تحلیل ہو جاتی ہے؛ کیونکہ مواد کے ساتھ روح بھی خارج ہو کر جاتی ہے؛ کیونکہ رطوبات بدن میں طبیعت کا تصرف اور فعل ہمیشہ قائم رہتا ہے۔ اگر رطوبات بدن صلیغ اور عمدہ ہیں، تو طبیعت انہیں ہضم کر کے بدنی غذاء میں صرت کرتی ہے، اور اگر وہ فاسد ہیں تو نفع دیکر دست کر لیتی ہے، یا نفع دیکر دغ کر دیتی ہے، یا ادون کے فساد و خرابی کو روکتی ہے، تاکہ ان سے بدن نہ فاسد ہو جائے۔ اس حالت میں طبیعت قوتوں اور روحوں سے خدمت لیتی ہے؛ کیونکہ طبیعت کے آلات اور ذرائع یہ ہیں؛ اس لئے جب رطوبات اخراج پاتی ہیں، خواہ اچھی ہوں، یا بُری، تو روح اور قوتیں بھی خارج ہوتی ہیں؛ کیونکہ رطوبات کے ساتھ انکا تعلق ہوتا ہے، اور انہیں کے ساتھ یہ قائم ہوتی ہیں { یہاں تک کہ روح کا بیشتر حصہ تحلیل ہو جاتا ہے } اور قلب میں محض تھوڑی سی روح رہ جاتی ہے، جو کمی کے باعث پھیلکر رقیق ہو جاتی ہے، تاکہ وہ خلا کو پُر کر سکے { کیونکہ خلا کا قائم رہنا طبعاً تو محال ہے }، اس لئے اتنی تھوڑی روح اندرونی اور بیرونی تدبیر کے لئے کافی ثابت نہیں ہوتی ہے +

{ اسی قسم میں } جس میں روح تحلیل ہو جاتی ہے { سخت قسم کے درد بھی داخل ہیں } جو روح کو تحلیل کر کے غشی پیدا کرتے ہیں؛ کیونکہ طبیعت قوی اور ادواح کو ساتھ لیکر اور درد کے مقام میں جا کر نہایت کوشش اور سخت اضطراب کے ساتھ موزی شے سے مقابلہ کرتی ہے، جس سے روح تحلیل ہو جاتی ہے، اور اس لئے کہ جب طبیعت درد کے ساتھ مقابلہ کرتی ہے، تو تغذیہ اور پرورش کے کاموں سے غفلت کر جاتی ہے، اور یہ ظاہر ہے کہ غذا اسی سے قوتیں قائم رہتی ہیں +

{ اسی قسم میں ہر قسم کے استفرغ بھی داخل ہیں } مثلاً دستوں کی کثرت، تھے کی زیادتی، نگینہ اخراج خون، استنقار کاپانی خارج کرنا، ذہل اور پھوڑوں کا چیرنا، کثرت حیض و نفاس، پسینہ کی کثرت وغیرہ +

{ اور اسی قسم میں بعض اعراض نفسانیہ بھی شامل ہیں } مثلاً فرحت و مسرور کی کثرت، چنانچہ سرور کی حالت میں لذت بخش شے سے نفس ملنا چاہتا ہے، اس لئے قلب پھیلتا ہے، اور روح اور حرارت اصلہ باہر کی طرف حرکت کرتے ہیں، لیکن اس میں فصد کی طرح جوش خون نہیں ہوتا ہے، اس لئے روح بتدریج تحلیل ہو کر غشی اور موت آ جاتی ہے؛ کیونکہ پہلے بدن کے بیرونی حصہ کی روح تھوڑی تھوڑی تحلیل ہوتی ہے، پھر قلب کی روح اور حرارت اصلہ پھیل کر بیرونی اعضاء کی طرف جاتی ہے، اور وہاں جا کر تحلیل ہو جاتی ہے، اسی طرح

ہیشتہ اندر سے روح نکلتی رہتی اور تحلیل ہوتی رہتی ہے، اور اس کے پیدا کرنے والے مادے یعنی قلبی خون کی مدد رک جاتی ہے۔ جب یہ کثرت سے تحلیل ہو جاتی ہے تو قوتیں نڈبال ہو کر موت آتی ہے؛ کیونکہ اس سے اندر اور باہر دونوں سرد ہو جاتے ہیں۔ رباخصہ اس میں روح باہر کی طرف اگرچہ دفعۃً حرکت کرتی ہے، مگر اس کے ساتھ قلبی خون میں غلیان و جوش ہوتا ہے، اور موزنی امر سے نجات حاصل کرنے اور غلبہ پانے کے لئے مقابلہ کی آگ بھڑکی ہوئی ہوتی ہے، اس لئے روح اور حرارت غریزہ اس میں اس قدر تحلیل نہیں ہوتی، جتنی سردی کی حالت میں تحلیل ہوتی ہیں؛ کیونکہ یہاں سکون کی جگہ جوش ہوتا ہے؛ اور اگر کچھ روح تحلیل بھی ہو جاتی ہے، تو اتنی یا اس سے زیادہ اندر سے آجاتی ہے، اس لئے میردنی اعضا میں اتنی سردی پیدا نہیں ہونے پاتی کہ غشی آجائے اور نہ اندر اتنی سردی ہی ہوتی ہے؛ کیونکہ اس کے ساتھ جوش و غلیان ہوتا ہے۔

{ اور جو غشی بخاروں کی ابتداء میں پیدا ہوتی ہے، وہ پہلی قسم میں داخل ہے } جس میں مراد کی کثرت ہوتی ہے؛ کیونکہ مادہ جو مشت و حرارت میں جمع ہوتا ہے، وہ بخار کی ابتداء میں بہت زیادہ ہوتا ہے، اور جب بخار ظاہر ہونے لگتا ہے تو وہ اور بھی بڑھ جاتا ہے۔ کیونکہ بخار کی گرمی سے وہ پھیل جاتا ہے، جوش میں آتا ہے، اور پھیل جاتا ہے، جس کے نیچے روح اور حرارت اصلہ دب کر گھٹ جاتی ہیں، اور قوتیں نڈبال ہو کر غشی آجاتی ہے، خصوصاً جبکہ یہ مادہ غلیظ ہو، یا قلب سے قریب ہو۔ بخاروں کی ابتداء میں پیدا ہونے والی غشی گاہے دوسری قسم میں داخل ہوتی ہے، جس میں روح تحلیل ہو جاتی ہے، جیسا کہ غلبہ خالصہ کے مریضوں کو لاحق ہوتی ہے؛ کیونکہ اس میں حرارت کی شدت سے نہایت سخت تحلیل، سوزش، اور طبع ہوتی ہے، جس سے روح اور قوت تحلیل ہو جاتی ہیں؛ یا جیسا کہ ایسے اشخاص میں ہوتا ہے، جن کے اندر دنی اعضا میں درم ہو؛ کیونکہ بخاروں کی ابتداء میں مواد اندر دنی اعضا میں گرتے ہیں، جس سے درم زیادہ اور درد شدید ہو جاتا ہے، اور روح کے تحلیل ہونے سے قوت ساقط ہو جاتی ہے؛ ایسی صورتوں میں ہاتھ پاؤں باندھ دینے چاہئیں، گرم چیزوں سے مکور کرنا چاہئے، اور باری کی ابتداء کے وقت بدن کی مالش کرنی چاہئے، تاکہ مادہ اندر سے باہر اور شریف سے خبیث کی طرف آجائے، اور نرسند سے روکنا چاہئے، ورنہ مادہ اندر کی طرف رخ کرے گا۔

۱۰ مشت و قداحراوت؛ مرکز عنونت۔ مواد کے تعفن کی مٹی جگہ۔

۱۱ غلبہ خالصہ؛ تیسرے دن کی باری کا بخار، جو خالص صفراء سے ہو۔



{ اسی طرح وہ غشی بھی اس دوسری قسم میں داخل ہے، جو رگوں کے پڑھنے سے پیدا ہوتی ہے { کیونکہ مواد کی کثرت سے تنفس کے راستے بند ہو جاتے ہیں، اور روح اور حرارت غریزہ گھٹ جاتی ہے + مگر بیشخ کا قول ہے کہ مواد کی کثرت سے غشی پیدا ہونے کی وجہ گاہے یہ ہوتی ہے کہ یہ بدن کو غذا سے محروم کر دیتی ہے؛ کیونکہ یہ اچھی غذا کے راستے کو بند کر دیتے ہیں، اور خود پرورش بدنی میں صرف ہونے کے قابل نہیں ہوتے ہیں؛ کیونکہ یہ اس قدر زیادہ ہوتے ہیں کہ طبیعت ان پر غلبہ نہیں پاسکتی ہے، اور یہ طبیعت کے عمل سے متاثر نہیں ہوتے ہیں (اس لئے یہ صرف نہیں ہوتے ہیں) + علاوہ ازیں انکی وجہ سے بدن کا مزاج بھی خراب ہو جاتا ہے + یہ تو اس صورت میں ہے جبکہ مواد اچھے ہوں (اور اگر بُرے ہوں تو بطریق ادلی غشی پیدا کر سکتے ہیں) +

{ اسی طرح وہ غشی بھی اس دوسری قسم میں داخل ہے، جو تھک (سورمضم) میں معدہ کے پڑھنے سے پیدا ہوتی ہے { کیونکہ معدہ اور قلب کے تعلق سے روح اور حرارت غریزہ گھٹ جاتی ہے، اور اس میں چونکہ بدن غذا سے محروم ہو جاتا ہے، اس لئے یہ بھی غشی کی اعانت کرتا ہے { اور فم معدہ چونکہ ذکی الحس اور قلب سے نہایت قریب ہے، اس لئے اس کے امراض سے غشی اکثر پیدا ہوتی ہے { کیونکہ تعلق کے باعث اس کی تکلیف سے قلب تکلیف پاتا ہے، اس لئے ساری روح قلب میں آکر اکٹھی ہوتی ہے { مثلاً مرض یومیرین بینی جو بترقی میں اس کے مزاج کا بڑا جانا، یا اس میں درم کا ہو جانا، اور بُرے مواد سے اس کا بھر جانا { خواہ وہ غلیظ ہوں، یا لیسدار، یا تیز ہوں، یا کسی اور قسم کے؛ کیونکہ ایسے مواد فم معدہ میں اپنے ثقل اور کثرت مقدار سے، یا اپنی روایت و فساد سے اذیت پہنچاتے ہیں، اور فم معدہ کا تعلق قلب سے قائم ہے؛ اسی وجہ سے فم معدہ کے درد کو وجع الفواد یعنی قلب کا درد کہتے ہیں؛ اور بعض لوگ اس نام کی وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ فم معدہ کا لفظ یونانی زبان میں قلب کے معنی میں بھی مستعمل ہے۔ اس لئے ترجمہ کرنے والوں نے فم معدہ کا ترجمہ قلب کر دیا (اور فم معدہ کے درد کو وجع الفواد لکھا) + گاہے غشی قلب کے مزاج کی خرابی سے بھی پیدا ہوتی ہے؛ کیونکہ ایسی حالت میں روح اچھی طرح نہیں پیدا ہوتی، اور اپنی اذیت کو درد کرنے کے لئے قلب پھر لگتا بھی ہے، جس سے خفقان پیدا ہوتا ہے؛ اور خفقان جب بڑھ جاتا ہے، تو روح کی تحلیل کی وجہ سے غشی آتی ہے، اور غشی جب بڑھ جاتی ہے تو موت آتی ہے۔ خرابی مزاج قلب کی ساری قسموں کا ذکر ہو چکا ہے + اسی طرح گاہے غشی فاسد بخارات کے چڑھنے سے پیدا ہوتی ہے، جیسا کہ مرض اختناق الرحم میں ہوتا ہے، اور گاہے خون حیض بند ہو کر فاسد اور زہریلا ہو جاتا ہے، جس سے زہریلے بخارات قلب کی سطح جمع بقی، وہ مرض جس میں بھوک نہیں لگتی ہے، حالانکہ اعضاء غذا کے محتاج ہوتے ہیں +

طرف چڑھتے ہیں، جس سے قوتیں نڈال ہو جاتی، اور روح زائل ہو جاتی ہے، کیونکہ قوتیں اسے روکنے اور حفاظت کرنے سے عاجز ہو جاتی ہیں، اور کچھ حصہ جو قلب میں باقی رہتا ہے، وہ اس لئے گھٹ جاتا ہے کہ قلب شکڑنے اور پھیلنے سے عاجز ہو جاتا ہے +

{ گاہے غشی قلب کے سرد درم سے ہوتی ہے } جو قلب میں شاذ و نادر پیدا ہوتا ہے؛ اس سے قلب کا مزاج فاسد ہو جاتا، اور سخت غشی پیدا ہوتی ہے، اور بات ہنگ کوئے کی فہمت نہیں ملتی کہ مریض ہلاک ہو جاتا ہے { اس کو قلبی غشی کہتے ہیں } +

{ گاہے غشی پردہ غلاف القلب کے سرد درم سے ہوتی ہے } جس سے مریض بآہستگی لاغر ہوتا ہوا ہلاک ہو جاتا ہے، جیسا کہ جالینوس نے ایک بندر کا واقعہ نقل کیا ہے جس کے اس نے تشریحی مقامات کے دریافت کرنے اور پھرنے کی غرض سے پال رکھا تھا۔ اس کے چیرنے میں کچھ عرصہ گزر گیا، اور بندر روز بروز ڈبلا ہونا شروع ہوا، بالآخر اسے ذبح کر کے اس کے شکم اور سینہ کو چاک کیا؛ اس کے بعد کیا دیکھتا ہے کہ غلاف القلب میں درم ہے، جس سے وہ سمجھ گیا کہ لاغری کا سبب یہی درم تھا۔ اگر قلب یا اس کے غلاف میں درم گرم پیدا ہو جائے تو مریض فوراً ہلاک ہو جاتا ہے (اور غشی کی تربت نہیں آتی ہے) +

{ گاہے غشی زہریلے جانوروں کے ڈسنے سے پیدا ہوتی ہے } خصوصاً اگر اس نے شریان پر ڈسا ہو؛ کیونکہ زہریلی بڑی کیفیت قلب پہنچ جاتی ہے، یا اس لئے کہ شدت دوا سے روح تحلیل ہو جاتی ہے +

{ گاہے غشی زہروں کے کمانے سے پیدا ہوتی ہے } غشی گرم زہروں سے اس طرح آتی ہے کہ یہ روح حیرانی کو تحلیل کر دیتے ہیں، اور سرد زہروں سے اس لئے آتی ہے کہ یہ روح مذکور کو سرد کر کے بجھا دیتے اور اس کے فعل کو ضعیف کر دیتے ہیں۔ علاوہ انہیں زہر خواہ سرد ہوں، یا گرم، ان کا مزاج حیات و صحت کے لئے بالکل مخالف ہوتا ہے +

{ گاہے غشی شریان و ریدی کے بند ہو جانے (سدہ) سے پیدا ہوتی ہے۔ شریان و ریدی وہ رگ ہے جو پھیپھڑوں سے قلب تک ہوا لے جاتی ہے؛ اور قلب سے پھیپھڑوں تک بخارات و فانیہ + یہ ان دونوں شریانوں میں سے چھوٹی شریان ہے، جو قلب سے منسلک اور پھیپھڑوں تک جا کر ان میں پھیل جاتی ہے؛ یہ دو طبقات یعنی دہر توں سے مرکب نہیں ہے؛ بلکہ اس میں ایک ہی طبعہ ہے (اس کی ساخت و ریدوں کے مانند ہے)؛ تاہم نرمی لے یہ غلط ہے، اور صحیح یہ ہے کہ بخارات و فانیہ و رید شریان کے ذریعہ قلب سے پھیپھڑوں تک جاتے ہیں (ابہل سے و ترشی) مترجم +

کی وجہ سے آسانی پھیل اور سکڑ سکے + اس کے بند ہو جانے سے سانس قلب تک نہیں جاسکتا، اور بخارات دماغیہ قلب ہی میں بند ہو جاتے ہیں، جس سے روح اور حرارت غریزیہ گھٹ جاتی ہے +

{ گلبہ عشی شریان ابہر، یعنی اور ملی کے بند ہونے سے آتی ہے، اور ابہر وہ شریان ہے جس کے ذریعہ روح قلبی قلب سے تمام بدن میں جاتی ہے } کیونکہ اس سے قلبی روح قلب میں بند ہو کر گھٹ جاتی ہے، جس طرح گاہے مرگی مبداء الخمار (حرام مغز کی جڑ) کے بند ہو جانے سے پیدا ہوتی ہے + ابن ابی صادق کا قول ہے کہ مرگی والے علی العموم تندرست ہو جاتے ہیں، مگر اُس عشی کے مریض تندرست نہیں ہوتے، جو شریان ابہر کے بند ہونے سے عارض ہوتی ہے؛ اس کی وجہ مآزلی نے غلط بیان کی ہے کہ "مرگی میں سدہ دماغ میں ہوتا ہے، جو تمام حرکات کا مبداء و سرچشمہ ہے، اس لئے اس سدہ کے کھولنے کے لئے بہت سی قوی حرکتیں جمع ہو جاتی ہیں، اور سدہ کھل جاتا ہے" اس کے قطع ہونے کی وجہ یہ کہ حقیقت میں قلب ہی تمام حرکات کا مبداء و سرچشمہ ہے، لیکن وجہ صحیح یہ ہے کہ قلب دماغ سے زیادہ شریف و نازک ہے، اس لئے سدہ کی اذیت کو جس قدر دماغ برداشت کر سکتا ہے، قلب اس کا تحمل نہیں ہوتا، اور اس لئے کہ قلب حرارت غریزیہ کا منبع و مرکز ہے اس لئے ہمارے ذہن پر اس سے وہ جلد سرد ہو جاتا ہے +

{ اس فشی کی علامت یہ ہے کہ یہ سخت ہوتی ہے } ایسی ہلکی نہیں ہوتی، جیسی کہ ضعف معدہ اور اختناق الرحم کی عشی ضعیف ہوتی ہے { اور بظاہر کوئی سبب بھی معلوم نہیں ہوتا ہے } جیسا کہ عام مریضوں میں اس کا سبب قوی حیوانیہ کا ضعف ہوتا ہے، یا جیسا کہ ان لوگوں میں ہوتا ہے جو زیادہ عرصہ تک حمام میں رہتے ہیں، یا جن کا معدہ ضعیف ہوتا ہے، اور وہ ہمارے حمام کرتے ہیں، جس سے معدہ پر صغائر و کثر تکلیف پہونچا جاتا ہے { جیسا کہ بقراط نے فضول بقراط کے دوسرے حصے میں کہا ہے } اگر جس شخص کو بار بار کاسی ظاہری سبب کے سخت عشی آتی ہو وہ کبھی اچانک مر جائے گا، یعنی وہ اس قسم کی موت کے لئے آمادہ رہے گا؛ کیونکہ جب بار بار قلب کی قوتیں تحلیل ہوں گی، اور مرض پائدار ہو جائیگا، تو ایسی عشی سے مریض ہرگز افاقہ نہیں پاسکتا، جو بار بار آ رہی ہو؛ کیونکہ ضعف سے قلب نہ پھیل سکے گا، اور نہ سکڑ سکے گا جس سے حرارت غریزیہ گھٹ کر رہ جائے گی، جس طرح تنفس کے بند ہونے میں وہ گھٹ کر رہ جاتی ہے + مگر بقراط نے اس میں تین شرطوں کا لحاظ رکھا ہے +

(۱) عشی بار بار آتی ہو۔ یہ شرط اس لئے لگائی گئی ہے کہ ایسی صورت میں قلب کا ضعیف ہونا ضروری ہے، اور قلب جب ضعیف ہو جاتا ہے، تو مواد کی آمد کو روک نہیں سکتا، اس لئے قلب اس قابل ہو جاتا ہے کہ مواد سے پڑ ہو جائے اور انسان فوراً ہلاک ہو جاتا ہے

اور جب غشی صرف ایک یا دو مرتبہ عارض ہوتی ہے تو قلب اتنا کمزور نہیں ہونے پاتا، اس لئے وہ اس قابل نہیں ہوتا ہے کہ وہ مواد سے پڑ ہو کر ناگاہ ہلاک کر دے +

(۲) غشی سخت ہو — کیونکہ ہلکی غشی گاہے قلب کی حس کے تیز ہونے سے بھی آتی ہے، جس میں قلب معمولی اذیتوں سے تکلیف پاتا ہے، اس لئے طبیعت پُر رے طور پر روح کو ساتھ لے کر متوجہ ہو جاتی ہے، جس سے غشی آ جاتی ہے؛ مگر یہ غشی سخت نہیں ہوتی ہے، کیونکہ اس میں قوتیں کافی، روح زیادہ، اور قلب تندرست ہوتا ہے +

(۳) یہ غشی ہلکی ظاہری سبب کے عارض ہوئی ہو — کیونکہ جو غشی بیرونی اسباب سے پیدا ہوتی ہے، اس میں یہ ضروری نہیں ہے کہ اس کے ساتھ حقیقت میں قلب بھی ضعیف ہو + سہاڑی کہتا ہے کہ جالینوس نے بقراط کے اس کلام کی شرح میں کمی کی ہے؛ کیونکہ جالینوس نے اتنا تو بتا دیا ہے کہ ایسی غشی ضعف قلب پر دلالت کرتی ہے، مگر اُس نے یہ نہیں بتایا کہ اچانک موت کیوں آتی ہے، حالانکہ بہتیرے ضعف قلب والوں کو میں نے دیکھا ہے کہ ان میں ضعف کی پوری علامتیں پائی جاتی ہیں، ان کی نبض بھی نہایت سست ہے، آواز بھی دھیمی ہے، بدن چھوٹنے سے سرد بھی معلوم ہوتا ہے، مگر وہ اچانک نہیں مرے، بلکہ وہ عرصہ تک زندہ رہے ہیں + میرے نزدیک اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ کوئی تھوڑی مقدار میں غلیظ لیسارادہ ہوتا ہے، جو پھیپھڑے اور قلب کے درمیان کے راستے کو بند کر دیتا ہے، جس سے قلب تک ہوا اور پہنچ نہیں سکتی، اور تنفس اور نبض دونوں رُک جاتے ہیں + اس حالت میں منہ کے اندر کسی قدر کف بھی ہوتا ہے، یا وہ مادہ اس راستے کو بند کر دیتا ہے، جو قلب کے بائیں بطن اور شریان اعظم کے درمیان واقع ہے، جیسا کہ مرگی میں حرام مغز کا ابتدائی حصہ بند ہو جایا کرتا ہے؛ ایسی حالت میں طبیعت اس سے نجات حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہے؛ چنانچہ بار بار اس قسم کی غشی پیدا ہوتے ہوئے میں نے دیکھا ہے، جس میں منہ کے اندر کف ہوتا تھا، اور تنفس اور نبض دونوں بند تھے + اس سے میں نے اندازہ کیا کہ ان دونوں اسباب میں ہی فرق ہے کہ جب پھیپھڑے اور قلب کے درمیان کا راستہ بند ہو جاتا ہے، اور ہوا قلب تک نہیں جاسکتی ہے تو کف ہوتا ہے، اور تنفس و نبض بند ہوتے ہیں؛ اور جب شریان بند ہو جاتی ہے، اور روح حیرانی قلب کے بائیں بطن سے خارج نہیں ہوتی، اور شریانوں میں نہیں دوڑتی ہے، تو یہ باتیں نہیں ہوتی ہیں، ان مریضوں میں سے بعض کو میں نے مرتے ہوئے بھی دیکھا ہے، اور میں گمان کرتا ہوں کہ موت کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ طبیعت اس سہ سے اپنی جگہ سے ہٹانے پر قادر نہیں ہوتی ہے، جیسا کہ مرگی میں بھی شاذ و نادر ہوتا ہے (اور موت آ جاتی ہے) + مگر مرگی میں چونکہ سخت حرکتیں ہوتی ہیں، اس لئے اس کا سبب دماغ میں ہوتا ہے، جو تمام اختیاری حرکات کا مرکز ہے،

اس لئے وہ مادہ علی السوم ہٹ جاتا اور شدہ کھل جاتا ہے؛ لیکن قلب میں اس قسم کی سخت حرکتوں کا ہونا ناممکن ہے، اس لئے اس میں اکثر موت آتی ہے۔ میں نے اس قسم کے بہتر سے مریضوں کا (اس کے سبب کی رعایت رکھ کر) علاج کیا ہے، اور ان کو فائدہ ہوا ہے، اس لئے مجھے اس میں کوئی شک نہیں رہا ہے۔ جن لوگوں کے منہ میں غشی ہے پہلے کھنکھاتا تھا، اور سانس میں تنگی تھی، ایسے مریضوں کو میں نے ایسے تدابیر بتائے، جن میں بڑے زور سے سانس کھینچنے کی ضرورت پڑتی ہے، یعنی میں نے سخت ریاضتیں کرائیں، حتی الامکان پیچھے اور سینہ پھیلانے کو بتلایا، جس سے حجاب عاجز کشادگی کے ساتھ پھیل سکے۔ اور دوسرے مریضوں کے تعلق رجن کی غشی نبض کے شست اور ساقط ہونے، اور رنگ کے زرد ہونے کے بعد عارض ہو کر تھی (میں نے یہ حکم دیا کہ دورے سے پہلے ان کو خوب جھول کر بلایا جائے، ان کے بائیں ماتھے پاؤں متحرک کئے جائیں اور سینہ کے بائیں طرف چٹکیاں بھری جائیں، یادداشت وغیرہ سے کاٹا جائے، اور دوسرے کے علاوہ دوسرے اوقات میں بائیں جانب سینہ کی الٹ کی جائے، اس میں حرکت دی جائے، بائیں چھاتی پر سنگیاں لگائی جائیں، اور قلب کی مخصوص لطیف دوائیں، مثلاً دوار المسک، کھلائی جائیں۔ پہلی قسم میں، جس میں شریان دریدی بند ہو جاتی ہے، مریض سرد مقامات میں رہے، اور دوسری قسم میں جس میں شریان اعظم بند ہو جاتی ہے، اگر مقامات اختیار کرے؛ کیونکہ (شریان دریدی کے شدہ کے باعث اگر زیادہ ہوا نہ پہنچ سکے گی تو تھوڑی ہوا تو ضرور پہنچے گی، اور) سرد ہوا تھوڑی بھی ہو تو قلب کی ترویج کے لئے کافی ہوتی ہے (اس لئے پہلی قسم میں سرد مقام اختیار کریں)۔ اور دوسری قسم میں گرم مقام اختیار کرنے کی وجہ یہ ہے کہ گرم ہوا قوت حیرانہ کو باہر کی طرف بزد جذب کرتی ہے، بشرطیکہ وہ اس درجہ گرم نہ ہو کہ قلب کی گرمی بہت زیادہ بڑھائے۔“

ابن ابی صادق کا قول ہے ”میں نے اس قسم کے مریضوں کو بہتیرا دیکھا ہے جن میں یہی غشی چند پہنچے تک آتی رہی، اور ایک ماہ میں دو یا زیادہ دورے پڑتے رہے یہاں تک کہ وہ بالآخر مر گئے۔ میں نے ایسے مریضوں کو بھی دیکھا ہے جو پہلی یا دوسری غشی میں مر گئے؛ اس نے میں نے تخمینہ و اندازہ کیا کہ پہلے مریضوں میں رجن میں غشی بار بار آتی رہی (ابہر یعنی شریان اعظم کے اندر شدہ تھا، اور اس میں قلب کو کچھ نہ کچھ ہوا ضرور پہنچتی رہی تھی، اسی وجہ سے یہ غشی ایک عرصہ تک عود کرتی رہی، اور دوسرے مریضوں میں جو پہلے یا دوسرے دورے میں ہلاک ہو گئے تھے) شریان دریدی کے اندر سدہ تھا؛ اس میں چونکہ قلب سے ہوا فوراً بند ہو جاتی ہے، اس لئے مریض اس طرح ہلاک ہو جاتا ہے، جس طرح گھلا گئے سے انسان مر جاتا ہے؛ میں نے یہ بھی دیکھا کہ اس غشی کے جتنے مریضوں

میں کھٹ آیا وہ ہلاک ہی ہو گئے اور اتفاق نہ پاسکے؛ اس سے میں نے یہ سمجھا کہ سڈہ شراب  
کے اندر تھا۔

علامات { مام غشی کی علامت یہ ہے کہ ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے ہیں؛ کیونکہ روح  
اور حرارت غریزی قلب کی طرف دوڑ جاتی ہے، جس سے ہاتھ پاؤں حرارت سے خالی ہو جاتے  
ہیں، کیونکہ یہ قلب سے دور واقع ہیں { سانس کمزور، نبض چھوٹی اور کمزور چلتی ہے؛ کیونکہ قوتیں  
کمزور ہو جاتی ہیں { رنگ زرد ہو جاتا ہے؛ کیونکہ روح اپنے ساتھ خون کو اندر لیجاتی ہے { اگر  
عشی دالے مریض سے بات چیت کر کہی جائے، تو اچھی طرح نہیں سن سکتا ہے، بلکہ اس طرح  
سنائی دیتی ہے کہ آواز گویا دور سے، یا دیوار کے پشت سے آرہی ہے؛ کیونکہ دماغی  
قوتیں، اس میں سکتہ کی طرح بالکل باطل نہیں ہو جاتی ہیں، بلکہ صرف ضعیف اور کمزور پڑ جاتی  
ہیں، اس لئے کہ روح حیوانی قلب سے دماغ کی طرف کم پہنچتی ہے، جس سے روح  
نفسانی میں کمی آ جاتی ہے۔ جالینوس نے ہاتھ پاؤں کی ٹھنڈک اور ضعف تنفس کے سبب  
کو ذکر کرتے ہوئے کتاب اغلو فقی میں یہ لکھا ہے کہ اس کا سبب یہ ہے کہ حرارت  
بدن کے اندر ہوتی ہے، اور قلب میں اگر سردی ہوتی ہے تو وہ بہت تھوڑی ہوتی ہے، اور  
اختلاف میں یہ سردی استقدر زیادہ ہوتی ہے کہ تنفس بھی بند ہو جاتا ہے۔

علاج { دررے کا علاج یہ ہے کہ سرد پانی چہرے پر چھڑکیں؛ کیونکہ سردی کی تخلیف سے  
طبیعت خبردار ہو جاتی ہے، اور وہ روح، خون، اور حرارت غریزیہ کو ساتھ لیکر باہر کی طرف  
متحرک ہوتی ہے، جس سے یہاں حرارت اکٹھی ہو کر قوی ہو جاتی ہے، اور بیرونی اعضا میں  
سردی نہیں رہتی ہے۔ یہ تو اس وقت ہے جبکہ غشی کی وجہ سے حرارت کا رخ اندر کی  
طرف ہو، اور وہاں جمع ہو، لیکن حرارت جس وقت تھوڑی ہو، اور تحلیل ہو رہی ہو تو پانی کی  
سردی سے یہ فائدہ پہنچتا ہے کہ وہ سور مزاج زائل ہو جاتا ہے، جس کا کام تحلیل کرنا ہے؛  
اور پانی کی سردی سے چونکہ جلد سکڑتی ہے، اس لئے مسات بند ہو جاتے ہیں، ان کی  
کشادگی، جو روح کے تحلیل ہونے پر اعانت کرتی ہے، جاتی رہتی ہے، اور روح اور  
حرارت غریزیہ بھاگ کر اندر اکٹھی ہو جاتی ہے، اس لئے اندر اس کی کثرت ہو جاتی،  
اور ان میں قوت آ جاتی ہے، جس سے روح تحلیل ہونے سے رک جاتی ہے؛ بمقابلہ تر  
کرنے کے پانی کا چھڑکنا اور خصوصاً زور سے چھیٹیں مارنا زیادہ مفید ہے، کیونکہ جلد میں  
چوٹ کے گنے سے طبیعت میں بیداری زیادہ آتی ہے، اور چھڑکنے سے سردی بھی  
زیادہ پہنچتی ہے؛ کیونکہ اس میں ٹھنڈا پانی بدلتا رہتا ہے، اور ترک کرنے میں ایسا نہیں ہوتا۔  
قسطابن لوقا کا قول ہے کہ ”چہرہ پر پانی کے چھڑکنے سے قوت لٹ آتی ہے؛ کیونکہ  
چھینٹوں کے گتے ہی انسان سانس لینے پر مجبور ہوتا ہے، اور روح حیوانی رقتا کے

نزدیک) اسی ہمارے پیدا ہوتی ہے؛ تو جب ہوا سانس کے ذریعہ اندر پہنچتی ہے، تو اس سے روح کی امداد ہو جاتی ہے، اس لئے وہ مقدار میں زیادہ اور قوی تر ہو جاتی ہے، اور اس کی وجہ سے انسان بھی توانا اور قوی ہو جاتا ہے۔" ریا یہ امر کہ پانی چہرہ پر کیوں چھڑکنا چاہئے؟ اس کے متعلق جالینوس نے کتاب اغلو فن میں لکھا ہے۔ "مہم چہرہ ہی پر پانی کیوں چھڑکتے ہیں، سینہ پر کیوں نہیں چھڑکتے، حالانکہ سینہ حرارت غریزیہ کا سرچشمہ ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ حواس چہرہ میں زیادہ ہیں، اور چہرہ دماغ سے قریب ہی ہے، اس لئے دوسرے اعضاء کی نسبت سے پانی کی اذیت چہرہ میں زیادہ محسوس ہوتی ہے، اور اس لئے کہ ناک اور منہ، جو روح حیوانی کے راستے ہیں، چہرہ ہی میں واقع ہیں۔"

گرمیہ وجہ جالینوس کے اس مذہب پر مبنی ہے کہ روح حیوانی ہمارے پیدا ہوتی ہے (باقی دوسرے لوگ روح کو خون سے پیدا ہونا مانتے ہیں) {خوشبودار غذاؤں کی بو سنکھائیں} جن میں خوشبودار دوائیں پڑی ہوں، اور کباب کی بو سنکھائیں جس پر خوشبودار مصل چھڑکے گئے ہوں {عندہ بو میں سنکھائیں} کیونکہ خوشبو سے روح کا مزاج طبعی لذت و مسابقت کی وجہ سے قوی ہو جاتا ہے؛ علاوہ انہیں بعض خوشبودار میں افزائش روح کے علاوہ تقویت پہنچانے کی خاصیت بھی ہوتی ہے، جیسے مشک اور عنبر {سیب کے پانی کے ساتھ دوار المسک طن میں ٹپکائیں} یہ مفرح، اور بالخاصیت معتدلی روح ہے {ہاتھ پاؤں کو زور سے ملکر اور کس کر باندھ دیں} کیونکہ اس کی تکلیف سے حرارت جوش میں آ جاتی، اور طبیعت بیدار ہو جاتی ہے، گویا یہ سوتے ہوؤں کو جگانے والی چیز ہے، جس سے روح قلب سے بیرونی اعضاء کی طرف دوڑ جاتی ہے؛ اسی غرض سے بعض لوگ سانس روکنے کی ہدایت کرتے ہیں۔ علاوہ انہیں ہاتھ پاؤں ملنے اور باندھنے سے مواد کا نرخ اندر سے باہر کی طرف ہو جاتا ہے، جیسا کہ قویج کی غشی میں کیا جاتا ہے {مریض کو ہلائیں ڈولائیں} ہم کہہ چکے ہیں کہ اس قسم کے کام طبیعت کو بیدار کرنے کے لئے کئے جاتے ہیں {دورے کے علاوہ افتادہ کی صورت میں سبب کو دریافت کر کے اس کا علاج کریں} اگر سبب استفراغ مواد ہو تو اسکو روکیں؛ اگر مواد کی کثرت ہو تو اس کا استفراغ کریں؛ اور اگر خرابی مزاج ہو تو اس کو درست کریں۔

اسباب: غشی کے اسباب عموماً مندرجہ ذیل ہوتے ہیں: عصبی مزاج، عام جسمانی کمزوری، خون کی قلت، خون کا کسی طور پر کثرت سے خارج ہو جانا، دماغی صدمہ کا پہنچنا، شدت درد، جسم کے بہت بڑے حصہ کا جل جانا، ضرب شدید کا پہنچنا، معدہ کے مقلعہ پر صدمہ کا پہنچنا، دفعتاً ٹھنڈے پانی کا ایک گنت بڑی مقدار میں پی لینا افتادہ کے بعد بہت

زیادہ کھاینا، گرمی میں آدمیوں کا ایک جگہ بجم ہونا، بھوک کی شدت، اچانک غشی یا شدید غم دالم کا پھونپنا، نازک مزاجی، ضعف قلب اور ضغط القلب کا ہونا، کسی بڑی ورید پر دباؤ کا پھونپنا، جیسا کہ استقامت میں شکم سے ایک تحت زیادہ پانی نکال لینے کے بعد ہوا کرتا ہے، سموم مارہ کا استعمال کرنا، زہریلے جانوروں کا کاٹنا، قوتوں کا تحلیل ہو جانا، وضع حل کے وقت بعض عورتوں کو غشی آجایا کرتی ہے +

**علامات :** گاہے غشی بیکایک لاحت ہوتی اور مریض فوراً ہلاک ہو جاتا ہے، یا بتدریج لاحت ہوتی ہے، اور کچھ دیر کے بعد رنج ہو جاتی ہے، غشی سے پہلے اکثر اوقات مندرجہ ذیل علامات ظاہر ہوا کرتی ہیں :

آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا جاتا، اور دوران سر ہوتا ہے، گاہے تلی اورتے، لاحت ہوتی ہے، چہرہ پھیکا ہوتا ہے، نبض باریک اور سرخ اور گاہے غیر منتظم چلتی ہے، تنفس تواتر اور غیر منتظم ہوتا ہے، اور گاہے مریض ٹھنڈے سانس لیتا ہے؛ بے چینی ہوتی ہے، کانوں میں شور و غل کی آواز سنائی دیتی ہے، جس کے بعد بیہوشی طاری ہو جاتی ہے +

غشی کی حالت میں جسم بالکل ٹھنڈا اور پھیکا پڑ جاتا ہے، اور پسینہ سے تر ہوتا ہے، آنکھ کی پتلیاں کشادہ ہوتی ہیں، نبض باریک، کمزور یا ساقط ہو جاتی ہے، تنفس سنت اور غیر منتظم ہو جاتا ہے، تشنج کی وجہ سے پیشاب اور پاخانہ نکل جاتا ہے، اور ہوش میں آنے کے بعد قلب میں گرمی لاحت ہوتی اورتے ہو جاتی ہے، اور ماتہ پاؤں کا پٹنے میں +

**تشخیص :** اس مرض کے علامات چونکہ سب سے بہت مشابہ ہیں، اس لئے اسکو سب سے شخص کرنا چاہئے :

## سبب

## غشی

(۱) غشی میں مریض کا چہرہ زرد ہوتا ہے + (۱) سبب میں مریض کا چہرہ سرخ ہوتا ہے +  
(۲) غشی میں نبض کمزور اور ابک ابک کر چلتی ہے + (۲) نبض متلی یعنی خون سے بھری ہوئی

(۳) سانس آہستہ اور غیر منتظم ہوتا ہے + (۳) سانس خراٹے سے آتا ہے +

(۴) غشی میں جسم سرد پسینہ سے تر ہوتا ہے + (۴) سرد پسینہ سے جسم تر نہیں رہتا ہے +

(۵) غشی میں دماغ میں خون کی کمی ہوتی ہے + (۵) سبب میں دماغ میں خون کی زیادتی ہوتی ہے +

معمولات مطب : غشی دراصل بذات خود کوئی مرض نہیں، بلکہ محض ایک علامت مرض ہے، جو دوسرے قہری امراض کے ضمن میں واقع ہوتی ہے +

دورہ کے وقت مریض کو فوراً لٹا دیں، سر کو نیچا کر دیں، اور گلے اور سینہ کے بند وغیرہ کو کھول دیں، جس جگہ مریض کو لٹائیں، وہ جگہ ہوا دار ہو، اور فرش نرم ہو۔ پھر ٹھنڈے



پانی کے منہ پر چھینے لائیں، مریض کے ہاتھ پاؤں کو قلب کی طرف لیں، جس سے اعضاء کا خون قلب کی طرف دوڑے، تیز سر کو سنگھائیں + یا نوشارہ اور چوٹے کو ملا کر ایک شیشی میں بند کر کے اس سے بخارات سنگھائیں، بعض لوگوں نے یہ بھی بتایا ہے کہ سرخ مرچ، باریک پیکر، لک میں پکڑنا غشی کے وقت مفید ثابت ہوتا ہے۔ ملاوہ ازین تقویت قلب کیلئے مریض کے طلق میں جاہر ہرہوک عرق بید شک اور عرق گلاب میں ملا کر پٹکائیں +

اگر غشی کثرت اخراج خون کی وجہ سے ہو، تو سب سے پہلے خون بند کرنے کی کوشش کریں، سر پر ٹھنڈا پانی ڈالیں، اور برف کی تھیلی دماغ پر اور اس مقام پر رکھیں، جہاں سے خون نکل رہا ہے، بشرطیکہ خون جاری ہو۔ اور یہ نسخہ استعمال کریں:

نسخہ: خمیرہ ابریشم شیرہ عناب دالاک عرق بید شک میں ملا کر تھوڑا تھوڑا پلائیں +

جب مریض ہوش میں آجائے تو تقویت قلب کے لئے یہ نسخہ دیں:

نسخہ: جوہر ہرہ، خمیرہ ابریشم حکیم ارشد دالے میں ملا کر اول کھلائیں، اوپر سے عرق بید شک عرق گلاب، عرق کیریزہ، شربت انار شیریں ملا کر پلائیں +

اس کے بعد سبب کے ازالہ کی فکر کریں، چنانچہ اگر عام جسمانی کمزوری اور قلت خون ہو تو یہ نسخہ دیں +

نسخہ: دوا المسک معتدل جوہر دال اول کھلائیں، اوپر سے شیرہ بادیان، شیرہ کشنیز خشک، شیرہ کشیش ہنز، شیرہ سبز سننے، عرق گاؤ زبان میں نکال کر نبات سفید ملا کر دیں +

کھانے کے بعد فلا دسپال پانی میں ملا کر پلائیں +

اور اگر شدت درد سبب غشی ہو تو درد کو سکون دینے کے لئے خضاد و غیرہ کا استعمال کریں۔ اور اگر اعضاء کے جل جلنے کی وجہ سے غشی عارض ہو تو ہاتھ مادہ اسکا علاج کریں۔ اسی طرح اگر آدمیوں کے بجوم کی وجہ سے غشی لاحق ہوئی ہو تو بجوم کو دور کریں۔ اگر بھوک کی شدت اور فاقہ کی وجہ سے ہو تو بہت تھوڑی مقدار میں دودھ یا سنترہ یا انگور کا عرق دیں؛ یک نخت بہت سی خضاد و غیرہ نہ کھلا دیں۔ اگر مہی کمزوری کی وجہ سے ہو تو تقویت اعضاء کے لئے یہ نسخہ دیں:

نسخہ: کشنیز ملا، دوا المسک معتدل میں ملا کر بیج و مشام کھلائیں، اور شب کے وقت حسب اجزاء درجہ کے ساتھ کھلائیں + ان نسخہ ہات کی بجائے مرکبات اذرا تھی اس حالت میں بہت کارگر اور موثر ثابت ہوتے ہیں، مثلاً حب اذرا تھی، معجون ن، وغیرہ +

لہذا ان تینوں عرق میں سے ایک بھی ہو تو کافی ہے۔ اس صورت میں اسکا وزن ۱۲ تولہ ہوتا چاہئے +

اور اگر سموم مارہ کے استعمال کی وجہ سے، یا زہریلے جانور کے کاٹنے کی وجہ سے ہو تو اسکا اصولی علاج کریں + طے ہذا باقی اسباب کا علاج بھی حسب دستور کیا جائے +  
غذا و پیرہیز: اگر مریض کو بھوک ہو تو لطیف اور سریع النفوذ غذائیں دیں، مثلاً دودھ، پنیر، مرغ یا بکری کے گوشت کا شوربہ، آپ انگور، آپ سیب، آب سنترہ وغیرہ + چلنے پھرنے، اور دوسرے کام کاج کرنے سے مریض کو چند روز کے لئے، ماحصل قوت، مدد دیں، اور صحت کے بعد بھی نفاخ، ثقیل، گرم، ترش، اور محرک اشیاء سے پرہیز کرائیں +

## أذن القلب کا ورم (ورم اذن القلب)

أذن القلب (قلب کے کان) دو عصبی زائدے یعنی سفید رنگ کے اد بھاریں، جو قلب کے منہ پر، جہاں سے خون اور ہوا قلب میں داخل ہوتے ہیں، دو کانوں کے طرح واقع ہیں، جو (بطون قلب کے) سکرٹنے کے وقت ڈھیلے ہو جاتے ہیں، اور (ان کے) پھیلنے کے وقت تنجالتے ہیں، تاکہ قلب کی کشش اور کچاؤٹ سے رگیں نہ پھٹ جائیں؛ ان دونوں زائدہ کا فائدہ یہ ہے کہ یہ دو خزانوں کے مانند ہیں؛ عروق سے خون اور ہوا کو قبول کر کے قلب کی طرف ایک اندازہ سے روانہ کرتے ہیں (دایاں اذن اجوف سے دُفانی خون جذب کرتا ہے، اور بایاں شریان دریدی سے وہ صاف خون جذب کرتا ہے، جو ہوائے کر پھیپھڑے سے آتا ہے) { یہ مرض سخت اور پُرانے بخاروں کے بعد ہوتا ہے } کیونکہ ایسی حالتوں میں روح اور حرارت غریزیہ تحلیل ہو جاتی ہے، قلبی قوت ضعیف، اور غذا میں پررے طور پر عمل کرنے سے، اور مواد کے خارج کرنے سے عاجز ہو جاتی ہے، اسلئے قلب میں دی مواد اکٹھے ہو جاتے ہیں، جسے قلب کے دونوں اذن میں ورم ہو جاتا ہے، کیونکہ طبیعت ان مواد کو ان کی طرف اس لئے دفع کر دیتی ہے کہ یہ بمقابلہ خاص قلب کے کم رتبہ میں، لہذا طبیعت شریف کو، کم رتبہ کے ذریعہ بچاتی ہے +

علامات { سینے اور پھیپھڑوں میں فم معدہ کے پاس دم کا بوجھ معلوم ہوتا ہے }  
قول میں فم معدہ سے معنی مجازی، یعنی قلب بھی سمجھا جاسکتا ہے (جس کا مطلب یہ ہوا کہ قلب کے پاس بوجھ ہوتا ہے)، اور حقیقی معنی پر بھی عمل کیا جاسکتا ہے؛ کیونکہ فم معدہ کے پاس بوجھ کے محسوس ہونے کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ قریب کی وجہ سے قلب کے بوجھ اور اس کے بوجھ میں اتیانہیں

۱۔ یہ کہنا صحیح نہیں ہے، بلکہ اس قول کی کوئی معنی تاویل بھی نہیں ہو سکتی ہے (مترجم) +  
۲۔ تشریح سے یہ ثابت ہے کہ فم معدہ اور اذن قلب کے درمیان بہت فاصلہ ہے، لہذا فم معدہ اور قلب کے سرے کے درمیان فاصلہ کم ہے (مترجم) +

ہو سکتا ہے (الغرض قلب میں بوجھ ہوتا ہے، جو فم معدہ کے قریب معلوم ہوتا ہے) { اکثر اوقات غشی کی سی حالت رہتی ہے } کیونکہ قلب کے اذن قلب سے نہایت قریب ہیں بلکہ دونوں متصل ہیں، اور بعض لوگ قلب کا جز کہتے ہیں، جو بالکل درست ہے۔ اس کا درم اگرچہ ذرا ہلاک نہیں کرتا ہے، جیسا کہ خاص قلب کا درم ہلاک کر دیتا ہے، لیکن اس کا مریض زیادہ عرصہ تک زندہ بھی نہیں رہتا، بلکہ اسے ایسی غشی آتی ہے کہ اس سے قطعاً آفاقہ نہیں پاتا ہے۔ { مریض کا چہرہ نہایت زرد ہوتا ہے } کیونکہ مرض سے مقابلہ کرتے کرتے خون میں کمی آ جاتی ہے، اور اس لئے کہ بار بار کی غشی سے خون روح کے ساتھ اندر کی طرف لٹ جاتا ہے { آنکھوں میں بھر بھرا ہٹ ہوتی ہے } کیونکہ اس میں حرارت ضعیف اور قوت باضمہ کم ہو جاتی ہے { اور قلب کے پھیلنے کے وقت ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قلب پھیلنے سے ٹک جاتا ہے } کیونکہ ایسا ط قلب کے وقت دونوں اذن تن جاتے ہیں، جس سے درد بڑھ جاتا ہے، اس لئے قلب پورے طور پر پھیل نہیں سکتا، بلکہ محیط تک جاتے سے پہلے مرکز کی طرف لٹ آتا ہے۔

علاج { ریاضت ترک کرادیں } ورنہ روح اور زیادہ تحلیل ہو کر قلبی قوت کو کمزور اور غشی کو شدید کرنے لگی { تحلیل کرنے والے جوشاندے سینہ پر ڈالیں } تاکہ درم کا مادہ تحلیل ہو، مثلاً بابرہ، ناخونہ، پر سیا دشاں، گہو کی بھوسی کا جوشاندہ { محلل صناد لگائیں } جن میں خوشبو بھی ہو، مثلاً بابرہ، ناخونہ، السی، برگ خطی، برگ کرم کلہ، نام، اور زعفران۔

## قلب کا بچپنا (ضغط القلب)

{ یہ ایک سوداوی مرض ہے، جو اس طرح پیدا ہوتا ہے کہ کسی قدر تیز سوداوی مادہ قلب کی طرف رس کر آتا ہے } اور ایسا اس وقت ہوتا ہے، جبکہ جگر میں اس قسم کے مواد کثرت پیدا ہوں، اور خون کے ساتھ جس طرح دوسری رگوں میں جائیں گے، قلب کی رگوں کے ذریعہ کسی قدر قلب تک پہنچے، اور اسے اپنی قوت قابضہ اور کیلے پن سے، اور اس کے اجزاء کو سمیٹ کر بچھن دے، جیسا کہ یہی کیفیت فم معدہ پر گر کر بھوک کے وقت پیدا کرتا ہے۔

علامات { انسان کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا اس کا دل بیچ رہا ہے، جس سے اس کو سٹہ گول دائرہ میں بچ کے نقطہ کو مرکز اور گردے حلقہ کو محیط کہتے ہیں، اور پیلے اور سرخ رنگ میں قلب کی حرکت مرکز سے محیط کی طرف اور محیط سے مرکز کی طرف ہوتی ہے۔

خفیف سی غشی آجاتی ہے؟ کیونکہ وہ مادہ تھوڑا ہی سا ہوتا ہے، اور اوس میں عفونت اور سمیت وغیرہ جیسی برسی کیفیتیں نہیں ہوتی ہیں؛ اسی مادہ کی قلت و کثرت اور تیزی کے موافق غشی کی حالت مختلف ہوتی ہے { پھر اوس کے منہ سے لعاب بکثرت جاری ہوتا ہے؟ کیونکہ اس میں ہوا و قلب تک کم پہنچتی ہے، اس لئے حرارت غریزہ گھٹ جاتی، اور حرارت ماضی کا غلبہ ہو جاتا ہے، جس سے معدہ، قصبہ، یہ اور طلق کے گرد کی رطوبتیں پھل کر بہتی ہیں؛ نیز قوتیں کمزور ہو کر ان رطوبتوں کو روک نہیں سکتی ہیں (جس سے وہ بہ نکلتی ہیں)۔

علاج { اس سوداوی مادہ کو خارج کریں } ایسی دوائیں دیں، جو دودھ سے سودا، خارج کر سکتی ہوں، جگر کے مزاج کو درست کریں، کہ طبعی خون پیدا ہو { مفرحات کے ذریعہ قلب کی تقویت کریں } جو انہو بیابان گذر چکے { اور تریاق کبیر کھلائیں } +

## قلب کا چھلنا (تقشر قلب)

{ یہ وہ مرض ہے جس میں مریض کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا اوس کا دل بجز درمیان سے چھلا جا رہا ہے، اور شدت درد سے تقریباً اسے غشی سی آجاتی ہے، اور وہ فوراً ہی زائل ہو جاتی ہے؟ کیونکہ اس کا سبب ضعیف ہوتا ہے، جو فوراً زائل ہو جاتا ہے

{ یہ مرض اس شخص کو ہوتا ہے (۱) جسے صفراوی دست عرصہ سے جاری ہوں؟ اور اس کے ساتھ بدن کی رطوبتیں اس قدر خارج ہو گئی ہوں کہ رطوبات جلیہ (سبحنم کی سی رطوبتیں) اور وہ رطوبتیں نکلنے لگی ہوں، جو تقریباً اعضاء میں تبدیل ہونے والی ہیں (رطوبات طلیہ وہ رطوبتیں ہیں، جو خون کی شکل چوڑ کر اور اعضاء کی شکل قبول کرنے سے پیشتر شبہنم کی طرح اعضاء کی ساخت میں پھیلی ہوتی ہیں) اور جب اس قسم کی حالت قلب میں عارض ہوتی ہے (اور قلب کی رطوبتیں نکلنے لگتی ہیں)، تو لازمی طور پر انسان کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا قلب چھل رہا ہے + بہتر یہ ہے کہ یہاں قلب سے معدہ مراد لیا جائے؛ کیونکہ صفراوی دست گاہے اس درجہ سے آتے ہیں کہ صفرا معدہ پر بکثرت گرتا ہے، اور صفرا جب معدہ پر عرصہ تک گرتا رہتا ہے تو معدہ کے شکن کو چھیل دیتا ہے، جسے مریض سمجھتا ہے کہ قلب چھل گیا، کیونکہ اگر قلب سے معدہ مراد نہ لیا جائیگا، تو صفراوی دستوں سے قلب کا چھلنا بعید از عقل امر معام ہوتا ہے + نیز قلب ایسی تکلیف کو اپنی شرافت و نزاکت کے باعث برداشت بھی نہیں کر سکتا، بلکہ اس سے پہلے موت آجائے گی؛ اس خیال کی تائید مصنف کے اس قول سے بھی ہوتی ہے کہ (۲) کیا سر سے تیز نزلے قلب پر گر رہے ہوں؟ کیونکہ سر سے قلب پر نزلہ اسی طرح گر سکتا ہے کہ پہلے

وہ پھیپھڑوں پر گرے، اور پھر پھیپھڑوں سے قلب تک پہنچے، لیکن ایسا شاذ و نادر ہی ہو سکتا ہے؛ کیونکہ طبیعت تیز نزلے کو پھیپھڑوں سے کھانسی کے ذریعہ دفع کر دے گی، اور قلب تک جانے نہ دیگی۔ ہاں یہ اس وقت ممکن ہے، جبکہ طبیعت نہایت درجہ ضعیف ہو؛ مگر ایسی حالت میں قلب پر نزلہ کے گرتے ہی مریض فوراً ہلاک ہو جائیگا۔ ہاں نزلہ معدہ کی طرف البتہ اکثر گزرتا ہے (لہذا قلب سے معدہ ہی مراد لینا بہتر ہے) {اس مرض کے علامات میں سے یہ ہے کہ اس حالت میں انسان کا چہرہ (اذیت و تکلیف کی وجہ سے) گڑبگڑا جاتا، اور اس کے تیور بدل جاتے ہیں؛ اور بدن کے مختلف مقامات میں کثرت سے پسینہ نکلنے لگتا ہے {کیونکہ اس میں قوتیں نڈبال ہو جاتی ہیں، اور بدن کی رطوبتوں کے روکنے پر قادر نہیں رہتی ہیں، اس لئے جن مقامات کی جلد نرم، گوشت ڈھیللا، اور مسامات وسیع ہیں، وہاں سے پسینہ جاری ہو جاتا ہے +

**علاج** {صفرادی مواد اور تیز فصلات سے بدن کو پاک کریں، اچھی غذائیں دیکر خون کی اصلاح کریں { مثلاً گوشت کبک، تیہو، تمیتر، صاف روٹی، اور خوشبودار شربت وغیرہ +

## دل کا نکلا پڑنا رَقْدُ الْقَلْبِ

{یہ وہ مرض ہے جس میں معلوم ہوتا ہے کہ گویا دل سینے سے تے کے ساتھ نکلا پڑتا ہے، اور اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ قلب میں گرمی پیدا ہو جاتی ہے، جس کی تکلیف کو دور کرنے کے لئے قلب پھیلتا ہے، اور بھاگتا ہے، اور چونکہ قلب اس اذیت کو بزور دفع کرنا چاہتا ہے، اور خوب پھیلتا ہے، اس لئے ایسا خیال ہوتا ہے کہ وہ سینے سے نکلا پڑتا ہے {مصنف کا یہ کہنا کہ تکلیف کے دفع کرنے کے لئے قلب پھیلتا ہے "صحیح نہیں ہے؛ کیونکہ اذیت دور کرنے کے لئے سکڑنا پڑتا ہے {اور اس مرض کی مخصوص علامتوں میں سے یہ ہے کہ جس قدر قلب بھاگتا ہے، اسی قدر مریض کا رنگ اس موذی مادہ کے رنگ کے موافق بدل جاتا ہے {کیونکہ یہ مادہ اندر سے باہر کی طرف دفع ہو جاتا ہے، اور یہ مادہ صفرار، باغون ہوتا ہے +

**علاج** {بالیق کی نصہد کھولیں، شاہترہ اور لیلہ زرد کے جو شاندرے سے بدن کا تنقیہ کریں، غذا عمدہ دیں، اور قلب کی تقویت کریں { +

~~~~~

## قلب کا تیزا راجتوانہ الرطوبہ علی القلب

{ اس مرض میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دل پانی میں تیر رہا ہے؛ کیونکہ مریض کو ان رطوبتوں کی سردی کا احساس ہوتا ہے، جو قلب کو گھیرے ہوتی ہیں؛ اور غلاف قلب کے اندر بند ہوتی ہیں، اور ان کی تری بھی محسوس ہوتی ہے؛ کیونکہ یہ رطوبتیں پانی جیسی قیق ہوتی ہیں، اور قلب ان سے تخلیف پاکر دفع کرنے کی غرض سے پھڑکتا ہے؛ اسی واسطے اگلے حکماء نے اسے خفان (اختلاج) میں شمار کیا ہے؛ اس لئے قلب جب ان رطوبتوں کے اندر حرکت کرتا ہے، تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قلب ان رطوبتوں کے اندر تیر رہا ہے۔ اور پٹا کھار رہا ہے؛ اور یہ رطوبتیں جب زیادہ ہو کر قلب کو گھیر لیتی ہیں، تو قلب کو بچھن کر اس کو پھیلنے سے اس قدر روک دیتی ہیں کہ انسان کو اس کا احساس ہونے لگتا ہے، اور اپنی حالت میں ایک تغیر عظیم پاتا ہے، قوتیں ساقط ہو جاتی ہیں، اور غصہ کا فورہ ہو جاتا ہے۔ { اور یہ مرض فم معدہ کی شرکت و تعلق کے بغیر نہیں ہوتا ہے؛ اس قول میں تامل ہے؛ کیونکہ فم معدہ کی شرکت ضروری نہیں ہے؛ پیپٹرسوں کی وجہ سے بھی یہ رطوبتیں جمع ہو سکتی ہیں؛ }

علاج { ریاضت کرانیں؛ تاکہ یہ رطوبتیں رقیق و لطیف ہو کر اور اندر سے باہر آکر تحلیل ہو جائیں۔ اور بڑے بڑے ایارج کے ذریعہ مہل دیں؛ اور سینہ پر گرم تاثیرات کے ضاد لگائیں؛ تاکہ یہ رطوبتیں تحلیل ہو کر خشک ہو جائیں، مثلاً گل سرخ، شنبلی، زعفران، ہمراہ آب بادرنجبوریہ؛ اور اس میں غصہ دلانے سے بھی نفع پہونچتا ہے؛ کیونکہ غصہ میں قلب گرم ہو جاتا ہے، جس سے قلب کی رطوبتیں تحلیل ہو جاتی ہیں، اور اندر سے باہر کی طرف حرکت کرتی ہیں۔ }

## دل کا کھینچنا (جذب القلب)

{ اس مرض میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دل بچے کو کھینچا جاتا ہے، سبب اس کا یہ ہوتا ہے کہ کوئی ادھر باطالت جگہ میں آکر ان کو کھینچتا ہے، اور اس کشش کا احساس قلب کو بھی ہوتا ہے؛ کیونکہ دل جگہ سے متصل ہے، اور جگہ سے ابد واقع ہے؛ اور گاہے اس سے دل میں تصور اسادہ بھی آتا ہے؛ اس حالت میں انسان غشی والوں کی طرح پڑا رہتا ہے۔ یہ مادہ کس قسم کا ہے؟ اس کا پتہ مریض کی رنگت اور دیگر علامات سے چل سکتا ہے

علاج اس کا یہ ہے کہ مناسب چیزوں سے اس مادہ کو خارج کریں ؟

—————

## ورم بطانہ قلب و امراض صمات قلب

**ورم بطانہ قلب** یعنی اس جہلی کا ورم جو قلب کے اندر استر کرتی ہے۔ یہ مرض عموماً قلب کے بائیں جوف میں پایا جاتا ہے۔ اس کے اسباب عموماً سندر جہ ذیل امور ہوا کرتے ہیں :  
خنازیر، آتشک، سرطان، چچک، سل، وجع مفاصل حاد، اور نفرس کا مادہ پھیپھڑے اور اس جہلی کا ورم، یا صفاق کا ورم، یا خون میں پیپ کا داخل ہونا وغیرہ۔ علاوہ انہیں کابے بیردنی صدمہ بھی اس کا سبب بن جاتا ہے۔ گاہے اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ مریض کسی ننگنائیک مقام (کراں اور نوبہ وغیرہ کی کان) میں کام کرتا ہے، یا یہ کہ اس نے یکایک سخت قسم کی حرکت کی یا بوجہ اٹھایا، جس سے قلب کی کوئی کراڑی یا سندر ڈوری (جبال و تیرہ) ٹوٹ گئی۔

**علامات طبعیہ :** جب تک قلب کی کراڑیاں آؤٹ نہ ہوں، تو کوئی خاص علامت ظاہر نہیں ہوتی، اور جب کراڑیاں ہستلا ہو جاتی ہیں، تو ایک ہلکی آواز دھونکنی کی آواز (مض) کے ہند قاب کی دھک پر، یا اس کے قریب قلب کی پہلی آواز کی بجائے سنائی دیتی ہے، عوارض جب حدار (گٹھنے) کے مادہ کی وجہ سے یہ مرض ہوتا ہے، تو گٹھنے کی علامتوں کے علاوہ کوئی شدید علامت نمایاں نہیں ہوتی ہے، درد بالکل نہیں ہوتا، لیکن چہرہ غمزہ، نبض تیز، اور کمزور اور تھن سوجھتا ہوتا ہے۔ لیکن جب یہ مرض دوسرے اسباب سے ہو، تو علامات شدید بعض اوقات ہلک ہوتی ہیں، دل کے مقام پر درد و تکلیف ہوتی ہے، مریض بے چین اور پڑ مردہ رہتا ہے، نبض باریک اور مختلف ہوتی ہے، تنفس میں تنگی اور سرد پسینہ کا اخراج ہوتا ہے، گاہے غشی طاری ہوتی ہے، بدنی حرارت کسی قدر زیادہ ہو جاتی ہے۔

اصول علاج کا ذکر امراض صمات میں آئے گا۔

**امراض صمات قلب** یعنی قلب کی کراڑیوں کے امراض، ان سے خون کی دائمی یا داپسی میں خرابی آ جاتی ہے، عموماً قلب کی کراڑیاں ورم بطانہ

قلب سے خراب ہوتی ہیں یعنی یہ سخت دبیز اور موٹی ہو جاتی، یا ٹر جاتی ہیں، گاہے آپس میں یا دیوار قلب سے چپاں ہو جاتی ہیں، گاہے چھوٹی ہو جاتی، اور گاہے پھٹ جاتی ہیں گاہے قلب کا جوف استدر کشا دہ ہو جاتا ہے کہ یہ کراڑیاں سوراخوں کو بند نہیں کر سکتی ہیں، انرض مذکورہ بالا وجہ سے یا تو لوہے بند ہو جاتے ہیں، اور خون کی روانگی میں رکاوٹ (انسداد)

پیش آتی ہے، یا دماؤں کے بند نہ ہونے سے خون لٹنے لگتا ہے (قلس = مراجعت) معمولی حالتوں میں عام علاماتیں کم نمایاں ہوتی ہیں، مگر علامات طبعیہ سے تشخیص میں بہت مدد ملتی ہے، چنانچہ ان امراض سے قلب کی طبعی آوازوں میں اختلاف پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کی پہلی یا دوسری آواز کے ساتھ دھونکنی کی سی باریک یا بجاری آواز شنائی دیتی ہے، گاہے امش کی سی، اور گاہے سیٹی کی سی آواز آتی ہے۔

## اورطی کی کوارٹیوں کے امراض

اورطی کا تنگ یا بند ہو جانا (انسداد و ضیق اورطی) اورطی کے تنگ ہو جانے کی وجہ سے قلب کے سکڑنے کے وقت خون کی روانگی میں رکاوٹ ہوتی ہے، جس سے ایک غیر معمولی آواز، دل کی پہلی آواز کی بجائے، سینہ کی ڈبی (قص) کے درمیانی مقام پر، اس نضام کے مقابل بہت زور سے سنی جاتی ہے، جو دوسری اور تیسری پہلیوں کے ابین ہوتی ہے، لیکن زاویہ قلب کی طرف تدریج یہ آواز کم ہوتی چلی جاتی ہے یہ آواز دائیں جانب پہلی کی دوسری کری کے متوازی، قص کے کنارے پر، اور اورطی کی راہ ہوتی ہوئی دائیں ترقہ تک، اور گاہے شریان سبائی پر بھی شنائی دیتی ہے۔ یہ آواز تیز لمبی اور ناموہار ہوتی ہے (اسکو خیر اورطی انسدادی کہتے ہیں)۔ اس میں نبض باریک اور لمبی ہوتی ہے۔ قلب کا بایاں بطن دبیز اور کشادہ ہو جاتا ہے، جس سے گاہے قلبی مکان کے باعث غشی طاری ہو جاتی ہے، اور گاہے اس سے کوئی نقصان نہیں ہوتا۔

**قلس اورطی** | میں قلب کے پیلنے کے وقت اورطی سے خون لٹ کر قلب میں اٹنا آجاتا ہے، اس کی وجہ سے، جو غیر معمولی آواز (خیر) دھونکنی کی سی پیدا ہوتی ہے، وہ دائیں طرف دوسری نضام بین الاضلاع (پہلیوں کے درمیان کی جگہ) سے ترجیحی نیچے اور بائیں طرف کو قلب کی دوسری آواز کی بجائے، زاویہ قلب کی نسبت غصروں و خجری پر زیادہ تیز شنائی دیتی ہے (اس کو خیر اورطی قلسی کہتے ہیں) اگر مذکورہ بالا دونوں امراض ایک ساتھ لاحق ہوں تو قلب کی دونوں آوازوں کی بجائے آری پٹنے کی سی دو آوازیں (سی-سا) مقامات مذکورہ میں سنی جاتی ہیں۔ قلب اورطی میں نبض جھٹکے دار چلتی ہے، یعنی نبض پر انگلی رکھنے سے ایک موج کے آنے اور پھر لٹ جانے کی سی کیفیت محسوس ہوتی ہے، بڑی شربانوں میں یہ حالت آنکھوں سے بھی دکھائی دیتی ہے۔ اس حالت میں بھی بایاں بطن تیز اور کشادہ ہو جاتا ہے، گاہے قلب کی ساخت متغیر ہو جاتی ہے، صمام ذوالراستین آؤف ہو جاتی ہے، اور دایاں بطن بھی قدرے کشادہ ہو جاتا ہے۔



# صمام تاجی کے امراض

## قلس تاجی

(صمام تاجی وہ کوڑی ہے، جو بائیں اُذن اور بائیں بطن کے درمیان واقع ہے) اس مرض میں بائیں بطن کا خون، انقباض قلب کے وقت بائیں اُذن میں واپس لوٹ جاتا ہے؛ اس کی وجہ سے جو آواز پیدا ہوتی ہے، وہ زادیہ قلب سے قدرے باہر کی طرف قلب کی پہلی آواز کی بجائے زور سے سستانی دیتی ہے، لیکن قلب کے قاعدہ اور عضروف خجری پر بالکل نہیں (خیر تاجی قلسی) انقباض خفیف مرض میں تقریباً صحت کے مانند، اور شدت مرض میں غیر مستقیم، متفاوت (وقفہ دار)، نرم اور جلد جلد چلتی ہے + نتایج بایں بطن کشادہ، اور دبیز ہو جاتا ہے؛ بایں اُذن، اور شریان دریدی خون سے پُر ہوتی ہے، پیپٹیر میں خون جمع رہتا ہے، جس سے کھانسی آتی ہے، تنفس میں تکلیف ہوتی ہے، گاہے درم شش ہوتا ہے، گاہے سکتہ عارض ہوتا ہے + اگر صمام ثلاثی بھی شریک مرض ہو جائے، تو جگر میں اجتماع خون ہونے سے یرقان، اور گردہ میں جستہ ہونے سے استفراغ طبعی ہو جاتا ہے +

**انسداد تاجی، یا ضیق تاجی** | یعنی آس سوراخ کا تنگ، یا بند ہو جانا، جو بائیں اُذن اور بائیں بطن کے درمیان ہے + اس حالت میں بائیں اُذن کا خون بائیں بطن میں رک رک کر داخل ہوتا ہے + اس حالت میں، جو غیر معمولی آواز (خیر) پیدا ہوتی ہے، وہ قلب کی دوسری آواز کے بعد، اور پہلی آواز سے قدرے پہلے زادیہ قلب کے مقام پر سستانی دیتی ہے (خیر تاجی انسدادی) اس آواز کا پہچانا ذرا دشوار ہے، اگر اس مرض کے ساتھ مرض قلس تاجی بھی شریک ہو تو دونوں مرضوں کی آوازیں ملکر دھونکنی کی سی ایک لمبی آواز سستانی دے گی + نتایج، پیپٹیر میں خون کے جمع ہونے سے گاہے نفث الدم ہو جاتا ہے، دایاں بطن دبیز اور کشادہ ہو جاتا ہے +

**درید شریانی کی کوڑی (صمام ہلالی) کے امراض** | یہ کوڑی شاذ و نادر ہی بستلا ہوتی ہے، تو اس کی غیر طبعی آواز قص کے بائیں کنارے کے وسط میں، تیسری فضا بین الاضلاع میں، قلب کی پہلی یا دوسری آواز کی بجائے، دھونکنی کے مانند بائیں تر قوہ کے درمیانی حصے تک سنی جاتی ہے؛ لیکن بائیں شریان مسہاتی اور تحت التر قوہ پر نہیں سنی جاتی +

**صمام ثلاثی کے امراض** | یہ کوڑی عموماً دوسری کوڑیوں کے ساتھ بستلا ہوا کرتی ہے؛ چنانچہ اگر کسی وجہ سے قلس ثلاثی کا مرض ہو جائے، تو دھونکنی

کی سی آواز قفس کے زیریں سے میں قلب کی آواز کی بجائے سنائی دیتی ہے + اس کے ساتھ ہی دیریدہ دواج میں نبض کی طرح تڑپ ہوتی ہے + دریں میں خون سے بھر جاتی ہیں، اور استقامتی لمحی مارض ہو جاتا ہے +

**علامات امراض صدمات** دوران خون میں خلل آنے سے شدید اختلاج قلب مارض ہوتا ہے، سانس کی تنگی، تیز چلنا، اور بلندی پر چڑھنا و شروا

دوسرا دوران سر کانون میں دوی دلتین وغیرہ عارض ہوتے ہیں، گاہے غشی (خضر صا اور طی کی کواڑیوں کے امراض میں)، کھانسی، گاہے مختلف اعضا سے سیمان خون ہونا، استقامتی لمحی، اور آخر مرض میں سونا اور لیٹنا محال ہوتا ہے، اور مریض بیشک اور نہ پھاڑ کر سانس لیتا ہے +

**انجام** قلب کی کواڑیوں کے امراض کے انجام ہمیشہ خراب ہوا کرتے ہیں + اگر ایک سے زیا دہ کواڑیاں مبتلا ہو جائیں تو مر ت بہت جلد آ جاتی ہے +

**اصول علاج** (۱) بدنی قوتوں کو بحال رکھنے کی کوشش کی جائے (۲) قلب کی دیواروں کو تقویت پہونچائی جائے، اور قلب کو بیقاعدہ حرکات سے باز رکھنے کی کوشش کی جائے، (۳) دوران خون کے خلل کو حتی الامکان دور کرنے کی کوشش کی جائے + پہلے مقصد کے حصول کے لئے زود ہضم اور مقوی اغذیہ کھانا، راحت و آرام دینا، محنت، جوش، غصہ، و غم سے محفوظ رکھنا، بعض اوقات محرک و مقوی ادویہ دینا، حفظان صحت کی پابندی کرنا، روزانہ سردیائیم گرم پانی سے غسل کرنا وغیرہ مفید ہیں + دوسرے مقصد کے لئے ان مقویات قلب کا استعمال کیا جاتا ہے، جو تقویت کے ساتھ تحریک نہ پیدا کریں، بلکہ تسکین بخشیں + تیسرے مقصد کے لئے مدرات، مقویات اور مہلات دیتے ہیں + وہ در ادویہ نسبتاً زیادہ مفید ہیں، جو دل پر اثر کر کے گردہ کی شریا نوں کا تناؤ زیادہ کریں، نیند لانے کی کوشش کرنا بہتر ہے، رنخ درد کے لئے بعض اوقات دل کے مقام پر کوئی مسکن ضاد لگا دیا جاتا ہے + گاہے چونک یا شگی سے اس مقام کا خون خارج کیا جاتا ہے + ضعف پیدا کرنے والی دوائیں اور تذبذبیں کہیں مرض میں بہت مضرت ثابت ہوتی ہیں (مترجم) +

## امراض پستان (امراض ثدی)

### ثدی پستان

دو گلیاں ہیں جو دودھ پیدا کرتی ہیں، اور اعضائے تناسل کے اصنافی اجزا میں سے ہیں + عورتوں کی طرح مردوں میں بھی اگرچہ یہ پانی جاتی ہیں، مگر غیر معمولی اسباب سے اگر انہیں بڑھایا نہ جائے، تو محض ایک باقیماندہ اثر اور نشان کے مانند چھوٹی سی ہوتی ہیں +

بہر حال جہاں عورتوں میں یہ دودھ بڑی بلندیاں ہوتی ہیں، جو نصف کرہ کے مانند گول ہیں، یہ سینہ کی اگلی اور پہلی سطحوں پر تیسری سے چھٹی یا ساتویں پسلی، اور سینہ کی ہڈی سے بغل تک رہتی ہیں۔ ان کا وزن اور حجم مختلف عورتوں اور مختلف عمروں میں جدا گانہ ہوتا ہے؛ چنانچہ جوانی سے پہلے چھوٹی ہوتی ہیں، پھر اعضائے تناسل کی بالیدگی کے ساتھ بڑھتی جاتی ہیں، اور ایامِ حل اور ایامِ رضاعت (دودھ پلانے کے زمانہ) میں بڑی ہو جاتی ہیں، اور بڑھاپے میں لاغر اور ڈھیلی ہو جاتی ہیں؛ بایں چھاتی علی العموم وائیں سے کسی قدر بڑی ہوتی ہے؛ ان کا قاعدہ (جزا)، جو سینہ سے لگا رہتا ہے، گول ہوتا ہے، جو سینہ کے عضلات (گروشت) سے بذریعہ ایک باریک طبقہ کے ملحدہ رہتا ہے۔ ان کی بیرونی سطح محدب ہوتی ہے؛ اس کے وسط سے قد سے نیچے ایک چھوٹی مخروطی شکل کی بلندی ہوتی ہے جس کو حلمہ (سرپستان، ٹیٹھی) کہتے ہیں؛ سرپستان کی سطح سیاہی مائل یا سیاہ، اور اس کے گرد گلابی رنگ کا مالہ (گھیرا) ہوتا ہے؛ اس کا رنگ گلابی باکرہ لڑکیوں میں ہوتا ہے، اور حل کے دوسرے ہینے کے قریب یہ پھیل جاتا، اور اس کا رنگ گندمی ہو جاتا ہے، پھر جس قدر حل کے دن زیادہ ہوتے جاتے ہیں، اسی قدر گندم گونی بڑھتی جاتی ہے، حتیٰ کہ وہ بالآخر سیاہ ہو جاتی ہے، پھر رضاعت (دودھ پلانے) کے بعد اس کی یہ رنگت زائل ہو جاتی ہے، مگر اس کا یہ اثر گندم گونی وسیاہی تا زریست باقی رہتا ہے۔ اس مالہ کی رنگت کے تغیرات سے وجود حل کی معتبر دلیل بنتی ہے؛ پستان کی ساخت میں بہت سی چھوٹی چھوٹی گلیاں ہوتی ہیں جو دودھ پیدا کرتی ہیں۔

حلمہ (سرپستان) ایک مخروطی بلندی ہے، جو عملی تحریک سے کسی قدر کھڑی ہو جاتی ہے۔ اس کا رنگ گلابی یا مائل بگندمی ہوتا ہے۔ اس کی سطح شکندار اور اس پر چھوٹے چھوٹے اُبھار ہوتے ہیں۔ اس کی نوک پر بہت سے سوراخ ہوتے ہیں، جو دودھ کی نالیوں کے دہانے ہیں۔ سرپستان کی جڑ کے پاس اور مالہ کی سطح پر بہت سی خمی گلیاں ہوتی ہیں، جو ایامِ رضعت میں بڑی ہو کر جند کے نیچے بیل کی طرح معلوم ہوتی ہیں؛ ان گلیوں سے مخصوص ردغنی مادہ مترشح ہوتا رہتا ہے، جس کا قاعدہ یہ ہے کہ سرپستان کی جلد رضاعت کے وقت زیادہ محفوظ ہے؛ ساختِ پستان کی ساخت میں گلی کا گوشت (لحم غدوی)، اور ان کے جوڑنے والے پیلے داخل ہیں، کچھ جہتی کی ساخت بھی ہوتی ہے۔ لحم غدوی بہت سے ٹکڑوں (فصوص) سے مرکب ہے، جن میں دودھ کی چھوٹی چھوٹی نالیاں ہوتی ہیں؛ یہ نالیاں باہم ملکر بڑی ہو جاتی ہیں یہ بڑی نالیاں کل پندرہ میں ہوتی ہیں، جن کو مجاری لبّین (دودھ کی نالیاں) کہتے ہیں۔ یہ نالیاں مالہ کے پاس پھول جاتی ہیں، جن کو اُو عینہ لبّین (دودھ کے ظرف) کہتے ہیں پھر تنگ ہو کر حلیہ میں سوراخوں کے ذریعہ نکلتی ہیں۔

**لبن۔** دودھ اگرچہ دیکھنے میں بخاطر دودھ کے سارے اجزاء ایک دوسرے سے متشابہ و تشابہ معلوم ہوتے ہیں، اور سب چیزیں بالکل مثل نظر آتی ہیں، مگر اصل میں دودھ دو قسم کے اجزاء سے مرکب ہے (۱) صاف رقیق و سجال و لطیف، جس کو دودھ کا پانی یا مادہ البین کہنا چاہئے (۲) کچھ نجس اجزاء جو رطوبت مذکورہ میں تیرتے رہتے ہیں، انکو کما پت لبن دودھ کے گول دانے کہتے ہیں، انہیں دانوں کی وجہ سے دودھ کا رنگ سفید ہو جاتا ہے۔

## دودھ کی کمی (قلّت لبن)

گاے اس کا سبب یہ ہوتا ہے کہ بدن کا خون رچو دودھ کا مادہ ہے کم ہو جاتا ہو، اس لئے وہ چیز ہی معدوم ہو جاتی ہے، جس سے دودھ پیدا ہوتا ہے؟ کیونکہ دودھ خون حیض سے پیدا ہوتا ہے + اس پر دلیل یہ ہے کہ حمل اور دودھ پلانے کے زمانہ میں حیض بند ہو جاتا ہے؛ کیونکہ حمل کے وقت خون حیض کچھ کی غذا میں صرف ہوتا ہے، اور اس کے فضلات سے جو غذائیت کے قابل نہیں ہوتے ہیں، دودھ بن جاتا ہے، تاکہ بچہ کے پیدا ہوتے ہی اس کی غذا تیار رہے، اور ولادت کے بعد حیض کا سارا خون علی العموم چھاتیوں کی طرف چلا جاتا ہے؛ کیونکہ چھاتیوں اور رحم کے درمیان رگوں کے ذریعہ اتصال قائم ہے؛ چھاتیوں میں وہ خون سفید غدودی (گٹھی جیسے) گوشت کی صحبت سے سفید ہو جاتا ہے، جس طرح سفید رنگ کا بیلوس جگر میں جا کر سرخ ہو جاتا، اور خون ہو جاتا ہے + اس کی وجہ یہ ہے کہ رگوں کی طبیعت ہی خون کی شکل کی حفاظت کرتی ہے، جب خون رگوں سے خارج ہو جاتا ہے تو اس میں تغیر لازمی طور پر آ جاتا ہے، خواہ وہ فاسد ہو جائے، مثلاً پیپ بن جائے، یا جم جائے، یا کوئی دوسرے جوہر میں تبدیل ہو جائے؛ مثلاً جب یہ گوشت میں پہنچتا ہے تو رطوبت کلینہ میں تبدیل ہو کر اعضاء کی پرورش میں صرف ہوتا ہے، یا چھاتیوں اور خضیوں میں پہنچ کر دودھ اور مٹی میں تبدیل ہو جاتا ہے اور خون کی کمی کی وجہ سے یہ ہوتی ہے کہ وہ فصد وغیرہ کے ذریعہ بہت سا مٹل پڑتا ہے؛ یا دستوں، حیض، اور نگیر وغیرہ کے ساتھ بہت سا مادہ جا آتا ہے، یا خون کی کمی کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ سائے بدن کا مزاج بگڑ جاتا ہے؟ جس سے خون فاسد ہو کر اس قابل نہیں رہتا ہے کہ اس سے دودھ پیدا ہو، کیونکہ دودھ عمدہ خون سے تیار ہوتا ہے (یا چھاتیوں کا مزاج فاسد ہو جاتا ہے؟ جس سے خون فاسد ہو کر دودھ پیدا کرنے کے قابل نہیں رہتا ہے۔ اس لئے دودھ نہیں پیدا ہوتا ہے، اگرچہ وہ خون چھاتیوں میں آنے سے پہلے اچھا رہا ہو

{یا کھانے میں کمی ہوتی ہے} اور غذا کم کر دی جاتی ہے، جس سے خون پیدا ہوا کرتا ہے  
{یا ایسی چیزیں کھائی جاتی ہیں، جن سے خون نہیں پیدا ہوتا؛ کیونکہ ان کا مزاج خون کے  
مزاج سے بعید ہوتا ہے} مثلاً نہایت سرد خشک غذائیں +

**علامات** {ان اسباب میں سے کوئی ایک سبب موجود ہو گا، یا پہلے گزر چکا ہو گا} **علاج** {سبب کو زائل کریں، جو دودھ کی پیدائش میں رکاوٹ پیدا کر رہا ہے، اور  
مناسب غذائیں کھلا کر، عمدہ خون از سر نو پیدا کرنے کی کوشش کریں}

**سبب (۲)** {دودھ کی کمی کا سبب گھاس ہے یہ ہوتا ہے کہ تیز غلظتوں (صفراء، سودا،  
بلغم) میں سے کوئی ایک خلط غالب ہو کر خون کو فاسد کر دیتی ہے} اس لئے دودھ اس سے  
نہیں پیدا ہوتا ہے +

**علامات** {اگر صفراء غالب ہو گیا ہو تو دودھ کا رنگ زرد، قوام پتلا، اور مرزے،  
اور بو میں تیز ہوتا ہے، اور اگر بلغم زیادہ ہو گیا ہو تو دودھ بہت زیادہ سفید اور پانی سا  
ہوتا ہے} کیونکہ سردی و تری کے غلبہ سے وہ کچا رہ جاتا ہے {اور بو اور مرزے میں ترشائی مائل  
ہوتا ہے} کیونکہ حرارت پورے طور پر پکانے سے قاصر ہوتی ہے، اس لئے اس میں پہلے  
جوش آتا ہے، اُس کے بعد ترش ہو جاتا ہے، جس طرح دوسری سبزیوں کے پانی اور پھل  
میں ہوتا ہے {اور اگر سودا کا غلبہ ہو گیا ہو تو دودھ نہایت گاڑھا ہوتا ہے} کیونکہ سودا  
بھی گاڑھا ہی ہے {اور پہلی دو ذراتوں کے مقابلہ میں دودھ کی مقدار بہت  
قلیل ہوتی ہے} کیونکہ صفراء اور بلغم کے مقابلہ میں سودا خون کا بڑا دشمن ہے +

**علاج** {اس خلط غالب سے بدن کو پاک کریں، اور ایسی غذائیں کھلائیں، جو اس  
خلط کے مقابل ہوں} مثلاً صفراء میں مارالشعیر، گوشت حلوان (بکری کے بچے)، یا بھیڑ کے  
بچوں کے گوشت کے ساتھ، سادے شوربے، اجاصیہ (آلو بخارا کی غذا)، رمانیہ (انار کی  
غذا)، اور لیونیہ (لیبوں کی غذا) کھلائیں، اور بلغم میں مصالحہ دار شوربے، جن میں  
تخم گاجر اور بادام ہوا اور حریرہ، جو گیہوں کے آٹے، میٹھی، روغن کنجد، اور شہد سے  
تیار کیا گیا ہو، اور سودا میں گیہوں، بجنے، جو، انجیر اور روغن بادام کے شوربے،  
فرہ مرغیوں کے گوشت، بھیڑ کی کھیری کھلائیں، کھیری میں کسی قدر دودھ ہوتا ہے، اس لئے  
یہ بہت مفید ہے +

**اسباب** : بدن میں خون کی کمی، غم و غصہ، رنج و فکر، ایام رضا عت میں جامع کی کثرت،  
خون کا کافی مقدار میں نکل جانا، آگ کے پاس زیادہ بیٹھنا، پستان کی قوت کا ذیہ  
کا ضعیف ہونا +

**معمولات مطب** : اگر خون کی کمی کی وجہ سے ہو تو مقوی غذائیں، مثلاً دندا، کھن، لالائی

وغیرہ کھلائیں، اور مندرجہ ذیل سفوفات میں سے کوئی سفوف صبح اور شام دودھ کے ساتھ کھلائیں:

**منسوخہ:** تودری پکڑ کر کھلا کر اور پر سے دودھ پلائیں +  
**منسوخہ دیگر:** ستاور، نبات سفید، کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور ایک لکھلائیں  
**منسوخہ دیگر:** ستاور، زیرہ سفید، نبات سفید، کوٹ چھان کر سفوف بنائیں + اور چھ ماشہ لیکر دو گلوں کے ساتھ کھلائیں پندرہ روغن بید، انجیر کی ماش پستان پر دودھ کی تولید میں مدد دیتی ہے۔ علاوہ ان میں رنج و غم، اور غار و تردد کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ ایام رضاعت میں جامع سے قطعاً پرہیز مناسب ہے، در نہ اعتدال کا خیال مد نظر رہے آگ کے پاس مریضہ کو زیادہ بیٹھنے نہ دیں۔ اگر خون کے نکل جانے کی وجہ سے فشی ہو تو مقوی غذائیں کھلائیں +

**غلانہ** اور پرہیز: لطیف، زروہضم، اور مقوی غذائیں کھلائیں، دودھ، کھن، بالائی چالیا، دال ماش، اور دال مسور کی کبیر کھلائیں۔ مریض کو آرام و سکون بخشیں، سخت ریاضت نہ کرنے دیں، اور رنج و غم سے آزاد رکھیں +

## دودھ کی کثرت (کثرت لبن)

دودھ کی کثرت چند وجوہ سے مضر ہے، (۱) اس کے کثرت اخراج سے بدن ضعیف ہو جاتا ہے؛ کیونکہ آخر یہ خون ہی سے پیدا ہوتا ہے؛ (۲) چھاتیوں میں بند ہو کر اسکو بیرونی سردی پہنچ جاتی ہے، اس لیے یہ گاڑا اور خراب ہو جاتا ہے، اور اکثر ترش ہو جاتا ہے۔ (۳) چھاتیل کی اصلی حرارت کو بجھا دیتا ہے، اس لیے حرارت کا اثر پورے طور پر جاری نہیں رہتا ہے؛ (۴) چھاتیوں میں تناؤ، اور درد پیدا کر کے ورم جیسے امراض میں مبتلا کر دیتا ہے { اس کے اسباب دودھ کی کمی کے اسباب کے برعکس ہوتے ہیں } +

**علاج:** { رملوتوں کو خشک اور تحلیل کرنے والی دوائیں دیں، حیض جاری کریں } تاکہ چھاتیوں کا خون، جس سے دودھ بنتا ہے، رحم کی طرف چلا جائے چھاتیوں پر لاکھ، شک (سست آگ)، مردار سنگ، روغن گل، یا زیرہ، اور سرکہ لگائیں تاکہ دودھ کے راستے تنگ ہو جائیں، اور دودھ خشک ہو جائے { منی کی کم کرنے والی دوائیں اگر کھلائی جا دیں نزدہ اس جگہ فائدہ کرتی ہیں؛ کیونکہ وہ خشکی پیدا کر کے خون کو کم، غلیظ، اور چھاتیوں کی طرف جانے سے روک دیتی ہیں +

**اسباب:** بدن میں خون کی زیادتی، خون کی رقت، ہستان کی قوت، جاذبہ قوتی ہونا، مقوی اور کثیر التغذیہ، اغذیہ کا بکثرت استعمال، اور بدنی رطوبات کی کثرت +  
 معمولات مطسب: کثرت خون میں فصیکے ذریعہ خون نکالیں، اور مسور کی دال کا پانی پلائیں + اور اگر ہستان کی قوت جاذبہ قوتی ہو تو یہ لیسپ دن میں دو بار لگائیں +  
 ششخہ: لاکھ، مردار سنگ، باریک پیکر و غن محل میں ملا کر لیسپ کریں — اور یہ سفوف ایک تولہ پانی کے ساتھ دیں: ششخہ: حدس مسلم، تخم کاہوئے مقشر، سداس، تخم سببخا، تخم خیابین +  
 اگر بدنی رطوبات کی کثرت کی وجہ سے دودھ کی زیادتی ہو تو جس نطفہ کی کثرت ہو، اسی کے مطابق سفنج پلا کر سہل دیں + اور اگر مقوی اور کثیر التغذیہ غذاؤں کی وجہ سے ہو تو ایسی غذاؤں کا استعمال ترک کریں +  
 غذا ۱ اور پڑھیز: مین، دوفی نکیبن، مسور اور مونگ کی دال، میٹھی کا ساگ وغیرہ چپاتی کے ساتھ کھلائیں۔ خون اور بنم پیدا کرنے والی غذاؤں سے، اور ثقیل اور نفاخ اغذیہ سے پرہیز کریں +

## چھاتیوں کا ورم (ورم الشدھی)

{ دوسرے اعضاء کی طرح جسم ہے ان میں بھی گرم، اور سرد قسم کے اور ام پیدا ہو جاتے ہیں } تمام اور ام کا علاج آگے آیا گا اور خاص قسم کے اور ام کا ذکر یہاں کیا جاتا ہے { اور گاہے ان میں دودھ کے جم جانے اور متعفن ہو جانے سے گرم ورم پیدا ہوتا ہے } اور دودھ کے جسے کی وجہ گاہے یہ ہوتی ہے کہ وہ گاڑا ہوتا ہے، یا بدن کا مزاج، یا چھاتیوں کا مزاج سرد ہو جاتا ہے، جس سے دودھ جم جاتا ہے، یا بدن، یا چھاتیوں کے مزاج میں سخت گرمی آ جاتی ہے، جو دودھ کو خشک کر کے گاڑھا کر دیتی ہے، اور دودھ کے پانی کو سخت تحلیل کر دیتی ہے، یا بچہ دودھ اچھی طرح نہیں چوستا، اس لئے وہ عرصہ تک رُک کر گاڑا اور کثیف ہو جاتا ہے +

**علامات:** { چھاتیاں پھولی ہوئی اور سخت ہو جاتی ہیں، درد ہوتا ہے، اور سرخی ہوتی ہے } +

**علاج:** { سرکہ اور پانی میں کپڑا لٹکر کے چھاتیوں پر رکھیں } تاکہ حرارت میں تسکین ہو، اور دودھ کا انجماد جاتا رہے، ملا کر حرارت کی شدت ہو تو ارد باطلا، آرد ح، میدہ لکڑی، زردی بیضہ، آب کشیز، آب خرد، اور ان کے مانند مردوہ لائیں +

سکون پیدا کرتی ہوں، اور مواد کے گرنے کو روکتی ہوں اور انتہاء کے وقت جبکہ حرارت میں سکون آجائے، محلل طلاء موم، اور ردغن گل کی قیر دہلی کے ہمراہ لگائیں کہ شفا اسی، بابونہ، ناغونہ، اور تل { اور اس میں جب پیپ پڑنے لگے تو نرم کرنے والے ادھپنے والے لعاب لگائیں { مثلاً لعاب میتھی، خطمی، اسی، انجیر { اور گرم ضاد لگائیں { مثلاً بادیان، میتھی، اسی، راتیج، ایک مٹم کا گونڈا کاسٹور انجیر کے جوشاندے کے ساتھ +

**اسباب:** پستان کے متورم ہونے کے اسباب مندرجہ ذیل ہیں اپوٹ کا لگ جانا، معدہ اور جگر کی خرابی، یا قوت اخضہ کی خرابی، لیکن عموماً اس کا سبب یہ ہوتا ہے کہ اگر ایک پستان کا سرد دوسرے کی بہ نسبت چھوٹا ہوتا ہے، تو بچہ کو اس کے چوسنے میں دقت ہوتی ہے، اس لئے اس کی اس زیادہ تر دوسری پستان سے پلائی ہے، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کم خارج ہونے کی وجہ سے دوسری پستان میں زیادہ جمع ہو جاتا، اور بگڑ جاتا ہے، اور پستان کے متورم ہو جانے کا سبب بن جاتا ہے، پھر درم کی حالت میں جب بچہ اسکو چوستا ہے، تو اس کو سخت تکلیف پہنچتی اور اس طرف سے پلانے میں تاثر کرتی، اور دوسری ڈرتی ہے، اس طرح سے درم میں زیادتی ہوتی چلی جاتی، اور آخر میں پیپ پڑ جاتی ہے +

**علامات:** شروع میں ہلکی ہلکی غارش ہوتی ہے، جو تھوڑی دیر میں ناکل ہو جایا کرتی ہے اس کے بعد غارش میں زیادتی ہو جاتی، پائنداری کے ساتھ مستقل ہو جاتی ہے، پھر جب اس میں درم ہو جاتا ہے تو متورم مقام سرخ ہو جاتا ہے، جس میں سوزش، جلن، اور ٹپس شدید ہوتی ہے، بخار لاحق ہو جاتا ہے، چھونے سے دکھتا ہے، اس درد کی ٹپس بفل، شانہ، اور بازو تک پہنچتی ہے، اگر ان علامات میں تخفیف نہ ہو تو پیپ کا شبہ کرنا چاہئے +

**معمولات مطب:** در کو سکون دینے کے لئے یہ نسخہ استعمال کریں:

**نسخہ تکمیل:** پرست خنکاش، عرق گلاب میں جوش دیں، اور ردغن دیوار ردغن نارین، ملا کر نگید کریں + اس کے بعد یہ ضاد لگائیں + نسخہ ضاد: جدید کو آب کاسنی ہنز، اور آب کپڑہ ہنز کے پانی میں پیکر، سرکہ، اور ردغن گل ملا کر ضاد کریں + اس ضاد کے تھوڑی دیر کے بعد اس دوا میں کپڑہ بھگو کر برابر پستان پر رکھیں اور اسے خشک نہ ہونے دیں: نسخہ: جوشاندہ پرست خنکاش، فوشاد: دونوں کو ملا کر رکھ لیں +

اگر درم پختہ ہو جائے، اور اس میں پیپ پڑ جائے، تو دہلیہ کے اصول پر عمل جراحی کے ذریعہ شگاف دیکر پیپ کو خارج کر دیں + اور تکلیف و تیرہ کے لئے یہ نسخہ پلائیں:

**نسخہ:** لعاب پبدانہ، شیرہ مناب، شیرہ مغز تخم کدو شیریں، عرق شادیز، عرق



گاؤ زبان میں ٹھاکر اور شربت نیلو فرما کر پلائیں +  
 اور اگر متعدّد، جگر، اور اعضاء کی خرابی ہو تو ان کی اصلاح کریں +  
 غذا: غذاء زود ہضم اور لطیف، اور بھوک سے کم کھلائیں، اور ٹھنڈی ترکاریوں پر  
 زور دیں؛ مثلاً شوربہ، انڈا، مونگ کی دال، مونگ کی کچڑی، تورنی، پالک، ٹینڈا، خرفہ،  
 کدو، آتش جو، ساگو دانہ وغیرہ +

## چھاتیوں میں تناؤ (تشدّد الشدنی)

گلابہ چھاتیوں میں دودھ کے جم جانے سے درم کے بغیر تناؤ پیدا ہو جاتا ہے + علاج:  
 محل اور لمبن جو شانوں سے تریڑ کریں، مثلاً چقندر کا پانی، روغن زیتون، اکرم کلہ پانی، جو شانہ  
 بابونہ، بنفشہ، خلی، میتھی بہراہ روغن زرد (گھی) +

چھاتیوں کی کانٹھیں (تَعَقُّدُ الشَدَنِ): گلابہ چھاتیوں میں بالغ ہونے کے  
 وقت گرہیں پڑ جاتی ہیں؛ کیونکہ قدرتنا اس وقت نسل کے اعضاء میں گرمی دوڑتی ہے، منی اور  
 حیض کی رملوتیں جوش میں آتی ہیں، اور ان کے متعلق جتنی قوتیں ہیں، وہ اپنے اپنے کاموں  
 کے لئے اس طرح بیدار ہو جاتی ہیں، جس طرح مرض کے اندر نجران کی صورت میں طبیعت  
 مرض سے مقابلہ کرنے کے لئے آمادہ ہو جاتی ہے؛ اس لئے اس وقت ان رملوتوں سے  
 بخارات اٹھ کر چھاتیوں میں پہنچتے ہیں؛ کیونکہ اعضاء نسل و تولید اور چھاتیوں کے درمیان  
 عروق کے ذریعہ گہرا تعلق ہے؛ پھر یہ بخارات یہاں پہنچ کر، اور ان کی سردی کی وجہ سے  
 ٹھنڈے ہو کر، کثیف و غلیظ ہو جاتے ہیں، اور چھاتیوں کی نرمی کے باعث ان کا لطیف  
 حصہ تحلیل ہو کر باقی حصہ سخت ہو کر بستہ ہو جاتا ہے، اور گٹھلیاں سی پڑ جاتی ہیں + اس کے  
 بعد مردوں میں جب حرارت بڑھتی ہے تو یہ تحلیل ہو جاتی ہیں، اور عورتوں میں حیض  
 کے مادہ کی کثرت اور حرارت غریزہ کے ضعف کے باعث روز بروز بڑھتی جاتی ہیں،  
 اس لئے چھاتیاں نمایاں طور پر بڑھ جاتی ہیں، اور خالق برتر کی حکمت سے ضرورت کے  
 وقت دودھ کی پیدائش کا ذریعہ بن جاتی ہیں (اور اگر چھاتیاں کچل جائیں) اور درود کی  
 وجہ سے مواد جذب ہو کر ان کی طرف چلے آئیں (جس سے درم ہو جائے) تو سستے کی  
 گٹھلیاں، اور مونگ کوٹ کر آب مورد اور آب برگ سرو میں ملا کر لیپ لگائیں؛ یہ لیپ  
 ابتداء میں لگایا جاتا ہے تاکہ عضلین قوت آئے، اور مواد لوٹ کر واپس چلے جائیں  
 (اور درم نہ بڑھ سکے) +

# امراض معدہ

## تشریح معدہ

معدہ غذا کی نالی (یا اعضائے غذا) کا سب سے پھیلا ہوا حصہ ہے، جو فٹ شکم کے حصوں میں سے دائیں سمت تحت الشرا سیف، سمت شرا سیفی، اور کسی قدر بائیں سمت تحت الشرا سیف میں واقع ہے۔ اس کی شکل مخروطی ہوتی ہے، جو خود خمیدہ ہو گیا ہے۔ اس کا پھیلا ہوا گول اور چوڑا حصہ، جس کو قاعدہ سمجھنا چاہئے، بائیں طرف ہوتا ہے + معدہ کی رحدی یہ ہے کہ اس کے سامنے شکم کی اگلی دیوار پیچھے شکم کی پچھلی دیوار، بائیں جانب درجہ حجاز کی دونوں ساقیں، اوپر حجاب حجاز اور جگر، نیچے قرون کا آٹا حصہ + حدہ کا حجم مختلف آدمیوں اور خالی اور پُر ہونے کے لحاظ سے مختلف ہو کر رہتا ہے؛ چنانچہ نسب یہ معمولی طور پر بھرا رہتا ہے، تو اس کی لمبائی آٹھ پن میں تقریباً بارہ قیراط اور چوڑائی ٹھہرے پن میں تقریباً چار قیراط ہوتی ہے + معدہ کا وزن تقریباً ساڑھے چار اور تیرہ (۴) دہائیہ + معدہ میں دوسرے، دوسرا، دو کنا سے اور دوسلیں پانی جاتی ہیں +

بایاں سرا (قصر معدہ) جو طحال سے متصل ہے، معدہ کا نہایت چوڑا اور پھیلاوا حصہ ہے +

دایاں سرا جو جگہ سے متصل ہے، اسی سرے کے پاس بوزاب واقع ہے؛ یہ بائیں سرے کی نسبت تنگ ہوتا ہے، جو جگر کی زیریں سطح، پشت اور دیوار شکم سے متصل ہے +

بالائی سوراخ (فم معدہ) جس سے غذاء معدہ کے اندر مری سے داخل ہوتی ہے + معدہ کا سب سے اونچا حصہ ہے، جو قیغ نما ہوتا ہے، اور مری سے ملا رہتا ہے +

دوسرا سوراخ (بوزاب والا سوراخ) جس کے راستے سے غذا معدہ سے نکل کر آنتوں میں آتی ہے، یہ سوراخ گول ریشوں کی ایک کواڑی (صمام بوابی) سے بند رہتا ہے۔ یہ کواڑی غذا کے ہضم ہونے سے پہلے اسے ایک تخت آنتوں کی طرف جانے سے روکتی ہے +

معدہ کا زیریں کنارہ (معدہ کی بڑی خمیدگی)، محب یا قوس نما ہے؛ اس سے ثوب چپاں رہتا ہے، اور بالائی کنارہ (معدہ کی بڑی خمیدگی) سے چوڑا ہوتا ہے، اور اس کی خمیدگی مقرر ہوتی ہے +

معدہ کی اگلی سطح اوپر اور سامنے کوائل ہے، جو حجاب حاجز اور جگر کے بائیں زائده کی زیریں سطح اور شکم کی اگلی دیدار سے متصل ہے +

پچھلی سطح پیچھے اور نیچے کوائل ہے، جو بائیں قراس، اور حجاب حاجز کی دونوں سطحوں سے متصل ہے +

**ساخت** | معدہ کی ساخت میں دو طبقات داخل ہیں: اندرونی طبقہ (مخاطیہ) رطوبت باضمہ تیار کرتا ہے، بیرونی طبقہ (لحمیہ، عضلیہ) رطوبت باضمہ کو غذا کے ساتھ ملاتا ہے، اور معدہ میں کیڑے جیسی حرکت پیدا کرتا ہے، جس سے غذا حرکت کرتی ہے + ان دونوں طبقوں کو ایک مخصوص ساخت ملاتی ہے، جس کو بعض لوگ متقل طبقہ (طبقہ عضلویہ) واصلہ کہتے ہیں + سب کے اوپر صفاق کا استر ہوتا ہے (طبقہ صفاقیہ) + جو معدہ کو اپنی جگہ قائم رکھتا، معدہ کا رابطہ بناتا، اور اسے جگہ و محال وغیرہ سے متصل رکھتا ہے +

رطوبت معدیہ، جو معدہ کے اندرونی طبقہ سے پیدا ہوتی ہے، اس میں ملاوہ دیگر اجزاء کے ایک مخصوص جوہر باضمہ (مہاضومہ)، اور ایک ترش جوہر (تیزاب نمک) ہوتا ہے۔ رطوبت معدیہ اپنے جوہر باضمہ اور ترشی کے عمل سے بعاودت حرارت غریزی غذا کے حیوانی اجزاء (گوشت) کو مل و ختم کر کے ایک مخصوص شکل (مہضومہ) میں تبدیل کر دیتی ہے، جس سے وہ باریک رگوں میں جذب ہونے کے قابل ہو جاتا ہے +

## خرابی مزاج (سؤ مزاج معدہ)

**حرارت سادہ** { گھٹے معدہ میں گرمی لاحق ہو جاتی ہے، جس کے ساتھ کسی قسم کا مادہ

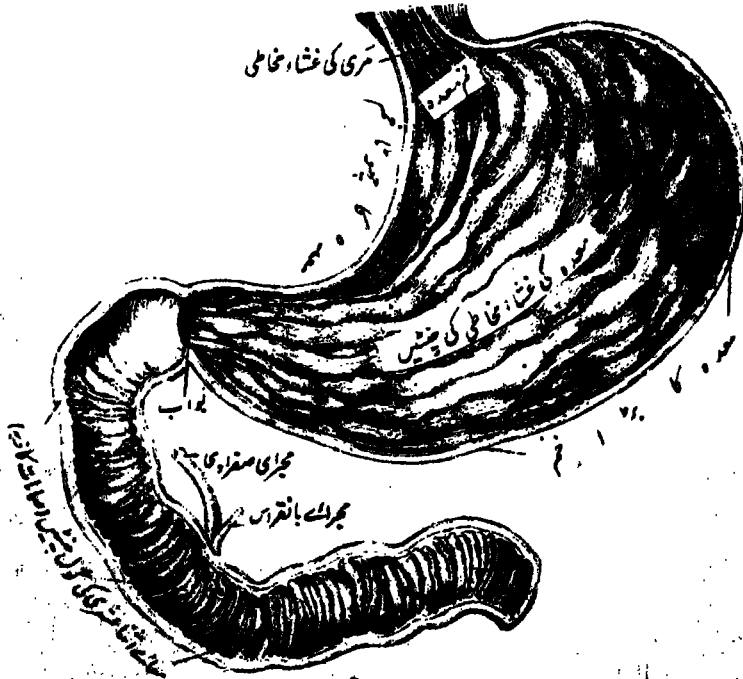
ہیں ہوتا ہے } +

**علامات** { پیاس لگتی ہے، جلی ڈکاریں آتی ہیں { کیونکہ غذا جل جاتی ہے، اور اس سے جلے ہوئے دو آمیز بخارات (دہوئیں دار) اٹھتے ہیں { بلکی غذائیں معدہ میں فاسد ہو جاتی ہیں { شلا چڑیوں کے گوشت، اور غلیظ غذائیں خراب نہیں ہوتی ہیں { علیٰ ہذا فقوڑی مقدار میں اور گرم غذائیں بھی فاسد ہو جاتی ہیں { کیونکہ یہ جلد جل جاتی ہیں { بھوک کم لگتی ہے { کیونکہ حرارت سے معدہ اور اس کی بناوٹ ڈھیل ہو جاتی ہے، اور اس سے شکرانے کی طاقت (جس کے ذریعہ معدہ غذا کو جذب اور ختم کرتا ہے) جاتی رہتی ہے، اور اس لئے کہ گرم معدہ میں صفراء کی پیدائش زیادہ ہوتی ہے؛ پھر یہ صفراء معدہ کی گرمی سے صمدہ (زرداب) یعنی زخم کے پانی کی مانند ہو جاتا ہے؛ نیز صفراء میں زرداب کی کیفیت قبول کرنے کی استعداد بھی ہے؛ اور اس میں کچھ شک و شبہ نہیں ہے کہ اس سے بھوک

( ۵۱ ) معدہ اور اٹنا عشروں : اگر سطح



( ۵۲ ) معدہ اور اٹنا عشروں : اندرونی سطح





ذائل ہو جاتی ہے، کیونکہ طبیعت خالص صفراء سے کراہت کرتی ہے، چہ جائیکہ وہ پیپ کے اندر ہو گیا ہو { اور منہ خشک ہوتا ہے } کیونکہ معدہ اپنی گرمی سے رطوبتوں کو چوس کر تخلیصل کر دیتا ہے +

**علاج { ٹھنڈے شربت اور ربوب استعمال کرائیں }** مثلاً شربت انار، شربت غریہ، شربت لیمو، رب ریاس، رب سیب، رب ہی ترش { اور غلیظ غذائیں کھلائیں } تاکہ حرارت میں تسکین پیدا ہو، معدہ کے اجزاء سمٹ جائیں، ان کی ترشی سے بھوک جاگ اٹھے، اور غلیظ ہونے کی وجہ سے وہ معدہ میں فاسد بھی نہ ہو سکیں، مثلاً قریص (گوشت، جو سبز سبزیوں، اور مصالح کے ساتھ پکایا گیا ہو) اور سبکباج، جو گائے کے گوشت کے ساتھ پکایا گیا ہو (سبکباج: گوشت، جس میں سرکہ، مناسب سبزیاں، اور مصالح ہوں)، حصریہ (کچے انگور کی غذا)، ساقیہ (سماق کی غذا)، پیٹ کی او جھڑیوں کے ساتھ، جسکو شکنبہ بھی کہتے ہیں، مگر جب حرارت اس قدر زیادہ ہو کہ اس سے توتیں ضعیف ہو گئی ہوں، تو انار کی غذا، زرشک کی غذا، کچے انگور کی غذا، تہوار دیتیر کے گوشت کے ساتھ دیں اور خوب ٹھنڈا پانی پلائیں تاکہ حرارت بجھ جائے، اور معدہ سمٹ جائے +

**گرمی خشکی مادی** { کچا ہے معدہ میں صفراوی مادہ کے ساتھ گرمی و خشکی لاحق ہو جاتی ہے }

**علامات { منہ کڑوا ہوتا ہے }** اور ہر وقت تلی رتی ہے { بشرطیکہ صفراء زیادہ ہو، اور صفراء جب کم ہوتا ہے تو تلی صرف کھانے کے بعد ہوتی ہے } کیونکہ اس وقت وہ غذا سے لکر معدہ میں پھیل جاتا، اور خم معدہ تک پہنچتا ہے { صفراء تلی، پاخانہ، یا پیشاب میں خارج ہوتا ہے } کھانا کھانے کے بعد بدبودار، اور تیز ذکاوار آتی ہے { کیونکہ باضہ کی خرابی اور صفراء کی آمیزش سے غذا فاسد ہو جاتی ہے + علاج { معدہ کو صفراء سے پاک کرنے کے لئے کسبجین اور گرم پانی سے تے کرائیں } یا جوشانہ لیلہ اور سقونیا کاسہل دیں { غرض مادہ کا بدہیزخ دیکھیں اور جس کو مریض برداشت کر سکے، اس کے موافق کریں { پھر ان چیزوں سے مزاج بدلیں } جن کا ذکر پہلی قسم (حرارت معدہ سادہ) میں ہو چکا ہے +

**گرمی وتری مادی** { کچا ہے معدہ میں گرمی وتری کسی تر مادہ کے ساتھ ہو جاتی ہے }

**علامات { بھوک اپنے حال پر ہوتی ہے }** اس قول میں تامل ہے، کیونکہ جب صرف گرمی بھوک ذائل کر دیتی ہے، کیونکہ وہ معدہ کو ڈھیلا کر کے اور اس کے طرف موادے جا کر اس موادے سے بزرگ کر دیتی ہے، تو اس وقت کس طرح نہ ذائل ہوگی، جبکہ حرارت کے ساتھ رطوبت بھی ہو ملے غصہا: انگور ترش، انگور خام۔

جو معدہ کے ڈھیلا کرنے میں امداد دے گی، حرارت کی وجہ سے خود بھی گھل کر معدہ کو بھر دے گی، اور اس کے ساتھ دوسرے مواد بھی بہ کر آئیں گے {متلی ہوتی ہے}، تھوک کی کثرت ہوتی ہے، علی الخصوص بھوک کے وقت {کیونکہ بھوک میں حرارت شدید ہو کر ان رطوبتوں کو پگھلانے لگتی ہے} منہ کے مزے میں بسانہ آ جاتی ہے {کیونکہ حرارت غریبہ جب اہلی حرارت پر غالب آ جاتی ہے، طبیعت اپنا اثر رطوبتوں سے الگ کر لیتی ہے} کیونکہ اس کا آلہ و ذریعہ حرارت غریبہ ہی کمزور ہوتی ہے، اس لئے ان رطوبتوں پر حرارت غریبہ مسلط ہو کر بڑی ہی تحریک دیتی ہے، جس سے وہ مہضم ہوتی ہیں، اور نہ نفع پاتی ہیں۔ اور جب اس حرارت کے ساتھ رطوبت بھی ہوتی ہے (جیسا کہ یہاں ہے) تو یہ حرارت نرم ہو جاتی ہے، ان رطوبتوں کو جلا نہیں سکتی، اور نہ ان کے تراور خشک اجزاء میں تغیراتی پیدا کر سکتی ہے (جیسا کہ جلنے کے بعد ہوتی ہے)، اس لئے رطوبتیں فاسد ہو کر ان میں پہلے تو بسانہ آتی ہے {کیونکہ یہ رطوبتیں پکنی ہوتی ہیں}، اس کے بعد ان میں ستراند پیدا ہوتی ہے، اور گاہے سنے میں رطوبت خارج ہوتی ہے {جیکہ ان رطوبتوں کے فساد کی وجہ سے معدہ ان کے دفع کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے} ترے کی حرکت پیدا کر کے انہیں خارج کر دیتا ہے +

**علاج** {آب سیرا اور سکینین بزدلی سے تھے کرائیں، ہڑکارنی، ٹھقند، جو مشک میں بنایا گیا ہو، اور منسلوچن میں ملایا گیا ہو، اور خشک قسم کے جوارش، جن میں گرمی نہ ہو استعمال

**کرائیں}** گرمی و خشکی سادہ {اگر گاہے معدہ میں بلامادہ کے سادہ گرمی و خشکی پیدا ہو جاتی ہے} +

**علامات** {پیس سخت، زبان خشک، اور بدن لاغر ہوتا ہے} کیونکہ باضہ کمزور ہوتا ہے، اس لئے کہ مہضم رطوبت کے بدن ہو ہی نہیں سکتا، اور رطوبت کی وجہ سے باضہ کی امداد ہوتی ہے، باضہ جس طرح غذا میں تغیر پیدا کرتا اور پکاتا ہے، رطوبت کی وجہ سے غذا اوس کے فعل کو قبول کر لیتی ہے (نیز اس رطوبت میں ترشی کی طرح حدت و تیزی ہوتی ہے، جس سے غذا مہضم ہو جاتی ہے) معدہ میں غذا کے پہونچنے ہی جہر معدہ سے یہ خارج ہونے لگتی ہے، جس طرح منہ میں نغمہ کے پہونچنے سے لعاب و ہن رسنے لگتا ہے، اور لاغری اس لئے بھی ہوتی ہے کہ ایسے گرم معدہ دالوں کا فن کم، بدبودار، اور تیز ہو جاتا ہے، جس کو اعضاء پسند نہیں کرتے، اور اس سے پرورش نہیں ہاتے، جس سے لاغری تو کیا، گاہے دیشا الشیخو سخت ہو جاتی ہے جس میں بخار کے سوا ساری باتیں دق کی سی ہوتی ہیں {قبض ہوتا ہے} کیونکہ رطوبتیں خشک اور تحلیل ہو جاتی ہیں +

**علاج** {دودھ اور خصوصاً گائے کا دودھ اور مارالشعیر وغیرہ، مثلاً آرد و جوار و عن بادام اور شک کا حیرہ، اور شلاریت کی مچھلی اور چھوٹی چڑیوں کے بازو استعمال کر کے معدہ میں

رطوبت اور سردی پیدا کریں؟ گھائے کا دودھ علاوہ اس کے کہ اس میں کسی قدر سردی بھی ہوتی ہے، یہ کاڑھا ہوتا ہے، اس لئے معدہ میں دیر تک رہ کر حرارت کو توڑتا ہے۔ برخلاف انہیں دوسرے رقیق اور جلد ہضم ہونے والے دودھ سے یہ فائدہ حاصل نہیں ہوتا ہے۔ علاوہ انہیں ہم یہ بھی خیال کرتے ہیں کہ انسانی مزاج سے یہ بہت مناسب اور قریب ہے؛ کیونکہ انسان کی طرح گھائے کے حل کا زمانہ بھی نہ ہی ماہ ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں اور بچوں کے مزاج اور قوت میں خاص مناسبت و مشابہت ہے۔

**سردی خشکی ساوہ** { گھائے معدہ میں بلا مادہ کے ساوہ سردی خشکی پیدا ہو جاتی ہے؟ }

**علامات** { معدہ کی ساوہ سردی اور ساوہ خشکی کی تمام علامتیں پائی جاتی ہیں؟ جن کا ذکر ابھی آتا ہے۔ واضح ہو کہ اگر مصنف مفرد سردی اور مفرد خشکی کو بیان کرنے کے بعد سردی و خشکی مرکب کو بیان کرتے تو اچھا ہوتا { اس کا علاج دشوار ہے؟ کیونکہ سردی گرم چیزوں ہی سے زائل ہو سکتی ہے، اور گرم چیزیں رطوبتوں کو تحلیل کر کے خشکی بڑھا دیتی ہیں، اور تر چیزیں سردی کی امداد کرتی ہیں، جس سے حرارت غریزہ ضعیف ہو جاتی ہے۔ }

**علاج** { معمولی درجہ کی گرم اور تر چیزیں کھلائیں، جس کی وجہ ابھی گذری؛ مثلاً مار الشیر قدرے نپھد کف دور کردہ کے ساتھ { اسی طرح شربت اور اسٹیک کی چیزیں بھی معمولی درجہ کی گرم و تر ہوں؟ مثلاً شربت گاؤں زبان، شربت انار شیریں، شربت زودنا، اور مثلاً روغن مصطفیٰ، روغن سنبل ہراہ موم۔ }

**سردی تری ساوہ** { گھائے معدہ میں بلا کسی مادہ کے سردی و تری پیدا ہو جاتی ہے؟ }

**علامات** { اس کی علامتیں بھی خالص سردی اور خالص تری کی علامتوں سے (جن کا الگ الگ ذکر ابھی آتا ہے) مرکب ہوتی ہیں، بدن سفید ہو جاتا ہے؟ کیونکہ باضہ کمزور ہو جاتا ہے، اور لمبی رقیق رطوبتیں بکثرت پیدا ہو کر جلد کے اندر پھیل جاتی ہیں، اور اچھا رنگین خون کم پیدا ہوتا ہے { استقبابہ والوں کی طرح بدن ڈھیلا سا ہو جاتا ہے؟ کیونکہ یہ رطوبتیں بدن میں پھیل کر اسکو ڈھیلا کر دیتی ہیں { حرکت میں کسل و ماندگی ہوتی ہے؟ کیونکہ اعصاب ڈھیلے اور حرارت ضعیف ہو جاتی ہے، جو حرکت کی ساری قوتوں کا آلہ و ذریعہ ہے { پانخانہ رقیق و نرم آتا ہے؟ کیونکہ کیلوس فاسد ہوتا ہے، اس لئے جگر سے جذب نہیں کرتا ہے، بلکہ وہ پانخانہ سے لکر اور اسکو رقیق کر کے خارج ہو جاتا ہے۔ }

**علاج** { گرم و خشک چیزیں استعمال کرائیں؟ مثلاً غذاؤں میں سے قلیقہ اور مصالحہ دار قدرے، بجنوں اور جوادشوں وغیرہ میں سے کرنی، فلا فلی، اقراص ورو، جوارش عود، سونٹھ کھانی



اور رگوں میں سے رگوں قسط، رگوں سنبل رومی، اور رگوں زنبق (سوسن) +

**گرمی تری سادہ** { گاہے معدہ میں کسی مادہ کے بغیر گرمی و تری پیدا ہو جاتی ہے، اور یہ آثار قیامیکہ بہت زیادہ نہ ہو جائے، ضرر نہیں پہنچا سکتی ہے { کیونکہ ہضم حرارت اور رطوبت ہی سے ہوتا ہے، اس لیے جب یہ بہت بڑھ جائے گی تو ہضم میں خرابی آئے گی +

**علامات** { منہ میں بساڑھ سی معلوم ہوتی ہے { کیونکہ بد ہضمی سے معدہ میں رطوبت زیادہ پیدا ہوتی ہے، اس لیے وہ متغیر اور فاسد ہو جاتی ہے۔ اور اس میں بساڑھ آ جاتی ہے { منہ سے لعاب بہتا ہے { کیونکہ معدہ کی رطوبتیں حرارت سے پگھل کر خارج ہوتی ہیں { بخارات سر کی طرف چڑھتے ہیں { جو حرارت اور رطوبت سے پیدا ہوتے ہیں + علاج { اطریفلوں کے ذریعہ سردی و خشکی پیدا کریں { +

**سردی سادہ** { گاہے معدہ میں مادہ کے بغیر سردی پیدا ہو جاتی ہے { +

**علامات** { ہاضمہ کمزور ہو جاتا ہے { کیونکہ ہضم کے معنی یہی ہیں کہ غذا کی شکل تبدیل ہو جائے، اور وہ پک جائے، جس کی تکمیل اس طرح ہوتی ہے کہ غلیظ اجزاء جدا ہو کر رقیق ہو جاتے ہیں، رقیق اجزاء غلیظ ہو جاتے ہیں، ایسے اگر ہو تو وہ دور ہو جاتا ہے، متفرق اجزاء اکٹھے ہو جاتے ہیں، اور یہ ساری باتیں از قسم حرکت ہیں، جو حرارت کے بدوں نہیں ہو سکتی ہیں + { معدہ میں غذا، دیر تک رہتی ہے { کیونکہ معدہ کی قوت دفعہ کمزور ہو جاتی ہے، کیونکہ دفع کرنا اور ڈھکیلنا حرکت کی قسم سے ہے، جو حرارت کے بدوں نہیں ہو سکتا ہے، اس لیے سردی کا کام قوتوں کو مار دینا، سن کر دینا، اور تمام حرکتوں سے روک دینا ہے + علامہ مزین سردی قوت ماسک کی اعانت کرتی ہے، اور ترچھے ریشوں کو دھسنے روکنے کا کام لیا جاتا ہے { احتمالی ہیئت پر قائم رکھتی ہے، یعنی سکیڑے رکھتی ہے، جس سے چیزیں رکی رہتی ہیں { اور وہ ترش ہو جاتی ہے، کھٹی ڈکاریں آتی ہیں، پانخانہ نرم آتا ہے { کیونکہ کیلوں کو فساد کی وجہ سے جذب نہیں کرتا ہے { اور وہ گائے کے گوبر کی طرح پھولا ہوا ہوتا ہے { کیونکہ اس کے ساتھ غلیظ اور سرد ریاح لگاتی ہے، جو سردی کے غلبہ سے اس قابل نہیں رہتی کہ اوپر کی طرف چڑھ کر ڈکار بکرنے لگے۔ مگر ساتھ ہی یہ اب تک ریاح کی شکل پر قائم ہوتی ہے، اور اس ریاح کے پیدائش کی وجہ ہضم کی کمی اور غذا کا کچا رہنا ہے، ورنہ اگر ہضم بڑا اور حرارت قوی ہو تو ریاح تحلیل ہی ہو جائے { معدہ کی بھوک بڑھ جاتی ہے { کیونکہ ہم معدہ کے اجزاء سکڑ کر اکٹھے ہو جاتے ہیں، اس لیے قوت جذبہ قوی ہو جاتی ہے، جس طرح یہ سودار کے گرنے کے وقت سکڑ جاتا ہے، اور قوت جذبہ قوی ہو جاتی ہے { یا یہ کہ تمام اعضاء کی بھوک بڑھ جاتی ہے { کیونکہ غذا و فساد کی وجہ سے اعضاء کو کم ملتی ہے، اس لیے

اعضاء رگوں سے خذرا مانتے ہیں، اور رگیں اپنی متصلہ رگوں سے چوستی ہیں، جس کا سلسلہ فم مدہ پر ختم ہوتا ہے +

علاج { گرم جوارشیں اور گرم مہرے کھلائیں } مثلاً جوارش کوفی، جوارش عود، مرئی زنجبیل، اور ورد مرے (گلقد) +

**سردی و تری مادی** { گاہے مدہ میں سردی و تری پیدا ہو جاتی ہے، جس کے ساتھ لیسہا بنی مادہ بھی ہوتا ہے + علامات: بھوک کم لگتی ہے + کیونکہ

لبنم مدہ کو ڈھیلا کر دیتا، اور اسے بھر دیتا ہے، اور مدہ اور سودار کے درمیان مائل ہو جاتا ہے، اور سودا ہی بھوک لگایا کرتا ہے (چٹپٹی اور تیز غذاؤں کی طرف طبیعت راغب ہوتی ہے) کیونکہ طبیعت اس لبنی مادہ کو دفع کرنا چاہتی ہے، اس لئے وہ ایسی چیز طلب کرتی ہے، جو گرم و خشک ہونے کے علاوہ لبنم کے پھانسنے، صاف کرنے، اور رقیق بنانے والی ہو، اور چٹپٹی غذا میں اسی قسم کی ہوتی ہیں؛ کیونکہ انھیں غمقرب معلوم ہونے والا ہے کہ غیر متعاد چیز کا مخالف اور مضاد وہی ہو سکتا ہے، جو متعاد کا مخالف ہو +

چنانچہ یہ لبنی مادہ، جو مدہ میں عارضی طور پر جمع ہو گیا ہے، غیر متعاد یعنی خلاف عادت ہے، یعنی یہ عادت کے طور پر ہیشتہ نہیں ہوتا ہے، بلکہ یہ عارضی طور پر اور خلاف عادت جمع ہو گیا ہے + اس کا مضاد و مخالف وہی ہو سکتا ہے، جو اس سے انتہاء درجہ اختلاف رکھتا ہو، اور جس سے یہ لبنم چنٹ کر دور ہو سکے، وہ تیز اور چٹپٹی غذا میں ہیں؛ اور متعاد وہ اخلاط اور رطوبات ہیں، جو ہر شخص کے مدہ میں ہیشتہ طبعی طور پر ہوتی ہیں + جب لبنم مدہ میں جمع ہو جائیگا تو مدہ کے طبعی رطوبات اور اچھے اخلاط سے، جو ہیشتہ عادت کے طور پر رہتے ہیں، ہرگز دور نہیں ہو سکتا؛ کیونکہ لبنم اور ان کے دویا ہنہائی درجہ پر اختلاف نہیں ہے + یہ تیز غذاؤں ہی سے دور ہو سکتا ہے؛ کیونکہ تیز غذا میں، جن میں مرچیں، تیز مصلح، اور تیز ترشی پڑی ہوتی ہو، لبنم کے سخت دشمن ہیں، اور کاٹ پھانٹ کر اس کو الگ کر سکتے ہیں، اس لئے طبیعت غیر متعاد (لبنم) کے دشمن و مضاد (چٹپٹی غذاؤں) کو چاہتی ہے، جو متعاد یعنی بدن کے مواد صالحہ سے اختلاف رکھتا ہے؛ کیونکہ لبنم کا مواد صالحہ سے دور ہونا ناممکن ہے + غرض غیر متعاد کا پکا دشمن بھی وہی ہو سکتا ہے، جو متعاد کا دشمن ہو، اس سے سمجھو کہ مرچوں والی غذائیں بھی عادت کے خلاف ہی ہوتی ہیں، جن کو طبیعت فقط لبنم و غیر کے دفع کرنے کے لئے چاہتی ہے (مترجم)

{ مثالی آتی ہے } کیونکہ مدہ اس مادہ کو دفع کرنے کے لئے حرکت کرتا ہے، مگر وہ لیس کی وجہ سے خارج نہیں ہوتا { پیاس نہیں ہوتی ہے } یا جھوٹی پیاس ہوتی ہے { اگر وہ لبنم نگین کو

شور ہو تو پیاس کا ہونا کھلی ہوئی بات ہے؛ کیونکہ اس میں تیزی اور خشکی ہوتی ہے؛ اس لئے طبیعت کسی ایسی چیز کو طلب کرتی ہے، جو اس کو معدہ سے دور کرے؛ اور شیریں پانی اسی قسم کی چیز ہے؛ یہ تمام تیز مزوں سے مقابلہ کر کے انکی تیزی کو توڑ دیتا ہے؛ اور اپنی ذاتی رطوبت سے معدہ کو تر کر دیتا ہے۔ اور اگر وہ بلغم نکلیں نہ ہو تو پیاس کی وجہ بلغم کا لیس ہوتا ہے؛ کیونکہ لیسدار چیزیں جب معدہ میں آجاتی ہیں تو اس میں عرصہ تک رقیق ہونے بغیر قائم رہتی ہیں، بلکہ معدہ کی حرارت سے خشک ہو کر زیادہ سخت ہو جاتی ہیں؛ بشرطیکہ ان میں اس قدر زیادہ رطوبت نہ ہو کہ معدہ کی حرارت ٹھج جائے؛ اس لئے طبیعت کو رطوبت کی ضرورت ہوتی ہے، اور وہ پانی سے حاصل کرنا چاہتی ہے، تاکہ اس رطوبت کے ذریعہ خشک شدہ بلغم کو رقیق کر کے پکا دے؛ اور چونکہ یہ بلغم ایک دو مرتبہ پانی پینے سے رقیق نہیں ہوتا ہے؛ کیونکہ یہ پانی عروق و اسار یقینہ میں بہت جلد تھیل اس کے کوادہ بلغمیہ کئے نفوذ کر جاتا ہے، اس لئے طبیعت میں پانی کی پے در پے خواہش ہوتی ہے، تاکہ مادہ پرے طور پر حل ہو جائے۔ یہ سلسلہ اسی طرح اس وقت تک جاری رہتا ہے، جب تک کہ مادہ پورے طور پر گھل کر اور حل ہو کر نفوذ کر جاتا ہے (نکلیں اور سکھائی ہوئی پھلیوں کے سوا) تازہ پھلیوں، سری، پائے، اور دوسری لیسدار غذاؤں سے پیاس لگنے کی وجہ یہی ہو کر رہتی ہے۔ {پیش پھول جاتا ہے} یہ اس وقت ہو سکتا ہے، جبکہ اس عارضی مزاج کے ساتھ اصلی مزاج گرم ہو، غذا میں ہلکا حل کر سکے، اور اس سے بخارات اٹھیں، جن میں حرارت کم ہو، اور عارضی سردی سے متاثر ہو کر ریاح بن جائیں، اور اجزاء ناریہ آنے لگے ہو جائیں، رنایہ امر کہ اگر سردی خالص ہو (مزاج اصلی میں حرارت ہو) تو اس سے ریاح کا پیدا ہونا ناممکن ہے؛ کیونکہ سردی مواد کو رقیق و لطیف کر کے بخارات نہیں بنا سکتی ہے {ترش و کابریں آتی ہیں، گاہے تے میں بلغم نکلتا ہے، بدن کارنگ سفیدی آئے اور بدن ڈھیلا ہو جاتا ہے} کیونکہ ہضم خراب ہو جاتا ہے، اور خون میں رطوبت زیادہ مل جاتی ہے۔

علاج {پہلے تخم مولیٰ، رائی، نمک، بدہ ارسنی، اور سلجین علی کھلا کر بلغم کو لطیف و رقیق کر لیں، اور اسے چھانٹ لیں، پھر سونے اور مٹی کے جو شانڈہ سے تے کر کے معدہ کو صاف کریں؛ اس کے بعد سردی دور کرنے کے لئے گرم جوارشیں کھلائیں۔}

سردی و خشکی مادی {گاہے معدہ میں سوداوی مادہ کے ساتھ سردی و خشکی آجاتی ہے}

علامات: باوجود ضعف ہضم اور نفخ شکم کے {بھوک بہت زیادہ ہوتی ہے، معدہ جلتا ہے، اور اس میں ترشی ہوتی ہے} کیونکہ سودا و تیز اور ترش ہوتا ہے {علی الخصوص کھانے سے بیشتر زیادہ ہوتی ہے} کیونکہ کھانے کے بعد غذا سودا کے ساتھ مل جاتی ہے، اس لئے

ترشگی کم ہو جانے کی وجہ سے زیادہ ظاہر نہیں ہوتی ہے { گاہے تھیں ترش سودا، جس سے دانت لٹے ہو جاتے ہیں، نکلتا ہے، لمحال بڑھ جاتی ہے } کیونکہ فاسد اور غلیظ مواد کثرت سے پیدا ہوتے ہیں، اور لمحال کا فضل یہی ہے کہ ایسے اخلاط کو جذب کر لے +

**علاج** { سودا سے معدہ کو صاف کرنے کے لئے مہل دیں } تھیں نہ کرائیں؛ کیونکہ سودا ایک غلیظ مادہ ہے، اور یہ معدہ کے قعر میں (نیچے کی طرف) رہتا ہے، اور نشیمن بنے بتا دیا ہے کہ معدہ کے مواد اسی طرف سے خارج ہو سکتے ہیں، جدھر ان کا رخ ہو + علاوہ انہیں تھیں سودا جیسا ثقیل مادہ پڑے طور پر غرض کے مطابق نکل بھی نہیں سکتا { پھر مزاج کو بدلنے کے لئے مناسب شربت، غذائیں، اور روغن استعمال کریں } +

**تری سادہ** { گاہے معدہ میں کسی مادہ کے بغیر تری آ جاتی ہے + علامات: پیاس کم لگتی ہے، تر غذاؤں سے نفرت، اور ان سے اذیت پہنچتی ہے، لعاب بہ کثرت نکلتا ہے، کھانا معدہ سے جلد اور تیز جاتا ہے } کیونکہ تری سے قوت ماسکہ کمزور ہو جاتی ہے، اس لئے کہ اس میں خشکی سے قوت آتی ہے؛ اسی وجہ سے دیکھا جاتا ہے کہ بچوں اور تر مزاج والوں کو معدی اسباب سے درست آ جاتے ہیں + **علاج** { تھیں کرائیں } بعض نسخوں میں یہی لکھا ہے حالانکہ اس میں تال ہے { کیونکہ یہاں مادہ تر ہے نہیں، جو تھیں کے ذریعہ خارج ہو } { پھر اطریط صغیر اور قرح درد کھلائیں } +

**خشکی سادہ** { گاہے معدہ میں بلا کسی مادہ کے خشکی آ جاتی ہے + علامات: پیاس زہا خشک، اور بدن لاغر ہوتا ہے } کیونکہ ان کو غذا کم ملتی ہے؛ کیونکہ رطوبت ہی سے ہضم کی امداد ہوتی ہے، غذا رقیق ہوتی ہے، اور غذا میں سیلان پیدا ہو کر رگوں میں نفوذ کرنے، اور مختلف اعضاء کی شکلوں کو قبول کرنے کے قابل ہو جاتی ہے + جب رطوبت جاتی رہتی ہے تو اس کی یہ ساری باتیں کھو جاتی ہیں، اس لئے بدن خشک ہو کر لاغر ہو جاتا ہے +

**سرازی** کہتا ہے کہ خشکی جب زیادہ ہو جاتی ہے تو مریض کا معدہ بڑھوں کے معدہ کی طرح ہو جاتا ہے، اور غذا اچھی طرح ہضم نہیں کر سکتا ہے، جس سے بدن لاغر ہو جاتا ہے { اور تر غذاؤں سے فائدہ ہوتا ہے } +

**علاج** { معدہ میں رطوبت پہنچائیں } دودھ اور مار الشیر پلائیں، نطول اور انش کرائیں جب معدہ میں خشکی پائدار ہو جاتی ہے تو آدھنیکہ دوسرے اعضاء میں رطوبت نہ پہنچائی جائے، معدہ میں تری کا آنا ناممکن ہے + اس غرض سے حام رطب کرائیں، اور رطوبت پیدا کرنے والے آبنوں میں بٹھائیں +

**تنبیہ:** مصنف نے سود مزاج معدہ کے مریض اقسام کو بے ترتیبی کے ساتھ بیان کیا

اور میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اس میں کیا فائدہ تھا +

## دردِ معدہ (وجعِ المعد)

{ دردِ معدہ کا سبب گاہے اس کا سور مزاج ہوتا ہے، اور (۲) گاہے بڑے اخلاط جمع ہو جاتے ہیں { جو کیفیت کی برداشت اور مقدار کی کثرت سے درد پیدا کرتے ہیں + یہ درد سبب بھی سور مزاجِ ادی میں داخل ہے { اور (۳) گاہے معدہ میں درم، یا پھوڑے پیدا ہو جاتے ہیں + ان اسباب میں سے سور مزاج کا ذکر ہو چکا ہے، خواہ ادی ہو یا سادہ؛ اور اورام اور زخموں کا بیان اس کے بعد آنے والا ہے؛ اور (۴) گاہے معدہ میں مریح جمع ہو کر تناؤ پیدا کرتے ہیں { کیونکہ وہ اس قدر غلیظ اور مقدار میں اس قدر زیادہ ہوتے ہیں کہ معدہ میں سمانہیں سکتے + مریح کی پیدائش نفاسِ غذاؤں سے ہوتی ہے، مثلاً سور، امرتود؛ اور گاہے اس کی پیدائش اس کی اور ضعیف حرارت سے ہوتی ہے، جو معدہ کی رطوبات کو نفع دینے، اور پکانے سے قاصر ہوتی ہے، اس سبب سے غلیظ بخارات پیدا ہو کر مریح کی شکل میں تبدیل ہو جاتے ہیں، جبکہ اجزاءِ نار یہ ان سے الگ ہو جاتے ہیں +

علامات { دکائیں آتی ہیں { کیونکہ کچھ مریح تحلیل ہو کر اوپر کی طرف دفع ہوتے ہیں { ہچکیاں آتی ہیں { کیونکہ اس موذی کے دفع کرنے کے لئے معدہ سکڑتا اور پھیلتا ہو { شریف یعنی پسلیوں کی محراب اور پیٹ میں تناؤ ہوتا ہے، اور درد اس وقت ہوتا ہے، جبکہ خذاں قمر معدہ سے آتر کہ قمر معدہ میں پہونچ جاتی ہے { کیونکہ خذاں کے مضمر ہونے کا وقت یہی ہے، اور اسی وقت مریح پیدا ہوتی ہے { یہ درد بائیں طرف محال سے اوپر ہوتا ہے { کیونکہ مریح اپنی خفت کی وجہ سے معدہ کے اوپر کی طرف چڑھتی ہے، اس لئے وہیں تناؤ اور درد ہوتا ہے، اور معدے کا بالائی حصہ بائیں طرف آئل ہے، کیونکہ جگر کے لئے جب معدہ کے دائیں جانب کی جگہ اختیار کی گئی، اور جگر بڑا سا عضو ہے، تو معدہ کے سرے کو بائیں طرف لازمی طور پر آئل ہونا پڑا، تاکہ جگر کے لئے کافی وسعت پیدا ہو جائے۔ پھر معدے کا زیریں حصہ دائیں طرف کو آئل ہو گیا ہے، جہاں جگر نے جگہ خالی کر دی ہے، اس لئے بائیں طرف محال کے لئے بھی وسعت نکل آتی ہے + اس سے معلوم ہوا کہ جگر اشرف جہات میں واقع ہے؛ کیونکہ وہ اوپر اور دائیں طرف واقع ہے، اور محال کے لئے اطراف و جہات میں سے خیس جہت اختیار کی گئی ہے، یعنی اسے نیچے اور بائیں طرف رکھا گیا ہے { غرض بلند اور دایاں مقام بمقابلہ نیچے اور بائیں کے بڑا مرتبہ رکھتا ہے { اس طرف مہاسنے سے قریب کی گالہاں پیدا

ہوتی ہے کہ کیونکہ ریاہ اپنی بردوت اور غفلت کی وجہ سے اپنی جگہ سے خود بخود نہیں ہلکتے ہیں، ہاں جب ان پر دباؤ پڑتا ہے تو وہ حصہ جس پر دباؤ پڑا ہے اپنی جگہ سے ہٹ کر بھاگتا ہے، جس سے قزاق کی آواز آتی ہے +

**علاج:** گہبوں کی بھوسی اور نمک سے { خشک ٹکڑے کریں، خلو معدہ میں ریاضت کریں } تاکہ حرارت قوی ہو، ریاہ اور رطوبتیں، جسے ریاہ پیدا ہوتی ہے تحلیل ہو جائیں، ریاہ توڑنے والی جوارش، مثلاً جوارش گونی کھلائیں، کنڈر، زیرہ سفید، پروینہ، اور زیرہ سیاہ وغیرہ چپا کر ڈکابیں لائیں، کیونکہ معدہ کی ریاہ ڈکاروں ہی کے ذریعہ نکلا کرتی ہے، جس طرح معدہ کے مواد قے کے ذریعہ خارج ہو سکتے ہیں +

**سبب (۱۵)** { گاہے درد معدہ کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ معدہ کے اندر کوئی غذا پڑی ہوتی ہے، جو اپنی کیفیت کی خرابی، اور مقدار کی کثرت سے اذیت پہنچاتی ہے۔ }  
**علاج:** اس غذا کو قے کے ذریعہ خارج کر کے معدہ کو پاک کریں، اور پوری لگت قے نہ کھلائیں، بلکہ دن میں چند بار تھوڑی تھوڑی غذا دیں، جبکہ درد معدہ کی وجہ غذا کی مقدار کی زیادتی ہو +

**سبب (۱۶)** { گاہے درد معدہ کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ معدہ غذا کے ہضم کرنے اور اس کے دفع کرنے سے عاجز ہوتا ہے، اس لئے غذا فاسد ہو کر معدہ پر بوجھ ہو جاتی ہے، درد ہوتا ہے، اور اس سے ریاہ بھی پیدا ہو جاتی ہیں، جو تباہی کی وجہ سے درد پیدا کرتے ہیں، اور درد ایک ایسی چیز ہے کہ اگر بدن کے کسی دور کے عضویں ہوتا ہے تو باطنی خراب ہو جاتا ہے، چہ جائیکہ درد خاص ہضم ہی کرنے والے عضو (معدہ) میں ہو، اس وقت باطنی کیسے نہ خراب ہو +

**علامات:** { اس قسم کی علامت یہ ہے کہ درد کھانے کے بعد اٹھتا ہے، اور سونے سے اور دست کے زائل ہی نہیں ہوتا ہے، چنانچہ رازی کہتا ہے کہ جس معدہ میں غذا سے اذیت پہنچتی ہو، سمجھو کہ وہ معدہ نہایت ضعیف ہے، اس لئے کہ وہ اس کے خارج کرنے پر مجبور ہوتا ہے، پس اگر ضعف معدہ کے بالائی حصہ میں ہوتا ہے تو وہ قے کے ذریعہ، اور اگر زیریں حصہ میں ہوتا ہے تو دستوں کے ذریعہ خارج کرتا ہے +

**علاج:** { معدہ میں تقویت پہنچائیں، اگر مواد کے اکٹھے ہونے سے ضعف ہو گیا ہو تو معدہ کو ان سے پاک کریں، اور قرص کوکب کھلائیں، قرص کوکب: جنید ستر، سنبل، واپچنی، طین قرہ، رخالص میٹھے ریگ، پوست بچ لفاح، ہریاک، مہ، ماشہ، افیون، زعفران، قسط، کوکب الارض یعنی زمین کے ستارے (ابرک جلا ہوا) ہر ایک ۱/۲ ماشہ، خشکاش سفید، دوق، انیسون، سیمایوس یعنی انجدان کے تخم (انہبان: درخت بینگ) اجرائن خراسانی

سفید، میعہ خشک، تخم کرفس، ہر ایک ۳۱ ماشہ: گوند کے قسم کی دوائیں ترک کر دی جائیں، اور دوسری دوائیں کوٹ کر اور شہد میں ملا کر قرص یعنی ٹکٹے بنا کر سایہ میں خشک کر لئے جائیں۔

**اقسام:** دردِ معدہ کی دو قسمیں ہیں: (۱) ایسا قسم عصبی درد ہے، جو عموماً دورہ رات کے وقت اٹھا کر آتا ہے، اور گاہے بہ قاعدہ طور پر بھی ہوتا ہے؛ درمیان خلوتِ معدہ کے وقت زیادتی ہوتی ہے؛ اس میں زیادہ تر جوان عورتیں اور سن یا س میں پورے عورتیں مبتلا ہوا کرتی ہیں۔ اسی طرح ضعف، لاغری، اختناق الرحم، فکر و تردد، دماغی محنت کی زیادتی حیاتِ اجامیہ کی مزمن سمیت، قبض کا دوام، نفرس کا مادہ، اور چارہ، تباکو وغیرہ زیادہ استعمال کرنا اس مرض کے اسباب ہیں۔ اس مرض میں خوابِ افذیہ کے کھلنے کی خواہش زیادہ ہوجاتی ہے۔

(۲) دوسری قسم (استلاقی) میں خلوتِ معدہ کی بجائے استلارِ معدہ کے وقت درمیان شدت ہوتی ہے؛ اور دبائے سے درمیان کسی قدر تخفیف ہوجاتی ہے۔ یہ عام طور پر مضمی ثقیل اور نفاخِ افذیہ کے استعمال، اور مقدارِ غذا کی زیادتی سے پیدا ہوتی ہے۔ اس میں تکی اور تھمتے ہوتے ہیں، پیٹ میں مروڑ اور تشنج ہوتا ہے، ترش یا جلی ڈکابیں آتی ہیں، نفخ، اترار اور جلن ہوتی ہے۔

گاہے یہ درد خلوتِ معدہ کی حالت میں سرد پانی یا برت کے پینے سے بھی پیدا ہوجاتا ہے۔ قلبی خدمات اور مادہ نفرس وغیرہ بھی اس کے اسباب میں شمار کئے جاتے ہیں۔ معمولاتِ مطب: قسم اول (عصبی) — میں کوئی ٹکی اور قوتِ غذا کھلائیں۔ اس سے درمیان مٹا افتادہ ہوجاتا ہے۔ اگر اس کے بعد بھی درد قائم رہے، تو تسکینِ درد کی تدبیریں کریں؛ مثلاً مقامِ معدہ پر تکیہ کریں، اور یہ نسخہ پلائیں:

جوارشِ انارین کھلا کر اوپر سے شیرہ زرشک، شیرہ آبِ بخارا، عرق کاسنی میں نکال کر سکینین یونی ملا کر پلائیں۔ اور غذا کے بعد دونوں وقت سکینین یونی چلائیں۔

قسم دوم استلاقی — میں دورہ کے وقت، جب درد کی شدت ہو، نمک گرم پانی میں ملا کر اترتے کرار معدہ کو صاف کر دیں؛ اس کے بعد یہ نسخہ دیں: نسخہ: گلشنہ، سکینین، عرق گلاب میں ملا کر پلائیں۔

اس کے بعد سبب کے ازالہ کی کوشش کریں۔ چنانچہ اگر ضعف اور لاغری کی وجہ سے ہو تو مقوی غذائیں کھلائیں، اور قبض نہ ہونے دیں۔

اگر اختناق الرحم، انخویا، نفرس، اور مریح حاصل کی وجہ سے ہو تو ان امراض کا علاج کیا جائے۔

اگر فکر و تردد، اور دماغی محنت کی وجہ سے ہو تو فکر و تردد سے آزاد کرنے کی کوشش کریں، اور دماغی محنت ترک کرادیں +

اگر درد و مہدہ حمل کے زمانہ میں ہو تو چند روز تک مصطفیٰ اور گلغندہ ملا کر دونوں وقت کھلائیں۔ اور اگر قبض کی وجہ سے ہو تو قبض رفع کریں۔ اس کے لئے روغن بادام، یا روغن بید انجیر گرم دوپہ میں ملا کر دیں۔ یہ دونوں چیزیں بحالت حمل بھی رفع قبض کے لئے دی جاسکتی ہیں۔ دیگر حالات میں رفع قبض کے لئے اطر فیل لین گرم پانی کے ساتھ رات کو سوتے وقت کھلایا جاسکتا ہے +

اگر حیات اجامیہ کی وجہ سے ہو تو اسکا علاج کریں، اور قبض کو رفع کرتے رہیں + اور اگر بد ہضمی کی وجہ سے ہو، اور متلی وغیرہ کی شکایت ہو، تو سب سے پہلے تے کر دیں اس کے بعد یہ نسخہ استعمال کریں :

نسخہ : جوارش کمونی اول کھلائیں، اوپر سے شیرہ بادیان، شیرہ انیسون عرق بادیان، یا پانی میں نکا کر شربت دو سوکر، یا خمیرہ بنفشہ، یا گلغندہ ملا کر صبح کے وقت دیں، اور مکانے کے بعد حسب پیمتہ کھلائیں۔

اور شام کے وقت وہی مذکورہ نسخہ دیں، یا اس کی بجائے نسخہ ذیل پلائیں :

جوارش مصطفیٰ کھلا کر اوپر سے شیرہ بادیان، خمیرہ پودینہ خشک، شیرہ مریمتی، عرق بادیان میں نکا کر خمیرہ بنفشہ ملا کر دیں +

ان تدابیر سے عموماً درد و دور ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر درد شدید ہو، اور مریض زیادہ بے قرار ہو، تو ان تدابیر کے ساتھ ساتھ پیٹ کو سینگیں، اور اس کے بعد پیٹ پر یہ روئی باندھیں :

ماش کا آٹا یک دوپہ میں گوندھیں، اور اس میں نمک طعام، زنجبیل، حلیت باہیک پیسکر ملا دیں، اور روئی پکائیں جو ایک طرف سے پکئی رہے۔ اور کچی طرف روغن گل نکا کر پیٹ پر باندھ دیں ! جب یہ روئی ٹھنڈی ہو جائے تو دوسری روئی اسی طرح پھر باندھیں + اور رات کے وقت نمک مرگائنگ جوارش کمونی میں ملا کر کھلا دیں +

اور اگر دورہ سے درد ہوتا ہو تو چند روز تک اسی نسخہ نمک مرگائنگ کو استعمال کرائیں۔ اگر اس سے کامیابی نہ ہو تو نسخہ ذیل کو آزمائیں :

نسخہ : جوارش کمونی پانی کے ساتھ صبح کے وقت کھلائیں، اور تین روز تک یہی مقدار جاری رکھیں۔ چوتھے روز سے روزانہ ایک ایک ماش چودہ روز تک بڑھاتے جائیں۔ اس کے بعد پھر تین روز تک اسی مقدار پر رکھیں، اس کے بعد روزانہ ایک ایک ماش کم کرنے کرتے پہلی مقدار یعنی تین ماش پر لے آئیں، اور تین روز اسی مقدار میں استعمال کرا کے چھوڑ دیں +



اگر زیادتی غذا کی وجہ سے ہو اور تھے کرانا ممکن ہو، تو تھے کرائی جائے، اس کے بعد جو ارشِ قمر ہندی کھلا کر اوپر سے شیرہ بادیان، شیرہ آبر بخارا، عرق بادیان یا پانی میں نکال کر گلتھند یا ضربت درد مکر ملا کر پلائیں۔ اور رات کو سوتے وقت جب سینگار کھلائیں +  
اور اگر تھے کرانا ممکن نہ ہو، مریض سے پسند نہ کرے، اور درد زیادہ شدید نہ ہو، تو پلائے کرائے دی نفع استعمال کیا جائے +

اگر چاد نوشی کی کثرت کی وجہ سے ہو تو اس کی عادت ترک کرنے کی کوشش کی جائے، اور ترطیب کے لیے یہ نفع پلایا جائے: لعاب ہمدانہ، شیرہ عناب، عرق گاو زبان، عرق گلاب میں نکال کر ضربت بنفشہ ملا کر پلائیں +

اگر تبا کو کی زیادتی کی وجہ سے دردِ معدہ عارض ہو، تو اس عادت بد کو ترک کرنے کی کوشش کی جائے، اور درد کی موجودگی میں تسکین درد کی معمولی کوششیں کی جائے، مثلاً تکبید وغیرہ +

اگر ثقیل اور نفاخ افذیہ کی وجہ سے ہوں چیزوں کا استعمال چھوڑ دیں، اور تھے کرا کے جو ارشِ کمبفی والا نفع پلائیں +

اور اگر سرد پانی یا برف کے استعمال کی وجہ سے ہو تو یہ درد تھوڑی دیر کے بعد خود بخود زائل ہو جاتا ہے۔ اور اگر قایم ہو جائے، تو حسب دستور شکم کبینک دیں۔

غذا: قسم استلائی میں سکون مایل ہونے کے کم از کم بارہ گھنٹے بعد اشتہائے صادق کی موجودگی میں مونگ کی نرم کپھڑی، الی، زیرہ اور پودینہ کی پٹنی کے ساتھ، یا لیموں کے اچار کے ساتھ کھلائیں۔ اس کے بعد غذائیں مرغ کا شوربہ، بکری کا شوربہ، مونگ کی دال پھلکے یا خشک کے ساتھ دیں، اور غذا بھوک سے کم کھلائیں۔ شراب، کباب، تباکو، چائے، حلوسے، بانار کی مٹھائیاں، ثقیل، اور نفاخ افذیہ سے پرہیز کر انیں +

حدایات: کسی حالت میں قبض نہ ہونے دیں، اور اگر کسی خاص غذا سے درد کا دورہ ہوتا ہو تو اس غذا سے پرہیز کر انیں +

## ضعفِ ہضم، بد ہضمی اور تخمہ

(ضعفِ ہضم، سوتے ہضم، و تخمہ)

{ ضعفِ ہضم سے مراد یہ ہے کہ معدہ سے غذا جلد نہ اترے بلکہ معمول سے زیادہ عرصہ تک معدہ کے اندر پڑی رہے کیونکہ ناقصتیکہ غذا، میں قوتِ ہضم کا فعل تمام نہ ہو }

قوت ماسکہ اسے معدہ سے جانے نہیں دیتی ہے، اور بڑا بے بھی اس عرصہ میں بند رہتا ہے، اور قوت ماضیہ بحالت ضعف نہا وہ عرصہ میں غذا کو ہضم کرتی ہے، اس لئے غذا معدہ میں دیر تک رکی رہتی ہے، اور جب ہضم ہو جاتی ہے، اور اس کے خارج ہونے کا موقعہ آتا ہے، تو بڑا بے کا راستہ فراخ ہو چکا ہے، اور معدہ کی چیزیں قوت دافعہ کی کوشش سے خارج ہو جاتی ہیں، اس لئے ہضم جس قدر جلد ہوتا ہے، اسی قدر جلد غذا نیچے اترتی ہے، اور جس قدر اس میں تاخیر ہوتی ہے، اسی قدر غذا رکے اترنے میں تاخیر ہوتی ہے، ہاں اتنا قیہ اسباب سے اس کے برعکس بھی ہو جاتا ہے، اور یہ ظاہر ہے کہ مصنف نے جو کچھ کہا ہے، وہ ضعف ماضیہ کے لازم سے ہے، عین ضعف ہضم نہیں ہے۔ ضعف ہضم کی حقیقت یہ ہے کہ غذا میں وہ قوام اور وہ مزاج نہ پیدا ہو، جس کی وجہ سے وہ قوت مغیرہ کے فعل اور اس کے اثر کو قبول کرنے کے لئے طبعی طور پر آمادہ ہو جاتی ہے۔

**علامات** { معدہ میں وجہ ہوتا ہے } کیونکہ وہ معدہ میں زیادہ دیر تک ٹھہرتی ہے اور معدہ ضعف کی وجہ سے اسے برداشت نہیں کر سکتا اور اس میں تناؤ ہوتا ہے، کیونکہ ریح بکثرت پیدا ہو کر معدہ کو پھلا دیتے ہیں، اور اس ریح کے ساتھ غذا بکریل جاتی ہے، { ایک عرصہ کے بعد بھی ڈکاروں میں غذا کا مزہ آتا ہے } کیونکہ ماضیہ کا عمل تو ہوتا نہیں، جس سے غذا کی اصلی کیفیتیں دور ہو جاتیں، جو غذا میں ایک مدت متعین تک موجود رہتی ہیں۔

{ اور بد ہضمی (سوء ہضم) یا (فساد ہضم) کے یہ معنی ہیں کہ غذا اچھی طرح اور پورے طور پر ہضم نہ ہو، بلکہ بڑے طور پر ہضم ہو کر اس میں کوئی نئی کیفیت پیدا ہو جائے } جس کو اعضاء اپنی پرورش کے لئے جذب نہ کریں، اور اگر جذب بھی کر لیں تو یہ غذا اعضاء کی شکل اچھی طرح قبول نہ کر سکے، بلکہ اس سے استفادہ سرطان، برص وغیرہ جیسے امراض پیدا ہو جائیں۔

**علامات** { اگر بد ہضمی حرارت سے ہوتی ہے، تو پانچ خانہ میں بد بو سخت ہوتی ہے، بڑا جلی ڈکاریں آتی ہیں، جو تیز اور بساندہ لگے ہوتی ہیں } کیونکہ حرارت غریبہ جب غذا پر غلبہ پا کر عمل کرتی ہے، تو غیر طبعی طور پر اس میں جوش پیدا کر کے اسے خراب کر دیتی ہے، جس سے غذا قابلیت و استعداد اور خصوصیت ذاتی کی وجہ سے مذکورہ بالا کیفیات میں سے کوئی ایک

لے بڑا بے: (وہ ان آمادہ مقام جو معدہ اور پہلی آنت کے درمیان واقع ہے۔

مٹ قوت مغیرہ: قوت غازیہ کی وہ قسم ہے، جو غذا اور خون کو اعضاء کی شکل میں تبدیل کرتی ہے۔ اس کا ضل ضعف ماضیہ اور قوت کے کچھ رہنے کی صورت میں اچھی طرح نہیں ہو سکتا ہے۔

کیفیت پیدا ہو جاتی ہے + چنانچہ بعض میں کچھ ہڑکی سی بسانہ، اور بعض میں پھلی کی سی بسانہ آجاتی ہے، اور بعض میں کچھ ایسی عجیب سی بو آجاتی ہے کہ اس کا ظاہر کرنا ناممکن ہے { اور اگر بد ہضمی سردی سے ہوتی ہے تو دکا رین ترش آتی ہیں؟ کیونکہ سردی کے غلبہ کے وقت اصلی حرارت مغلوب ہو کر بجھ جاتی ہے، اس لئے غذاء ترش ہو جاتی ہے، جس طرح ہنزروں کے پنچوڑ سخت جاڑوں میں ترش ہو جاتے ہیں { پیلیوں کے سروں کے پاس تناؤ محسوس ہوتا ہے؟ کیونکہ غذاء دیر تک پہننے کی وجہ سے تناؤ پیدا کرتی ہے + علاوہ انہیں گاہے اس سے ریاح بھی پیدا ہو جاتی ہے، جو تناؤ پیدا کرتی ہے { تسلی آتی ہے؟ کیونکہ حرارت غریزیہ کے عمل کے پورا ہونے سے غذاء میں جوش آجاتا ہے، اور خصوصاً اس وجہ سے کہ بد ہضمی کے وقت معدہ غذاء سے نفرت کرتا ہے، اور اچھی طرح غذاء سے چٹنا نہیں، اس لئے یہ فاسد غذاء جوش کھاکر فم معدہ تک چڑھ جاتی ہے، جو باعث نفرت ہوتی ہے، اور اس سے بعینہ وہی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے، جو کسی فاسد خلط کی موجودگی سے پیدا ہو سکتی ہے، اس لئے معدہ اسکو روک کر نا چاہتا ہے (جس سے مٹلی آتی ہے) + اور انہیں بری کیفیتوں کی وجہ سے { معدہ میں سوزش ہوتی ہے؟ +

{ تھک کے معنی یہ ہیں کہ غذاء معدہ میں بالکل ہضم نہ ہو، بلکہ فاسد ہو کر غیر طبعی شئی میں تبدیل ہو جائے، یا اپنی حالت پر قائم رہے، اور نیچے نہ اترے، یا پے درپے دست جاری ہو جائیں +

{ ان تمام امراض (ضعف ہضم، بد ہضمی، اور تھک) کی وجہ گاہے یہ ہوتی ہے کہ (۱) بلا کسی مادہ کے معدہ کا مزاج خراب ہو جاتا ہے؛ (۲) یا اس میں بڑے مواد جمع ہو جاتے ہیں؛ (۳) یا کسی مقام سے آکر گرتے ہیں + ان سب کے علامات و علاج کا ذکر ہو چکا ہے؟ اور معدہ کے فساد مزاج سادہ اور فساد مزاج مادی میں فرق یہ ہے کہ سادہ کا میں معدہ ہلکا ہوتا ہے؛ کیونکہ اس میں مادہ ہی نہیں ہوتا ہے، جو بوجھ پیدا کر سکے؛ اور دوسرا فرق یہ ہے کہ اگر مریض کوئی اچھی غذا کھا کر تھکے تو غذاء کے ساتھ کوئی دوسری شئی خارج نہیں ہوتی ہے اور تیسرا فرق یہ ہے کہ سادہ دیر پا اور اس کا علاج دشوار ہوتا ہے؛ کیونکہ مادی میں وہ جسم اور مادہ قوت ہضم کے قریب ہی ہوتا ہے؛ جس کا معدہ سے خارج کرنا سہل ہے، برعکس اس کے سادہ میں یہ ناممکن ہے (کیونکہ یہاں مادہ ہی نہیں ہوتا ہے، جو بہ آسانی خارج ہو سکے) +

سبب (۴) { گاہے اس کا سبب یہ ہوتا ہے کہ معدہ ضعیف، اور اس کے ریشوں کی بناوٹ اور ساخت ڈھیلی پڑ جاتی ہے؟ جس سے اس کے طبعی افعال صحیح نہیں رہتے ہیں؛ کچھ کہ یہ طبعی افعال اسی وقت پورے ہوتے ہیں، جبکہ تینوں قسموں کے ریشے (لبو ترے، آڑے، اور ترچھے) وقتی اور ان کی ساخت مستحکم و پائدار ہوتی ہے؛ کیونکہ ریشوں کا وجود

اس میں اسی قاعدہ کے لئے ہے، اس لئے جب یہ ڈھیلے پڑ جاتے ہیں تو ضعف پیدا ہو جاتا ہے +

**علامات** { ایسی صورت کثرت تے کے بعد ہوتی ہے { کیونکہ تے میں معدہ کو سخت اور غیر طبی حرکتیں کرنی پڑتی ہیں، اور اس کے سارے اجزاء ہل جاتے ہیں، اور شدت کے ساتھ یہ ادھر کی طرف کھینچتے ہیں، جس سے ان کی ساخت ڈھیلے پڑ جاتی ہے { متورڑی غذا میں ہضم ہو جاتی ہیں، اور اس سے زیادہ بوجھل ہو جاتی ہے { کیونکہ بڑی مقدار کی غذا کی طرف معدہ اچھی طرح متوجہ نہیں ہوتا، اور ضعف کی وجہ سے اس کے اٹھانے اور رد کرنے پر قادر بھی نہیں ہوتا، اس لئے معدہ تھک کر یہ چاہتا ہے کہ غذا معدہ سے نیچے اتر جائے +

**علاج** { تقویت بخش اطریٹیل، اور جوارش کھلائیں { جو خوشبودار ہونے کے علاوہ قابض ہیں، مثلاً جوارش عود { اور تقویت بخش ضاد معدہ پر لگائیں { مثلاً پالچڑا، اگر تھوڑا ذرا، مصلیٰ، ہمراہ آب دہی { روغن نار دین کی مالش کریں { فار دین ہندی سنبل کا نام چس کو سنبل الطیب (پالچڑا) کہتے ہیں، یہ درد معدہ، سردی شکم، اور اعضاء کے ڈھیلے پن کو زائل کرتا ہے +

**سبب (۵)** { گاہے بد ہضمی بڑی غذا سے ہوتی ہے { مثلاً ذہ غذا اس قسم کی ہوتی ہے کہ وہ جلد فنا کو قبول کر لیتی ہے، جیسے ترش دودھ (یا آئزہ دودھ)، تازہ مچھلی، (یعنی وہ پھل جرنک لگا کر خشک نہ کر لی گئی ہو)؛ یا ذہ غذا ایسی غلیظ ہوتی ہے کہ جلد اصلاح نہیں پاتی ہے، مثلاً مینس کا گوشت؛ یا ذہ بہت زیادہ گرم ہوتی ہے، مثلاً شہد؛ یا ذہ نہایت سرد ہوتی ہے، مثلاً کدو، یا ادس میں بساندہ، یا بد بو ہوتی ہے؛ یا ذہ بڑے طور پر تیار کی گئی ہو، اور اس سے نفرت انگیز بو آتی ہو + ان تمام صورتوں میں طبیعت ان غذاؤں سے کراہت کرتی، اور لذت نہیں پاتی، اس لئے انکی طرف طبیعت کی پوری توجہ نہیں ہوتی ہے، جس سے وہ ہضم ہونے نہیں پاتی، اور فاسد ہو جاتی ہے + { اور گاہے بد ہضمی اس لئے ہوتی ہے کہ غذا مقدار میں زیادہ ہوتی ہے { جس کو معدہ ہضم کرنے سے عاجز ہوتا ہے، جس طرح متورڑی سی آگ پر اگر بہت سی لکڑیاں ڈال دی جائیں تو وہ انہیں روشن نہیں کر سکتی ہے، اس لئے کچی غذا معدہ سے اتر جاتی ہے، اور اس میں کسی قسم کا فنا نہیں آتا ہے؛ اور گاہے اس میں فنا بھی آ جاتا ہے، بشرطیکہ قوت ماسکہ قوتی ہو، وہ معدہ میں اس غذا کو دیر تک روکے رکھے، اور حرارت غریبہ کا اس میں عل ہو، فنا ہضم کی یہ صورت، جو کثرت غذا سے ہوتی ہے، بمقابلہ اس صورت کے اچھی ہے، جو بڑی غذاؤں سے پیدا ہوتی ہے، بشرطیکہ فنا غذا سے اس میں کوئی بڑی کیفیت نہ پیدا ہو گئی ہو، صرف اس میں کچا پن ہو، کیونکہ اس غذا کی کیفیت چونکہ بڑی نہیں ہے، اس لئے بدن کچھ نہ کچھ اپنی غذا کے لئے

لے سکے گا، اور باقی بچی غذا کو چھوڑ دیگا۔

{ گاہے بد ہضمی اس لئے ہوتی ہے کہ غذا مقدار سے کم ہوتی ہے } اس لئے وہ ملجاتی ہے، جس طرح ہلکی غذائیں گرم معدوں میں مل جاتی ہیں { اور گاہے بد ہضمی کھانے پینے کی بے ترتیبی سے ہوتی ہے } مثلاً دا بھاری غذا کھا کر ہلکی غذا کھالی؛ اس صورت میں ہلکی غذا پہلے ہضم ہوگی، اور بھاری غذا کے ادھر ہی تیرتی رہے گی؛ اور بھاری غذا روکنے کے راستہ میں پڑی ہوئی ہے، اس لئے وہ پیچھے نہ جا سکے گی، جس سے بھاری غذا بھی فاسد ہو جاتی ہے؛ کیونکہ فاسد چیزوں سے لکڑی اچھی چیزیں بھی فاسد ہو جاتی ہیں؛ اور مثلاً (۲) بھرے ہوئے معدہ پر پھر دوسری غذا کھالی؛ یا (۳) طبیعت جب غذا کے ہضم کرنے میں مشغول تھی، اس وقت پانی پی لیا، حالانکہ پہلے طبیعت پانی سے آسودہ تھی؛ ایسا کرنے سے حرارت بچھ جاتی ہے، جس کا کام ہضم کرنا ہے؛ نیز غذا اور معدہ کی سطح کے درمیان پانی داخل ہو جاتا ہے اور علاوہ انہیں پانی کی زیادتی سے معدہ کی رطوبت کا ضمیمہ کمزور ہو جاتی ہے }۔

{ گاہے بد ہضمی دیگر ماضی امور سے لاحق ہوتی ہے، مثلاً بیقاعدہ طور پر سخت جاتی حرکت کرنا } جس سے معدہ کی غذا غیر معمولی طور پر حرکت میں آجائے، اور وہ معدہ کے قعر میں نہ ٹھہر سکے }۔ ایسی صورت میں غذا ہضم ہونے سے پہلے آنتوں کی طرف اڑتی جاتی ہے، یا بالکل ہضم نہیں ہو سکتی؛ کیونکہ ہضم کے لئے سکون و راحت کی ضرورت ہے؛ اس لئے کہ سکون کی حالت میں معدہ کے اجزاء غذا سے پیوستہ رہتے ہیں، لیکن سخت حرکت ہونے کی حالت میں غذا ایک جگہ برقرار نہیں رہ سکتی ہے، اور معدہ اور غذا کی پیوستگی جاتی رہتی ہے، اسی وجہ سے تھوڑی سی غذا کو بڑا معدہ اچھی طرح ہضم نہیں کر سکتا ہے، کیونکہ معدہ اور غذا باہم اچھی طرح متصل نہیں ہوتے ہیں، مگر قعر معدہ میں غذا کے برقرار ہونے سے پیشتر تھوڑی حرکت کرنی ہضم پر امداد کرتی ہے؛ کیونکہ اس سے غذا معدہ کے زیریں حصے میں، جہاں ہضم اچھا ہوتا ہے، بیٹھ جاتی ہے، اور ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ جو چیزیں غلیظ ہوتی ہیں، اور سیال نہیں ہوتیں، ان کی خاصیت یہ ہے کہ جب وہ کسی کشادہ طرف میں ڈالی جاتی ہیں تو اس طرف میں یہ غرضی شکل پر یعنی گاجر کی شکل پر ہوتی ہیں، جس کا قاعدہ یعنی چوڑا حصہ نیچے کی طرف، اور سر یعنی تنگ حصہ اوپر کی طرف ہوتا ہے؛ پس اگر حرکت نہیں ہوتی ہے تو یہ اسی شکل پر قائم رہتی ہیں، اور اگر حرکت ہوتی ہے تو اوپر کے اجزاء ہر چار طرف سے گر کر نیچے کی طرف بیٹھ جاتے ہیں { اور مثلاً ثقیل غذائیں کھا کر زیادہ بیدار رہنا، یا ہلکی غذائیں کھا کر بہت زیادہ سونا }۔

علاج { بری غذاؤں سے معدہ کو پاک کرنے کے لئے سوئے اور پودینہ کے جوشانہ

اور تکبیریں سے تے کر آئیں؟ اس حالت میں تے کرانا ہی بہتر ہے، کیونکہ اس سے فاسد غذا، جلد خارج ہو جاتی ہے۔ اس کے برعکس اگر سہل سے خارج کی جائے تو آنتوں میں گذرتے ہی تے اتنا وقت ضرور صرف ہو گا کہ اس عرصہ میں کچھ فاسد اجزاء رگوں میں جذب ہو جائیں گے {یا گلقتند، جوارش شہر یاراں، اور جوارش تری سے دست لائیں؟ یہ چیزیں غذا، فاسد کو خارج کرنے کے علاوہ مقوی معدہ بھی ہیں، جس سے عارض شدہ ضعف معدہ دور ہو جاتا ہے، اور جو کچھ غذا معدہ میں رہ جاتی ہے، اس کے ہضم کرنے پر امداد کرتی ہیں۔ دست اس وقت لاتے ہیں، جبکہ غذا معدہ سے آنتوں کی طرف چلی گئی ہو، اور تے نہ کرائی جاسکے، یا کسی دوسرے قوی سبب سے تے کرانا ناممکن ہو تو معدہ کو صاف کرنے کے بعد معدہ کو ہلکا رکھیں؟ یعنی چاں تک برداشت ہو، غذا روک دیں، اور اگر وہ برداشت نہ کر سکے تو غذا رکھ دیں، تاکہ اس حالت میں حرارت غریزیہ ان رطوبتوں کی طرف متوجہ ہو کر پکا دے، جو بدن میں معدہ سے نفوذ کر گئی ہیں، اور فاسد رطوبتوں کی اصلاح کرے {کھانے پینے میں اصلاح کریں؟ یعنی غذائیں ہلکی اور زود ہضم دیں، تاکہ معدہ ان کو ہضم کر سکے، مثلاً قیتڑ، تیزو، چرنے، جودار چینی، سونٹھ، اور قدرے زعفران کے ساتھ پکائے گئے ہوں۔

**ضعف ہضم** | وہ مرض ہے، جس میں معدہ اور آنتوں کا عمل ہضم بگڑ جاتا ہے، مگر ان کی ساخت اور ترکیب میں کوئی نمایاں خرابی محسوس نہیں ہوتی۔

**اسباب:** قیام بے اعتدالی کا واقع ہونا، مثلاً زیادہ کھانا، بار بار، جلد جلد، بے وقت کھانا، کھانے کے درمیان ٹھنڈے پانی یا برت کا زیادہ استعمال کرنا، خراب اور نیم پختہ غذاؤں کا استعمال، تیز چار، قہور، شراب و فیور کا بکثرت استعمال، غذا میں گرم مصالح اور روغن کی زیادتی، رطوبت معدیہ اور رطوبت اضافہ کا رقیق ہو جانا، یا اس کی پیدائش و ترشح میں کمی یا زیادتی کا واقع ہونا، ضعف اعصاب، خوف و دہشت، حزن و ملال، فکر و تردد، غذا سے پہلے یا بعد ورزش کی زیادتی، دماغی محنت کی کثرت، معدہ و امعاء کی قوت اسکے ارد و افہ میں خرابی کا ہونا، وجع مفاصل اور نقرس و فیور کے اثرات۔

**علامات:** معدہ میں گرانی، نفخ، جلن، درد یا بے چینی، تلی، تے، بھوک اور پیاس کی کمی، لیکن گاہے ان میں غیر طبیعی طور پر زیادتی بھی ہوتی ہے، کبھی تھین، کبھی اسہال، ہیٹ میں نفخ، قراقر، مروڑ، عام کمزوری، ہاتھ پاؤں میں جلن، جلد میں خارش، تنفس میں بدبو، پیشاب سفید رنگ، منہ کا مزہ خراب، سر میں بوجھ اور درد، منہ میں کبھی تھ، کبھی کھاری، کبھی ترش پانی بھر جاتا ہے، ترش دکا میں آتی ہیں، عام جسم میں ایک خاص کیفیت طاری ہوتی ہے، جو کمزور و عام میں تبخیر ہی کی کیفیت کہا جاتا ہے، یعنی جسم میں کسل و اندگی، اور ضعف، سر اور آنکھوں میں

برجمہ، نیند اور غنودگی کی طرف طبیعت کا میلان، ہاتھ پاؤں میں ہلکی سی گرمی کا احساس +  
**اصول علاج:** ضعف ہضم کے علاج میں اگر خداز اور پانی میں باقاعدگی کی جائے، اور مناسب زرخ کا  
 خیال رکھا جائے، تو وہ یہ کی چنداں ضرورت پیش نہیں کرتی، یہ تدریجاً ریلوے خود کافی علاج ہیں بعض اوقات امور خفایا  
 کی بنا پر ایک ساتھ محض حملی دوا، مثلاً عرق اجوانزا عرق چودین یا عرق بادیان کا قحطاً تر تپانی لینا، یا پانی کی بجائے پینا،  
 کافی ثابت ہوتی ہے +

**محمولات مطب:** اگر مٹھیں گرانی سکی اور وغیرہ تو سب سے پہلے سڈیکل کرینک غرض گرم پانی اور ٹنک ملا کر  
 کرائیں اگر صبح درمیں سکون حاصل نہ ہو تو اس کے بعد گرم پانی شیشہ بانا سب طرف میں پھر کر اس سے پیٹ کو سیسکیں،  
 اور مضبوطی حاصل کیلئے اندر کی ہوسر حسب طبیعت، یا جوارش کوئی، عرق بادیان کے ساتھ دیں +  
 اور اگر تڑپ لگا ہو یا آئیں، جو درد اور ہوں، اور سینہ میں جلن محکوم ہو، اور غرض کی شکایت جو توبہ نہ آئے  
**نسخہ:** جوارش کوئی اول کھلائیں، اوپر سے شیرہ بادیان، شیرہ مویر منقی، شیرہ آئینوں  
 عرق بادیان میں نکال کر گھٹیند، یا سکنجبین سادہ ملا کر دیں، اور خداز کے بعد حسب کہد فرما دے  
 یا حسب پیتہ، یا ٹنک سیلانی، کھلائیں +  
 اور اگر منہ میں پانی بھر کر آکر ہو تو کشتہ خجست اٹھائیے، جوارش مصلیٰ میں ملا کر پہلے کھلائیں

اوپر سے شیرہ بادیان، شیرہ مویر منقی، عرق بادیان میں نکال کر اور گھٹند ملا کر دیں، اور خداز  
 کے بعد حسب پیتہ دیں +

اور اگر کھانا کھانے کے بعد بخیری کیفیت کی شکایت ہو جایا کرتی ہو تو یہ نسخہ صبح کے وقت دیں  
**نسخہ:** جوارش جالینوس اول کھلائیں، اوپر سے شیرہ بادیان، شیرہ مویر منقی، شیرہ نم کثرت  
 عرق بادیان میں نکال کر نبات سفید ملا کر دیں +  
 اور خداز کے بعد یہ سفوف دونوں وقت دیا کریں:

**نسخہ سفوف تبخیر:** بادیان، کشنیز خشک، دانہ الاچی خرد، لمبا شیر، کوٹ چان کر  
 سفوف بنائیں +

اگر دست آرہے ہوں تو انکو یک نخت روکنا نہ چاہئے، بلکہ معدہ اور آنتوں کے تنقیہ کے لئے  
 اس کی اور مذکور کرنی چاہئے، چنانچہ مدوی غرض سے روغن بادام گرم دودھ میں ملا کر دیں، اور  
 اس کے بعد یہ نسخہ دیں:

**نسخہ:** پوست ترخ، لمبا شیر، مصلیٰ روی، دانہ میل خرد، اگر دسماق، ان سب کو بائیک  
 میکر سکنجبین سادہ میں ملا کر اول چلائیں، اس کے بعد عرق بادیان، عرق گلاب گھٹند ملا کر  
 دیں +

یہ نسخہ دیں — **نسخہ دیگر:** زہر مہر، لمبا شیر، مندل سفید، کبرائے شمس، مندر  
 دانہ زیل: ان سب کو میکر رب ہی شیر میں ملا کر اقل کھلائیں، اوپر سے شیرہ زرخ، شیرہ  
 حسب آس، عرق گلاب، عرق گلاب میں نکال کر رب ہی شیر میں ملا کر بارہنگ پھر کر

پلائیں +

یہ نسخہ دیں۔ نسخہ دیگر: بصل، نارودانہ، ساق باریک ہیکر جارش آکر میں  
 ملا کر پیلے دیں۔ اس کے اوپر سے شیرہ حسب الّاس عرق گاؤ زبان میں نکال کر رُب ہی شیریں ملا کر  
 دیں، اور غدار کے بعد حسب پیتہ دیں + ۱۲

اگر مذکورہ ادویہ سے کوئی فائدہ نہ ہو تو آخر میں یہ نسخہ آزمائیں۔ نسخہ: نک مرگانگ  
 جارش کوئی میں ملا کر صبح کے وقت دیں +

اور شام کے وقت معجون یا خواہ عرق بادیان کے ساتھ دیں، اور کھانے کے بعد حسب پیتہ  
 حسب کبریت، حسب کبد فوشادری، نک سیلانی، ان میں سے کوئی ایک چیز دیں + ۲-۲  
 اگر معدہ میں، رطوباتِ معدیہ میں، اور کدو کا مد میں، ترشی کا غلبہ ہو، تو املاح، سقالات اور  
 جوہر باضمہ میں سے ایسی چیزوں کا انتخاب کریں، جن میں نک اور شورش اجزاء بکثرت ہوں،  
 مثلاً حسب کبد فوشادری، نک سیلانی وغیرہ +

اگر معدہ میں شوریت اور برزقیت غالب ہو، جیسا کہ ملافیس نے بتایا ہے کہ حسب ایسی  
 چیزیں معدہ میں غالب ہو جاتی ہیں، تو ہضم اچھا نہیں ہوتا، تو ایسی دوائیں انتخاب کریں  
 جن میں ترشی زیادہ ہو، مثلاً آب نارترش، آب لیوں کا فدی، زلال ترہندی، اور ان کے  
 شربت وغیرہ +

اگر ضعف اعصاب کی وجہ سے ضعف ہضم ہو، جیسا کہ معمر لوگوں، اور کمزور و نقیہ اشخاص  
 میں ہو کر رہتا ہے، تو اس وقت ایسی چیزوں سے علاج کریں، جن میں تقویت اعصاب کی  
 خاصیت ہو، مثلاً مرکبات کچلہ، پیتہ، وغیرہ۔ معجون ناز اذراقی، حسب پیتہ،  
 حسب اذراقی اسی قسم کی دوائیں ہیں +

غذا و برہمیز: اس میں غذا و دودھم اور لطیف، بلا مصالحہ کے، اوقات معینہ پر پانا گنا  
 کے ساتھ دیا کریں، اگر شست سے پرہیز کرنا بہتر ہے، معدے میں خراش کی تکلیف جس قدر زیادہ  
 ہو، اسی قدر سادہ غذائیں بہتر ہوتی ہیں، مثلاً سادہ بخنی، سادہ شوربا، دودھ (جس میں چنے  
 کا پانی ملا گیا ہو) ساگودانہ، زردی بیضہ مرغ، کچھڑی وغیرہ + سبزیوں اور ترکاریوں میں  
 سے گھیا، تری، مکرو، پاک، شلغم، پل، اور پھلوں میں سے انار، انگور، نارنگی، امرو وغیرہ  
 کھلا سکتے ہیں۔ لیکن معدہ میں اگر ترشی غالب ہو تو ان ترش چیزوں سے پرہیز کرنا چاہئے۔  
 پانی کم پینا چاہئے، اسی طرح کھانے کے بعد فوراً پانی نہ پینا چاہئے، بلکہ دو ایک گھنٹہ کے بعد  
 اگر خالص پانی کے بجائے کھاری پانی پلائیں، یا عرق پودینہ، عرق اجوائن پانی کے بجائے پلائیں  
 تو زیادہ بہتر ہے + لیکن معدہ کی برزقیت میں کھاری پانی کی اجازت نہ ہوگی، بلکہ اس کی بجائے  
 کٹھ پانی کی طبیعت کرنی چاہئے +



چربی، گھی، تیل، چکنائی، اور شکر و نشاستہ کی زیادتی سے، مثلاً مٹھائیوں اور حلواؤں سے اور ٹیکسٹائل، فٹاخ، اور دیہ ہضم چیزوں سے اس مرض میں پرہیز کرنا چاہئے +  
**ہدایات:** علی الصبح پیدل یا کسی سواری پر بواخوری کرنا، اور روزانہ گرم یا سرد پانی سے غسل کرنا اس مرض کے لئے سود مند ہے۔ روزانہ ایک قسم کے کام میں پھنسے رہنا نہ چاہئے۔ جس سے دلغ آگتا جائے، اور طبیعت پر بارگزرے۔ علی الخصوص جبکہ وہ کام جہانی محنت کا نہ ہو۔ اور نہ روزانہ ایک قسم کا کھانا کھائیں، کھانا اسوقت کھائیں جب خوب بھوک معلوم ہو، کھانے کے بعد کوئی جہانی یا دماغی محنت نہ کریں، بلکہ کھانے سے پہلے اور اس کے بعد ایک آدھ گھنٹہ آرام کریں۔ دانتوں کو مسواک یا منجن سے، اور منہ، طلق، زبان کو کلی اور غرغروں سے پاک صاف رکھا کریں، علی الخصوص اگر دانتوں میں کوئی مرض ہو، منہ سے گندگی آتی ہو، مسوڑھوں میں پیپ ہو، تو دن رات میں کئی بار دانتوں کو لمبا چاہئے، چامحت سے حتی الامکان پرہیز کر لیں +

مریض کے دل کو بہلانے کے لئے دلچسپ حکایات و غیرہ سنائیں، اس کے ساتھ شفقت و عنایت سے پیش آئیں، تاکہ مریض کی طبیعت میں تفریح حاصل ہو، اور وہ ہشاش بشاش رہے +

اگر معدہ میں ترشی کا غلبہ ہو تو اس صورت میں کئی چیزوں سے پرہیز کرنا بہتر ہے اور غذائیں نیک اور گرم مصالحہ کی زیادتی نہ کرنی چاہئے۔ اور شراب و کباب سے قطعی پرہیز کرنا چاہئے، اور اگر معدہ میں ترشی کم پیدا ہوتی ہو تو ایسی چیزیں کھلائیں، جن میں نمک، کشانی، اور گرم مصالحہ اچھی طرح ملا گیا ہو، اور چٹنی اچار وغیرہ مفید ہوتا ہے +

## مَبِضَّة

{ مَبِضَّة وہ مرض ہے، جس میں فاسد اور غیر ہضم یعنی کچے مواد دافعہ کی قوت سے متحرک ہو کر معدہ اور آنتوں کی راہ سے اور دستوں کی صورت میں شدت کے ساتھ خارج ہوتے ہیں؟ یہ مواد تمام بدن سے لٹ کر معدہ اور آنتوں کی طرف آتے ہیں +

**سبب (۱)** { اس کا سبب گاہے یہ ہوتا ہے کہ غذا فاسد ہو کر صفراء میں تبدیل ہو جاتی ہے؟ اور صفراء میں تبدیل ہونے کی وجہ گاہے یہ ہوتی ہے کہ معدہ میں حرارت زیادہ ہو جاتی ہے، اور گاہے غذا ہی فاسد اور قابل احتراق ہوتی ہے { جس کے لطیف حصہ کو جو معدہ کے بالائی حصہ میں ٹیرا ہوا ہوتا ہے، بذر یہ تھے کے، اور غلیظ

حصہ کو، جو معدہ کے قعر میں ہوتا ہے، بذریعہ دستوں کے طبیعت خارج کرتی ہے؟  
کیونکہ معدہ پر اس کا بوجھ ہوتا ہے + نیز اس سے معدہ میں جلن اور تکلیف پہنچتی ہے، اور  
جب یہ خارج ہو جاتی ہے تو تمام بدن اور تمام رگوں کے فاسد اور فیبر منہضم مواد، جو  
ان میں بدرجہہ اکٹھے ہو جاتے ہیں، خلا کی وجہ سے لوٹ آتے ہیں، اور اگر اچھے مواد  
موجود ہوں تو وہ بھی اس کے ساتھ ساتھ چلے آتے ہیں +

**علامات** { بیضہ کے اس قسم کی علامت یہ ہے کہ معدہ میں بیچینی ہوتی ہے؟ کیونکہ یہ  
صفرادی مواد تیز اور گرم ہوتے ہیں تو قلب میں بیچینی ہوتی ہے؟ کیونکہ ان مواد کا اثر قلب  
تک قرب و اتصال کی وجہ سے پہنچتا ہے { تسلی اور پیاس کی شدت ہوتی ہے؟ جہانی کی  
کثرت سے بھی نہیں بچتی ہے؛ کیونکہ اس قسم کے گرم معدہ میں پانی بہت جلد گرم ہو جاتا ہے  
اور اس سے وہ سردی حاصل نہیں ہوتی ہے، جہ پیاس کو بجھانے کے صفرادی تھے آتی ہے،  
اور گاہے یہ تمام عوارض نہایت شدید ہو جاتے ہیں؟ جن کا درد و مار مادہ کی خرابی پر  
ہے { معدہ اور آنتوں میں درد ہو جاتا ہے؟ کیونکہ تیز مادوں سے تکلیف بڑھ جاتی ہے +  
شدت درد اور سوزش سے { سخت کرب و بیچینی ہوتی ہے، چہرہ لاغر ہو جاتا ہے، اور  
کینٹیاں بٹھ جاتی ہیں؟ کیونکہ فاسد مواد کے ساتھ اچھے مواد بھی خارج ہو جاتے ہیں، جو  
کیلوس کی شکل چھوڑ کر اعضاء میں نفوذ کر چکے ہیں، مگر وہ اب تک پورے طور پر عضو کی  
شکل میں تبدیل نہیں ہوئے ہیں + یہ حالت اگرچہ تمام اعضاء میں ہوتی ہے، مگر ذرہ بالا  
مقامات میں یہ حالت زیادہ اور بہت جلد نمایاں ہو جاتی ہے؛ کیونکہ ان میں رطوبت کی  
کثرت ہے، جو جلد تحلیل ہو جانے والی شئی ہے { ناک چلی ہو جاتی ہے؟ کیونکہ اس میں گوشت  
کم ہے، جب اس سے رطوبت نکل جاتی ہے تو لاغر اور دلی ہو جاتی ہے { ہاتھ پاؤں ٹھنڈے  
پڑ جاتے ہیں؟ کیونکہ رطوبت بدنیہ اور روح کے خارج ہونے سے اصلی حرارت کم ہو جاتی  
ہے، اور اس لئے کہ حرارت جس قدر بھی ہوتی ہے، وہ طبیعت کے ساتھ مقام مرض کی  
طرف و نحو ضرر کے لئے مترجہ ہو جاتی ہے، اس لئے ہاتھ پاؤں حرارت سے خالی  
ہو جاتے ہیں +

{ گاہے یہ عوارض اس قدر بڑھ جاتے ہیں کہ غشی آ جاتی ہے؟ کیونکہ شدت درد اور  
رطوبات بدنیہ کے اخراج سے روح اس قدر تحلیل ہو جاتی ہے کہ قلب سے فاضل نہیں بچتی،  
جو تمام بدن میں پھیل سکے، اور قوتوں کے ڈھال ہونے سے نبض ساکت ہو جاتی ہے، اور  
گہرے موت کی فوج آ جاتی ہے { اور ایسا اُس وقت ہوتا ہے، جبکہ فاسد ہونے کے  
لئے بدن میں مواد بکثرت موجود ہوتے ہیں، جو غذا کے فنا ہاتے ہی فاسد ہو جاتے ہیں؟  
کیونکہ یہ مراد فاسد غذا سے مخلوط ہو جاتے ہیں، جنہیں طبیعت تھے اور دستوں سے

خارج کرتی ہے، اور اس کے ساتھ روح بھی تحلیل ہوتی ہے، حتیٰ کہ تڑپیں نڈال ہو جاتی ہیں +

**علاج** { تھکے کی سہولت کے لئے گرم پانی پلائیں، تاکہ معدہ پورے طور پر صاف ہو جائے، پھر تھکے کو روکیں، تاکہ تڑپیں نڈال نہ ہو جائیں، اور کھٹ بٹھے انار کا رب، اور شربت انار نغنائی، اور اسی قسم کی معتدلی معدہ دوائیں استعمال کریں، جن سے معدہ پر مواد کا گرنا بند ہو جائے } +

**سبب (۲)** { گاہے ہیضہ کا سبب یہ ہوتا ہے کہ غذا متغیر ہو کر سرد اور لمبم بن جاتی ہے { جو معدہ پر بوجھل ہو جاتی، اور معدہ میں تباہ پیدا کرتی ہے، اس لئے طبیعت اسے دفع کرتی ہے + علامات { تڑپیں عارض ہوتی ہے اور اس میں لمبم ہوتا ہے } اور اسی طرح دستوں میں بھی لمبم نکلتا ہے + علاج { گرم پانی پلائیں، جس میں ایمون، زیرہ، ہسنگلی، اور اگر (عود) جوش دے گئے ہوں، اور پھر اسی حالت میں چھوڑ دیں، تاکہ کچھ دست اور آجائیں } اور معدہ اور آنتیں فاسد غذا سے پاک ہو جائیں، اور جب تک بدن میں قوت اور برداشت ہو، اسکو ہرگز بند کرنے کی کوشش نہ کریں! پھر یہیہ (شراب ہی) اور جوارش سفر جلی قابض کھلائیں +

**سبب (۳)** { گاہے ہیضہ اس لئے پیدا ہوتا ہے کہ فاسد اور غیر منہضم غذا تمام بدن سے لوٹ کر معدے اور آنتوں کی طرف آتی ہے { کیونکہ غذا جب اچھی طرح ہضم نہیں ہوتی ہے، تو ایسے مواد میں تبدیل ہو جاتی ہے، جو بدن کے لئے موافق نہیں ہوتے ہیں، اور بدن پر ایک بوجھ سا ہوتا ہے، اس لئے کہ ایسے مواد اعضا کی پردہش میں صرف نہیں ہو سکتے ہیں + پس طبیعت ان مواد کو مختلف راستوں سے دفع کرتی ہے، اور پہلی قسم کی طرح یہ صورت نہیں ہوتی کہ یہ مواد معدہ کی فاسد غذا کی پیروی میں تابع ہو کر خارج ہوں +

**علامات** { تڑپیں اور دستوں سے پہلے نچھ ہوتا ہے { جس سے فاسد مواد معدے سے پیدا ہو کر، بدن میں سرایت کر جاتے ہیں اور پھر ہیضہ کی صورت میں وہی مواد اعضاء سے لوٹ کر معدہ اور آنتوں میں آتے ہیں، { اور ہیضہ سے چند دن پیشتر ماضیہ کی خرابی سے پیٹ میں ریاہ کی کثرت ہوتی ہے! پھر ہیضہ جب شروع ہوتا ہے، تو اس وقت ناف کے مقام میں درد اور مرد ہو جاتا ہے { بشرطیکہ مواد آنتوں پر گر رہے ہوں { پھر کثرت سے دست آتے ہیں، جن کے ساتھ گاہے تڑپیں آتی ہے { بشرطیکہ مواد غلیظ اور ثقیل ہوں { اور گاہے کسی قدر تھک بھی ہوتی ہے { جبکہ کچھ مواد آنتوں سے معدے کی طرف چڑھ جاتے ہیں + یہاں تھک سے زیادہ دست ملتے آتے ہیں کہ مواد کے دفع کرنے کا طبی راستہ ہی آتیاں ہیں،

اور اس لئے کہ طبیعت معدے کو اس کی شرافت کی وجہ سے حتی الامکان بچانا چاہتی ہے، اور آنتوں کی طرف مواد کو دفع کرتی ہے۔

**علاج** { شہد کا پانی گرم گرم پلائیں تاکہ یہ بے سدا و مواد کو چھانٹ کر اور نرم کر کے معدہ کو دھو دے، اور تے کے ذریعہ اس کو پاک کرے } کیونکہ شہد کا پانی معدہ کو ڈھیلا اور تر کر دیتا ہے، اور اس کی بے سدا و رطوبتوں کو بہا دیتا ہے، اور ان رطوبتوں میں پانی کی گرمی سے کچھ اجزاء ہوائیہ پیدا ہو جاتے ہیں، جو ان رطوبات کو تیزانے لگتے ہیں، جس سے تے کا آنا ضروری ہو۔ { اور وہ معدہ کو دستوں کے ذریعہ بھی پاک کر دیتا ہے } کیونکہ شہد کا پانی رطوبتوں کو کاٹ چھانٹ کر رقیق کر دیتا، اور معدے اور آنتوں کو ڈھیلا کر دیتا ہے، جس سے ان میں کٹا دگی پیدا ہو جاتی ہے، اور بے پختہ ان سے پسسلر نکل جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شہد کے پانی سے اکثر اوقات قرح کے سب سے بھی نکل جاتے ہیں۔ اگر یہ علاج کافی ثابت ہو تو خیر، ورنہ جو ارش سفر جلی سہل وغیرہ دیں، اور صفائی اور تنقیہ کے بعد مرلیض کو خوب سلائیں تاکہ دست و تے ٹک جائیں، کیونکہ نیند سکون سے مشابہ ہے اور بیداری حرکت سے مشابہ ہے) اور سکون سے مواد کا جوش اور ان کی حرکت ٹک جاتی ہے (جس سے دست و تے بھی بند ہو جاتے ہیں)؛ اور تاکہ روح کے تحلیل ہونے سے جو ضعف لاحق ہو اسے، وہ نیند کی وجہ سے دور ہو جائے؛ کیونکہ نیند کی حالت میں اصلی قوتیں اور حرارت غریزہ قوی ہو جاتی ہے، اور اس حالت میں روح اپنا عوض حاصل کر لیتی ہے؛ اور تاکہ جگر اور رگوں کے اندر جو کچھ فاسد غذاء موجود ہو، وہ نیند کی وجہ سے مہضم ہو جائے { اور اس کے پیٹ کو کپڑوں سے ڈھانگیں } تاکہ گرمی سے مراد باہر کی طرف کھینچ آئیں، اور آنتوں سے انکار رخ بدل جائے، اور دست بند ہو جائیں { اور اس کے بعد مرلیض کو حجام میں داخل کریں } تاکہ دست پورے طور پر بند ہو جائیں، اعضاء میں تری آئے، اور ان کی ماضی خشکی دور ہو جائے، اور تاکہ رگوں میں جو کچھ فاسد غذاء موجود ہو، وہ رقیق ہو جائے، اور اس کی خامی و غلطی کی وجہ سے رگوں میں سد سے نہ پیدا ہو جائیں { اور غذائیں ہلکی دیں }؛ مثلاً زود مہضم چڑھیں کے گوشت، ہمراہ آب انار، آب انگور خام، پھر بھاری غذائیں بتدریج بڑھا کر عادت تک پہنچائیں۔

**ہیضہ** ایک متعدی اور ہلک مرض ہے جو اکثر اوقات طاعون پھچک جیسے وبائی امراض کی طرح وبا پھیلا کر آتا ہے، بالعموم تے اور دست کثرت سے آتے ہیں اور مرلیض بہت جلد اور تیزی کے ساتھ قحطی درمیں نڈھال ہو جاتا ہے۔

یہ صرف انسان کو ہوتا ہے، اور یہ اگرچہ بالعموم برسات کے موسم میں پھیلا کرتا، اور وقتی ہوتا ہے، لیکن ہندوستان کے بعض مقامات میں، مثلاً گنگا اور برہم پتر کے

کناروں میں یہ مرض بارہ ہیضے رہتا ہے۔

ماہیبت: یہ ایک متعدی مرض ہے، جو ایک خاص قسم کے زہریلے مادہ سے لاحق ہوتا ہے، لیکن اس میں اختلاف ہے کہ یہ مادہ کس طرح سے مؤثر ہوتا ہے:

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ مادہ خون میں پھونک کر اعصاب شریکہ اور بیدار الخاف پر اثر کرتا ہے، جس سے آنتوں کی باریک عروق اپنے طبقات کے مغلوب ہو جانے کی وجہ سے کشادہ ہو جاتی ہیں، اور خون زیادہ مقدار میں پھونکنے سے خون کی انیت رستے لگتی ہے، اور پیپسٹروہ کی عروق خشک ہو جاتی ہیں، اس وجہ سے خون آگے بڑھنے نہیں پاتا۔

اور بعض لوگوں کی رائے ہے کہ یہ زہریلا مادہ خون میں شامل نہیں ہوتا، بلکہ معدہ میں پھونک کر آنتوں پر اثر کرتا ہے، جس کی وجہ سے تھے دوست آنے لگ جاتے ہیں، لیکن صحیح رائے یہ ہے کہ خون میں یہ مادہ جذب ہو کر آنتوں پر اثر کرتا ہے، مگر اس کے بعد یہ نہیں معلوم کہ کس طرح اس مرض میں خون کا دقیق وسیع حصہ خارج ہو کر آنتوں کی راہ حل جاتا ہے، جس کی وجہ سے خون گاڑا ہو جاتا ہے۔

اسباب: آب و ہوا کا تغیر اور فساد یعنی مادہ مرض سے ان کا ملوث ہونا اس مرض کا بڑا سبب ہے، آب و ہوا کا یہ تلوث و فساد بعض اوقات براہ راست بدن انسان پر مؤثر ہوتا ہے، لیکن بعض اوقات یہ فساد پھلوں، ترکاریوں، ساگ پات و غیرہ ایسا حیرانی غذاؤں مثلاً درودھ، گوشت وغیرہ کے ذریعہ، جسم انسان پر مؤثر ہوتا ہے۔ نیز گاہے وہ مخصوص مواد مذکورہ تقدیر انسان کی آنتوں میں پہنچ جاتے ہیں، اگر خلوص معدہ کی حالت میں لوٹ کنوئیں کا پانی پیا جائے تو اس مرض میں گرفتار ہو سکتا ہے۔ نیز نازک مزاج، کمزور، ڈرپوک اشخاص، اور وہ لوگ جنکا ہاضمہ کمزور ہو، یا غذا کے نہ لےنے کی وجہ سے وہ کمزور ہو گئے ہوں، یا وہ لوگ جو گندہ مقامات میں سکونت پذیر ہیں، تکان، مغلی، غذا کی بد مضی، رنج و غم، خوف، ایام ہیضہ میں تیز مہل لینا، اس کے معاون اسباب ہو کر آتے ہیں، نیز نشیمنی مرطوب مقامات، بہت سے آدمیوں کی تنگ اور گندہ رہائش، شراب خواری، ہیضہ زدہ مقام میں دوسرے صحیح آب و ہوا سے بیکار دار ہونا، ہیضہ میں اس سے پہلے مبتلا ہو چکنا اس کے اسباب معدہ ہیں۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ گرمی رنگت کے اشخاص اس میں زیادہ مبتلا ہو کر آتے ہیں۔ اس مخصوص مادہ کا اثر جسم انسان میں زیادہ تر مکھوں کے ذریعہ ہوتا ہے، موسم گرم گراور برسات میں عموماً و بانہ پھیلتا ہے، اگرچہ بعض مقامات میں بارہ ہیضے رہتا ہے اور ہمیں سے و بار کا بیج اطراف عالم میں پھرنے لگتا ہے۔

علامات مندرہ: مادہ مرض داخل بدن ہونے کے بعد مرض کا ظہور ایک سے چار دن تک ہوتا ہے۔ لیکن بالعموم یہ زمانہ ۱۲ اور ۱۴ گھنٹے سے تجاوز نہیں ہوتا۔ اس زمانہ میں مندرجہ ذیل

علامات ظاہر ہوتی ہیں:

طبیعت میں گھبراہٹ، بے چینی، کمزوری، استی اور پست ہمتی ہوتی ہے، چہرہ بے رونق سا ہو جاتا ہے، کبھی خفیف درد سرا پکڑ ہوتا ہے، جسم میں گرانی ہوتی ہے، ماضیہ خراب اور بھوک بند یا کم ہو جاتی ہے، پیاس زیادہ لگتی ہے، تسلی ہوتی ہے، مرض کے شروع ہونے سے پہلے عموماً دتین دست آ جاتے ہیں، کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ان علامات مندرہ میں سے ایک علامت ہی نہیں پائی جاتی اور دفعۃً مرض کا حملہ شروع ہو جاتا ہے۔

علامات: علامات کے لحاظ سے اس مرض کی تقسیم چار درجات میں کی جاتی ہے:

**درجہ اول:** ابتدائے مرض میں بالعموم صبح کے وقت پہلے پیٹ میں درد ہو کرتے اور دست آنے لگتے ہیں، دستوں میں پہلے فضلہ یعنی براز خارج ہوتا ہے، اس کے بعد چادروں کی پیچ کی مانند دست آنے لگتے ہیں، دست کے ساتھ یا بعد میں تے آنے لگتی ہے، اس میں پہلے غذا ٹھکتی ہے، اس کے بعد صفرا دی تے آتی ہے، اور پھر تے میں جو مادہ نکلتا ہے، وہ چادروں کی پیچ کے مانند ہوتا ہے، اس کے بعد دوسرا درجہ شروع ہو جاتا ہے۔

**درجہ دوم:** یہ درجہ "تزدید مرض" ہے، اس درجہ میں تے اور دست شدت سے آنے لگتے ہیں، لٹھ، پاؤں اٹھنے لگتے ہیں، سر اور پیٹ میں درد پیدا ہوتا ہے، پیاس کی شدت ہو جاتی ہے، لیکن پانی یا دوا پیئے ہی وہ چیز فرماتے کی راہ خارج ہو جاتی ہے، گھبراہٹ اور بے چینی میں زیادتی ہوتی جاتی ہے، اس کے بعد ضعف و نقاہت کا درجہ شروع ہو جاتا ہے۔

**درجہ سوم:** اس درجہ میں مریض نہایت کمزور ہو جاتا ہے، سر دپسینہ آنے لگتا ہے، ہاتھ ٹھنڈا ہوا معلوم ہوتا ہے، تمام جسم کی جلد نیلی پڑ جاتی ہے، ناخن بھی نیلے پڑ جاتے ہیں، تمام جسم ہون کے اند ٹھنڈا ہو جاتا ہے، کیونکہ دست دتے کی زیادتی کی وجہ سے رگوں سے خون کی اہمیت بہت بڑی مقدار میں خارج ہو جاتی ہے، جس سے خون گاڑھا ہو جاتا ہے، اور اسکا دورہ شست پڑ جاتا ہے، اور نتیجۃً جسم کی بیرونی حرارت کم ہو جاتی ہے، رخسارے بیٹھ جاتے ہیں، چہرہ لاغر ہو جاتا ہے، پیاس کی شدت ہو جاتی ہے، ہرٹ نیلے پڑ جاتے ہیں، آنکھیں پتھرا جاتی اور اندر گھس جاتی ہیں، اور ان کے چاروں طرف نیلگوں طے پڑ جاتی ہیں، پیشاب بند ہو جاتا ہے، بے چینی میں زیادتی ہو جاتی ہے، تنفس میں تکلیف ہوتی ہے، گنگوگرناد شوار ہوتا ہے، نبض ضعیف اور ٹھنڈی ہو چلنے لگتی ہے (نبض متفاوت) اس حالت میں تے دست گاہے بند ہو جاتے اور گاہے آتے رہتے ہیں۔ یہ حالت محض چند گھنٹے رہتی

ہے، اور اکثر اوقات تین سے بارہ گھنٹے کے اندر مریض فوت ہو جاتا ہے، اگر ایسے  
دلت سے گزر جائے تو مریض کے اچھا ہونے کی امید ہوتی ہے، جس کے بعد چوتھا درجہ  
شروع ہو جاتا ہے +

درجہ چہارم: یہ درجہ انحطاط مرض ہے، اس میں علامات میں ذلت رفتہ  
تخفیف ہو کر مرض بالکل رفع ہو جاتا ہے، چنانچہ تھکے دست بند، پیاس کی کمی، پیشاب کی آمد،  
نبض کی تیزی، چہرہ پر شگفتگی شروع ہو جاتی ہے، اور بعض مریضوں کو بخسار آ جاتا  
ہے +

معلوم ہوتا چاہئے کہ جب ہیضہ ہنایت شدید صورت میں پھیلا ہوا ہوتا ہے، تو بعض  
لوگوں میں شروع ہی سے جسم سرد پڑ جاتا ہے، اور تھکے دست آئے بغیر مریض انتقال کر جاتا  
ہے، اور یہ بہت ہلکے قسم ہوتی ہے۔ اسکو بند ہیضہ کہا جاتا ہے +

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ شدید ہیضہ میں دو چار دستوں کے بعد ہی ہاتھ پاؤں میں تشنج  
ہونے لگتا ہے، اور بہت جلد خطرناک علامات پیدا ہو جاتی ہیں +

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اگرچہ اہل مرض کی علامتیں دفع ہو جاتی ہیں، لیکن اس کے بعد  
غذائی طاری ہوتی اور مریض اسی سابق حالت میں ہلاک ہو جاتا ہے +

گاہے شدید علامتوں کے زایل ہونے اور مریض کے رو بہ بصحت ہونے کے بعد  
دوبارہ دست وغیرہ شروع ہو جاتے ہیں، اور ہنیاں ابے ہوئی، یا تشنج ہونے لگتا ہے،  
اور اس کے بعد مریض مر جاتا ہے +

عوارض: مرض ہیضہ میں بعض مریضوں کو درم معدہ کی وجہ سے شدت سے تھکے  
آنے لگتی ہے، بعض کو ہچکیاں اور ڈکاریں ستاتی ہیں، بعض کی بھوک زایل ہو جاتی ہے،  
بعض لوگ ذات الجنب، ذات الریہ، گردہ کے درم مزمن، درم اعمار، اسہال، زحیر  
مزمن، درم اہل الاذن، بخار وغیرہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں +

درجہ چہارم میں جو بخار ہوتا ہے، اس میں جلدی امراض مثلاً شری ربیتی، نسلہ، دردیہ  
(گلانی رنگ کے دجے) پیدا ہو جاتے ہیں؛ یا دوسری قسم کی پھنیاں نکل آتی ہیں، منہ  
آ جاتا ہے، حلق اور تھوک کی گلیاں متورم اور متشجج ہو جاتی ہیں، آنکھ کا طبقہ قرینہ زخمی  
ہو جاتا ہے، اور اگر یہ مرض زیادہ دنوں تک ہے تو سودا القینہ (فقر الدم) ہو جاتا ہے، اور  
وجہ تک کمزوری قائم رہتی ہے +

تفتیش: ہیضہ کا اشتباہ تھمہ، سنگیہ کی سمیت، اسہال صفرادی، دفیوسے  
ہو سکتا ہے،

لہذا ان کے علامات فارقہ ذیل میں لکھے جاتے ہیں:

## ہیضہ

(۱) ہیضہ میں اولاً دستوں میں فضلہ نکلتا ہے، اس کے بعد چادروں کی پیچ کے مانند دست آنے لگتے ہیں، اور تھے میں اولاً غیر منہضم غذا نکلتی ہے، اور اس کے بعد صفراوی تھے اور پھر پیچ کے مانند تھے آتی ہے،

(۲) ہیضہ کے عوارض شدید ہوتے ہیں، ایک دست کے بعد ہی مریض بے حد ضعیف ہو جاتا ہے +

## تخمہ

(۱) تخمہ میں تھے اور دستوں میں غیر منہضم غذا نکلتی ہے، اور اس کے نکلنے کے بعد بالعموم افادہ ہو جاتا ہے +

(۲) تخمہ کے عوارض شدید نہیں ہوتے اور مریض زیادہ ضعیف نہیں ہوتا +

## ہیضہ

(۱) ہیضہ میں پہلے طق میں درد نہیں ہوتا۔  
(۲) دست بالعموم تھے سے پہلے آتے ہیں۔  
(۳) پاخانہ بالعموم چادروں کی پیچ کے مانند پیلا سفیدی لیل ہوتا ہے، اور جب آتا ہے تو مسلسل اور بے اختیار نکلتا ہے۔

(۴) آواز مخصوص قسم کی بھٹی ہے، جیسے کوئی سیٹی بجاتا ہے یا گزرتی میں سے برتا ہے۔

(۵) آنکھ کے طبقہ لمعہ میں درم نہیں ہوتا ہے۔

(۶) ہیضہ میں موت کے بعد دریدی اجتماع خون پایا جاتا ہے۔

## زہر سنگیہ

(۱) تھے سے پہلے طق میں درد ہوتا ہے  
(۲) دست تھے کے بعد آتے ہیں  
(۳) پاخانہ خوب رنگین، خون آمیز بدبودار مڑور کے ساتھ ہوتا ہے، چادروں کی پیچ کے مانند شاذ و نادر ہوتا ہے۔

(۴) اس کے زہر میں آواز پر کوئی اثر نہیں پڑتا ہے۔

(۵) اس میں درم ہو جاتا ہے۔

(۶) اس کے زہر میں دریدی اجتماع خون نہیں ہوتا ہے۔

اسہال صفراوی کی خاص علامت، جس کی وجہ سے ہیضہ سے آسانی مٹا ہو جاتی ہے یہ ہے کہ اس میں دست اور تھے کی رنگت صفراوی ہوتی ہے۔

اسہال شبیہ ہیضہ کہ ہیضہ کی علامت مندرہ خیال کیا جاتا ہے، بعض وقت اس قسم کے دست اصلی مرض ہیضہ میں تبدیل ہو جاتے ہیں، لیکن اگر مناسب علاج کیا جائے تو ان کو اکثر آرام ہو جاتا ہے +

بعض بخاروں کے شروع میں درد دست آتے ہیں، ان سے مریض زیادہ کمزور نہیں ہوتا، اور نہ ہیضہ کے ابتدائے سرور ہو جاتا ہے۔

اگرچہ بینل ہیضہ میں ٹیفیس دشوار ہے، اس وجہ سے کہ وہ اس قدر شدید اور مہلک



ہوتا ہے، کہ دست اور رقبے کی ذہبت ہی نہیں آتی کہ مریض فوت ہو جاتا ہے +  
**انجام:** اس مرض کا انجام اکثر خراب ہوتا ہے، چنانچہ جب یہ وبا نہ پھیلتا ہے، تو  
 شفا کی کم امید ہوتی ہے، لیکن جب وبا خفیف ہو یا دوبارہ کا آخری زمانہ ہو، تو شفا کی  
 امید ہوتی ہے۔ جن لوگوں کے گردے ماؤف ہوں، اور وہ اس مرض میں گرفتار ہوں، تو شفا  
 کی امید کم ہوتی ہے۔ اور اگر مرض کا دورہ سوم زیادہ دیر تک رہے تو بھی انجام خراب  
 ہوتا ہے +

**اصول علاج:** ابتدائے مرض میں جبکہ تے اور دست آرہے ہوں تو ان کو فوراً نہ  
 بند کریں، بلکہ طبیعت کی مذکوریں، تاکہ زہریلے مادہ کا اخراج بخوبی ہو جائے۔ اس اصول  
 پر اس وقت تک عمل کریں جب تک کہ کمزوری کا بہت زیادہ غلبہ نہ ہو، لیکن جب کمزوری کا  
 غلبہ ہو تو ایسی ادویہ کا استعمال شروع کر دیں، جو اس مرض کے لئے فاذرہا اور تریاتی تاثیر  
 رکھنے والی ہوں، مثلاً مارچیل، پیتھ وغیرہ +

جب معدہ فاسد مواد سے بالکل پاک ہو جائے تو تریاتی ادویہ کے ساتھ ساتھ ممکن اور  
 معوی ادویہ بھی استعمال کریں +

اگر تے اور دست کسی طرح بند نہ ہوں، کمزوری کا غلبہ ہو، اور کمزوری سے مریض کے جان  
 کا خطرہ ہو تو قوی حابس ادویہ، مثلاً مرکبات اینون استعمال کر سکتے ہیں۔ لیکن ان میں تریاتی  
 اور دافع سمیت ادویہ بھی ہونی چاہئیں +

ابتدائیں مادہ اگر اوپر کی طرف (تے کی طرف) آئیں ہو تو اس کے اخراج پر مذکور کرنے کے  
 لئے بہت سا گرم پانی ٹنگ یا سکنجبین ملا کر پلائیں اور تے کرائیں،

اگر مادہ نیچے کی طرف آئیں ہو، جو آنتوں کے نفع و فزائے معلوم ہو سکتا ہے، تو جوارش  
 سفر جلی سہل یا جوارش شہریاں کھلا کر تلبین پر امانت کریں۔ یا تلبین کے لئے شربت درد مکر،  
 عرق بادیان، عرق نمناع، عرق گلاب، سکنجبین سادہ ملا کر تھوڑا تھوڑا پلائیں یا الودا گلفندیں  
 ملا کر کھلائیں +

الغرض جب معدہ اور آنتیں بخوبی پاک صاف ہو جائیں، خواہ وہ خود بخود صاف ہوں  
 یا ذریعہ ادویہ، تو اس کے بعد ایسی تریاتی ادویہ استعمال کریں، جو سمیت مرض کو رنج کرنے والی  
 ہوں، مثلاً مارچیل، دیانی، جدوار، بفسی، پیتھ ولایتی، کانفر، زہر ہرہ، خلطانی، فاذرہا، جیوانی  
 وغیرہ عرق گلاب، عرق کیوڑہ میں مسگر سکنجبین یہونی میں ملا کر ایک ایک گھنٹہ کے بعد  
 دوفین یار دیں +

معمولات مطلب: ہیضہ میں اکثر اوقات دو امداد میں نہیں ٹہرتی ہے، لہذا بہترین  
 تدبیر یہ ہے کہ مقدار خوراک کم کر دی جائے، اور ہر گھنٹہ آدھ گھنٹہ پر دو امداد گھونٹ گھونٹ

پانی جاتے، تاکہ معدہ پر بار نہ ہو، اور قے سے نہ نکل سکے۔  
 نشہ خہ: زہر ہرہ، لمبا شیر، پیکر جوارش غود ترش میں ملا کر پہلے کھلائیں، اوپر سے  
 شیرہ زرشک، شیرہ تخم کرفہ سیاہ، شیرہ آربخارا، عرق بادان، عرق کبوتر، عرق گلاب،  
 عرق بید شکر میں نکال کر اور شربت غورہ، شکر بجنین سادہ، یا لیمونی ملا کر حسب دستور ذکرہ  
 بالاپلائیں۔

اضافات: گاچہ پہلی دو دراقوں کے ساتھ ساق، انار دانہ، اور زہر ہرہ بڑھاتے ہیں،  
 گاچہ لعاب ہمدانہ، عرق کبوتر، شربت لیموں مریض کی حالت کے مطابق اضافہ کرتے  
 ہیں۔

گھنڈ ہر ہرہ، لمبا شیر کے ہمراہ کافر بڑھاتے ہیں، جس سے بہت ہی نفع حاصل ہوتا ہے۔  
 بارہا اس کی آزمائش ہو چکی ہے پھر شرع

نشہ خہ دیکھا: جدوار، پینتہ، نار جیل، دریائی، باریک پیکر جوارش تر ہندی میں ملا کر  
 پہلے کھلائیں، اوپر سے عرق گلاب، شکر بجنین سادہ ملا کر پلائیں۔  
 نشہ خہ دیکھا، عرق پیاز، ان بیکے چونہ کا نتھرا ہر پانی، عمل خالص سے میٹھا  
 کر کے تھوڑا تھوڑا پلائیں۔  
 اگر یہ گولی تیار کر کے ذکرہ بالانشہ کے ساتھ دی جائے، تو بہت فائدہ ہوتا ہے۔

نشہ حب: نار جیل، جدوار، پینتہ، دلالتی، چوب چوارا سبز، زہر ہرہ، لمبا شیر، زرد ناوا  
 عود خام، منہ تخم لیموں، مصطکی ردی، مرغ سیاہ کوٹ چھان کر عرق گاڈ زبان یا عرق بادان  
 یا عرق پودینہ میں چنے برابر گولیاں بنائیں اور دو گولی لے کر نسخہ ذکرہ بالا کے ساتھ کھلائیں۔  
 پیاس اور قے کی شدت کے وقت شربت انار اور شکر بجنین یا شربت ہی بارہا ہی  
 یا رب انار شیریں کو عرق گلاب میں ملا کر اور برف سے ٹھنڈا کر کے تھوڑا تھوڑا پلاتے رہیں، لہذا  
 برف کی کٹی چسائیں۔

یا زہر ہرہ کو عرق گلاب، عرق بید شکر میں مل کر کے اور شربت انار میویش پلائیں کبھی اس میں  
 شربت لیموں ملائے ہیں۔ یا انار ترش کو عرق گلاب میں لکر چھان کر اور برف سے ٹھنڈا  
 کر کے پلاتے ہیں۔

جب معدہ کا بخوبی تنقیہ ہو چکا ہو تو تے اور دستوں کو بند کرنے کے لئے یہ نسخہ پلائیں  
 نشہ خہ: پرست بیریں پستہ، لمبا شیر، دانہ الائی خرد، باریک پیکر شربت انار میں ملا کر  
 ہر وقت تھوڑا تھوڑا چھاتے رہیں۔

ہیضہ کی نشانات حرارت اور قے کو تکلیف دینے کے لئے آب لیموں برف سے ٹھنڈا  
 کر کے پلانا سود مند ہے۔

جب تھے اور دست کی کثرت ہوا اور مریض بہت کمزور ہو گیا ہو، تو صرف  
مغز کنول گٹھ کی اندرونی سبزی یا میوں کا تخم عرق گلاب میں گھسک پلائیں، اور تے کی شدت  
کو روکنے کے لئے رافوں اور بازوں کو کسکنا بھیجیں۔  
اور اگر مریض کے ہاتھ پاؤں میں تشنج ہو تو گھی میں کپڑا تر کر کے معدہ پر رکھیں،  
گرم پانی سے پاشو یہ کرائیں، گرم اینٹ یا گرم پانی کا شیشہ رافوں، اور بغلوں کے اندر  
اور ہاتھ پاؤں پر رکھیں۔ جانفل کو باریک پیسکر تلوں کے تیل میں ملا کر تمام بدن اور بالخصوص  
ہاتھ پاؤں میں نیم گرم مالش کریں، یا کاپٹیل، جانفل، لونگ، از عفران کو کوٹ کر خشک مالش  
کریں، یا صرف نمک شور کی خشک مالش کریں۔  
اور جواہر ہرہ دوا المسک معتدل جواہر دانی میں ملا کر عرق گلاب کے ساتھ صبح، درپہر،  
اور شام کے وقت دیں۔

اور اگر نفخ اور دست متشنج ہو تو یہ نسخہ پلائیں:

نشخہ: شیرہ بادیان، شیرہ الایچی کلاں، عرق گلاب میں نکا کر گلغند ملا کر پلائیں اور یہ  
ضاد پیٹ پر لگائیں۔

نشخہ ضاد: ایلو، مغز المتاس کو آب کوٹے سبز اور مغز گیکو اد میں پیکی  
ضاد کریں۔

غلہ ہذا عرق گلاب، سیرکہ ہلام ملا کر خفیف جوش دیں، اور کپڑہ بھگو کر پیٹ پر لگیں  
یا نمک شور، نمک سیاہ، تر کچور، بادیان باریک کوٹ کر اور اس کی پوٹی بنا کر ترے پر  
گرم کر کے شکم پر لگیں۔

غشی کے ازالہ کے لئے سر اور چہرے پر سرد پانی کے چھینٹے لگائیں، یا کافور کو عرق گلاب  
یا عرق کیڑہ یا عرق بید مشک میں حل کر کے سر اور چہرے پر چھڑائیں، دونوں بازوں اور دونوں  
پنڈلیوں کو کس کر باندھیں، اور یہ نسخہ پلائیں:

نشخہ: نار جیل دریائی، زہر ہرہ خطائی، ہمدار خطائی، پیٹہ دلائی کو عرق گلاب میں گھسکر  
حلق میں ٹپکائیں، یا تریاق فاروق کو عرق گلاب میں حل کر کے ٹپکائیں۔

ضعف کو دور کرنے کے لئے تریاق فاروق کو عرق گلاب کے ساتھ دیں، یا دوا المسک  
عرق بید مشک کے ساتھ دیں۔

اور اگر پیشاب بند ہو تو برگ شبت، برگ ڈھاک، برگ پیٹنگ، برگ انار،  
برگ کپاس کر پانی میں عرش دیگر گزروں اور شانہ بید لگیں، اور پھوک کر کچل کر ناف پر باندھیں  
اور یہ نسخہ پلائیں:

نشخہ: کباب چینی، اور فارخک کو گرم کر کے صاف کریں، اور شورہ قلی ملا کر پلائیں

اگر انخطاط مرض کے وقت بخار ہو جائے تو یہ نیک فال ہے، اس وقت کوئی گرم محرک چیز نہ دیں، بلکہ اگر ضرورت ہو میردات مفرہ دیں +

ایام نقاہت میں حصول شفا کے بعد کھانے پینے میں خاص احتیاط رکھیں کسی قسم کی برہمیزی نہ ہونے دیں، یہ بہت ہی نازک وقت ہے، اور بطور دوا جوارش شای، جوارش آلمہ عنبری، یا دنداروے لولی کھلائیں +

اگر قبض ہو تو آنہوں کے کھولنے کے لئے حقنہ کریں، جس کا ایک نسخہ یہ بھی ہے:

صابون دیسی روغن بید انجیر نیسگم پانی میں ملا کر حقنہ کریں +

اگر مہلکات رتوا کی شکایت ہو تو سرکہ روغن گل میں ملا کر تالپر رکھیں، اگر نقاہت کی حالت میں، پچکیاں آنے لگیں تو عرق کلاب، عرق قرینفل ملا کر پلائیں اسی طرح مقطر سرکہ دو تین تولہ عرق کلاب یا زبیر میں ملا کر دیں۔

یا عرق عجیب دو دو بند عرق پودینہ میں ملا کر دو دو گھنٹے کے وقفے سے پلائیں +

یا صرف اجوائن دیسی کا جراثمہ دو دو تین تولہ کی مقدار میں دو دو گھنٹے کے وقفے سے پلاتے رہیں، بعض مریضوں پر اس کے حیرت انگیز اثرات مشاہدہ میں آئے ہیں +

غذا: ہیضہ کے مریض کو مرض کی ابتدا اور شدت میں بالکل غذائے دیں، کیونکہ ایسی حالت میں کسی قسم کی غذا ہضم ہی نہیں ہوتی، اور مضرت ثابت ہوتی ہے۔ البتہ پیاس کی شدت کو روکنے کے لئے عرق کلاب، پچنہین میں ملا کر یا شربت یسوں میں ملا کر برف سے سرد کر کے گھونٹ گھونٹ پلاتے رہیں، یا برف کی ڈلی چسائیں، ضرورت کے وقت اگر طبیعت سبب خیال کرے، تو انار یا سنترہ کا پانی چھوڑ کر برف سے سرد کر کے گھونٹ گھونٹ پلا سکتے ہیں، جب مرض تقریباً دفع ہو جائے تو آتش جو، یسوں کا عرق ملا کر برف سے ٹھنڈا کر کے دیں، اس کے بعد بتدریج مرغ کا شوربہ، بکری کا شوربہ، ساگو دانہ، مونگ کی پتلی دال، انرم کچھڑی دے سکتے ہیں۔ چند روز کے بعد شوربا، چپاتی، مونگ کی پتلی دال اور کماٹم کچھڑی کھلانا شروع کریں، گھیا، تورنی، اور ٹنڈوں کی زکامی بھی چپاتی کے ساتھ اس وقت کھلا سکتے ہیں۔

تقیل، نفاخ، دیر ہضم غذاؤں سے اس مرض میں شروع سے آخر تک قطعاً پرہیز کر انیں +

**رہائش مریض اور دوسری ہدایتیں |** ہیضہ کے مریض کو تندرست آدمیوں سے

عائدہ ایک ایسے کھادہ کرے میں رکھیں، جس میں ہوا اور روشنی کی آمد و رفت اچنی طرح ہو، البتہ اگر مریض کو روشنی بڑی معلوم ہو تو کمرے کو دروازے بند کر کے یا پردے لٹک کر تاریک کر سکتے ہیں۔ اسکو آرام سے بستر پر لیٹا رہنے کی تاکید کریں، کسی ایسے شخص کو اس کے پاس حواض پر ہی کے ساتھ آنے دیں، جو رنج و ملکہ کی باتیں کرے اسکو صدمہ ہو چکا

اگر ہیضہ پیٹ میں درد یا مردگی شکایت بیان کرے تو گرم پانی سے سسٹنکیں، مریض کے سر کو پٹے سے ہوا دیں۔ اگر نیند آنے لگے تو آرام سے سونے دیں، کیونکہ مریض کو نیند آجاتی ہے، تو اس کی طبیعت اکثر اوقات سنبھل جایا کرتی ہے +

تذابیر محفوظ: عام صفائی کا بہت خیال رکھیں، روزانہ غسل کریں، پاک صاف کپڑے پہنیں، بستر کو دھوپ میں روزانہ خشک کیا کریں، پانخانوں اور نالیوں کی صفائی کی طرف خاص توجہ کریں، مکان یا آبادی کے پاس، یا گلی کے چروں میں گڑھے وغیرہ ہوں تو ان کو بھریں، اور اگر کوڑے کے انبار ہوں تو ان کو آبادی سے دور پھینکا دیں +

پانی کی صفائی کا خیال رکھیں، کیونکہ یہ مرض زیادہ تر پانی کے ذریعہ پھیلتا ہے، اس زمانہ میں پانی کو جوش دے بغیر ہرگز نہ پینا چاہئے۔ حتیٰ کہ منہ ماتھ دھونے، کلی کرنے اور برتن وغیرہ دھونے کے لئے جہ پانی استعمال کیا جائے، وہ بھی ابالا ہونا چاہئے۔ اسی طرح درود بھی جوش دیا ہوا پینا چاہئے +

غذا: دہائے ہیضہ کے ایام میں غذا لطیف، زود ہضم، مقررہ اوقات میں کافی چائے پیٹ بھر کر نہ کھانی چاہئے، اور جب تک خوب بھوک نہ لگے، اور پہلا کھانا ہضم نہ ہو جائے، اس وقت تک دوسرا کھانا نہ کھانا چاہئے، کھانے کے ساتھ لیوں، سرکہ، پیاز کا استعمال کرنا مفید ہے، یا ہلکا تیزاب گندھک پانچ قطرہ تھوڑے پانی میں ملا کر کھانے کے بعد پنی لینا چاہئے۔ نیز پوری، کجوری، حلہ، بٹھانی، بازاری کچے درودھ، مکھن، دھبی، پنیر، ربڑی وغیرہ سے پرہیز کرنا چاہئے۔ نیز پھلوں اور سٹری ترکیبوں سے بچنا چاہئے اور اگر ضرورتاً کھائے جائیں، تو اچھی طرح دھو کر کھائے جائیں۔ ترکیبوں کو پانی سے خوب دھو کر پکنا چاہئے۔ کھانے کی چیزوں کو ڈھانپ کر رکھنا چاہئے، تاکہ ان پر مکھیاں نہ بیٹھیں، و بار کے زمانہ میں بغیر ناشتہ کئے ہوئے گھر سے باہر یا ہیضہ کے مریض کے پاس ہرگز نہ جائیں +

ورزش سے پرہیز کریں، خواہ کسی قسم کی ہو، جہانی ہو یا داخلی، طے ذکر کی قوی عمل اس زمانہ میں نہ لیں +

عوارض نفسانی: اس زمانہ میں دل کو قوی رکھیں، سیر و تفریح کریں، رنج و غم، فکرو تردد، خوف و دہشت کو پاس نہ آنے دیں +

بدامضمیٰ اور اسہال وغیرہ اگر اس زمانہ میں آئیں تو عرق عیسیت عرق گاذربان یا عرق بادیان میں ڈال کر تین تین گھنٹہ کے بعد دیں، یا حسب کبریت کھلا میں چھین

# بھوک کی کمی اور بھوک کا نہ لگنا

(نقصان شہوتہ و لبطان شہوتہ)

**سبب (۱)** { اس کا سبب لگا ہے یہ ہوتا ہے کہ فم معدہ گرمی سے ڈھیلا ہو جاتا ہے، انکی اسی قوتیں کمزور ہو جاتی ہیں، گرمی سے مواد رقیق ہو کر اس کی طرف بہ کر آتے ہیں، اس کی قوت دافعہ کمزور ہو جاتی ہے، جس سے یہ بھرا رہتا ہے، اور بھوک مرجاتی ہے، ہاں سرد پانی پینے کی طلب ضرور رہتی ہے، اسی وجہ سے یہ تجربہ سے دیکھا جاتا ہے کہ جب دکن کی ہمار چلتی ہے (جو گرم ہے) اور جب گرما کا موسم ہوتا ہے تو بھوک ساقط ہو جایا کرتی ہے، برخلاف ازیں آتر کی ہمار جب چلتی ہے، اور جب سرما کا موسم ہوتا ہے، تو ایسی حالت نہیں پیدا ہوتی ہے؛ کیونکہ سردی سے معدہ شکر کر کشیف ہو جاتا ہے، اخلاط بھی اکٹھے ہو کر کشیف ہو جاتے ہیں، جس سے انکی مقدار چھوٹی ہو جاتی ہے، اور انکی نسبت سے اُنکا ظرف وسیع و فراخ ہو جاتا ہے، اور ان میں خلا پیدا ہو جاتی ہے، اور چونکہ خلاء ناممکن ہے، اس لئے رگیں خذار اور رطوبت کو چوسنے اور جذب کرنے لگتی ہیں، جس کا سلسلہ معدہ تک پہنچتا ہے اور بھوک لگ جاتی ہے۔

**علامات:** { جلی ڈکاریں آتی ہیں، جن میں کچھ ٹکی سی بدبو ہوتی ہے، کیونکہ معدے میں جو غذائیں پہنچتی ہیں، حرارت غریبہ کے قلبہ سے ان میں کسی قدر نقص پیدا ہو جاتا ہے، اور یہ کچھ جل جاتی ہیں، پیاس لگتی ہے، گرم غذاؤں سے (جن میں حرارت فعلیہ ہوتی ہے) نفرت اور سرد پانی سے راحت ملتی ہے۔

**علاج:** { سرد اور قابض دواؤں سے معدے کے مزاج کو درست کریں، جیسا کہ پہلے لکھا۔

**سبب (۲)** { لگا ہے اس مرض کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ معدے کے تمام اجزاء میں نہایت درجہ سردی لاحق ہو جاتی ہے، یہ سردی صرف فم معدہ میں نہیں ہوتی ہے، ورنہ جو عکلب (کتے کی بھوک) پیدا ہو جائے { اور قرب کی وجہ سے جو سرد ہو جاتا ہے، اور بھوک مرجاتی ہے، کیونکہ سردی سے معدہ کی حرارت وادراک اور اس کی قوت جاذبہ، بلکہ ساری قوتیں اسکا ضائع اور دافعہ باطل ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح جگر کی قوتیں بھی زائل ہو جاتی ہیں، اور جب یہی حالت ایک عرصہ تک قائم رہتی ہے تو خون فاسد ہو کر رقیق ہو جاتا ہے، اور تمام اعضا میں دس دس کر استتار پیدا کر دیتا ہے، مگر یہ صورت شاذ و نادر ہوتی ہے۔

**علامات:** { سردی معدہ کی طاقتیں اور اس کا علاج گزر چکا ہے، اس قسم میں جاش نہ

اور اس کا کھانا، اور باجرے کی سینگ نہایت مفید پڑتی ہے۔

**سبب (۳)** { آگاہ ہے اس مرض کا سبب یہ ہوتا ہے کہ معدہ میں صفراوی مادہ، یا بلیک مادہ ہوتا ہے جس سے معدہ اذیت پاتا ہے، نیز کڑواہن اور نیگنیت چونکہ طبیعت کے مخالف کیفیتیں ہیں، اسلئے اس حالت میں غذا کے جذب کرنے کی خواہش کے بجائے دفع کرنے کی خواہش ہوتی ہے۔

**علامات** : مذکورہ بالا مواد کی تیزی اور خرابی کی وجہ سے { معدہ میں جلن ہوتی ہے، مثلاً، اورتی عارض ہوتی اور سرد پانی پینے کی بے حد خواہش ہوتی ہے } اس لئے کہ سرد پانی سے معدہ کی حرارت اور جلن دور ہو جاتی ہے، اور یہ تیز غلط معدہ سے دھلکار نفع ہو جاتی ہے { منہ کڑوا، یا بلیک ہوتا ہے }

**علاج** { تھے اور دستوں کے ذریعہ ان مواد سے معدہ کو پاک کریں }۔

**سبب (۴)** { آگاہ ہے یہ مرض اس لئے ہوتا ہے کہ یسدار بلغم معدے میں کثرت سے جمع ہو جاتا ہے } اور معدہ میں چسپاں ہو کر اس کے اور سودار کے درمیان حائل ہو جاتا ہے، جو بہوک لگایا کرتا ہے۔ نیز اس حالت میں معدہ بھی غذا کے جذب کرنے کی طرف متوجہ نہیں کرتا، بلکہ مواد کے دفع کرنے کی طرف متوجہ رہتا ہے۔ نیز معدہ اس بلغم سے پر ہوتا ہے، اس لئے غذا کی طلب نہیں رہتی ہے۔

**علامات** { اس صورت میں سوزش نہیں ہوتی ہے } کیونکہ یہ تیز کیفیتوں سے خالی ہوتا ہے اور اگر کسی قسم کی تیزی ہوتی بھی ہے تو وہ معدے کے جوہر تک نہیں پہنچ سکتی ہے! کیونکہ بلغم معدہ میں چسپاں ہوتا ہے { پیاس بھی نہیں ہوتی ہے } کیونکہ اس میں نہ حرارت ہوتی ہے، اور نہ مذکورہ بالا کیفیات (کڑواہن و شوریت) ہوتی ہیں { اور مریض کا دل نقطہ ایسی چیزوں کو چاہتا ہے، جو بالفعل گرم ہوں، اور ان میں تیزی ہو } تاکہ اس سے بلغم گرم و رقیق ہو کر چھٹ جائے { پھر اس قسم کی تیز اور گرم چیزوں کے کھانے سے پیٹ پھول جاتا ہے } کیونکہ بلغم کی کثرت اور اس میں بلیں اس قدر ہوتا ہے کہ یہ گرم چیزیں اس کے چھانٹنے، دفع کرنے، اور خارج کرنے پر قادر نہیں ہوتی ہیں، بلکہ اس میں گرمی بڑھ چکا کہ معمولی سا تغیر پیدا کر دیتی ہیں، جس سے غلیظ، بخارات، اظہر کہ پیٹ میں نفخ پیدا کر دیتے ہیں { مثلاً آتی ہے } کیونکہ ان گرم چیزوں کے کھانے سے بلغم متحرک ہو کر کم معدہ تک پہنچ جاتا ہے، اور لیس کی وجہ سے وہ خارج نہیں ہو سکتا، اس لئے معدہ اسے دفع کرنے کی کوشش کرتا ہے { اور مذکورہ بالا ریح سے رجس سے پیٹ پھول جاتا ہے } تاہم معلوم ہوتا ہے، اور جب ڈکاریں آتی ہیں، تو آرام لیتا ہے۔

**علاج** { پھلرانی، ترا تیزک، ریح کبر، ایملون کے جوشاندے، اور شہد اور نمک سے اس بلغم کو رقیق و لطیف بنائیں، پھر سویا، اور مولیٰ گینج، لٹھی، نمک ہندی کا جوشاندہ بلیکین مٹی کے

ساتھ ہلا کر کرائے معدہ کو اس بلغم سے پاک کریں ؟ +

**سبب (۱۵)** { گاہے بھوک اس لئے اڑ جاتی ہے کہ معدہ میں متعفن اور گندے مواد جمع ہو جاتے ہیں } اور طبیعت اس کے دفع کرنے کی کوشش میں لگ کر غذا کی طلب سے اعراض کر لیتی ہے + علامات { مثلی آتی ہے، جی اُلٹ جاتا ہے } کیونکہ معدہ ان مواد سے نفرت کر کے انہیں دفع کرنا چاہتا ہے + چنانچہ اگر یہ معدہ کے جوف میں ہو گئے تو تے سے خارج ہو جائیں گے، اور اگر معدے کے طبقات میں چسپاں ہو گئے تو تے میں کچھ بھی خارج نہ ہوگا، اس اگر بہت سی غذا کھالی جائے تو اس سے ملکر کچھ مواد خارج ہو سکیں گے { منہ سے بدبو آتی ہے } کیونکہ گندے بخارات منہ کی طرف چڑھتے ہیں { پانسانہ میں سخت بدبو آتی ہے } کیونکہ کچھ مواد پانسانہ سے ملکر خارج ہو جاتے ہیں + علاج { کرائے معدے کو پاک کریں، اور دوا المسک اور جوارش عدد وغیرہ سے معدے کو قوی اور خوشبودار کریں } +

**سبب (۱۶)** { گاہے بھوک اس لئے اڑ جاتی ہے کہ بدن غذا کی طرف سے بے پرواہ ہو جاتا ہے } کیونکہ وہ بلغم خام سے پُر ہوتا ہے، جس کی اصلاح کرنے، پکانے، اور اسے جزو بدن بنانے کی طرف طبیعت متوجہ ہو جاتی ہے، اس لئے اعضاء عروق سے طلب کرنا اور چوسنا چھوڑ دیتے ہیں، اور عروق معدے سے چوسنا روک دیتے ہیں، اس لئے معدہ بھی غذا کی طلب نہیں کرتا ہے؛ کیونکہ بدن کو غذا کی ضرورت ہی نہیں رہتی ہے، جس طرح کچھ جیسے بہتر سے باور موسم سرما میں ایک عرصہ تک غذا سے بے پرواہ پڑے ہوتے ہیں؛ کیونکہ ان کے بدن میں کچھ اخلاط بہت ہوتے ہیں، جو موسم گرما، اور موسم خریف میں جمع ہو جاتے ہیں +

**علامات** { بدن مواد سے پُر ہوگا، مریض ایک عرصہ سے راحت و آرام میں ہوگا } راحت و آرام میں مواد کم تحلیل ہوتے ہیں، اور بدن میں مواد جمع ہو جاتے ہیں + علاج { چلیں پھریں، ریاضت زیادہ کریں، اور غذا کم کھائیں } کیونکہ زیادہ کھانے میں طبیعت غذا کے ہضم کرنے کی طرف متوجہ ہو کر ان مواد سے منہ موڑ لیتی ہے؛ نیز غذا کی وجہ سے مواد اور بھی اکٹھے ہو جاتے ہیں +

**سبب (۱۷)** { گاہے بھوک اس لئے اڑ جاتی ہے کہ بدن کی رطوبتیں کم تحلیل، اور کم خرچ ہوتی ہیں } اور جب خرچ کم ہوتی ہیں، تو اس کے عوض کی ضرورت کم پڑتی ہے، اور اعضاء غذا کو عروق سے کم چڑھتے ہیں +

لے ان مافصل کو جو موسم سرما میں بے من حرکت سے پڑے رہتے ہیں، حیوانات مثلاً کہتے ہیں { خائفہ : سرمانے والے } +



**علامات** { بدن کی جلد سخت اور ٹھوس ہوگی } اس لئے مسامات تنگ اور بند ہو گئے، اور ان سے رطوبتیں کم تحلیل ہو گئی، جس طرح ان جانوروں میں رطوبتیں تحلیل کم ہوتی ہیں، جن کی کھال ٹھیکروں کی طرح ٹھوس اور سخت ہوتی ہے، مثلاً پکھوے اگر وہ اگر گٹ وغیرہ + یہ جانور ایک عرصہ تک بھوکے رہ سکتے ہیں { اور مریض ایک عرصہ تک ترک غذا پر صبر کر سکیگا } یعنی وہ ایک عرصہ تک غذا بند کر کے صبر کے ساتھ رہ سکے گا؛ کیونکہ اسے بھوک اور غذا کی طلب ہی نہیں ہوتی ہے +

**علاج** { حام کرائیں } تاکہ جلد نرم اور مسامات بدن کشادہ ہو جائیں، اور مواد بدن تحلیل ہوں { پسینہ لائیں } تاکہ مواد تحلیل ہوں { ماش کریں } تاکہ مواد بدن تحلیل ہوں + { اور بدن کے مسامات کھولیں } سخت ریاضتیں کرائیں؛ جو شانڈوں میں بٹھائیں، جن میں مسامات کے کھولنے اور ڈھیلہ کرنے والی دوائیں پکائی گئی ہوں؛ اور گرم اور مسامات کے کھولنے والے روغن لگائیں + یہ ساری چیزیں محض اس لئے کی جائیں گی کہ بدن سے رطوبات زیادہ تحلیل ہو کر غذا کی ضرورت پڑے، اور اعضاء کے چوسنے کا سلسلہ فہم معدہ تک پہنچے +

**سبب (۸)** { گاہے بھوک اس لئے اڑ جاتی ہے کہ جگر ضعیف ہو جاتا ہے، یا اس میں سدے پیدا ہو جاتے ہیں، اس لئے وہ معدہ سے کیلوس جذب نہیں کر سکتا ہے، اور معدہ غذا سے پڑ رہتا ہے، اور اس کی طلب نہیں کرتا +

**علامات** { مختلف رنگ کے دست آتے ہیں } جو گاہے سفید ہوتے ہیں، اس لئے کہ جو کیلوس جگہ کی طرف جاتا ہے، وہ سفیدی کی حالت میں آنٹوں کی طرف اتر جاتا ہے؛ اور گاہے سبز رنگ کے آتے ہیں؛ کیونکہ کیلوس کسی قدر اساریقائیں رک کر حرارت عارضیہ کی وجہ سے متغیر ہو جاتا ہے؛ اور گاہے صفراء کی آمیزش سے دست زرد رنگ کے آتے ہیں +

**علاج** { غذا کی نفوذ کرانے والی، جگر کی قوت بخشنے والی، اور اس کے سدے کھولنے والی دوائیں استعمال کریں } جیسا کہ امراض جگر میں آئے گا +

**سبب (۹)** { گاہے بھوک اس لئے اڑ جاتی ہے کہ فہم معدہ پر سودا ہو جاتا ہے، وہ راستے کے بند ہونے سے رک جاتا ہے، جس سے وہ دغدغہ بند ہو جاتا ہے، جو سودا کی ترشی کے لذت و جدت سے معدہ میں پیدا ہوا کرتا ہے، اور اس کی دباغت و مصطفیٰ بھی نہیں ہو سکے گی، جو اس کے کیسلے پن کی وجہ سے ہوا کرتی ہے، اور اس سے غلیظ اور لیسدار رطوبتیں پاک ہو ا کرتی ہیں، اس لئے یہ رطوبتیں کسی قدر معدے کی سطح پر رہتی ہیں، جنہیں معدہ دفع کرنا چاہتا ہے، اور جذب غذا سے منہ موڑ لیتا ہے +

**علامات** { بھوک نہیں لگتی ہے، لیکن اگر کسی وقت مریض کھا لیتا ہے تو وہ مہضم بھی ہو جاتا ہے } کیونکہ معدہ صبح اور اس کی قوت باضمہ درست ہوتی ہے { اور ترش اور

قابل چیزوں کے کھانے کے بعد بھوک لوٹ آتی ہے؟ کیونکہ یہ بھی سودا کی طرح دھند پیدا کرتی، اور معدے کو صاف کرتی ہیں (گویا یہ چیزیں سودا کے قائم مقام ہو جاتی ہیں) جن کا معدے کی طرف آنا بند ہو گیا ہے؟ اسی وجہ سے گرم مالک کے باشندے روزوں میں پہلے سرکہ سے افطار کرتے ہیں، جس سے بھوک ہلک اٹھتی ہے، جس طرح سودا کے گرنے سے بھوک لگا کرتی ہے۔ اور چونکہ سودا رطال کے اندر بند رہتا ہے اس لئے (کئی بھی بڑھ جاتی ہے)۔

**علاج** {بڑھی ہوئی تلی کا جو علاج ہے، وہی علاج یہاں کریں؛ تالیوں کو کھولنے کے لئے سکبجین بروری اور کوایتھ کھلائیں؟ رکوا ہیپخ: وہ سالن، یا ترکاریاں ہیں، جو روینہ، دودھ، اور دوسرے مصالح کے ساتھ تیار کی جاتی ہیں (مثلاً کاغ کبر، کاغ کبر، کاغ انجودان، رانجودان، درخت ہینگ) (سرکہ کے اچار استعمال کریں، جو دوسرے تخم کے ساتھ سرکہ میں ترکیب کئے ہوں؟ مثلاً کبر، انجیر، اسن، جو سرکہ میں تخم کرش، بادیان، تخم سداب، اور اجوان دیسی کے ساتھ بھگونے گئے ہوں) اور ان دواؤں سے بے کرائی نہایت مفید ہے، جو مواد کو کاٹ چھا کر رقیق کر دیں؟ مثلاً تخم مولی، ترانینگ، سویا، ننگ، بورہ ارینی (جو کھار) ہمراہ سکبجین علی؟ کیونکہ جس سبب سے سودا رطک جاتا ہے، یہ تے بدن اور اطمالیں زبردست تحریک پیدا کر کے اسے زائل کر دیتی ہے؟ اسی وجہ سے یہ طبعی مقولہ مشہور ہے کہ ”تے بدن کے لئے ایسی ہے جیسے زمین کے لئے زلزلہ“ (اور وہ سبب کیا ہے؟ وہی سدا ہے، جو رطال اور معدے کے درمیان پیدا ہو جاتا ہے؟ اس کے زائل ہو جانے سے نالی کھل جاتی ہے، اور بند کرنے والا مادہ ہٹ جاتا ہے۔

**سبب (۱۰)** {گاہے بھوک اس لئے باطل ہو جاتی ہے کہ تم معدے کی حس باطل ہو جاتی ہے؟ اس لئے وہ تہ رگوں کے جوڑے سے متاثر ہوتا ہے، اور نہ سودا کی تیزی اس میں لگتی ہے؟ اور حس کے باطل ہونے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ دماغ سے اس کی طرف آنے والے پتھے میں کوئی آفت پہنچ جاتی ہے؟ اور یہ پتھے دماغی اعصاب میں سے چھٹے جوڑے کی شاخ ہے (جو کہ بعض لوگ اپنے طرز شمار سے گیارہویں جوڑے کی شاخ کہتے ہیں)۔

**علامات** {وقت ماضیہ، اسکہ، اور دافعہ کے افعال درست ہوتے ہیں؟ صرف قوت جاوہ کا فضل (طلب غذا) جاتا رہتا ہے؟ معجون ظاہری جیسی تیز چیزوں کی تیزی سے تکلیف نہیں پہنچتی ہے، اور نہ ان سے ہلکی آتی ہے؟ کیونکہ ان سے تم معدہ میں کسی قسم کی اذیت پہنچتی ہی نہیں ہے؟ اور نہ ان تیز چیزوں کے کھانے سے تلی آتی ہے؟ اگرچہ خلاف معدہ کی صورت میں ہمارے کیوں نہ کھائیں، جس کی وجہ ہم بتا چکے کہ معدہ کی حس ہی باطل ہو جاتی ہے۔

**علاج** { اس کا دشوار ہے } کیونکہ اگر اس پٹھے کا صرف مزاج خراب ہو گیا ہے، اور کسی قسم کا مادہ نہیں ہے تو اس صورت میں یہ ناممکن ہے کہ مخصوص طور پر اس پٹھے کا مزاج بدل دیا جائے، اور بدن کے دوسرے اعضاء میں تبدیلی نہ پیدا ہو، اور اگر مزاج کی خرابی کسی مائع سے ہوئی ہے، تو اس صورت میں یہ ناممکن ہے کہ ایک درد فہم میں مخصوص طور پر اسکے مائع کو نکال دیا جائے، اور بدن کے دوسرے حصہ میں کوئی اثر نہ پہنچے؛ کیونکہ یہ پٹھا دوا کی رسائی سے دور واقع ہے، بلکہ جب کبھی اس کے مزاج کے بدلنے کی کوشش کی جائے گی، یا جب کبھی اس کا مادہ خارج کیا جاوے گا، تو سارے بدن کا مزاج بھی اس کے ساتھ متغیر ہو جائے گا، اور تمام بدن سے اخلاط خارج ہو جائیں گے، اور اس میں جتنا کچھ ضرر ہے وہ ظاہر ہے؛ کیونکہ جب تک اس کا مزاج بدلے گا، یا اس کے مواد خارج ہونگے، اس وقت تک بدن کی حالت نہ معلوم کس درجہ متغیر ہو کر نڈال ہو جائے گی، اور اچھے اخلاط خارج ہو کر نہ معلوم کس درجہ ضعف و لاغری پیدا ہو جائے گی، اور صحت کا مزاج بدل کر کہاں سے کہاں پہنچے گا (مگر بہر صورت علاج کرنا چاہئے، اور دماغ میں تقویت پہنچانی چاہئے) اس مقصد کے لئے پہلے دست آور گولیوں اور ایارجات سے دماغ کا تنقیہ کرنا چاہئے، پھر معجون، مناسب اقسام کے روضن، اور خوشبوئیں استعمال کریں +

**اسباب** : سندھ جہ ذیل اسباب سے بالعموم اشتہار کم ہو جاتی ہے : مزمن درم معدہ یا زخم معدہ کا موجود ہونا، روغنی اغذیہ کا زیادہ استعمال کرنا، زیادہ مقدار میں کھالینا، ثقیل، فحاش، دیرہضم اشیاء اور شراب وغیرہ کا کثرت استعمال کرنا، فعل ہضم کا خراب رہنا، صبی کمزوری کا موجود ہونا، آفات ہضم میں سرطان کلایا جانا وغیرہ +

**علامات** : بھوک کم لگتی ہے یا بالکل نہیں لگتی، گاہے غذا سے بالکل تنفر ہو جاتا ہے، ایسی حالت میں اس امر کی ضرورت واقع ہوتی ہے کہ مریض کو جبراً کھانا کھلایا جائے، تاکہ قوت زیادہ نڈال نہ ہو جائے +

**معمولات مطب** : اگر مزمن درم معدہ یا زخم معدہ وغیرہ کی وجہ سے ہو تو اس کا علاج آگے بیان کیا جائے گا +

اگر روغنی اور کچی اغذیہ کا استعمال سبب مرض ہو تو ایسی اغذیہ کا استعمال ترک کر دیں، اور سندھ جہ ذیل نسخوں میں کوئی نسخہ استعمال کرائیں :

**نسخہ** : حارث عود ترش پہلے کھلائیں، اوپر سے شیرہ بابیان، شیرہ زرد شک شیرہ کریم، عرق بابیان میں نکال کر کینجین ملا کر دیں،

اور کھانے کے بعد سفوف نفعاء کھلادیا کریں +

**سفوف نفعاء** : پودینہ خشک، گرد سیاق، نمک طعام، مرچ سیاہ، کرکٹ چان کر



کے درمیان رکھ کر ہمیشہ چبا کر قی، اور گاہے نگل بھی جاتی تھی +

اسباب (ان بڑی خواہشات کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ معدے کی چٹنوں، اور اس کے شکن میں ردی اور برے مواد، مثلاً کچے اور لیسدار بلغم جمع ہو جاتے ہیں، جو خلاف معتاد ہیں، یعنی ان کی کیفیت صحت اور عادت کے مخالف ہوتی ہے، اس لئے طبیعت ایسی چیزوں کو چاہتی ہے، جو خلاف معتاد چیز کے مضاد ہوں (برے مواد کے کچے دشمن ہوں) مثلاً مرچیں، چونا وغیرہ، تاکہ اس دشمن کی امداد سے ان مواد کو دور کر دے، طبیعت ان چیزوں کو (مثلاً مرچوں اور چونا وغیرہ کو) اس لئے چاہتی ہے کہ اس وقت میں یہ چیزیں طبیعت کے مخالف نہیں ہیں، بلکہ نہایت موافق و مناسب ہیں؛ کیونکہ ان کی امداد سے طبیعت کی عارضی اذیت (جو بلغم وغیرہ سے لاحق ہوتی ہے) دور ہو جاتی ہے + یہ چیزیں اس حالت میں ایسی ہی موافق ہیں، جس طرح صحت کی حالت میں اچھی غذائیں مناسب ہوتی ہیں، اور طبیعت ان کو چاہتی ہے + (اور جو چیزیں خلاف معتاد کے مضاد ہیں، وہ خود بھی خلاف معتاد ہیں؛ ہاں وہ معتاد کے مضاد نہیں ہو سکتی ہیں؛ کیونکہ دو چیزیں، جو باہم متافی ہوتی ہیں، یعنی جو آپس میں نہایت درجہ اختلاف رکھتی ہیں، وہ ایک دوسرے کے مقابلہ میں بالکل کٹاوتے واقع ہوتی ہیں) اور ان دونوں متافی چیزوں کے درمیان نہایت درجہ بعد و اختلاف ہوتا ہے (اور اسی طرح اس کا عکس ہے) یعنی جو دو چیزیں ایک دوسرے کے مقابلہ میں کٹاوتے واقع ہوتی ہیں، وہ آپس میں متافی ہوتی ہیں +

عکس کا یہ مطلب اس وقت ہو سکتا ہے، جبکہ عکس سے مراد عکس مستوی ہو، اور عکس مستوی کے معنی منطق میں یہ ہیں کہ کسی جملہ کے پہلے جز کو دوسرا جز بنا دیا جائے، اور دوسرے جز کو پہلا جز بنا دیا جائے، اور وہ بھی اس طرح کہ جس طرح پہلا جملہ سچا تھا، اس میں بھی اس کی صداقت اسی طرح قائم ہے، مثلاً ایک جملہ ہے کہ "سارے آدمی ہنستے ہیں، ان کا عکس مستوی یہ ہو گا کہ جو ہنستے ہیں، وہ آدمی ہیں" یعنی آدمی کے سوا دوسرے نہیں ہنستے یہاں بھی اسی طرح کیا گیا ہے کہ "جو باہم متافی ہوتے ہیں، وہ کنارے میں واقع ہوتے ہیں" اس کا عکس مستوی یہ ہے کہ جو کنارے میں واقع ہوتے ہیں، وہ باہم متافی ہیں، مثلاً سیاہی و سفیدی باہم متافی ہیں، اور دونوں کے درمیان دوسرے رنگوں کے مقابلہ میں نہایت درجہ اختلاف و بعد ہے، برخلاف ازیں سرخی، زردی وغیرہ آپس میں اتنا اختلاف نہیں رکھتے ہیں، اس لئے اگر سارے رنگوں کو لحاظ اختلاف ایک جگہ جمع کریں تو اگر سفیدی ایک سرے پر ہوگی تو سیاہی دوسرے سرے پر، اور باقی دوسرے رنگ آگے درمیان آئیں گے۔ یہ مطلب تو عکس مستوی ہونے کی ضرورت میں تھا +

مگر بعض لوگوں نے مصنف کے قول میں عکس سے عکس نفیض مراد لی ہے، اور وہ یہ مطلب

یہاں کرتے ہیں کہ جو چیزیں کنارے میں نہیں ہونگی، وہ باہم متافی بھی نہ ہو سکیں گی +  
عکس نقیض کے معنی منطبق میں یہ ہیں کہ کسی جگہ کے دوسرے جزو کی نقیض کو یعنی اس جزو  
کے منفری کو، جملے کا پہلا جزو بنا دیں، اور اس کے پہلے جزو کی نقیض کو دوسرا جزو بنا کر یکساں  
جگہ تیار کر لیں کہ وہ پہلے کی طرح سچا ہے، مثلاً ایک جملہ ہے کہ ”سارے انسان جیوان ہیں“  
اس کا عکس نقیض یہ ہوگا کہ ”جو جیوان نہیں ہے وہ انسان نہیں ہے“ اسی طرح یہاں سمجھو کہ ”جو  
چیزیں باہم متافی ہوتی ہیں، وہ ایک دوسرے سے نہایت درجہ اختلاف رکھتی ہیں“ اس کا عکس  
نقیض یہ ہوگا کہ ”جو دو چیزیں باہم نہایت درجہ اختلاف نہیں رکھتی ہیں، وہ باہم متافی نہیں  
ہو سکتی ہیں“

مصنف نے یہ شکل عبارت جو لکھی ہے، وہ شیخ کی عبارت ہے، جسکی وضاحت استاد  
علامہ نے کلیات کی شرح میں اس طرح کی ہے کہ ”دو چیزوں، جو دردی یعنی مثبت ہوں، منفی نہ  
ہوں، اور کسی جگہ ایک دوسرے کے بعد آ سکتی ہوں، اور ان دونوں کے درمیان نہایت درجہ  
اختلاف ہو، تو ان دونوں چیزوں کو ضد یا متضادین کہتے ہیں، مثلاً سیاہی و سفیدی  
ایہ دونوں آپس میں ضد اور متضاد کہلاتی ہیں؛ کیونکہ یہ دونوں مثبت ہیں، کسی جگہ ایک دوسرے  
کے بعد آ بھی سکتی ہیں اور ان دونوں کے درمیان انتہائی درجہ کا اختلاف ہے، برخلاف  
اس کے جو دو چیزیں ایک دوسرے سے مختلف ہوں، مگر یہ ضروری نہیں کہ ان دونوں کے  
درمیان اختلاف کا انتہائی درجہ ہو، تو ان دونوں کو ایک دوسرے کا مخالف کہتے ہیں مثلاً  
شرخی اور سیاہی و سُرخی اور سیاہی میں انتہائی درجے کا اختلاف نہیں ہے، جو سفیدی  
اور سیاہی کے درمیان ہے، اور ان دونوں کی ماہیت ایک دوسرے سے جدا گانہ بھی ہے  
اس سے معلوم ہو گیا کہ مخالف بمقابلہ مضاد کے زیادہ عام ہے (کیونکہ مخالف دونوں صدقوں  
میں بولا جاسکتا ہے، خواہ اختلاف نہایت درجہ پر ہو، یا اس سے کم ہو) اور یہ قانون بھی  
مسلمات میں سے ہے کہ جو چیز کسی ضد کے مخالف ہوتی ہے، وہ اس کی ضد نہیں ہو سکتی ہے  
(صرف مخالف ہی ہے) کیونکہ ان دونوں کے درمیان انتہائی مرتبہ کا اختلاف نہیں ہو سکتا ہو  
ورنہ ایک ہی شے کی دو ضدیں ہوں (اور یہ محال ہے مثلاً سیاہی و سفیدی آپس میں ضدیں  
ہیں، اور سُرخی دونوں سے مخالف ہے؛ یہ سُرخی، سیاہی، یا سفیدی کی ضد نہیں ہو سکتی،  
یعنی ان کے درمیان انتہائی اختلاف نہیں ہو سکتا، وہ انتہائی اختلاف فقط سفیدی و سیاہی  
کے درمیان ہے، ورنہ لازم آئے کہ سفیدی کی دو ضدیں ہوں ایک سیاہی، اور دوسری سُرخی،  
اور یہ محال ہے) +

جب یہ معلوم ہو گیا تو سمجھو کہ جب مدے میں کوئی مادہ اس قسم کا آ جاتا ہے، جسکی کیفیت  
طوبہ و صحت کے مخالف ہے، تو طبیعت ایسی چیز کو چاہتی ہے، جو اس مادہ مخالف کے مضاد

ہو، مثلاً مٹی اور کوئلے وغیرہ؛ کیونکہ ان میں خشک کرنے، یا کاٹنے کی طاقت ہوتی ہے؛ یہ طاقت مادہٴ مخالف کی کیفیت سے متضاد ہے۔ اور یہ مادہ جو معتاد (اخلاط طبعیہ) کا مخالف ہے، معتاد کا متضاد نہیں ہو سکتا، نہ اس لئے کہ اگر معتاد کا متضاد ہو تو اس کا معدے میں جمع ہونا محال ہو، کیونکہ لوگ جو کہتے ہیں کہ دو ضدیں ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتی ہیں، اسکا مطلب یہ نہیں ہے کہ ایک مقام میں کسی طرح یہ جمع ہی نہیں ہو سکتی ہیں بلکہ اسکا مطلب یہ ہے کہ ایک متعین مقام میں دو درجہ جمع نہیں ہو سکتی ہیں، ایک جگہ کے دو الگ الگ حصوں میں جمع ہو سکتی ہیں؛ بلکہ اس امر کی وجہ یہ کہ جو مادہ معتاد کا مخالف ہے، وہ معتاد کا متضاد نہیں ہو سکتا، یہ ہے کہ اگر وہ متضاد ہو تو یہ مرض ہی نہ پیدا ہو سکے؛ کیونکہ جب وہ مادہ معدے میں اپنی ضد کے ساتھ جمع ہے، جیسا کہ فرض کر لیا گیا ہے، کہ معتاد یعنی طبعی اخلاط اس کے متضاد ہیں اور اس کی ضد اس کے پاس حاضر اور موجود ہے، تو کون سے اور مٹی وغیرہ کی طلب ہی نہ ہو سکتی؛ کیونکہ اس مادہ کی ضد اس کے پاس موجود مان لی گئی ہے؛ اور جو چیز اس موجود ہو، اس کے طلب کے کیا معنی؟ جب ثابت ہو گیا کہ مادہ، جو معتاد کا مخالف ہوتا ہے، معتاد کا متضاد نہیں ہو سکتا، پس جو چیزیں اس مادہ کے متضاد ہیں، مثلاً کوئلے وغیرہ، وہ بھی حسب قاعدہ مذکورہ بالا معتاد (طبعی اخلاط) کے متضاد نہیں ہو سکتی ہیں؛ کیونکہ معتاد اس مادہ اور اس کی ضد کے وسط میں واقع ہے۔ اگر معتاد ان کے درمیان میں نہ ہو، بلکہ ان کے مقابلہ میں کنارے ہو (جس طرح ضدین بالکل کنارے ہوتی ہیں) تو وہی خرابی لازم آئے گی کہ ان کی دو ضدیں ہو جائیں گی (مثلاً مواد مذکورہ کی ایک ضد کوئلے، چوہ وغیرہ ہیں، اور دوسری ضد یہ طبعی اخلاط بھی ہو جائیں گے، جو معتاد ہیں)۔

فاضل علامہ نے خواجہ نصیر الدین طوسی کا قول اس جملہ کی شرح میں کہ ”جو چیزیں منافی و متضاد ہوتی ہیں، وہ کناروں میں ہوتی ہیں، اور اسی طرح اس کا عکس ہے“ نقل کیا ہے کہ جو چیزیں ان ردی مواد کی کاٹنے اور چھانٹنے والی ہیں، یعنی ان مواد فاسدہ کی ضدیں ہیں، مثلاً چوہ وغیرہ، وہ معتاد یعنی طبعی اخلاط کے مخالف بھی ہونگی، اور معتاد کی ضد یعنی سم اور زہر کے مخالف بھی ہونگی، لیکن ان دونوں میں سے کسی کی ضد نہ ہونگی (یعنی چوہ مٹی وغیرہ نہ طبعی اخلاط کی ضد ہونگی، اور نہ زہر کی ضد ہونگی)؛ علیٰ ہذا ان چیزوں کی ضد یعنی مٹی فاسد مواد بھی معتاد اور ضد معتاد کے مخالف ہوں گے، ان کے ضد نہ ہو سکیں گے۔

مسبیحی نے اس کلام کہ اس طرح حل کیا ہے کہ سبب ہم یہ فرض کریں کہ معدے کا اصلی مزاج کسی قدر گرم ہے، اور اس میں سرد مواد جمع ہو گئے ہیں، تو اس وقت طبیعت ایسی چیزوں کو چاہے گی، جو ان سرد مواد کو تحلیل و رقیق کر دیں۔ ایسی حالت میں یہ ضروری ہے کہ ان چیزوں کی گرمی معدے کی اصلی گرمی سے زیادہ ہوگی، ورنہ یہ چیزیں تحلیل و رقیق کرنے پر قادر نہ ہو سکیں گی۔

لیکن ساتھ ہی یہ چیزیں معدے کی اصلی حرارت سے دو طور پر مخالف ہوتی: اول ترس ملو  
 پر کہ آگنی حرارت معدے کی حرارت سے زیادہ ہے۔ دوم اس طور پر کہ ان کی حرارت مانگنا  
 ہے اور معدے کی حرارت اصلی اور طبعی ہے۔ پس دوا کی جس گرمی کی طبیعت نے چاہا ہے،  
 وہ معدے کی حرارت معتادہ (طبیعیہ) سے بھی مخالف ہوتی، اور معدے کے سرد مواد کی سردی سے  
 بھی مخالف ہوگی۔ پس دوا کی حرارت، جسکو طبیعت طلب کرتی ہے، اور سرد مواد کی سردی،  
 جس کے دور کرنے کے لئے طبیعت دوا کو چاہتی ہے، یہ دونوں آپس میں متضاد ہوتے ہیں اور  
 گرمی سردی آپس میں اتنا شدید اختلاف رکھتے ہیں کہ ایک دوسرے سے یہ بالکل سرے پر تھ  
 ہیں (ہس سے معلوم ہو گیا کہ جو چیزیں باہم متضاد ہوتی ہیں، وہ کناروں میں رہتی ہیں)۔  
 { اور گاہے ایسی بڑی خواہشات اس لئے نہیں پیدا ہوتی ہیں کہ فاسد مواد کی اذیت کو  
 دور کرنے کے لئے طبیعت بڑی چیزوں کو چاہتی ہے، بلکہ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ یہ مواد بذات  
 خاص اپنی جیسی چیزوں کو چاہتے ہیں، جس طرح دماغ کے اگلے حصہ میں متعفن مواد جمع ہو کر بڑی  
 بوڑوں کو چاہتے ہیں، اور انکو اچھا سمجھتے ہیں اور ایسا اس وقت ہوتا ہے، جبکہ ان مواد کا طبیعت  
 پر اتنا غلبہ ہو جائے، کہ بدن کی اصلی قوتوں کو اپنا تابع اور غلام بنالیں کہ جس طرح چاہیں ان قوتوں  
 سے کام لیں، اور چونکہ یہ مواد طبیعت کے مخالف ہوتے ہیں، اسلئے ان کی طلب اور آگنی خواہش  
 بھی طبعی خواہش کے مخالف ہوگی، اور جو خواہشیں طبعی خواہشات کے مخالف ہوں گی، وہ ایسی  
 چیزوں کی طرف مائل ہوتی، جو طبیعت کے مخالف اور غیر طبعی مواد کے مشابہ ہوں، مثلاً جن  
 لوگوں کے بدن میں گرم و خشک، اور نمکین مواد جمع ہو جاتے ہیں، انہیں خشک کی ہوتی تمکین  
 پھلی کی خواہش ہوتی ہے، اور جن لوگوں کے بدن میں سرد و تر مواد اکٹھے ہو جاتے ہیں، وہ وہی  
 کی خواہش رکھتے ہیں۔ گاہے اس قسم کے دو یا تین مواد ایک ہی بدن میں مختلف قوت و طاقت  
 کے جمع ہو جاتے ہیں، مثلاً ایک فم معدہ میں ہوتا ہے، تو دوسرا قعر معدہ میں ہوتا ہے، جو ہر حکم  
 فم معدہ تک پہنچ جاتا ہے، اور تیسرا دماغ میں ہوتا ہے، جو فم معدہ پر گرتا ہے۔ یہ مادہ خواہ قعر  
 معدہ میں ہو، یا دماغ میں، اس کا فم معدہ تک پہنچنا ضروری ہے، کیونکہ کسی چیز کی خواہش اگر ہوتی  
 ہے تو فم معدہ ہی سے ہوتی ہے۔ اس مرض کی اس خاص قسم کو، جس میں بڑے مواد اپنی جیسی  
 بڑی چیزوں کو مشابہت کی وجہ سے چاہتے ہیں، ابو صاہی نے اس طرح ثابت کیا ہے کہ ایک  
 عورت، جس کے پیٹ میں پھوڑا تھا، باوجود شدید رکاوٹ کے ہڑتال کھانا چاہتی تھی، اہاں جب  
 پھوڑا پھوٹ گیا تو قسمیں ایسے مواد خارج ہوئے، جو رنگ و بو میں ہڑتال سرخ اور زرد کے  
 مشابہ تھے، نیز جن کے بدن میں بڑے سوداوی مواد جمع ہو جاتے ہیں، وہ سرکہ اور ترش چیزیں  
 کھانی چاہتے ہیں، اور جب انہیں تے آتی ہے تو وہ اس قدر ترش ہوتی ہے کہ دانت کٹے ہوئے  
 ہیں، لیکن چونکہ محقق ہیں وہ اس رائے کو پسند نہیں کی، بلکہ یہ نہیں دیکھتے، کیونکہ کسی شے کا



چاہنا یا اس سے نفرت کرنا، یہ طبیعت کا کام ہے، نہ کہ فاسد مواد کا کام ہے + طبیعت کا کام محض یہ ہے، خواہ کتنی ہی ضعیف ہو، کہ جو مواد بدن میں زیادہ ہو جاتے ہیں، اس کے دشمنوں اور مخالفوں کو چاہے + چنانچہ شہید بخ کا قول ہے کہ یہ بالکل بے اصل بات ہے کہ ایسی چیزوں کی طرف بھی میلان ہو سکتا ہے، جو عارضی مزاج کے موافق ہوں اور اہلی مزاج کے مخالف اور اس مرض کے ان دونوں قسموں میں فرق یہ ہے کہ دوسری قسم میں وجہ میں بڑے مواد اپنے جیسی چیزوں کو طلب کرتے ہیں، بدن کی صحت ٹھیک نہیں رہتی ہے + کیونکہ طبیعت پر مرض کا غلبہ ہو جاتا ہے، نہیں، بلکہ ان مخالف طبیعت اور بری اشیاء کے استعمال سے صحت متعین ہو جاتی ہے، اور وہ قائم نہیں رہتی، کیونکہ وہ بری چیزیں فاسد مواد اور صحت طبیعت میں اضافہ ہی کرتی جاتی ہیں اور پہلی قسم میں جس میں طبیعت مادہ کی اذیت کو دور کرنے کی غرض سے ان عجیب چیزوں کو چاہتی ہے، صحت قائم ہوتی ہے + کیونکہ اس صورت میں طبیعت قوی اور مرض مغلوب ہوتا ہے +

یہ مرض علی السوم عورتوں کو ایام حمل میں تیسرے مہینے تک ہوا کرتا ہے، کیونکہ ان ایام میں پیٹ کا بچہ نہایت چھوٹا ہوتا ہے، اور خون حیض اس کی غذا میں زیادہ صرف نہیں ہوتا اور اس لئے حیض کے مواد معدے میں اکٹھے ہو جاتے ہیں + خون حیض عورت کے بدن کی غذاؤں کا فضلہ اور بقیہ ہے، جو پیٹ کے بچے کی پرورش میں صرف ہوتا ہے + نطفہ قرار پاتے ہی عموماً یہ خون بند ہو جاتا ہے اور بصورت حیض خارج نہیں ہوتا، حالانکہ اس وقت پیٹ کے بچے کو اسکی ضرورت نہیں ہے کہ یہ سارا کا سارا اکٹھا رہے، کیونکہ اگر کچھ حصہ خون کا خارج کیا جائے، اور کچھ حصہ روکا جائے تو یہ حصہ ٹوک نہ سکے گا، بلکہ خارج ہونے والے حصے کے ساتھ یہ بھی بہ جائے گا، اسی طرح اس کے ساتھ پیٹ کا بچہ بھی بہ جائے گا، اس لئے ضرورت پڑی کہ یہ سارا خون بند رہے، اور اس میں سے بہترین حصہ پیٹ کے بچے کی پرورش میں صرف ہو، اور باقی اچھے حصے چھاتیوں کی طرف چرہ جائیں، اور برے حصے عورت کے بدن میں قائم رہیں، تاکہ ولادت کے وقت بچے کے پھسلانے میں امداد کریں + چنانچہ انہی میں سے کچھ حصہ گاہے معدے کی طرف چرہ جاتا ہے، اور اس میں رطوبت سیالہ اور تری پیدا ہو جاتی ہے، اس لئے طبیعت ایسی چیزوں کو چاہتی ہے، جو انہیں خشک کریں، اور چوتھے مہینے تک یہی حالت قائم رہتی ہے، حتیٰ کہ جب بچہ بڑا ہو جاتا ہو اور خون حیض اس کی غذا میں زیادہ صرف ہونے لگتا ہے، تو یہ مرض جاتا رہتا ہے، کیونکہ خون کے ساتھ معدے کے یہ ردی مواد بھی جذب ہو جاتے ہیں، اس لئے عورت کے بدن میں ان مواد ردیہ کی کمی ہو جاتی ہے + علاوہ انہیں ان مواد ردیہ کا بیشتر حصہ تے کے ذریعہ خارج ہو جاتا ہے اور باقی حصہ ایک عرصہ گزر جانے پر طبیعت کے عمل سے

پک جاتا ہے؛ کیونکہ اس حالت میں بھوک اڑ جاتی ہے، اور غذائیں کم کھائی جاتی ہیں + اس کے پکے ہوئے ادے میں سے اچھے مواد بدن کی پرورش میں صرف ہو جاتے ہیں، اور باقی اجزاء تحلیل ہو جاتے ہیں۔ گاہے یہ حالت چار ہینہ کے بعد تک رہتی ہے؛ کیونکہ بدن کے بہت سے مواد متغیر ہو کر ہی قسم کے مواد میں تبدیل ہو جاتے ہیں، اور ان کی کیفیت ان میں آ جاتی ہے؛ کیونکہ حیض کا خون بچے کی پرورش کے بعد جتنا بچتا ہے، وہ ماں کی رگوں میں جا کر اس کے بدن کو پُر کر دیتا ہے، جس کے ساتھ دوسرے مواد بھی مل جاتے ہیں، اور اس کی شکل اختیار کر لیتے ہیں، جس کو طبیعت ہر روز متواتر مقدار معدے کی طرف دینا کرتی ہے، یہاں تک کہ بدن اس سے مائل خالی ہو جاتا ہے + پیٹ میں اگر لڑکا ہو (لڑکی نہ ہو) تو یہ حالت علی العموم کم ہوتی ہے؛ کیونکہ بمقابلہ لڑکی کے لڑکا زیادہ غذا جذب کرتا ہے۔ لڑکا ذرا تو زیادہ غذا جذب ہی نہیں کرتی، اور اگر کرتی ہے تو لڑکے کی طرح تحلیل نہیں کر سکتی ہے؛ کیونکہ لڑکوں میں حرارت زیادہ ہوتی ہے، یہی وجہ ہے کہ جس عورت کو لڑکے کا حل ہوتا ہے، اس کے بدن میں فضلات تھوڑے ہوتے ہیں +

**علاج** { معدے کو پاک کرنے کے لئے تھوڑے کرائیں } پہلے پھلی کھلا کر شہد کاپانی بیکجین، جس میں مولی بھگوئی گئی ہو، سوئے کاپانی، نمک، تخم مولا جیسی چیزوں سے ہر پینے ایک دو مرتبہ قی کرائیں۔ تربد، باد بڑنگ، نمک فطری، ایارج، اور شہد سے { دست لائیں } نمک فطری سیاہ رنگ کا ایک بد بردار نمک ہے { معدے کی تقویت بخشنے والی جو ارش کھلائیں } جو انیسون، ہڑا، ہیڑہ، آملہ، مصطکی، زیرہ، اجوائن دیسی، الائچی خرد، الائچی کلاں، سیاہ مرچ، سونٹھ، سداب، اور مصری سے تیار کی گئی ہو { اور جب بد چیزوں کی خواہش کا زور ہو تو ان بد خواہشات کو روکنے کے لئے چوزوں کی ٹھنی ہوئی نرم ہڈیاں (عظام شاشی) چبانے کو کہیں } مُشاش العظام ہڈیوں کے نرم سروں کو کہتے ہیں، جو چبانے جاسکتے ہیں + انکے متعلق بعض کا گمان ہے کہ ان بد خواہشات کے دور کرنے کے لئے خدا نے یہ بہترین شے پیدا کی ہے { پچھڑوں کا مکین خشک کیا ہو اگر گوشت چبانے کو دیں، جو اجوائن دیسی، خوشبودار مصلع، اور نمک لگا کر خشک کیا گیا ہو } +

## کتے کی بھوک (شہوہ کلیتہ)

{ اس مرض میں استدر سختی سے بھوک لگتی ہے کہ بہتیری غذائیں کھانے کے بعد بھی مریض کو سیری نہیں ہوتی ہے، اور کھانے والے ساتھیوں کے ساتھ وہ کتوں کی طرح لڑتا اور حرص کرتا ہے } کتوں کی عادت ہے کہ اگرچہ ان کے پیٹ اس قدر بھر جائیں کہ غذا کی مائل بچاؤ

نہ رہے، مگر پھر بھی ان کی حرص زائل نہیں ہوتی ہے، اور وہ غذا پر گود پڑتے ہیں + اس مرض کا نام اسی مناسبت سے رکھا گیا ہے +

**سبب (۱)** { گاہے اس کا سبب یہ ہوتا ہے کہ فم معدہ میں خفیف سی سردی پہنچ جاتی ہے، جس سے فم معدہ سکڑ کر قوی ہو جاتا ہے، اور بھوک جاگ اٹھتی ہے + اور اس سردی سے وہی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے، جو رگوں کے چوسنے کے وقت پیدا ہوتی ہے، اور جس طرح سودا کے گرنے سے فم معدہ سکڑ کر قوی ہو جاتا ہے، اسی طرح اس سردی سے بھی یہی حالت پیدا ہو جاتی ہے + یہی وجہ ہے کہ سرد مالک کے لوگوں اور سرد موسموں میں بھوک زیادہ ہوتی ہے، اور پانی پینے والوں کی بھوک شراب پینے والوں سے زیادہ ہوتی ہے + اکثر لوگوں میں یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ جب وہ مرنے کے قریب ہوتے ہیں، تو انہیں غذا کی خواہش ہوتی ہے، کیونکہ اس حالت میں فم معدہ میں سردی کا غلبہ ہو جاتا ہے + علاوہ انہیں سردی سے غذا کی مقدار سکڑ کر چھوٹی ہو جاتی ہے، اور نسبتہ معدہ میں زیادہ گنجائش پیدا ہو جاتی ہے، اور اخلاط کی وجہ سے معدہ زیادہ غذائیں جذب کر سکتا ہے { خصوصاً اگر دوسرے اعضا کا مزاج گرم ہو + تو زیادہ بھوک لگتی ہے؛ کیونکہ گرمی سے غذا جلد تحلیل ہو جاتی ہے، اور یہ غذا سے جلد خالی ہو جاتے ہیں، اور تحلیل کا عوض چاہتے ہیں، اس لئے یہ رگوں سے، اور رگیں جڑ سے، اور جگر فم معدہ سے، طلب کرتا ہے + علاوہ انہیں حرارت بذات خود بھی جذب غذا پر امداد کرتی ہے +

**علامات** { معدے میں بوجھ ہوتا اور یہ پھولا ہوا ہوتا ہے + کیونکہ باضمہ کمزور ہو جاتا ہے، اور غذا دیر میں نیچے اترتی ہے { پیاس کم لگتی ہے، اور فم معدہ کی سردی کی دوسری علامتیں پائی جاتی ہیں +

**علاج** { فم معدہ کو گرم کرنے کے لئے معجونیں کھلائیں { مثلاً معجون سفر جلی قابض، معجون زئی اور معجون فنجونش { گرم چیزیں چبانے کو دیں { مثلاً مصطکی، انیسون، زیرہ، اجوان دیسی، ضادات لکائیں { مثلاً سنبل، لونگ، جانفل، گل سرخ { اگر معدے میں سور مزاج کے ساتھ کوئی اودہ یعنی بلغم ہو تو حسب قوت قویا اور حسب ایار ج سے معدے کو پاک کریں، اور میٹھی شراب پلائیں +

**بقراط کا قول** ہے کہ شراب جو عکلی (کتے کی بھوک) کو، جو سردی یا ترش مواد سے مائل ہوئی ہو، شفا دیتی ہے، کیونکہ شراب سردی کو زائل کرتی، غلیظ مواد کو کھاتی، اور اسے دقیق کر کے نیچے اودار دیتی ہے؛ خصوصاً جبکہ وہ شراب شیروں ہو؛ کیونکہ قابض اور میٹھی شراب بھوک بڑھا دیتی ہے، خصوصاً جبکہ شراب شیروں کے ساتھ کوئی چکنی شئی بھی استعمال کی جائے، کیونکہ چکنی چیزیں گرمی میں اور بھی امداد کرتی ہیں، معدے کو ٹھسلا کر دیتی ہیں، اور معدے سے

قبض اور تکثیر کو دور کر دیتی ہیں، جو سردی سے یا ترش مواد سے معدے میں پیدا ہو جاتا ہے، کیونکہ یہ مواد کو ڈھیلا اور تر کر کے نرم کر دیتی، اور پھسلا کر خارج کر دیتی ہے { اور ایسی غذا میں کھلائیں، جو دیر میں نفوذ کرنے والی ہوں } (اور دیر ہضم ہوں) مثلاً ایلیم اور پکنے فالو سے وغیرہ { بشرطیکہ خذار معدے میں نہ ٹھہرتی ہو، بلکہ تمام اعضا کی گرمی، اور ان کی حاجت کی وجہ سے معدے سے جذب ہو کر ان میں چلی جاتی ہو، اور اطریشیل صغیر، اطریشیل خردی، اور حواش نادشک کھلاتے رہیں، تاکہ قبض کھلتا رہے، اور تاکہ ایسا نہ ہو کہ معدے پر بہت سے مواد گر کر اس کے ہوجائیں، اور معدہ ان کو ہضم نہ کر سکے، جس سے بیضہ پیدا ہو جائے، اور دست جاری ہو جائے اگر ایسا ہوگا تو قوتیں الگ ضعیف ہو جائیں گی، اور بھوک الگ بڑھ جائے گی، کیونکہ خذار اعضا کے پاس کم ہو پھنچے گی +

**سبب (۱۲)** { گاہے ایسی بھوک اس لئے عارض ہوتی ہے کہ فم معدہ پر سودا و کثرت سے گرتا ہے } اور چونکہ سودا کیلا ہوتا ہے، اس لئے وہ معدہ کے اجزاء کو میٹاتا ہے، اور اس سے معدے میں وہی کیفیت طاری ہوتی ہے، جو رگوں کے چوسنے، اور خذار کے طلب کرنے کے وقت ہوا کرتی ہے، اور چونکہ سودا ترش ہوتا ہے، اس لئے وہ فم معدے پر لگتا، اور دغذہ پیدا کرتا ہے، اور اس سے بھی وہی کیفیت پیدا ہوتی ہے، جو بھوک کے وقت رگوں کو چوسنے سے پیدا ہوا کرتی ہے۔ نیز سودا کی وجہ سے معدہ قوی ہو جاتا ہے، اس کے لیسار بلغم چھٹ جاتے ہیں، جو بھوک کو کم کر دیا کرتے ہیں؛ کیونکہ ایسے بلغم کی موجودگی میں معدہ ان کو دغ کرنا چاہے گا، نہ کہ خذار کو طلب کر سکے گا +

**علامات** { پیاس کم لگتی ہے، ڈکاریں ترش آتی ہیں } کیونکہ سودا ترش ہوتا ہے، اور اہمہ کی کمزوری سے خذار ترش ہو جاتی ہے { اگر مریض خذار نہ کھائے تو معدے میں سخت سوزش پیدا ہوتی ہے } کیونکہ سودا میں ترشی، طین، اور تیزی ہوتی ہے؛ جب مریض کھانا کھاتا ہے تو خذار کے ساتھ سودا ربل جاتا ہے، اور اس کی تیزی ٹوٹ جاتی ہے { اور اتنی سوزش ہوتی ہے کہ کچھ کھائے بغیر چارہ نہیں ہوتا ہے، اور مریض جس قدر کھانا زیادہ کھاتا ہے، اسی قدر پکا بھی زیادہ آتا ہے } کیونکہ اعضا کو اس قدر زیادہ خذار کی ضرورت تو ہوتی نہیں، اس لئے اعضا کی طرف خذار فقط اس قدر جذب ہو کر جاتی ہے، جو ان کے لئے کافی ہو، باقی حصہ پانخانہ کے ساتھ خارج ہو جاتا ہے +

**علاج** { جو شانڈہ افتقون سے سودا کا سہل دیں، باسلیق کی فصد کھولیں } چونکہ یہ معلوم ہو چکا ہے کہ باسلیق فصد کی تمام رگوں میں زیادہ بڑی اور کشادہ ہے، اس لئے سودا کے اخراج کے لئے مناسب ہی ہے کہ اس کی وسیع فصد کی جائے؛ کیونکہ سودا کا ٹھہرا ہوا ہے { محال میں گرمی ہو نہ جائے } تاکہ وہ زور سے سودا کو جذب کرے، اور معدہ کی طرف سودا

کے دفع کرنے میں نفل سے کام لے دینی کم دفع کرے) {چربی دار اور روغن غذائیں کھلائیں} کیونکہ روغن سودا کی ترشی کو کم کر دیتا ہے، معدے سے قبض اور نیکٹر کو جو خشکی سے پیدا ہو جاتی ہے، زائل کر دیتا ہے؛ کیونکہ پانی معدے میں تری پیدا کرنے کے لئے اس وجہ سے کافی نہیں ہے کہ وہ معدہ کے اجزاء میں گھسنے سے پہلے بھل جاتا ہے، اور روغن دار چیزوں معدے کو نرم اور ڈھیلہ کر دیتی ہیں، جیسا کہ تم دریافت کئے ہوئے چٹوں میں اس کا تجربہ و مشاہدہ کر سکتے ہو۔

**سبب ۱۴** {گاہے اس قسم کی بھوک اس لئے لگتی ہے کہ بدن نہایت متخلخل ہوتا ہے} کیونکہ جہ بدن زیادہ پھلا ہوتا ہے، وہ تحلیل کرنے والے اسباب سے بمقابلہ ایسے بدن کے، جو زیادہ ٹھوس اور سخت ہو، زیادہ متاثر ہوتا ہے۔ اگر ایسی حالت میں اندرونی یا بیرونی حرارت موجود ہو تو ایسے بدن کے رطوبات زیادہ تحلیل ہو جاتے ہیں، اور اعضاء غذاء کے محتاج زیادہ ہو جاتے ہیں، اعضاء سے زیادہ جذب کرتے ہیں، اور رنگیں ایک دوسرے سے غذاء کو ہر جتنی ہوتی چلی جاتی ہیں، جن کا اثر آخر میں معدہ تک پہنچتا ہے۔

**علامات** {ایسے اسباب پہلے گذر چکے ہوں گے، جن سے بدن ڈھیلہ ہو جاتا ہے، مثلاً ہوا گرم، بیداری، اجراع کی کثرت، غصہ، بھوک، حام، ریاضت وغیرہ، اور یہ کہ ماضی میں کوئی فتور نہ ہوگا} اس لئے کہ اس میں معدہ قوی اور صحیح ہوتا ہے {اور یہ کہ پانچانہ، کھانے ہوئے کھانے کے برابر نہیں ہوتا ہے، بلکہ اس سے کم ہوتا ہے} کیونکہ بدن اس صورت میں چونکہ غذاء کا نہایت محتاج ہوتا ہے، اس لئے وہ کیلوسی اجزاء کو حتی الامکان جذب کر لیتا ہے۔

**علاج** {دیر ہضم اور ثقیل غذائیں کھلائیں} مثلاً اوجھڑی وغیرہ، فطیری روٹیاں رجب میں خیر نہیں ہوتا ہے) تاکہ غذائیں معدے میں زیادہ دیر تک ٹھہریں {لیسدار، اور رگوں میں شنبے ڈالنے والی غذائیں کھلائیں} مثلاً خبیص نامی حلوار، جو میدے، شکر، ادرل کے تیل سے بنایا جاتا ہے، فالودے، لوزینے (مغزیات کا ایک خاص حلوار ہے)؛ یہ بھی اسی لئے کہ غذاء معدے میں دیر تک ہے، اور تاکہ بدن کی رگیں بند ہو جائیں، اور تحلیل کم واقع ہو، اور تاکہ ان غذائیں سے گارٹھا اور لیسدار خون پیدا ہو، جو آسانی تحلیل نہ ہو سکے {اور بدن کے مسامات کو بند کرنے کے لئے سرد پانی میں اور ٹھنڈے مقامات میں بٹھائیں} کیونکہ اس سے بدن کی جلد سٹکڑ کڑ مٹی ہو جاتی ہے اور مسامات بند ہو جاتے ہیں {اور بدن پر قیر دلی لیں} جو بعض روغنوں سے بنائی گئی ہو، مثلاً روغن آس، جس میں ترش بھی کاپانی ملا دیا گیا ہو، قیر دلی اپنی بیس کی وجہ سے مسامات میں چسپاں ہو کر ان کو بند کر دیتی ہے، خصوصاً اس وقت جبکہ اس کے روغن میں دوسری دوائیں سے قوت قابضہ پیدا کر لی جائے۔

**سبب (۴)** { گاہے اس بھوک کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ زیادہ عرصہ تک بھوکے رہنے کے بعد ایادین سے فی، یا سہل وغیرہ کے ذریعہ کثرت مواد خارج ہونے کے بعد سارے اعضاء بھوکے، اور غذا کے سخت محتاج ہو جاتے ہیں تاکہ وہ تحلیل شدہ اجزاء کا بدلہ حاصل کریں { چنانچہ اعضاء کا یہی تقاضا ممد تک پہنچتا ہے، بے بخاروں سے اٹھنے کے بعد جوشدت کی بھوک لگتی ہے، وہ اسی قسم سے ہوتی ہے }

**علامات** { مذکورہ بالا اسباب پہلے گزر چکے ہوئے، جن سے بدن کے رطوبات خارج اور تحلیل ہو چکے ہوں گے، یا زیادہ عرصہ تک مرین کوبھوکے رہنے کا اتفاق ہوا ہوگا، مریض اس قدر کثرت سے غذائیں کھائے گا کہ معدے میں بوجھ پیدا ہو جائیگا، مگر باوجود اتنی کثرت کے اُسے دست نہیں آئیں گے { کیونکہ اعضاء بھوک کی وجہ سے کیلوس کی تمام رطوبتیں کو جذب کر لیں گے { لیکن جب خود بخود یعنی کسی دست اور دوا رکھانے کے بغیر دست آجائیں تو سمجھنا چاہئے کہ صحت ہو گئی؟ اور اعضاء کو زیادہ غذا کی اب ضرورت نہ رہی، اور اعضاء رطوبات کیلوس کو پورے طور پر جذب کرنا چھوڑ دیا، صرف وہ اس قدر جذب کر رہے ہیں، جو انکے لئے کافی ہو۔ اسی طرح اگر مریض کو کھٹی ڈکاریں آنے لگیں تو سمجھنا چاہئے کہ صحت حاصل ہو گئی؛ کیونکہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ غذا باوجود ہضم نہ ہونے کے زیادہ دیر تک ٹھہرتی ہے { اسی طرح اس مرض کی دوسری قسموں میں اگر دست آئے آئے بند ہو جائیں تو وہ بھی سفار ہوئے اور دلالت کرتا ہے؛ کیونکہ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ پہلے اعضاء غذا کو جذب نہیں کرتے تھے اور اب وہ جذب کرنے لگے ہیں { اس قول میں تامل ہے، کیونکہ دوسری قسموں میں ایسا تو ہوتا نہیں کہ بدن غذا کو جذب نہیں کرتے، اور نہ دست آنے کی یہ وجہ ہوتی ہے؛ بلکہ ان میں بھی دست آنے کی وجہ یہی ہوتی ہے کہ اعضاء کو زیادہ غذا کی ضرورت نہیں ہوتی۔ }

**علاج** { تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد قلیل مقدار میں ایسی غذائیں کھلائیں، جو کثیر غذا ہوں { مثلاً بھیر کے بچوں کے کباب، تاکہ ہضم اچھا ہو، اور معدہ بوجھ نہ ہو، اور تمام بدن میں غذا وافر ہو پئے { اور ایسے تدابیر سے کام لیں کہ بدن سے کوئی چیز زیادہ تحلیل نہ ہو، ورنہ غذا کی طلب تحلیل کے عوض کو حاصل کرنے کے لئے بڑھ جائے گی، اور ایسے تدابیر وہی ہو سکتے ہیں، جو سمات کو بند کر دیں، اور دست نہ آنے دیں { مثلاً شربت سینب شربت ہی ترش، غذا حصریہ اور غذا سماقیہ کا کھانا، حصریہ: پچے انگور کی غذا۔ }

**سماقیہ: سماق کی غذا۔ }**

**سبب (۵)** { گاہے بھوک کی شدت کی وجہ پیٹ کے کیرے اور بڑی جوگیں ہوتی ہیں، کیونکہ یہ کیرے غذا کو جلد ماحصل کر کے جذب کر لیتے ہیں، جس سے معدہ اور سارا بدن بھوکے کا بھوکا رہ جاتا ہے }

علامات { آنتوں سے معدہ کی طرف کیڑوں کی حرکت ادران کا چڑھنا محسوس ہوتا ہے } +

علاج { مارکران کو خارج کریں } جیسا کہ آنتوں کے امراض میں اُن کا مفضل بیان آئے گا +

سبب (۶) { گاہے شدت کی بھوک اس لئے لگتی ہے کہ فم معدہ میں کوئی ترش بلغم ہوتا ہے، جس کی ترشی معدے میں سودا کی ترشی کی طرح لگتی ہے، اور جس طرح معدے میں رگوں کے چوڑنے سے ایک خاص تکلیف اور بھوک کی کیفیت پیدا ہوتی ہے، اسی طرح بلغم کی ترشی سے یہ کیفیت لاحق ہوتی ہے } +

علامات { کئی ڈکاریں آتی ہیں، ٹھنڈے پانی کی خواہش کم ہو جاتی ہے، پانچخانہ کی مقدار زیادہ، اور وہ زیادہ ڈھیلا ہوتا ہے }

علاج { گریلوں اور ایارجوں کے ذریعہ معدے کو بلغم سے پاک کریں اور اسفید اجات (سادے شوربے) گرم مصالحوں کے ساتھ استعمال کریں } مثلاً دارچینی، صعفر، زیرہ، کالی مرچیں +

## جَوْعُ الْبَقْرِ بُولِیُوسِ

{ جَوْعُ الْبَقْرِ کے معنی بیل کی بھوک کے ہیں : جَوْعُ : بھوک + بقرا : بیل } { یہ وہی مرض ہے، جس کا یونانی نام بولیوس ہے + اس مرض میں تمام اعضاء بھوکے، اور غذا کے محتاج ہوتے ہیں، اگر معدہ سیر ہوتا ہے، اور اس کو غذا سے کراہت و نفرت ہوتی ہے } وجہ تشبیہ : اس مرض کو جوع یعنی بھوک کہنے کی وجہ محض یہ ہے کہ اس میں اعضاء بھوکے ہوتے ہیں، ورنہ حقیقت میں اگر دیکھا جائے، تو اس مرض میں بھوک مر جاتی ہے + جوع البقر یعنی بیل کی بھوک کے معنی بڑی بھوک کے ہیں؛ کیونکہ اس بھوک کی بڑائی کو بیل کے بدن کی بڑائی سے تشبیہ دی گئی ہے؛ کیونکہ یونانی میں بولیوس کے معنی بھوک کے ہیں، اور بولی بہت بڑی چیز کہتے ہیں ایونانی لفظ بولیوس کے بجائے عربی میں جوع البقر استعمال کیا جاتا ہے + بولیوس کے معنی بڑی بھوک کے ہیں + عربی لفظ جوع البقر میں بھوک کا لفظ موجود ہے، مگر بڑی کے بجائے بیل ہے (گرایا بیل کہہ کر بڑی چیز مراد لی گئی ہے، اور اس بھوک کو بیل سے اس امر میں تشبیہ دی گئی ہے کہ بیل کے بدن کی طرح یہ بھوک بھی بڑی ہوتی ہے، جیسا کہ فارس کے لوگ نہایت بڑے اجسام کو بیل سے تشبیہ دیا کرتے ہیں + رہا یہ کہنا کہ اس مرض کو جوع البقر اس لئے کہتے ہیں کہ یہ اکثر بیلوں کو لاحق ہوتا ہے، کچھ

زیادہ اچھا نہیں ہے +

**سبب (۱) { اس مرض کا سبب یہ ہوتا ہے کہ فم معدہ میں ایسی غیر معمولی سردی پیدا ہو جاتی ہے کہ اس کی حس باطل ہو جاتی ہے، اور باوجود اس کے کہ غذا بند ہوتی ہے، بدن کی رگیں خالی ہوتی ہیں، اعضاء کو غذا کی ضرورت اور اس کا شوق ہوتا ہے، مگر فم معدہ سے غذا کے جذب کرنے کی قوت بالکل جاتی رہتی ہے کہ فم معدہ میں نہ عروق جاذبہ کے چوسنے کا احساس ہوتا ہے، نہ غذا کے طلب کی حس ہوتی ہے، اور نہ سوداری تیزی کا علم ہوتا ہے؛ نیز مریض کے لئے لقمہ کا نگلنا محال ہوتا ہے؛ کیونکہ اس وقت تک کوئی چیز حلق سے نہیں اتر سکتی، جب تک قوت جاذبہ (جو غذا کو معدے کی طرف جذب کیا کرتی ہے) غذا کے نگلنے میں امداد نہ کرے + اس مرض کے ابتدائیں مریض کو بھوک کی شدت کی شکایت ہوتی ہے (کیونکہ جوع الکلب بھی فم معدہ کی سردی ہی سے پیدا ہوتا ہے)۔ پھر جب یہ سردی مستحکم ہو جاتی ہے تو بھوک بالکل باطل ہو جاتی ہے +**

**علامات { غذا کی کمی سے بدن کمزور اور لاغر ہو جاتا ہے، بھوک جاتی رہتی ہے، ہاتھ سے فم معدہ چھونے میں سرد معلوم ہوتا ہے { بشرطیکہ فم معدہ میں سردی اس قدر غالب ہو گئی ہو اور حرارت فریضہ اس قدر مغلوب ہو گئی ہو کہ سردی کا اثر باہر سے بھی معلوم ہوتا ہو { فم معدہ میں درد ہوتا ہے { اس میں تامل ہے (کیونکہ سردی کے قلب سے جب فم معدہ کی جس بائسل ہو جائے گی تو درد کیونکر محسوس کر سکے گا) { مریض کو غشی طاری ہوتی ہے { کیونکہ غذا کی کمی سے ارواح تحلیل ہو جاتے ہیں، اور اس لئے کہ فم معدہ اور قلب کے باہمی تعلقات بہت زیادہ ہیں، اور فم معدہ کی ایسی سخت سردی سے قلب کو ادیت پہنچتی ہے + بعض لوگوں نے غشی کی وجہ یہ بتائی ہے کہ "چونکہ مریض کا بدن غذا کا محتاج ہوتا ہے، مگر ضعف کے غلبہ سے وہ پوری طرح غذا حاصل نہیں کر سکتا، اس لئے بدن کی بھوک روز بروز بڑھتی چلی جاتی ہے، قلب زیادہ گرم ہوتا چلا جاتا ہے، اور اس کی حرارت روز افزوں زیادہ بھڑکتی جاتی ہے، جس سے گرم بخارات دماغ کی طرف چڑھتے ہیں، اور غشی پیدا ہو جاتی ہے + چنانچہ جو لوگ غذا کے وقت مقررہ کو چھوڑ کر چند بار غذا میں تاخیر پیدا کر دیتے ہیں، یا جو لوگ غلیظ اور قلیل غذاؤں کی عادت چھوڑ کر، لطیف اور ہلکی غذاؤں استعمال کرنے لگتے ہیں، انہیں غشی عارض ہو جاتی ہے؛ کیونکہ غذا کے رک جاتے سے قلب زیادہ گرم ہو جاتا ہے + مگر غشی کی پہلی وجہ زیادہ گنتی ہوتی معلوم ہوتی ہے؛ کیونکہ اس مرض میں جو غشی پیدا ہوتی ہے، وہ اس مرض کے آخر میں عارض ہوتی ہے، جبکہ حرارت بکھ جاتی ہے، اور طلب ٹھنڈا پڑ جاتا ہے + اگر بالفرض یہ غشی قلب کی حرارت سے عارض ہوتی تو یہ غشی اس مرض**



کی ابتداء میں پیدا ہوتی، نہ کہ آخر میں + اس خیال کی تائید جالینوس کے قول سے بھی ہوتی ہے، جو اس نے کتاب صناعت صغیرہ میں ذکر کیا ہے کہ ”مرض بولیموس میں جو غشی پیدا ہوتی ہے، وہ اس وجہ سے پیدا ہوتی ہے کہ غذا کی اور رطوبت غریزیہ کی کمی سے حرارت غریزیہ بجھ جاتی، اور سردی عارض ہو جاتی ہے، اور رطوبت غریزیہ اس لئے کم ہو جاتی ہے کہ بھوک سے بدن میں عارضی حرارت پیدا ہو جاتی ہے، جو رطوبت کو تحلیل کر دیتی ہے اور یہ مرض اکثر آن لوگوں کو عارض ہوتا ہے، جو سردی میں سفر کرتے ہیں، اور جنہیں سخت سردی پہونچ جاتی ہے؟ اور اس سردی سے ان کے معدے اس قدر کثیف ہو جاتے ہیں کہ اس کی حس اور بھوک باطل ہو جاتی ہے؟ خصوصاً اگر یہ لوگ پہلے سے بھوکے رہے ہوں، اور غذا کم کھاتی ہوں؟ ایسی حالت میں سردی کا زیادہ غلبہ ہوتا ہے، کیونکہ غذا کی کمی کی صورت میں حرارت رطوبت غریزیہ کی طرف متوجہ ہو کر اسے فنا کرنے لگتی ہے، اور رطوبت کے فنا ہونے سے حرارت بھی فنا ہو جاتی ہے، ایسی صورت میں بیرونی سردی کا اثر بدن میں لافظ زیادہ ہو گا +

**علاج** { غشی کی حالت میں چہرے پر سرد پانی کے چھینٹے اریں، خوشبو بنگھائیں، ہاتھ پاؤں گس کر باندھیں، انگوٹھ لیں، ان میں سویاں چھوئیں، بال نوچیں؟ تاکہ ان تکالیف سے طبیعت اس طرح ہوشیار ہو جائے، جس طرح سوتا ہوا انسان بیدار ہو جاتا ہے؟ معدے پر تعقیریت بخش ضاد لگائیں؟ جو خشبودار دواؤں سے بنائے گئے ہوں، مثلاً شک، راکٹ، گل شرح، سبل، مصطکی، عود + اس قسم کی خوشبودار دواؤں کو ادویہ قلبیہ (دل کی دوائیں) کہتے ہیں؟ جب غشی سے افادہ ہو تو ایسی روٹیاں کھلائیں، جو گلاب، عرق گاؤ زبان، اور عرق بید مشک سے ملی ہوئی شراب میں، یا سیب کے پانی میں بھگوئی گئی ہوں؟ تاکہ یہ اعضاء ریمیہ تک جلد نفوذ کر سکے، اور تاکہ اعضاء کی قوت جاذبہ خوشبو کی وجہ سے اسے جلد قبول کرے + اس تدبیر سے قوتیں بہت جلد قوی ہو جائیں گی، اور روح، اور بدن میں نہایت جلد غلبہ پہونچ جائے گی؟ زود ہضم اور جلد نفوذ کرنے والی غذائیں کھلائیں، تاکہ جلد نفوذ کر کے اعضاء میں غذا پہنچا سکیں؟ مثلاً وہ شوربے، جو چوندوں، پسنے کی دال، زیرہ، دار چینی، اگر خام نیم کو فٹہ سے بنائے گئے ہوں؟ پھر فم معدہ کے مزاج کو بدلنے کے لئے تریاق، سمون، سبزی، جراثیم بڑے وغیرہ کھلائیں، اور گرم ضاد لگائیں؟ +

**سبب (۲)** { گاہے یہ مرض فلیظ اور لیسدار یعنی مراد سے پیدا ہوتا ہے، جو اپنی

کثرت سے فم معدہ کو پرشیدہ کر بیٹے ہیں، اسلئے فم معدہ انہیں خارج کرنا چاہتا ہے، اور اسے طلب غذا سے نفرت ہو جاتی ہے؟ علاوہ ازیں یہ بلغم فم معدہ کی سطح پر چسپاں ہو کر لے شک: آلمہ کا ایک خوشبودار مرکب ہے + لے سامک: ایک خوشبودار مرکب ہے +

اس کے اور سودار کے درمیان حائل ہو جاتا ہے، جس کا کام بھوک لگانا ہے۔ گاہے یہ مرض برقیق مواد سے پیدا ہوتا ہے، جو فم معدہ کے جوہر میں نفوذ کر جاتے ہیں، اور ان کے ریشوں میں پھیل جاتے ہیں، جنہیں فم معدہ خارج کرنا چاہتا ہے، جس سے تلی اور آبکائی ماریض ہوتی ہے، اور طلب غذا سے نفرت ہوتی ہے (حالانکہ سائے اعضاء غذا کے محتاج ہوتے ہیں)۔

**علامات** { سودمزاج سرد جب ماٹے کے ساتھ ہو تو اس وقت علاماتیں پانی جاتی ہیں، وہی علامتیں اس وقت بھی پانی جائیں گی، لیکن اگر ادہ صفراوی ہو، یعنی ہندو، تو صفرا کی علامتیں نمودار ہوں گی۔

**علاج** { فم معدہ کو ان مراد سے صاف کیا جائے اور یہ کوئی آسان امر نہیں ہے؛ کیونکہ اس کی صفائی تھیں یا دستوں کے بدن ناممکن ہے، اور غایت درجہ کی کمزوری اور فشی میں ایسا کرنا خطرناک ثابت ہوتا ہے { فم معدہ کو گرم کریں، اور اس میں قوت پہونچائیں۔

**سبب (۱۴)** { گاہے یہ مرض بولیموس اس وجہ سے پیدا ہوتا ہے کہ فم معدہ میں نہایت ضعف ہوتا ہے، اس کے ساتھ ہی اس میں اور سائے بدن میں غیر معمولی گرمی ماریض ہوتی ہے، جو رطوبتوں کو تحلیل کر کے رگوں کو خالی کر دیتی ہے، اور یہ رگیں غذا کی استعداد محتاج ہو جاتی ہیں کہ ان کے تقاضے کا سلسلہ فم معدہ پر ختم ہوتا ہے۔ اس بھوک کا نام جو جمع غشی (غشی پیدا کرنے والی بھوک) ہے اور شہید خ نے اس کو ایک الگ باب میں بیان کیا ہے، کیونکہ اس مرض میں غذا سے نفرت نہیں ہوتی ہے، جس طرح بولیموس میں ہوتی ہے۔

**علامات** { معدے کے سودمزاج گرم کی علامتیں پانی جاتی ہیں، پیاس کی شدت اور پانچانہ میں خشکی ہوتی ہے { کیونکہ اعضاء غلبہ حرارت کی وجہ سے کیلوس کی تمام رطوبتوں کو جذب کر کے پانچانہ کو خشک کر دیتی ہے، اور سرد پانی کی طلب کو بڑھا دیتی ہے { مریض بھوکا رہنے پر قادر نہیں رہتا ہے { کیونکہ ضعف کی وجہ سے فم معدہ میں رگوں کے چوسنے، غذا اگلنے، اور اعضاء کے تقاضے سے سخت اذیت پہونچتی ہے { کھانے میں اگر ذرا بھی تاخیر ہو جاتی ہے تو غشی آ جاتی ہے، اور مریض ایک دم مذحال ہو جاتا ہے { جس کی وجہ ہم ابھی بتا چکے ہیں، کہ اس حالت میں روح تحلیل ہو جاتی ہے، اور باہمی تعلق سے قلب کو اذیت پہونچتی ہے۔

**علاج** { غشی کی حالت میں جو علاج کرنا چاہئے، اس کو ہم بتا چکے ہیں، اور غشی کے بعد جبکہ افادہ ہو تو مریض کو ایسی غذائیں کھلائیں، جو تاثیر میں بھی سرد ہوں، اور یوں بالفعل بھی سرد ہوں۔

تأثیر کے لحاظ سے اس کا سرد ہونا تو ضروری ہے۔ راہ یہ امر کہ اسے بالفعل بھی سرد ہی ہونا چاہئے اس کی وجہ یہ ہے کہ جو چیزیں بالفعل گرم ہوتی ہیں، وہ معدے کو ڈھیلہ کر کے اس کی کمزوری میں ترقی پیدا کر دیتی ہیں، پیاس لگاتی ہیں، روح کے تحلیل اور قوتوں کے مداخل ہونے میں امداد کرتی ہیں، برخلاف انہیں جو چیزیں بالفعل سرد ہوتی ہیں، وہ اپنی موجودہ سردی سے معدے کے ریشوں کو سیٹ کر قوی کر دیتی ہیں، اس لئے بھوک بڑھ جاتی ہے، حرارت غریزہ منتشر ہونے سے رک جاتی ہے، بدن کے مسام بند ہو جاتے ہیں، قوتیں قوی ہو جاتی ہیں، اور روح تحلیل ہونے سے رک جاتی ہے نیز وہ غذا میں قم معدہ کو قوت بخشنے والی ہوں، مثلاً وہ روٹی، جو آب انار اور آب سیب وغیرہ میں تر کر کے سرد کر لی گئی ہو، بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اس کے علاج میں سستی و غفلت سے کام نہ لینا چاہئے، ورنہ بالآخر مریگی پیدا ہو جائیگی، کیونکہ اس میں بخارات، بکثرت سر کی طرف چڑھتے ہیں، جن سے داعی بطون بند ہو جاتے ہیں، اور اس لئے کوفشی حرارت کو فنا کر کے بجھا دیتی ہے، جس سے اخلاط فاسد اور سرد ہو جاتے ہیں، جن میں سے گاہے کچھ دماغ کی طرف بھی چڑھ جاتے ہیں، جو سردی کی وجہ سے دماغ کو سرد اور اس میں شدہ پیدا کر دیتے ہیں۔

## پیاس کی شدت (عطش مفراط)

### جھوٹی پیاس

{ پیاس کی وجہ گاہے یہ ہوتی ہے کہ غلیظ اور نگیں اخلاط معدے میں جمع ہو جاتے ہیں جن کی تیزی معدے میں لگتی ہے، اور جو معدے میں خشکی پیدا کر دیتے ہیں، اس لئے طبیعت پانی کو طلب کرتی ہے، تاکہ اس کے ذریعہ وہ مواد دھل جائیں، حالانکہ وہ غلیظ ہونے کے باعث ایک دو دفعہ کے پانی پینے سے دھلتا بھی نہیں ہے۔ ملاوہ انہیں ایسے مواد معدے کو زیادہ گرم بھی کر دیتے ہیں، اور معدے کی رطوبتوں میں جوش پیدا کر دیتے ہیں، اس لئے طبیعت سرد پانی چاہتی ہے، تاکہ اس میں نگیں پیدا ہو کر زیادہ وجہ ہوتی ہے کہ معدے میں نہایت خشک مواد جمع ہو جاتے ہیں مثلاً بلغم جھٹی لگاؤ یا بلغم اور سودا و احتراق { اس لئے پانی کی طلب ہوتی ہے، تاکہ یہ مواد پانی سے تر ہو کر حل ہو جائیں } کیونکہ نہایت خشک چیزیں رطوبت ہی سے حل ہو سکتی ہیں، جس کی امداد حرارت بھی کرتی ہے، خالص حرارت سے (محال ہونا ممکن ہے) تنہا حرارت رطوبتوں کو جذب کر کے خشکی اور سختی کر دیتی ہے لیکن جب مریض پانی پیتا ہے تو کچھ مواد اس پانی سے مل کر زیادہ غلیظ اور سرد ہو جاتے ہیں، جو غلیظ ہونے کی وجہ سے جگر کی طرف نفوذ نہیں کر سکتے ہیں، اور جگر اسی طرح پیاس اور پانی کا معراج رہتا ہے، جس طرح پہلے تھا، کیونکہ بقدر ضرورت

جگر تک پانی پہنچتا ہی نہیں ہے { اور یہ مواد بھی اسی طرح پانی کی طلب جاری رکھتے ہیں } تاکہ یہ حل ہو سکیں، کیونکہ جو غذائیں معمولی اور خشکی سے خالی ہوتی ہیں، وہ تو ایک دو دفعہ پانی پئے بغیر حل ہی نہیں ہوتی ہیں، تو وہ مواد پانی کے بغیر کیسے حل ہو سکتے ہیں، جو نہایت درجہ خشک اور غلیظ ہوں؛ اور اس کی دوسری وجہ یہ ہے کہ پانی ماسا ریٹا کی رگوں میں مواد کے حل ہونے سے پہلے گزر جاتا ہے، اس لئے طبیعت دوبارہ اور سبب طلب کرتی ہے، اسلئے پیاس برابر قائم رہتی ہے، یہاں تک کہ مواد بالکل حل ہو جاتے ہیں { اس پیاس کو جھوٹی پیاس (عقل کا ذب) کہتے ہیں } کیونکہ یہ پیاس رطوبت کی کمی سے، اور اس وجہ سے نہیں لگتی ہے کہ اعضاء پانی کے محتاج ہوتے ہیں + جمہ پیاس اس وجہ سے لاحق ہوتی ہے کہ بدن پانی کا محتاج ہے، تو اسے جھوٹی پیاس نہیں کہتے ہیں، بلکہ وہ سچی پیاس کہلاتی ہے +

**علامات { اس پیاس کی علامت یہ ہے کہ سرد پانی پینے پر بھی یہ بالکل نہیں بجھتی ہے،**  
**ہاں اگر پیاس روکی جائے، اور سختی کے ساتھ اس کا مقابلہ کیا جائے، تو یہ دک جاتی ہو؛**  
**کیونکہ اس سے اندرونی اعضاء کی حرارت شدید ہو کر اس قسم کے مواد کو گھلا دیتی، اور**  
**رقیق کر دیتی ہے؛ چنانچہ یہ مواد اگر اچھے ہوتے ہیں تو اعضاء اس سے سیراب ہو جاتے**  
**ہیں } مثلاً اگر یہ مواد بلغم غلیظ کے اقسام سے ہوں، اور ان میں کسی قسم کی بڑی کیفیت**  
**نہ پائی جاتی ہو، ورنہ بدنی حرارت ان مواد کو رقیق و لطیف کر کے تحلیل کر دیتی ہے، اور**  
**سبب کے دور ہو جانے سے پیاس ختم جاتی ہے { بعض لوگوں نے کہا ہے کہ پیاس کو**  
**اہن ساکن کر دیتا ہے } اس کا بتانے والا حکیم ولسیفرید ولس ہے؛ اور ابن ماسویہ**  
**کہتا ہے کہ اہن اس پیاس کو روکتا ہے، جو معدے کے نمکین بلغم سے عارض ہوتی ہے، کیونکہ**  
**اہن اسے تحلیل کر دیتا ہے + سفیان اندلسی کہتا ہے کہ اہن اس بلغم کی پیاس کو روکتا**  
**ہے، جو عروق ماسا ریٹہ کے سڈوں سے پیدا ہوتا ہے، یا اس بلغم کی پیاس کو روکتا ہے، جو**  
**لیسدار اور شور ہو، اور وہ معدے کی سطح سے چسپاں ہو } اگر یہ قول حق اور درست ہے؛**  
**اور ضرور درست ہے؛ اس میں کسی طرح شک کرنا ہی فضول ہے، معمولی عقل سے بھی دریافت**  
**کیا جاسکتا ہے کہ ایسی پیاس انہیں چیزوں سے زائل ہو سکتی ہے، جو اس قسم کے غلیظ مواد**  
**کو چھانٹ کر بہا دیں، اور تحلیل کر دیں اور اہن اسی قسم کی شئی ہے + علاوہ انہیں تجربہ اور**  
**کثرت استعمال سے بھی اس کی تائید و تصحیح ہوتی ہے { توبہ اہن اسی قسم کی پیاس کو تسکین**  
**دے سکتا ہے، جو خاص اسی سبب (بلغم) سے عارض ہوتی ہو } یہ بالکل ظاہر اور کھلی ہوئی**  
**بات ہے + علاوہ ازیں جن لوگوں نے اہن کے متعلق یہ کہا ہے کہ وہ پیاس کو بجھاتا ہے،**  
**انہوں نے یہ بھی مخصوص کر دیا ہے کہ اسی قسم کی (بلغمی) پیاس کو تسکین دیتا ہے، بلا تعین**

دراختصاص نہیں چھوڑا ہے، جس سے مصنف کو اتنی دشواریاں اختیار کرنی پڑیں۔  
 طبیعی کا قول ہے کہ ہن اس شخص کی پیاس کو تسکین دیتا ہے، جس کے معدے میں رطوبت  
 ہو، یا جس کے سر میں رطوبت ہو، اور وہ معدے کی طرف نزول کی صورت میں گرا کرتی ہو؛  
 کیونکہ ہن اپنی گرمی سے ان رطوبتوں کو رقیق کر کے رگوں کی طرف بہا دیتا ہے، جس سے اعضا  
 سیرابی حاصل کر لیتے ہیں {گاہے اس پیاس کے ساتھ منہ کا مزہ ترش یا ٹمکین ہوتا ہے} جیسا بھی  
 مادہ ہو گا دیا ہی منہ کا مزہ ہو گا۔

علاج {ایسی چیزوں سے علاج کریں، جو مواد کو سچھانٹنے، اور رقیق کرنے والی ہوں} مثلاً  
 ہن، شہد، گرم پانی اور سکینین {بادی اور تھیل غذاؤں سے پرہیز کریں، جو غلیظ اخلاط  
 پیدا کرنے والی ہوں} مثلاً سری، پائے، ہلیم وغیرہ {اور صرف زیر باج استعمال کریں}،  
 شکر، یا مصری اور ردغن بادام کے ساتھ زیر باج؛ سرکہ اور خشک میوؤں کا شور بہ ہے،  
 جوزعفران سے خوشبودار کیا جاتا ہے۔

سبب (۲) {گاہے معدے کی گرمی سے پیاس زیادہ لگتی ہے} جیسا کہ تیز بخاروں میں  
 ہوتا ہے {اور گاہے معدے کی خشکی سے، اور گاہے گرمی و خشکی دونوں سے عارض ہوتی ہے}۔  
 یہ آخری سبب سب میں سخت ہوتی ہے {اور گاہے سینہ، پیچھے، اور قلب کی گرمی سے  
 پیاس لگتی ہے}۔

فرق {سینہ اور پیچھے ٹھنڈوں کی پیاس اور معدے کی پیاس میں فرق یہ ہے کہ سینہ اور  
 پیچھے ٹھنڈوں کی وجہ سے جو پیاس عارض ہوتی ہے، وہ سرد پانی کی بجائے سرد ہوا سے بہت  
 جلد زائل ہوتی ہے} کیونکہ سینہ اور پیچھے ٹھنڈوں میں پانی سے زیادہ ہوا کا اثر اچھی طرح  
 پہنچتا ہے۔ {اور معدے کی پیاس اس کے برعکس سرد ہوا کی نسبت سرد پانی سے جلد  
 زائل ہوتی ہے} یہ بالکل برعکس ہوتی بات ہے جو محتاج بیان نہیں۔ رہا یہ امر کہ معدے  
 کی پیاس ہوا سے اور سینے کی پیاس پانی سے کس طرح زائل ہوتی ہے؟ اس لئے کہ یہ اعضا  
 ایک دوسرے سے قریب واقع ہیں، جب ان میں سے کوئی ایک سرد ہو جاتا ہے، تو اس کی  
 وجہ سے دوسرا بھی ٹھنڈا ہو جاتا ہے، لیکن قلب کی پیاس سرد پانی سے جس قدر جلد زائل ہوتی  
 ہے، معدے کی پیاس ہوا سے اس قدر جلد زائل نہیں ہوتی ہے؛ کیونکہ پانی سے جب معدہ  
 سرد ہو جاتا ہے، تو زردی کی وجہ سے قلب بھی سرد ہو جاتا ہے، لیکن سرد ہوا سے قلب اس قدر  
 زیادہ ٹھنڈا نہیں ہوتا ہے کہ اس کی کیفیت معدے کی کیفیت کے برابر ہو جائے، بلکہ گاہے  
 ایسا بھی ہوتا ہے کہ اگر پانی چرس چرس کر تھوڑا تھوڑا پیا جائے، تو بمقابلہ معدے کی گرمی کے  
 قلب کی گرمی میں زیادہ تسکین ہو جاتی ہے؛ کیونکہ اس صورت میں معدے تک پانی تھوڑا  
 تھوڑا اور بتدریج پہنچتا ہے، اس لئے اس کی سردی ٹوٹ جاتی ہے، اور معدے کی

حرارت پر قلبہ نہیں پاسکتی ہے +

**علامات** {ان اعضاء کے سرد مزاج کی علامتیں، اور ان کا علاج گزر چکا ہے} +

**سبب (۱۳)** {گاہے پیاس کی کثرت درم جگر کے سبب سے ہوتی ہے، کیونکہ درم سے رگیں ادنا بیاں بند ہو جاتی ہیں، اور ان میں پانی نفوذ نہیں کر سکتا ہے، خصوصاً جس وقت درم گرم ہوتا ہے، تو جگر کی گرمی کی وجہ سے پیاس اور بھی شدید ہو جاتی ہے} گاہے پیاس کی کثرت جگر کے سرد مزاج گرم، یا سرد مزاج سرد کی وجہ سے ہوتی ہے، جگر کی گرمی سے پیاس کی شدت ظاہر ہے، مگر سرد مزاج سرد سے پیاس کی کثرت اس وجہ سے ہوتی ہے کہ سرد مزاج سرد قوت جاذبہ کو ضعیف کر دیتا ہے، کیونکہ قوت جاذبہ کا فعل حرارت سے وابستہ ہے، اسلئے وہ پانی کو جذب نہیں کر سکتی ہے، اور اس کی وجہ سے اعضاء کی گرمی بڑھ جاتی ہے، اور ان میں پانی کی طلب زیادہ ہو جاتی ہے {اور گاہے پیاس کی شدت اس وجہ سے ہوتی ہے کہ جگر میں شدے پیدا ہو کر اعضاء اور پانی کے درمیان حامل ہو جاتے، اور اس کے نفوذ کرنے سے مانع ہو جاتے ہیں، جیسا کہ مرض استقار میں یہی صورت ہوتی ہے} اور باوجود پانی کی کثرت کے پیاس نہیں بجھتی ہے + {اور گاہے پیاس کی شدت گردوں کی گرمی سے ہوتی ہے، کیونکہ گڑھے جب زیادہ گرم ہو جاتے ہیں، تو اپنی برداشت سے زیادہ پانی جگر کی طرف سے جذب کر لیتے ہیں، پھر اس کو اپنی کمزوری کے باعث بہت جلد پلٹیں (پیشاب کی نالیوں) اور شانہ کی طرف روانہ کر دیتے ہیں، اور پھر اسی طرح جگر سے جذب کرتے ہیں، اور جذب کر کے دفع کرتے ہیں} جیسا کہ مرض فیا بیلٹس میں ہوتا ہے + ان سارے امراض کا تذکرہ آنے والا ہے + گاہے پیاس کی شدت پُرانی شراب کے پینے، یا ہن پیاز، ہینگ یا کسی دوسری گرم غذا کے کھانے سے ہوتی ہے، کیونکہ ایسی چیزوں سے معدے میں ایک غیر معمولی تیز گرمی پیدا ہو جاتی ہے {گاہے سمندر کے پانی پینے سے بھی پیاس بڑھ جاتی ہے، کیونکہ سمندر کا پانی کھاری اور کڑوا ہوتا ہے، اس لئے طبیعت معدے کو دوسرے پانی کے ذریعہ دھونا چاہتی ہے + علاوہ ازیں سمندر کے پانی سے اکثر دست آجاتے ہیں، اور بدن کی رگوں میں خارج ہو کر خشکی پیدا ہو جاتی ہے، اس لئے رطوبت حاصل کرنے کے لئے طبیعت پانی کو چاہتی ہے +

**علاج** {ماء الشیر اور پیاس بجھانے والی دوسری چیزیں استعمال کرائیں} مثلاً عاب اسفہل، آب کدو، آب تربوز، آب خیار (کھیرے کا پانی)، شیر تخم خرفہ، همراه زیت سیب میخوش (میخوش کھٹ مٹھا) رب آلو بخارا + یہ دوائیں ہونے سے سرد کر کے دی جائیں {اگر ضرورت ہو تو فصد کریں} یعنی اگر خون میں اسقدر گرمی بڑھ گئی ہو کہ کسی دوسری تدبیر سے اس کی اصلاح ناممکن ہو گئی ہو تو فصد کریں +

**سبب (۴)** { گاہے پیاں کی شدت سہل دوار کے استعمال کے بعد دستوں کی کثرت سے بھی ہوتی ہے؛ کیونکہ سہل کا عمل جب رطوبات فاسدہ یعنی غیر طبعی مواد سے اخراج میں بڑھ جاتا ہے تو بدن کی وہ اصلی رطوبتیں بھی تحلیل ہوتے لگتی ہیں، جن سے اعضا میں تغذیہ پہنچتا ہے } اور جن کی طرف اعضاء محتاج ہوتے ہیں، خلاصہ یہ ہے کہ جب بدن کی رطوبتیں اوسط درجے سے کم ہو جاتی ہیں، تو طبیعت رطوبت حاصل کرنے کے لئے پانی کی طلب کرتی ہے، تاکہ یہ ادنیٰ قائم مقام ہو جائے۔ اگر کوئی شخص یہ سوال کرے کہ پانی کی طلب کیوں ہوتی ہے، غذا کی طلب کیوں نہیں ہوتی، حالانکہ غذا سے جو رطوبت حاصل ہوتی ہے، وہ اعضاء کے جوہر میں پیرست ہو جاتی ہے، اس کا جواب یہ ہے کہ غذا کی رطوبت اگرچہ اعضاء کے جوہر میں داخل ہو جاتی ہے، لیکن یہ مہضم ہونے کے بعد حاصل ہو سکتی ہے، اور اس مدت میں کھانے کا نہایت درجہ غلبہ ہو جاتا ہے، برخلاف اس کے پانی کی رطوبت فوری ہوتی ہے { اور سہل کے بعد دستوں کی کثرت سے اسلئے بھی پیاں کی شدت ہوتی ہے کہ سہل دوار اعضاء کو گرم کر دیتی ہے } اس میں کسی قدر تاثر ہے؛ کیونکہ دستوں کی کثرت کے بعد بدن سرد ہو جاتا ہے (نہ کہ گرم)؛ کیونکہ یہ روح کو فنا کرتی، اور بدن کی اصلی رطوبتوں کو جو حرارت کے لئے مادہ اور محل ہیں خارج کرتی ہے، ہاں یہ ممکن ہے کہ گرم دوار بدن میں گرمی پیدا کر کے پیاں میں شدت پیدا کر دے، مگر یہ دستوں کی کثرت سے پہلے ہو سکتا ہے؛ دستوں کی کثرت کے بعد بدن سرد ہو جاتا ہے۔

**علاج** { بچے آنکھ کی غذا میں برف سے سرد کر کے کھلائیں }؛ کیونکہ اس کی موجودہ سردی چونکہ اعضاء کے اجزاء کو سیٹھ لگی، اور رطوبتوں کو غلیظ کرے گی، اس لئے یہ سردی قبض پیدا کرنے میں معاون ثابت ہوگی { اور اسی قسم کی دوسری قابض اور دستوں کی روکنے والی دوائیں استعمال کرائیں } مثلاً مختلف اقسام کے ستر، کنگ (خشک روٹیاں یا سوکھی ٹکیلیں) آب انار کے ہمراہ معتدل حام کرنے کے بعد جس میں پسینہ زیادہ نہیں آتا ہے) اعضاء میں روغن بنفشہ لگائیں } روغن بنفشہ سے رطوبت پہنچے گی، اور اس قسم کے حام سے بدن میں رطوبت اور سردی پہنچے گی، بدن کے مسام کشادہ ہو جائیں گے، جن میں پانی اور روغن نفوذ کریں گے، اور دوار سہل کا عمل بند ہو جائیگا؛ کیونکہ حام مواد کو بدن کے بیرونی اعضاء کی طرف متوجہ کرتا ہے، اور سہل دوار اندر کی طرف جذب کرتی ہے (بہر حال حام مواد کے رخ کو بدل دیتا ہے)۔

**سبب (۵)** { گاہے پیاں کی کثرت ان سانپوں کے گوشت کے کھانے سے ہوتی ہے، جو اپنی سمیت سے پیاں لگاتے ہیں }؛ کیونکہ سانپوں کا زہر اذوقہ طلب کو پھر تمام اعضا اضلیہ کو گرم کر کے فاسد کر دیتا ہے، اور تمام قوتوں کو تحلیل کر دیتا ہے۔ بعض لوگ کہتے

ہیں کہ سانپوں کے زہر میں نمک اور شوریت ہوتی ہے، جو رطوبتوں کو خارج کرتی اور اعضاء کو گرم کر دیتی ہے، مریض پانی پیتا جاتا ہے، اور پیشاب نہیں آتا ہے، اسلئے کہ اس کی توتیں ساقط ہو جاتی ہیں، اور مریض کا پیٹ پھول جاتا ہے، اور انجام میں موت دانگیں ہوتی ہیں۔  
 { گاہے فریڈن کے استعمال سے پیاس لگتی ہے؛ چونکہ فریڈن نہایت گرم ہے، اسلئے اس سے رطوبات اصلیتہ تحلیل ہو جاتے ہیں؛ فریڈن ایک درخت کا دودھ ہوتا ہے، جو تمام درختوں کے دودھوں سے زیادہ گرم ہے؛ علاوہ انہیں انسانی مزاج سے اس میں قطعاً مناسبت نہیں ہے۔ }

**علاج** { بدن میں رطوبت پیدا کرنے کے لئے دودھ، گھی، جو کا پانی، روغن بنفشہ، تربوہ اور کبیرے کا پانی پلائیں، اور معجون مفرح بار و کھلائیں؛ تاکہ قلب کی تقویت ہو، اور زہر کی تکلیف دفع ہو۔ }

**سبب (۶)** { گاہے پیاس کی شدت غلیظ اور لیسدار چیزوں کے کمانے سے ہوتی ہے؛ مثلاً وہ پیاس، جو تازہ مچھلیوں کے کمانے کے بعد عارض ہوتی ہے (رہی وہ مچھلی جو نمک ملا کر خشک کر لی جاتی ہے، اس سے جو پیاس کی شدت ہوتی ہے، وہ خشکی کی وجہ سے عارض ہوتی ہے)؛ کیونکہ ایسی غلیظ چیزوں کو رقیق کرنے، اور ان کے لیس کو چھانٹنے کے لئے حرارت معدے کی طرف متوجہ ہوتی ہے؛ جس سے معدے میں گرمی بڑھ جاتی ہے، اور پیاس سخت ہو جاتی ہے؛ اور اس لئے کہ لیسدار چیزیں عروق ماساریقیہ میں جمٹ جاتی ہیں؛ جس کے رقیق کرنے کی طبیعت کو ضرورت پڑتی ہے، تاکہ وہ دفع ہونے کے قابل ہو جائیں، اور پھر کسی جگہ نہ چٹیں، اس لئے پانی کی طلب ہوتی ہے؛ اور پانی تنہا ان رگوں سے گزر جاتا ہے؛ اور یہ چیزیں بدستور رگوں میں چٹ رہ جاتی ہیں؛ اس لئے دوبارہ اور سہ بارہ پانی کی ضرورت پڑتی ہے؛ یہاں تک کہ یہ لیسدار چیزیں پورے طور پر تحلیل ہو جاتی ہیں، اور جگر کی طرف ہلی جاتی ہیں۔ }

**علاج** { ایسی چیزیں پلائیں، جو لیسدار مواد کو چھانٹنے، اور رقیق کرنے والی ہوں؛ مثلاً سکینین گرم پانی کے ساتھ۔ }

**برف کی پیاس** { برف کے متعلق بھی کہا کرتے ہیں کہ یہ پیاس لگاتی ہے، اگر یہ واقعی صحیح ہے؛ اور بلاشبہ صحیح ہے (اگر کے کیا معنی؟)؛ تو اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ برف چونکہ سخت سرد ہوتی ہے، اس لئے فم معدہ پر اس سے اذیت پہنچتی ہے، اور بدن کی حرارت اس طرف متوجہ ہو جاتی ہے؛ کیونکہ طبیعت اپنی عادت کے موافق اذیت کو دور کرنے کے لئے ضرور جانے لگی، جس کے ساتھ خون اور روح بھی ہوتے ہیں، اور ان کی وجہ سے یہاں یہ گرمی عارض ہو جاتی ہے، اور پیاس بڑھ جاتی ہے؛ اور اس لئے کہ برف سے فم معدہ میں



کمکات اور قبض (سیکڑ) عارض ہو جاتا ہے، جسے زائل کرنے کے لئے طبیعت پانی کو طلب کرتی ہے، جو ایک سیال شے ہے، اس دلیل میں کچھ تامل ہے؛ کیونکہ قبض کو زائل کرنے کی اگر ضرورت ہوتی تو سرد پانی کی طلب نہ ہو کرتی، بلکہ گرم پانی کی خواہش ہوتی + برف کی پیاس کے متعلق بعض فاضلوں کا قول ہے کہ برف سردی کی وجہ سے معدے کی اندرونی سطح کو کشیف اور ٹھوس کر دیتی ہے، جس سے تحلیل ہونے والی چیزیں تحلیل ہونے سے رک جاتی ہیں، اور اس سے حرارت معدے کے اندر مجتمع ہو کر بند ہو جاتی ہے، اس لئے معدے میں پہلے سے زیادہ گرمی ہو جاتی ہے، اور پیاس بڑھ جاتی ہے + استناد علامہ فرماتے ہیں کہ برف جب معدے میں پہنچتی ہے تو سردی کی وجہ سے بلغم کو، اور ان رطوبتوں کو کشیف و غلیظ کر دیتی ہے، جسے معدہ کسی حالت میں خالی نہیں ہو کرتا ہے۔ اس وقت یہ رطوبتیں معدے کی چٹنوں میں زیادہ چسپاں ہو جاتی ہیں، اور معدے اور پانی کے درمیان مائل ہو جاتی ہیں، اور معدہ چونکہ کیلوس کا پکانے والا ہے، اس لئے اس میں حرارت زیادہ ہو کرتی ہے، اس لئے اس کا شوق اس وقت ایسی شے کی طرف زیادہ ہو جاتا ہے، جو اس کی گرمی میں تسکین پیدا کرے، اس لئے پیاس سخت ہو جاتی ہے۔ اور یہ بھی یاد رکھئے کہ برف سے صرف معدہ ہی کی رطوبتیں گاڑھی نہیں ہو جاتی ہیں، بلکہ منہ اور حلق کی رطوبتیں بھی گاڑھی ہو جاتی ہیں، جیسا کہ دیکھا بھی جاتا ہے؛ یا اس لئے پیاس کی کثرت ہوتی ہے کہ پانی پینے سے چونکہ پیاس کی تکلیف میں تسکین حاصل ہوتی ہے، اس لئے طبیعت کو اس سے لذت حاصل ہوتی ہے، اس لئے وہ بار بار پانی کو طلب کرتی ہے + قہ شعی اس طرف گئے ہیں کہ برف مذکورہ بالا وجہ سے پیاس نہیں لگاتی ہے، بلکہ اسلئے پیاس لگاتی ہے کہ فی الواقع یہ گرم ہے، اور بدن میں گرمی پیدا کرتی ہے؛ کیونکہ اس میں اجزاء دُخانہ (دھوئیں کے اجزاء) ہوتے ہیں + جب یہ معدہ میں پہنچتی ہے، اور اس کی موجودہ سردی دُور ہو جاتی ہے، تو اجزاء دُخانہ کی وجہ سے اُس کی اصلی گرمی لوٹ آتی ہے + اس کی مثال اُن گرم دواؤں کے مطابق ہے، جو بالفعل نہایت سرد کر دی گئی ہوں؛ جب ان سے عارضی سردی دُور ہو جاتی ہے، تو انکی اصلی گرمی لوٹ آتی ہے، اور بدن میں گرمی پیدا کرنے لگتی ہیں + استناد علامہ نے اس قول پر بہتیرے اعتراض کئے ہیں، جن کی گنجائش یہاں نہیں ہے جو چاہیں وہ کلیات کی شرح میں اس لطیف بحث کو دیکھیں +

## ورم معدہ (ورم المعده)

ورم دموی و صفراوی {معدہ کا ورم گاہے گرم یعنی دموی، یا صفراوی ہوتا ہے}

علامات { بخار ہوتا ہے } کیونکہ معدہ قلب سے قریب ہے، اور معدے کے گرم، اور متعفن بخارات قلب تک آسانی پہنچ سکتے ہیں { معدے کے مقام میں سوزش اور درد ہوتا ہے } کیونکہ معدے کی حس خاصی تیز ہوتی ہے { چھوٹے سے اس مقام میں درم نمودار ہوتا ہے } بشرطیکہ درم معدے کے اگلے حصے میں ہو، خصوصاً چت پلٹے، اور مریض کی لاغری کے وقت زیادہ ظاہر ہوتا ہے + گاہے معدے میں اضطراب اور پھٹک بھی ہوتی ہے، بشرطیکہ درم معدے کے پچھلے حصے میں ہو؛ کیونکہ اس کے پیچھے شریان اعظم (بڑی شریان جس کو اورٹلی کہتے ہیں) پھڑکتی، اور تڑپتی ہے، جو ریڑھ کے اندر کی طرف ہوتی ہے { تپتے آتی ہے } کیونکہ معدے کے مزاج کی خرابی سے غذا معدے میں فاسد ہو جاتی ہے، جس کو معدہ اپنی ذات سے الگ کرنا چاہتا ہے، یا اس لئے کہ درم کے دباؤ سے معدہ تنگ ہو جاتا ہے، اور غذا کو جگہ نہیں ملتی ہے، اس لئے معدہ غذا کو دفع کر دیتا ہے { پیاس کی شدت، کرب و بھجی، اور بھوک بالکل بند ہو جاتی ہے } کیونکہ درم سے معدہ نہایت گرم ہو جاتا ہے، اور اس لئے کہ مادہ معدے کے جسم میں نفوذ کر جاتا ہے، جس کو معدہ دفع کرنا چاہتا ہے، اور جذب غذا سے اس کو نفرت ہو جاتی ہے؛ اور اس لئے کہ درم ایسی تری چیز ہے کہ وہ خواہ کہیں ہو، طبیعت کو ذاتی کاموں کے انجام دینے سے روک دیتا ہے، جن میں سے ایک کام بھوک بھی ہے، تو پھر جب درم خاص معدے میں ہو تو کیونکہ بھوک لگ سکتی ہے +

علاج { اسلیٹن کی فصد کھلائیں، پھر انار کا پانی پلائیں } کیونکہ یہ معدے میں سردی پیدا کرتا ہے، اور اس کے اجزاء کو شکیر کر سیٹ دیتا ہے، جس سے مادے کا نفوذ کرنا اس میں ناممکن ہو جاتا ہے { غذاؤں میں سے صرف جو کاپانی پلائیں، اور دواؤں سے قرص طباشیر کچے انگور کے پانی کے ساتھ استعمال کرائیں } یہ دوا درم کے زمانہ ازدیاد کے آخر تک استعمال کی جاسکتی ہے { اور آپ کا سنی ہمراہ مغز المناس استعمال کرائیں } کیونکہ المناس ہلکے طور پر کست بھی لاتا ہے، مادے کو خشک بھی کرتا ہے، درم میں بھی سفید ہے، اس میں اسہال کی سخت قوت بھی نہیں ہے، جس سے یہ احتمال ہو کہ معدے کی طرف مواد کثرت سے آکر درم میں اضافہ کر دینے لگا ہے اس دوا کے ساتھ کسی قدر ہلکے بھی اضافہ کر دیتے ہیں؛ کیونکہ ہر میں کسی قدر قوت قابضہ ہے جس سے معدے کی قوتوں کی حفاظت رہتی ہے (اعضائے قوتوں کی حفاظت ہر جگہ قابض دواؤں سے ہی ممکن ہے) { اوائل میں معدے پر مادے کے پھرنے والے ضار دکھائیں، جس میں خوشبودار اور قابض دواؤں بھی ہوں } جو معدے کی قوتوں کو تحلیل ہونے سے محفوظ رکھیں، درم درم سے تحلیل ہو جانے کا خطرہ ہے؛ کیونکہ قابض دواؤں مضور کے اجزاء کو سیٹ کر اس کی قوتوں کی گہائی کرتی ہیں، اور خوشبودار چیزیں قوتوں کو قوی اور ان کو بھڑکاتی ہیں؛ کیونکہ قوتیں خوشبودار ماضی ہیں ۱۰ اسی وجہ سے لوگوں کا گمان ہے کہ اچھی لمبیں قوتوں کی غذا ہیں،

گر مصنف کا یہ کہنا کہ وہ ضاد قابض ہی ہوں، لغو اور بیکار ہے؛ کیونکہ مادے کے پھرنے والے ضاد لازمی طور پر قابض ہی ہو سکتے ہیں (پھر مواد کے تحلیل کرنے والے ضاد لگائیں، جو خالص تحلیل ہی نہ ہوں؟ اگرچہ درم کھٹنے کے زمانے میں ہو؛ کیونکہ اس وقت گو صرف تحلیل ہی ضاد کی ضرورت ہے، لیکن اگر صرف خالص تحلیل ضاد استعمال کیا جائے تو یہ خطرہ ہے کہ درم کی تحلیل کے ساتھ قوتوں کو بھی تحلیل کر دے گا، اور معدے کی قوتوں کے ساتھ جگر اور ساری رگرنکی قوتیں بھی تحلیل ہو جائیں گی، اور نسبت ہلاکت کی پہونچے گی، اسی وجہ سے مناسب یہی ہے کہ عضو کے ڈھیلے کرنے والے ضادات میں قابض اور خوشبودار دوائیں بھی ملا دیں۔

### درم بلغمی

{ معدے کا بلغمی درم وہ ڈھیلا سا درم ہے، جو معدے کی رطوبتوں سے پیدا ہوتا ہے۔ یہ رطوبتیں اوس وقت پیدا ہوتی ہیں، جبکہ ہضم خراب ہو جاتا ہے،

جس سے معدے میں بلغم پیدا ہو جاتا ہے، اور جبکہ ریاضت کم کی جاتی ہے، اور ریاضت کا کام رطوبتوں کا تحلیل کرنا ہے۔ }

**علامات** { بخار ہلکا سا ہوتا ہے؛ کیونکہ اس درم کا مادہ ذاتی طور پر سرد ہوتا ہے، اسلئے وہ متعفن ہونے کے وقت گرم مواد کی طرح زیادہ گرم نہیں ہو سکتا ہے { شوک کی کثرت کے ساتھ غذا کی اشتہا ساقط ہوتی ہے؛ کیونکہ ان رطوبتوں کے سرایت کر جانے سے معدہ ڈھیلا ہو جاتا ہے، اور اس لئے کہ اس حالت میں معدہ کو جذب غذا سے نفرت ہوتی ہے، اور دفع کرنے کی خواہش زیادہ ہوتی ہے { معدہ پھولا ہوا ہوتا ہے، اگر چھوٹے سے سختی کا احساس نہیں ہوتا ہے؛ کیونکہ اس کا مادہ نرم ہوتا ہے { زبان نہایت سفید ہوتی ہے، اور چہرے میں بھر بھراٹ ہوتی ہے؛ کیونکہ باضمہ خراب ہو جاتا ہے، غلیظہ اور رطوبت والے بخارات سر کی طرف کثرت سے چڑھتے ہیں { نیز چہرہ کے رنگ میں رصاصیت (رصاص یعنی سیسہ کا رنگ) ہوتی ہے؛ رصاصیت میں سفیدی کے ساتھ قدے سبزی ہوتی ہے، سفیدی یہاں اس لئے ہوتی ہے کہ خون کی کمی ہے، اور بدن میں بلغمی رطوبتوں کی کثرت ہے، اور سبزی اسلئے ہوتی ہے کہ سردی کے غلبہ سے خون اور رطوبتیں جم جاتی ہیں۔ }

**علاج** { بلغم کو رقیق کرنے اور پکانے کے لئے ماہ الاصول پلائیں، اور انھیں باتوں کے لئے،

نیز معدے کی تقویت کے لئے تریاق ازبہ کھلائیں، غذا حتی الامکان تھوڑی اور ہلکی کھلائیں؛ تاکہ معدہ باسانی ہضم کر سکے، اور معدے میں غذا قاسد نہ ہو، اور مادہ مرض کو نہ بڑھائے

{ معدے پر روغن گل اور سرکہ لگائیں؛ روغن گل میں گرمی اور قوت قابضہ کے ساتھ خوشبو اور تلبین کی طاقت بھی ہے، اور سرکہ میں نفوذ کرانے اور بلغم کے چھانٹنے کی قوت ہے { نیز

معدے پر انگوٹھ کی لکڑی کی راکھ، ناگر موتھ، اذخر، بالچٹھ، اور سرکہ کا ضاد کریں؛ اس راکھ میں

خفگی کے ساتھ مائے کے تحلیل کرنے، اور گرم کرنے کی قوت ہے؛ اور ناگزیر مرقعہ میں مادے کے چھانٹنے، قبض پیدا کرنے (عضو کے اجزاء کو سیٹے)، اور معدے کو گرم اور قوی کرنے کی قوت بھی ہے؛ اور باپچھڑ دو قسم کے اجزاء سے مرکب ہے، بعض اجزاء اس میں قابض ہیں اور بعض اجزاء گرم، اور رطوبتوں کے خشک کرنے والے ہیں، نیز اس میں خوشبو ہوتی ہے (پھر اگر مذکورہ بالا تدابیر سے درم نہ تحلیل ہو، اور دستوں کا جاری کرنا ممکن ہو تو زونا کے جوشاندے اور الماس سے، یا ایلو سے کے فیضان سے دست لائیں، اور حق سے پیریز کرائیں؟ کیونکہ قے معدے کی طرف مواد کھینچ کر درم بڑا دیتی ہے۔

**درم سوداوی** { گاہے معدے میں سخت اور سوداوی درم پیدا ہو جاتا ہے؟ یہ درم اکثر دوسرے اور ام کے منتقل ہونے، اور سخت ہو جانے سے ہوتا ہے، اور گاہے ابتدائے سوداویہ سے بھی ہو جاتا ہے۔

**علامات** { چھونے سے درم کی سختی نمودار ہوتی ہے، مریض کو بڑے قسم کے افکار اور فکرات خیالات گھیرے رہتے ہیں، طبیعت چڑچڑی ہو جاتی ہے؟ اس کی وجہ انگریزیا مرائی میں گذر چکی ہے۔ خون کی کمی سے بدن کی رنگت بدل جاتی ہے؟ داغ کی طرف چونکہ گرم اور سوداوی تجارت چڑھتے ہیں، اس لئے داغ میں خفگی، اور اس کی خفگی سے آنکھوں میں بھی خفگی آ جاتی ہے؟

**علاج** { بادیان کا پانی، کرنس کا پانی، الماس کے ساتھ پلائیں؟ بشرطیکہ مزاج میں حرارت ہو؛ تاکہ ادھ نرم اور ڈھیلا ہو کر بتدریج خارج ہو۔ پورے طور پر مواد کے نفع پانے کے بعد { روغن بیداجیر (رینڈی کا تیل)، مار الاصول، اور بڑے بڑے یاراج استعمال کرائیں؟ پورے نفع کی ضرورت اس لئے ہے کہ ایسا نہ ہو کہ ان دواؤں سے رقیق مواد خارج ہو کر غلیظ مواد زیادہ سخت ہو جائیں۔ { معدے پر ایسے ضاد لگائیں، جو مواد کے نرم کرنے، اور تحلیل کرنے والے ہوں، اور ان میں کچھ قابض اور خوشبودار دوائیں بھی ہوں؟ مثلاً باپچھڑ، میتھی، میوہ، اسی، ہامدہ، مغز تخم قرطم (کرما)، منقل (گوگل)، انسنتین، زعفران، آب کرم کد، مرغیوں کی چربی، بیل کی نئی کا مغز، موم، روغن زیتون۔

**سرطانی درم** { طبیعی کہتے ہیں کہ گاہے معدے میں سرطانی درم بھی ہو جاتا ہے، مگر اکثر جاہل اطباء معدے میں سرطان کا پیدا ہونا اس وجہ سے بیدار عقل سمجھتے ہیں کہ معدے میں رگیں کم ہیں، مگر وہ اتنا نہیں سوچتے کہ گوشت میں جب دہل پیدا ہوتے ہیں تو رگوں کی طرح ان میں سخت اور موٹی موٹی چیزیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ علاوہ انہیں معدے میں شریانیں اور وریدیں کچھ کم بھی نہیں ہیں، دھیر معدے میں سرطان کیوں نہیں پیدا ہو سکتا؟

**ماہیت :** درم معدہ میں زیادہ تر معدہ کی غشاء غامی متاثر ہوتی ہے، یعنی زیادہ تر درم، اشتراغ، اور ترشی اسی میں لاحق ہوتی ہے، اور اس سے سفید و غلیظ رطوبت کا اخراج بڑھ جاتا ہے، اسی وجہ سے اسکو درم غمزی بھی کہتے ہیں +

**اقسام :** درم معدہ کی دو قسمیں ہیں : (۱) درم حاد (۲) درم مزمن +  
**درم معدہ حاد :** عموماً مندرجہ ذیل اسباب سے یہ شکایت ہوا کرتی ہے : بڑی اور تیز غذاؤں کا بکثرت استعمال کرنا، یا زیادہ مقدار میں غذا کا کھانا، غذا میں مصالح کی زیادتی، یا ترشی اور ششاس کی زیادتی، شراب کی کثرت، نفرس یا دج مصالح کے مادہ کا جسم میں موجود ہونا، امراض قلب، جگر و کلیہ کا پایا جانا، ہیضہ، خناق، دبائی، حمی قمریہ، خسرو، ذات الریہ، اور قروح معدہ میں بھی بطور ترجمہ کے درم معدہ عارض ہو جاتا ہے۔ سنگیاد وغیرہ کا ہونا، کڑا، بہت گرم پانی پینا، کسی جسم غریب کا معدہ میں اتفاقاً پہنچ جانا، جراثیمت لندع و خواش ہونا، سرطانی معدہ اور مل معدہ وغیرہ +

**علامات :** معدہ میں گرمی، جلن، اور درد ہوتا ہے، بخار بھی ہوتا ہے، کھانے کے بعد دبانے سے یا کھانے سے درمیں زیادتی ہوتی ہے، طبیعت بے چین رہتی ہے، جبکہ اصطلاحاً کسب معدی کہا جاتا ہے، بار بار تلی اور تھپتی ہوتی ہے، بھوک کم اور پیاس شدید ہو جاتی ہے، کبھی قبض اور کبھی اسہال ہوتے ہیں، تھوک زیادہ آتا ہے، کبھی ترش پانی ہی منہ میں آ جاتا ہے، زبان ریلی ہو جاتی ہے، پیشاب کی مقدار کم ہو جاتی ہے، درد سر، زپاں سرخ، اور ضعف کا غلبہ ہو جاتا ہے، اگر ابتدائے مرض میں علاج کی طرف توجہ نہ کی جائے تو بالآخر، چکیاں کثرت آکر عین ہلاک ہو جاتا ہے + بچوں میں درم معدہ بڑھ کر اگر آٹھ عشری تک پہنچ جائے تو مراد میں درم ہو کر یتقان ہو جایا کرتا ہے، اور اگر اعانت تک درم پہنچ جائے تو اسہال ہونے لگتے ہیں +

**معمولات مطب :** اصل سبب کی تحقیق کر کے اسکو رفع کریں، نیز معدہ کو بحالت سکون رکھنے کی حتی الوسع کوشش کریں، کیونکہ اس میں معدہ کو جس قدر سکون دیا جائے، اسی قدر بہتر رہے اگر مریض کی قوت اس بات کی اجازت دے کہ غذا دو تین روز تک نہ دی جائے، تو مناسب ہے کہ غذا بند کر دی جائے، لیکن پیاس کے رفع کرنے کے لئے عرق کوہ برف سے ٹھنڈا کر کے تھوڑا تھوڑا دیتے رہیں۔ اگر معدہ کے مقام پر شدید درد ہو تو پوست خنخاش کو عرق گلاب میں جوش دیکر گود کریں اور معدہ پر مندرجہ ذیل ضماؤں لگائیں :

**فسخہ ضماؤ :** رسوت، صندل، سرخ، گل ارنی، آب کوہ سبز میں ہیکر نیلگم ضماؤ کریں۔ اس کے بعد اسی نسخہ میں دو تین روز کے بعد آردو، مغز الماس، تخم خلی کا اضافہ کریں۔ ایک ہفتہ کے بعد اس ضماؤ کو بند کریں اور اس کی جگہ ذیل کا ضماؤ لگائیں :-

**فسخہ ضماؤ محل :** مغز الماس، کوہ خشک، آردو، گل باوند، سنبل الطیب، ایلنگ

معتدل سرخ، آب کوہ سبز میں پیکر نیم گرم ضاد کریں، اور نسخہ مرقہ قین تھوڑا تھوڑا دین میں چند بار پلائیں:

شَمْخَه صَبَا وَ قَيْن: آب کوہ سبز مرق، آب کاسنی سبز مرق، شربت بزوری ملا کر خاکی چمک کر دیں، اور شام کے وقت سے ذیل کا نسخہ تھوڑا تھوڑا رات تک پلاتے رہیں:

شیرہ تخم کاسنی، شیرہ تخم خیابین، شیرہ کوہ خشک، شیرہ تخم خرپہ، عرق بادیان، عرق کوہ میں ملا کر شربت بزوری معتدل ملا کر دیں۔

جب مندرجہ بالا نسخوں سے عوارض میں کمی ہو جائے تو پھر سات آٹھ روز تک منضج پلا کر سہل دیں:

شَمْخَه مَنْضَج: محل بنفشہ، مرزبنتی، پنج کاسنی، بادیان، گاؤ زبان، کوہ خشک رات کے وقت گرم پانی میں ڈال دیں اور صبح کے وقت مل چکان کر آب کوہ سبز مرق اور شربت بزوری معتدل ملا کر دیں، اگر قبض ہو تو بجائے شربت بزوری کے شیرہ بنفشہ ملا کر دیں، اور شام کے وقت ذیل کا نسخہ پلائیں:

دوار المسک معتدل پہلے کھلائیں، اوپر سے شیرہ کوہ خشک، شیرہ بادیان، شیرہ مرزبنتی، عرق کوہ میں ملا کر شربت بزوری، یا شیرہ بنفشہ ملا کر دیں، اور سہل کے روز سنار کی شامل کریں، اور آب کوہ صبح کے وقت نہ ملائیں، بلکہ اس کے بجائے مغز الماس، تربجین، شکر سرخ، گلشن، مغز بادام شیریں اضافہ کر کے ایک دوجلاب دیدیں۔

اس کے بعد تہرید کے لئے ذیل کا نسخہ پلائیں:

شَمْخَه قَبُولِی: لعاب ہدانا، شیرہ عناب، عرق گاؤ زبان، عرق کوہ میں نکال کر شربت بنفشہ ملا کر تخم ریچاں چمک کر پلائیں، اس کے بعد صرف مرقہ قین چند روز تک پلاتے رہیں۔

غذا: غذا بہت کم، زود ہضم اور سیال درجہ بجائے، تاکہ معدہ کو غذا کے ہضم کرنے میں زیادہ دشواری نہ ہو، مثلاً بکری کا شوربہ، جس میں مصالحہ نہ ڈالے گئے ہوں، آتش جو، آب مرنگ فیروزہ

اما حیثیت: مرض کی اس حالت میں معدہ کی غشاء غلیظہ مٹی سخت اور خاکستری رنگ کی ہو جاتی ہے، اس میں زخم یا جریان خون کی علامت

پائی جاتی ہیں، معدہ معتدل مقدار سے بڑا ہو جاتا ہے، رطوبت معدیہ کی بجائے اس سے ایک ایسا رطوبت نکلتی ہے۔

اسباب: یہ صورت عموماً ورم حاد کے نتیجہ میں، اور گاہے اصالتاً ہی ہو سکتی ہے، مثلاً شراب خوری، تیز مصالحہ دار اشیاء کے استعمال سے، یا امراض قلب، جگر، گردہ، ریدہ، اور نقرس، وجع مفاصل، آتشک غیرہ کے باعث ہو جایا کرتی ہے۔ علاوہ انہیں خراب اغذیہ کا استعمال کرنا، کھانے کے بعد سخت دماغی و جسمانی محنت کرنا، رنج و غم، ٹکڑو ترو دیں پڑا ہونا،

دائمی قبض رہنا، وانتوں میں کسی قسم کی خرابی کا ہونا اور اسی طرح دیگر اسباب اس کے اسباب  
معدہ میں +

**علامات :** بھوک اچھی طرح نہیں لگتی، قوت ہاضمہ خراب رہتی ہے، معدہ کے مقام پر  
ایک ہلکا ہلکا درد ہوا کرتا ہے، کھانے کے بعد درد میں زیادتی ہو جایا کرتی ہے، شکم میں تناؤ ہو جاتا  
ہے، ہاتھ لگانے سے فم معدہ دکھتا ہے، زباں درمیان سے کدرا اور کٹا لے کر سرخ ہوتی ہے  
اور ان پر دانتوں کے نشان ہوتے ہیں، ترش ڈکاریں آتی ہیں، تلی اور تے ہوتی ہے، پیاس کی شدت  
ہوتی ہے، تھیلی اور تلوؤں میں جلن ہوتی ہے، خفیف بخار رہتا ہے، قبض ہوتا ہے، گاہے منہ میں  
چھالے پڑ جاتے ہیں، سینہ میں جلن اور سر میں درد ہوتا ہے، تھوڑے بکثرت آتا ہے، پیشاب کی  
مقدار کم ہو جاتی ہے، اور اس کا رنگ سرخ ہوتا ہے، جلد خشک اور بدن پھیکا ہوتا ہے، ہستی کالی  
سہرا، اختلاج، اور ضعف کا ظہور ہو جاتا ہے +

**تشخیص:** ایک بعض علامات سورہضم ضعی سے مشابہ ہیں، اس لئے سورہضم ضعی سے تشخیص کرنا چاہئے  
سورہضم ضعی میں فم معدہ ہاتھ لگانے سے نہیں دکھتا، نبض چلتی ہے، اطراف سرد رہتے  
ہیں، زبان زیادہیلی نہیں ہوتی +

ورم معدہ مزمن میں دبانے سے فم معدہ کا مقام دکھتا ہے، مریض کو خفیف بخار ہوتا ہے  
نبض سرخ چلتی ہے، زبان زیادہیلی ہوتی ہے، اور مصالحہ دار اشیاء کے کھانے سے درد میں زیادتی  
ہو جاتی ہے +

**معمولات مطب :** اس میں ورم معدہ مارلی طرح منہج پلا کر دو تین جلاب دیں اور اسی طرح  
تبرید وغیرہ پلائیں، اس کے بعد اگر بخار ہو تو قرص گل مروقین کے ساتھ دیں، اگر بخار نہیں ہو جائے  
تو بیون دبیدار کے ساتھ مروقین دیں، اور پانی کے بجائے عرق کھویا لے کر پئے گا، چھاپا پانی  
پلائیں +

باقی تدابیر غذا اور پرہیز میں ورم حار کے اصول و ہدایات پر کار بند ہوں +

## معدے کا ذہیل اور زخم

(ذَبِيلَةُ الْمَعْدَةِ، قَرْمُوحُ الْمَعْدَةِ)

{ معدے کے گرم اور ارام، جن کے مواد تیز ہوتے ہیں، ان کے مواد اکثر ایک جگہ جمع ہو جاتے ہیں }

لے سورہضم ضعی سے مراد سورہضم ہے، جو اعضائے ہاضمہ و امعاء کی قوت ہاضمہ کے  
کمزور ہونے سے لاحق ہوتا ہے +

یعنی ان اور ام کے اندر ایک مقام پیدا ہو جاتا ہے جس کے اندر درم کا مادہ اکٹھا ہوتا ہے { اور پک کر اور پیپ بن کر پھوڑے بن جاتے ہیں } +

علامات { پھوڑے بننے کی علامت یہ ہے کہ ٹیس بڑھ جاتی ہے { کیونکہ مادہ جس وقت پکنے لگتا ہے تو اس میں یکساں گرمی پیدا ہوتا ہے جس سے مادے کی مقدار بڑھ جاتی ہے اور کچاؤ زیادہ ہو جاتی ہے { بخار تیز ہو جاتا ہے { کیونکہ مادے کے پکنے کی گرمی موجودہ بخار کی گرمی کے ساتھ مل جاتی ہے اور اس لئے کہ اس وقت درمیں اضافہ ہو جاتا ہے اور اس کی زیادتی سے حرارت میں بھی زیادتی ہو جاتی ہے { جب مادہ پورے طور پر پک کر اور پیپ بن کر ٹھیک ہو جاتا ہے تو بخار اور درمیں تخفیف ہو جاتی ہے { کیونکہ اس وقت اس کے پکنے کی گرمی کم ہو جاتی ہے { مگر سرخ رہتی ہے اور پھوڑے کی پھونکنے کی علامت یہ ہے کہ روٹنے لگے ہوتے ہیں اور لرزہ آتا ہے { کیونکہ پیپ جب اپنی جگہ سے نکل کر بہتی ہے تو اس کی مدت و تیزی ص دار اعضاء میں لگتی ہے { پیپ اور خون پاٹخانہ یا قے میں خارج ہوتا ہے اور درم دب جاتا ہے } +

علاج { اگر پھوڑا بننے کے بعد درم خود بخود نہ پھوڑے تو تازہ درودہ اور گرم پانی ملا کر درم پر نرمی سے دباؤ ڈالیں { درودہ جلد یعنی جھلی کو نرم اور ڈھیلہ کر کے آسانی سے پھٹنے کے قابل بنادیتا ہے { اور مریض سے کہیں کہ نہایت نرم گندے پر پیٹ کے بل لیٹے تاکہ دباؤ سے درم پھوٹ جائے پھر شکر کاپانی یا شہد کاپانی پلائیں تاکہ اس سے وصل کر صاف ہو جائے پھر پیپ کے صاف ہوجانے کے بعد ایسی دوائیں کھلائیں جسے زخم بھر جائے مثلاً کنڈر، دم الاخوینہ گلنار، کہربا، رگل، ارمنی، اور گل سرخ } +

{ معدے کے زخم اور اس کے دانوں کی علامت یہ ہے کہ ترش اور چٹھی چیزوں کے کھانے کے بعد ان کی تیز گرمی کے لگنے سے شانوں کے درمیان درد سخت ہو جاتا ہے { شانوں کے درمیان درم کیوں ہونے لگا، معدہ تران سے نیچے ہے، ہاں اگر مری میں زخم یا دانہ ہو تو شانوں کے درمیان درد ہو سکتا ہے { یا قص یعنی سینے کی ہڈی کے نیچے درد بڑھ جاتا ہے، بشرطیکہ زخم فم معدہ میں ہو یا ناف کے اوپر درد ہوتا ہے { بشرطیکہ معدہ کے قعر گہرائی میں ہو { اور پیپ، یا خون، نئے یا پاٹخانہ میں ظاہر ہوتا ہے + معدے کے زخم کے علامات میں سے یہ بھی ہے کہ ڈکاریں بکثرت، اور بدبو دار آتی ہیں { کیونکہ زخم سے گندے بخارات اُٹھتے ہیں { اور زبان خشک ہوتی ہے } +

علاج { گاہے زخموں کی صاف کرنے والی، اور گاہے بھرنے والی دوائیں دیں { صاف کرنے والی دوائیں "اس لئے کہ میل کھیل، اور پیپ کو صاف کر دیں، مثلاً شہد کاپانی، اور جلاب، اور ایسی تیز دوائیں اس مطلب کے لئے استعمال نہ کریں، جو تیزی سے جمیل کر زخم



کو بڑھا دیں، اور بھرنے والی دوائیں یہ ہیں، قرص کبرا ایسے ربوب کے ساتھ، جو کما بعض ہوں (سہا یوب، رتب کی جمع ہے، گارے کئے ہوئے جو ہر راست) +

ماہیت: معدہ کے قروح اکثر اوقات براب کے پاس اور معدہ کی پچھل دربار میں پیدا ہوتے ہیں، یہ چھوٹے بڑے اور عدد کم و بیش ہوتے ہیں، مگر اکثر اوقات عدد ایک ہوتے، اور تقریباً ایک پیسہ کے برابر پھیلے ہوتے ہوتے ہیں، جس کی شکل بیضی، یا گول ہوتی ہے، اور کھارے گہرے ہوتے ہیں + اس مرض میں زیادہ تر ۲۰ سے ۴۰ سال کے عمر کی عورتیں مبتلا ہوا کرتی ہیں +

اسباب: اس مرض کے اسباب بالعموم مندرجہ ذیل ہوتے ہیں: لگی سٹری، اور تھیلانیہ کا استعمال کرنا، غذا کے کھانے میں بے اعتدالی کرنا، ورم معدہ مزمن کا پہلے سے موجود ہونا، اکثر اوقات یہ شکایت ایسی عورتوں کو ہو جایا کرتی ہے جو لایام کی خرابی کی وجہ سے نفث الدم کی شکایت میں مبتلا سا کرتی ہیں +

علامات: ابتداء مرض میں سوہمضم کی شکایت ہوتی ہے، فم معدہ پر درد اور ملین ہوتی ہو، اس کے بعد رفتہ رفتہ درد معدہ کا دورہ ہونے لگتا ہے، جو فم معدہ سے شروع ہوتا ہے اور اس کی ٹیٹ پشٹ اور ہیلیوں تک پہنچتی ہے، کھانے کے بعد درد میں زیادتی ہو جاتی ہے، بعض دفعہ اسقدر درد ہوتا ہے کہ درد کی زیادتی سے مریض تے کر دیتا ہے، جس میں غذا، خون اور بلغم خارج ہوتا ہے، فعل ہضم ہمیشہ خراب رہتا ہے، بھوک زایل ہو جاتی ہے، اور مریض رفتہ رفتہ ضعیف ہوتا جاتا ہے، قبض رہتا ہے، زبان سرخ ہوتی ہے۔ جب مرض اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ معدہ میں سوراخ پیدا کر دے، تو اس وقت دفعہ فم معدہ میں شدت کا درد ہوتا ہے، جو بالآخر تمام شکم میں پھیل جاتا ہے، اور جن سے مریض نڈھال اور اسکا چہرہ زرد ہو جاتا ہے، نبض سریع اور ضعیف چلتی ہے، تے آتی ہے، پیٹ میں نفخ ہوتا ہے، اگر میٹ کو دبایا جائے تو تکلیف ہو جاتی ہے۔ جب قرح کی پیپ معدہ سے نکل کر صفاق تک پہنچ جاتی ہے تو صفاق میں غیر معمولی غم ہو کر مریض ہلاک ہو جاتا ہے۔

انجام: عموماً قروح معدہ کے مریض تندرست ہو جایا کرتے ہیں، بشرطیکہ علاج اور پرہیز اچھے طریقہ پر کیا جائے، اور نہ مرض ترقی کر جاتا ہے، اور بالآخر موت واقع ہوتی ہے +

معمولات مطب: اس مرض کے علاج کرنے میں اس امر کو بذنظر رکھنا ضروری ہے کہ جس قدر ممکن ہو معدہ کو ہر قسم کی حرکت اور فعل سے محفوظ رکھا جائے، چنانچہ اگر مریض صحت کر کے تو دین روز یک غذا بالکل نہ دیں، پیاس کو کم کرنے کے لئے عرق کدو، عرق بادیان، عرق گاؤ زبان وغیرہ دے کر صفاق سے ٹھنڈا کر کے پلائیں۔ فم معدہ دم الاخین، گل ارغنی، گٹھنا کو سرسہا ایک کر کے شربت انجیر میں ملا کر تھوڑا تھوڑا چٹاتے رہیں +

یا قرص کبریا قرص گلنار شربت غشاش میں ملا کر عرق کوہ کے ساتھ استعمال کرائیں۔ اور  
پینے کے لئے ذیل کا نسخہ دیں: قرص کبریا، یا قرص گلنار، آب کاسنی سبز مرق، آب کمرہ بزرگ  
آپ برگ مثبت سبز مرق، شربت حب الاس کے ساتھ دیں۔

جب تھے میں پیپ وغیرہ کا اخراج ہونے لگے تو اس کی صفائی کے لئے مار بل پلائیا  
اور اس کے بعد مذکورہ بالا ادویہ استعمال کرائیں بریٹ پر زردی بیضہ مرغ اور روغن گل  
ملا کر مالش کریں،

غذا: مناسب تو یہ ہے کہ غذا بالکل بند کر دی جائے، لیکن اگر مریض بہرک سے بچیں ہو جائے  
تو کھلی، لطیف اور سیال غذائیں دیں، مثلاً آب انار، آب سنگترہ، سفیدی بیضہ، زردی بیضہ  
مع گرم پانی میں ملا کر، آش جو، دودھ آب آہک ملا جو، ساگر دانہ، یعنی بغیر مصالحہ داجیسی  
چیزیں۔ یہ غذائیں ہر چار گھنٹہ کے بعد، یا کم بیش وقفہ سے تھوڑی تھوڑی مقدار میں دی جائیں  
اگر ہو سکے تو حقنہ کے ذریعہ غذا پہنچا دیں، تاکہ معدہ پر زیادہ بار نہ پڑے۔ غذا بذریعہ حقنہ  
پہنچانے کی ترکیب و فوائد کا ذکر خاق کے بیان میں کیا گیا ہے۔

## اچھارہ، ڈکار، جہانی، انکرائی، نفخہ، جشہ، تثنائب، تمطی

{ پیٹ گا ہے معدے کی وجہ سے پھوٹتا ہے } مثلاً یہ کہ معدے کا مزاج بلا کسی مادے کے  
خراب ہو گیا ہو { یا غذا کی وجہ سے، یا اس وجہ سے پھوٹتا ہے کہ معدے میں کسی قسم کے مواد  
اٹکے ہو جاتے ہیں۔ معدے کی وجہ سے پیٹ کے پھولنے کی صورت یہ ہے کہ اس میں  
سردی پیدا ہو جاتی ہے، اور اس کی حرارت غریزیہ کمزور ہو جاتی ہے، اس لئے وہ غذا کے  
پکھانے پر قادر نہیں رہتا ہے { اور ہضم کے بغیر غذا میں خفیف سی تحریک پیدا کر دیتا ہے  
{ جس سے بخارات پیدا ہو جاتے ہیں { ان بخارات کو معدہ ضعف کی وجہ سے تحلیل بھی نہیں  
کر سکتا ہے، اس لئے یہ سرد و غلیظ ہو کر ریاح بن جاتے ہیں، اور پیٹ میں نفخ پیدا کر دیتے ہیں،  
اور معدہ پھونکی ہوئی مشک کی طرح پھول کر سانس کو تنگ کر دیتا ہے { غذا کی وجہ سے پیٹ  
پھولنے کی صورت یہ ہوتی ہے کہ اس کی زیادتی کی وجہ سے، یا اس کے اندر رطوبت کے زیادہ  
ہونے کی وجہ سے، یا اس وجہ سے کہ غذا فی نفسہ نفاخ رہیٹ پھلانے والی ہے، یا اس وجہ  
سے کہ اس میں بساندہ ہے، غذا اس قابل نہیں ہوتی ہے کہ حرارت اسکو پوری طور پر پکا سکے  
چنانچہ جن چیزوں میں رطوبت زیادہ ہوتی ہے، مثلاً کدہ اور گڑھی، ان میں جب بدنی حرارت  
حل کرتی ہے تو ان سے غلیظ بخارات اُٹھتے ہیں، جنکو بدنی حرارت تحلیل کرنے سے عاجز ہوتی

ہے : خواہ حرارت بدنیکہ کسی طور پر کم نہ ہو، بلکہ اعتدالی حالت پر ہو +  
نفاخ وہ چیزیں ہیں، جن میں ایک عارضی زائد رطوبت ہوتی ہے، جن کے تحلیل کرنے  
پر حرارت قادر نہیں ہوتی ہے، اسلئے اس سے ریاہ پیدا ہو جاتے ہیں، اور پیٹ کو پھلائیے  
ہیں، مثلاً مسر اور لوبیا +

جن چیزوں میں بسانہ ہوتی ہے، طبیعت کو ان سے چونکہ نفرت ہوتی ہے، اس لئے ان میں  
طبیعت اچھی طرح عمل نہیں کر سکتی ہے، جس سے یہ فاسد ہو جاتے ہیں، اور ان سے ریاہ  
پیدا ہو جاتی ہے، کیونکہ داغ اور رحم کی طرح چونکہ معدے کی حس بھی تیز ہے، اس لئے خوشبودار  
چیزوں سے اس کو بھی نفع پہونچتا ہے، اور اس میں تعزیت پہونچتی ہے، اور برعکس اس کے  
بدبو سے اس میں ضرر پہونچتا ہے + جب اس کے مزاج کے موافق کوئی خوشبودار اس میں  
پہونچتی ہے تو یہ اچھی طرح ہضم کر سکتا ہے، اور جب اس میں کوئی بدبودار، بسانہ کی  
کوئی شے پہونچتی ہے تو یہ کمزور ہضم کو فاسد کر دیتا ہے +

{ مواد کی وجہ سے پیٹ پھولنے کی صورت یہ ہوتی ہے کہ بلغم، سودا، یا صفرا، عجمہ،  
جس میں غلیظ بلغم مخلوط ہوتا ہے، معدے کی گرمی سے تحلیل ہو کر ریاہ پیدا کر دیتے ہیں۔  
ان اسباب کی علامتیں اور ان کا علاج سورمزاج معدہ، اور ضعف معدہ میں مذکور  
ہر جگہ ہے } +

{ ڈکار (جشام) وہی ریاہ ہے، جو معدے سے منہ کے راہ خارج ہوتی ہے { یہ کہنا  
کچھ صحیح نہیں ہے کہ ڈکار وہ ریاہ ہے، کہنا یہ چاہئے تھا کہ ڈکار وہ حالت ہے، جو معدے  
سے منہ کے راہ ریاہ خارج ہونے کے وقت پیدا ہوتی ہے، خود اس ریاہ کا نام ڈکار نہیں  
ہے { ڈکاریں جب کثرت سے آنے لگتی ہیں تو ہضم خراب ہو جاتا ہے، کیونکہ ڈکاروں سے  
غذا و قعر معدہ میں ٹھہر نہیں سکتی، بلکہ اوپر چڑھ جاتی ہے { مٹی کر گلے تے کی طرح نکل پڑتی  
ہے، کیونکہ معدہ ڈکار کے وقت ریاہ کو منہ کی راہ خارج کرنے کے لئے سکڑتا، اور اندرونی  
اشیاء کو میٹ کر نچوڑتا ہے، اس لئے معدہ کی غذا و بھی ریاہ کے ساتھ منہ کے راہ خارج  
ہو جاتی ہے { اس لئے قعر معدہ، جہاں قوت ہضمہ فم معدہ سے زیادہ ہے، غذا پر اچھی  
طرح حادی نہیں ہو سکتا ہے { اور گاہے ڈکاریں طبعی طور پر بھی اُس وقت آتی ہیں، جبکہ  
کوئی شے تھوڑی تھوڑی اور چوس چوس کر پی جائے، یا عجلت کی حالت میں غذا کھائی جائے،  
کیونکہ پانی وغیرہ کو چوس کر پینے، اور غذا بوجلت کھانے کے وقت منہ کی ہوا پانی اور غذا کے  
ساتھ معدہ تک جا کر اکٹھی ہو جاتی ہے، جسے طبیعت خارج کرنا چاہتی ہے، جب یہ خارج  
ہوتی ہے تو معدہ کی موجودہ دوسری ریاہ بھی خارج ہو جاتی ہے، اور اس کے بعد معدہ  
غذا کو ہر طرف سے گھیر لیتا ہے، اور معدے سے ریاہ کا تناؤ دور ہو جاتا ہے، جس سے

ہضم اچھا ہوتا ہے +

جہاں (شادب) وہ حالت ہے کہ انسان خواہ مخواہ منہ کھولنے پر مجبور ہوتا ہے +

{ جہاں ان غیر ہضم بخارات سے پیدا ہوتی ہے، جو سر کی طرف چڑھتے ہیں + یہ بخارات جب جڑے اور ہوشدار کے عضلات میں جمع ہو کر سردی، تکلف، اور تحلیل نہ ہونے کے باعث غلیظ ہو جاتے ہیں، تو ان عضلات میں تناؤ اور کچاٹ پہنچتی ہے، اور طبیعت ان کو دفع کرنا چاہتی ہے + مگر چونکہ وہ ان کے غلیظ ہونے کے باعث دفع کرنے سے عاجز ہوتی ہے، اس لئے وہ اختیاری عضلات کی قوت سے امداد حاصل کرتی ہے (یہی وجہ ہے کہ ہاضمہ کی کمزوری کے وقت جہائیاں زیادہ آیا کرتی ہیں) جیسا کہ کئی فینڈ میں بیدار ہونے کے وقت اکثر ہوتا ہے، جبکہ نیند پوری نہ ہوتی ہو +

{ انگریزی (رٹنلی) بھی انہی بخارات سے پیدا ہوتی ہے، جبکہ یہ بدن کے دوسرے عضلات میں جمع ہو جاتے ہیں + علاج : ان چاروں امراض کا علاج یہ ہے کہ معدے کی تقویت، اور اسکا تنقیہ کریں، اور ہاضمہ کو ان مذاہیر سے درست کریں، جہاں مذکور ہو چکے ہیں +

نفخ شکم میں معدہ اور آنتوں کی قوت ہاضمہ اور ان کی ساخت کمزور ہو جاتی ہے جس میں مریح پیدا ہو کر نفخ کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے +

اسباب : نفخ کے اسباب مندرجہ ذیل ہوتے ہیں : نفاخ، ثقیل، ٹھنڈی چیزوں کا استعمال کرنا، پانی کا زیادہ پینا، چائے کی کثرت، خوار کے بعد فوراً سو جانا، امراض معدہ و امعاء، امراض جگر، امراض رحم، اور مرض نفرس، حمی معویہ (مقی جھرا، طیفودس) وغیرہوں، اور مصلی مزاج کی عورتوں کو یہ شکایت ہو ا کرتی ہے +

علامات : عام حالات میں کوئی چیز کھانے کے چند گھنٹے کے بعد پیٹ پھول جاتا ہے، اور ڈکار کے بعد طبیعت کسی قدر درست ہو جاتی ہے + کبھی درد ہوتا ہے اور قراقر کی آواز آتی ہے + کبھی ترش ڈکاریں آتی ہیں، منہ سے تھوک زیادہ آتا ہے، دل دھڑکتا ہے، غذا کے بعد سینہ میں جلن ہوتی ہے +

علاج : دیگر اہم امراض کی وجہ سے یہ مرض ہو تو اصل مرض کی طرف التفات کریں معمولی حالات میں اصولاً اصلاح ہضم، کسریا، اور غلیظ غذا برتن، اور تقویت ہضم کے لئے معدہ اور اس کی طرف توجہ کریں +

محمولات مطب : عام حالات میں ابتداً کسریا اور اصلاح ہضم کے لیے مصلی لکھتے ہیں مگر پہلے کھلائیں، اوپر سے بادیاں، انیسون، دائہ الائیگی کلاں، پانی میں جوش دیکھا کریں، اور ٹھنڈی حل کر کے پلائیں + اگر اس نسخہ سے مرض میں آفاقہ نہ ہو تو عوارش کوئی پہلے

کھلائیں، اوپر سے شیرہ بادیان، شیرہ انیسون، شیرہ زیرہ سفید، پانی میں شیرہ نکالکر اور غیرہ بنفشہ ملا کر دیں؛ اور کھانے کے بعد حب کبدہ نوشاوری، یا حب پیتہ، یا نمک سیلابی کھلائیں۔ اور اس کے بعد پیٹ پر آرد و نمود اور نمک طعام کی خشک بالٹن کرتے رہیں۔

ان تمام برکے بعد بشرط ضرورت مندرجہ ذیل ادویہ سے تکیہ کریں:  
شہدہ نمکبید، زنجبیل، الکلنگی، سبوس گندم، نمک طعام، باجرہ، ان سب کو کوٹ چھا کر دوپٹلی بنائیں، اور تڑپے پر گرم کر کے پیٹ کو سینگیں؛ شام کے وقت سمون یا غواہ، عرق بادیان کے ساتھ دیں، یا نمک مرگاگک جو ارش کونی میں ملا کر دیں۔ ہفتہ میں دو بار رفق کبیر کے آٹھ لے

حب تنکار کھایا کریں۔  
غذا و پیرہمیز: روکے رفق ہونے کے بعد مریض کے حالات کے مطابق معمولی لطیف غذائیں ہیں؛ شلابکری، مرغ، تیتیز، شیر و غیرہ کا شوربہ، مرغ کی دال، مرغ کی کچڑی، پھلکا وغیرہ۔ سبزی، مٹھائی، میوہ جات، چائے، قہوہ، اور ثقیل، نفاخ، دیر بضم چیزوں سے پرہیز کرائیں۔ نیز بھوک سے کم غذا دیں۔ کھانے کے بعد فوراً پانی پینے سے روکیں، بلکہ ایک دو گھنٹہ کے وقفہ کے بعد پانی پلائیں، اور قبض کسی حالت میں نہ ہونے دیں۔

## قی، ابکائی، اور متلی (قی، تہوع، غشیان)

قرتے اور ابکائی معدے کی اس خاص حرکت کا نام ہے، جو معدہ کسی شے کو منہ کے راہ خارج کرنے کے لئے حرکت کرتا ہے، مگر ان میں باہمی فرق صرف اس قدر ہے کہ ابکائیوں میں معدے کی حرکت کے ساتھ غذا خارج نہیں ہوتی ہے، اور قتے میں غذا بھی خارج ہوتی ہے اور متلی اس حالت کا نام ہے، جو قتے اور ابکائیوں سے پہلے ہوا کرتی ہے، اور جس میں یہ معجزہ ہوتا ہے کہ اب معدہ حرکت کریگا، اور قی یا ابکائیاں عنقریب نمودار ہوگی۔ گا ہے یہ حالت حسب تقاضائے مادہ ایک عرصہ تک دیر پارہتی ہے، اور گا ہے صرف تھوڑی دیر تک قائم رہتی ہے؟ چنانچہ اگر مادہ معدے میں پیدا ہوتا ہے تو متلی قائم رہتی ہے، اور اگر کسی دوسرے عضو سے گرتا ہے تو متلی کسی وقت ہوتی ہے، اور کسی وقت بند ہو جاتی ہے۔

{ تَقْلِبُ النَّفْسِ (جی اولٹ جانا) بھی اسی متلی کہتے ہیں، جو دیر پارہتی ہے، اور گا ہے بھوک کے زائل ہو جانے کو بھی تقلب نفس (جی اولٹ جانا) کہتے ہیں۔ ان امراض کی وجہ فاسد مواد ہوتے ہیں؟ جو اپنے فساد کی وجہ سے، یا کثیر المقدار ہونے کی وجہ سے، معدہ پر بوجہ ڈال کر اذیت پہنچاتے ہیں { یہ مواد گا ہے معدے کے جوف میں جوتے ہیں، اور

گاہے معدے کے جوہر اور اس کے طبقات میں سرایت کئے ہوئے ہوتے ہیں، پہلی صورت سے قی، اور دوسری صورت سے آبکائیاں آتی ہیں؟ پہلی صورت سے تے آنے کی وجہ سے ہوتی ہے کہ ان مواد سے معدہ جب تکلیف پاتا ہے، اور معدہ ان کو دفع کرنے کے لئے حرکت کرتا ہے، تو یہ مواد بھی خارج ہو جاتے ہیں۔ اگر یہ معدہ کی چٹوڑوں سے چسپاں نہیں ہوتے ہیں تو سہولت سے خارج ہوتے ہیں، اور اگر چسپاں ہوتے ہیں تو دشواری سے خارج ہو جاتے ہیں، اور دوسری صورت میں آبکائیوں کے ساتھ تکلیف بہت زیادہ ہوتی ہے، کیونکہ معدہ جب دفع کرنا چاہتا ہے تو سرایت کئے ہوئے مواد نہ معدے کے جوہر سے یہ آسانی خارج ہوتے ہیں، اور نہ وہ باہر نکلتے ہیں۔

**سبب (۱۱)** {یہ مواد گاہے گرم اور صفراوی ہوتے ہیں} علامات {سوزش، پیاس، اور تے میں غارج ہونے والی شے کڑی ہوتی ہے۔ علاوہ ان مواد کو معدے سے خارج کرنے کے لئے سببیں اور گرم پانی سے تے کرائیں، جو شاذہ بلیہ، یا ایلارج فیترا اور مقونیا کا سہل دیں، پکے تھنے کریں۔ غرض ان میں سے جو مناسب ہو، اور جو کر سکیں کریں} کیونکہ جب معدے سے مادہ فاسد خارج ہو جائیگا تو اس وقت قی پر ہی بند ہو جائے گی {بانی مراد جو نہ نکل سکے ہوں، او کو مناسب خوشبودار شربتوں اور غذاؤں سے درست کریں} مثلاً شربت سیب، شربت ہی، ہمراہ عود خام، صندل، گلاب، اور غذاؤں میں سماق والی غذا، انار کی غذا، انگور خام کی غذا، جن میں ہی، گلاب، اور عود ڈالا گیا ہو۔

**سبب (۱۲)** {گاہے وہ مواد سرد تر (یعنی)، یا سردادی ہوتے ہیں} علامات {نہ سوزش، اور نہ پیاس ہوتی ہے، اس سبب، گڑگڑاہٹ، اور تے میں نکلنے والی شے ترش ہوتی ہے} سردادی مادے کا ترش ہونا تو ظاہر ہے، مگر یعنی ماشے میں ترشی کی وجہ ہضم کی کمی ہوتی ہے {یادہ ضرور یا خیریں ہوتی ہے} کیونکہ ہضم اگر شور ہے تو نکلنے والی شے بھی لازمی طور پر شور ہوگی، اور اگر ہضم طبعی اور شیریں ہے تو یہ بھی شیریں ہوگی، اس لئے کہ ہضم طبعی، جو شیریں ہوتا ہے، وہ اگرچہ خون بن کر معدے کے تغذیہ میں صرف ہو سکتا ہے، لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ یہ معدے میں جس طور پر بھی پہنچے، تغذیہ ضرور بخشنے، بلکہ معدے کے تغذیہ میں یہ اسی وقت صرف ہو سکتا ہے، جبکہ یہ معدے کی رگوں کے ذریعہ پہنچے۔

**علاج** {تے کی ٹلی دواؤں، یا کسی دوسری تدبیر سے معدے کو صاف کریں} مثلاً سونے کا جوشاندہ ہمراہ سببیں تے کے لئے پلائیں، اور اگر یہ کافی ثابت نہ ہو تو اس کے ساتھ موی کے تخم، نمک، رائی اور شہد بھی استعمال کریں {اس کے بعد معدے کو قوی کرنے کے لئے شربت استعمال کرائیں، جس میں نعناع بھی ہو، اور نمک، عود خام، اور گل ترش سے خوشبودار کیا گیا ہو}۔

**سبب (۱۳)** { گاہے یہ مواد معدہ میں نہیں پیدا ہوتے ہیں، اور نہ معدے میں جمع ہوتے ہیں، بلکہ بگڑا لحال، اور سرارہ یعنی پتہ پیسے اعضاء سے معدہ پر گرتے ہیں } یہ قسم پہلی قسم سے زیادہ بری ہے، کیونکہ اس میں یہ اعضاء بھی آفت زدہ ہوتے ہیں، معدہ بھی اتنا کمزور ہوتا ہے کہ ان کے مواد کو قبول کر لیتا ہے، اور ان اعضاء کی آفت میں شریک ہو کر معدہ اسقدر ضعیف اور عاجز ہو جاتا ہے کہ جن مواد کا رخ اس کی طرف ہے، ان کے دفع کرنے پر بھی قادر نہیں رہتا ہے۔ گاہے یہ مواد معدے میں سائے بدن سے آتے ہیں، جیسا کہ بخاروں کے بھران میں گاہے ہو کر آتا ہے۔

**علامات** { اس قسم کی علامت یہ ہے کہ یہ اعراض ایک عرصہ تک دیر پا نہیں رہتے ہیں، بلکہ تھکے کے بعد تھوڑی دیر کے لئے، جب تک کہ مواد دوبارہ از سر نو معدہ پر گریں، ان علامتوں میں سکون رہتا ہے }۔ **علاج** { جن عضوں سے معدے پر مواد گرا ہوا دیکھیں پہلے اوس عضوی تدبیر کریں، اور اوس کی طرف متوجہ ہو کر اوس کا تنقیہ وغیرہ کریں } نیز میوؤں کے پانی، اور ان کے ربوب، خوشبودار اور قابض دواؤں کے ساتھ استعمال کر کے معدے کی تقویت کریں۔

**سبب (۱۴)** { گاہے مثلی اور تھے غذار کے فاسد ہو جانے سے ہوتی ہے، یعنی غذا مقدار میں اسقدر زیادہ ہوتی ہے کہ معدے کی قوت اس کی کثرت برداشت نہیں کر سکتی ہے، یا وہ کیفیت کے لحاظ سے بڑی ہوتی ہے } مثلاً یہ کہ وہ کڑی تلخ، تیز، یا ترش ہوتی ہے، جس کی تیزی معدے میں لگ کر اذیت پہنچاتی ہے، اور معدہ اس کو تھے کے ذریعہ دفع کرنا چاہتا ہے { یا وہ ببقاعدہ طور پر استعمال کی جاتی ہے } مثلاً یہ کہ بھاری غذا رکھا کر لگی اور لطیف غذا رکھالی جائے، اس سے لطیف غذا پہلے خود فاسد ہوتی ہے، پھر دوسری کو فاسد کرتی ہے، اور معدے میں اذیت پہنچا کرتی کی حرکت کرنے پر معدے کو مجبور کر دیتی ہے۔

**علامات** { اس کی علامت یہ ہے کہ غذا کی بیقاعدگی کے بعد اس کا ظہور ہوتا ہے }۔ **علاج** { غذا فاسد سے معدے کو پاک کر کے معدے کی تقویت کریں، اور غذا کی بیقاعدگی کو دور کریں }۔

**سبب (۱۵)** { تھے کی وجہ گاہے یہ ہوتی ہے کہ معدے کا مزاج بگڑا ہوا، اور اس میں صفت اسقدر ہوتا ہے کہ وہ غذا کے بوجھ کو بھی برداشت نہیں کر سکتا ہے } بلکہ تھے کے ذریعہ خارج کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے { خرابی مزاج کی تمام قسموں کا ذکر علامات و علامات کے ساتھ ہو چکا ہے }۔

**سبب (۱۶)** { گاہے فی بھران کے طور پر اس صورت سے ہوتی ہے کہ طبیعت مرض

کے اوپر کہ معدے کی طرف دفن کر دیتی ہے، اور پھر معدہ اس کرتے کے راہ خارج کر دیتا ہے} +

علامات { اس خاص قسم کی علامت یہ ہے کہ ایسی حالت اکثر کسی تیز مرض میں ہوا کرتی ہے } کیونکہ سرد امراض کے مواد کو طبیعت اوپر کی طرف رستے کے طبع پر کم دفع کیا کرتی ہے کیونکہ ایسے سرد مواد خود نیچے کی طرف رخ رکھتے ہیں، اور قعر معدہ کی طرف مائل رہتے ہیں، اس لئے طبیعت پر ایسے مواد کا خارج کرنا اسی راستے سے سہل ہوتا ہے، جدھر ان کا طبعی میلان ہوتا ہے { اور دوسری علامت یہ ہے کہ کسی بھران کے دن مرض نمودار ہوتا ہے } +

علاج { یہ ہے کرتے لانے والی دواؤں سے طبیعت کی امداد کریں } +

اسباب: اس قسم کی شکایات بالعموم مندرجہ ذیل اسباب سے پیدا ہوتی ہیں: خراب غذا کا استعمال کرنا، گرم پانی کا پینا، معد میں فاسد رطوبات کا اجتماع، غذا زیادہ مقدار میں کھانا، معد کی غشاء غاملی کا متورم ہونا، قروح معدہ، سرطان معدہ، استرخاء معدہ، غمزہ دم اسعار، درد شکم، درد گردہ، اور حصات گردہ، درد جگر، اور حصات اکبد، بعض امراض قلب، دم صفاق، صفر کبد، امراض رحم و خبیثہ الرحم، دم اغشیہ داغ، دم داغ، داغ کی رسولیاں، سکنتہ، اختناق الرحم، ذیابیطس، التسم بولی، کھانسی، ہیضہ، بعض متعدی بخار و غیرہ بھی ان عوارض کے اسباب ہو سکتے ہیں طے بنا بعض اقسام کے ذہروں کا استعمال کرنا، مثلاً شراب، افیون، چرس، بھنگ، سنگیا، تباک وغیرہ سے بھی تے اور متلی کی شکایت لاحق ہو جاتی ہے۔ نیز یہ ہوشی کی بعض ادویہ کا سونگھنا یا الٹم حل کا ہونا، آنتوں میں کیڑوں کا ہونا، یا قرچ، فتن، تشنج معدہ، مکرہ نظارہ کا دیکھنا، بربک سونگھنا گندہ اور تری ہوائیں سانس لینا، سرد پارہ وغیرہ کا کھانا یا کسی اور طریقہ سے ان چیزوں کا غل میں شامل ہو جانا، اس قسم کی شکایات کا باعث ہوتا ہے +

اسی طرح جملہ جبرائے کشتی یا جہاز پر سفر کرنے، چکر کھانے، اور بعض آدمیوں کو بعض سواہیل پر سفر کرنے سے شدید تے کی شکایت ہوا کرتی ہے۔ چچک، خسرو وغیرہ میں بھی جبکہ دانے نکلنے والے ہوتے ہیں، تے ہوا کرتی ہے +

تشخیص: کھانا کھانے کے بعد اگر ایک گھنٹے کے اندر تے ہو جائے، تو یہ اس امر کی دلیل ہے کہ سبب مرض معدہ سے وابستہ ہے، لیکن اگر کھانا کھانے سے دو تین گھنٹے کے بعد تے ہو تو اسے دقاق کا مرض خیال کیا جاتا ہے، اور اس سے زیادہ عرصے کے بعد تے کا ہونا بڑی آنتوں کے امراض کی دلیل ہے +

داغی امراض کی ابتداء میں دیا یکایک بدنی حرارت کے زیادہ ہو جانے سے (جیسا کہ حیات نامہ میں ہوا کرتا ہے)، متلی کے بغیر خفجہ و نبش سے تے ہو جاتی ہے، اور معدہ کو ہانے سے کوئی تعلیم نہیں معلوم ہوتی، لیکن امراض معدہ، اسعار، اور جگر میں متلی کے ساتھ تے ہوتی ہے، اور اگر حکم کر



دیا جاتے، تو ردی عکس ہوتا ہے +

معمولات مطب: اول اہل سبب کو معلوم کر کے اسکو رخ کریں، چنانچہ اگر خراب غذا کی وجہ سے مرض ہوا ہو تو تھوڑا تھوڑا سکینین چلائیں، — اگر گرم پانی پنی لینے کی وجہ سے ہے تو اسکا پینا چھوڑ دیں، — اور اگر معدہ میں اجتماع رطوبت کی وجہ سے یہ شکایت ہے تو یہ معلوم کریں کہ کونسی رطوبت جمع ہوئی ہے، اگر صفرامع ہو گیا ہے تو نیم گرم پانی میں سکینین ملا کر پلائیں، اس کے بعد جوارش انار میں پھلے کھلا دیں، اوپر سے شیرہ زرشک، شیرہ پودینہ خشک، شیرہ آو بخار عرق بادیان میں نکال کر شربت غدرہ شامل کر کے دیں، اور ذیل کی چٹنی تیار کر کے پونڈی تھوڑی چٹاتے رہیں +

چٹنی: زہر ہرہ، لمبا شیر، گرد ساق، انار دانہ، پودینہ خشک، زرشک، زردہ، صندل سفید، ان سب کو باریک پیسکر شربت انار یا سکینین لیمونی یا شربت غدرہ میں ملا کر دیں، اور کم معدہ پر ان چیزوں کا لیپ کریں +

نسخہ: زرشک، آملہ منقہ، ساق، لمبا شیر، پوست ترخ، صندل سفید، پوست بیرون پتہ، ان سب کو عرق گلاب میں پیسکر بیکر کا آمناہ کر کے لیپ کریں +

اگر بھم کا اجتماع ہو تو پہلے سندھ درج ذیل درائیں پلا کر خراب اچھی طرح سے تے کر دیں: نسخہ: تخم ترب کر پانی میں پیسکر سکینین سادہ ملا کر دیں، جب طبیعت صاف ہو جائے تو یہ نسخہ پلائیں:

نسخہ: مسطکی رومی، عود غرق، پودینہ خشک، باریک پیسکر جوارش مسطکی میں ملا کر عرق بادیان کے ساتھ، اور غذا کے بعد ڈکھن دار و سادہ پانی کے ساتھ دیں، اور شام کے وقت دار المسک معتدل عرق بادیان کے ساتھ کھلائیں +

اگر معدہ آگے خفاہ غامطی کے درم کی وجہ سے ہو تو درم معدہ کی تہیہ کریں، اگر قروح معدہ وغیرہ کی وجہ سے ہو، اسی طرح اگر درم امعاء، درد شکم، درد گردہ، درد جگر، درم صفقان وغیرہ کی وجہ سے ہے تو ان کا علاج کیا اگر بیماریات کے استمال سے مرض پیدا ہوا ہو تو انکے اخراج و اصلاح کی تدابیر کریں، اور ان چیزوں کا استمال ترک کر دیں + خلاصہ یہ ہے کہ جس سبب سے مرض لاحق ہوا ہو، اسی کا علاج کریں +

اگر حل کی وجہ سے مرض ہو تو ذیل کا نسخہ بطور چٹنی تھوڑا تھوڑا چٹاتے رہیں: نسخہ: زہر ہرہ، لمبا شیر، گرد ساق، انار دانہ، پودینہ خشک، باریک پیسکر سکینین لیمونی میں ملا کر تھوڑا تھوڑا چلائیں، مریض کو بستر سے اسوقت تک نہ اٹھنے دیں، جب تک وہ ٹھیک نہ ہو جائے گا اس وقت تک کہ وہ ٹھیک ہو جائے + یقین امعاء کا خیال رکھیں، مکان کے کاموں سے روکیں، غذا سے پہلے

اور اس کے بعد گھنٹہ دو گھنٹہ آرام و راحت بنائیں +

غذا : مریض کو ایسی غذائیں دیں، جو سیال، زود ہضم، اور ساقھری معرقی ہوں، اور ان میں قدرے ترشی ہو، مثلاً مرغ کے شوربہ میں انار دانہ ڈال کر پلائیں، موگ کی پتل دال معرقی مقدار میں دیں، کھاری پانی برف سے ٹھنڈا کر کے دیں، یا پد دینہ، اور الائچی کو پانی میں پکا کر دیں، موسمی بخار دلائیں قند کا شربت، لیوں کا عرق، جو ڈک بلانا مفید ہے، علیٰ ہذا زلال تر بندھی اور کچے آم کا شربت راجب لکھاں اس حالت میں مسکن ثابت ہوتے ہیں +

ہدایات : قے آنے کے بعد فوراً غذا نہیں دینی چاہئے، فساد غذا کی صورت میں اگر قے آئے تو گرم پانی اور نمک ملا کر چند بار قے کرا دیں تاکہ معدہ پاک و صاف ہو جائے، اس کے بعد کم از کم چھ سات گھنٹہ تک کوئی چیز کھانے کے لئے نہ دیں، اگر خشکی محسوس ہو تو کئی اور غرضہ کرائیں۔ شدید امراض کی ابتدا میں جو قے آتی ہے، ان میں ابتداء قدامت رکھیں، اس کے بعد جب قے کا سلسلہ ٹوک جائے تو زود ہضم غذا کھلائیں +

## خون کی قے رقی الدم

{ قے کے ساتھ جو خون نکلتا ہے، وہ معدہ سے، یا معدہ کے آس پاس سے آتا ہے }  
آس پاس کے اعضا میں سے نقطہ مری ہی ہے، جہاں سے خون بصورت قے خارج ہو سکتا ہے +

**سبب (۱)** { اس خون کی وجہ گاہے یہ ہوتی ہے کہ معدے، یا مری کی کسی رگ کا منہ کسی ایسے تیز صغرا دی مراد کی وجہ سے کھل جاتا ہے، جو خون میں بلکر رگوں کو چمید دیتے ہیں } یا رگوں کے منہ کھلنے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ قوتِ ماسک، جو رگ کے منہ میں ہوتی ہے، وہ اس وجہ سے کمزور ہو جاتی ہے کہ رگیں کسی رطوبت سے ڈھیلی اور نرم پڑ جاتی ہیں، اس لئے وہ معمولی اسباب اور ادنیٰ قوت سے کھل جاتی ہیں، یا اس وجہ سے ان کے منہ کھل جاتے ہیں کہ رگیں بہت سے مواد سے پُر ہو کر استقدر تنجاتی ہیں، کہ ان کے منہ خود بخود کھل جاتے ہیں + چنانچہ جوشِ خون کے وقت، جو رگوں کے منہ کھل جاتے ہیں، وہ اسی قسم کے تحت میں ہے، جبکہ خون کی مقدار اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ رگوں میں اس کی گنجائش نہیں رہتی ہے { یا کوئی رگ کٹ پھٹ جاتی ہے } اور اس کے پھٹنے کی وجہ گاہے مواد کی کثرت ہوتی ہے، بشرطیکہ رگ نہایت نرم اور رقیق، یا نہایت سخت ہو، جس سے وہ ہولت سے پھٹ جاتی ہے، یا اس کی وجہ چوٹ، یا صدمہ، یا تازہ اور کھپاؤٹ ہوتی ہے، یا یہ وجہ ہوتی ہے کہ مریض زور سے چنٹتا ہے +

لہ خون کی دھکے والی قوت +

علاج { باسلیق کی فصد کھولیں } اور چند مرتبوں میں خون نکالیں، تاکہ خون کی مقدار کم، اور اس کا رخ بدل جائے۔ یہ دونوں غرضیں اس وقت پوری ہو سکتی ہیں، جبکہ خون کی مقدار کثیر ہو، ورنہ دوسری صورتوں میں فصد کی غرض محض یہی ہو سکتی ہے کہ خون کا مالہ دوسری طرف ہو جائے، یعنی اس کا رخ بدل جائے { غبار کندر، گندہ بول، گل ارمنی، گلنار، دم الاخین کے ساتھ یہی کا پانی گھونٹ گھونٹ پلائیں } بلوط، خرنوب، منقہ گٹھلیوں سمیت، اور ساق جیسی قابض اور خون بند کرنے والی چیزیں کھلائیں { منقہ کی گٹھلیاں کیلے پن (بگٹے پن) کی وجہ سے معدے کے اجزاء کو شکیکڑ کر جمع کر دیتی ہیں، جس سے رگوں کے منہ بند ہو جاتے ہیں }۔

**سبب (۱۲)** { گاہے خون کی تہ، اس وجہ سے آتی ہے کہ خون معدے کی طرف بعض اعضا سے گرتا ہے، مثلاً جگر، طحال، اور سر، جبکہ مریض کو کبیر پھوٹے، اور معدے کی طرف (سر کا خون) بہہ کر اس طور پر چلا جائے کہ مریض کو اس کا احساس نہ ہو سکے }۔

**علامات** { اس قسم کے یہ ہیں کہ جس عضو سے خون جاتا ہے، اس میں تکلیف ہوگی { اور اس کی حالت بدلی ہوئی ہوگی، طحال سے اگر خون آتا ہے تو وہ سیاہ اور میلا ہوتا ہے، اور گاہے ان باتوں کے ساتھ تیش بھی ہوتا ہے، اور اگر کبیر کی وجہ سے اس مرض کا ظہور ہوگا تو گاہے نعتوں سے خون خارج ہوگا، اور گاہے منہ سے کھنکھار کے بعد نکلے گا }۔

**علاج** { اس عضو کی اصلاح کریں، اور فصد کے ذریعہ اس خون کو خارج کریں، جو اس عضو سے کسی دوسری طرف (مثلاً معدہ کی طرف) گرا کرتا ہے }۔

**سبب (۱۳)** { گاہے معدے کے زخموں، اور اس کے ناکل رگل جانے سے خون کی تہ آتی ہے، جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے }۔

**معدے میں خون کا جمنہ** { گاہے خون معدے میں آکر جم جاتا ہے { کیونکہ خون جب رگوں سے نکل کر معدے کے جوف میں جمع ہو جاتا ہے،

تو اس خون کی ترویج جاتی رہتی ہے، یعنی اس میں ہوا شامل نہیں ہوتی ہے (جو ہمیشہ پیسپٹروں کے ذریعہ ہوا کرتا ہے) اور حرارت غریزہ کا عمل بھی اس سے منقطع ہو جاتا ہے، کیونکہ خون کی حفاظت رگوں ہی سے ہو سکتی ہے، اس لئے خون متغیر ہو کر سرد اور غلیظ ہو جاتا ہے { علی الخصوص اس وقت یہ کیفیت زیادہ پیدا ہوتی ہے، جبکہ معدے کا مزاج سرد ہو } ایسی حالت میں اس جمے ہوئے خون کے اندر سمیت اور بڑی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے }۔

**علامات** { غشی پیدا ہو جاتی ہے { کیونکہ اس کی سمیت قلب تک پہنچتی ہے { ٹھنڈا پینہ آنے لگتا ہے { کیونکہ اس کی سمیت سے روح اور حرارت غریزہ تحلیل ہو جاتی ہے، اور بدنگی لہ مغیر نام نہیں ہے، اس کے واسطے باقلا کے سے ہوتے ہیں }۔

رطوبتوں کی تھانے والی قوت کمزور ہو کر انکار و کنا چھوڑ دیتی ہے، اس لئے یہ مسامت سے خود بخود نہ نکلتی ہیں، اور چونکہ بدن کی حرارت سست ہو کر اندر چلی جاتی ہے اس لئے یہ رطوبتیں سرد خارج ہوتی ہیں { لرزہ شروع ہو جاتا ہے } کیونکہ اس حالت میں حرارت باہر سے لوٹ کر قلب کی طرف چلی جاتی ہے، اس لئے باہر سردی غالب ہو جاتی ہے۔ یہ بڑی ملا متوں میں سے ہے۔

**علاج** { گرم پانی میں سویا اور پرودینہ جوش دیکر سکنجبین کے ساتھ پلا کرتے کرائیں } سونے میں حرارت پیدا کرنے کی پوری طاقت ہے، پرودینہ میں حرارت پیدا کرنے اور مواد کے چھانٹنے، اور سکنجبین میں علیٰ ہذا مواد چھانٹنے کی قوت ہے { یہی تدبیریں اس وقت بھی کام آتی ہیں، جبکہ معدے میں دودھ جم جاتا ہے } نیز اس کے لئے خرگوش کا پنیر یا یہ مفید ہے۔ کیونکہ اس کے پنیر یا یہ میں مواد کے تحلیل کرنے اور رقیق و لطیف کرنے کی طاقت ہے، جالیفون کا قول ہے کہ "میں نے اسکو بارہا تجربہ میں مفید پایا ہے؛ اور صرف خرگوش ہی کا پنیر یا یہ مفید نہیں ہے، بلکہ تمام جانوروں کے پنیر یا یہ کی یہی حالت ہے، ہاں خرگوش کا پنیر یا یہ اس بارہ میں زیادہ طاقتور اور زیادہ بہتر ہے۔" جب کسی دودھ پیتے بچے کے پیٹ میں دودھ جم جائے تو اسکی ماں کا دودھ بند کرا دیں، ورنہ اس کے پیٹ میں اور بھی زیادہ جمیگا، اور ایسی گائے کا دودھ پلائیں جس کے چائے میں پرودینہ، سویا، سداب، قیصوم اور برگ حاض (چوکے کے پتے) دئے جاتے ہوں، اس سے لگنے کا دودھ پیٹ میں جما نہیں کرتا ہے۔

**اسباب** : بالعموم خون کی تہ مندرجہ ذیل اسباب سے ہو کر کرتی ہے : شکم پر براہ راست یا بالواسطہ ضرب لگنا، خون براسیر کا ٹک جانا، احتباس الطمث، معدہ، جگر، بانقراس، طحال، او صدر کے امراض، سود القنیہ، ریاضاد اجزاء خون کی بعض صورتیں، اعتناق الرحم، اور صراہیہ امراض، متعدی حیات، شلا، چھک، خسرہ، زرد بخار، وغیرہ؛ کبھی سنگلیا کھا لینے سے بھی یہ شکایت ہو جایا کرتی ہے، گاہے کثیر کا خون حلق اور معدہ میں داخل ہو کر بصورت تہ خارج ہوتا ہے۔

**علامات** : خون جو ذریعہ تہ کے خارج ہوتا ہے، اسکی نوعیت مختلف ہو کرتی ہے، یعنی خون گاہ زیادہ مقدار میں خارج ہوتا ہے، گاہ کم، گاہے طیلہ ہوتا ہے، اور گاہے رقیق؛ اسی طرح گاہے وہ جھالدار ہوتا اور غذا کے ساتھ خارج ہوتا ہے، جس میں کبھی صرف جلن ہوتی ہے، اور کبھی درد بھی ہوتا ہے، اور گاہے وہ بغیر غذا کی آمیزش کے خالص صورت میں نکلتا ہے۔ بعض اوقات خون اسقدر زیادہ نکل جاتا ہے کہ مریض کی ہلاکت کا اندیشہ ہوتا ہے۔

لہ قیصوم : برنجاسنی قسم ہے۔

**تشخیص:** چونکہ نفث الدم میں پیچھے دغیرہ کا خون بھی منہ کی راہ خارج ہوتا ہے، اس لئے قی الدم کو نفث الدم سے تشخیص کرنا چاہئے۔

### قے الدم

(۱) خون بذریعہ قے نکلتا ہے۔

(۲) سرخ یا سیاہی لایل نجد خون ہوتا ہے۔

(۳) اکثر اوقات مریض کا پاخانہ سیاہ ہوتا ہے، کیونکہ معدہ کا خون آنتوں میں چلا جاتا ہے؛ نیز عموماً اعضائے مشکم میں سے کوئی عضو

ماؤت ہوتا ہے۔

### نفث الدم

(۱) خون کھانسی کے ساتھ یا قہقہے سے نکلتا ہے۔

(۲) صاف سرخ اور چمک دار ہوتا ہے۔

(۳) کچھ دنوں تک کھانسی کے ساتھ آتا ہے۔

اور سینہ کے معاینہ کرنے پر عموماً سینہ کا کوئی مرض موجود ہوتا ہے، مثلاً سینہ میں درد اور بے چینی کا احساس ہوتا ہے۔

**انجام:** اس کے اسباب پر انجام کا انحصار ہے۔ چنانچہ اگر معمولی ضرب وغیرہ سے یہ شکایت پیدا ہو جائے تو اس میں جان کا خطرہ نہیں ہوتا۔ لیکن اگر سبب قوی ہے، مثلاً کسی ہلکے مرض کی وجہ سے خون کی قے ہوئی ہے تو یہ خطرناک ثابت ہوتا ہے۔

**معمولات مطب:** اصل سبب کو معلوم کر کے اسکو رفع کریں، اور فوری طور پر مندرجہ ذیل تدابیر اختیار کریں، مریض کو چمت ٹائیں اور چند روز تک غذائے دیں۔ برت کے ٹکڑے چسائیں، اور برت کو کھٹ کر معدہ کے مقام پر رکھیں۔ اگر قبض کی شکایت ہو تو بذریعہ حقنہ اسکو رفع کریں، ہاتھ پاؤں کو کس کر بانجھیں، اور مندرجہ ذیل چٹنی کا نسخہ خون کو روکنے کے لئے چسائیں: یہ ظاہر ہے کہ کھانے پینے کی دوائیں قے کی موجودگی میں نہ معدہ کے اندر ٹھہر سکتی ہیں، اور نہ لہنا عمل کر سکتی ہیں۔ یہ تو سکون قے کی حالت ہی میں دی سکتی ہیں:

**نسخہ:** گہرہ، سنگھراجت، دم الاخروین، ہسد، کہر باٹمی، باریک، پیکر شربت خشکاش میں ملا کر تھوڑا تھوڑا چسائیں۔ اور کا فورسپال پانی میں ملا کر تھوڑا تھوڑا چسائیں۔ **نسخہ:** یا یہ **نسخہ چسائیں:**

**نسخہ:** گہرہ، سنگھراجت، دم الاخروین، باریک، پیکر مربی آلمی میں ملا کر اڈل کھلائیں اور سے عاب بہدانہ، شیرہ تخم خرفہ سیاہ، شیرہ حب الاس، عرق کھارو، بان میں نکال کر اور شربت اعجاز یا شربت حب الاس، ملا کر دیں، اور معدہ پر مست درجہ ذیل صمغ اور برف سے ٹھنڈا کر کے **لگائیں:**

**نسخہ صمغ:** اتاتیا، گنار، صندل سفید و سرخ، آب بارتنگ، عرق کلاب میں پیکر **سپ کریں:**

بقیہ تدابیر وہی اختیار کی جائیں، جو نفث الدم میں بیان کی گئی ہیں۔

غذا و پرہیز: مریض کو ایسی غذائیں دیں، جو لطیف، زود ہضم، اور معتدلی ہوں، مثلاً آش و رجز

پہلے بھون لئے گئے ہوں! چاول کے ٹرے پکا کر، دھان کی کیلیں پکا کر، دودھ، رنگ کی دال، کاپانی وغیرہ۔ چاول اور جو کا ستور آب نار بھی اس حالت میں اچھی غذائیں ہیں۔ جسمانی حرکت سے، پلٹنے پھرنے سے، جامع سے، اور گرم و محرک اشیاء کے استعمال سے مریض کو روک دیں۔ غم و غصہ سے حتی الامکان مریض کو بچائیں، اور ثقیل، نفاس، ویرہنم، اغذیہ سے پرہیز کرائیں۔

خون کی تے جب تک قطعاً روک نہ جائے، غذا دینا مناسب نہیں ہے، اس حالت میں بعض دو امہر رکھا جائے، جس میں قد سے غذائیت بھی ہو، مثلاً شیرہ تخم خرفہ، آب انار، مرچے آملہ، اور دیگر شربت۔ اگر ضرورت شدید ہو تو ستور کاپانی تھوڑا تھوڑا پلایا جائے۔ اگر ضرورت خطرناک ہو، اور ضعف بہت زیادہ طاری ہو جائے، تو غذا بصورت حقنہ بھی پہنچائی جاسکتی ہے۔

## بچکی رفواق

{ بچکی کیا ہے؟ معدے کے اندرونی طبقہ کے تمام اجزاء کی حرکت کا نام ہے جس میں یہ اجزاء یکساںگی منکرتے اور پیسلے ہیں } (یہ حرکت جو بچکی میں ہوتی ہے، تشنج و تمدد یا انقباض و انبساط یعنی سکیر اور پھیلاؤ سے مرکب ہوتی ہے۔ معدے کے سارے جسم، اور اس کے ریشوں میں سکیر اس لئے پیدا ہوتا ہے کہ موذی سے بھاگنے کے لئے وہ سمٹا، اور اس کے اجزاء سکرٹے ہیں؟ اور اس لئے بھی معدہ سکرٹا ہے کہ سکرٹنے ہی سے پیسلے کی قابلیت و استعداد پیدا ہوتی ہے، اور پھیلنے کا فائدہ، جیسا کہ ابھی بتایا جائیگا یہ کہ اس سے موذی کا دفعیہ ہوتا ہے۔ اسکی بیرونی مثال کہ سکرٹنے ہی سے پیسلے کی قابلیت آتی ہے اور اس شخص میں پانی جاتی ہے، جو کبھی کو دنا چاہتا ہے، تو پہلے کسی قدر پیچھے ہٹتا ہے، پھر کودتا ہے، اس لئے کہ معدے کے اجزاء جب سکر جاتے ہیں تو سارا معدہ پھیل جاتا ہے، اس کا جوف کشادہ ہو جاتا ہے، اور وہ ہوا سے بھر جاتا ہے۔ پھر جب معدے کے اجزاء موذی کے خارج کرنے کے لئے ہر طرف سے سکرٹتے ہیں، تو معدے کی ہوا موذی کے خارج کرنے پر معدے کی امداد کرتی ہے، جیسا کہ کھانسی کے وقت پیپسٹروں میں ہوتا ہے۔ اجزاء معدہ کا یہ سکیر یعنی انقباض، جو موذی کے اخراج کے لئے ہر طرف سے ہوتا ہے، یہ دراصل اجزاء کے تمدد و انبساط سے حاصل ہوتا ہے، جو ان اجزاء کے ذاتی انقباض تشنج کے بعد موذی کے دفعیہ کے لئے پیدا ہوتا ہے اور معدے کے اجزاء اور اس کے ریشوں میں پھیلاؤ یعنی تمدد و انبساط اس لئے ہوتا ہے کہ یہ موذی معدے کی تجلھٹ سے دفع اور خارج کیا جائے جس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ یہ اجزاء سارے کے سارے اس وقت موذی پر سکرٹتے ہیں۔

قول مترجم : یہ کہنا صحیح نہیں ہے کہ اجزاء کے شکرٹنے سے معدہ پھیل جاتا ہے، تجویف کشادہ ہو جاتی ہے، اور وہ ہوا سے بھر جاتا ہے، اور یہ بھی غلط ہے کہ اجزاء معدہ کے تمدد و انقباض سے معدے میں تشنج و انقباض پیدا ہوتا ہے، اور یہ بھی غلط ہے کہ اجزاء معدہ کے تمدد و انقباض سے موزی کا دفیہہ ہوتا ہے، بلکہ صحیح یہ ہے کہ اجزاء کے شکرٹنے سے جوف معدہ تنگ اور ان کے پھیلنے سے جوف کشادہ ہو جاتا ہے، اور جوف معدہ کی چیزیں معدہ کے شکرٹنے، اسکے جوف کے تنگ ہونے اور معدہ کے پھوڑنے سے خارج اور دفع ہو سکتی ہیں، اور پھیلاؤ دھیل شکرٹنے کی قوت پیدا کر دیتا ہے (اور اسکا برعکس صحیح نہیں ہے) +

ہجلی اس لحاظ سے کہ اس میں ہوا پھیپھڑوں کے اندر داخل ہوتی ہے، آہ کے مشابہ ہے، جس میں حجاب عاجز اور دوسرے عضلات شکرٹتے ہیں، مگر فرق یہ ہے کہ ہجلی میں ہوا ایک تختہ سے اندر داخل ہوتی ہے، اور آہ میں وہ عضلات اس قدر خفیف انقباض ظاہر کرتے ہیں کہ ہوائے اندر داخل ہونے میں کوئی غیر معمولی آواز پیدا نہیں ہوتی۔ برخلاف ازیں ہجلی میں حجاب عاجز کی تخت زور سے شکرٹتا ہے، چنانچہ جب ہوائیک تخت خمرہ کے سوراخ میں داخل ہوتی ہے، اور وہ پہلے سے اس کے لئے پورے طور پر آمادہ نہیں ہوتا ہے، تو لسان المزمار کی ڈوریوں میں جھٹکا لگتا ہے، اور ہجلی کی مخصوص آواز پیدا ہوتی ہے + حجاب عاجز اور دیگر عضلات میں ہجلی کی یہ تحریک مری اور معدہ وغیرہ کے مختلف آفات سے پیدا ہوتی ہے + ان حالات کی اطلاع اعصاب کے ذریعہ عصبی مراکز کو ہوتی ہے، پھر متعلقہ عصبی مراکز عضلات متعلقہ میں حرکت پیدا کرتے ہیں۔ یہ آفات اگرچہ مختلف ہیں، مگر زیادہ تر خراش معدہ ہی کی وجہ سے ہجلی عارض ہوا کرتی ہے +

وجہ تسمیہ : ہجلی کو عربی میں فوان اس لئے کہتے ہیں کہ قعر معدہ اس حالت میں فوق یلینے اور ہجلی طرف چڑھتا ہے (غرض فوان کا لفظ فون سے نکلا ہے، جس کے معنی اوپر کے ہیں) +

**سبب (۱)** { گاہے ہجلی کی وجہ کوئی ایسی شئی ہوتی ہے، جو فم معدہ میں تیزی کی وجہ سے لگتی ہے، وہ شے گرم اور تیز مواد کی قسم سے ہوتی ہے یا تیز کیفیت کی غذا ہوتی ہے + یہ چیزیں علی الخصوص اس وقت زیادہ لگتی ہیں، جبکہ فم معدہ کی جس نہایت ٹکی اور تیز ہو +

**علامات** { فم معدے میں جلن ہوتی ہے، اور نیز یہ حالت کسی تیز غذا، یا دوا رکھانے کے بعد عارض ہوتی ہے + مثلاً تمکین کیا ہوا اقلار اور وہ دوا، جس میں فلفل (مچ) کی تمبیوں پڑی ہوں (جیسے فلفل سیاہ، فلفل سفید، فلفل سرخ، فلفل دراز، جس کو سیپیل کہتے ہیں) یا پیت کی فے کے بعد عارض ہوتی ہے + یہ پت زرد، یا سبز، یا سیاہ رنگ کا ہوتا ہے +

**علاج** { سکنجبین اور گرم پانی پلا کر تے کرائیں، پھر اسپنجل، ردغن بادام، ردغن گل، ردغن بنفشہ، اور گلاب پلائیں + تاکہ معدے کا مزاج بدل جائے، معدہ ڈھیلا اور نرم ہو جائے،

اور اس کی سوزش میں سکون آنے، غذا میں جو کاپانی برف سے سرد کر کے روغن باوام کے ساتھ دیں، اور جو کاستور شکر کے ساتھ کھلائیں، بشرطیکہ قبض نہ ہو +

**سبب (۱۲)** { گاہے پچکی کی وجہ غلیظ ریاح ہوتی ہے، جو فہم معدہ، یا معدے کے طبقات، یا مری میں بند ہو کر کچا روٹ پیدا کر کے تکلیف پہنچاتی ہے، جس کے دغ کرنے کے لئے معدہ حرکت کرتا ہے، مگر یہ ریاح غلظت کی وجہ سے خارج نہیں ہوتی ہے +

**علامات** { یہ شکایت تھمہ (بد مضمی) اور مضم کی کمی کے بعد عارض ہوتی ہے، کیونکہ بد مضمی میں غلیظ ریاح پیدا ہوتی ہے، جس کے تحلیل کرنے پر طبیعت کو قدرت نہیں ہوتی ہے + اس قسم کی پچکی بچوں کو اکثر زیادہ دودھ پنی لینے کے بعد عارض ہو ا کرتی ہے، کیونکہ بچوں کی حرارت کمزور ہوتی ہے، اور انکا ماضیہ جب کمزور ہو جاتا ہے تو دودھ ان کے معدے میں فاسد ہو جاتا ہے، اور اس سے غلیظ ریاح پیدا ہو جاتے ہیں +

**علاج** { کھانے اور چبانے کی ایسی دوائیں دیں، جو فہم معدہ میں گرمی پیدا کریں، ریاح کو توڑیں اور تحلیل کریں { اور ڈکاریں لائیں، کیونکہ معدے کی ریاح کا ڈکار کے ذریعہ خارج ہونا نہایت آسان ہے، مثلاً مصطکی، زیرہ، پودینہ، سونٹھ وغیرہ +

**سبب (۱۳)** { گاہے پچکی کی وجہ کوئی ایسی شے ہوتی ہے، جو تغل اور بوجھ کی وجہ سے معدے کو تکلیف دیتی ہے، وہ شے (الف) گاہے از قسم رطوبت ہوتی ہے، جو بڑی مقدار میں معدے کے اندر چسپاں ہوتی ہے؛ اور (ب) گاہے از قسم غذا ہوتی ہے { جسکا ذکر اس کے بعد آتا ہے +

**علامات** { اگر از قسم رطوبت ہوتی ہے تو اسکی علامت یہ ہے کہ منہ پانی سے بھر جایا کرتا ہے، معدے میں تغل ہوتا ہے، غذا معدے میں ترش ہو جایا کرتی ہے، کیونکہ حرارت اتنی نہیں ہوتی کہ پورے طور پر غذا کو پکاسکے، اس لئے غذا کے اندر معدے میں ایک قسم کا جوش آ جاتا ہے، اور وہ ترش ہو جاتی ہے، اور اسی وجہ سے ہضم بھی خراب ہو جاتا ہے +

**علاج** { معدے کو ان رطوبتوں سے تے اور ریا راج کے مٹھلوں کے ذریعہ پاک کریں، پچکی کے ادے کے زائل کرنے میں چھینک بھی نہایت مفید ثابت ہوئی ہے، کیونکہ چھینک ایک سخت حرکت ہے، جو تمام اعضاء کو پھکولا دیکر زور سے ہلا دیتی ہے، اس لئے اعضاء کے ساتھ جو رطوبتیں وابستہ اور چسپاں ہیں، وہ الگ ہو جاتی ہیں + جب پچکی کا پیدا کرنے والا مادہ اکھڑ کر اپنی جگہ سے ہل جاتا ہے، تو یہ مادہ خارج بھی ہو جاتا ہے، کیونکہ طبیعت اس وقت اس کے دغ اور اخراج پر قادر ہو جاتی ہے، جس سے پچکی میں سکون آ جاتا ہے، برخلاف ازیں وہ پچکی جو خشکی سے پیدا ہوتی ہے، وہ چھینک سے نہیں ہلتی، کیونکہ اس میں کوئی مادہ تو ہوتا نہیں +



(ب) اور گاہے وہ شے از قسم غذاء ہوتی ہے، جو کہ کثرت مقدار اور غلظت کے باعث معدے پر بوجھل ہو، مگر معدے میں اپنے اخراج کے لئے حرکت پیدا کرتی ہے؟  
**علامت** { مریض نے ایسی نغیل غذاء کھائی ہوگی، اور اس نے ریاضت چھوڑ دی ہوگی، کیونکہ ریاضت کے ترک سے غذاء کی جذب کرنے والی قوت اعضاء میں مست ہو جاتی ہے، علی الخصوص جس وقت ریاضت کی عادت ہو، اور طبیعت ریاضت کی مدد سے غذاء کو طلب کیا کرتی ہو، تو ریاضت کے ترک کر دینے سے طبیعت بھی غذاء کو جذب کرنا چھوڑ دیتی ہے، وہ غذاء معدے میں قائم رکھ کر بوجھ ڈالتی ہے { اور مریض نے حام کرنا بھی ترک کر دیا ہوگا؟ کیونکہ حام معدے اور جگر سے اعضاء کی طرف غذاء کے جذب کرانے پر امداد کرتا ہے، ہاں طور کہ حام پسینہ کے ذریعہ مواد کو خارج کر کے تحلیل کرتا ہے، اس لئے اعضاء مواد سے خالی ہو جاتے ہیں، اور غذاء ان میں کچھ آتی ہے۔ صاحب کامل الصناعات کہتے ہیں کہ ”بچگی گاہے معدے کے امتلاء سے پیدا ہوتی ہے، اس کی تھیل اس بچگی میں پائی جاتی ہے، جو غذاء کی کثرت سے عارض ہوتی ہے، اور گاہے ایسی میٹھا مدگیوں سے بچگی لاحق ہوتی ہے، جس سے بدن میں مواد کثرت سے پیدا ہو جاتے ہیں، مثلاً غذاء غلیظ کی کثرت، ترک ریاضت، ترک حام“ مصنف نے اسی کلام کا انتخاب کر کے ذکر کیا ہے جس کے درست کرنے میں اتنی دقتیں پیش آئیں صاحب کامل الصناعات نے غذاء غلیظ کی کثرت، ترک ریاضت، اور ترک حام کو بچگی کا سبب بتایا ہے، مگر مصنف نے اسکو سبب اذل (امتلاء معدہ) کی علامت قرار دی ہے۔

**علاج** { گرم پانی پلا کر اس غذاء کو تھکے کے ذریعہ خارج کریں، اور غذا میں کمی کر دیں {  
**سبب (۴۱)** { گاہے بچگی اس وجہ سے ہوتی ہے کہ معدے میں سردی پہونچ جاتی ہے، کیونکہ (۱) ایسی صورت میں معدے کے اندر جو چیز پہونچتی ہے، وہ سرد ہو کر فاسد اور خراب ہو جاتی ہے، جو بوجھ اور فساد کی وجہ سے معدے میں اذیت پہونچاتی ہے، اس لئے قوت دافعہ اس کو بچگی کے ذریعہ دفع کرنا چاہتی ہے؛ (۲) نیز جب معدے میں سردی پہونچ جاتی ہے تو اس سے معدے کے اجزاء میں قبض اور تشنج پیدا ہوتا ہے، جس کو طبیعت زایل کر کے اصلی حالت پر لانا چاہتی ہے، اور قبض اور تشنج کی تکلیف کو معدے سے بچگی کی حرکت کے ذریعہ دور کرنا چاہتی ہے؛ (۳) نیز سردی سے چونکہ معدے کے سامنے ہنگ ہو جاتے ہیں، اور جن چیزوں کو معدے سے تحلیل ہونا چاہئے تھا، مثلاً ریاح، وہ اس کے ریشوں کے درمیان بند رہتے ہیں، جس سے معدے کو اذیت پہونچتی ہے { (۴) سردی جب حد اعتدال سے تجاوز کر جاتی ہے، تو معدے کے لئے دشمن اور ہودھی ثابت ہوتی ہے۔

**علامات** { پیاس کم لگتی ہے، گرم چیزوں کی طرف رغبت زیادہ ہوتی ہے، اور اکثر یہ صورت بڑھ ہوں اور ہچک میں نمودار ہوتی ہے، کیونکہ ان میں حرارت ضعیف ہوتی ہے +

**علاج** { معدے کو اندرونی دھرونی تدابیر سے گرم کرنے کے لئے مناسب غذائیں اور دوائیں استعمال کرائیں { مثلاً غذاء میں مرغیاں کھلائیں، جوزیرہ، دارچینی، اور سونٹھ کے ساتھ پکانی گئی ہوں، اور مثلاً پروینہ، تخم کرفس، دودق، جوزیرہ، انیسون، سونٹھ، سنبل، روج (دبچہ)، جندبیدستر، یکہ جنگلی پیاز کے سر کے ساتھ کھلائیں، اور پرتانے روغن زیتون کے ساتھ ملا کر باہر سے معدے پر ضا د کریں { نیز آس، بچکی کے لئے، جو ریاح سے عارض ہوتی ہے، مثلاً یہی قسم چارم، یا جو کثرت رطوبات سے عارض ہوتی ہے، بدن یا روح میں سخت تحریک پیدا کرنی، مثلاً مریض کو ہلانا، یا اس کا چیخنا نہایت مفید ثابت ہوتا ہے + اسی طرح سارے نفسانی جذبات بھی، جو اچانک پیدا ہوں، مفید اثر رکھتے ہیں { مثلاً غصہ، سرور، اور ڈر { نیز سانس کا روکنا، اور پیاسا رہنا بھی اس امر کے لئے نافع ہے، کیونکہ ان تمام امور سے حرارت بدن بھڑک اٹھتی ہے { اور جب حرارت بدن بھڑک اٹھتی ہے تو سردی کو الگ نازل کر دیتی ہے، ریاح کو لطیف کر کے الگ تحلیل کر دیتی ہے، وہ اخلاط، جو معدے میں چسپاں ہوتے ہیں، انکو ملحدہ کر کے الگ تحلیل کر دیتی ہے + چنانچہ مریض کے ہلانے، اور اس کے جمجھورنے میں چونکہ طبیعت تمیز اور پریشان ہو جاتی ہے، اس لئے اس کے ساتھ حرارت میں بھی حرکت، بھڑک، اور سخت جوش پیدا ہو جاتا ہے، اور پیچھے میں چونکہ سانس رکتی ہے، اور سینے کے عضلات، اور تنفس کے اعضاء میں سخت حرکت پہنچتی ہے، اس لئے اس سے قلب میں خاصی گرمی پیدا ہو جاتی ہے + رہے نفسانی جذبات، یہ چونکہ روح اور حرارت غریزہ کو حرکت اور جوش میں لے آتے ہیں، اس لئے ان سے بدن میں گرمی پیدا ہو جاتی ہے، مگر گاہے ان سے بدن میں سخت کپکپی اور لرزہ پیدا ہو جاتا ہے + سانس کے روکنے سے قلب اور روح میں گرمی عارض ہو جاتی ہے، اور حرارت بھڑک کر مسام بدن کی طرف سرد ہوا کے جذب کرنے کے لئے باہر نکل آتی ہے، اور پیاس چونکہ معدہ اور قلب کو گرم کر دیتی ہے، اس لئے حرارت بھڑک کر قوی ہو جاتی ہے +

**سبب (۱۵)** { گاہے بچکی درم جگر کے تعلق سے عارض ہو جاتی ہے، بشرطیکہ درم بڑا ہو، کیونکہ اس سے معدے کو دباؤ کی زحمت پہنچتی ہے { اور اس زحمت اور دباؤ کا اثر ہم معدہ تک پہنچ کر بچکی کا زور ہو جاتا ہے، لیکن جگر اور معدہ کے درمیان فاصلہ حاصل ہے، اس لئے دباؤ کا اثر اتنا دقیقہ درم بڑا نہ ہو، بالکل نہیں پہنچتا ہے { نیز معدہ درم کے بوجھ سے تن جاتا ہے { کیونکہ بوجھ کی وجہ سے اول تو جگر کھینچتا ہے، اور پھر اس کے پیچھے سے وہ رطوبات خارج

بندشیں بھی کھینچی ہیں، جن کا تعلق اور لگاؤ دُمری اور معدہ سے ہے، اور قوت دافعہ اس اذیت کو دفع کرنے کے لئے ہجلی پیدا کرتی ہے، اس وجہ کو ابن سیرافینوں نے اختیار کیا ہے (یا دُرم سے ہجلی عارض ہونے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ جگر سے صفرا براہ عروق اساریقیہ اثنا عشری نامی آنت پر گرتا ہے، کیونکہ دُرم کے باعث وہ نالی تنگ ہو جاتی ہے، جو جگر اور پتہ کے درمیان ہے، اور اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ دُرم سے چونکہ گرم اور تیز مواد بکثرت پیدا ہوتے ہیں، اس لئے وہ اثنا عشری سے بحالت جوش و غلیان معدے کی طرف، اور معدے سے فم معدے کی طرف چڑھ جاتے ہیں، یا یہ کہ وہ صفرا براہ راست معدے ہی پر گرتا ہے، اور پھر معدے سے جوش کھا کر فم معدہ تک چڑھ جاتا ہے، اور اپنی تیزی سے فم معدہ میں تکلیف پہنچا کر ہجلی لگاتا ہے، اس دلیل کو جالینوس نے اختیار کیا ہے (یا دُرم سے ہجلی اس طرح عارض ہوتی ہے کہ جگر اور فم معدہ کے درمیان ایک باریک پٹے کے ذریعہ تعلق و ارتباط قائم ہے، یہ عصب داعمی ہے، جس کا نام عصب دُمری معدی یا عصب راجع ہے، جس کی آخری شاخیں جگر اور معدہ میں پھیلی ہیں، اور چونکہ یہ پٹہ نہایت باریک ہوتا ہے، اس لئے دُرم کی اذیت جگر سے فم معدہ تک، تا دقتیکہ دُرم بڑا نہ ہو، اس کے توسط سے نہیں پہنچتی ہے۔

**علامات** { بخار تیز ہوتا ہے } بشرطیکہ دُرم گرم ہو { غشی سخت ہوتی ہے } کیونکہ جگر کی گرمی سے معدہ بھی گرم ہو جاتا ہے، اس لئے معدے میں پتہ بہ کثرت پیدا ہوتا ہے، یا اس لئے کہ جگر ہی سے گرم مواد اور پتہ معدہ کی طرف گرتا ہے { اور دُرم جگر کی ساری ملائیں موجود ہوتی ہیں } **علاج** { دُرم جگر کا علاج کریں، جو عنقریب آتا ہے }۔

**سبب (۶)** { گاہے ہجلی فم معدہ کی سخت خشکی سے عارض ہوتی ہے، کیونکہ خشکی سے فم معدہ میں خشک کچھ پیدا ہو جاتا ہے } اس لئے کہ اعصاب کی لمبائی دُرم و ثانی خشکی کے غلبہ سے کم ہو جاتی ہو { اور طبیعت بغرض اصلاح اسکو پھیلا کر تشیخ زائل کرنا چاہتی ہے، لیکن وہ غلبہ بہرست سے پھیل نہیں سکتا ہے، اس لئے ہجلی لگ جاتی ہے } یہ معلوم ہی ہے کہ ہجلی میں دو حرکتیں ہوتی ہیں تشیخ اور سکیر تو خشکی سے عارض ہوتی ہے (نہ کہ موذی سے جاننے کے لئے جیسا کہ اول میں بتایا گیا ہے) اور تمدد اور پھیلاؤ اصلاح کی غرض ہوتا ہے { یہ ہجلی بُری ملاست ہے } کیونکہ یہ بتاتی ہے کہ معدے کی، معدے کے ریشوں کی، اور اس کے اعصاب کی رطوبتیں فنا اور اس کا جوہر خشک ہو گیا ہے۔ مگر یہ ہلک نہیں ہے، بشرطیکہ یہ سخت استقراغ کے بعد بالکل قلیل عرصہ میں پیدا ہوتی ہو، کیونکہ اس صورت میں تھوڑے عرصہ کے اندر رطوبت پیدا کر کے اس کا تدارک کرنا ممکن ہے، اس لئے کہ اس خشکی کا سبب محض رطوبات اور اخلاط کا اخراج ہے، اور قوتیں اس میں بحالہ قائم رہتی ہیں، علیٰ هذا التیساں

اعضار کی حالت بھی زیادہ بری نہیں ہوتی ہے، اس لئے یہ اپنے طبعی افعال جاری کر کے  
 قادر ہوتے ہیں، اور غذاؤں کی کثرت کے وقت ان رطوبتوں کا عرض بہت جلد حاصل کیے  
 ہیں۔ لیکن اگر یہ بجلی بے استفراغ کے بعد ایک عرصہ دراز میں پیدا ہوئی ہو تو یہ ہلک ثابت  
 ہوتی ہے، کیونکہ اس صورت میں اعضا اصلہ بالکل گھل جاتے ہیں، گوشت اور بدن کی  
 چھریاں کم ہو جاتی ہیں، قریب نڈھال ہو جاتی ہیں، جسے فعل مہضم وابتہ ہے، اور جو خون کہ  
 رجو رطوبت کا اصلی ذریعہ ہے، پیدا کر کے تمام اعضا میں تقسیم کرتی ہیں، اس لئے اب وہ  
 اس قابل نہیں رہتی ہیں کہ بدن کو تھوڑے عرصہ میں تروتازہ کر سکیں، اور مرض کی تیزی زیادہ عرصہ  
 تک ٹھلت نہیں دیتی + علاوہ ازیں اصلی رطوبتوں کا پیدا کرنا اعضا سے معدوم ہونے کے  
 بعد بالکل ناممکن ہے۔

**علامات** { اس قسم کی علامت یہ ہے کہ مرض کا ظہور بے استفراغات کے بعد { رجو  
 معدے کی رطوبتوں کو قہراً جبراً پیسٹ لے جاتے ہیں } اور تیز بخاروں کے بعد ہوتا ہے جو اصلی  
 رطوبتوں کو بھون کر فنا کر دیتے ہیں +

**علاج** { دودھ، روغن بادام، اور رطوبت پیدا کر نیوالے حریرے، اور اسی قسم کی دوسری  
 چیزیں، جن کا ذکر خشک تشنج میں ہو چکا ہے، استعمال کریں } +

**بجلی کے اسباب** : جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے، یہ حجاب عاجز کا ایک تشنجی مرض ہے، جس میں  
 حجاب مذکور بار بار شکر آتا ہے۔ حجاب عاجز کی اس تحریک کا باعث اور محرک مختلف چیزیں ہیں  
 (۱) اعضائے شکم کے بعض ادرام مادہ (التهابات)، مثلاً ورم معدہ، ورم ہاریلون (ورم صفقا)،  
 ورم احمر، حمی معویہ (طیفردس، موتی جھرا)، نفق و غیرہ +

(۲) معدہ کی غشاء داخلی کا اندر، حرقت، سوزش اور خراش، مثلاً تیز اور گرم ہشیار کا کھانا،  
 نفخ شکم، بد ہضمی، ہیضہ، معدہ پر صفراء کا انصباب، لہتم فاسد کا معدہ کے اندر اجتماع، عموماً  
 یہ مرض اسی سبب (خراش معدہ) سے ہوا کرتا ہے +

(۳) کوئی عصبی اختلال وفتور، مثلاً اختناق الرحم، مرگی، قلبی صدمہ، دائمی رسوبی +

(۴) بعض اوقات نمایاں طور پر کوئی سبب نہیں ہوتا ہے، لیکن خون میں فساد اور سمیت ضرور ہوتی ہے،  
 مثلاً زیا بیلنس، تقرس، اور امراض گردہ، حیات مادہ، جگر کی خرابی +

**علاج** : معمولی حالات میں مختلف حیلوں سے — مثلاً کچھ عرصہ تک سانس کو روکنے سے،  
 ہلاس اور سنوار سو گھمانے اور چھینک لانے سے، مریض کو اچانک کسی خوفناک یا رنجیدہ خبر سنانے  
 سے، گھونٹ گھونٹ آب سرد، یا آب گرم پلانے سے — بجلی بند ہو جاتی ہے، اور کسی دوا  
 کی ضرورت پیش نہیں آتی، لیکن بعض اوقات یہ پانڈار ہو جاتی، اور سخت دریشانہ کرتی ہے، اور کسی  
 تئیر سے نہیں جاتی، حتیٰ کہ جان کے کٹتی ہے +

• خراش اور لذیع معدہ کی صورت میں معدہ کو صفرار یا خلط فاسد سے دھونا اور تے کرانا چاہئے، اس کے بعد مسکنات استعمال کرنی چاہئیں، مثلاً لعاب بہدانہ، سفیدی بیضہ، لعاب اسپنل، شدید حالات میں، جبکہ ہچک پائمار ہو، مختلف ذائقہ تشنج ادویہ مسلسل استعمال کی جاتی ہیں، مثلاً اجرائن ویسی کا جو شاذہ +

اگر دیگر امراض کی وجہ سے ہچک ہو تو ہچک کی تدابیر کے ساتھ ساتھ اصل امراض کی طرف توجہ کریں +

تخمہ، بد معی، اور خرابی غذا کی صورت میں بھی پہلے تے کرانا چاہئے، اس کے بعد مرغی اور ذائقہ تشنج ادویہ کھلائی جائیں۔ نفع کی صورت میں کامرات ریح گلان کیا جائے، اور بیرونی طور پر نمکید مار استعمال کی جائے +

معمولات مطب: اگر معدہ میں بلغم کا اجتماع ہو تو نمک گرم پانی میں ملا کر تے کرائیں، اور اس کے بعد زنجبیل، مرچ سیاہ پاؤ سیر پانی میں جوش دیکر تھوڑا تھوڑا پلائیں۔ یہ نسخہ بھی اس حالت میں تے کے بعد مفید ہے:

نسخہ: زیرہ سیاہ، انیسون، زنجبیل، پودینہ خشک، تخم کرفس، زراوند صحت پانی میں جوش دیکر گھٹند ملا کر دیں۔ یہ معدہ کے لئے مرغی اور ذائقہ تشنج ہے +

بلغم غلیظ کی موجودگی میں تے کے بعد یہ نسخہ بھی دیا جاسکتا ہے:

نسخہ: جہدار باریک پیکر خمیرہ گاؤ زبان میں پہلے کھلائیں، اوپر سے گاؤ زبان، گل گاؤ زبان، اصل الس متشر، پانی میں جوش دیکر نبات سفید ملا کر دیں +

یا مصلی، عاقر قرط باریک پیکر جوارش جالینوس میں ملا کر ادل کھلائیں اور پر سے عرق بادیان پلا دیں +

اور یہ چٹنی برابر ذرا ذرا سی چٹاتے رہیں:

چٹنی: مغز بادام شیریں، فلفل سیاہ، نبات سفید پانی میں پیکر چٹائیں، اور بدن بھریں سے ختم کر دیں +

اور اگر نفع کی وجہ سے ہو تو جوارش کو فی پہلے کھلائیں، اس کے بعد شیرہ بادیان، شیرہ انیسون، شیرہ زیرہ سیاہ عرق بادیان میں نکال کر اور خمیرہ بنفشہ ملا کر دیں +

غذا اور پرہیز: اصلی اسباب کے مطابق غذا کے اصول مقرر کریں۔ خراش معدہ کی صورت میں ہلکی عابدا چیزیں خفیف مقدار میں کھلائیں، مثلاً انڈے کی سفیدی دودھ میں حل کر کے، یا نارنگ صندل میں صرف انڈے کی سفیدی۔ مٹے ہلا آتش جو کبیر، اور فیرونی، چادل کی پیچ وغیرہ بھی اچھی غذائیں ہیں، نفاق اور دیرمض غذاؤں سے انیز مرچ، مصلح، اور تیز چہرے کی چیزوں سے پرہیز کرائیں +

## معدے کا لوٹ جانا اور انقلابِ معدہ

{ اس مرض میں انسان جو کچھ کھاتا ہے، وہ ہضم ہو کر قے کی راہ نکل جاتا ہے } اس کا نام انقلابِ معدہ (معدہ کا لوٹ جانا) اس مناسبت سے رکھا گیا ہے کہ اسکو کسی ایسی چیز سے تشبیہ دی گئی ہے، جس کا پچھلا حصہ لوٹ کر اوپر آ گیا ہو؛ یا اس وجہ سے یہ نام رکھا گیا ہے کہ اس میں معدے کا طبعی فعل اصلی حالت سے لوٹ جاتا ہے، کیونکہ اس کا طبعی فعل تو یہ تھا کہ غذا کو نیچے دغ کرے، مگر یہاں اس کے برعکس غذا لوٹ کر اوپر جاتی ہے۔

**سبب** { بواب نامی آنت، جو اثنا عشری کے نام سے مشہور ہے، اور دوسری آنت صاف } جو اثنا عشری سے متصل ہے، چل جاتی ہیں { اثنا عشری کے متعلق موصنف نے جہاں جگہاں ظاہر کیا ہے، وہ کچھ زیادہ صیح نہیں ہے، کیونکہ اکثر اطباء میں جرات مشہور ہے، وہ صرف یہ ہے کہ اثنا عشری کا ایک منہ جو قعر معدہ سے متصل ہوتا ہے، وہ بواب کہلاتا ہے، (خود اثنا عشری کو بواب نہیں کہتے) { اس لئے جب ہضم شدہ غذا ان آنتوں میں پہنچتی ہے، تو اس کی عفونت، یا گلنے والی کیفیت } (مثلاً چرپرین، شوریٹ، اثرشی، اور کڑواہن) { ان آنتوں میں لگتی ہے جس سے یہ آنتیں ہضم شدہ غذا کو سامنے ہی کی طرف ڈھکیلے پر مجبور ہو جاتی ہیں، اور غذا اُس لئے پاؤں معدے کی طرف چلی جاتی ہے؛ اور چونکہ اس سے اب معدے کو بھی نفرت ہو گئی ہے، اس لئے وہ اس کو اس راستے کی طرف پھینک دیتا ہے، جہاں سے دغ کرنا معدے کے لئے زیادہ سہل ہے } اور وہ راستہ مری کا ہے، کیونکہ مری کی طرف دغ کرنے کے لئے اب کوئی مانع بھی نہیں ہے { اس لئے وہ غذا سنے کی راہ خارج ہوتی ہے }

**فرق** { اس مرض میں اور ایلاؤس میں فرق یہ ہے کہ ایلاؤس کی قے میں بدبودار پاخانہ خارج ہوتا ہے } اور اس مرض میں بدبو نہیں ہوتی ہے { کیونکہ ایلاؤس میں خلاصہ کیلوس عروقِ ماساریقیہ کے ذریعہ جذب ہو کر باقی حصہ فضلہ کی صورت میں قائم رہتا ہے } اور چونکہ اس میں نیچے کا راستہ بند ہوتا ہے، اس لئے وہ فضلہ چھوٹی آنتوں میں، اور ان کے پیچ و خم میں عرصہ تک قائم رہ کر، اور ماضی حرارت کے اثر سے متاثر ہو کر فاسد اور گندہ ہو جاتا ہے { اس میں ماضی حرارت کا عل اس لئے ہوتا ہے کہ طبیعت کو اس میں کوئی طبع نہیں رہتی ہے، اور وہ اس سے اپنے عل کو اُٹھا لیتی ہے۔ ایلاؤس کی صورت میں پاخانہ معدے سے کہیں خارج ہوتا ہے؟ اس لئے کہ فضلہ آنتوں کی طرف روزانہ جایا کرتا ہے، جو راستے کے بند ہونے کے باعث آنتوں میں اس قدر زیادہ جمع ہو جاتا ہے، کہ اس کا آنتوں میں روکے رکھنا ناممکن ہے۔ کیونکہ لذتِ آحاد، تیز اور گلنے والی کیفیت۔

ہے، اس لئے طبیعت اسکو معدے کی طرف دغ کر دیتی ہے؛ پھر یہ گندہ ہو کر قے کے ساتھ خارج ہو جاتا ہے۔ برخلاف ازیں اس مرض میں چونکہ فضلہ اثنا عشری اور ضائع سے لڑتا ہے، اور ان کے اور معدے کے درمیان فاصلہ زیادہ نہیں ہے، اس لئے فضلہ خراش کے مقام پر جیسے ہی پہنچتا ہے، وہاں سے فوراً رٹ کر معدے کی طرف چلا آتا ہے؛ اتنے عرصہ تک ٹھہرنے نہیں پاتا کہ گندہ ہو جائے۔ نیز ان دونوں مرضوں میں یہ فرق ہے کہ خراش کی صورت میں قے کے ساتھ پتلے پتلے چھلکے سے نکلتے ہیں، اور ترش اور چرپری چیزوں کے کھانے سے حد اور سوزش بڑھتی جاتی ہے۔

علاج { لیس دار چیزوں سے علاج کریں، جیسا کہ خراش امعاء میں آئے گا؛ }۔

## معدے کی کرب بے چینی (کرب معدی، قلق معدی)

{ گاہے معدے کی وجہ سے مریض کرب بے چینی میں ٹلگن پڑا رہتا ہے، اور پریشانی کر دین بدلتا رہتا ہے۔ گاہے ان باتوں کے ساتھ متلی بھی ہوتی ہے؛ }۔

سبب { اس کا سبب یہ ہوتا ہے کہ معدہ ضعیف اور متلی پیدا کرنے والے مواد وہاں موجود ہوتے ہیں، خصوصاً اس وقت یہ کیفیت زیادہ پیدا ہوتی ہے، جبکہ وہ مواد جو ہر معدہ اور خاص کر معدہ میں نفوذ کئے ہوئے ہوتے ہیں؛ کیونکہ یہ مواد جب تک پوست رہتے ہیں، ہنجی میں مبتلا رکھتے ہیں؛ اس لئے کہ یہ مواد چونکہ معدے کے طبقات کے درمیان جا گزیر ہوتے ہیں، اس لئے وہ قے کے ساتھ خارج نہیں ہوتے، اور معدہ کو اذیت میں مبتلا رکھتے ہیں { جب یہ مواد ہم معدہ میں جمع رہتے ہیں تو متلی پیدا کرتے ہیں؛ اس لئے کہ یہ مواد موزی ہوتے ہیں، اور طبیعت ان کو دغ کرنا چاہتی ہے، اور یہ دغ نہیں ہو سکتے ہیں جس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ معدہ کمزور ہوتا ہے؛ یا یہ کہ مادہ بہت قلیل سا، یا نہایت رقیق ہوتا ہے، یا قوت اس کے نہایت سخت ہوتی ہے۔ علی العموم یہ مواد گرم اور صفراوی ہی ہوتے ہیں، جو یا معدے میں پیدا ہوتے ہیں، یا جاگے آتے ہیں۔ }

علاج { جہاں تک ممکن ہو، ان مواد سے معدے کو پاک کریں؛ گرم پانی اور کبجین سے قے کریں۔ یہ اس وقت کر سکتے ہیں، جبکہ مواد معدے کے اندر جمع ہوں، جو ہر معدہ میں پوست نہ ہوں { اندرونی اور بیرونی تداویر سے معدے میں ٹھنڈک پہنچائیں؛ شربت میسب، یا شربت بھی کے ساتھ کبیرے کا پانی پلائیں؛ طباشیر اور شربت قند کے ساتھ جو کاسٹو کلائین؛ معدہ پر صندل، گل سرخ، کا فود، اور پوست کدو کا ضاد کریں { اور اگر وہ مواد سرد ہوں؛ جو ہر حال فساد اور خرابی سے، مثلاً ترشی، شوربت، نیکیفیت، اور گندگی سے خالی نہ ہو سکے، }

اور جن سے معدے کی اذیت پہونچ کر ب دریشانی لاحق ہوگی (تر معدے کو ان سے پاک کرنے کے لئے ایسی دواؤں سے تے کریں، جو تیز اور کاٹنے والی ہوں) مثلاً شہد کی مکینین کے ساتھ سونے کا جرشاندہ (یا ان کو رقیق و لطیف کرنے والی دواؤں سے تحلیل کریں) مثلاً عرق بادیان اور شربت نستین +

## معدے کی پھرکن خستہ لاجِ معدہ

{ گاہے معدے میں اختلاجی حرکت پیدا ہوتی ہے } یعنی معدہ قلب کی طرح پھرکتا ہے + یہ پھرکن دوسرے عضلات کی طرح نہیں ہوتی ہے، بلکہ خفقان قلب کے مشابہ ہوتی ہے + { جب یہ حرکت اختلاجیہ فی معدہ، یا معدے کے بالائی حصے میں ہوتی ہے تو قلب میں فم معدہ کے تعلق اور باہمی قرب و اتصال سے خفقان (پھرکن - دھڑکن) اور گاہے غشی بھی عارض ہو جاتی ہے } +

**سبب** { اس کی وجہ معدے کی اذیت ہوتی ہے، جو گاہے سرد مواد سے لاحق ہوتی ہے + یہ مواد معدے میں اکٹھے ہوتے ہیں، یا جگر وغیرہ سے آتے ہیں } اس موزی کے دور کرنے کے لئے معدہ پھرکتا اور پریشان ہوتا ہے { اور گاہے گرم اور تیز مواد سے لاحق ہوتی ہے، جو معدے کے دونوں طبقات کے درمیان بند ہو کر پیوست ہو جاتا ہے } اس کے دور کرنے کے لئے قوتِ دافہ کھڑی ہو جاتی ہے، اور وہی اختلاجی حرکت ظہور میں آتی ہے { گاہے اس آخری قسم کے ساتھ تلی اور تے بھی ہوتی ہے } +

**علاج** { علاج میں دیکھنا یہ ہے کہ کس قسم کے مواد سے مرض کا حدوث ہوا ہے، پھر انکو تے اور دستوں کے ذریعہ خارج کریں } +

**سبب** { گاہے معدہ اس وجہ سے پھرکتا ہے کہ آنتوں کے کیرے معدے کی طرف چلے جاتے ہیں } معدہ ان سے تکلیف پا کر دفع کرنے کے لئے حرکت کرتا ہے { اور ایسا آسوت ہوتا ہے، جبکہ بحالت قبض آنتوں میں صفراء گرتا ہے } اور کیرے صفراء کی تیزی اور اس کے کڑے پن سے اذیت پا کر معدہ کی طرف چڑھ جاتے ہیں؛ کیونکہ یہ اس وقت آنتوں میں رُک بھی نہیں سکتے ہیں (ورنہ صفراء سے ہلاک ہو جائیں) اور بارہی نہیں نکل سکتے ہیں (کیونکہ نیچے راستہ قبض کی وجہ سے بند ہے) +

**علامات** { قبض ہوگا، آنتوں میں درد ہوگا } یہ درد یا اس وجہ سے ہوگا کہ فضلہ آنتوں میں قبض کی وجہ سے بند ہے، یا صفراء کی تیزی اور سوزش لگتی ہے، یا کیرے کا تے ہیں { تھکب نفس ہوتا ہے، یعنی جی اٹا جاتا ہے } یعنی تلی ہوتی ہے؛ کیونکہ معدہ اس سے اذیت پاتا ہے،



اور قے کے ذریعہ خارج کرنا چاہتا ہے [معدے میں سرسراہٹ ہوتی ہے، اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی پتھر زرا رہا ہے] سرسراہٹ تو اسلئے ہوتی ہے کہ کیٹے کاٹتے اور پٹے پھرتے ہیں، اور دوسری کیفیت اس لئے معلوم ہوتی ہے کہ کیٹروں کے خارج کرنے کے لئے معدہ ہر طرف سے سمٹتا اور شکر ٹاتا ہے، یا اس لئے کہ معدہ کے اجزاء بذاتِ خاص بھی تخلیف و اذیت کی وجہ سے سمٹتے ہیں۔

**علاج** [حقلوں کے ذریعہ پیٹ نرم کریں] جیسا کہ قویج میں نسخہ آئے گا [دستوں کے اور شدے کے کھلنے کے بعد کیٹروں کو مارنے، اور ٹھکانے کی تدبیر کریں] جیسا کہ کیٹروں کے بیان میں ذکر کیا جائے گا۔

## کلیجے کا درد (وجع الفؤاد)

[فم معدے کے درد کو عام رنگ (رُرد) میں کلیجے کا درد، اور عربی میں وجع الفؤاد (دردِ دل) اور وجع القلب (قلب کا درد) کہتے ہیں] حقیقت میں یہ درد نہ کلیجے کا یعنی جگر کا ہے اور نہ دل کا، بلکہ فم معدہ چونکہ دل اور جگر سے قریب ہے اس لئے اکثر لوگ ان اعضاء کے دردوں میں کچھ زیادہ تمیز نہیں کر سکتے ہیں۔ جالینوس کہتا ہے کہ جب عام آدمی تم سے یہ شکایت کریں کہ دل میں درد یا کوئی اور مرض ہے تو تم کو خیال کرنا چاہئے کہ دل سے اس کی غرض فم معدہ ہے، کیونکہ شریان اعظم ریڑی شریان اس کے تعلق سے دل بہت جلد فم معدہ کے امراض سے متاثر ہو جاتا ہے۔

**قول مترجم:** یہی حال اس ملک کے باشندوں کا ہے کہ وہ فم معدہ کے درد کو کلیجے کا درد اور فم معدہ کی سوزش کو کلیجے کی جلن کہتے ہیں، اور فم معدہ کے مقام کو کلیجے کا مقام کہتے ہیں۔

بعض متاخرین نے وجع الفؤاد کلیجے یا دل کی جلن کو لکھا ہے مگر اس کی علامات میں غشی کا کوئی ذکر نہیں ہے، اور یہاں مصنف نے اس کی علامت میں غشی کا تذکرہ کیا ہے۔  
مالانکہ غشی کو حقیقی وجع القلب سے کافی لگاؤ ہے۔

**سبب** [فم معدہ میں حرارت لاحق ہو جاتی ہے، یا صفرادیادہ اس پر گرتا ہے] ایسا اکثر سخت دردوں میں، اور خالی پیٹ زیادہ عرصہ تک بھوکا رہنے میں ہوتا ہے۔  
**علامات** [فم معدے کی حس چونکہ نہایت ذکی اور تیز ہے، اس لئے درد اور غشی اس قدر شدید ہوتے ہیں کہ مریض اس سے جان برب نہیں ہو سکتا ہے] بلکہ اس کی شدت سے، اور قلب کے قرب سے روح تحلیل ہو کر موت واقع ہوتی ہے [باتھ پاؤں ٹھنڈے پڑ جاتے

ہیں؟ کیونکہ یہ اعضاء قلب سے دور واقع ہیں، یہاں تک روح اور حرارت غریزہ نہیں پہنچ سکتے ہیں؛ کیونکہ سرچشمہ اور روح یعنی قلب میں اتنی بہتات اس وقت ہوتی ہی نہیں ہے، کہ قلب سے بچکر ہاتھ پاؤں میں تقسیم ہو سکیں۔ \* علاج { درد معدہ اور اس کے سور مزاج، خواہ مادی ہوں، یا سادہ ہوں، ان کا ذکر ملا جوں کے ساتھ گذر چکا ہے؟ \*

روح القدس اور عام درد معدہ میں اس کے سوا کوئی فرق نہیں ہے کہ اس مرض میں درد فم معدہ میں دل کے قریب ہوتا ہے اور مریض مقام قلب پر درد اور ملین کا ہنسیاں کرتا ہے، اور عام درد معدہ میں پوکے معدہ میں درد کی شکایت کرتا ہے، باقی اسباب، علامات اور علاج دونوں کے ایک ہی ہیں، اسوجہ سے علاج وغیرہ میں درد معدہ کے ہلکے کو ملحوظ نہیں

## سوزش معدہ (خرقت معدہ)

{ ۱ } یہ گاہے بگاہے اور ثقیل چیزوں کے کھانے سے ہو جاتی ہے، مثلاً فطیری روٹیاں (جو خمیر سے خالی ہوتی ہیں) اور کچے میوہ جات۔ \* یہ چیزیں دیر بھرم اور ثقیل ہونے کی وجہ سے جلد نہیں اترتی ہیں، بلکہ فم معدہ کے پاس تیرتی رہتی ہیں؟ اس لئے کہ ان سے غلیظ ریاح پیدا ہو جاتے ہیں، جو فذا کر کر تھر معدہ تک جانے نہیں دیتے { اور معدہ کی حرارت سے وہ چیزیں اسقدر زیادہ ترش ہو جاتی ہیں، کہ دانت کند کرنے والی ترشیوں کے قریب قریب ہو جاتی ہیں؟ کیونکہ فم معدہ کا فعل کچھ فذا کا ہضم کرنا تو ہے نہیں؛ وہ عصبی الجھڑ ہے (جو سرد ہو کر تھکتا ہے) بلکہ اس کا فعل محض مہوک لگانا ہے۔ فذا جب معدے کے فضا اور گہرائی میں اتر کر ٹھہرتی ہے تو فذا اچھی پختا کرتی ہے؛ کیونکہ وہاں گوشت زیادہ ہے، اور جب فذا فم معدے میں تیرتی رہے گی، اندکسی وجہ سے نیچے نہ بیٹھ سکے گی، تو خواہ مخواہ وہ بگٹی رہے گی، اور بالکل ہضم نہ ہو سکے گی، بلکہ ترش ہو کر معدے میں جلن پیدا کرے گی، اور اکثر قے کے ذریعہ بھی خارج ہوگی۔ \* اگر ان امور کے ساتھ فذا پر کچی اور ثقیل بھی ہو تو نیم پر کر لینے کا معاملہ ہو جائیگا { اور گاہے ایسا بھی ہوتا ہے کہ فم معدہ میں کوئی خام رطوبت بند ہوتی ہے؛ جب اس میں حرارت ضعیفہ (جو پوری طرح ہضم کرنے پر قادر نہ ہو) عمل کرتی ہے تو ترش ہو جاتی ہے۔ \* { ۲ } گاہے معدے میں سوزش اس وقت ہوتی ہے، جبکہ لحال فم معدہ کی طرف سخت ترش، اور نہایت تیز سودا رہیں لگتا ہے؟ \*

فرق { پہلی قسم میں اور اس میں فرق یہ ہے کہ پہلی قسم ثقیل فذاؤں کے کھانے کے بعد ظاہر ہوتی ہے، جبکہ وہ ہضم ہونے لگتی ہے؟ اور یہ دہی دقت ہے، جبکہ وہ معدے کی حرارت سے متاثر ہو کر ترش ہو جاتی ہے { اور دوسری قسم ہمارے اندر مہوک کے دقت پیدا

ہوتی ہے؟ کیونکہ سودا کے گرنے کا وقت یہی ہے، جبکہ معدہ خالی ہوتا ہے [نیز پہلی قسم بھوک کی حالت میں زائل ہو جاتی ہے؟ کیونکہ بھوک کی حالت میں ان غذاؤں کی طرف اور فم معدہ کے پاس ہوتی ہیں، طبیعت متوجہ ہو کر ادن کی اصلاح کر دیتی ہے، اور انہیں اچھی طرح چکاکر، اگر غذا بدن میں صرف ہونے کے لائق ہوتی ہے، تو اس میں صرف کر دیتی ہے، ورنہ معدے سے خارج کر دیتی ہے، اس لئے بھوک کے وقت خواہ مخواہ جلن میں سکون ہو جاتا ہے؟ اور یہ قسم، جو سودا کے پٹنے سے لاحق ہوتی ہے، غذا رکھانے اور سیر ہونے کے بعد زائل ہو جاتی ہے؟ کیونکہ ایسی حالت میں غذا سودا کے ساتھ مخلوہ ہو جاتی ہے، نیز سودا اور معدے کے درمیان مائل ہو جاتی ہے، جس سے اس کی جلن میں سکون آ جاتا ہے۔

**علاج** [پہلی قسم کا علاج یہ ہے کہ سونے اور مرلی کھپانی، شہد اور نمک ملا کر تھکرائیں؛ پھر صرف خشک غذائیں، اور زرد و ہضم ہونے والی گشت کھلائیں؟ شلا بگنے ہوئے قلعے، اور تھے ہوئے مصالحہ دار گشت؟ اور دوسری قسم کا علاج یہ ہے کہ بایں ہاتھ کے آسٹیلٹور کی فصد کھلو کریں؟ آسٹیلٹور درید باسلیق ابلی کی ایک شاخ ہے، جو دونوں ہاتھوں میں چھوٹی آنگلی، اور اس کے بعد کی انگلی کے درمیان نمودار ہوتی ہے؛ آسٹیلٹور، لفظ اسلم کی تصغیر ہے، اسلم کے معنی صبح و سالم اور بے خطر کے ہیں۔ اس رگ کو صیغۃ تصغیر کے ساتھ آسٹیلٹور اس لئے کہتے ہیں کہ باسلیق ابلی کا دوسرا نام اسلم ہے؛ کیونکہ یہ بمقابلہ دوسری باسلیق کے بے خطر ہے، دوسری باسلیق کے نیچے ایک شریان ہے، اور باسلیق ابلی کے نیچے کوئی شریان نہیں ہے، جن کے کٹنے کا قصد میں نہ ہو، اس لئے باسلیق ابلی کا نام اسلم رکھا گیا، اور اس کی اس شاخ کا نام بصیغۃ تصغیر آسٹیلٹور چھوٹی اسلم رکھا گیا، جس کی فصد لحوال کے امراض میں مفید ہے؛ کیونکہ اسی کی ایک شاخ ہے، جو لحوال میں داخل ہو کر لحوال کی خدمت کرتی ہے۔} سبب میں بزدوری پلائیں، ہڑ اور آلے کامرئی کھلائیں؟ تاکہ معدہ قوی ہو، اور فاسد مواد کا رزخ معدے کی طرف سے پلٹ جائے۔

## خارش و غدغہ معدہ (حکاک و غدغہ معدہ)

**سبب** { اس مرض کی وجہ گاہے مادہ خارش کی طرح تیز اور گنے والے مواد ہوتے ہیں، جو بعض اعضاء سے معدے پر پڑتے ہیں؟ اور اس میں خارش پیدا کر دیتے ہیں، جیسا کہ نزلے کی صورتوں میں اکثر ہوتا ہے، جو سر سے گرا کر آتا ہے یا خارش کی بھوسیوں کی طرح معدے کی اندرونی سطح میں چھوٹے چھوٹے دانے نکل آتے ہیں + فرق: پہلی اور دوسری صورت

میں فرق یہ ہے کہ جو تیز اداوں کی وجہ سے لائق ہوتا ہے، اس میں معدہ غذا پر حاوی ہو کر ہضم کر سکتا ہے؛ اور جو اداوں کی وجہ سے ہوتا ہے، اس میں معدہ تکلیف کی وجہ سے غذا پر حاوی ہو کر ہضم نہیں کر سکتا، بلکہ کچی غذا کو دفع کر دیتا ہے۔ علاج (پہلی قسم کا علاج یہ ہے کہ اُن مواد کو خارج کر کے معدہ میں تقویت بخشیں، اور دوسری قسم کا علاج دستوں کے مرض میں آتا ہے۔

## معدے کا ڈھیلا ہو جانا (استرخاء معدہ) اور اس کی ساخت کا کمزور ہو جانا (تھقل نسج المخدّۃ)

معدہ استرخاء معدہ {معدے کے ڈھیلے ہونے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ رطوبتوں سے تر ہو جاتا ہے جس سے قوت ماسک کمزور ہو جاتی ہے، غذا پر معدہ بالکل حاوی نہیں ہوتا، یا اچھی طرح حاوی نہیں ہوتا ہے (ان کلمات سے گاہے بات خاص معدہ ڈھیلا ہو جاتا ہے، اور وہ بڑے شست ہو جاتے ہیں، جو معدے کی ساخت میں داخل ہیں) اور گاہے معدے کے رابطات ڈھیلے پڑ جاتے ہیں، جو اس کو دوسرے اعضاء کے ساتھ بانٹتے ہیں جس سے معدے کے اجزاء ایک دوسرے پر پڑ جاتے ہیں۔

فرق {ان دونوں صورتوں میں فرق یہ ہے کہ جب معدے کے رابطات ڈھیلے ہو جاتے ہیں تو مرعیض خمیدہ ہو جاتا ہے، یا کسی ایک طرف یعنی دائیں یا بائیں طرف جھک جاتا ہے؛ بہر حال جس طرف استرخاء ہوتا ہے، اسی کے مطابق مریض جھکتا ہے، چنانچہ اگر استرخاء اُدن رابطات میں ہو، جو معدے کو ریثہ اور ہنلیوں کے ساتھ بانڈتے ہیں، تو اس وقت معدہ اپنے برجہ سے نیچے جھک جائیگا، اور اس کے ساتھ اوپر کے اعضاء، جو اس سے متصل رکھتے ہیں کینچ جائیں گے، اور مریض سانس کو جھک جائیگا، اور اگر اُن رابطات میں ہو، جو ریثہ کے دائیں طرف واقع ہیں تو معدہ بائیں طرف جھک جائیگا، اور دائیں طرف کے اعضاء اس طرف کینچ آئیں گے، اور اگر بائیں طرف کے رابطات میں ہوگا، تو معاملہ اس کے برعکس ہوگا۔ اور جب استرخاء معدہ کے ریشوں میں ہوتا ہے، تو سینہ او بھر آتا ہے، اور ریثہ اندر گمش جاتی ہے؛ کیونکہ معدے کے اجزاء جب ڈھیلے پڑ کر ایک دوسرے پر پڑ جاتے ہیں، تو مریض کی طبیعت سینہ کو اُبھارنے کی طرف اُل ہوتی ہے، تاکہ ظلم کی جلد تن جائے، اور سینہ بلند ہو جائے۔ اس سے معدے کے لئے وسعت پیدا ہو جاتی ہے، اور اجزاء کے ڈھیلے لئے معدہ کے رابطات کا ہنلیوں (ترقہ) سے کوئی خاص تعلق نہیں ہے۔

ہو جانے سے اور ایک دوسرے پر پڑ جانے سے معدے میں جڑتگی پیدا ہو جاتی ہے، وہ اس سے زائل ہو جاتی ہے، اور اصلی شکل پر معدہ لوٹ آتا ہے {ہضم برا ہو جاتا ہے} کیونکہ اس حالت میں معدہ غذا کو اچھی طرح گھیر نہیں سکتا ہے، اور اس لئے کہ ان رطوبتوں کے اکٹھے ہونے سے معدے کی حرارت ضعیف ہو جاتی ہے +

**علاج** {خارج و استرخاء کا علاج کریں، جن کا ذکر گذر چکا ہے} یہاں کی دوائیں خوشبو دار اور قابض ہوں، اور غذائیں زود ہضم اور کسی قدر خشک اور قابض ہوں +

**معدب تھلکل معدا** {معدے کی ساخت کے کمزور اور ڈھیلے ہو جانے کی وجہ

یہ ہوتی ہے کہ مریض عرصہ تک کسی مرض، یا کسی درد میں مبتلا رہتا ہے، اور علاج معالجہ اور غذا میں بے عنایتیاں ہوتی ہیں، یا قی اور اسہال کی کثرت سے معدہ تھک جاتا ہے {قی کی حالت میں معدہ شدت سے اوپر کی طرف کھینچا جاتا ہے، اور غیر طبعی اور شدید حرکتیں ہوتی ہیں اور اسہال کی حالت میں معدہ مہبل دواؤں کی اذیت سے، جن میں کسی قدر سست ضرور ہوتی ہے} تکلیف پاتا ہے، یا یہ کہ معدے پر فاسد مواد کثرت گزرتے ہیں، اور اس لئے کہ ان اسباب سے تمام بدن کی رطوبتیں تحلیل زیادہ ہوتی ہیں، ان کا عوض کم پہنچتا ہے، اس لئے سارا بدن لاغر ہو جاتا ہے، اور اس کی ساخت ڈھیلی اور کمزور ہو جاتی ہے، اور اس حرکت کے وقت اس کی وضع متغیر ہو جاتی ہے {جس سے معدے کی ساخت ڈھیلی اور کمزور اور اس کے ریشتے لاغر ہو جاتے ہیں، اور انجام کار یہ ہوتا ہے کہ اس کے سارے افعال، غذا کا طلب کرنا، اس کا گونا گونا ہضم کرنا، اور فضلات کا دفع کرنا، کمزور ہو جاتے ہیں} کیونکہ سارے افعال طبعیہ ریشوں ہی سے پورے ہوتے ہیں، جو کہ سیدھے، آڑے، اور ترچھے طور پر خاص ترتیب و وضع سے واقع ہوتے ہیں {چنانچہ جذب غذا کے لئے بے ریشتے کام کرتے ہیں، اور غذا کے روکنے اور سنبھالنے کے لئے آڑے اور ترچھے کام کرتے ہیں} علیٰ ہذا ہضم اور دفع بھی اسی وقت چلتا ہو سکتا ہے، جبکہ قوت اس کے اچھی طرح غذا کو سنبھالے رہے، پس جب کوئی عضو ڈھیلا ہو جاتا ہے، اور اس کے ریشوں کی ساخت بگڑ جاتی ہے، تو مذکورہ بالا قوتوں کے لئے یہ ریشتے کام نہیں آتے ہیں، جس سے اس عضو کے سارے افعال کمزور ہو جاتے ہیں +

**علامات** {اس کی علامت یہ ہے کہ غذا ہضم ہونے بغیر خارج ہوتی ہے} کیونکہ معدے کی ساخت کے ڈھیلے ہونے کے وقت معدے کی حرارت منتشر ہو کر فنا ہو جاتی ہے، جس سے غذا رکھی رہ جاتی ہے، نیز ہضم تو اسی وقت ہو سکتا ہے، جبکہ وہ قوت اس کے ذریعہ اچھی طرح نہ کی رہے اور یہاں ریشوں کے ضعف کی وجہ سے قوت اس کے نہایت کمزور ہو جاتی ہے {اور شکل سے خارج ہوتی ہے} کیونکہ اس کی خارج کرنے والی قوت اور وہ ریشتے

کمزور ہو جاتے ہیں، جن کے متعلق نچوڑنے کا اور اخراج کا کام وابستہ ہے { حتیٰ کہ بعض اوقات دستوں کی دوار، یا عمل قند کے بغیر خارج ہی نہیں ہوتی ہے } اس کے ساتھ بدن بھی نہایت ضعیف، پیٹ نہایت لاغر، اور بھوک بالکل بند ہو جاتی ہے { یہ حالت لا علاج ہے } کیونکہ اس کی مثال تو ایسی ہے جیسے کوئی شے پڑانی ہو کر بوسیدہ ہو گئی ہو، اور اس کی ساخت بگڑ گئی ہو۔ ایسی حالت میں ان چیزوں کی اصلاح ناممکن ہو جاتی ہے، بعض حالتیں، جو اصلاح پذیر بھی ہوتی ہیں، ان میں اس قدر تکلیف و مشقت کی ضرورت ہے کہ انسانی طاقت سے اٹلن کا پورا ہونا ناممکن ہے۔

## معدے کا سکر جانا (تشنج معدہ)

{ گاہے دوسرے اعضاء کی طرح معدے کے اعصابی ریشوں میں بھی تشنج خشک، یا تشنج تر عارض ہو جاتا ہے } اس لئے معدہ غذا کو طبعی طور پر گیر نہیں سکتا { اور گاہے معدے کے رباطات میں تشنج پیدا ہو جاتا ہے } کیونکہ اس کے رباطات حقیقی رباطات نہیں ہیں، بلکہ وہ جھیں ہیں، اور اعصاب کے اندر تشنج کے پیدا ہونے میں کسی کو اختلاف نہیں ہے { چنانچہ جب تشنج ان رباطات میں ہوتا ہے، جو معدے کو ریڑھ کے ہروں سے بانڈتے ہیں تو اس کی علامت یہ ہے کہ غذا معدے میں ٹھہرتے نہیں پاتی ہے { کیونکہ بعض کا قول ہے کہ پہلی یعنی اثنا عشری آنت اور معدے کا اتصال سامنے کی طرف شکم کی جلد کے قریب ہے، اس لئے جب معدے اور ریڑھ کے درمیان کا رباط تشنج سے ٹکڑے گا، تو معدے کا یہ سراپچے کر پکچ آئے گا، اور معدے اور آنت کا اتصالی مقام جسکا نام بڑا آب ہے، سامنے سے نیچے کو آئیگا، اس لئے غذا اس مقام سے جلد نکل جائیگی۔ علاوہ ازیں جب معدے کا یہ سراپچہ ہروں کی طرف پکچ آئیگا تو بڑا آب کا مقام کھلا رہے گا، اور استلاء معدہ کے وقت وہ بند نہ ہو سکے گا، اس لئے بلاہضم ہونے معدے سے غذا بوجلت خارج ہو جائے گی } اور مریض دائیں یا بائیں، یا سامنے کو جھک جاتا ہے۔ چنانچہ تشنج اگر اس رباط میں ہوتا ہے { جو ریڑھ کے دائیں جانب متصل ہوتا ہے تو مریض دائیں طرف جھک جاتا ہے، اور اگر اس رباط میں ہوتا ہے جو ریڑھ کے بائیں جانب متصل ہے، تو مریض بائیں طرف جھک جاتا ہے، اور اگر اس رباط میں ہوتا ہے { جو دونوں ہلیوں سے متصل ہے تو مریض آگے کو جھک جاتا ہے، اور مریض اپنی پشت قطعا ادغا نہیں سکتا ہے }

**علاج تشنج کا علاج کریں** بخوار تر ہو، یا خشک { جسکا ذکر دماغی امراض میں گذر چکا ہے }۔

لے یہ قابل فہم ہے، کیونکہ رباطات معدہ حکم تر تو سے کوئی ملا نہ نہیں رکھتے۔

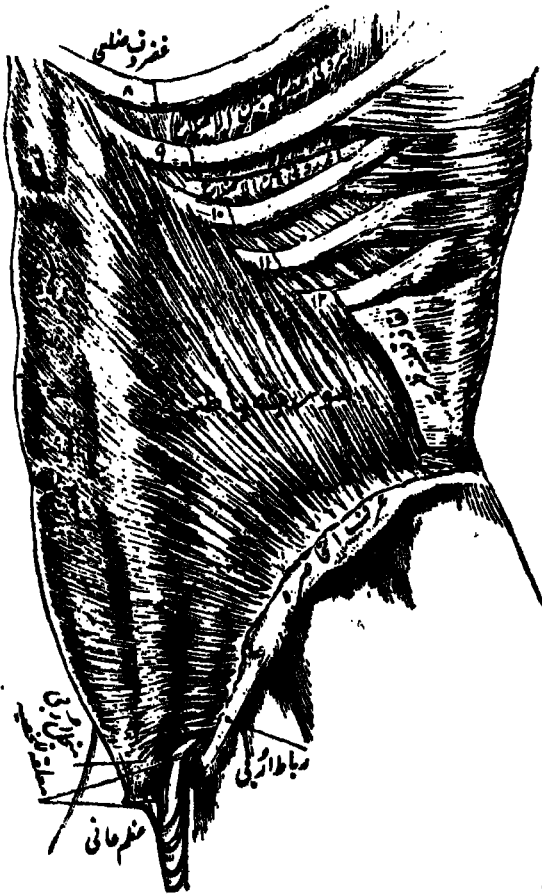
## معدے کا سخت ہو جانا (جُسناءِ معدہ)

{ گھاسے فم معدہ، یا جو ہر معدہ، سوداوی اور غلیظ مائے سخت ہو جاتا ہے + یہ مادہ معدے کی دریدوں میں آکر اور اپنی غلظت، کثافت، اور سردی سے معدے میں اکٹھا ہو کر تیناؤ پیدا کرتا، اور معدے کی ساخت کو سخت بنا دیتا ہے، اور معدے کی ساخت میں داخل تو ہو جاتا ہے، مگر درم نہیں پیدا کرتا { اگرچہ بظاہر درم ہی معلوم ہوتا ہے +

**علامات** { آنکھوں کے گوشوں (کریوں) میں بھر بھرا ہٹ معلوم ہوتی ہے { کیونکہ ماضیہ خراب ہو جاتا ہے، اور غلیظ بخارات آنکھوں کی طرف چڑھتے ہیں، اور اس کی ساخت چونکہ نہایت نرم و نازک ہے، اس لئے اس میں اکٹھے ہو جاتے ہیں { تعدد کبشرت خارج ہوتا ہے { کیونکہ رطوبت معدے میں کبشرت پیدا ہوتی ہے { گھاسے ایسا بھی ہوتا ہے کہ معدے کے مقام پر چھوٹے سے سختی نمودار ہوتی ہے { (بشریکہ سختی معدے کے اکٹھے سے میں ہو) { مریض اندھا نہیں ہو سکتا { کیونکہ اندھے ہونے میں معدہ اندر کی طرف دبتا ہے، اور وہ سختی اور تیناؤ کی وجہ سے دب نہیں سکتا ہے { سجد کے وقت، اور لقمہ نگھٹتے وقت، خصوصاً جبکہ لقمہ بڑا اور سخت ہو، معدے میں تکلیف ہوتی ہے { کیونکہ معدہ سختی کی وجہ سے زیادہ پسٹل نہیں سکتا ہے کہ لقمہ آسانی آس میں داخل ہو جائے +

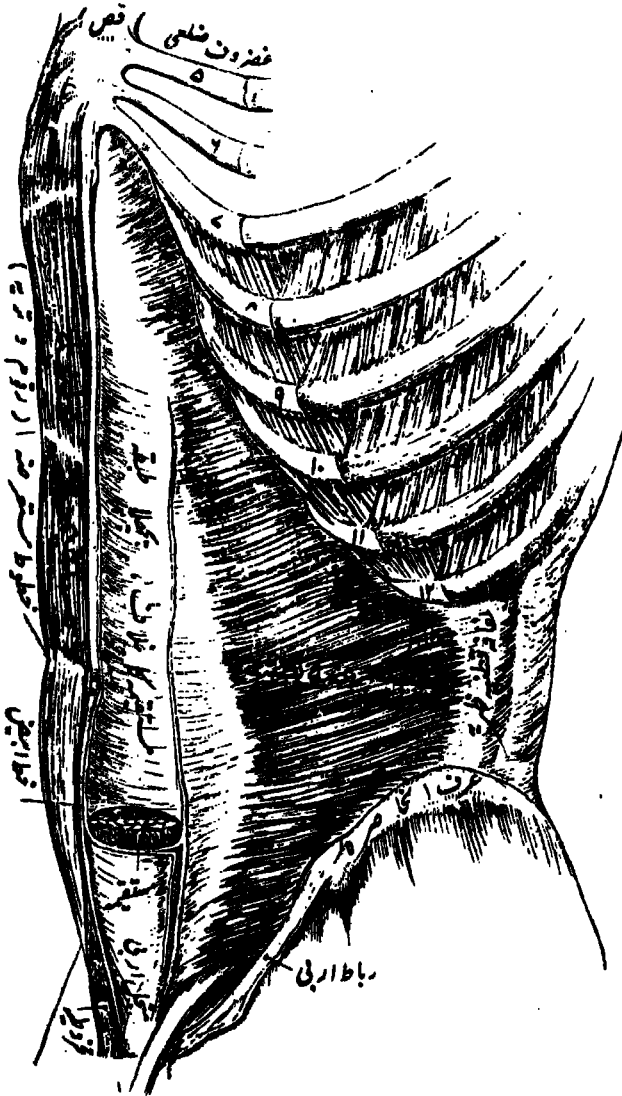
**علاج** { اگر مزاج گرم اور قارورہ شریخ سیما ہی مائل ہو تو باسلیق کی فصد کھولیں؛ قذا میں گوشت چھوڑا دیں؛ درم کی نرم اور تحلیل کرنے والی دواؤں کے ساتھ سرد دوا میں لیپ کے طور پر لگائیں { مثلاً کمر، بابونہ، بنفشہ، جواکنا، خلی، ناخنہ، اینج، سوسن، ہراہ موم، روغن محل، روغن بنفشہ { اور قارورہ سفید اور مزاج سرد ہو تو ایسے جھنے کرائیں، جو غلیظ مواد کے تحلیل کرنے والے ہوں { مثلاً جوشانہ اقیہون، بھانج، اہل السوس (ٹشی، اینج، خلی، عصارہ قرظ، زکریٰ پتوں کا عرق) ہراہ الماس، آب شہد، روغن کچھد ازل کا تیل { درم کے نرم اور تحلیل کرنے والے ضاد لگائیں { مثلاً بنفشہ، بابونہ، سنبل، اذخر، میتھی کا آنا، تخم بجان، متل، دھوئیل، بادام تلخ، ہراہ لعاب السی، روغن بجان، موم، مرغی کی چربی { گھاسے لمحال کی سختی اور ادس کی سردی سے سختی معدے کے ادس سرے میں ہو جاتی ہے، جو لمحال کے پاس ہے { کیونکہ اس سردی کے اثر سے معدے کا وہ سرا بھی سخت اور غلیظ ہو جاتا ہے، جو لمحال کے متصل ہے + علاج { پیٹے لمحال کا علاج کریں { +

( ۵۳ ) شکم کا اندرونی ترچھا عضلہ ( باہاں )





( ۵۵ ) شکم کا بائیں آرا عضلہ ( مستعرضہ ) اور دایاں سہوہا عضلہ ( مستقیمہ )



## معدے کے عضلات کی سختی (ورم عضلا معدہ)

(معدے کے عضلات سے شکم کے وہ عضلات مراد ہیں، جو معدے کے اوپر واقع ہیں) {ان عضلات کی سختی بھی غلیظ مواد سے پیدا ہوتی ہے} جو ان میں سرایت کر جاتا ہے، مگر ورم کی صورت نمودار نہیں ہونے پاتی۔ فرق {معدے کی سختی، اور ان عضلات کی سختی میں فرق مشکل، مقام، اور معدے کے افعال کی باقاعدگی، یا بے قاعدگی کے لحاظ سے ہے} چنانچہ شکل کے لحاظ سے معدے کی سختی گول اور جوڑی سی ہوتی ہے، اور اس کے حدود آسانی محسوس ہوتے ہیں، اور عضلات کی سختی لمبوتری سی، چوہے کی دم کی طرح، ایک طرف سے موٹی اور دوسری طرف سے پتلی ہوتی ہے، اور اس کے حدود (کہ ورم کہاں پر ختم ہو گیا) معلوم نہیں ہوتے ہیں؛ اور مقام کے لحاظ سے یہ فرق ہے کہ معدے کا مقام غضروف خجری (کوڑی) سے یکطرفہ تک ہے، اور عضلات شکم کے چار جوڑے اس طور پر ہیں کہ ایک جوڑا آڑھے پن میں، ایک جوڑا لمبائی میں، اور دو جوڑے ترچھے طور پر ہیں۔ افعال کے لحاظ سے فرق یہ ہے کہ ورم جب خاص معدے میں ہوتا ہے تو معدے کے افعال بیقاعدہ، اور جب عضلات میں ہوتا ہے تو اس کے افعال باقاعدہ ہوتے ہیں۔

**علاج {مزاج کو دیکھیں کہ آیا وہ سرد ہے یا گرم؛ پھر مزاج کے موافق تنقیہ اور ضاد وغیرہ از قسم روغن، قطرات، اور دیگر تدابیر استعمال کریں}** مثلاً اگر مزاج گرم ہو تو شاترو، الی المناہ اور تربجین کا سہل دیں، ورنہ اقیقون اور خاریقون کا جو شاندہ، اور دوسری چیزیں دیں جو غلیظ مواد کو خارج کرنے والی ہوں۔ علیٰ ہذا اگر مزاج گرم ہو تو بنفشہ، گل سرخ، بابونہ، ناخونہ، پنج خلی، عوم، اور روغن گل کا ضاد لگائیں؛ ورنہ اشق، گولگل، گرم گلے کی جڑ کی راکھ، چند بیدستر، زعفران، العاب میتھی، روغن زیتون، اور پھانی چربی کا ضاد لگائیں۔

## دست اسہال (درب خلغہ)

مسلل پیٹ چلنے کو ذرب کہتے ہیں، اور بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ ذرب اس حالت کا نام ہے جس میں معدہ اور آنتوں کے اندر غذا مضمت نہ ہو، اور سارے بدن کی پرورش موقوف ہو جائے، اور پیچھے سے پانخانہ کی راہ غذا مسلسل خارج ہو جایا کرے، اور دست باطل پتلے پتلے آتے ہوں۔ ایسی حالت اس وقت پیدا ہوتی ہے، جبکہ قوت اس کے ضعیف ہو جاتی ہے، اور اس سے زیادہ عرصہ تک غذا کے رد کرنے پر قادر نہیں رہتی۔ اس کو ذرب اس سے

کہتے ہیں کہ ذرب کے معنی فساد معدہ کے ہیں، چنانچہ جب معدہ کسی کا خراب ہو جاتا ہے تو عرب کہا کرتے ہیں: ذَرَبَتْ مَعْدَتُهُ (اوس کا معدہ خراب ہو گیا ہے)، یا اس لئے کہ ذرب کے معنی تیزی کے ہیں؛ چنانچہ عرب کہا کرتے ہیں: لِسَانٌ ذَرَبَاتٌ (تیز زبان) — مَدِیْقَةٌ ذَرِبَاتٌ (تیز تلواریں)؛ چونکہ اس مرض میں پائخانہ تیز ہوتا ہے، اور تیزی سے فاسد ہوتا ہے، اس لئے اس مرض کا نام ذرب رکھا گیا، یا اس لئے کہ ذرب کے معنی ناقابل علاج ہونے کے ہیں؛ چنانچہ زخم جب اچھے نہیں ہوتے ہیں، تو کہا کرتے ہیں: ذَرَبَ الْجُرْحُ (زخم ناقابل علاج ہے)۔ چونکہ یہ مرض بھی سخت اور خطرناک ہے، اس لئے اسے ذرب (ناقابل علاج) کہا گیا۔ فرق: اس میں اور ہیضہ میں فرق یہ ہے کہ ہیضہ کے ساتھ ہوتی ہے؛ کیونکہ ہیضہ محض فساد ہضم کی وجہ سے عارض ہوتا ہے، اور جب غذا اچھی طرح ہضم نہیں ہوتی ہے تو اس کے کچھ اجزاء اوپر کی طرف چڑھ جاتے ہیں، جوتے کی صورت میں خارج ہوتے ہیں، اور کچھ اجزاء نیچے اوتر کر دستوں کے ذریعہ خارج ہوتے ہیں، نیز ہیضہ ایک تیز اور جلد ختم ہو جانے والا مرض ہے، اور ذرب یعنی دستوں کا مرض ایک مزمن، دیرپا، اور لیا مرض ہے۔

خلفۃ وہ مرض ہے، جس میں غذا پیٹ میں اوتنی دیر نہیں رہتی، جتنی اوسے عادت کے طور پر رہنی چاہئے، اس لئے وہ کبھی جلدی اور کبھی دیر سے خارج ہوتی ہے، کبھی چند دنوں میں خارج ہوتی ہے، پھر اس میں بھی فرق ہے، کبھی بار بار پائخانہ جانا پڑتا ہے، اور کبھی دو تین ہی بار میں خارج ہو جاتی ہے؛ نیز کبھی غذا ہضم ہونے کے بعد اور کبھی فاسد ہو کر خارج ہوتی ہے، مگر مصنف نے ذرب اور خلفہ میں کوئی تفریق نہیں کی ہے، اور ان دونوں کے اقسام کو مخلوط طور پر بیان کیا ہے۔

**سبب (۱)** { گاہے ذرب و اختلاف (اختلاف - خلفہ - دست) کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ معدہ سرد مزاج سرد تر سادہ کی وجہ سے ڈھیلا، اور رطوبات سے تر ہو جاتا ہے؛ لفظ خلفہ کی بجائے اختلاف کہنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں الفاظ مترادف اور ہم معنی ہیں؛ مگر بعض لوگوں نے ان دونوں میں تفریق بھی کی ہے؛ اختلاف دُوروں کے دستوں کو کہتے ہیں، اور خلفہ اُن دستوں کو کہتے ہیں، جو مختلف رنگتوں کے ہوں۔

**علامات** { پیاس کم لگتی ہے، معدہ کے اندر غذا میں کچھ زیادہ تغیر نہیں ہونے پاتا؛ بلکہ باضمہ کی کمی اور قوت ماسکہ کی کمزوری کے باعث غذا رکھانے کے بعد فوراً ہی خارج ہو جاتی ہے { جلن کم ہوتی ہے، کھٹی دکاریں آتی ہیں، مگر اس قسم میں نہ بلغم کی تپ ہوتی ہے، اور نہ بلغم کے دست آتے ہیں؛ کیونکہ یہ قسم بلغمی مادے سے پیدا ہی نہیں ہوتی ہے۔

**علاج** {جوارش کوئی، جوارش فلاطی، اور جوارش عود وغیرہ سے معدہ میں گرمی اور خشکی پہنچائیں۔}

**سبب (۲)** {گاہے دستوں کی وجہ معدہ میں بلغم کی کثرت ہوتی ہے۔ علامات لعاب بہ کثرت خارج ہوتا ہے، اور چونکہ معدہ بلغم کے ثقل سے تکلیف پاتا ہے، اس لئے متلی آتی ہے، اور قے میں بلغم نکلتا ہے، نیز بلغم خذار کے ساتھ ملکر پانخانہ کی راہ خارج ہوتا ہے، باطنہ کی کمزوری کے باعث خذار میں بہت کم تغیر ہوتا ہے، اور باطنہ کی کمزوری کی وجہ اول تو سردی ہے، ورم یہ کہ بلغم خذار اور جہر معدہ کے درمیان حائل ہو جاتا ہے۔}

**علاج** {بلغم سے معدے کو پاک کرنے کے لئے قے کرائیں، پھر خذار کی ہضم کرنے والی جوارشیں کھلائیں، جن میں کچھ قابض اور تیز دوائیں بھی ہوں، قابض دواؤں کا فائدہ یہ ہے کہ اس سے دست بند ہوتے ہیں، اور معدے کا ڈھیلا بن نازل ہوتا ہے، اور تیز دوائیں بلغم کو چھانٹتی ہیں، اور معدے میں گرمی پیدا کرتی ہے۔}

**سبب (۳)** {گاہے دستوں کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ معدے کی سطح لیڈار رطوبتوں سے چکنی اور اس میں پھسلن پیدا ہو جاتی ہے، یہ رطوبتیں گاہے صنعت معدہ سے پیدا ہوتی ہیں، جبکہ وہ خذار کو اچھی طرح ہضم کرنے سے عاجز ہو جاتا ہے، نیز ان رطوبتوں سے چونکہ معدے کے ریشے ڈھیلے اور مست ہو جاتے ہیں، اس لئے معدے کی قوت ماسکہ کمزور ہو جاتی ہے، یہ رطوبتیں معدے کی سطح پر چٹ جاتی ہیں، جس سے خذار ہضم ہونے سے پہلے پھسل کر خارج ہو جاتی ہے، اور اس میں ٹھہرنے نہیں پاتی، اور گاہے یہ رطوبتیں معدہ پر دماغ سے گرتی ہیں۔}

**علامات** {خذار جس طرح کھائی جاتی ہے، بلا تغیر و تبدل بہت جلد معدے سے خارج ہو جاتی ہے، کیونکہ وہ معدے میں اس قدر ٹھہرتی ہی نہیں ہے کہ قوت باطنہ کا عمل اس میں ہو۔ علاوہ انہیں قوت باطنہ بھی کمزور ہوتی ہے {علی الخصوص اگر مریض حرکت کرے تو اور بھی جلد خارج ہوتی ہے} کیونکہ حرکت خذار کو جلد اتار دیتی ہے {خذار کا ثقل محسوس ہوتا ہے، اور گرتے ہوئے پتھر کی طرح وہ جھٹ سے گر پڑتی ہے، کیونکہ خذار اپنے بوجھ سے نیچے جاتی ہے، اور اس وقت کوئی رد کرنے والا نہیں ہوتا ہے، جو اسے روکے رہے۔}

**علاج** {جوارش خروب اور جوارش کندر کھلائیں} سندھ جوارش خرفوبہ خروب نبلی گھلیوں سے صاف کیا ہوا خروب نبلی، سیب کے مانند ایک پھل ہے، جو ہندوستان میں نہیں ہوتا ہے، زیرہ کرانی (زیرہ سیباہ) جو شراب کے سرکہ میں دبڑ

کر کے ہجوں بیگیہو، ساق، حب آلاس، بیکر کا آٹا، بلوط، دھنیا بھنجا ہوا، مصطلی، ہر ایک دوار ہوزن۔ سب کو بیکر کر لیں، اور زیادہ باریک نہ چھانیں، اور صاف شکر سے شہد میں ملا کر ہجوں بنالیں + جو ارٹش کنڈ (کنڈرا گنار ہر ایک دس درہم (ایک درہم ۳۰ ماشہ) سیاہ مرچ، اجرائن دیسی، سنبل، کاشم، انیسون، شونیز، ہر ایک دو درہم یعنی سات ماشہ، صاف کئے ہوئے شہد میں سب دستور ہجوں بتائیں (گرم پانی سے پرہیز کرائیں) کیونکہ گرم پانی معدے کو ڈھیلا اور زیادہ چلنا کر کے پھسلن بڑا دیتا ہے (اچھی طرح بھنے ہوئے سنو گھلائیں) مثلاً بیکر کاستور، چاولوں کا ستور، زعفران کا ستور زعفران کا ستور ایک تم کا میوہ ہے، جہندوستان کی پیداوار نہیں ہے) +

**سبب (۴۴)** (گاہے دستوں کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ صفراء معدے پر گرتا ہے، اور ایسا اس وقت ہوتا ہے، جبکہ بدن میں اس کی کثرت ہوتی ہے، اور سائے اعضاء کثرت کی وجہ سے اسے معدے اور آنتوں کی طرف دفع کرتے ہیں کیونکہ ان کے ذریعہ مواد ہمیشہ خارج ہو ا کرتے ہیں، پھر چونکہ صفراء تیزی اور سوزش کی وجہ سے تکلیف پہنچاتا ہے، اس لئے اس سے نفرت کر کے معدے اور آنتیں کیلوس اور دیگر فضلات کے ساتھ اسے خارج کر دیتے ہیں + علاوہ انہیں صفراء کی موادیں خراش پیدا کرنے اور پھیلنے کی طاقت بھی ہوتی ہے، جو دستوں پر ادا کر دیتی ہے۔

**علامات** (اس قسم کے دست، صفراء کی مہرہ بخاروں اور تھیرے دن کے باری کے بخاروں کے بعد نمایاں ہوتے ہیں، یا گرم غذاؤں، گرم دواؤں، یا خالص شراب کے استعمال کے بعد نمایاں ہوتے ہیں) کیونکہ صفراء کی مادہ اسی قسم کی گرم چیزوں سے بنتا ہے (صفراء پانخانہ کے ساتھ ملا ہوا نکلتا ہے بشرطیکہ معدہ اور آنتوں میں کچھ غذا بھی رہی ہو، ورنہ پانخانہ کس طرح خارج ہو سکتا ہے) اور گاہے خالص صفراء نکلتا ہے بشرطیکہ معدہ اور آنتیں خوار سے بالکل خالی ہوں (سوزش اور پیاس کی شدت ہوتی ہے، اور گاہے بخار بھی ہوتا ہے) +

**علاج** (اگر صفراء پانخانہ کے ساتھ تھوڑا تھوڑا نکل رہا ہو تو اس کے اخراج کی امداد کریں) کیونکہ ایسے فاسد مواد کا خارج کرنا ضروری ہے (اور اس غرض کے لئے دونوں قسم کے امداد کا پانی شکر کے ساتھ، یا شربت ورد کر کے ساتھ، یا بیلہ زرد شکر کے ساتھ استعمال کرائیں) یہ چیزیں باوجود شہل صفراء ہونے کے معدہ اور آنتوں کو قوت بخشتی ہیں، اور ان میں قبض پیدا کرتی ہیں، اور چونکہ ان میں بخورنے اور ٹکڑے کی قوت ہے، اس لئے یہ معدے سے ڈھیلے پن اور پھٹنے پن کو زائل کر دیتی ہیں +

**تنبیہ:** اس قسم کے دستوں کا بند کرنا مناسب نہیں ہے؛ کیونکہ ایسے دستوں کا جاری

رہنا ہی بہتر ہے، اور دستوں کے ہند کر نیکا ذریعہ یہی ہے کہ یہ دست جاری رہیں، ہاں اگر دستوں کی زیادتی ہو جائے، اور صفراء کے ساتھ دوسرے صالح مواد خارج ہونے لگیں، اور اس سے شمع و اترا فی اور غشی تک نوبت پہنچنے لگے تو بند کرنے کی کوشش کریں {پھر قرص حاضر اور قرص لمبا شیر استعمال کرائیں} بشرطیکہ صفراء کے خارج کرنے کے بعد دست جاری ہوں (ان دونوں قرصوں کا نسخہ گزر چکا ہے) +

**سبب (۵)** {اگر گاہے دستوں کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ سودا فم معدہ پر کثرت سے گرے ہے} جو ملن اور سوزش اس قدر پیدا کرتا ہے کہ طبیعت اس کے دفع کرنے پر مجبور ہو جاتی ہے، چنانچہ معدے اور آنتوں کے اندر جو کچھ بھی غذا رہتی ہے، وہ سودا کے ساتھ قہج ہو جاتی ہے + علاوہ ازیں سودا خود بھی ترشی کی وجہ سے آنتوں میں خراش وغیرہ پیدا کر دیتا ہے اس وجہ سے بھی پائخانہ کی حاجت ہوتی ہے +

**علامات** {اس قسم میں بھوک بھی دور کی لگتی ہے} سودا کی ترشی اور تیزی کی وجہ سے {فم معدے میں ملن معلوم ہوتی ہے، منہ میں ترشی ہوتی ہے، جو کھا کھانے سے زائل ہو جاتی ہے} کیونکہ غذا جب سودا سے مل جاتی ہے، تو اس کی تیزی ٹوٹ جاتی ہے؛ نیز سودا اور جوہر معدہ کے درمیان غذا حائل بھی ہو جاتی ہے (جس سے سودا کا اثر منہ تک پہنچنے نہیں پاتا ہے) {نیز کسی قدر روغن کے کھالینے سے بھی ترشی جاتی رہتی ہے} کیونکہ روغن قبض (شکیر) کو زائل کر دیتا ہے، اور سودا کی تیزی وغیرہ کو توڑ دیتا ہے +

**علاج** {بأسلیق کی فصد کمولیں، اقیقہوں کے جو شانڈے کا مٹھل دیں، لمحال پر گرم اور قابض دواؤں کا ٹکڑ کریں، تو لیل، اور کبر درے رمالوں سے لمحال کو گڑھیں} تاکہ حرارت سے سودا کے جذب کرنے کی قوت زیادہ ہو جائے، اور موجودہ سودا کو معدے کی طرف بخل اور کمی کے ساتھ پیچے {اور ہمارے معدے پر سودا کے گرنے سے پہلے کسی چکنے اور روغن دار حیرے سے ناشتہ کرائیں} تاکہ سودا کی تیزی ٹوٹ جائے، جو خراش پیدا کرتی اور دست لاتی ہے، مثلاً شکر اور روغن بادام کا، یا شکر اور روغن کچھد کا، یا شکر اور بکری کے گردوں کی چربی کا حیرہ پلائیں +

**سبب (۶)** {اگر گاہے دستوں کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ معدے کے اندر دینی بطریق ثانی یا زخم مل آتے ہیں، چنانچہ غذا جب یہاں پہنچتی، اور ان میں لذیذ پیدا کرتی ہے، تو ان میں سوزش اور افیت پیدا ہوتی ہے} علی الخصوص اگر غذا میں ترشی اور نیکیٹ جیسی کوئی تیز کیفیت ہو تو اور بھی زیادہ تکلیف پہنچتی ہے {اس لئے وقت دافعہ غذا کو فوراً خارج کر دینی ہے} اور قلعار گنے نہیں دیتی ہے + اس قسم کے دستوں کو مادۃ البطن کہتے ہیں، اور یہ ہلک ہوتی ہے + علامات: چونکہ منہ کی سطح معدے کی سطح سے متصل ہے، اس لئے

{منہ میں بھی دانے نکل آتے ہیں، اس میں گرمی و خشکی پائی جاتی ہے، نگہت یعنی بوی دہن میں تغیر آجاتا ہے} کیونکہ زخم کے باعث گندے بخارات معدے اور منہ سے اُٹھتے ہیں {کھانا کھانے کے بعد معدے کے جس مقام میں نقل محسوس ہوتا ہے، وہیں درد اور ملین بھی زیادہ ہوتی ہے، پھر غذا کے ساتھ درد بھی نیچے اُتر جاتا ہے، یہاں تک کہ غذا معدے سے بالکل باہر نکل جاتی ہے} اور زخم کے مقام سے غذا کی تکلیف ہٹ جاتی ہے {دستوں میں صدید یا زرداب یعنی زخم کا پتلا پانی خارج ہوتا ہے} یہ مادہ رقیق اس لئے ہوتا ہے کہ یہ زیادہ گہرے زخموں سے نہیں خارج ہوتا ہے {نیز دستوں میں غذا بجھنے نکل پڑتی ہے، جس میں کچھ بھی تغیر نہیں ہوتا ہے، بیاختوڑا ہوتا ہے} اس کی بیشی کا دار و مدار دانوں کی قلت و کثرت پر ہے + غذا تغیر سے خالی اس لئے ہوتی ہے کہ غذا پر حاوی ہونے سے معدہ کو تکلیف پہنچتی ہے +

علاج {زعفران کے بغیر قرص طباشیر کھلائیں} شمشخہ قرص طباشیر، گل سرخ، تخم حاض (چمکا)، ہر ایک ساٹھ سے تین ماشہ، گوند بول، انطاستہ، بنسوجن، کتبیر، ہر ایک سات ماشہ، دواؤں کو کوٹ چھان کر اور اسپنول کے عاب میں گوندہ کر قرص (کچھ) بنائیں {سفوف دانہ انار اور سفوف زلق الامعاء بشوری کھلائیں} +  
 شمشخہ سفوف زلق الامعاء بشوری: اسپنول، تخم ریحاں، تخم کنوچہ، تخم بارتنگ، ہر ایک دو در وزن میں برابر لیکر بقدر ضرورت بھون لیں، اور پھر ان پر گرم پانی ڈال کر ہلائیں، یہاں تک کہ ساری مگر جم جائیں، پھر ان پر روغن گل ڈال کر استعمال کریں {سرد اور قابض غذا میں کھلائیں، مثلاً ساق، یار یا ساق کی غذا میں} یا وہ غذا میں، جو چارل، اور ج سے تیار کی گئی ہوں، یا چھلی مسور کی دال پلائیں، جسکا پہلا پانی روغن کے ساتھ پھینک دیا گیا ہو، مگر بہتر یہ ہے کہ ان مریضوں کی غذاؤں میں ترشی نہ ہو کیونکہ ترشی زخموں میں لگتی، اور درد بڑھا دیتی ہے +

سبب دے گا کہ دستوں کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ سر سے معدہ پر نزله کر غذا کو فاسد کر کے نیچے لیجا، اور خود بھی نیچے چلا جاتا ہے؛ کیونکہ اول تو خود یہ پھسلتا ہے، دوسرے چونکہ یہ فاسد ہوتا ہے، اس لئے طبیعت بھی اسے دھکے دینے کی غرض سے نیچے کی طرف ڈھکیلاتی ہے؛ اور نزله کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ گرمی یا سردی کی وجہ سے دماغ کا مزاج خراب ہو جاتا ہو، جس سے اس میں مراد بکثرت اکٹھے ہو جاتے ہیں، چنانچہ کچھ مواد تو زکام کی شکل میں ناک کی طرف بہ جاتے ہیں، اور کچھ مواد ناک کے ذریعہ معدے میں چلے جاتے ہیں؛ اور چونکہ یہ اسے زلیق الامعاء بشوری ایک مرض ہے، جس میں آنتوں کے اندر دانے نکل آتے ہیں، اور اس سے خفا دستوں کی راہ خارج ہو جاتی ہے (مترجم) +

خلیظہ ہوتے ہیں، اس لئے پیچھے ٹھلنے کی طرف کچھ بھی نہیں گرتے ہیں رور نہ اگر پیچھے ٹھلنے پر گریں تو کھانسی بھی نمودار ہو) جب یہ حالت کچھ عرصہ تک قائم رہتی ہے، تو انجام کار معدے کا مزاج بھی خراب ہو جاتا ہے جس سے ہاضمہ میں فتور آ جاتا ہے، ترقیبات ترقی سے بدل جاتی ہیں، بدن گھٹنے لگتا ہے، اور بالآخر موت دانگیر ہوتی ہے۔ دستوں کی اس قسم کو عام الجبار مشکل سے پہچان سکتے ہیں۔

**علامات** (لمبی نیند کے بعد مریض کو کئی دست آ جاتے ہیں) کیونکہ نیند کی حالت میں نزلہ معدہ پر گرتا ہے، مگر نیند میں مریض کو اس کا احساس بالکل نہیں ہوتا ہے، برخلاف اس کے بیداری میں مریض کو اس کا احساس ہو جاتا ہے، اور وہ اس کو معدے کی طرف جانے نہیں دیتا ہے، بلکہ تھوک کو خارج کر دیتا ہے (پھر جب سر سے اترتا ہوا مادہ خارج ہو جاتا ہے تو دست خود بخود بند ہو جاتے ہیں) اور یہی صورت اسی ترتیب پر مسلسل قائم رہتی ہے! برخلاف انہیں جو دست خاص معدے کی وجہ سے جاری ہوتے ہیں، ان میں کوئی باقاعدہ ترتیب اور معین دورے نہیں ہوتے ہیں، بلکہ مختلف غذاؤں میں اس کی حالتیں مختلف ہوا کرتی ہیں (اس کے ساتھ نزلے کی دوسری علامتیں بھی ہوتی ہیں مثلاً آواز، حلق، مری، اور فم معدہ میں نزلہ کی ریزش کا محسوس ہونا، پھر اگر نزلہ صفراوی ہے تو منہ کڑوا ہوتا ہے، سوزش اور پیاس ہوتی ہے، اور اگر بلغمی ہے تو منہ میں بساندہ ہوتی ہے، اور بری قسم کی مٹھاس معلوم ہوتی ہے، تھوک گاڑھا اور جا ہوا ہوتا ہے، اور اگر سوداوی ہے تو منہ میں ترشی ہوتی ہے، اور زخم کے پانی کی سی بو آتی ہے، اور اگر دوسری یعنی خونی ہوتا ہے تو منہ میں مٹھاس معلوم ہوتی ہے، جو قدرے نیکیفیت سے ملی ہوتی ہے، اور نزلہ کی رطوبت میں کبیر کا سا مزہ ہوتا ہے (نیز دماغ کے مزاج کی خرابی کی علامتیں بھی پانی جاتی ہیں، جن کا ذکر کئی بار ہو چکا ہے)۔

**علاج** (تفتیہ دماغ کے لئے فصد کھلوائیں، سنگھیاں لگائیں، حالت کے موافق ایلا، ہیلہ درو، اور گل سرخ کا، یا ایارج فیقرا کا، یا حسب توقایا کا سہل دیں، دماغ کے مزاج کو درست کریں) مناسب خوشبوئیں لگائیں، چھینک کی دوائیں، ضادات، تطولات (تریڑے) استعمال کرائیں، جن کا ذکر دماغ کے امراض میں ہو چکا ہے (مادہ کے رخ کر بے لے اور دوسری طرف پھرنے کی کوشش کریں) سر منڈوانے کے بعد کھردرے کپڑوں سے رگڑیں، راتی اور مشک کا ضاد لگائیں، پاؤں اور پنڈلیوں کو روغن، اور نمک سے لیں، اور پانی میں ہابونہ اور ناخنہ جوش دیکر اس پانی سے پاؤں کو دھوئیں (نزلہ روکنے کی سعی کریں) گھٹنا، کیترا، گونہ بول، عصاۃ الخیتہ البتیں، اور زعفران کے ساتھ (شربت خشخاش پلائیں) پھلگہی، مانو، گھٹنا، عصاۃ الخیتہ البتیں، سماق، اقا قیاد خیرہ سے لعوق تیار کر کے چٹائیں، گل سرخ، گونہ بول،



خشنماش، رب السوس، انشاستہ، کثیرا، زعفران، اور تخم کا ہوسے قرص بنا کر کھلائیں  
[پشت اور اوپے ٹیکوں پر سونے سے روکیں کہ نزلے کے مریضوں کے لئے چہرے کے بل  
اندھا سنا، اور حتی الامکان سر کا بدن سے نیچے رکھنا نہایت مناسب ہے؛ کیونکہ ایسی صوت  
میں نزلے کی دھوتیں سر کے اگلے حصے کی طرف نہ چلی جاتی ہیں، اور ناک کی راہ بہرہ خارج ہو جاتی  
ہیں، نیز نزلے کے دستوں کو روکنا نہ چاہئے، جیسا کہ بقراط نے کہا ہے، بلکہ داغی رطوبتوں کو  
خشک، اور داغ کو ان سے پاک کرنے کی کوشش کرنی چاہئے، اور نزلہ کو گرنے نہ دینا چاہئے، تاکہ  
سر سے کچھ بھی نہ گر سکے، یا اگر گرے تو تھوڑا گرے۔]

حکایت: ہمازی نے حکایت کے طور پر ذکر کیا ہے کہ میرے ایک ذی علم دوست  
تھے، جنہیں کچھ علم طب سے بھی درک تھا، انہوں نے دستوں کی شکایت کی کہ مجھے یہ  
ہیشہ ستاتے ہیں، چنانچہ میں نے علاج کے طور پر چند چیزیں بتائیں، کہنے لگے کہ آپ کے  
بتانے سے پہلے یہ چیزیں میں استعمال میں لا چکا ہوں، جو بالکل بے سود ثابت ہوئیں، جب  
ایک عرصہ تک ہمارا معاہدہ بے سود رہا تو انہوں نے ہمارا پیچھا چھوڑ دیا، اور پھر آپس میں ہم  
ہیشہ لگے، اور اس مرض کے متعلق باہم بحث و گفتگو کرتے، اور عرصے تک اُن کے پاس  
بیٹھے رہتے، ایک روز کیا دیکھتا ہوں کہ وہ نیند سے بیدار ہوئے اور قضاء حاجت کے لئے  
وہ پے درپے چند بار بیت الخلاء آئے گئے، اور پھر دیر تک انہیں حاجت نہیں ہوئی،  
میں نے پوچھا کہ کیا دست ہیشہ نیند کے بعد آیا کرتے ہیں؟ جواب میں انہوں نے ہاں  
کہا، میں سمجھ گیا کہ تیز مواد نزلے کے طور پر سر سے معدے پر گر کر آتے ہیں، جو معدے کی  
خذاؤں کے خارج کرنے پر مجبور کر کے دست لاتے ہیں اس کی تائید اس سے ہوئی  
کہ وہ بیداری میں کثرت سے تھوکا کرتے تھے۔ چنانچہ میں نے اُن سے کہا کہ آپ سر  
منڈوائیں، اور رانی اور فریون جیسی گرم دوائیں سر پہ لیں، جس سے انہیں شفا  
ہوگئی۔

سبب (۸) گاہے دستوں کی وجہ خذاؤں کی بیقائدگی ہوتی ہے، مثلاً یہ کہ خذا  
مقدار میں زیادہ کھالی جاتی ہے، جس کے ہضم کرنے کی معدے میں قوت نہیں ہوتی ہے،  
اس لئے وہ خذا فاسد ہو کر قابل اخراج فضلہ بن جاتی ہے [یا بیری قسم کی خذا استعمال کی  
جاتی ہے] مثلاً ایسی لطیف خذا کھائی جاتی ہے، جو معدے میں معمولی اسباب سے بڑھ  
جاتی ہے، جیسے دودھ اور پھلیاں، اس لئے طبیعت اس کو دستوں کے ذریعہ خارج کر دیتی  
ہے، یا لیسار اور چکنی خذا کھائی جاتی ہے، جو ہضم ہونے سے پہلے پھسل کر آنتوں میں چلی  
جاتی ہے، مثلاً آلو بخارا، یا بزمزہ اور تیز خذا کھائی جاتی ہے، جس کو طبیعت متفرک باعث  
ہضم سے پہلے خارج کر دیتی ہے، یا ایسی خذا کھائی جاتی ہے، جو داغیز اور ریاح پیدا

کرنے والی ہوتی ہے، اس سے چونکہ ریاچ پیدا ہوتے ہیں، اور وہ معدے اور فذا کے درمیان مائل ہو جاتے ہیں، اس لئے معدہ فذا کو اچھی طرح گھیر نہیں سکتا ہے، جس سے فذا فاسد ہو کر دستوں کی صورت میں خارج ہو جاتی ہے۔ یہ تمام امور گزشتہ اسباب سے معلوم ہو سکتے ہیں۔ کیا فذا بے تربیتی سے کھائی جاتی ہے، مثلاً پہلے نرم، ہلکی، اور چکنی فذا، اس کے بعد قابض اور کیلی فذا کھائی جائے؟ اس سے خرابی یہ ہوتی ہے کہ پہلی چکنی فذا جب آنتوں میں جانے لگتی ہے، تو اس کے ساتھ پہلی قابض فذا بھی ہضم ہونے سے پہلے ہی پھل کر خارج ہو جاتی ہے۔ کیا پہلے ثقیل فذا، اور اس کے بعد زود ہضم فذا کھائی جائے؟ مثلاً فذا حصر میہ (پکے انگور کی فذا) کھانے کے بعد اسفید باج (سادہ شوربہ) استعمال کیا جائے، چنانچہ زود ہضم فذا جلد ہضم ہو کر معدے میں اس وقت تک پڑی رہتی ہے، جب تک کہ ثقیل فذا ہضم ہو، اور آنتوں میں جانے کا راستہ نہیں پاتی ہے، کیونکہ ثقیل فذا راستے ہی میں ٹکی پڑی رہتی ہے۔ اس لئے زود ہضم فذا خود بھی فاسد ہو جاتی ہے، اور اس کے نیچے، جو دوسری ثقیل فذا ہوتی ہے، اس کے ساتھ مخلوط ہو کر اسے بھی فاسد کر دیتی ہے، اور چونکہ اس فاسد فذا سے بدن میں ضرر پہنچتا ہے، نیز یہ اس قابل تو رہتی نہیں ہے کہ اس سے بدن کی پرورش ہو سکے، اس لئے طبیعت اپنی عادت کے موافق اسے دفع کرنا چاہتی ہے۔ بعض لوگوں کے نزدیک فذا کی بے تربیتی کا مطلب یہ ہے کہ ہلکی اور لطیف غذا پہلے، اور ثقیل غذا اس کے اوپر کھائی جائے۔ اس صورت میں ثقیل فذا سے پہلے ہلکی غذا ہضم ہو جائے گی؛ کیونکہ اول تو وہ ہلکی ہے، دوسرے چونکہ وہ پہلے کھائی گئی ہے، اس لئے وہ معدے کی آبرائی میں رہے گی، جہاں ہضم کی قوت زیادہ ہے۔ جب یہ ہضم ہو جائے گی، تو اسے آنتوں کی طرف دفع کرنے کے لئے بجائے ضرر کھل جائیگا اور اس کے ساتھ وہ ثقیل فذا بھی ہضم ہونے سے پہلے چلی جائے گی، جس سے ہلکے عروق ماسار یقیہ اور آنتوں میں سدہ پیدا ہو جائے گا۔ برعکس اس کے اگر ہلکی فذا سے پہلے ثقیل فذا کھائی جائے تو ثقیل فذا قعر معدہ میں رہے گی، اور پھیلی ہلکی فذا معدے کے بالائی حصے میں قیام پائے گی، اور یہ سلم امر ہے کہ قوت ہاضمہ قعر معدہ میں زیادہ ہے، اور بالائی حصے میں کمزور، اس لئے جتنی دیر میں ہلکی فذا معدے کے بالائی حصے میں کمزور قوت ہاضمہ سے ہضم ہوگی، اتنی ہی دیر میں ثقیل فذا قعر معدہ میں زبردست قوت ہاضمہ سے ہضم ہوگی، اور بغیر کسی مضرت کے دونوں کا ہضم برابر اور ایک وقت میں ہو جائیگا؛ لیکن سچی بات یہ ہے کہ معدے کے قعر کی قوت ہاضمہ اور معدے کے بالائی حصے کی قوت ہاضمہ میں جتنا فرق ہے، اگر اسی قدر فرق ہلکی اور ثقیل غذا کے ہضم ہونے میں ہو تو ثقیل فذا کے پہلے کھانے میں

لے معدہ اسد شامشری کا اتصالی مقام۔

کوئی ضرر نہ پیدا ہوگا۔ علیٰ ہذا اگر ہلکی اور ثقیل غذا کے ہضم ہونے میں اس سے زیادہ فرق ہو، لیکن ان دونوں کے درمیان اتنا وقفہ کر دیا جائے کہ باہمی اختلاف کا تدارک پورے طور پر ہو جائے، تو ثقیل غذا کے پہلے کھانے میں بھی کوئی ضرر نہیں پیدا ہوگا، ہاں ہلکی اور بھاری غذاؤں کے ہضم ہونے میں اگر اس سے زیادہ فرق ہو، اور دونوں غذاؤں کے درمیان کا وقفہ باہمی اختلاف انہضام کا تدارک نہ کر سکے، تو ثقیل غذا کے پہلے کھانے میں خواہ مخواہ ضرر لاحق ہوگا۔ لہٰذا ایسے امور لاحق ہو جاتے ہیں، جن سے ہضم خراب ہو جاتا ہے، مثلاً کھانا کھانے کے بعد کوئی سخت ریاضت کر لی جاتی ہے؟ جس سے غذا میں غیر معمولی ہچکولے لگتے ہیں، اور وہ آرام و سکون سے رہنے نہیں پاتی، جس کی ضرورت ہضم ہونے کے وقت ہے، یا یہ کہ ریاضت کی وجہ سے غذا آنتوں کی طرف ہضم ہونے سے قبل روانہ ہو جاتی ہے تو کھانا کھانے کے بعد پانی کثرت سے پی لیا جاتا ہے؟ جو غذا اور سطح معدے کے درمیان حائل ہو کر غذا کو ہضم ہونے نہیں دیتا ہے؛ کیونکہ ہضم تو اسی وقت ہو سکتا ہے، جبکہ معدہ غذا کو ہر طرف سے گھیر لے، اور غذا معدے کی سطح سے ملاتی ہو، جس میں ہضم کی قوت ہے، نیز پانی کی کثرت سے غذا اور پانی کی مقدار بڑھ جاتی ہے، اس لئے قوت ہضم کرنے سے مانع ہو جاتی ہے، ان اسباب سے غذا استعداد ناسد ہو جاتی ہے کہ معدہ و ستوں کی راہ خارج کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے؟ اس غذا کے ساتھ بدن کے دوسرے مواد باہمی تعلق و اتصال کی وجہ سے کپٹے پٹے آتے ہیں، اور ساتھ ساتھ خارج ہو جاتے ہیں۔

**علامہ (۱) معدہ جس قدر ہضم کر سکے، اس کے لحاظ سے غذا کی مقدار معین کر لیں، اور جس قسم کی غذا مزاج کے موافق پڑے، اسے اختیار کر لیں، اور اگر غذا میں بے تربیتی ہو رہی ہو تو ترتیب کو بدل دیں؟ مثلاً قابض اور زود ہضم غذاؤں کو پیچھے کھانے کی بجائے پہلے کھالیں، اور معدے میں جو تکلیف لاحق ہوئی ہے، اور اس سے جو ضعف مارض ہوا ہے، اس کا تدارک کریں۔**

**سبب (۲) (۱) گاہے دستوں کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ بدن سے رطوبتیں کم تحلیل ہوتی ہیں اور سائے اعضاء، اور تمام نگین خون وغیرہ سے پڑھتی ہیں، چنانچہ جب معدے اور چھوٹی آنتوں میں غذا ہضم ہو چکی ہے، تو وہ جگہ اور دیگر اعضاء کی طرف جانے نہیں پاتی ہے، کیونکہ اول تو سائے اعضاء بھرے ہوئے ہوتے ہیں؛ درہم یہ کہ وہ راستے بند ہوتے ہیں، جن کی راہ غذا اعضاء کی طرف جاسکتی ہے، اس لئے وہ دستوں کے ذریعہ خارج ہوتی ہے؟ جس میں رطوبت کثرت سے ہوتی ہے۔**

**علامہ (۲) ایسے مریضوں کے بدن کا گوشت مٹسا ہوا ہوتا ہے، بھوک کم لگتی ہے؟ کیونکہ کثرت کی وجہ سے بدن غذا سے بے پروا ہوتا ہے، اور رگوں کا تقاضا معدے سے**

بند ہو جاتا ہے { مریض عرصے سے بیکار، اور حرکت و ریاضت چھوڑے ہوئے ہوگا، دستوں میں جو مقدار خارج ہوگی، وہ ہضم شدہ ہوگی } کیونکہ معدے کے افعال درست ہوتے ہیں +  
**علاج** { نصد کھلائیں، بھنی ریاضت اور بدنی الش کریں، حاتم میں لپینہ لائیں } اور بار بار ایسا ہی کریں تاکہ بدن اور بدن کی رگیں خالی ہوں اور ان میں غذاء نفوذ کر سکے +

**سبب** (۱) اگر گاہے دست اس وجہ سے آتے ہیں کہ جگر اور عروق کی قوت حاویہ کمزور ہو جاتی ہے { جس سے خلاصہ کیلوس جگر وغیرہ کی طرف معدہ اور آنتوں سے کھینچ نہیں آتا، اس لئے وہ پانخانہ کے ساتھ خارج ہوتا ہے +

**علامات** { سفید یا سبز دست آتے ہیں } دست سفید اس وقت آتے ہیں، جبکہ کیلوس عروق ماساریقیہ میں بالکل نفوذ نہیں کرتا، اور نہ ان میں ٹھہرتا ہے، بلکہ سارے کا سارا آنتوں میں چلا آتا ہے، اور چونکہ یہ آتش جو کہ مانند سفید ہوتا ہے، اس لئے دست سفید ہو جاتے ہیں { اور سبز اس وقت ہوتے ہیں، جبکہ کیلوس عروق ماساریقیہ میں نفوذ کر جاتا ہے، اور چونکہ وہ جگر کی طرف نہیں جاسکتا، اس لئے یہ عروق ماساریقیہ میں ایک عرصہ تک ٹھہر کر ماضی حرارت سے، جو دماغ پیدا ہو جاتی ہے، سبز ہو جاتا ہے { اس دلیل کی تائید میں بیرونی فضلات کا حال پیش کیا جاسکتا ہے، جو اکٹھے اور مجتمع ہونے کی حالت میں، اور جبکہ ماضی حرارت ان میں عمل کرتی ہے، تو سبز ہو جاتے ہیں { بدن نہایت مڑا ہوا ہو جاتا ہے { کیونکہ اس کے بدل، یا تحلیل یعنی غذا نہیں ملتی ہے { رگوں میں خون کم ہو جاتا ہے، اور رنگت زرد پڑ جاتی ہے { کیونکہ مرض سے شفا پانے ہوئے ناتوانوں کی طرح خون کی کمی ہوتی ہے، یا یہ کہ زرد خلط یعنی صفراء کی پیدائش زیادہ ہو جاتی ہے، بشرطیکہ بدن میں کسی قدر ازادیا و حرارت ہو { یا یہ کہ بدن کی رنگت سفید ہو جاتی ہے { کیونکہ خون کی کمی کے باعث جلد کی اصلی سفید رنگت غالب ہو جاتی ہے، یا اس لئے کہ رطوبتیں اور بلغم زیادہ ہو جاتے ہیں، بشرطیکہ بدن میں برودت کا غلبہ ہو +

**علاج** { غذا کے نفوذ کو دینے والی جراثیم کھلائیں } مثلاً جوارش غذا و یقون اور جوارش مصطکی، اور جگر کی تقویت کے لئے وہ چیزیں استعمال کریں، جن کا ذکر جگر کے امراض میں کیا جاتے گا، جو ضادات مکادات (دگور)، اور اغذیہ وغیرہ کے اقسام سے ہوگی +

**سبب** (۲) دستوں کی ایک خاص قسم ہے، جس کو **دُوسُ البطن** اور **اسہال** دوسری یعنی باری کے دست کہتے ہیں، جس میں دست معین دوروں سے آتے ہیں { بشرطیکہ غذا کی مقدار اور اس کے اوقات میں کوئی اختلاف نہ آن پڑے، ایسی صورت میں مواد ایک معین مدت میں جمع ہوتے، اور خارج ہوتے رہتے ہیں، لیکن جب غذا میں کوئی

اختلاف واقع ہو جاتا ہے، تو دوروں کے درمیان کا زمانہ کم و بیش ہو جاتا ہے۔ اس لیے  
دستوں کا سبب یہ ہوتا ہے کہ آہستہ آہستہ مواد کسی ایک عضو یا چند اعضاء  
میں اکٹھے ہوتے رہتے ہیں؛ پھر جب یہ بھر جاتے ہیں، تو آنتوں میں جا کر دستوں  
کی راہ خارج ہو جاتے ہیں؟ چنانچہ باری کے بخاروں میں اسی طرح مواد ہاستگی کسی  
ایک عضو یا چند اعضاء میں جمع ہوتا ہے اور بخار کی باری کے موافق دوسرے، یا تیسرے،  
یا چوتھے روز ادن کا زور ہو جاتا ہے۔ کسی ایک عضو میں جمع ہونے سے مراد یہ ہے کہ مواد اور  
نامی آنت میں، یا دماغ کے بلون، یا قعر معدہ، یا طحال، یا جگر میں جمع ہوں، اور چند اعضاء  
میں جمع ہونے سے مراد یہ ہے کہ بہت سی باریک رگوں میں اکٹھا ہو جائے جس عضو میں مواد  
اکٹھے ہوتے ہیں، اس کے دریافت کرنے کی صورت یہ ہے کہ دستوں سے پہلے اس عضو میں  
مواد کی کثرت کے باعث کچھاوٹ اور تناؤ کے باعث درد معلوم ہوتا ہے، پھر دست  
جاری ہو جاتے ہیں؛ نیز اس میں سوزی کی سی چین، اور قدرے کھجلی کے ساتھ درد معلوم ہوتا  
ہے۔ چنانچہ جب اس کا احساس ہوتا ہے، تو قضاء حاجت کے لئے انسان کھڑا ہو جاتا ہے  
اور جب یہ مواد خارج ہو جاتے ہیں، تو مریض کو خفت و راحت حاصل ہوتی ہے؟ گاہے  
اسی قسم کے دست باری کے بخاروں میں اس وقت جاری ہو جاتے ہیں، جبکہ طبیعت مواد  
مرض کو باری کے دن دفع کر دیتی ہے؟ مواد کی نوعیت کو آیا وہ صفراوی ہے، یا سوداوی ہے،  
یا کیمیا ہے؟ دستوں کی رنگت اور دستوں کی باری سے معلوم ہو سکتی ہے۔ اگر تیسرے دن  
کی باری ہو تو صفراوی ہے، اگر چوتھے دن کی ہو تو سوداوی ہے، اور اگر روزمرہ کی باری ہو  
تو بلغمی ہے۔ اگر دوسرے معین اوقات پر نہ آئیں، بلکہ درد ہمیشہ رہتا ہو، اور بعض اوقات  
یعنی دستوں کے بند ہونے کی صورت میں درد شدید ہو جاتا ہو تو سمجھنا چاہئے کہ فاسد مواد  
خون میں جمع ہیں؟ تمام اخلاط کے لئے مخصوص دورے اور معین باریاں کیوں ہیں؟ دس کی  
وجہ انشاء اللہ تعالیٰ بخاروں میں آئے گی۔

علامہ ج { خلط غالب سے بدن کو پاک کریں } فصد کھلوائیں، نیز حقنوں اور قوی الاثر  
گولیوں سے دست لائیں، اور مریض کی لاغری و کمزوری سے غوث و دہشت میں نہ پڑیں، کیونکہ  
شغلاب ہونے پر وہ بہت جلد توانا اور فرہ ہو جائے گا جس عضو میں مواد جمع ہوئے  
ہیں، اسے قوت بخشیں؛ تاکہ وہ مواد کو اپنے سے دور کر دے، اور پھر اس میں مواد اکٹھے  
نہ ہونے پائیں۔ جب اس قسم کے دست قابض چیزوں کے ذریعہ بند کئے جاتے ہیں،  
تو انجام کار وہ نبل، برے قسم کے ہلک اور ام، یا دیر پا امراض و فیرو پیدا ہو جاتے  
ہیں، کیونکہ یہ مواد وہ ہیں، جو فاسد ہو کر بگڑ گئے ہیں، اور جن کی اصلی کیفیتیں بدل کر خراب

ہو گئی ہیں +

**سبب (۱۲)** { گاہے دستوں کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ جداول نامی رگوں میں سدے پیدا ہو جاتے ہیں } جداول ماسمار یقاً باب الکبد کی شاخیں ہیں، جو جگر کے اندر پھیلی ہیں { جس خلاصہ غذا جگر کی طرف اچھی طرح نہیں جاسکتا ہے، بلکہ اس کا صرف رقیق حصہ نفوذ کرتا ہے، اور غلیظ اجزاء آنتوں کی طرف اُتر جاتے ہیں } رقیق اجزاء جگر کی طرف اُس وقت نفوذ کر سکتے ہیں، جبکہ سدہ پورے طور پر اور کامل نہیں ہوتا ہے { جیسا کہ اُس استفسار میں دست آتے ہیں، جو سدوں کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے + اس قسم میں بدن خشک اور لاغر ہو جاتا ہے } مگر معدے کی حالت درست اور دستوں میں مضم کی علامتیں پائی جاتی ہیں { کیونکہ خلاصہ غذا کافی مقدار میں اعضاء تک نہیں پہنچتا ہے } اور جب سدہ کامل اور پورے طور پر ہوتا ہے، تو مریض جس مقدار کی غذا کھاتا ہے، اسی مقدار کا پانچواں آتا ہے، اور بدن نہایت جلد نڈھال ہو جاتا ہے، { سدوں کی وجہ سے جو دست آتے ہیں، وہ گاہے باری باری سے آتے ہیں } خصوصاً اس حالت میں جبکہ سدہ جگر کے محدب حصے میں ہو { کیونکہ جگر کی وہ رگیں، جو سدوں سے بند ہوتی ہیں، وہ ایک معین مدت میں بقدر گنجائش کیلوس سے پُر ہو جاتی ہیں، پھر وہ لٹ کر آنتوں کی راہ دستوں کی شکل میں خارج ہو جاتا ہے } پھر اس وقت تک دست بند ہوتے ہیں، جب تک کہ وہ رگیں پھر از سر نو پُر ہوں { اور اس اثناء میں صحت کی سی حالت ہوتی ہے } ان دستوں کو قیام دشمنی کہتے ہیں، (قیام: دست + رشح: رستا، یا مترشح ہونا) مگر جب سدے جگر کے منقرض حصے میں باب الکبد کے پاس ہوتے ہیں، تو کیلوس جگر کی طرف قطعاً نفوذ نہیں کر سکتا ہے، بلکہ پانچواں کے ساتھ رومزہ خارج ہوتا رہتا ہے، اور جگر میں اکٹھا ہونے نہیں پاتا کہ اس سے دست باری کے ساتھ آئیں +

**علامات** { جگر کے محدب حصے کے سدوں کی علامت یہ ہے کہ دائیں پہلی کے نیچے برچھسا معلوم ہوتا ہے، کیونکہ جراثیمی یعنی جو رگ بند ہے، اور جو بند ہونے کی وجہ سے ہر ایک شے کو نفوذ کرنے سے روکتی ہے، اس نالی میں جو کیلوس داخل ہوگا، اُس سے جگر بھر جائیگا + نیز بدن لاغر اور ضعیف ہو جاتا ہے، اس کی رنگت بگڑ جاتی ہے، کیونکہ بدن کو اس کی غذا کا حصہ کم ملتا ہے { علاوہ: آن تہا بیر سے سدے کھولیں، جنکا ذکر جگر کے سدوں میں آئے گا } +

**سبب (۱۳)** { گاہے دست اس وجہ سے آتے ہیں کہ معدے کی چٹائیں اور اس کے شکن نائل ہو جاتے ہیں } جس سے معدہ غذا کے رد کرنے اور سنبھالے نہ کھنے پر قادر نہیں رہتا ہے، بلکہ مضم ہونے سے پہلے وہ پھسل کر خارج ہو جاتی ہے + اسکا انجام یہ ہوتا ہے

کہ بن لاغر اور قوتیں نڈال ہو جاتی ہیں اور یہ چٹنیں اور شکن گاہے اس وجہ سے زائل ہو جاتے ہیں کہ کوئی تیز زادہ بڑے قسم کے دستوں میں معدے پر گر آئے ہے جو معدے کی سطح کو چھیل چھال کے برابر کر دیتا ہے، اور اس کے شکن نابود ہو جاتے ہیں (یا کوئی گرم درم از قسم فلفسوفی یا از قسم حمزہ پیدا ہو جاتا ہے) فلفسوفی خونی درم اور حمزہ صفراوی درم کہتے ہیں + مصدئف کے اس قول میں کہ گرم درم سے معدے کی چٹنیں زائل ہو جاتی ہیں، قدرے تاثر ہے، کیونکہ گرم درم سے معدے کی چٹنیں ہرگز زائل نہیں ہو سکتی ہیں، ہاں اس سے فقط مرض زلق المعده پیدا ہو سکتا ہے، جس میں فذاء معدے سے پھسل کر خارج ہو جاتی ہے، کیونکہ اس حالت میں معدہ درد کی شدت اور سخت تناؤ کے باعث غذاء کے گھیرنے پر قادر نہیں رہتا ہے، اور نہ ہضم کر سکتا ہے، اس لئے اسے طبیعت بحالہ اور بلا تغیر و تبدل خارج کر دیتی ہے، ورنہ اور بھی درد اور تناؤ بڑھ جاتے +

کتاب غنی معنی میں مذکور ہے کہ گرم درم سے دستوں کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ گرم درم جو ہر معدہ کو جلا دیتا ہے، جس سے معدے میں دانے نکل آتے ہیں + ان دانوں پر جب غذاء گزرتی ہے تو چونکہ ان میں سوزش پیدا ہوتی ہے اس لئے یہ غذاء کو ہضم ہونے سے پہلے خارج کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں + معدے کی اس حالت کا نام زلق المعده (معدے کی پھسلن) ہے + اگر یہی حالت آنتوں میں ہو تو اسے نزلت الکامعاء (آنتوں کی پھسلن) کہتے ہیں + اور یہی بات قریہ ہے کہ آخری دونوں قسمیں بھی رج تیز زادے کے گرنے اور زہروں کے کھانے سے عارض ہوتی ہیں، بعینہ اسی سبب سے زلق المعده ہی پیدا کرتی ہیں، اگرچہ محض اس وجہ سے چشم پریشی کی کہ حتی الامکان مصنف رحمۃ اللہ علیہ کے قدم بقدم چلنا چاہئے نزلت المعده اطباء کے نزدیک وہ مرض ہے، جس میں ہضم بالکل باطل ہو جاتا ہے، یا ہضم میں نمایاں طور پر کمی آ جاتی ہے، جس کے باعث غذاء پھسل کر خارج ہو جاتی ہے، اسلئے زلق المعده یعنی معدے کے پھسلنے سے مراد فذاء کا معدے سے پھسلنا ہے، (کیونکہ اس مرض میں غذا ہی پھسلتی ہے، نہ یہ کہ معدہ پھسلتا ہے) اسی امر کو فیلسوف نے مفتاح میں ظاہر کر دیا ہے +

ان تاویلات کی وجہ سے بعض اہل تحقیق لفظ زلق المعده کو چھوڑ کر نزال المعده (معدے کا فذاء کو پھسل دینا) یا دوسرے ایسے الفاظ استعمال کرتے ہیں، جو اس مفہوم کے قریب قریب ہوتے ہیں، اور یہی وجہ ہے کہ بقراط نے بھی کسی موقع پر ذکر کرتے ہوئے یوں کہا ہے کہ "جب کئی ڈکارہیں اس مرض میں آئیں، جسکو زلق الامعاء کہا جاتا ہے، تو شلاً اس امر کی دلیل ہے" بقراط نے اس عبارت میں یہ نہیں کہا کہ زلق الامعاء میں ڈکارہیں آئیں تو اس امر کی دلیل ہے، کیونکہ اس وقت بقراط کے قول میں لفظ زلق الامعاء سے مراد نقصان ہضم،

یا بطلان ہضم ہے (زق الامعاء کے اصلی معنی یعنی غذا کا امعاء میں نہ پھرنے کا مراد نہیں ہے، اگر بقراط اس طرح کہتا تو یہی معنی سمجھے جاتے، حالانکہ وہ اس کی غرض نہیں ہے، اس کی غرض تو یہ بتانا ہے کہ بد ہضمی کی صورت میں اگر ڈکاریں آئیں تو اچھی علامت ہے) +

{یا گاہے معدے کی چٹنیں گرم زہروں کے استعمال سے زائل ہو جاتی ہیں} مثلاً فریضہ شہرم کا دودھ، اور دغلی یہ زہری دوائیں اپنی تیزی سے معدے کو چیل چال کر اس کی چٹنوں کو کاٹ دیتی ہیں +

**علامات** {جو چیز کھائی جاتی ہے، وہ ہضم ہونے بغیر خارج ہو جاتی ہے؛ نیز معدے میں درد، سوزش، اور مرد و غیرہ بالکل نہیں ہوتا ہے} اس میں تاہل ہے، کیونکہ جو تیز زادہ اس قدر سخت ہے کہ وہ اپنی تیزی سے معدے پر گر کر معدے کی چٹنوں کو چیل کاٹ کر برابر کر دیتا ہے، تو وہ سوزش اور درد کس طرح نہ پیدا کر سکے گا، اور یہی حال گرم زہروں کا بھی ہے + یہ گرم اور ارام، یہ تو شدتِ درد سے ہر صورت خالی نہیں ہو سکتے {پاکخانہ میں زرد و آب یعنی زخم کا پانی بالکل نہیں ہوتا ہے} اس میں بھی تاہل ہے، کیونکہ تیز اور گرم مراد، علی ہذا گرم زہروں سے علی العموم معدے میں دانے اور زخم نکل آتے ہیں، جس سے پانی نکلتا ہے {پاکخانہ کی رطوبتوں سے باندھ وغیرہ کی سی بدبو نہیں آتی ہے} کیونکہ اس قسم کی بدبو اس وقت پیدا ہوتی ہے، جبکہ اعضاءِ اصلیہ کھل کر خارج ہوتے ہیں، یا جب معدے اور امعاء میں زخم پیدا ہو جاتے ہیں، اور مصنف کے خیال کے مطابق یہ دونوں باتیں یہاں مفقود ہیں (حالانکہ یہاں زخم ہوتے ہیں، اور رطوبتوں سے بھی باندھ آتی ہے) اور باتِ حقیقت میں یہ ہے کہ یہ علامتیں، جبکہ مصنف نے بیان کیا ہے، اُس زقِ المعده میں پائی جاتی ہیں، جس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ معدے کی اندرونی سطحِ رطوبتوں سے لٹھڑ جاتی ہیں، اور اس لئے اُن سے پھسل کر غذا خارج ہو جاتی ہے +

**علامات** {معدے پر قابض، مقوی اور سرد دواؤں کا ضد لگائیں} مثلاً ساق، گل سرخ، لمبا شیر، نفل (چھایا)، صندل، پرست امار، حنظل (رسوت)، عصا کا لچہ، الٹیس، یہ ساری دوائیں کرنگر برگ مور کے پانی میں، یا انکور کے پتوں کے پانی، یا یہی کے پانی میں ملا کر لپ کریں، گرمی کی صورت میں گرمی کا علاج کریں {اور ستوپلائیں} مثلاً روغن بادام شیریں کے ساتھ جو کا ستوا، سیب کا ستوا، یا یہی کا ستوپلائیں {بشرطیکہ حرارت ہو} اس شرط کی ضرورت کیا ہے، حرارت تو ہر حال ہوگی؛ کیونکہ جو اسباب بتائے گئے ہیں، وہ سب کے سب عار ہیں +

{بعض لوگوں کا قول ہے کہ دودھ اور میدے کا حریرہ معدے کی چٹنوں کو باقی صدمہ پیدا کر دیتا ہے یہ خیال آمن لوگوں کا ہو سکتا ہے، جن کی رائے یہ ہے کہ معدے کی چٹنیں نطفے سے نہیں پیدا ہوتی ہیں، بلکہ بالوں اور ناخنوں کی طرح فضلات سے پیدا ہوتی ہیں، اس لئے ان کا

لے مشہور زہری ہشیر میں سے غیر کک کی بری ہے + لے زہری نہت ہے، جس کو کزیر بھی کہتے ہیں +



دوبارہ ہونا غیر ممکن نہیں ہے، لیکن جو لوگ یہ اسنتے ہیں کہ یہ نطفہ سے پیدا ہوتی ہیں، اُن کے نزدیک انکا دوبارہ پیدا ہونا محال ہے، اور مذکورہ بالا دوا سے جو دوبارہ پیدا ہو جاتی ہیں، وہ حقیقت میں معدے کی چٹائیں نہیں ہوتی ہیں، بلکہ اُن کے مشابہ کوئی دوسری شے ہوتی ہے، جس طرح ٹوٹی ہڈی پر جو دشبذ یعنی گرہ سی بن جاتی ہے، وہ حقیقت میں بڑی نہیں ہوتی، بلکہ ہڈی کے مانند ایک خاص جسم ہوتا ہے۔

**ماہیت:** جب چھوٹی آنتوں کے فعل یا سختی میں کسی قسم کی خرابی پیدا ہو جانے سے بار بار بلا تشخّص کے دست آئیں تو ان کو اسسہال کہتے ہیں۔ دستوں کی تعداد اور مقدار امعاء کی حرکت و ردیہ اور شدت ترشح پر منحصر ہے۔ چنانچہ جب حرکت و ردیہ میں زیادتی ہوتی ہے تو دستوں کی تعداد میں زیادتی ہو جاتی ہے، اور جب ترشح میں زیادتی ہوتی ہے تو خارج ہونے والے پائے پانچہ کی مقدار میں زیادتی ہو جاتی ہے، اور اگر یہ دونوں فعل زیادہ ہو جائیں تو تعداد اور مقدار دونوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

**اسباب:** عموماً اس کے اسباب مندرجہ ذیل ہوتے ہیں: امعاء کی غشاء غاطسی میں لزج و خراش کا ہونا، خراب غیر منہضم، سُری تہی، باسی، اور ثقیل غذا کا استعمال کرنا، خراب پانی کا پینا، کچے پھلوں کا بکثرت استعمال کرنا، دوا سہل کا کھانا، بعض زہروں کا استعمال، صفرا کا آنتوں پر زیادہ منصب ہونا، انصباب نزول، رطوبت بلغمیہ کی کثرت، گرم امعاء، ہیضہ، پیمیش، نفرس، براہ سیرا، حمی معویہ، دموی (چھرو)، حمی اجابیہ (تپ موسمی)، امعاء کی سختی کی کوئی خرابی، زخم امعاء، ضعف معدہ، پیٹ میں سردی کا لگنا، سل رنوی، سل بلغمی، بحر ان، رنج دغ، پتھل میں دانٹوں کا لگنا، امراض جگر، امراض لمحال، دل پر صدات کا پہنچنا، تبدیلی موسم، ایام حل، وغیرہ بھی اس کے اسباب میں شامل ہیں۔

**علامات:** نفخ، قراقر، مروڑا درد ہوتا ہے، زبان بیلی ہوتی ہے، متلی اور ترمش ڈکار میں آتی ہیں، دست کبھی پتلے، کبھی جھاگ دار، کبھی مٹیالے، کبھی زردی مائل آتے ہیں، اگر نزلہ کی وجہ سے مرض ہو تو نزلہ موجود ہوگا، اور دست سوکر اٹھنے کے بعد آئیں گے، جو جھاگ دار ہونگے۔

اگر ضعف معدہ کی وجہ سے دست آ رہے ہیں تو غذا کے بعد دست آئیں گے، جنگی تعداد دن میں زیادہ ہوگی، اگر امراض جگر مرض کا سبب ہیں تو انکی مخصوص علامات پانی جائیں گی۔ اگر بواسیر کی وجہ سے مرض ہے تو بواسیر کی موجودگی ثابت ہوگی۔ اگر گرم امعاء سے مرض لاحق ہو تو دستوں میں کیڑے نکلیں گے۔ اگر ہیضہ، پیمیش، حمی معویہ، سل، امراض لمحال کے دست ہیں تو انکی مخصوص علامات موجود ہونگی، جو پہنچانے موقع پر مذکور ہیں۔

اسی طرح لیام حل کی وجہ سے ہو گا تو حل پایا جائے گا +

**معمولاتِ مطب:** سب سے پہلے سبب مرض کو معلوم کریں، جب اصل سبب معلوم ہو جائے، تو اسکو رفع کریں۔ چنانچہ اگر فسادِ غذا کی وجہ سے دست آ رہے ہوں تو اسکو روکنا نہیں چاہئے، بلکہ اس کی اعانت کر کے معدہ کو صاف کر دیں، چنانچہ روغنِ بادام یا روغنِ بیدہ یا غیر گرم دودھ میں ملا کر دیں، جب اعاصاف ہو جائیں، تو جوارشِ مصلیٰ <sup>۱۲</sup> اول کھلائیں، <sup>۱۳</sup> اوپر سے شیرہ بادیان، <sup>۱۴</sup> شیرہ حب الّاس، <sup>۱۵</sup> شیرہ داد اللہی خود پانی میں میکربات پیوند ملا کر دیں، <sup>۱۶</sup> <sup>۱۷</sup> <sup>۱۸</sup>

اگر نزلہ کی وجہ سے ہو تو ذیل کا نسخہ دیں:

**نسخہ:** کشتہ خبث الحدید، کشتہ مرجان، جوارشِ مصلیٰ میں ملا کر پہلے کھلائیں، <sup>۱۹</sup> <sup>۲۰</sup> <sup>۲۱</sup> <sup>۲۲</sup> <sup>۲۳</sup> <sup>۲۴</sup> <sup>۲۵</sup> <sup>۲۶</sup> <sup>۲۷</sup> <sup>۲۸</sup> <sup>۲۹</sup> <sup>۳۰</sup> <sup>۳۱</sup> <sup>۳۲</sup> <sup>۳۳</sup> <sup>۳۴</sup> <sup>۳۵</sup> <sup>۳۶</sup> <sup>۳۷</sup> <sup>۳۸</sup> <sup>۳۹</sup> <sup>۴۰</sup> <sup>۴۱</sup> <sup>۴۲</sup> <sup>۴۳</sup> <sup>۴۴</sup> <sup>۴۵</sup> <sup>۴۶</sup> <sup>۴۷</sup> <sup>۴۸</sup> <sup>۴۹</sup> <sup>۵۰</sup> <sup>۵۱</sup> <sup>۵۲</sup> <sup>۵۳</sup> <sup>۵۴</sup> <sup>۵۵</sup> <sup>۵۶</sup> <sup>۵۷</sup> <sup>۵۸</sup> <sup>۵۹</sup> <sup>۶۰</sup> <sup>۶۱</sup> <sup>۶۲</sup> <sup>۶۳</sup> <sup>۶۴</sup> <sup>۶۵</sup> <sup>۶۶</sup> <sup>۶۷</sup> <sup>۶۸</sup> <sup>۶۹</sup> <sup>۷۰</sup> <sup>۷۱</sup> <sup>۷۲</sup> <sup>۷۳</sup> <sup>۷۴</sup> <sup>۷۵</sup> <sup>۷۶</sup> <sup>۷۷</sup> <sup>۷۸</sup> <sup>۷۹</sup> <sup>۸۰</sup> <sup>۸۱</sup> <sup>۸۲</sup> <sup>۸۳</sup> <sup>۸۴</sup> <sup>۸۵</sup> <sup>۸۶</sup> <sup>۸۷</sup> <sup>۸۸</sup> <sup>۸۹</sup> <sup>۹۰</sup> <sup>۹۱</sup> <sup>۹۲</sup> <sup>۹۳</sup> <sup>۹۴</sup> <sup>۹۵</sup> <sup>۹۶</sup> <sup>۹۷</sup> <sup>۹۸</sup> <sup>۹۹</sup> <sup>۱۰۰</sup> <sup>۱۰۱</sup> <sup>۱۰۲</sup> <sup>۱۰۳</sup> <sup>۱۰۴</sup> <sup>۱۰۵</sup> <sup>۱۰۶</sup> <sup>۱۰۷</sup> <sup>۱۰۸</sup> <sup>۱۰۹</sup> <sup>۱۱۰</sup> <sup>۱۱۱</sup> <sup>۱۱۲</sup> <sup>۱۱۳</sup> <sup>۱۱۴</sup> <sup>۱۱۵</sup> <sup>۱۱۶</sup> <sup>۱۱۷</sup> <sup>۱۱۸</sup> <sup>۱۱۹</sup> <sup>۱۲۰</sup> <sup>۱۲۱</sup> <sup>۱۲۲</sup> <sup>۱۲۳</sup> <sup>۱۲۴</sup> <sup>۱۲۵</sup> <sup>۱۲۶</sup> <sup>۱۲۷</sup> <sup>۱۲۸</sup> <sup>۱۲۹</sup> <sup>۱۳۰</sup> <sup>۱۳۱</sup> <sup>۱۳۲</sup> <sup>۱۳۳</sup> <sup>۱۳۴</sup> <sup>۱۳۵</sup> <sup>۱۳۶</sup> <sup>۱۳۷</sup> <sup>۱۳۸</sup> <sup>۱۳۹</sup> <sup>۱۴۰</sup> <sup>۱۴۱</sup> <sup>۱۴۲</sup> <sup>۱۴۳</sup> <sup>۱۴۴</sup> <sup>۱۴۵</sup> <sup>۱۴۶</sup> <sup>۱۴۷</sup> <sup>۱۴۸</sup> <sup>۱۴۹</sup> <sup>۱۵۰</sup> <sup>۱۵۱</sup> <sup>۱۵۲</sup> <sup>۱۵۳</sup> <sup>۱۵۴</sup> <sup>۱۵۵</sup> <sup>۱۵۶</sup> <sup>۱۵۷</sup> <sup>۱۵۸</sup> <sup>۱۵۹</sup> <sup>۱۶۰</sup> <sup>۱۶۱</sup> <sup>۱۶۲</sup> <sup>۱۶۳</sup> <sup>۱۶۴</sup> <sup>۱۶۵</sup> <sup>۱۶۶</sup> <sup>۱۶۷</sup> <sup>۱۶۸</sup> <sup>۱۶۹</sup> <sup>۱۷۰</sup> <sup>۱۷۱</sup> <sup>۱۷۲</sup> <sup>۱۷۳</sup> <sup>۱۷۴</sup> <sup>۱۷۵</sup> <sup>۱۷۶</sup> <sup>۱۷۷</sup> <sup>۱۷۸</sup> <sup>۱۷۹</sup> <sup>۱۸۰</sup> <sup>۱۸۱</sup> <sup>۱۸۲</sup> <sup>۱۸۳</sup> <sup>۱۸۴</sup> <sup>۱۸۵</sup> <sup>۱۸۶</sup> <sup>۱۸۷</sup> <sup>۱۸۸</sup> <sup>۱۸۹</sup> <sup>۱۹۰</sup> <sup>۱۹۱</sup> <sup>۱۹۲</sup> <sup>۱۹۳</sup> <sup>۱۹۴</sup> <sup>۱۹۵</sup> <sup>۱۹۶</sup> <sup>۱۹۷</sup> <sup>۱۹۸</sup> <sup>۱۹۹</sup> <sup>۲۰۰</sup> <sup>۲۰۱</sup> <sup>۲۰۲</sup> <sup>۲۰۳</sup> <sup>۲۰۴</sup> <sup>۲۰۵</sup> <sup>۲۰۶</sup> <sup>۲۰۷</sup> <sup>۲۰۸</sup> <sup>۲۰۹</sup> <sup>۲۱۰</sup> <sup>۲۱۱</sup> <sup>۲۱۲</sup> <sup>۲۱۳</sup> <sup>۲۱۴</sup> <sup>۲۱۵</sup> <sup>۲۱۶</sup> <sup>۲۱۷</sup> <sup>۲۱۸</sup> <sup>۲۱۹</sup> <sup>۲۲۰</sup> <sup>۲۲۱</sup> <sup>۲۲۲</sup> <sup>۲۲۳</sup> <sup>۲۲۴</sup> <sup>۲۲۵</sup> <sup>۲۲۶</sup> <sup>۲۲۷</sup> <sup>۲۲۸</sup> <sup>۲۲۹</sup> <sup>۲۳۰</sup> <sup>۲۳۱</sup> <sup>۲۳۲</sup> <sup>۲۳۳</sup> <sup>۲۳۴</sup> <sup>۲۳۵</sup> <sup>۲۳۶</sup> <sup>۲۳۷</sup> <sup>۲۳۸</sup> <sup>۲۳۹</sup> <sup>۲۴۰</sup> <sup>۲۴۱</sup> <sup>۲۴۲</sup> <sup>۲۴۳</sup> <sup>۲۴۴</sup> <sup>۲۴۵</sup> <sup>۲۴۶</sup> <sup>۲۴۷</sup> <sup>۲۴۸</sup> <sup>۲۴۹</sup> <sup>۲۵۰</sup> <sup>۲۵۱</sup> <sup>۲۵۲</sup> <sup>۲۵۳</sup> <sup>۲۵۴</sup> <sup>۲۵۵</sup> <sup>۲۵۶</sup> <sup>۲۵۷</sup> <sup>۲۵۸</sup> <sup>۲۵۹</sup> <sup>۲۶۰</sup> <sup>۲۶۱</sup> <sup>۲۶۲</sup> <sup>۲۶۳</sup> <sup>۲۶۴</sup> <sup>۲۶۵</sup> <sup>۲۶۶</sup> <sup>۲۶۷</sup> <sup>۲۶۸</sup> <sup>۲۶۹</sup> <sup>۲۷۰</sup> <sup>۲۷۱</sup> <sup>۲۷۲</sup> <sup>۲۷۳</sup> <sup>۲۷۴</sup> <sup>۲۷۵</sup> <sup>۲۷۶</sup> <sup>۲۷۷</sup> <sup>۲۷۸</sup> <sup>۲۷۹</sup> <sup>۲۸۰</sup> <sup>۲۸۱</sup> <sup>۲۸۲</sup> <sup>۲۸۳</sup> <sup>۲۸۴</sup> <sup>۲۸۵</sup> <sup>۲۸۶</sup> <sup>۲۸۷</sup> <sup>۲۸۸</sup> <sup>۲۸۹</sup> <sup>۲۹۰</sup> <sup>۲۹۱</sup> <sup>۲۹۲</sup> <sup>۲۹۳</sup> <sup>۲۹۴</sup> <sup>۲۹۵</sup> <sup>۲۹۶</sup> <sup>۲۹۷</sup> <sup>۲۹۸</sup> <sup>۲۹۹</sup> <sup>۳۰۰</sup> <sup>۳۰۱</sup> <sup>۳۰۲</sup> <sup>۳۰۳</sup> <sup>۳۰۴</sup> <sup>۳۰۵</sup> <sup>۳۰۶</sup> <sup>۳۰۷</sup> <sup>۳۰۸</sup> <sup>۳۰۹</sup> <sup>۳۱۰</sup> <sup>۳۱۱</sup> <sup>۳۱۲</sup> <sup>۳۱۳</sup> <sup>۳۱۴</sup> <sup>۳۱۵</sup> <sup>۳۱۶</sup> <sup>۳۱۷</sup> <sup>۳۱۸</sup> <sup>۳۱۹</sup> <sup>۳۲۰</sup> <sup>۳۲۱</sup> <sup>۳۲۲</sup> <sup>۳۲۳</sup> <sup>۳۲۴</sup> <sup>۳۲۵</sup> <sup>۳۲۶</sup> <sup>۳۲۷</sup> <sup>۳۲۸</sup> <sup>۳۲۹</sup> <sup>۳۳۰</sup> <sup>۳۳۱</sup> <sup>۳۳۲</sup> <sup>۳۳۳</sup> <sup>۳۳۴</sup> <sup>۳۳۵</sup> <sup>۳۳۶</sup> <sup>۳۳۷</sup> <sup>۳۳۸</sup> <sup>۳۳۹</sup> <sup>۳۴۰</sup> <sup>۳۴۱</sup> <sup>۳۴۲</sup> <sup>۳۴۳</sup> <sup>۳۴۴</sup> <sup>۳۴۵</sup> <sup>۳۴۶</sup> <sup>۳۴۷</sup> <sup>۳۴۸</sup> <sup>۳۴۹</sup> <sup>۳۵۰</sup> <sup>۳۵۱</sup> <sup>۳۵۲</sup> <sup>۳۵۳</sup> <sup>۳۵۴</sup> <sup>۳۵۵</sup> <sup>۳۵۶</sup> <sup>۳۵۷</sup> <sup>۳۵۸</sup> <sup>۳۵۹</sup> <sup>۳۶۰</sup> <sup>۳۶۱</sup> <sup>۳۶۲</sup> <sup>۳۶۳</sup> <sup>۳۶۴</sup> <sup>۳۶۵</sup> <sup>۳۶۶</sup> <sup>۳۶۷</sup> <sup>۳۶۸</sup> <sup>۳۶۹</sup> <sup>۳۷۰</sup> <sup>۳۷۱</sup> <sup>۳۷۲</sup> <sup>۳۷۳</sup> <sup>۳۷۴</sup> <sup>۳۷۵</sup> <sup>۳۷۶</sup> <sup>۳۷۷</sup> <sup>۳۷۸</sup> <sup>۳۷۹</sup> <sup>۳۸۰</sup> <sup>۳۸۱</sup> <sup>۳۸۲</sup> <sup>۳۸۳</sup> <sup>۳۸۴</sup> <sup>۳۸۵</sup> <sup>۳۸۶</sup> <sup>۳۸۷</sup> <sup>۳۸۸</sup> <sup>۳۸۹</sup> <sup>۳۹۰</sup> <sup>۳۹۱</sup> <sup>۳۹۲</sup> <sup>۳۹۳</sup> <sup>۳۹۴</sup> <sup>۳۹۵</sup> <sup>۳۹۶</sup> <sup>۳۹۷</sup> <sup>۳۹۸</sup> <sup>۳۹۹</sup> <sup>۴۰۰</sup> <sup>۴۰۱</sup> <sup>۴۰۲</sup> <sup>۴۰۳</sup> <sup>۴۰۴</sup> <sup>۴۰۵</sup> <sup>۴۰۶</sup> <sup>۴۰۷</sup> <sup>۴۰۸</sup> <sup>۴۰۹</sup> <sup>۴۱۰</sup> <sup>۴۱۱</sup> <sup>۴۱۲</sup> <sup>۴۱۳</sup> <sup>۴۱۴</sup> <sup>۴۱۵</sup> <sup>۴۱۶</sup> <sup>۴۱۷</sup> <sup>۴۱۸</sup> <sup>۴۱۹</sup> <sup>۴۲۰</sup> <sup>۴۲۱</sup> <sup>۴۲۲</sup> <sup>۴۲۳</sup> <sup>۴۲۴</sup> <sup>۴۲۵</sup> <sup>۴۲۶</sup> <sup>۴۲۷</sup> <sup>۴۲۸</sup> <sup>۴۲۹</sup> <sup>۴۳۰</sup> <sup>۴۳۱</sup> <sup>۴۳۲</sup> <sup>۴۳۳</sup> <sup>۴۳۴</sup> <sup>۴۳۵</sup> <sup>۴۳۶</sup> <sup>۴۳۷</sup> <sup>۴۳۸</sup> <sup>۴۳۹</sup> <sup>۴۴۰</sup> <sup>۴۴۱</sup> <sup>۴۴۲</sup> <sup>۴۴۳</sup> <sup>۴۴۴</sup> <sup>۴۴۵</sup> <sup>۴۴۶</sup> <sup>۴۴۷</sup> <sup>۴۴۸</sup> <sup>۴۴۹</sup> <sup>۴۵۰</sup> <sup>۴۵۱</sup> <sup>۴۵۲</sup> <sup>۴۵۳</sup> <sup>۴۵۴</sup> <sup>۴۵۵</sup> <sup>۴۵۶</sup> <sup>۴۵۷</sup> <sup>۴۵۸</sup> <sup>۴۵۹</sup> <sup>۴۶۰</sup> <sup>۴۶۱</sup> <sup>۴۶۲</sup> <sup>۴۶۳</sup> <sup>۴۶۴</sup> <sup>۴۶۵</sup> <sup>۴۶۶</sup> <sup>۴۶۷</sup> <sup>۴۶۸</sup> <sup>۴۶۹</sup> <sup>۴۷۰</sup> <sup>۴۷۱</sup> <sup>۴۷۲</sup> <sup>۴۷۳</sup> <sup>۴۷۴</sup> <sup>۴۷۵</sup> <sup>۴۷۶</sup> <sup>۴۷۷</sup> <sup>۴۷۸</sup> <sup>۴۷۹</sup> <sup>۴۸۰</sup> <sup>۴۸۱</sup> <sup>۴۸۲</sup> <sup>۴۸۳</sup> <sup>۴۸۴</sup> <sup>۴۸۵</sup> <sup>۴۸۶</sup> <sup>۴۸۷</sup> <sup>۴۸۸</sup> <sup>۴۸۹</sup> <sup>۴۹۰</sup> <sup>۴۹۱</sup> <sup>۴۹۲</sup> <sup>۴۹۳</sup> <sup>۴۹۴</sup> <sup>۴۹۵</sup> <sup>۴۹۶</sup> <sup>۴۹۷</sup> <sup>۴۹۸</sup> <sup>۴۹۹</sup> <sup>۵۰۰</sup> <sup>۵۰۱</sup> <sup>۵۰۲</sup> <sup>۵۰۳</sup> <sup>۵۰۴</sup> <sup>۵۰۵</sup> <sup>۵۰۶</sup> <sup>۵۰۷</sup> <sup>۵۰۸</sup> <sup>۵۰۹</sup> <sup>۵۱۰</sup> <sup>۵۱۱</sup> <sup>۵۱۲</sup> <sup>۵۱۳</sup> <sup>۵۱۴</sup> <sup>۵۱۵</sup> <sup>۵۱۶</sup> <sup>۵۱۷</sup> <sup>۵۱۸</sup> <sup>۵۱۹</sup> <sup>۵۲۰</sup> <sup>۵۲۱</sup> <sup>۵۲۲</sup> <sup>۵۲۳</sup> <sup>۵۲۴</sup> <sup>۵۲۵</sup> <sup>۵۲۶</sup> <sup>۵۲۷</sup> <sup>۵۲۸</sup> <sup>۵۲۹</sup> <sup>۵۳۰</sup> <sup>۵۳۱</sup> <sup>۵۳۲</sup> <sup>۵۳۳</sup> <sup>۵۳۴</sup> <sup>۵۳۵</sup> <sup>۵۳۶</sup> <sup>۵۳۷</sup> <sup>۵۳۸</sup> <sup>۵۳۹</sup> <sup>۵۴۰</sup> <sup>۵۴۱</sup> <sup>۵۴۲</sup> <sup>۵۴۳</sup> <sup>۵۴۴</sup> <sup>۵۴۵</sup> <sup>۵۴۶</sup> <sup>۵۴۷</sup> <sup>۵۴۸</sup> <sup>۵۴۹</sup> <sup>۵۵۰</sup> <sup>۵۵۱</sup> <sup>۵۵۲</sup> <sup>۵۵۳</sup> <sup>۵۵۴</sup> <sup>۵۵۵</sup> <sup>۵۵۶</sup> <sup>۵۵۷</sup> <sup>۵۵۸</sup> <sup>۵۵۹</sup> <sup>۵۶۰</sup> <sup>۵۶۱</sup> <sup>۵۶۲</sup> <sup>۵۶۳</sup> <sup>۵۶۴</sup> <sup>۵۶۵</sup> <sup>۵۶۶</sup> <sup>۵۶۷</sup> <sup>۵۶۸</sup> <sup>۵۶۹</sup> <sup>۵۷۰</sup> <sup>۵۷۱</sup> <sup>۵۷۲</sup> <sup>۵۷۳</sup> <sup>۵۷۴</sup> <sup>۵۷۵</sup> <sup>۵۷۶</sup> <sup>۵۷۷</sup> <sup>۵۷۸</sup> <sup>۵۷۹</sup> <sup>۵۸۰</sup> <sup>۵۸۱</sup> <sup>۵۸۲</sup> <sup>۵۸۳</sup> <sup>۵۸۴</sup> <sup>۵۸۵</sup> <sup>۵۸۶</sup> <sup>۵۸۷</sup> <sup>۵۸۸</sup> <sup>۵۸۹</sup> <sup>۵۹۰</sup> <sup>۵۹۱</sup> <sup>۵۹۲</sup> <sup>۵۹۳</sup> <sup>۵۹۴</sup> <sup>۵۹۵</sup> <sup>۵۹۶</sup> <sup>۵۹۷</sup> <sup>۵۹۸</sup> <sup>۵۹۹</sup> <sup>۶۰۰</sup> <sup>۶۰۱</sup> <sup>۶۰۲</sup> <sup>۶۰۳</sup> <sup>۶۰۴</sup> <sup>۶۰۵</sup> <sup>۶۰۶</sup> <sup>۶۰۷</sup> <sup>۶۰۸</sup> <sup>۶۰۹</sup> <sup>۶۱۰</sup> <sup>۶۱۱</sup> <sup>۶۱۲</sup> <sup>۶۱۳</sup> <sup>۶۱۴</sup> <sup>۶۱۵</sup> <sup>۶۱۶</sup> <sup>۶۱۷</sup> <sup>۶۱۸</sup> <sup>۶۱۹</sup> <sup>۶۲۰</sup> <sup>۶۲۱</sup> <sup>۶۲۲</sup> <sup>۶۲۳</sup> <sup>۶۲۴</sup> <sup>۶۲۵</sup> <sup>۶۲۶</sup> <sup>۶۲۷</sup> <sup>۶۲۸</sup> <sup>۶۲۹</sup> <sup>۶۳۰</sup> <sup>۶۳۱</sup> <sup>۶۳۲</sup> <sup>۶۳۳</sup> <sup>۶۳۴</sup> <sup>۶۳۵</sup> <sup>۶۳۶</sup> <sup>۶۳۷</sup> <sup>۶۳۸</sup> <sup>۶۳۹</sup> <sup>۶۴۰</sup> <sup>۶۴۱</sup> <sup>۶۴۲</sup> <sup>۶۴۳</sup> <sup>۶۴۴</sup> <sup>۶۴۵</sup> <sup>۶۴۶</sup> <sup>۶۴۷</sup> <sup>۶۴۸</sup> <sup>۶۴۹</sup> <sup>۶۵۰</sup> <sup>۶۵۱</sup> <sup>۶۵۲</sup> <sup>۶۵۳</sup> <sup>۶۵۴</sup> <sup>۶۵۵</sup> <sup>۶۵۶</sup> <sup>۶۵۷</sup> <sup>۶۵۸</sup> <sup>۶۵۹</sup> <sup>۶۶۰</sup> <sup>۶۶۱</sup> <sup>۶۶۲</sup> <sup>۶۶۳</sup> <sup>۶۶۴</sup> <sup>۶۶۵</sup> <sup>۶۶۶</sup> <sup>۶۶۷</sup> <sup>۶۶۸</sup> <sup>۶۶۹</sup> <sup>۶۷۰</sup> <sup>۶۷۱</sup> <sup>۶۷۲</sup> <sup>۶۷۳</sup> <sup>۶۷۴</sup> <sup>۶۷۵</sup> <sup>۶۷۶</sup> <sup>۶۷۷</sup> <sup>۶۷۸</sup> <sup>۶۷۹</sup> <sup>۶۸۰</sup> <sup>۶۸۱</sup> <sup>۶۸۲</sup> <sup>۶۸۳</sup> <sup>۶۸۴</sup> <sup>۶۸۵</sup> <sup>۶۸۶</sup> <sup>۶۸۷</sup> <sup>۶۸۸</sup> <sup>۶۸۹</sup> <sup>۶۹۰</sup> <sup>۶۹۱</sup> <sup>۶۹۲</sup> <sup>۶۹۳</sup> <sup>۶۹۴</sup> <sup>۶۹۵</sup> <sup>۶۹۶</sup> <sup>۶۹۷</sup> <sup>۶۹۸</sup> <sup>۶۹۹</sup> <sup>۷۰۰</sup> <sup>۷۰۱</sup> <sup>۷۰۲</sup> <sup>۷۰۳</sup> <sup>۷۰۴</sup> <sup>۷۰۵</sup> <sup>۷۰۶</sup> <sup>۷۰۷</sup> <sup>۷۰۸</sup> <sup>۷۰۹</sup> <sup>۷۱۰</sup> <sup>۷۱۱</sup> <sup>۷۱۲</sup> <sup>۷۱۳</sup> <sup>۷۱۴</sup> <sup>۷۱۵</sup> <sup>۷۱۶</sup> <sup>۷۱۷</sup> <sup>۷۱۸</sup> <sup>۷۱۹</sup> <sup>۷۲۰</sup> <sup>۷۲۱</sup> <sup>۷۲۲</sup> <sup>۷۲۳</sup> <sup>۷۲۴</sup> <sup>۷۲۵</sup> <sup>۷۲۶</sup> <sup>۷۲۷</sup> <sup>۷۲۸</sup> <sup>۷۲۹</sup> <sup>۷۳۰</sup> <sup>۷۳۱</sup> <sup>۷۳۲</sup> <sup>۷۳۳</sup> <sup>۷۳۴</sup> <sup>۷۳۵</sup> <sup>۷۳۶</sup> <sup>۷۳۷</sup> <sup>۷۳۸</sup> <sup>۷۳۹</sup> <sup>۷۴۰</sup> <sup>۷۴۱</sup> <sup>۷۴۲</sup> <sup>۷۴۳</sup> <sup>۷۴۴</sup> <sup>۷۴۵</sup> <sup>۷۴۶</sup> <sup>۷۴۷</sup> <sup>۷۴۸</sup> <sup>۷۴۹</sup> <sup>۷۵۰</sup> <sup>۷۵۱</sup> <sup>۷۵۲</sup> <sup>۷۵۳</sup> <sup>۷۵۴</sup> <sup>۷۵۵</sup> <sup>۷۵۶</sup> <sup>۷۵۷</sup> <sup>۷۵۸</sup> <sup>۷۵۹</sup> <sup>۷۶۰</sup> <sup>۷۶۱</sup> <sup>۷۶۲</sup> <sup>۷۶۳</sup> <sup>۷۶۴</sup> <sup>۷۶۵</sup> <sup>۷۶۶</sup> <sup>۷۶۷</sup> <sup>۷۶۸</sup> <sup>۷۶۹</sup> <sup>۷۷۰</sup> <sup>۷۷۱</sup> <sup>۷۷۲</sup> <sup>۷۷۳</sup> <sup>۷۷۴</sup> <sup>۷۷۵</sup> <sup>۷۷۶</sup> <sup>۷۷۷</sup> <sup>۷۷۸</sup> <sup>۷۷۹</sup> <sup>۷۸۰</sup> <sup>۷۸۱</sup> <sup>۷۸۲</sup> <sup>۷۸۳</sup> <sup>۷۸۴</sup> <sup>۷۸۵</sup> <sup>۷۸۶</sup> <sup>۷۸۷</sup> <sup>۷۸۸</sup> <sup>۷۸۹</sup> <sup>۷۹۰</sup> <sup>۷۹۱</sup> <sup>۷۹۲</sup> <sup>۷۹۳</sup> <sup>۷۹۴</sup> <sup>۷۹۵</sup> <sup>۷۹۶</sup> <sup>۷۹۷</sup> <sup>۷۹۸</sup> <sup>۷۹۹</sup> <sup>۸۰۰</sup> <sup>۸۰۱</sup> <sup>۸۰۲</sup> <sup>۸۰۳</sup> <sup>۸۰۴</sup> <sup>۸۰۵</sup> <sup>۸۰۶</sup> <sup>۸۰۷</sup> <sup>۸۰۸</sup> <sup>۸۰۹</sup> <sup>۸۱۰</sup> <sup>۸۱۱</sup> <sup>۸۱۲</sup> <sup>۸۱۳</sup> <sup>۸۱۴</sup> <sup>۸۱۵</sup> <sup>۸۱۶</sup> <sup>۸۱۷</sup> <sup>۸۱۸</sup> <sup>۸۱۹</sup> <sup>۸۲۰</sup> <sup>۸۲۱</sup> <sup>۸۲۲</sup> <sup>۸۲۳</sup> <sup>۸۲۴</sup> <sup>۸۲۵</sup> <sup>۸۲۶</sup> <sup>۸۲۷</sup> <sup>۸۲۸</sup> <sup>۸۲۹</sup> <sup>۸۳۰</sup> <sup>۸۳۱</sup> <sup>۸۳۲</sup> <sup>۸۳۳</sup> <sup>۸۳۴</sup> <sup>۸۳۵</sup> <sup>۸۳۶</sup> <sup>۸۳۷</sup> <sup>۸۳۸</sup> <sup>۸۳۹</sup> <sup>۸۴۰</sup> <sup>۸۴۱</sup> <sup>۸۴۲</sup> <sup>۸۴۳</sup> <sup>۸۴۴</sup> <sup>۸۴۵</sup> <sup>۸۴۶</sup> <sup>۸۴۷</sup> <sup>۸۴۸</sup> <sup>۸۴۹</sup> <sup>۸۵۰</sup> <sup>۸۵۱</sup> <sup>۸۵۲</sup> <sup>۸۵۳</sup> <sup>۸۵۴</sup> <sup>۸۵۵</sup> <sup>۸۵۶</sup> <sup>۸۵۷</sup> <sup>۸۵۸</sup> <sup>۸۵۹</sup> <sup>۸۶۰</sup> <sup>۸۶۱</sup> <sup>۸۶۲</sup> <sup>۸۶۳</sup> <sup>۸۶۴</sup> <sup>۸۶۵</sup> <sup>۸۶۶</sup> <sup>۸۶۷</sup> <sup>۸۶۸</sup> <sup>۸۶۹</sup> <sup>۸۷۰</sup> <sup>۸۷۱</sup> <sup>۸۷۲</sup> <sup>۸۷۳</sup> <sup>۸۷۴</sup> <sup>۸۷۵</sup> <sup>۸۷۶</sup> <sup>۸۷۷</sup> <sup>۸۷۸</sup> <sup>۸۷۹</sup> <sup>۸۸۰</sup> <sup>۸۸۱</sup> <sup>۸۸۲</sup> <sup>۸۸۳</sup> <sup>۸۸۴</sup> <sup>۸۸۵</sup> <sup>۸۸۶</sup> <sup>۸۸۷</sup> <sup>۸۸۸</sup> <sup>۸۸۹</sup> <sup>۸۹۰</sup> <sup>۸۹۱</sup> <sup>۸۹۲</sup> <sup>۸۹۳</sup> <sup>۸۹۴</sup> <sup>۸۹۵</sup> <sup>۸۹۶</sup> <sup>۸۹۷</sup> <sup>۸۹۸</sup> <sup>۸۹۹</sup> <sup>۹۰۰</sup> <sup>۹۰۱</sup> <sup>۹۰۲</sup> <sup>۹۰۳</sup> <sup>۹۰۴</sup> <sup>۹۰۵</sup> <sup>۹۰۶</sup> <sup>۹۰۷</sup> <sup>۹۰۸</sup> <sup>۹۰۹</sup> <sup>۹۱۰</sup> <sup>۹۱۱</sup> <sup>۹۱۲</sup> <sup>۹۱۳</sup> <sup>۹۱۴</sup> <sup>۹۱۵</sup> <sup>۹۱۶</sup> <sup>۹۱۷</sup> <sup>۹۱۸</sup> <sup>۹۱۹</sup> <sup>۹۲۰</sup> <sup>۹۲۱</sup> <sup>۹۲۲</sup> <sup>۹۲۳</sup> <sup>۹۲۴</sup> <sup>۹۲۵</sup> <sup>۹۲۶</sup> <sup>۹۲۷</sup> <sup>۹۲۸</sup> <sup>۹۲۹</sup> <sup>۹۳۰</sup> <sup>۹۳۱</sup> <sup>۹۳۲</sup> <sup>۹۳۳</sup> <sup>۹۳۴</sup> <sup>۹۳۵</sup> <sup>۹۳۶</sup> <sup>۹۳۷</sup> <sup>۹۳۸</sup> <sup>۹۳۹</sup> <sup>۹۴۰</sup> <sup>۹۴۱</sup> <sup>۹۴۲</sup> <sup>۹۴۳</sup> <sup>۹۴۴</sup> <sup>۹۴۵</sup> <sup>۹۴۶</sup> <sup>۹۴۷</sup> <sup>۹۴۸</sup> <sup>۹۴۹</sup> <sup>۹۵۰</sup> <sup>۹۵۱</sup> <sup>۹۵۲</sup> <sup>۹۵۳</sup> <sup>۹۵۴</sup> <sup>۹۵۵</sup> <sup>۹۵۶</sup> <sup>۹۵۷</sup> <sup>۹۵۸</sup> <sup>۹۵۹</sup> <sup>۹۶۰</sup> <sup>۹۶۱</sup> <sup>۹۶۲</sup> <sup>۹۶۳</sup> <sup>۹۶۴</sup> <sup>۹۶۵</sup> <sup>۹۶۶</sup> <sup>۹۶۷</sup> <sup>۹۶۸</sup> <sup>۹۶۹</sup> <sup>۹۷۰</sup> <sup>۹۷۱</sup> <sup>۹۷۲</sup> <sup>۹۷۳</sup> <sup>۹۷۴</sup> <sup>۹۷۵</sup> <sup>۹۷۶</sup> <sup>۹۷۷</sup> <sup>۹۷۸</sup> <sup>۹۷۹</sup> <sup>۹۸۰</sup> <sup>۹۸۱</sup> <sup>۹۸۲</sup> <sup>۹۸۳</sup> <sup>۹۸۴</sup> <sup>۹۸۵</sup> <sup>۹۸۶</sup> <sup>۹۸۷</sup> <sup>۹۸۸</sup> <sup>۹۸۹</sup> <sup>۹۹۰</sup> <sup>۹۹۱</sup> <sup>۹۹۲</sup> <sup>۹۹۳</sup> <sup>۹۹۴</sup> <sup>۹۹۵</sup> <sup>۹۹۶</sup> <sup>۹۹۷</sup> <sup>۹۹۸</sup> <sup>۹۹۹</sup> <sup>۱۰۰۰</sup>

اگر بچہ کی وجہ سے ہو تو مندرجہ ذیل نسخہ پلائیں:

**نسخہ:** سفوف مرہ آب کا سنی سبز مرق، آب بکرہ سبز مرق، شربت حب الّاس ملا کر دیں، ایک ہفتہ کے بعد جب دستوں میں کمی ہو جائے تو ذیل کا نسخہ دیں:

**اضافات:** بعض لوگ جوارش انارین کی بجائے جوارش آلم دیتے ہیں، معدہ کی مزید قوت کے لئے پوست بیردن پستہ، زہر مہرہ کے ساتھ دیتے ہیں، اور اگر سچ کا خوف ہو تو لعاب ریشہ طحلی، لعاب ہمدانہ، اور اگر زیادہ قبض منظور ہو تو شیرہ بیگلری اضافہ کرتے ہیں۔

اگر سل و غیرہ کی وجہ سے دست آرہے ہوں تو ذیل کا نسخہ استعمال کر سکتے ہیں :

سہ ماہی شمشیر، دانہ بیل خرد، ست گلو، باریک سفوف بنا کر خمیر و مردار میں ملا کر  
اول کھلائیں۔ اس کے بعد شیشہ بونج، انجبار، شیشہ حب الاس، شیشہ تخم خربہ سیاہ، عرق گاوزبان  
میں بحال کر شربت خشتا شل کر کے اور تخم بارتنگ چھڑک کر پلائیں ۔

خلاصہ یہ ہے کہ اس سہاب کے لحاظ سے اس شہال کا علاج کیا جاتا ہے ۔

واضح ہے کہ اگر عمران کی وجہ سے دست آرہے ہوں تو اس وقت تک انکو روکنا نہیں چاہئے جب تک  
مریض بہت زیادہ متحال نہ ہو جائے۔ جگرانی اسہال علی العموم خود بخود بند ہو جایا  
کرتے ہیں ۔

غذا: غذا کے بار میں اسباب کا لحاظ رکھیں۔ عام حالات میں فائدہ اور طبیعت غذا اصول ہے۔ اگر یہ مرضی سبب ہو تو ابتداء مرض سے ۲۴ گھنٹے کے بعد کوئی سہیال نرود و ہضم غذا دیں، مثلاً آب زار، آب انگور، آب سیب، آتش جوبیاں، شوربا، پنچنی، زوال مرنگا دہی، خشک، دھان کی کیلیں، ساگر دانہ، مرنگ کی پتلی کچڑی وغیرہ + دال اور کچڑی وغیرہ میں مرچیں، گرم مصالح وغیرہ نہ ڈالے جائیں +

غذا کی مقدار اور نہایت کے متعین کرنے میں طبیب کو بڑی دانائی سے کام لینے کی ضرورت ہے +

ہدایات : اسہال کر کے دھڑک بند نہیں کرنا چاہئے، ایسا کرنے سے بعض وقت نقصان کا اندیشہ ہوتا ہے، معدہ اور آنتوں کے اندر اس حالت میں اکثر غیر منہضم اور فاسد غذائیں موجود ہوتی ہیں، ان کو سب سے پہلے خارج کیا جائے، یا خارج ہونے دیا جائے، اسکے بعد بتدریج اسکو بند کریں۔ اس مرض میں آرام و آسائش سے بستر پر لیٹے رہنے کی ہدایت کریں، اور جس وقت دہست شروع ہوں، اس وقت سے ۲۴ گھنٹے تک غذا کھل نہیں، پیاس کے وقت صرف ٹمنڈاپانی یا آب مقطر یا کوئی مناسب عرق مثلاً آب انار، عرق گلابان، و فیرو پا میں۔ دہی کا ٹھنڈا (چھاچھ) بھی اسہال میں دوا اور غذا کا کام کرتا ہے اور پیاس کے لئے خوب سکن ہے +



# فہرست ہجائی

## شرح اسباب جلد اول و دوم

۵۲۶	اصل اہسان	۶۲۶	ارتعاش صرقي	۱۹۳	اپنی پس، اپنی لپیا	۱۲۸	آخذه
۵۳۵	آمنراس	۵۹۲	ارتعاش القصبہ	۷	آمنج	۵۲۶	آریہ
۲۸	اضلاع کلفت	۲۸۵	ارتعاش وراثی	۳۸۰	ارتعاش	۳۲۶	آخوب چشم
۶۵۳	اعدام ملکات	۵۳۵	آزخار	۳۳۵	آجھان	۵۲۱	آکلہ (شکا)
۴۳	اعصاب حس (۹)	۳۵۶	ارخمیون	۱۷	اجوف صاعد	۵۲۴	آکلہ انغم
(۹)	اعصاب حرکت	۴۸۶	ارنبہ	۱۲۷	اجھو	۴۳۰	آنسوبنا
۲۵۱	اعصاب مزوجہ	۴۸۶	ارنبۃ الاف	۳۵۶	احتراتی	۴۲۹	آنسوکے آلات
۴۲۹	اعصاب کے دوح	۱۰۸	اسباب سایقہ	۶۹۱	احتواء الرطوبۃ	۴۳۰	آنسوکے قبیلے
۷	اعضاء الغض	۶	اسباب تنفخہ		علی القلب	۴۲۹	آنسوکے کٹلی
(۵۳)	اغشیۃ دماغ	۲۱۱	استرخار	۲۶۲	اختلاج	۴۳۰	آنسوکے نالی
۳۲	افادیہ	۳۳۷	استرخار جفن	۵۳۲	اختلاج شفقہ	۴۵۰	آنسوکے نفرت شفقہ
۴۹۹	الحال	۲۹۴	استرخار طبقہ صلیبہ	۵۳۲	اختلاج القصبہ	۴۳۲	آنسوکے کھٹک
۱۵۰	الحل	۵۵۷	استرخار لثہ	۷۹۵	اختلاج معدہ	۴۴۲	آنسوکے خشکی
۳۶۲	اکسیرین	۷۹۹	استرخار معدہ	۱۷۲	اختلاط	۴۴۱	آنسوکے کی جوت
۳۵۶	اکلیل	۲۸۶	استقرار دماغی	۹۵	اختلاط عقل	۴۴۲	آنسوکے کا ابرو ابرو
۳۵۶	اکلیل	۶۰۱	استقار صدر	۱۹۹	اختناق الرحم	۲۵۴	آنسوکے زخم
۳۳۸	انتصاق جفن	۳۰۳	استقرار	۱۲۸	آخذ	۵۹۷	آواز کا بیٹھ جانا
۲۹۴	انتواء صلیبہ	۳۴	استقرار کلی	۶۰۲	اخلیہ ہوائیہ	۵۹۴	آواز کی ڈوریاں
۶۱۶	انتخاب شعب	۵۳۴	آسنان	۳۵۶	اخیرس	۱۸۰	آبرو کھٹا
۱	الم	۵۳۵	آسنان دائرہ	۱۲۸	آدراک	۱۷	آبلی
۱۷۱	آتم جانیہ	۸۴۳	آسہال	۴۶	آدومہ	۲۹۹	آتم بکائی
(۷۴)	آتم الزمان	۸۱۳	آسہال دوری	۵۰۲	آدومہ کاویہ	۲۱۶	آدومہ کاویہ
(۷۴)	آتم رقیق	۶۱۹	آسہال کبیدی	۱۱۵	آدومہ ہسہلہ	۶۷۵	آدومہ ہسہلہ
۱۹۴	آتم الشیاطین	۵۸۵	آسہال لا ذعہ	۵۱۷	آدومہ احسان	۳۵۶	آدومہ احسان
۷	آتم الصبیان	۶۷	اصطیخون	۶۶۲	آذن، بایاں	۱۹۳	آذنیہ
(۷۴)	آتم ضیق	۲۴۷	اصل حساس	۶۶۰	آذن القلب	۷	آذنیہ
(۷۴)	آتم غلیظ	۲۴۷	اصل حرکت	۶۸۷	آذن القلب ورم	۲۱۶	آذنیہ
۴۵۳	اسراض الاذن	۲۸۱	اصل الاذن	۲۴۶	ارتعاش انتحالی	۷۷۳	ارتعاش انتحالی

۳۳۶	بوزہ	۵۲۶	بخرا لغہ رنگندی دین	۴۷۹	انفجار الدم	۴۸۵	امراض الانف
۳۳۷	بوزہ	۷۱۷	برہمنی (تختہ)	۴۸۹	سن الاذن	۴۹۵	امراض پستان
۳۳۸	بوش	۱۳۷	برج	۴۹۳	انقلاب معدہ	۴۹۵	امراض خیمی
۴۵۲	بوسوس	۶۵۸	برو و الصدر	۴۸۰	انقلاب الاذن	۴۹۱	امراض چشم
۴۰۲	بہر (فیق النفس)	۳۷۱	برودہ	۴۸۰	انکسار الاذن	۳۳۷	امراض جفن
۴۶۹	برابن	۵۳۳	برودخ الخلق	۴۷۳	انکسائی	۴۵۰	امراض چشم کی فہرست
۷۳۷	بھوک کا گنگنا	۱۵۵	برسام	۶۲	انورسما	۲۲	امراض حادہ
۷	بھوک کی کمی	۲۱۲	برص معین	۵۳۶	اداری	۵۵۸	امراض خلق و لمات
۷۲۹	بھوک کی زیادتی	۷۲۳	برف کی پیاس	۶۳	اوتار	۳۱۱	امراض رطوبت بقیہ
۴۵۷	بھول بھلیاں	۱۳۷	بروج	۵۹۴	اوتار الصوت	۳۵	امراض رطوبت جلیہ
۷	بھیمہ	۲۶۹	برود بھیمی	۶۷۵	اورطی	۳۰۲	امراض رطوبت زجاجیہ
۴۶۵	بھینگا پن	۲۲۱	برود حصرم (خصری)	۶۹۳	اورطی کی کواڑیوں	۲۹۱	امراض طبقہ صلیبیہ
۳۵۸	بیاض	۲۱۵	برودت مجرہ	۶۹۳	کے امراض	۳۱۵	امراض طبقہ عنیبیہ
۵۳۱	بیاض شفت	۲۵۳	برود زمرق	۷	اوسط داغ	۳۰۹	امراض طبقہ عنکبوتیہ
۱۳۱	بیداری	۴۵۳	برود زمرق زمرق	۶۹۶	اوجیہ لبن	۳۱۹	امراض طبقہ قرنیہ
۲۱۵	بیضہ	۶۶۸	بروی چیزوں کے	۳۳۶	اداب	۲۹۵	امراض طبقہ شیمیہ
۲۹۳	بیضہ چشم	۶۶۸	کھانے کی خواہش	۲۱	ایاراج	۳۲۴	امراض طبقہ لختیہ
۱۶۸	بیضی	۲۲۲	بڑا دکھائی دینا	(۷۵)	ایرونیوس	۶۵۹	امراض قلب
۴۲۷	بینائی کی کوتاہی	۴۸۸	بساطی رنگ کا	۳۴۴	باسلیقون	۴۵۳	امراض گوش
۴۲۷	بینائی کی درازی	۴۶	بشرہ	۴	بافعل	۷۰۳	امراض معدہ
۱۷۱	بیوقوفی	۴۱۳	بصارت کی کمزوری	۷	بالقہ	(۷۵)	امراض
۴۷۶	بہوشی	۴۵۰	بغض المعین	۳۷۳	بامنی	۲۶۷	انفیس
۳۳۵	بہوشی	۶۶۴	بطانہ قلب	۶۶۳	بایاں بطن	۳۵۳	انتشار اداب
۴۵۰	بہوشی کی بھرپور	۵۱۲	بطانہ ذوق	۳۶۲	بایاں آذن	۳۱۱	انتشار
۴۴۷	بہوشی کے زخم	۶۶۲	بطن بایاں	۳۰۰	بہر	۳۱۱	انتصاب النفس
۳۷۲	بہوشی کا سخت اول	۶۶۰	بطن قلب	۴۹۸	بہر انف	۶۰۹	انتصابی
۳۷۲	بہوشی کا سخت اول	۷۰	بطن مقدم	۵۸۷	بہر خلق	۴۴۷	انتخاب (بہوشی)
۳۸۰	بہوشی کا پھیل جانا	۳۱۲	بطن شریفہ	۵۴۴	بہر شفق (بہوشی کو)	۳۵۶	انتخاب فرد
۳۸۴	بہوشی کا	(۷۵)	بطن کا ذیہ	۵۲۰	بہر انغم	۱۱۶	انتخاب آجانا
۶۹۵	بہوشی کی	۱۶۸	بکواس	۳۴۴	بہر قرنیہ	۶۹۴	انتخاب دماغی
۶۳۱	بہوشی چلنا	۱۳۹	بکواس	۲۰۴	بہر حن	۴۰	انتخاب
۶۰۱	بہوشی کی چل	۶۰۷	بکواس	۴۸۱	بہر حن	۴۰۷	انتخاب ترکان
۳۳۶	بہوشی کے بال	۵۳۳	بکواس	۵۹۷	بہر صوت	۵۹۰	انتخاب مری
				۲۹	بہر ریاحی	۱۲۷	انتخاب مری
				۵۰۴	بہر انغم	۲۷۴	انتخاب مری



۱۸۵	خشکاری	۵۹۹	ملقوم	۳۶	حرکت بدنی	۷۵۷	جوع مغشی
۵	خشکی	۶۹۶	حلمہ	۹۹	حرکت تخیری	۸۸۷	جوف انف
۳۸۷	خشم (سنگھائی دنیا)	۲۰	حلمۃ اللندی	"	حرکت طبعیہ	۴۵۳	جوف مرکزی
۳۵۶	خشدت	۳۳۶	حکمہ و معیہ	"	حرکت طبعی جزائی	۴۳۶	جوں پلوں کی
۳۲۰	خشونت قرنیہ	۵۱۰	حلیات غیظہ	"	حرکت طبعی غیر جزائی	۴۸۹	جزیک کا بیان
	خفشی	"	حلیات فطریہ	۳۶	حرکت نفسانی	۳۷۷	جبر
۳۲۸	(چند ہیالنا)	"	حلیات مخندہ	۵۱۹	حرکتہ اللسان	۷۵۸	جھوٹی پیاس
۶۶۶	خفقان	۱۳	حالت	۲۶۱	حروف شقوقیہ	۷۷۶	جی اولت جانا
۳۳	خفہ	۳۰۸	حالیق	۱۱۵	حریرہ مغز بادام	۳۵	جید الکیسوس
۸۰۴	خلفہ	۶۳۸	حشرت دتبیہ	۲۵۹	حزم صغیر	۲۵۸	چاند کے تغیرات
۵۶۱	خفاق	۱۰۰	حمرہ	"	حزم کبیر	۴۳۴	چکا جو ندہ
۴۲۰	خفاق (رکتہ)	۱۰۲	حمرہ خالص	"	حزم معسل	۴۲۸	چند ہیالنا
۵۶۶	خفانی کلبی	۱۳۹	حمن	۲۴۷	حزمہ ساسیہ	۷۰۲	چھاتیوں کا کچل جانا
۵۷۱	خفاق و بانی	۳۰۸	حلاق	"	حائبیہ مقدمہ	"	چھاتیوں کی کانٹھیں
۵۷۶	خفقان و بانی	۱۰۲	حمی دامغی نطای	۲۷۸	حس دماغ	۷۰۰	چھاتیوں کا ورم
۴۵	خزودہ	۶۳۰	حمی قرمزہ	۳۵	خسوء	۵۳۷	چار رنگ
۶۱۷	خون تھوکنا	۴۹۸	حمی محرقہ	۴۱۵	حضرمی	۱۶۲	چھوٹا چندن
۷۸۱	خون کی تے	۱۹۵	حمی یومیہ	۳۶۸	حصنی	۴۲۱	چھوٹا نظر آنا
۱۱	خیاشیم	۵۹	حیات اجاسیہ	۵۴۵	حفر	۵۰۶	چھینک (عطاس)
۵۳۵	دار حصین	۱۹۵	حیات یومیہ	۴۵۳	حفرہ زورقیہ	۲۰۶ - ۸۹ - ۵۱	حاشا
۵۳۲	دانت کے امراض	۵۹۲	حجرے کی تشریح	"	حفرہ مثلثہ	۳۵۶	حافزہ
۵۳۹	دانت کے کیرے	۵۲۹	حک (تار)	۵۷۵	حقنہ غذائیہ	۶۶۲	حبال و تریہ
۵۳۲	دانتوں کی تشریح	"	حک مصلب	۵۹۲	حکاک مری	۵۵	حب الیارج کی
۵۳۶	دانتوں کا درد	"	حک لیتن	۷۹۸	حکاک معدہ	۵۵	ترکیب استمال
۵۴۳	دانت کا کندھونا	۳۶۵	حول (دھینگا پین)	۴۴۲	حکمہ آفاق و الایضا	۶۳۲	حبت عصا رہ
۵۴۴	دانتوں کا گل جانا	۷۹۸	خارش معدہ	۴۸۴	حکمہ الاذن	۵۳	حب قرقایا
۵۴۲	دانتوں میں	۶۵۶	خالقہ	۵۰۹	حکمہ الانف	۷۴۳	حب کبریت
	سورخ ہونا	۴۶۶	حبث الحید کا سرکہ	۵۵۰	حکمہ اوسنان	۶۳۳	حب لبان
"	دانتوں کا ٹوٹنا	۱۳	خبطہ	۵۱۹	حکمہ اللسان	۶۵	حباب حاجز
۵۴۵	دانتوں پر میل کا	۲۵۰	خدر	۵۵۸	حلق	۶۱۰	حباب نصف الصد
	جم جانا	۱۸۳	خزائا	۵۸۷	حلق کے دانے	۲۱۹	حرارت استطقتی
۵۴۵	دانتوں کا رنگ	۴۸۱	خزاجات	"	حلق میں کانٹے کا	۱۹۲	حرارت فعلی
	دل جانا	۶۹۳	خزیر اور طی اندری	۵۸۸	حجمہ جانا	۱۷۷	حرارت مصعدہ
۵۴۶	دانتوں کا ہلنا	"	خزیر اور طی نکسی	"	حلق میں جو تک کا	۱۱۷	حرفشا
	اور گرنا	۶۹۴	خزیر نامی اندری	۵۸۸	حجت جانا	۷۹۷	حرقت معدہ

۳۷۵	دور درکنہ	۳۷۶	دوی	۳۰۱	درہم	۵۳۹	دانتوں کا بڑھ جانا
۴۳۹	ذباب البصر فی لمطایر	۴۵۶	دلہیز	۸۰۳	دست	۵۵۰	دانتوں کی خارش
۵۵۲	ذباب مارا لاشان	۳۵۹	دھند	۸۱۳	دست باری کے	۵۵۱	دانتوں کا نیند میں
۱۶۳	ذنب	۹۵	دھنہ	۷۹۸	دغذغہ سعدہ	۵۵۱	دانت اگانا آسانی کر
۲۹۵	ذنب	۱۶۵	دیا فرغا	۲۰	دقاق کندر	۵۵۲	دانتوں کی نناکت
۶۵۹	راس القلب	۶۳۱	ڈیو انگی	۶۵۹	دل کی بیماریاں	۱۶۵	دائرہ القلب
۵۷۰	راس الزمار	۷۷۳	ڈیو اطفال	۶۶۳	دل کے مزاج کی خرابی	۵۲۱	دباہ
۵۲۶	راش اللعاب	۵۹۶	ڈوبنا اور پسند آگنا	۶۶۶	دل کا دھوکنا	۶۶۳	دبیلہ
۴۸۷	راعف	۶۳۰	ڈھلک	۶۹۰	دل کا ٹھکنا	۷۷۰	دوبیلہ المعدہ
۷۵۶	راک	۶۶۷	ذات البجنب	۶۹۱	دل کا کھینچنا	۶۶۸	دور حجہ امتلائیہ
۶۶۶	رانب	۶۶۷	ذات البجنب حقیقی	۶۹۲	دل کی کواڑیوں	۱	درد
۵۳۵	رباعیات	۶۶۷	ذات البجنب خالص	۶۹۲	کے امراض	۱	درد دوسر
۶۰۳	ربو	۶۵۳	ذات البجنب	۷	دماغ	۳۹	درد سرد بخاری
۶۰۳	ربو شری	۶۵۳	ذات البجنب غیر خالص	۷	دماغ کی جھلیاں	۲۰	درد سرد بلغمی
۶۰۳	ربو مرضی	۶۵۳	ذات البجنب	۷	دماغ کا متورم ہونا	۲۹	درد سرد بلغمی سعدی
۳۷۵	رتوندی	۶۵۳	ذات البجنب غیر صحیح	۲۷۸	دماغی خارش	۳۵	درد سرد حجامی
۱۹۶	ریتلا	۶۵۳	ذات البجنب مغالطہ	۳۳۰	دمعہ	۳۲	درد سرد حسی
۶۶۳	رجرجہ	۶۲۲	ذات الریہ	۶۰۳	دمہ	۳۷	درد سرد بخاری
۷۸	روائت نوکر	۶۲۲	ذات الریہ بچوں کا	۶۲۳	دنبل	۱۶	درد سرد خونی
۲۱	رصاصیت	۶۲۲	ذات الریہ نقعی	۵۳۲	دندان	۱۵	درد سرد دغلی
۵۰۶	رض انف	۶۲۲	ذات الریہ نقعی	۳۷۷	دوندی	۲۵	درد سرد بچی
۵	رطوبت	۶۲۲	ذات الریہ مزمن	۶۲۲	دائرہ الرقص	۱۳	درد سرد دیرونی
۲۱۹	رطوبت ادنیٰ	۶۵۵	ذات الصدر	۱۰۵	دوار	۳۵	درد سرد سہائی
۳۱۱	رطوبت بیضیہ	۶۵۶	ذات العرض	۵۹۸	دواء حلیتیت	۱۹	درد سرد صفراوی
۳۱۳	رطوبت بیضیہ کی	۳۵۷	ذات العروق	۶۲۲	دواء خرقہ نوشاد	۳۹	درد سرد صفری
۳۱۳	زیادتی	۳۶۰	ذبابی	۱۶۲	دوار انشاء	۳۲	درد سرد منغنی
۳۱۴	رطوبت بیضیہ کا	۵۷۱-۵۶۸-۵۶۲	ذبحہ	۶۲۲	دوار کبریت	۳۵	درد سرد مرضی
۳۱۴	گھٹ جانا	۷۷۳	ذبحہ حقیقیہ	۱۵۳	دوار المسک	۳۰	درد سرد معدی ریجی
۳۱۵	رطوبت بیضیہ کا	۷۷۳	ذبحہ صدریہ	۸۱۳	دور البطن	۳۰	درد سرد معدی
۲۱۹	رطوبت ثانیہ	۸۰۴	ذبحہ لوزیہ	۱۰۵	دوران سر	۳۰	سوداوی
۳۸۵	رطوبت جلیدیہ	۳۲۹	ذرب و خلفہ	۷	دور انشکاف	۵۷	دور شقیقہ
۲۹۲	رطوبت زجاجیہ	۳۲۲	ذرب و جبین	۵۲۲	دودھ کے دانت	۷۱۲	دور سعدہ
۷۰۴	رطوبت مقدامضہ	۳۵۷	ذرب و زعفر	۶۹۷	دودھ کی کمی	۵۷	دور سہمی
			ذرب و زعفر	۶۹۹	دودھ کی کثرت	۸۵	دور مستقیم





۱۶۱	ضیق الصدر	۱۹۷	صرع مرقی	۳۶۳	شیان دینار جون	۱۲۲	شخص
۲۳۷	ضیق النفس	۲۰۰	صرع مع الحواس	۴۳۲	شیان زعفران	۵۹	شدت ضربان
۲۳۱	طبرزد	۵۵۱	صرع الایسنان	۴۴۶	شیان زنگار	۶۰	شراب ریجانی
۳۲	طبی قوتیں	۲۹۳	صلبہ کی خشکی	۳۷۹	شیان غرب	۴۹	شربت درد کمر
۱۱۸	طبی نیند	۴۵۴	صالح	۴۴۲	شیان ساق	۱۲۷	شرق بالماء
۲۹۵	طبقہ شبکیہ	۷۰۳	صام بوابی	۳۶۵	شیان ظفرہ	۳۴۵	شیرناق
۲۹۱	طبقہ صلیبہ	۶۶۳	صام تاجی	۳۵۲	شیان کندر	۶۷۵	شیان اعظم
۳۱۵	طبقہ عنیبہ	۶۶۲	صام تاجی کے	۳۸۳	شیان مرارات	۱۱۳	شیان سباتی
۳۰۹	طبقہ عنکبوتیہ	۶۶۲	امراض	۱۶	شیخ ارغنی	۶۷۹	شیان وریدی
۳۱۹	طبقہ قمریہ	۶۶۲	صام تلاقی	۶۷	صافن		دوریدر کوی
۳۲۲	طبقہ لقمہ	۶۶۲	صام تلاقی کے	۱۶۷	صبارا	۳۴۹	شعر زائد
۲۹۵	طبقہ رشیدیہ	۶۶۲	امراض	۱۸۰	صبانی		شعر مقلد
۴۵۲	طبہ	۶۶۲	صام ذوالسین	۱	صداع	۴۳۷	شعرہ (گھا بنجی)
۹۹	طبیعت		صام سین	۳۰۰	صداع اطفال		شعرہ السکاکین
۳۶۱	طراز	۶۶۲	صام بالی	۵۵	صداع بارد	۴۰۱	شخص
۵۶۹	طرجانی	۶۶۲	صمم	۴۶	صداع بحرانی	۹۷	شفا قلوب
۴۶۹	طرس	۳۴۲	صنارہ	۴۱	صداع بیضہ	۵۳۱	شفت (چونٹ)
۳۵۲	طرفہ	۱۳۵	صورت	۵۶	صداع تزعزعی	۵۱۸	شقاق اللسان
۱۰۸	طفیشل	۸	صورت نوعیہ	۵۳	صداع حار	۵۷	شقیقہ
۴۶۲	ظلا و نرد	۳۵۶	صوفی	۴۳	صداع خفہ	۳۰۰	شقیقہ العین
۵۴۶	طلیقہ	۱۷۶	صنا غوط	۵۱	صداع دودی	۳۶۲	شخی
۴۷۶	طین و دودی	۱۶۶	ضجر	۶۲	صداع رحمی	۶۵۴	شوصہ
۴۹۲	طین	۷۴۵	ضدین	۵۰	صداع سدی	۶۴۷	شوصہ صیحہ
۵۳۵	طراحن	۲۷۹	ضریۃ الشمس	۵۶	صداع شرکی	۵۸۸	شوک فی الحلق
۴۲۷	طول البصر		ضریۃ العین		صداع شرکی	۲۳۱	شوکران
(۵)	طے بین البطین	۴۴۱	(آ نکھ کی چوٹ)	۲۶	صداع معدی	۶۳۳	شہد (کالی کالی)
۵۷	طے مقدم	۵۴۳	فرس	۴۹	صداع شخی	۷۴۹	شہوت کلیہ
(۵)	طے مؤخر	۴۱۳	ضعف بصر	۵۶	صداع ضعیفی	۳۳۹	شیان ۳ بار
۳۶۲	ظفرہ	۷۱۷	ضعف ہضم	۶۵	صداع کلوی	۳۳۳	شیان ابین
۴۳	عدم ملک	۶۸۸	ضبط القلب	۱۱	صداع گرم داخلی	۴۴۹	شیان احمراد
۶-۱۲۴-۳۰	عرض		ضفدع (زبان)	۴۵۳	صداع الاذن	۳۵۱	شیان احمریت
۲	عرض عام	۵۱۷	کی گھٹی	۱۸۰	صرع	۴۱۴	شیان اخضر
۴۵۳	عرف متوسط	۱۷۹	ضادات عمرہ	۲۰۰	صرع خفیف	۳۶۲	شیان اسود
۷	عرف محیط	۳۴۴	ضیق (لقبہ عنیبہ)	۱۷۷	صرع رحمی	۴۱۴	شیان اصفر
۶۰۲	عروق خشنہ	۶۹۲	ضیق تاجی		صرع طحالی	۳۶۳	شیان وینج

۲۲۳	فاج نصفی	۴۰۱	غشار الاصلاح	۵۸۸	علق فی الحلق	۶۱۲	عروق خشنة کاک
۵۹۳	لغة الزمار	۳	غشادر رقیق	۴۶	علم صرف		مزمّن درم
۷۳	فخر نیطس	۴۰۱	غشادر الیه	۲۱۱	علم طبعی	۶۱۹	عروق اساریقیه
۷۳	فرجات دماغ	$\frac{۲۱۱}{۶۳۷}$	غشادر الصدر		علم غیب کا فلسفہ	۴۲۲	عزیز رکحل
۳	فرجہ اولی	۳	غشادر صلب	۴۲۲	علیق	۵۶۹	عسر یح
۳	فرجہ ثانیہ	۲۵۳	غشادر صافی	۳۶۳	عل کشط	۳۷۵	غشا
۳	فرجہ ثانیہ	(۷)	غشادر عنکبوتی	۳۶۰	عنقی	۱۷۲	عشق
۳	فرجہ طویلہ	(۷)	غشادر شیمی	۳۵۵	عنقبہ کازخم	۲۷۵	عصابہ
۳	فرجہ طویلہ	۴۵۳	غشادر مغروش	۲۲۹	عود		عصب تحت اللسان
۵۳۳	فرصاد	۶۷۶	غشی (ب پوشی)	۶۶۲	عدرکیمہ	۵۱۲	عصب ثلاثی رجبی
۱۹۳	فرزخ الصبیان	۷۷	غشہ	۶۲	عل سسل	۲۶	عصب راج
۱۳۶	فساد و ذکر	۴۸۶	غضار یف سمانیہ	۳۵۰	عل تشیر		عصب رؤی
۵۱۲	فساد و ذوق	۷۷	غضب	۳۹۸	عل قدح	۲۶	معدی
۴۹۵	فساد شرم	۵۹۳	غضروف تروی	۴۰۲	عل تکیس	۴۶۰	عصب ساج
۱۳۸	فساد فکر	۷	غضروف حلقی	۲۶۹		$\frac{۲۰۷}{۲۸۷}$	عصبہ ثانیہ
۷۱۷	فساد سخم	۵۹۲	غضروف درقی	۳۱۷	عنقبہ کازخم	۶۷۲	عضلہ ذالیہ
۶۲۸	فصیصات	۴۸۶	غضروف راعفی	۴۱۷	غار	۳۳۷	عضلہ رافعة الجفن
۳۸	فتاع	۵۹۴	غضروف طر جالی	۱۰۸	غالیہ	۲۲۸	عضلہ کابداء
۵۲۵	فلد نیون	۴۸۷	غضروف فاصل لانت	۹۸	غانغرانہ	۵۰۶	عطاس (چشک)
۱۰۳	فلدنونی	۵۹۳	غضروف لاسی	۶۷۷	غب فالصہ	۹۳	عطاش اطفال
۳۶۰	فلد	۴۸۶	غضروف ثلث	۲۷	غشی	۷۵۸	عطش مغرط
۷	فلکی	۵۹۴	غضروف یکتی	۷۷۶	غشیان	۲۳	عطوس
۳۳	فلونیا	۷	غضروف وتری	۳۳۶	غدر معقدہ	۵۶۸	عظم شیمی
۷۰۳	فم معده	۴۵۳	غضون صدقہ	۴۲۶	غدرہ (رگلی)	۵۱۷	عظم لسان
۷۸۵	فواق (چمکی)	۵۳۰	غلمہ	۵۲۵	غدرہ تحت اللک	۲۲۸	عقل
$\frac{۶۶۱}{۶۶۲}$	فربہ البوتین	$\frac{۲۲}{۱۲۷}$	غلم	۵۲۵	غدرہ تحت اللک	۳۳۷	عقدہ
۱۸۰	قانون	$\frac{۲۲}{۱۲۷}$	غورہ	۵۲۶	غدرہ تحت اللسان	۱۶۱	عقل
۴۸۶	قاسم الانف	۱۵۴	قارانی کانتویا	۴۲۹	غدرہ دت	۱۳۹	عقل فعال
۱۲۸	قادر خس	۳۵۶	قایلون	ح	غدرہ مستدیرہ	۷۴۳	عکس مستوی
۳	قاعده الدماغ	۲۱۱	فاج	$\frac{۲۰۱}{۵۲۵}$	غدرہ کفک	۷۴۵	عکس نقیض
۶۵۹	قاعده قلب	۲۲۳	فاج اصغر	۳۷۸	غرب	۵۷۶	علاج بالمصل
۲۴۷	قائمہ مقدمہ	۷	فاج اطرائی	۴۷۵	غرغره کلنا رکنا رکنا	۶	علامت
۷	قائمہ جانبیہ	۷	فاج عام	۵۹۶	غرق (دوبنا)	۷	علامت جبرہری
۷	قائمہ مفرغہ	۲۲۶	فاج مفرغہ	۶۴۱	غری الکک	۱۶۳	علیہ الذنب
۷	قائمہ مفرغہ النیہ	۲۲۳	فاج مقامی	۱۱۲	غشال	۴۸۷	علق الانف

۳۹۸	کرے	۸۱۵	قیام رخی	۵۶۸	نظران	۲۳۷	قائم سوخوہ وحشیہ
۷۹۶	کلیجے کا درد	۵۳۱	قیہاشفہ	۱۶۳	قطرب	۲۲۰	تار
۳۳۰	کندہ	۵۱۰	قیدالسان	۲۳	تطورات	۳۵۶	قام
۳۰۲	کنکاش	۵۶۸	قیر	۷۰۳	قمر سعدہ	۳۹۸	قدح
۴۸۱	کن پیر	۱۷۶	کابوس	۵۲۱	قلاخ	۶۹۰	قدن انقلاب
۵۹۳	کنڈہ کا آم بھار	۶۳۳	کالی کھنسی	۴۸۵	قلاخ الاذن	۴۳۲	قدی
۱۱۰	کنکر	۳۱	کاسرریاح	۵۲۱	قلاخ دوسری	۴۴۹	قراو کلب
۷	کنکر زد	۴۵۳	کان کے امراض	۷	قلاخ سوداوی	۴۷	قراقر
۵۳۰	کڑا (لہات)	۴۸۵	کان پھٹنا	۷	قلاخ مرطوب	۷۲	قزانیس
۴۵۷	کوہ بیضیہ	۴۸۰	کان کا کم کھڑ جانا	۶۸۸	قلب کا بیجنا	۷۶	قزانیس خالص
۷	مستدیرہ	۴۷۶	کان بیجنا	۶۵۹	قلب کی تشريح	۷۶۱	قرص لمبا شیر
۵۶۰	کوئے کا ٹک جانا	۴۵۳	کان کی تشريح	۶۹۱	قلب کا تیزنا	۷۱۳	قرص کوکب
۵۵۸	کوئے کا درد	۴۸۴	کان کی خارش	۶۸۹	قلب کا جھلنا	۵۴	قرص مثلث
۳۳۶	کوئے	۴۸۰	کان کا ٹوٹنا	۶۶۴	قلب کی گھرنی	۳۵۵	قرنیہ کا زخم
۴۴۲	کوئے اور پوٹول	۴۷۹	کان سے خون بہنا	۶۹۷	قلبت لبن	۴۹۹	قروح انف
۶۰۸	کھانسی	۴۵۷	کان کا درد	۶۹۳	قلس اور طلی	۵۲۱	قروح خبیثہ
۶۱۰	کھانسی	۴۵۳	کان کی کھری	۶۹۴	قلس تاجی	۴۴۷	قروح و بھین
۱۸۰	کھنایا	۴۵۴	کان کا میل	۱۱	قلق	۵۳۳	قروح شفعہ رہو تھم
۴۸۸	کھنگالی	۴۸۴	کان میں کسی چیز کا	۷۹۴	قلق سعدی	۳۵۴	قروح امین
۲۰۹	کیس باطن	۴۸۵	کان کی نراکت	۱۶	قلم رنگاب پاش	۵۵۵	قروح لثہ
۲۴۲	کیس الدج	۴۵۵	کان کی پڑیاں	۴۳۳	قور (چکا چوندہ)	۶۰۰	قروح مری
۳۳۰	کیفیت فاعلہ	۱۹۲	کبکچ	۳۴	قواسے لمبیہ	۷۷۰	قروح المعده
۷۹۳	کیفیت لذامہ	۲۳۹	کبکی	۱۳۵	قوت تخیل	۷۰۵	قریص
۳۴	کیفیت نضائیہ	۴۹۰	کتنان	۲۴۰	قوت قاصرہ	۵۹۴	قرین خجری
۴۱۱	گرہ چشتی	۱۱۴	کٹے کی بھوک	۱۳۵	قوت شیلہ	۱۸۰	قسی
۱۰۲	گردن توڑ بخار	۷۹۹	کثرت لبن	۱۳۶	قوت شکرہ	۱۶۹	قسیم
۵۲۶	گندگی دہن	۵۲۵	کثرت عاب	۷۳۱	قوت منیرہ	۵۹۲	قصبہ کے امراض
۴۳۷	گنا خنی	۲۳۸	کچلی سمیت	۱۷	قوت مزیدہ	۵۹۲	قصبہ کا پھڑکنا
۴۹۰	لا جرد	۵۲۵	کھلیاں	۴۸	قوس قزح	۵۹۲	اور کا پھٹنا
۴۳۸	وغری چشم	۳۲۹	کھال	۱۳۸	قول شارح	۵۹۵	قصبہ کا پھڑکنا
۵۳۱	لب سنی	۶۹۷	کمریات لبن	۳۵۶	قودا	۵۹۶	قصبہ کا کا پھٹنا
۶۹۷	لبن	۷۹۴	کرب سعدی	۷۷۱	قوے، آبائی، متلی	۵۹۵	قصبہ الدیہ
۵۵۳	لثات	۷۹۴	گذاز	۷۷۱	قوے، ابیم	۶۰۲	قصر البصر
۵۵۴	لثہ داہیہ	۷۹۴	کشط	۷۷۱	قیاس	۵۳۵	قطاع
۱۲	پھنلہ گھسی	۳۶۳		۱۳۹			



۷۱۲	وجع المعدہ	۶۴۲	نفث دم	۵۰۶	ناک کا کھلنا	۴۸۶	منخر
۴۹۶	وجع	۶۱۷	نفث دم	۵۰۴	ناک کی گندگی	۴۸۶	منخرین
۱۱۳	وداجین	$\frac{۲۵}{۷۵۳}$	نفث	۴۳۰	ناک والی نالی	۱۱۵	منہجہ بنم
۱۱۳	وداج نمائے	۶۰۶	نفس بکا	۶۴۸	نبض منشاری	۲۲۵	منہجہ حار
۳۵۰	ودقہ		نفس عظیم	۶۲۶	نبض موجی	۵۰۹	منہجہ کے امراض
۳۵۷	ودخ	۸۰	نفس متواترہ	۱۱۱	نبیذ	۵۲۰	منہجہ ۲ نا (قلاع)
۴۶۹	ودقر	۶۰۳	نفس مستقیم	۵۹۳	نور الحلقوم		منہجہ کے دانے
۲۹۹	ودوشیخ	۱۳۵	نفس منقطع	۳۲۱	نور قرنیہ	۵۲۳	منہجہ کا گوشت خورہ
۵۵۹	ورم اسطرائی	۶۰۶	نفس مضاعف	۲۴۶	نخاع کی تشریح	۳۸۹	موتیا بند
۴۸۱	ورم اصل الاذن	۳۲	نفسائی کیفیت	۱۸۳	نخیر	۹۰	موتی جھرو
۶۸۷	ورم اذن القلب	۵۵۷	نقصان نشہ	۵۹۲	نزہرہ	۹	موتی دماغ
۶۹۲	ورم بطائہ قلب	۳۳۶	نقطہ و معیہ	۳۴	نزف	۳۶۰	مور سرخ
۶۴۷	ورم پہلو	۳۳۵	نقرع شاہترہ	۲۶۵	نزول	۲۴۷	مور دجا بنی مقدم
۷۰۰	ورم الشی	۵۰۰	نکسیر	۲۷۲	نزول بارد		مور دہری متقاطع
۵۷۸	ورم خلق حاد و	۵۲۵	نکف		نزول حاد		مور دہری مستقیم
	وزن	۵۹۹	نکھنے کی دشواری		نزول حار	۳۹۶	موتی شیش
۵۸۱	ورم خجرو	۵۹۰	نملی (مری)	۲۷۳	نزول دائمی	۵۲۵	موتی اللعاب
۵۸۱	ورم خجرو نملی حاد و	$\frac{۸۹}{۱۶}$	نام	۶۱۲	نزول مزمن	۹۲	موتی کی روئی
۵۸۳	ورم خجرو بنجی	۲۶۲	نواۃ عدسی	۲۷۴	نزول و بائیم	۴۶۸	موتی دار
۵۸۴	ورم خجرو غشائی	۵۵۵	نواصیر نشہ	$\frac{۳۸۹}{۳۸۹}$	نزول الما	۳۶۳	موتی
۵۸۵	ورم خجرو مزمن	۶۶۲	نیاط		نزول الما کے	۷۰۴	موتی چھوٹا
	ورم حک (تا نوک)	$\frac{۱۳۳}{۴۹}$	نیثوق	۳۰۰	اعمال	۳۷۴	موتی شیش
	(ورم)	۱۱۸	نہند (نوم)		نزول کا انصباب	۳۵۷	موتی
۶۱۰	ورم ذات الریہ	۱۳	نہند لانے کی دشواری	۴۷۴	کان پر	۵۶۳	موتی نہال
۶۱۶	ورم شعب شعری	۱۷۶	نہند میں گھٹنا	۵۸۱	نزول خجرو	۵۳۵	موتی ناب
۵۱۰	ورم زبان	۳۶۳	نہند (کچھ و معیہ)	۴۰۲	نہالہ	۳۶۲	موتی ناخونہ
۵۳۴	ورم شفیتین	۶۳	نہتر	۵۴	نہتر تلمین	۷۱۹	موتی نار دین
۶۲۷	ورم لہلب	۶۶۲	نہتین	۷۹	نہتر مروقین	۱۹	موتی ناری
۳۳۲	ورم صلیبیہ	۱	وجع	$\frac{۱۳۵}{۵۲}$	نہتین	۴۸۵	موتی ناک
۲۹۲	ورم طبقہ صلیبیہ	۲۵۷	وجع الاذن		نہتین کرہ		موتی کے امراض
۸۰۳	ورم عضلات معدہ	۵۳۶	وجع الاسنان	۹	نہتول	۵۰۸	موتی کی خشکی
۵۵۹	ورم عروہی	۷۹۶	وجع الفواد	۴۵۵	نہتانیخ	۴۹۹	موتی کے زخم
۳۳۲	ورم غنیہ	۶۷۰	وجع القلب		نہتہ	۴۸۵	موتی کی تشریح
	ورم قرنیہ	۷۹۶	وجع القلب حقیقی	۷۷۴	نہتانیخ	۵۰۹	موتی کی خارش
۵۵۹	ورم غنیہ	۵۵۸	وجع لماء	۳۴	نہتاس	۴۹۸	موتی کے دانے

درم کثیر الارجل ۴۸۸	درید عضدی ۹۶	ہونٹھ کے { ۵۰۹	ہونٹھ کا سفید { ۵۳۱
درم لبقہ ۵۵۳	ہاضمہ ۷۰۴	امراض { ۵۰۹	ہونا { ۵۳۱
درم اللسان ۵۱۰	بالہ ۴۸	ہونٹھ کے داغ { ۵۳۲	ہیضہ ۷۲۵
درم لوزتین ۵۷۶	ہچکی (فواق) ۷۸۵	اور زخم { ۵۳۲	ہیروغ ۱۲
درم مری ۶۰۰	ہذب دپک { ۲۳۶	ہونٹھ کی بواسیر { ۵۳۲	ہیروغ العنیم ۳۳
درم معدہ ۷۶۵	ہذیان ۱۶۶	ہونٹوں کا { ۵۳۲	ہیروست (خکی) ۵
درم معدہ حاد { ۷۶۸	ہرب الاذن ۴۸۵	درم { ۵۳۲	ہیروستہ العین ۴۴۲
وزن { ۷۶۸	ہریہ ۳۳	ہونٹھ پیرکنا { ۵۳۲	ہیروقان چشم ۲۹۷
ورید ابلی ۹۶	ہزال ظہری ۲۴۶	ہونٹھوں کا { ۵۳۳	ہیخ ۲۹۹
ورید شریانی { ۷۶۲	ہقیقہ داغ { ۲۵۶	سکر جانا { ۵۳۳	یوم باحوری ۴۶
ورید شریانی کی { ۷۶۲	ہتم { ۱۴۷	ہونٹھ سے چھلکے { ۵۳۱	یوم البھوان ۴۶
کولری کے امراض { ۷۶۲	ہونٹھ { ۵۳۱	اُترنا { ۵۳۱	ہونٹھ کا پھٹنا { ۵۳۱

## کلیات نفیسی (عربی) (اُردو)

از حکیم محمد کبیر الدین

ترجمہ و شرح کلیات قانون (شیخ رئیس) کے دشوار گزار اور سنگلاخ مرحلے سے جب حکیم صاحب موصوف فارغ ہوئے تو ان کے بہت سے دوستوں اور شاگردوں نے یہ خواہش ظاہر کی کہ کلیات قانون کے طرز خاص پر علامہ نفیس کی دقیق کتاب کلیات نفیسی کا بھی ترجمہ کیا جائے اور ضروری مقامات میں اقوال کی شرح و تفصیل بڑھائی جائے، اور دوسرے معلومات کو بصورت تحقیق اضافہ کیا جائے۔ چنانچہ حکیم صاحب مدد ورح نے اس محترم خواہش کی تکمیل کی اور اپنی خوداد قوت بیان اور مقبول عام طرز نگارش سے اس دقیق کتاب کا ترجمہ و شرح کر کے اس کی شکلات کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا۔ اس کتاب میں بھی مثل کلیات قانون کے ایک کالم میں اصل عربی عبارت ہے، اور اس کے بالمقابل دوسرے کالم میں فقرہ بہ فقرہ اس کا ترجمہ و شرح +

مبلف کی اس علمی خدمت اور فنی کاوش کو دیکھ کر اہل نظر بغیر داد دینے نہ رہ سکیں گے + قیمت حصہ اول (از ابتدا تا بحث علامات) چھ + حصہ دوم راجح بحث علامات تا آخر کتاب) چھ

ملنے کا پتہ

دفتر المسیح، قزول باغ، دہلی

رسالہ شکیا سکنیا کے مفصل افعال خواص

معجرب مرکبات - قیمت ۸

علم تشخیص

کتاب تشخیص علم تشخیص کی جامع اور متبر کتاب ہے۔ قیمت ۸

رسالہ فارورہ (جدید) اس میں طب جدید کے مطابق قاعدہ کے دلچسپ بیانات اور اس کے کیمیائی امتحانات کے طریقے درج ہیں قیمت ۸

رسالہ فارورہ (قدیم) اس میں قاعدہ کا بیان طب قدیم کی کتابوں سے اخذ کر کے لکھا گیا ہے۔ ۸

رسالہ مقیاس بحار اس میں مقیاس برائے دھماکے کا طریقہ ہمتال وغیرہ درج ہے۔ ۴

رسالہ مسماع الصد اس میں مسماع الصد (اٹھتے نفس کوپ) کا طریقہ ہمتال وغیرہ درج ہے۔ ۶

رسالہ نبض نبض کا مفصل بیان مع ارشادات معجرب الملک مرحوم۔ قیمت ۱۰

علم العلاج

شرح اسباب اردو (داخل نصاب) معالجات طب کی معتبر درسی کتاب ہے۔ قیمت حصول درجہ

چھ روپے اور حصہ ہوم و ہام چاندو پے (چاندو) کے کچا خریدار کے لئے (۱)

قانونی اردو مع رسالہ القیریہ (انصوبیا) قدیم عربی کتاب قانونیہ کا ترجمہ جس کے ایک کالم میں عربی اور قتال میں اس کا ترجمہ ہے۔ قیمت ۸

خانانہ شکیا اردو یہ حضرت معجرب الملک رحمہ کے جہاد جہاد کی تاریخ کا ترجمہ ہے۔ اس میں معالجات کے علاوہ کلیات کا بھی مختصر بیان ہے قیمت ۸

میزان الطبیب اردو مبتدیوں کے لئے معالجات

میں مختصر اور مشہور معارف کتاب ہے قیمت ۸

حمیات قانون (اردو) (داخل نصاب) شیخ بوعلی سینا کی مشہور کتاب القانون کے سبب زیادہ

مردی اور ہم سے (حمیات) کا ترجمہ قیمت ۸

رسالہ سوزاک اس میں سوزاک کی ماہیت، عوارض، علامات، اور علاج دونوں طبوں

دیوانی و ڈاکٹری، کی رو سے لکھے گئے ہیں۔ ۶

رسالہ تشکب اہل سوزاک کی طرح تشکب کا بیان ۶

رسالہ سل و قی رسالہ سل و قی ۶

رسالہ ذیابیطس رسالہ ذیابیطس ۶

رسالہ بواسیر رسالہ بواسیر ۶

رسالہ جدری رسالہ جدری ۶

رسالہ طاعون رسالہ طاعون ۶

رسالہ ویدان رسالہ ویدان ۶

حمیات اجامیہ (طبری) طبری ۶

رسالہ ہیضہ رسالہ ہیضہ ۶

رسالہ بخار و کماہول علاج از حکیم محمد علی دین صاحب ۱۳

امراض مخصوصہ

قانون نسل (عربی) معالجات باہ کا آخری خزانہ

نسخات بابیہ کا بروست و فیو (طبع دوم) ۸

ہدیہ نکاح جید مرکیا (مولد جناب حکیم محمد یوسف

معاصرتی اس کتاب میں مردوں کے امراض مخصوصہ کا

طبی اور کماہول و فیو (طبع دوم) ۸

امراض مخصوصہ زمان

القابلہ (مولد ملکہ حکیم محمد یوسف) ۸

حفظ صحت وغیرہ و متعلق بہترین ڈاکٹر ملکہ حکیم

ہیں ہونے کے لئے یہ کتاب ہے۔ قیمت ۸



مفسر کی اصطلاحات میں اصطلاحات تینوں الفاظ میں عبارت ہوئی ہے جن میں پہلے غلطی سے اصطلاحات کے الفاظ آئے ہیں اور دوسرے الفاظ میں اصطلاحات کے الفاظ آئے ہیں۔

معالجہ امراض نسول (دوا غل نصاب)  
دائرہ حکیم سید عبدالنفاق صاحب مرحوم (تقریباً ۱۰۰۰)  
کا دوا سلا حصہ ہے، اس میں عورتوں کے امراض  
کا مفصل بیان درج ہے۔ ۱۰۰

# جراحیات

علم الحق احسن (باتصویر) (داخل نصاب تعلیم)  
جدید فن جراحی یعنی سرجری کی عظیم الشان تالیف  
ہے اور دو حصوں میں منقسم ہے قیمت فی حصہ ۵۰

ضروریات مطب و قراہدین

دہلی کا مطلب (ربیع الثانی کبیر حصہ اول)، دہلی کے عموماً  
 و ہجرات اور اصول مطلب و قواعد علاج - قیمت کا،  
 دہلی کے مرکبات (ربیع الثانی کبیر حصہ دوم)، دہلی کے  
 دوا خانوں کی ستر مرکبات و ادویں - کا،

دینی کی دوا سازی (بیاض کبیر حصہ دوم) یثانی  
دوا سازی کے اصول اور ان کے راز ۱۳

علاج الامراض الروماتيزمية علاج الامراض فارسي

مولانا حکیم محمد شریف خاں صاحب مرحوم دہلوی  
کاترہ مجیدہ - قیمت سولے، مجلد معقہ

**القراباؤین** یہ تمام قدیم مختصر و مطول قراباؤینوں

کے منتخب ممبرکات کا مجموعہ ہے قیمت مقررہ مجلد سے،  
**آسان نسخے یا مجرب خط کے** اس میں تمام امرئ کے  
 تیرہ ہفتہ اور نہایت آسان نسخے کئے گئے ہیں۔ ج،

## دواسازی اور کشتہ سازی

دینی کی دوا سازی | یہ بیاض کبیر کو تیسرا حصہ ہے  
اس میں یونانی دوا سازی کے اصول اور ان کے  
راز بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت ۱۲ روپے

کتاب طلیس  
از این هرا یک ات اولیہ  
که کشتہ کردی از کتب دوحہ ہر منت ہر

## طبی لغات

لغات اصطلاحات طبیعہ  
یہ نفاذی طبی اصطلاحات  
کافہ ہے۔ قیمت ہے

نجات الادویہ دواؤں کے عربی، فارسی، ہندی، سنسکرت، انگریزی وغیرہ مختلف زبانوں کے ناموں کی توضیح۔

## جی فرینک ایس ایس ایٹوٹ کا جامع اور

مختصر لغت - طبعی لغات  
مختصر کتب نہایت ضروری طبعی لغت